صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

جمعرات یکم اکتوبر 1987ء
(پنجشبہ 7 صفر '1408ھ)

جلد 11 - شمارہ 1

سرکاری رپورٹ

مندرجات

جمعرات یکم اکتوبر 1987ء

(بشمول جلد 11 شمارہ جات 1 تا 18)

	صفحہ نمبر
تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ	۱
صدر نشینوں کے پینل کا اعلان	۲
مرحومین کیلئے دعائے مغفرت	۲
نومنتخب خاتون رکن اسمبلی کا حلف	۴
اراکین اسمبلی کی رخصت	۴
مسئلہ استحقاقات :-	
(i) پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ لیہ میں داخلہ میں بے ضابطگی	۷
(ii) حکومت پنجاب کے حسابات بابت 85-1984ء '86-1985ء اور 87-1986ء کے بارے میں آڈیٹر جنرل پاکستان کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا	۱۲
تحاریک التوائے کار :-	
5 جولائی کو لاہور میں بموں کے دھماکے	۲۸
مالیاتی حسابات ' حسابات مدبندی پر آڈیٹر جنرل پاکستان کی رپورٹ برائے سال 85-1984ء کا پیش کیا جانا	۳۱

صوبائی اسمبلی پنجاب

صوبائی اسمبلی پنجاب کا گیارہواں اجلاس

جمعرات یکم اکتوبر 1987ء

(پنجشنبہ 7 صفر 1408ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 9 بج کر 20 منٹ پر منعقد ہوا' جناب سپیکر میاں منظور احمد وٹو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری علی حسین صدیقی نے پیش کیا۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ ۚ إِن يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَن تَعْدِلُوا ۚ وَإِن تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿١٣٥﴾

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿٩﴾

لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٢٠﴾

س نساء آیت 135 س مائدہ آیت 9- 120

اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہو اور اللہ کے واسطے سچی گواہی دیا کرو۔ خواہ وہ تمہارے اپنے تمہارے ماں باپ کے یا رشتے داروں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ اگر کوئی امیر ہے یا فقیر تو اللہ ان دونوں کا خیر خواہ ہے تو تم خواہش نفس کے پیچھے چل کر کہیں عدل و انصاف کو نہ چھوڑ دینا۔ اگر پیچدار شہادت دو گے یا سچی شہادت سے گریز کرو گے تو یاد رکھو کہ اللہ تمہارے تمام کاموں سے خبردار ہے۔

جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے ان سے اللہ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کے لئے بخشش اور اجر عظیم ہے۔

آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب پر اللہ کی بادشاہت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

صدر نشینوں کے پینل کا اعلان

سیکرٹری اسمبلی۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1973ء کے قاعدہ 14 کے تحت جناب سپیکر نے اجلاس ہذا کے لئے چار معزز اراکین پر مشتمل بحساب ترتیب تقدیم ذیل صدر نشینوں کی جماعت تشکیل فرمائی ہے۔

1. چودھری محمد اقبال
2. سیدہ ساجدہ نیر عابدی
3. ڈاکٹر سردار احمد
4. چودھری اختر رسول

مرحومین کے لئے دعائے مغفرت

میاں محمد افضل حیات۔ جناب سپیکر! اگر کاروائی شروع ہو چکی ہے اس سے پہلے کہ اور کوئی کام شروع کیا جائے۔ ہمارے معزز ممبران کے کچھ قریبی عزیزوں کی وفات ہوئی ہے۔ ان میں نواب زادہ چودھری مظفر علی کی والدہ' سردار زادہ ظفر عباس کی والدہ اور ملک غلام ربانی کھر کے بھائی' کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب سپیکر۔ فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر فاتحہ خوانی کی گئی)

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے یہ تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں کہ بموں کے ہولناک دھماکوں میں پشاور' مردان' اسلام آباد' راولپنڈی' لاہور' کوئٹہ اور کراچی کے جو لوگ ہلاک ہوئے ہیں۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر۔ جنجوعہ صاحب! آپ ان کی روحوں کو ایصال ثواب پہنچانے کے لئے تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جی۔

جناب سپیکر۔ جی۔ پیش کیجئے

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا میں بموں کے دھماکوں میں ہلاک ہونے والوں کی روحوں کی تسکین کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست کرتا ہوں اور ہلاک ہونے والوں کے جو لواحقین ہیں ان کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتا ہوں اور جناب والا۔ یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ بموں کے دھماکے کرنے والوں کا سراغ لگانے اور ان کی نشاندہی کرنے میں ہماری حکومت اور انتظامیہ جس شرمناک طریقے سے ناکام ہوئی ہے اس کی پر زور مذمت کی جائے۔

جناب سپیکر۔ آپ یہ ساری تحریک اکٹھی پیش کرنا چاہتے ہیں؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا۔

جناب سپیکر۔ بموں کے دھماکوں میں زخمی ہونے والے یا وفات پانے والے لوگوں کو اس تحریک میں Controversial کیوں بنانا چاہتے ہیں؟ ان کی روحوں کے ایصال ثواب کے لئے آپ علیحدہ تحریک پیش کیجئے۔ اور اس کے علاوہ اگر آپ کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو وہ علیحدہ کیجئے۔ اس کو Controversial کیوں بنائیں۔

وزیر قانون (چودھری عبدالغفور)۔ جناب والا۔ اس لئے کہ ان کا ایصال ثواب بھی سیاسی بنیادوں پر ہے کیونکہ وہ اس سے سیاسی فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا۔ انتظامیہ کی ناکامی پر نظر رکھنا ہمارا فرض ہے اور اگر ہم اظہار تشویش کرنا چاہتے ہیں تو جناب چودھری غفور صاحب کو اس امر پر کیوں تشویش لاحق ہے؟

جناب سپیکر۔ اس لئے میں آپ کو یہ تجویز کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان کی روحوں کی ایصال ثواب کے لئے تحریک ہو تو اس کو علیحدہ پیش کیجئے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ اچھا جناب والا۔

جناب سپیکر۔ وہ آپ علیحدہ پیش کر دیں۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جی! میں علیحدہ پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ تو یہ بموں کے دھماکوں میں جو مرنے والے ہمارے بھائی ہیں' پاکستانی ہیں ان کی روحوں کے ایصال ثواب کے لئے دعا کرنی چاہئے۔

(اس مرحلے پر دعائے مغفرت کی گئی)

وزیر تعلیم و صنعت (جناب غلام حیدر وائیں)۔ جناب سپیکر! ان حادثات میں جو زخمی ہوئے ہیں ان کی صحت کے لئے بھی دعا کی جائے۔

جناب سپیکر۔ جی۔ ان کی صحت کے لئے بھی دعا کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دعائے صحت کی گئی)

نو منتخب رکن اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر۔ اب حلف ہو گا۔ محترمہ روبینہ صاحبہ ہماری نئی ممبر منتخب ہوئی ہیں وہ حلف کے لئے تشریف لائیں۔

(اس مرحلہ پر حلف اٹھایا گیا)

اراکین اسمبلی کی رخصت

جناب سپیکر۔ اب اراکین کی رخصت کی درخواستیں لی جائیں گی۔

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست صاحبزادہ ملک غلام فرید صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

گذارش ہے کہ میں بوجہ علالت مورخہ 8 جون' 10 جون' 15 جون' 18 جون اور 25 جون 1987 کو اجلاس میں شرکت نہ کر سکا تھا۔ ازراہ کرم میری درخواست برائے رخصت منظوری ہاؤس میں پیش فرمادی جائے۔

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی:۔ مندرجہ ذیل ٹیلیگرام چودھری محمد صدیق صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

Unable to attend Assembly hall due to suffering

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر۔ یہ ٹیلیگرام ہے اور اس کے لئے تار بھیجنے والے کے لئے ضروری نہیں کہ یہ انہیں کی زبان میں ہو۔

یہ منظور ہے لیکن پچھلے سیشن کی درخواستیں پچھلے سیشن میں ہی dispose of ہونی چاہیں۔ یہ اگلے سیشن میں نہیں آنی چاہیں۔

چودھری محمد صدیق۔ جناب سپیکر صاحب میں تو حاضر ہوں....

جناب سپیکر۔ چودھری صاحب یہاں لوگوں کو اعتراض تھا کہ جو آپ نے چھٹی کے لئے ٹیلیگرام بھیجی ہے اس پر آپ کے دستخط نہیں تھے۔ کیا یہ درست ہے؟

چودھری محمد صدیق۔ جناب سپیکر یہ 21 جون کی ہے اور پچھلے سیشن کی ہے...

جناب سپیکر۔ اور ان کو یہ اعتراض تھا کہ یہ ٹیلیگرام انگریزی زبان میں تھی لہٰذا یہ چودھری صدیق صاحب نے نہیں دی....

چودھری محمد صدیق۔ میں سر انگریزی لکھ سکتا ہوں....(قہقہے)

جناب سپیکر۔ جی' اگلی درخواست.....

سیکرٹری اسمبلی:۔ مندرجہ ذیل درخواست سید سعید احمد قریشی صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

سلام مسنون

مجھے ضروری کام کے لئے لاہور سے باہر 30/6 اور 1/7 کے لئے جانا پڑا۔ رخصت فرمائی

جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی:۔ مندرجہ ذیل درخواست سید اختر حسین رضوی صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔
گذارش ہے کہ مورخہ 1/7/87 بروز بدھ کو ایک ضروری کام کی وجہ سے اجلاس میں حاضر نہ ہو سکا ہوں۔ مہربانی فرما کر 1/7/87 کی رخصت عنایت فرمائی جائے۔

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ یہ مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب کی طرف سے ایک مراسلہ ہے کہ....
محترم جناب سپیکر صاحب' پنجاب اسمبلی لاہور' مجھے غیر سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ماہ رواں کے آخری ہفتہ میں اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہے۔ آپ کے علم میں ہو گا کہ ساؤتھ افریقہ کے ٹاؤن میں مسلمانوں اور مرزائیوں کے درمیان ایک مقدمہ چل رہا ہے۔ وہاں کے مسلمانوں کی علمی اور قانونی معاونت پاکستان کے ایکسپرٹ' علماء اور ماہرین قانون کر رہے ہیں۔ وزارت عدل کی طرف سے ہمارا وفد دو ماہ سے یہاں موجود ہے مقدمہ مسلسل چل رہا ہے۔ اب ہماری طرف سے Expert کے پیش ہونے کا مرحلہ آچکا ہے۔ بندہ اجلاس کے شروع میں حاضر نہیں ہو سکے گا۔ لہٰذا میری واپسی تک رخصت منظور فرمائی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاقات

جناب سپیکر۔ اب یہ تحریک استحقاق چودھری اصغر علی گجر صاحب کی طرف سے ہے...

پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ لیہ میں داخلہ میں بے ضابطگی

چودھری اصغر علی گجر۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم' میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری معاملہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ گذشتہ دنوں.....

Poly Technical Institute Leiah پرنسپل محمد افضل نیازی نے کالج کے داخلہ کے سلسلے میں کھلم کھلا بے ضابطگی کی۔ پہلے سے تیار شدہ Merit List ختم کر دی اور پہلے سے میرٹ پر پورا اترنے والے طلباء کو داخلہ دینے کی بجائے دوسری بار Merit List تیار کر کے اپنے پسندیدہ طلباء کو کالج میں داخلہ دیا۔ اس واضح گھپلہ بازی اور بے ضابطگی پر میں نے انہیں ٹوکا اور باز رکھنے کی کوشش کی مگر وہ اس سے باز نہ آئے۔ اس طرح انہوں نے حکومت پنجاب کی تعلیمی اداروں میں Merit پر داخلہ دینے کی پالیسی کا مذاق اڑایا جس سے نہ صرف میرا استحقاق مجروح ہوا ہے بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ میری یہ تحریک منظور کر کے اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر۔ آپ اس پر مزید کچھ کہنا چاہیں گے؟

چودھری اصغر علی گجر۔ جناب سپیکر! اس Merit List کے لئے کالج میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جو گریڈ۔19 کے افسران پر مشتمل تھی اور کمیٹی نے باقاعدہ لڑکوں کے ٹیسٹ لئے اور ٹیسٹ لینے کے بعد ان کے Merit بنائے۔ پرنسپل صاحب کالج میں موجود نہیں تھے۔ جب وہ کالج پہنچے تو انہوں نے اس کو ختم کر کے دوبارہ اپنی مرضی سے 'اپنی مرضی کے لڑکے جو تھے' جو اس میرٹ میں نہ آئے تھے جن کا اس سے کوئی تعلق نہیں تھا ان کو اس کے لئے چنا اور کمیٹی کو کہا گیا کہ آپ اس Merit کو ختم کر دیں اس لئے کہ میں خود لڑکوں کی Selection کروں گا اور اس Selection کے بعد ان کو داخلہ دوں گا۔ میں نے کچھ طلباء کے

کہنے پر اس میں مداخلت کی تو انہوں نے اس پر واضح طور پر کہا کہ میں جو کر رہا ہوں وہ بہتر ہے اور ٹھیک ہے۔ یہ چیز ریکارڈ میں موجود ہے اور آپ اسے دیکھ سکتے ہیں۔ یہ کمیٹی بھی دیکھ سکتی ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ بڑا اہم معاملہ ہے اسے ہر قیمت پر استحقاق کمیٹی کے سپرد ہونا چاہئے اور اس کے خلاف کوئی نہ کوئی ضرور نوٹس لینا چاہئے۔

جناب سپیکر۔ جی جناب وائیں صاحب....

وزیر تعلیم و صنعت (جناب غلام حیدر وائیں)۔ جناب سپیکر میں فنی طور پر کچھ کہنے کے بعد اس پر تفصیلی بات بھی عرض کروں گا لیکن قواعد کے مطابق یہ مسئلہ تحریک التوائے کار کے طور پر تو پیش کیا جا سکتا تھا لیکن تحریک استحقاق کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ قاعدہ 55 (اے) کے مطابق یہ کسی فاضل رکن کے استحقاق کا مسئلہ نہیں ہے البتہ اسے تحریک التوائے کار کے طور پر Agitate کیا جا سکتا تھا۔ فنی لحاظ سے تو میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ تحریک پیشرفت کے قابل نہیں ہے۔ لیکن میں اس کی تفصیلات کے متعلق اس معزز ایوان کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ لیہ میں 300 سیٹیں میرٹ کی بنیاد پر پر کی جانی تھیں اور اس میں کھیلوں کے لئے مخصوص نشستیں جو ہیں وہ 3 فیصد' یعنی 9 تھیں۔ ابتدائی طور پر اس کیس کے لئے انکوائری کے احکامات جاری کئے جا چکے ہیں اور ابتدائی رپورٹ جو اس وقت محکمہ تعلیم کے پاس آئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سپورٹس میں 3 فیصد جو مخصوص کوٹہ تھا اس میں پرنسپل صاحب نے بے ضابطگی کی ہے اور 9 سیٹوں کی بجائے 12 سیٹوں پر طلباء کو کھیلوں کی بنیاد پر داخلہ دیا گیا ہے جو کہ بادی النظر میں ہماری داخلوں کے متعلق تعلیمی پالیسی کی خلاف ورزی بنتی ہے۔ پرنسپل صاحب نے آزاد کشمیر کے کوٹہ میں سے 3 سیٹیں کاٹ کر ان کو کھیلوں کے کھاتے میں ڈالا ہے وہ بھی ہماری جو داخلوں کے متعلق تعلیمی پالیسی ہے بادی النظر میں اس کی خلاف ورزی دکھائی دیتی ہے۔ ابتدائی رپورٹ کے مطابق یہ بات بھی درست ہے کہ انہوں نے پہلے کھیلوں کی بنیاد پر داخلے کے بارے میں ایک سلیکشن کمیٹی ترتیب دی تھی اور انہوں نے جو رپورٹ دی پرنسپل صاحب نے اس کو بوجوہ قبول نہیں کیا اور دوسری ایک کمیٹی ترتیب دے کر جو انہوں نے رپورٹ دی اس پر انہوں نے عملدرآمد کیا۔ ہمارا یہ خیال ہے کہ یہ بات بھی ہماری پالیسی کے تقاضوں کو

پورا نہیں کرتی۔ حکومت کی داخلوں کے متعلق پالیسی خالصتاً میرٹ کی بنیاد پر ہے اور اس حکومت کو یہ Credit جاتا ہے کہ ہم نے داخلوں کے معاملے میں بے انتہا دباؤ اور پریشر کے باوجود طلباء کہ اہلیت کو داخلوں کا معیار بنایا ہے۔ اس معاملے میں جو چیز بھی حکومت کے نوٹس میں آتی ہے اس پر سختی سے نوٹس لیا جاتا ہے۔ چونکہ اس معاملے میں وزیر اعلیٰ صاحب کی ہدایات بڑی واضح اور دو ٹوک ہیں۔ میں اس سلسلے میں محکمہ تعلیم کی جانب سے اس پرنسپل صاحب کے خلاف انضباطی کاروائی کے لئے جناب وزیر اعلیٰ کی خدمت میں Summary بھجوا رہا ہوں اور میں اس میں سفارش کر رہا ہوں کہ وہ بادی النظر میں جو رپورٹ سامنے آئی ہے چونکہ اس میں ہماری داخلوں کی پالیسی کی خلاف ورزی ہوئی ہے لہٰذا پرنسپل صاحب کو معطل کر کے اس کیس کی پوری انکوائری کی جائے۔ مجھے امید ہے کہ اس معاملہ میں اس پیش رفت کے بعد میرے فاضل بھائی اپنی اس تحریک استحقاق پر اب زور نہیں دیں گے اسے واپس لیں گے۔ یہ ویسے بھی پیشرفت کے قابل نہیں.....

Technically it does not come under the privilege.

It can be agitated under adjournment motion.

جناب سپیکر۔ جی۔ چودھری صاحب آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں۔؟

چودھری اصغر علی گجر۔ جناب والا۔ میں وزیر موصوف کا بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے میری طرف سے پرنسپل صاحب پر لگائے گئے الزامات کو تسلیم کیا ہے اور اس کے بعد میں نہیں سمجھتا کہ کیا وجہ ہے کہ اس کو کمیٹی کے سپرد نہ کیا جائے اور اس کی معطلی تک اگر اسے ملتوی رکھ دیا جائے تو مجھے اس کو واپس لینے پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر۔ تو کیا آپ اس کو واپس لیتے ہیں اور اس پر آپ اعتراض نہیں کرتے؟

چودھری اصغر علی گجر۔ بہتر۔ جناب۔ وزیر تعلیم کی اس یقین دھانی پر کہ اس کے خلاف سخت کاروائی کی جارہی ہے میں اس پر زور نہیں دیتا۔

جناب سپیکر۔ میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔

بیگم شاہین منور احمد۔ اگر آپ کی اجازت ہو تو میں کچھ عرض کروں کیونکہ وائس صاحب نے تعلیمی پالیسی پر لمبی چوڑی بات کی ہے اگر آپ مجھے ایک منٹ دیں تو میں ان کی تھوڑی سی

توجہ ایک اور مسئلہ پر دلانا چاہتی ہوں۔
جناب سپیکر۔ بیگم صاحبہ۔ آپ کس سلسلے میں یہ بات کرنا چاہتے ہیں؟
بیگم شاہین منور احمد۔ جناب والا۔ یہ جو تحریک استحقاق داخلے کے متعلق تھی۔ میں اس کے بارے میں صرف یہ بات کرنا چاہتی ہوں۔
جناب سپیکر۔ اس پر تو فیصلہ ہو چکا ہے۔
بیگم شاہین منور احمد۔ نہیں۔ وہ تو ٹھیک ہے۔ انہوں نے اپنی جو داخلوں کی پالیسی بتائی ہے اس بارے میں میں ان کو ایک بات بتانا چاہتی ہوں۔ کہ جو انٹرمیڈیٹ کے لڑکے ہیں ان کا داخلہ جو بی۔ اے ڈگری کالج میں ہے اس کے متعلق ان کی کیا رائے ہے یعنی میں آپ کو Pin-point کر کے بتاتی ہوں ڈویژنل پبلک اسکول' ایچی سن کالج یا آپ کریسنٹ ماڈل کالے لیں۔ جن لڑکوں نے وہاں سے ایف۔ اے یا ایف۔ ایس سی کی ہے ان کو داخلہ دینے کی۔ انہوں نے کیا پالیسی بنائی ہے۔
جناب سپیکر۔ بیگم صاحب۔ میں آپ کی توجہ کے لئے عرض کرتا ہوں کہ یہ وقفہ سوالات نہیں ہے۔
بیگم شاہین منور احمد۔ جناب۔ والا۔ میں جانتی ہوں I am aware of that اس لئے تو میں نے آپ سے اجازت مانگی ہے۔
جناب سپیکر۔ آپ جانتے ہیں۔ اس لئے تو میں آپ کو یاد دلا رہا ہوں۔
بیگم شاہین منور احمد۔ اس کا وائیں صاحب کے پوائنٹ آف آرڈر پر تو کوئی Affect نہیں ہے۔ ہم آپ کی توجہ کہاں سے اس بات پر لائیں۔
جناب سپیکر۔ آپ نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات نہیں کی۔
بیگم شاہین منور احمد۔ نہیں۔ میں ابھی آپ سے کہتی ہوں کہ ہم پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعے پوچھ سکتے ہیں کہ ان کی توجہ اس مسئلے پر دلائی جائے۔
جناب سپیکر۔ آپ کو پتہ ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر کن باتوں پر اٹھایا جا سکتا ہے۔
بیگم شاہین منور احمد۔ جناب والا۔ میں جانتی ہوں۔ کیا تحریک استحقاق پر حکومت کی پالیسی زیر بحث آسکتی ہے۔

جناب سپیکر۔ جی۔ وزیر موصوف تحریک استحقاق پر حکومت کی طرف سے پالیسی بیان دے سکتے ہیں۔

بیگم شاہین منور احمد۔ شکریہ۔ جی۔

جناب سپیکر۔ جناب ریاض حشمت جنجوعہ۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب سپیکر۔ اپنی تحریک استحقاق پیش کرنے سے قبل میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ اس ایوان کی یہ روایت رہی ہے کہ اجلاس شروع ہوتے ہی اسمبلی کے Schedule سے مطبوعہ شکل میں اراکین اسمبلی کو آگاہ کیا جاتا رہا ہے لیکن اس دفعہ یہ کمی محسوس ہوئی ہے کہ ابھی تک اسمبلی کے Schedule سے اراکین اسمبلی کو آگاہ نہیں کیا گیا تو جناب والا۔ اس بات کا نوٹس لیا جانا ضروری ہے۔

جناب سپیکر۔ کیا آپ تحریک استحقاق پیش کر چکے ہیں؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا۔ میں نے ابھی پیش کرنی ہے میں نے ایک چھوٹا سا اعتراض آپ کے علم میں لانا چاہا ہے۔

جناب سپیکر۔ آپ اسے ذرا دھرا دیجئے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا۔ روایت یہ رہی ہے کہ اسمبلی کے Schedule سے اراکین اسمبلی کو مطبوعہ شکل میں طبع شدہ شکل میں آگاہ کیا جاتا رہا ہے لیکن اس دفعہ یہ بات سامنے آئی ہے کہ اس وقت تک اسمبلی کے Schedule کا کسی رکن کو بھی علم نہیں ہے تو میں اس طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ میرا خیال ہے کہ ہم نے اسے Circulate کر دیا ہے۔ میاں صاحب آپ کا اعتراض درست ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ مہربانی۔ جناب۔

رانا پھول محمد خان۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا گناہ کیا ہے پہلے میری سیٹ مشرق میں تھی اس کے بعد جنوب میں آئی پھر مغرب میں اور اب مجھے مشرق میں پہنچا دیا گیا ہے ان سیٹوں کی تبدیلی کی وجوہات کیا ہیں تمام اسمبلی کا چکر کاٹنے کے بعد اس گیٹ سے شروع ہو کر میں اس گیٹ پر پہنچ گیا ہوں کیا اب باری آنے والی تو

نہیں ہے کہ مجھے کہیں اس اسمبلی سے باہر تو نہیں پھینک دیا جائے گا؟ تو جناب والا۔ اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر تعلیم و صنعت (غلام حیدر وائیں)۔ اس کی وجوہات جناب والا۔ یہی ہیں کہ ہم ان کی حکمرانی شرق و غرب میں تسلیم کرتے ہیں۔

جناب سپیکر۔ اصل میں بات یہ ہے جو وائیں صاحب نے کی ہے۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب والا۔ میں وائیں صاحب کی بات نہیں سمجھ سکا ہوں کیونکہ آج کل ان کی زبان مردانہ اور زنانہ اکٹھی چلتی ہے۔

جناب سپیکر۔ جی۔ جناب ریاض حشمت جنجوعہ۔

حکومت پنجاب کے حسابات بابت 85-1984' 86-1985 اور 87-1986 کے بارے میں آڈیٹر جنرل پاکستان کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب سپیکر۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری معاملہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور 1973ء کے آرٹیکل 171 کے تحت یہ امر لازم ہے کہ آڈیٹر جنرل پاکستان صوبے کے حسابات سے متعلق رپورٹیں صوبائی گورنر کو ارسال کرے گا اور گورنر ان رپورٹوں کو صوبائی اسمبلی کے سامنے پیش کردے گا۔

موجودہ اسمبلی 85-1984ء کے مالی سال کے دوران معرض وجود میں آئی تھی مگر تاحال آڈیٹر جنرل پاکستان کی جانب سے صوبہ پنجاب کے حسابات سے متعلق سال 85-1984ء سال 86-1985ء اور سال 87-1986ء کے متذکرہ رپورٹیں صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں پیش

کرنے کی زحمت گوارا نہ کی گئی ہے۔ آئین پاکستان کے تقاضوں کو پس پشت ڈال کر ان رپورٹوں کی صوبائی اسمبلی میں عدم پیشکش سے ایک اہم آئینی ذمہ داری سے انحراف کیا گیا ہے اور صوبہ کے عوامی نمائندے گزشتہ 3 سالوں کی رپورٹیں ایوان میں پیش نہ ہونے کی وجہ سے صوبائی حسابات سے یکسر بے خبر ہیں اور صوبائی محکمہ کے احتساب کے حق سے عملی طور پر محروم ہو گئے ہیں۔ صوبہ کے حسابات کے اس قدر تاخیر سے پیش کئے جانے کا مقصد نوکر شاہی کو احتسابی عمل سے محفوظ رکھنا ہے جو بیک جنبش قلم اربوں روپے کے فنڈز خرچ کر دیتی ہے اور بقول جناب محبوب الحق ہر سال 40- ارب روپے خورد برد کی نذر ہو جاتے ہیں۔ رپورٹیں پیش کرنے کے اس انداز سے بدعنوانیوں کے مرتکب کئی عناصر یا تو رپورٹیں پیش ہونے سے پہلے ہی ملازمتوں سے ریٹائر ہو چکے ہوتے ہیں یا مر کھپ جاتے ہیں اور اس طرح عملاً احتساب سے بچ جاتے ہیں یہ معاملہ چونکہ دستور پاکستان کی صریحاً خلاف ورزی ہے اور اس ایوان کی اجتماعی استحقاق کی کھلی پامالی کا موجب بن رہا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک استحقاق کو اسمبلی کی مجلس برائے استحقاق کے سپرد کر کے تحقیقات کرائی جائے۔

وزیر قانون۔ (چودھری عبدالغفور)۔ جناب والا۔ میں جناب کے توسل سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ حکومت کی طرف سے قانون کی یا دستور کی کسی طور پر بھی خلاف ورزی نہیں کی گئی میرے فاضل دوست' فاضل ممبر نے آرٹیکل 171 کا حوالہ دیا ہے اور اس کو پڑھا نہیں گیا جس کو میں جناب والا کے سامنے پڑھ کر پیش کرتا ہوں۔

Article 171: The reports of the Auditor-General relating to the accounts of the Federation shall be submitted to the president, who shall cause them to be laid before the National Assembly and the reports of the Auditor-General relating to the accounts of a Province shall be submitted to the Governor of the Province, who shall cause them to be laid before the Provincial Assembly.

جناب والا میں یہ عرض کروں گا کہ یہ درست ہے کہ آڈیٹر جنرل کی رپورٹ مالی حسابات

سے متعلق محکمہ کے توسط سے جناب گورنر کو پیش کی جانی ضروری ہے اور اس کے بعد یہ ایوان میں رکھی جانی ضروری ہے۔ جناب والا جس طرح سے جناب والا کے علم میں یہ بات ہے کہ آج کے اس ایوان کے ایجنڈا میں یہ بات موجود ہے کہ مالی حسابات 85-1984ء آج اس ایوان کی میز پر رکھے جا رہے ہیں۔ یہ بات ایجنڈا میں موجود ہے رکھ دئے گئے ہیں لیکن ابھی یہ باقاعدہ پیش کئے جائیں گے۔ آج کی کاروائی میں یہ بات موجود ہے اس لئے.....

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب سپیکر میرا نکتہ اعتراض یہ ہے کہ جناب وزیر قانون نے یہ فرمایا ہے کہ 85-1984ء کے حسابات ایوان کی میز پر رکھ دئے گئے ہیں۔ کیا جناب سپیکر یہ پیش کرنے سے پہلے ایوان کی میز پر رکھے جا سکتے ہیں۔ جناب سپیکر میں اس پر آپ کا فیصلہ چاہتا ہوں۔

وزیر قانون۔ میں اس لئے عرض کرنا چاہتا ہوں اگر آپ اجازت دیں کہ جب یہ ایوان کی میز پر باقاعدہ رکھا جائے گا اور اس کا اعلان کیا جائے گا۔ میں یہ ایوان کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ ان کی میزوں پر یہ رکھ دئے گئے ہیں لیکن یہ آج باقاعدہ پیش کئے جائیں گے۔ وہ Formality ابھی پوری ہونی ہے۔

جناب سپیکر۔ یہ آپ کی بات درست ہے کہ ابھی یہ Formality پوری ہونی ہے۔ لیکن وہ اس کا حوالہ دے رہے ہیں۔ کہ 85-1984ء کے حسابات ہم نے اسمبلی سیکرٹریٹ کو بھجوا دئے ہیں۔ اور وہ ہمارے پاس پہنچ چکے ہیں۔ لیکن ان کو باقاعدہ ایک تحریک کے ذریعہ اس ایوان کے سامنے ابھی پیش کرنا ہے۔

وزیر قانون۔ ____ تو میں یہ عرض کروں کہ بجائے اس کے یہ اعتراض کرتے کہ یہ ایوان کی میز پر رکھے نہیں گئے ہیں اور یہ صرف اعلان کر رہے ہیں۔ یہ تو ان کی سہولت کے لئے جناب والا نے اسمبلی کی طرف سے ہر ایک کی سیٹ پر رکھ دئے ہیں اور یہ Formally پیش کیا جائے گا میں یہ عرض کرنے کی جسارت کر رہا تھا کہ جہاں تک مالی حسابات بابت 85-1984ء کی بات ہے۔ یہ موصول ہو گئے ہیں اور اس کو باقاعدہ طور پر پیش کر دیا جائے گا جناب گورنر سے Approve کرانے کے بعد پیش کر دیا جائے گا۔ جہاں تک 86-1985ء کا تعلق ہے۔ اس میں جو Commercial Accounts ہیں وہ پنجاب گورنمنٹ کو موصول ہو گئے

ہیں۔ اور باقی جو ہیں ان کی جلد بندی وغیرہ اور تکمیل ہو رہی ہے۔ 87-1986ء کے ابھی تک حسابات موصول نہیں ہوئے ہیں یہ تو ہے واقعاتی بات۔ اب آئینی خلاف ورزی کی جو بات ہے جس کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

and that has attracted the breach of privilege - اس بارے میں میں نے جناب والا کی خدمت میں اور آپ کے توسط سے ایوان کی خدمت میں آرٹیکل 171 پیش کیا ہے۔ اس کے لئے آئین میں کوئی مدت مقرر نہیں ہے۔ کہ یہ کس وقت پیش کرنے ہیں اور کب پیش کرنے ہیں this is the routine اور یہ بات ہے کہ اتنے لمبے چوڑے حسابات جب مکمل ہو کر Compile ہوتے ہیں۔ اور 85-1984ء کے حسابات موصول ہونے کے بعد 86-1985ء کے حسابات بھی کمرشل حد تک Partly موصول ہو گئے ہیں اور باقی جو ہیں وہ موصول ہو رہے ہیں اس میں کوئی تاخیر نہیں ہوئی اور نہ ہی کوئی آئین کی خلاف ورزی ہوئی ہے کہ جس کے تحت کوئی استحقاق مجروح ہوتا۔ اور میں تو اس حد تک عرض کروں گا کہ اگر آئین میں کوئی مدت بھی مقرر ہو کہ اس سال کے اندر ہی پیش ہونے ہوں اور اگر وہ کسی وجہ سے نہ ہو سکیں تو تب بھی آئین کی دفعہ 254 جو ہے وہ بڑی واضح ہے۔ اور وہ گورنمنٹ کے اس Act کو یہ بات Invalidate نہیں کرتی ہے۔ کہ آئین میں جو مقررہ مدت تھی اس مدت میں آپ نے یہ کیوں پیش نہیں کئے ہیں۔

Article 254 : "When any act or thing is required by the Constitution to be done within a Particular period and it is not done within that period , the doing of the act or thing shall not be invalid or otherwise ineffective be reason only that it was not done within that period."

یہ تو اس مقررہ وقت کے اندر بھی اگر پیش نہ ہوتی تب بھی استحقاق مجروح نہ ہوتا کیونکہ اس بارے میں 171 کا جو حوالہ دیا گیا ہے۔ جو میرے فاضل دوست نے اس تحریک میں دیا ہے۔ اس میں تو واضح طور پر کوئی مدت ہی نہ۔ اور یہ آج ایوان کی میز پر رکھے جا رہے ہیں۔ اور پیش کئے جا رہے ہیں اور باقی جو ہیں وہ انشاء اللہ مکمل ہو رہے ہیں۔ وہ پیش کر دیئے جائیں

گے تو آئین کے تحت ایسا کوئی استحقاق مجروح نہیں ہوا ہے۔ اس لئے میں اپنے فاضل دوست سے گزارش کروں گا کہ اس تحریک کو واپس لے لیں۔ بصورت دیگر میں جناب والا سے گزارش کروں گا کہ اسے خلاف ضابطہ قرار دے دیا جائے کیونکہ اس میں کسی قسم کی تاخیر نہیں ہوئی ہے۔

جناب سپیکر۔ جنجوعہ صاحب' وزیر قانون نے آرٹیکل 171 کا حوالہ دیا کہ کوئی مدت مقرر نہیں ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب سپیکر! جناب وزیر قانون نے جو ارشاد فرمایا ہے وہ بجا ہے۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ آرٹیکل 171 میں صوبے کے حسابات پیش کرنے کے لئے کسی وقت کا تعین نہیں کیا گیا ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حکومت جس وقت چاہے وہ حسابات پیش کر دے۔ آئین میں اس قسم کی کوئی رعایت بھی کسی جگہ موجود نہیں ہے۔ اور جناب والا۔ جہاں پر وقت کا تعین نہ کیا گیا ہو اس کا مقصد واضح طور پر یہ ہوتا ہے کہ معقول وقت کے اندر وہ حسابات پیش کر دینے چاہیں۔ جناب والا۔ سال 85-1984ء میں یہ اسمبلی معرض وجود میں آئی تھی۔ اور تاحال 85-1984ء اور 86-1985ء اور 87-1986ء کے حسابات اس اسمبلی میں پیش نہیں کئے گئے ہیں جس طرح سے جناب وزیر قانون نے یہ فرمایا ہے کہ ابھی تھوڑی دیر بعد یا مناسب وقت پر آج ہی 85-1984ء کے حسابات ایوان کی میز پر رکھ دئے جائیں گے۔ تو جناب والا۔ اس سلسلہ میں میری جو تحریک استحقاق ہے وہ یہ ہے کہ 86-1985ء اور 87-1986ء کے حسابات ابھی تک اس اسمبلی کے روبرو پیش نہیں کئے گئے ہیں۔ انہوں نے آرٹیکل 254 کا حوالہ دیا ہے۔ جناب والا۔ آرٹیکل 254 اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اگر آئین میں کسی کام کو کرنے کے لئے وقت کا تعین کر دیا ہو اور وہ کام کر دیا گیا ہو اور وہ مقررہ مدت کے اندر اس پر عمل کر دیا گیا ہو۔ تو اس وقت اس پر کوئی یہ اعتراض نہیں کر سکتا ہے کہ وہ مقررہ وقت کے اندر نہیں کئے گئے ہیں۔ تو جناب والا! 86-1985ء اور 87-1986ء کے مالی حسابات کی رپورٹیں تاحال اس ایوان کی میز پر رکھی ہی نہیں گئی ہیں پیش ہی نہیں کی گئی ہیں۔ تو آرٹیکل 254 اس پر کیسے لاگو ہو گا۔ اگر وہ ایوان کی میز پر رکھ دی جاتیں اور میں یہ اعتراض کرتا کہ یہ اتنی تاخیر سے کیوں پیش کی گئی ہیں۔ اس کے لئے تو وقت کا تعین

کیا گیا تھا۔ تو پھر یہ صورت حال پیدا ہو سکتی تھی کہ میرا وہ اعتراض ناجائز ہے۔ لیکن وہ تاحال تو پیش ہی نہیں کی گئی ہیں۔ تو جناب والا اس مسئلے پر غالباً پہلے ہی ایک بار بات ہو چکی ہے۔ لیکن میرے خیال میں آئین کو Misrepresent کرنا اور غلط طریقہ سے پیش کرنا اور اس کی غلط تاویلیں پیش کرنا بھی میں سمجھتا ہوں کہ آئین کی خلاف ورزی ہے۔ اور فاضل وزیر قانون کو یہ بات زیب نہیں دیتی ہے۔ کہ وہ آئین پاکستان کی دفعات کو غلط طریقہ سے اس ایوان کے سامنے پیش کریں تو جناب سپیکر آرٹیکل 171 اس امر کا تقاضا کرتا ہے۔ میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ وہاں پر وقت کا تعین نہیں کیا گیا ہے۔ اگر وہاں پر وقت کا تعین نہیں کیا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی معقول وقت کے اندر' معقول عرصہ کے اندر ان رپورٹوں کو پیش کرنا چاہیے اور جناب سپیکر' بادی النظر میں یہ بات واضح نظر آتی ہے کہ 85-1984ء کے حسابات کی رپورٹیں 85-1984 کے اختتام پر پر اس ایوان میں پیش ہوں اور اس طرح 85-1984ء کے حسابات کی رپورٹیں' 86-1985ء کے مالی سال کے اختتام پر اس ایوان میں پیش ہوں اور 87-1986ء کے حسابات کی رپورٹیں اس سال کے اختتام تک اس ایوان میں پیش ہونی چاہئیں تھیں جو رپورٹیں پیش کرنے میں آڈیٹر جنرل پاکستان ناکام رہے ہیں اور اگر انہوں نے پیش کر دی ہیں تو گورنر پنجاب مقررہ وقت کے اندر ان کو ایوان کی میز پر رکھنے میں ناکام رہے ہیں۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ آئین کے آرٹیکل 171' جس کے تحت یہ لازم تھا کہ صوبے کے حسابات کی رپورٹیں اس ایوان کی میز پر رکھی جاتیں حکومت ایسا کرنے میں ناکام رہی ہے۔ اور اس طرح سے آئین پاکستان سے واضح طور پر انحراف کیا گیا ہے اور اس کے اس آرٹیکل کی خلاف ورزی کی گئی ہے اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ میری یہ تحریک استحقاق قابل پذیرائی ہے اور ایوان کی مجلس استحقاقات کے سپرد ہونی چاہیے تاکہ یہ پتہ چلایا جاسکے جناب سپیکر آپ تصور کیجئے کہ وہ لوگ جن لوگوں نے اس میں بدعنوانیاں کی ہیں' جن لوگوں نے ہیرا پھیریاں کی ہیں اور جن لوگوں نے گھپلے کئے ہیں۔ اگر ان لوگوں کو اس ایوان میں ننگا نہیں کیا جائے گا۔ اس کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ وہ رپورٹیں اس ایوان میں پیش ہوں اور ارکان حسابات سے آگاہ ہوں۔ اور ان حسابات کا مطالعہ کریں اور اسکے بعد ان لوگوں کا احتساب کا عمل مکمل کیا جاسکتا ہے۔ لیکن رپورٹیں پیش ہی نہیں کی گئی ہیں۔

وزیر قانون۔ پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب والا اس تحریک استحقاق پر اس وقت بات Admissibility پر ہو رہی ہے کہ آیا یہ

Under the constitution and relevant Article of the constitution

یہ تحریک Admissible ہے یا نہیں؟ جہاں تک واقعات کا تعلق ہے وہ تو انہوں نے اپنی تحریک میں بھی لکھ دیئے ہیں اور اس پر معزز رکن تقریر بھی فرما چکے ہیں۔

جناب سپیکر۔ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر درست ہے۔

وزیر قانون اس لئے میں یہ عرض کروں کہ آرٹیکل 171 کے تحت پیش کرنے کے لئے کوئی وقت مقررہ نہیں ہے اور گورنمنٹ اس سلسلے میں ناکام نہیں رہی اور یہ حسابات ایوان میں پیش کر دیے گئے ہیں اور آئیندہ کے لئے بھی Scrutinize ہو رہے ہیں۔ اس کے بعد وہ حسابات بھی ایوان میں پیش کر دیے جائیں گے۔ معلوم نہیں انہوں نے یہ آرٹیکل کہاں سے حاصل کر لیا ہے اور ہم پر خلاف ورزی کا الزام لگا رہے ہیں۔ اور اس کی غلط تشریح کا الزام مجھ پر لگا رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس کا اطلاق مجھ پر نہیں ان پر ہوتا ہے۔ اگر جناب والا یہ آرٹیکل 254 کو پڑھ کر اس کا مطلب سمجھنے میں کامیاب ہو جائیں اور خدا کرے کہ وہ کامیاب ہو جائیں تو پھر وہ خود ہی سمجھ جائیں گے کہ جو بات انہوں نے کی ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ آرٹیکل 171 کی خلاف ورزی کی کوئی اشارتاً ہی بات کر دیں کہ کون سی ایسی خلاف ورزی ہوئی ہے جس سے استحقاق مجروح ہوا ہے۔

میاں محمد افضل حیات۔ جناب والا! اگر آپ مجھے کچھ کہنے کی اجازت دیں.....

جناب سپیکر۔ میاں صاحب میں تو خود یہ چاہتا تھا کہ آپ اپنا نقطہ نظر پیش کریں۔

میاں محمد افضل حیات۔ جناب سپیکر اس سلسلے میں میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی حد تک ایک واضح بے ضابطگی ہے یہ اسمبلی جو پانچ سال کے لئے منتخب ہوئی ہے۔ حکومت ہر طریقے سے اپنے حسابات کے لئے جواب دہ ہے اور اگر حکومت اس رفتار سے اپنے حسابات اسمبلی کے سامنے پیش کرتی رہی تو اس کا مطلب پھر یہ ہو گا کہ آخری دو سال کے حسابات اس اسمبلی کے سامنے پیش نہیں ہو سکیں گے۔ اور اگر اس حساب سے دیکھا جائے تو 89-1988ء کے حسابات ہوں گے وہ اسمبلی کے سامنے پیش نہیں ہو سکیں گے۔ کیونکہ اس وقت بھی تین

سالوں کے حسابات اسمبلی میں پیش ہونا رہتے ہیں اور جن میں سے ایک آج پیش ہو رہا ہے۔ 86-1985ء کے حسابات پیش نہیں ہوئے۔87-1986ء کے حسابات پیش نہیں ہوئے۔ معزز وزیر صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے ان کی بات 87-1986ء کی حد تک تو Relevant ہو سکتی ہے کہ پچھلے جون تک کے حسابات تھے اور ابھی ان تین مہینوں میں تیار نہیں ہو سکے اس لئے اگلے تین مہینے تک حسابات ایوان میں پیش کر دیے جائیں گے۔ جہاں تک وقت کے تعین کی بات ہے وہ اس سال کے لئے تو ٹھیک ہے۔ لیکن اگر 86-1985ء کے حسابات پیش نہیں کئے گئے یا 86-1985ء کے حسابات آج پیش کئے جا رہے ہیں یہ بڑی حد تک واضح بے ضابطگی ہے اور اس حساب سے یہ اسمبلی آخری دو تین سالوں کے حسابات کو تو دیکھ ہی نہیں سکے گی اور ان پر یہاں پر بحث بھی نہیں ہو سکے گی اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر اس طرح ہم چلتے رہے تو پھر بہت حد تک اس اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔

جناب سپیکر۔ میاں صاحب آپ نے اسے واضح بے ضابطگی کہا ہے اور استحقاق کی پامالی نہیں کہا۔ اور آپ آرٹیکل 171 کو کس طرح سے Interpret کرتے ہیں؟ اس میں کوئی Time Limit نہیں ہے۔ میرے خیال میں اس میں وقت کا تعین نہیں ہے اور ہر سال کا بھی ذکر نہیں ہے کہ یہ حسابات ہر سال پیش کئے جائیں یا اس میں کوئی وقت کا تعین کیا گیا ہو....

میاں محمد افضل حیات۔ جناب والا! میرے خیال میں آپ اس سے تو اتفاق کریں گے کہ آئین بنانے والوں کا کہیں بھی یہ خیال نہیں تھا کہ اسمبلی کے جو استحقاق ہیں یا انہوں نے ان حسابات کی جو جانچ پڑتال کرنی ہے اس سے حکومت پہلو تہی کرے۔ اس لئے اگر حکومت اسمبلی کو اپنے حسابات پیش نہیں کرے گی تو وہ آسانی سے پہلو تہی کر سکتی ہے اور یہی بات جناب ریاض حشمت جنجوعہ نے بھی فرمائی ہے کہ وزیر منصوبہ بندی بھی اس موضوع پر بات کر چکے ہیں کہ یہ حسابات اتنی دیر سے پیش ہوتے ہیں اور اس کو وہ Exploit کرتے ہیں جن لوگوں کی اس معاملے میں کوئی غلطیاں ہیں وہ سرے سے مل ہی نہیں سکیں یا وہ نوکری سے برطرف ہو چکے ہیں یا وہ ریٹائر ہو چکے ہوں۔ انہیں کچھ نہ کہا جائے۔ مقصد یہ ہے کہ اس میں معقول مدت وہ ہے جیسے 86-1985ء کا حساب 1987ء تک پیش ہو جائے اور اگر 87-1986ء کا

حساب ہے تو وہ کم از کم 1988ء تک پیش ہو جائے۔ یہ تو ہے معقول مدت کیونکہ اس کو اگر Exploit کرنا ہے اور یہ دیکھنا ہے اس میں وقت کا تعین نہیں ہے تو ہم پورے پانچ سال تک بھی حسابات پیش نہیں کرتے اور پھر یہ کہا جائے کہ اس میں کوئی استحقاق مجروح نہیں ہوتا یہ کوئی بے ضابطگی نہیں ہوتی۔ میں سمجھتا ہوں کہ بے ضابطگی ہوئی ہے اور ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب سپیکر۔ چودھری صاحب! جس طرح یہ آرٹیکل 171 کا ذکر کر رہے ہیں کہ بے شک اس میں مدت مقرر نہیں ہے اگر مدت مقرر نہ بھی ہو تو بھی اس آرٹیکل کا مقصد یہ ہے کہ یہ حسابات معقول مدت کے اندر پیش ہو جانے چاہیے تھے؟ اس بارے میں آپ کیا کہنا چاہیں گے؟

وزیر قانون۔ جناب سپیکر! اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ مجھے قائد حزب اختلاف سے بہتر Interpretation کی توقع تھی اور میں ان کی Interpretation سے کچھ مایوس ہوا ہوں اور مجھے سخت صدمہ ہوا ہے۔ کیونکہ ان کی رائے جو ہے وہ چھوٹی موٹی Consideration سے بالا تر ہونی چاہیے تھی۔ جناب سپیکر بات اس وقت Admissibility کی ہو رہی ہے۔ یہ بات تو ہمارے ساتھ بیٹھ کر بھی کر سکتے تھے.....

Strictly speaking, we must confine ourselves to the breach of privilege as enunciated under the Constitution. The provision of the Constitution clearly lays down that no time limit for any year is fixed. My learned friend has laid stress on Article 171 of the Constitution of 1973 regarding breach of privilege. That Article has been read out before the House and, under that Article, it is imperative for the Government to place the accounts before the House after approval of the Governor. We have placed before the Assembly accounts for the year 1984-85. Only one year is left i.e. 1985-86 because 1987 is not yet complete. Reports are being compiled, some of them have been received and others are in the process f the compilaition. This cannot be termed, in any way, or argued that the placing of these reports has been delayed indefinitely. Neither there has been any delay nor the Government has ever stated before this august House that we are not going to place these reports before the Assembly because, under the constitution, we are committed to place them before the Assembly. At the moment, the question before the House is

whether there has been any breach or violation of the Constitutional provision. Your honour has rightly pointed out that no time limit has been fixed and no breach of privilege or violation of the Constitution has taken place. So, the question to which we should confine ourselves, at the moment, is whether any privilege has been breached or not. So far as rest is concerned, if we fail to present the accounts before the House then we are answerable to them. But, at the moment, I must argue again and again hat no breach of privilege or violation of any Constitutional provision has taken place. Even if, for argument sake, any time limit is fixed and the government fails to produce these accounts within that prescribed limit there is no invalidation or ineffectiveness of the accounts when presented by the Government. But, at the moment, we are not concerned with that situation. I am talking about the situation where no time limit has been fixed. My learned friend must have understood the whole situation and should have taken back his privilege motion.

I would, in the end, reiterate that no violation of the Constitutional provision has taken place and the motion must be rejected on this account.

راجہ خلیق اللہ خان۔ جناب والا اگر آپ مجھے اس پر بات کرنے کی اجازت دیں تو....

جناب سپیکر۔ جناب راجہ صاحب میں تو خود چاہتا ہوں کہ آپ اس مسئلے پر کچھ اظہار خیال فرمائیں.....

راجہ خلیق اللہ خان۔ جناب والا میں اس مسئلے پر وزیر قانون صاحب کا ہمنوا ہوں....

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا راجہ صاحب اپنی سیٹ پر تشریف نہیں رکھتے

(قہقہے)

راجہ خلیق اللہ خان۔ جناب والا میں اپنی سیٹ سے ہی بات کر رہا ہوں۔

جناب والا آئین کا آرٹیکل 171 وزیر موصوف نے بھی پڑھا ہے اور معزز رکن نے بھی پڑھا ہے اس میں وقت کا کوئی تعین نہیں کیا گیا۔ اگر اس میں وقت کا تعین ہوتا تو میں سمجھتا ہوں کہ جو قانون ساز لوگ تھے ان کے ذہن میں یہ بات ضرور ہوتی اور وہ اس کے لئے کوئی مدت مقرر کر دیتے اور وہ لکھتے اس میں کہ معقول مدت کے اندر' تو پھر ان کی بات درست ہو سکتی تھی۔ کیا وہ اتنے ہی نا سمجھ تھے انہیں معلوم بھی نہیں تھا کہ کس عرصہ تک اور کس عرصہ کے اندر

یہ رپورٹ پیش ہونی ہے۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر ان کے ذہن میں یہ ہوتا کہ معقول مدت کے اندر رپورٹ پیش ہونی ہے تو وہ آئین کے آرٹیکل میں یہ ضرورت لکھتے کہ معقول مدت کے اندر لیکن انہوں نے یہ نہیں لکھا اور وقت کا تعین نہیں کیا۔ اس لحاظ سے جو Argument جناب وزیر قانون نے کہا ہے وہ درست ہے۔ اور جیسا کہ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اس سلسلے میں آئین کا آرٹیکل 254 بہت واضح ہے اگر آپ وہ نہیں مانتے تو آپ کو اس پر انحصار کرنا پڑیگا لیکن اس کے اندر کوئی معقول مدت نہیں لکھی گئی۔ آئین بنانے والوں کا ذہن صاف اور واضح ہے۔

جناب سپیکر۔ جی چودھری صاحب' پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتے ہیں۔

چودھری محمد رفیق۔ جناب سپیکر۔ راجہ خلیق اللہ صاحب کی وضاحت کے بعد میں ضروری خیال کرتا ہوں اور میرا نکتہ اعتراض یہ ہے کہ اگر آئین کے بنانے والوں کے ذہن میں یہ بات نہیں تھی کہ وقت کا تعین کیا جاتا تو پھر اس آرٹیکل کی ضرورت ہی کیا تھی۔ اس کی ذرا وضاحت فرما دیں۔ وقت کا پہلو تو اس میں ہے۔ معقول مدت کا اس میں جواز ہے کہ مدت معقول ہونی چاہیے۔

جناب سپیکر۔ راجہ صاحب' اس بارے میں جو اس کے محرک اور قائد حزب اختلاف کی فکر ہے۔ وہ یہ ہے کہ اگر یہی صورت حال ہے کہ اس آرٹیکل 171 کے باوجود 85-1984 کے حسابات کے گوشوارے اب پیش کیے جا رہے ہیں۔ اگر یہی صورت حال ہے تو اس اسمبلی کی معیاد جب ختم ہوگی تو کئی سالوں کے حسابات زیر التوا ہونگے جو اس اسمبلی کے سامنے پیش نہیں ہوں گے اور ان پر بحث نہیں ہو سکے گی۔ اور اس میں اگر کوئی بے ضابطگی کی گئی ہے تو اس پر یہ ایوان Cognizance نہیں لے سکے گا نہ ہی اس پر کوئی بات ہو سکے گی۔ اس بارے میں وہ اس آرٹیکل کی تشریح چاہتے ہیں کہ کیا یہ حسابات معقول مدت کے اندر پیش ہونے چاہیں یا اسکے لئے کوئی مدت مقرر نہیں ہونی چاہیے۔ اس آرٹیکل کا کیا مقصد ہے۔

راجہ خلیق اللہ خان۔ جناب سپیکر' جنہوں نے آئین بنایا تھا ان کے ذہن میں یہ تھا کہ آڈیٹر جنرل کی رپورٹ بڑی محنت طلب اور وقت طلب ہے۔ لہٰذا اس بنا پر کہ یہ کوئی معمولی کام نہیں اتنے بڑے محکمے ہیں' کہاں کہاں پھیلے ہوئے ہیں اور کتنا کتنا وقت درکار ہے۔ یہ ضروری

نہیں کہ 1990ء میں جب ہمارا دوبارہ الیکشن ہو تو 1988ء کی رپورٹ ہماری اسمبلی میں پیش ہو بلکہ ہو سکتا ہے کہ اگر کوئی نقص باقی رہ جائے تو اس پہ بھی رپورٹ پیش ہو سکتی ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ اس اسمبلی میں پیش ہو 1989ء یا 1990ء کی جو رپورٹ ہو گی وہ کیسے اس اسمبلی کے سامنے پیش ہو گی۔ وہ تو جب آئندہ کوئی اسمبلی آئے گی اس کے سامنے پیش ہو گی۔ کوئی مدت اس لیے مقرر نہیں کی گئی کہ ان کو احساس تھا کہ یہ بڑا مشکل کام ہے۔

Minister for Law: Let me make it clear, Sir, that after they have conducted the audit of various Departments then, at the end of the year, they start compiling these reports. When the final report is complete then it is sent to the Governor for approval and after that it is sent to the Assembly for placing before the House. This process takes a year or more than a year after receiving reports for various Departments. The doubts expressed by my learned friends are not based on facts. I assure you that no extraordinary delay would be allowed in compiling these reports and caused them to be placed before the Assembly.I am only talking about the admissibility and we are not going into details whether this will happen or this will not happen. At the moment, we are only restricted to the point whether any violation of the Constitution has occurred or not. I would humbly submit that no violation of the Constitution has taken place. Why are my friends talking on suppositions and presumptions that in future.....

کہ یہ ہو جائے گا۔ یہ رپورٹیں نہیں آئیں گی مفروضوں پر اس وقت بات کریں جب وہ وقت آئے کہ 1988ء کی رپورٹ بقایا رہ جائے۔ 1989ء کی رپورٹ باقی رہ جائے تو اور بات ہے لیکن باقی رپورٹیں انشاء اللہ بروقت پیش ہوں گی' ان میں کوئی تاخیر نہیں ہو گی۔ ان کے لئے ہم کوشش کریں گے کہ بروقت ہاؤس کو مطلع کریں۔ ہم کوئی ایسی بات ہاؤس سے باہر نہیں رکھنا چاہتے۔ ہم اس کی یقین دہانی کراتے ہیں۔ ہم کوئی غلط بات نہیں کر رہے۔

میاں محمد افضل حیات۔ جناب سپیکر۔ اس میں نکتہ جو سامنے آیا ہے کہ جو رپورٹ اس اسمبلی کے سامنے پیش نہیں ہو سکے گی وہ آئندہ آنے والی اسمبلی کے سامنے پیش ہو گی۔ اس کے لیے جو اس سے قبل کی رپورٹیں ہیں مثلاً 83-1982ء اور 84-1983ء جو کسی اسمبلی کے سامنے پیش نہیں ہوئیں وہ تو اس اسمبلی میں پیش ہو جانی چاہیں تھیں۔ تو پھر ہم سمجھتے ہیں کہ

اگر وہ رپورٹیں پیش ہو کر ان پر بحث ہو جاتیں تو پھر ہم کہہ سکتے ہیں کہ آخری سالوں کی رپورٹیں آئندہ اسمبلی پر چلی جاتیں۔ میں یہ اس لیے کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے اس نکتہ پر بات کی ہے۔ اسمبلی کا سب سے بڑا کام احتساب اور قانون سازی ہے۔ اگر یہ رپورٹیں نہیں آئیں گی۔

احتساب کا سب سے بڑا جو طریقہ ہے وہ یہی ہے اور اگر یہ حسابات ہمیں نہیں ملیں گے تو احتساب نہیں ہو گا اور اس طرح اسمبلی پورے طریقے سے کام نہیں کر سکے گی۔

جناب سپیکر۔ لا منسٹر نے جو بات کی ہے کہ اس بات کو وہ یقینی بنائیں گے کہ یہ رپورٹیں بروقت پیش ہوں اور وہ اس بات کو بھی تسلیم کرتے ہیں کہ یہ معقول مدت کے اندر پیش ہونی چاہیں۔ وہ اس کی تشریح سے یہ نہیں چاہتے کہ اس میں بہت تاخیر ہو جائے اور اتنی تاخیر ہو جائے کہ یہ رپورٹیں اس ہاؤس میں پیش نہ ہو سکیں۔ اس یقین دہانی کے بعد اب جناب جنجوعہ صاحب کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

وزیر قانون۔ میں نے ٹائم مقرر نہیں کیا۔ غیر ضروری تاخیر نہیں ہو گی اور جتنی جلد ممکن ہو سکا ہم اس کو پیش کریں گے۔ آئین کی یہ تشریح نہیں ہے۔ کوئی مدت مقرر نہیں ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب سپیکر! یہ دستور پاکستان کی خلاف ورزی کا معاملہ ہے اور میں نے پوری سنجیدگی کے ساتھ اس معاملے کو اس ایوان کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے اور جناب وزیر قانون کی معقولیت سے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن آئین کے مسئلے پر وزیر قانون کی کسی بھی یقین دھانی کی بدولت آئین کے مسئلے کو پس پشت ڈالنا اپنے فرائض منصبی سے غفلت سمجھتا ہوں۔ اس لیے جناب سپیکر جناب راجہ صاحب نے اور جناب وزیر قانون نے یہ فرمایا ہے کہ آرٹیکل 171 میں کوئی وقت مقررہ نہیں ہے اور کہیں معقول مدت کا ذکر نہیں ہے۔ یہ بات میں تسلیم کرتا ہوں لیکن جناب والا اس آرٹیکل میں یہ بھی تو کہیں نہیں لکھا ہوا کہ حکومت جب چاہیے گی حسابات پیش کر دے گی یا جب حسابات تیار ہو گے تو اس ایوان میں پیش کر دیے جائیں گے۔ آخر جو ذی عقل انسان ہوتے ہیں وہ حالات سے کچھ خود ہی اندازہ لگا لیتے ہیں۔ جناب والا 85-1984ء کی رپورٹوں کو لیں۔ ظاہر ہے جب مالی سال اختتام پذیر ہو گا تو اس کے بعد حسابات کے گوشوارے ایوان کی

میز پر رکھے جائیں گے۔ جو نہیں رکھے گئے اس طرح 86- 1985ء یا 87- 1986ء ہے۔ تو جناب سپیکر میں آپ کا فیصلہ چاہتا ہوں کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ کسی بھی نظام میں اس کی خوبی یا اچھائی کو پرکھنے کے لئے اس کا مالی نظام زبردست طریقے سے اثر انداز ہوتا ہے۔ اور یہ دیکھنا چاہیے کہ کسی بھی سسٹم میں کسی حکومت کی گرفت مالی سسٹم پہ کس انداز سے ہے۔۔ ان رپورٹوں کے بروقت پیش نہ ہونے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ مالی سسٹم پہ اس حکومت کی گرفت کس قدر.....

وزیر قانون۔ آپ اس کی Admissibility کے بارے میں فرمائیں۔ آپ کیا فرماتے ہیں کہ اس بات کے بعد کیا کہیں گے؟ بار بار وہی Repeat کر رہے ہیں۔

اس پر کوئی بحث تو نہیں ہو رہی۔

جناب سپیکر۔ جی یہ درست ہے کہ Admissibility کے بارے میں میں نے آپ سے بات دریافت کی ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ تو جناب والا۔ میں یہ عرض کروں گا کہ آرٹیکل 171 اس امر کا تقاضا کرتا ہے کہ حکومت صوبے کے حسابات کی رپورٹیں اس ایوان کے سامنے پیش کرے جو معقول مدت کے اندر پیش نہیں کی گئیں۔ اس طرح اس معزز ایوان کا استحقاق پامال ہوا ہے اور میں جناب سپیکر اس پہ کسی یقین دھانی پہ انحصار کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں۔ جناب سپیکر میں آپ کا فیصلہ چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ شکریہ! تشریف رکھیئے۔ میں آپ کے نوٹس میں صرف ایک چیز لانا چاہتا ہوں کہ استحقاق کی پامالی کسی فاضل رکن کی ہو یا ہاؤس کی ہو ایک ہی بات ہے۔ اس میں آپ نے جو مسئلہ اٹھایا ہے یہ استحقاق کی پامالی کا مسئلہ اٹھایا ہے اور اس میں آپ چاہتے ہیں کہ یہ حسابات پیش نہ کرنے کی وجہ سے گورنمنٹ کی سرزنش کی جائے۔ تو اس تحریک استحقاق کا مقصد یہ ہے کہ آئین کے کس آرٹیکل کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ اور اس وجہ سے ہاؤس کا استحقاق پامال ہوا ہے۔ یہ معاملہ استحقاق کمیٹی کے سامنے پیش ہے اور ہاؤس کے سامنے پیش ہے کہ اس سلسلے میں گورنمنٹ کو سرزنش کی جائے۔ جب حکومت کی سرزنش کا سلسلہ ہو گا تو پھر آپ کو ٹھوس بنیادوں پر یہ ثابت کرنا ہو گا کہ یہ فلاں آرٹیکل کی واضح طور پر خلاف ورزی

ہے۔ اور اس میں اگر مدت مقرر کی گئی ہے تو یہ مدت مقرر تھی اور اس مقررہ مدت کے اندر گورنمنٹ نے یہ رپورٹیں پیش نہیں کیں۔ یہ آپ کو ثابت کرنا ہو گا۔ اس سلسلے میں آرٹیکل 171 جو ہے اس میں واضح ہے کہ کوئی مدت مقرر نہیں کی گئی ہے اس لئے کسی بھی آرٹیکل کی خلاف ورزی ابھی تک میرے سامنے نہیں آئی۔ میں آپ کو پھر بتانا چاہتا ہوں کہ اگر آپ کے ذہن میں کوئی اور بات ہے۔ لیکن معقول مدت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آئین کے کسی آرٹیکل کی خلاف ورزی ہو گئی ہو۔ اگر آپ کے پاس اس سلسلے میں اور کوئی بات ہے کہ آپ اپنے موقف کی تائید میں بات کرنا چاہتے ہیں تو میں اب آخر میں پھر آپ کو موقع دیتا ہوں کہ اگر آپ اپنے موقف کی تائید میں کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو بے شک کر لیں۔ لیکن اس میں یہ ٹھوس بنیادوں پر خلاف ورزی ثابت ہو۔

میاں محمد افضل حیات۔ جناب والا میں اس پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

MINISTER FOR LAW: Sir, your honour asked the Leader of the Opposition to express his opinion and that has been expressed. Now, it is for the mover to prove that any violation has taken place. So my submission is that this interruption time and again is an irrelevant interruption that must be curbed. He may be the Leader of the House or the Leader of Opposition. This is not the time for the interruption by the Leader of the Opposition. It is for the mover to prove if there is definite violation of any Article of the Constitution.

جناب سپیکر۔ چودھری صاحب ہم قائد حزب اختلاف کو یہ رعایت دیتے رہے ہیں کہ وہ اگر کسی بات پر اظہار خیال کرنا چاہیں تو ہم ان کو اجازت دیتے ہیں۔ اور یہ ہماری روایت بن چکی ہے۔

Minister for Law. And no complaint has been given from any....

جناب سپیکر۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب بھی اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

میاں محمد افضل حیات۔ میرا خیال ہے کہ اس پر چند ایک باتیں کر لینی چاہیں۔ جہاں تک

He may be Leader of the house or the leader of opposition..

کے ریمارکس کا تعلق ہے۔ وہ خود ان کو اس طریقے سے سمجھ لینا چاہیے میں ان کا بنایا ہوا نہیں ہوں بلکہ اپنے ساتھیوں کی طرف سے بنایا گیا ہوں۔ انہیں اتنی دیر ہو گئی ہے اب انہیں یہ بھی سمجھ لینا چاہیے۔ قائد ایوان کا اور قائد حزب اختلاف کا اپنا ایک استحقاق ہوتا ہے اور ان روایات کا جناب لاء منسٹر صاحب کو پورا خیال رکھنا چاہیے۔

جناب والا آپ نے اس سلسلے میں فرمایا ہے کہ کوئی اور بات اگر اس سلسلے میں ہو تو کی جائے۔ تو میں عرض کروں گا کہ معقول مدت کی بات الگ ہے۔ ایک بات ہے غیر ضروری تاخیر یہ بات کہ کیا اکاونٹس بنانے والوں نے یا جو اس کے ذمہ دار ہیں انہوں نے یہ صحیح وقت پر بنائے ہیں یا نہیں بنائے یا انہوں نے خواہ مخواہ تاخیر کی ہے اور غیر ضروری طور پر تاخیر کی ہے یا اس کی طرف جتنی توجہ دینی چاہیے تھی وہ نہیں دے سکے۔ یہ باتیں ایسی ہیں جو صرف ایک کمیٹی ہی جان سکتی ہے اور اس کے لئے استحقاق کمیٹی ہے۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ Question of pact ہے کہ کیا یہ جو اتنی تاخیر ہے اس کو کون دیکھے گا کہ یہ کس معقول وجہ سے تاخیر ہوئی ہے یا خواہ مخواہ تاخیر غفلت کی وجہ سے ہوئی ہے۔ اس کو دیکھنے کے لئے صرف استحقاق کمیٹی ہوتی ہے۔ اور یہ صرف استحقاق کمیٹی دیکھ سکتی ہے یہ ساری کمیٹیاں ہیں۔ جو کچھ سارے ہاؤس نے دیکھنا ہے وہ ایک کمیٹی دیکھ سکتی ہے۔

جناب سپیکر۔ راجہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

راجہ خلیق اللہ خان۔ میں عرض کروں کہ جناب والا ان کا کوئی استحقاق مجروح ہوا ہے وہ اس کے بعد ہی جائے گی یا اس سے پہلے ہی کمیٹی کو چلی جائے گی۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر۔ جی بات صحیح ہے۔ شکریہ میاں صاحب! اس تحریک استحقاق پر میں اپنا فیصلہ موخر کرتا ہوں۔ اور اب ہم تحاریک التوائے کار کو لیتے ہیں۔ یہ ایک ہی قسم کی تحاریک التوائے کار ہیں۔ نمبر 1، 5، 7، 8 اور 25۔ اور یہ تحریک دی گئی ہیں جناب میاں محمد اسحاق صاحب

کی طرف سے چودھری اصغر علی گجر صاحب کی طرف سے جناب ریاض حشمت جنجوعہ صاحب کی طرف سے مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب کی طرف سے۔ تحریک التوائے کار نمبر 25 دوبارہ میاں محمد اسحاق صاحب کی طرف سے۔ کیا میاں محمد اسحاق صاحب تشریف نہیں رکھتے ہیں؟

میاں محمد افضل حیات۔ جناب والا وہ ایک ضروری کام کے سلسلے میں ذرا ہال سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔

جناب سپیکر۔ اس کے اور بھی محرک حضرات ہیں۔ اس کو موخر نہیں کرتے بلکہ میں چاہتا ہوں کہ یہ ایک جیسی تحاریک ہیں اور یہ ایک ہی وقت میں نمٹا دی جائیں۔ اس کے محرک حضرات ہیں چودھری اصغر علی گجر صاحب۔ چودھری صاحب یہ پانچ نمبر ہے اور آپ پیش کرنا چاہیں گے۔

5 جولائی کو لاہور میں بموں کے دھماکے

چودھری اصغر علی گجر۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کاروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ 5 جولائی کو لاہور میں بموں کے تین دھماکے ہوئے۔ چھ افراد ہلاک اور بیسیوں زخمی ہوئے۔ شہر میں خوف و ہراس پھیلا' عدم تحفظ کا احساس عام ہوا۔ یہ دھماکے اہم مقامات پر ہوئے' وزیر موقع پر پہنچے حسب روایت انہوں نے اس حادثہ کو تخریبی کاروائی قرار دیا۔ تخریب کار کون ہیں؟

انہیں تلاش کرنا کس کی ذمہ داری ہے۔ تخریب کاری کیوں ہوئی اور کب تک ہوتی رہے گی؟ یہ سارے سوالات اہم ہیں۔ ان کا جواب حکمرانوں کے ذمہ ہے۔ بیان بازیوں سے زبانی کلامی ہمدردیوں سے وعدوں اور نعروں سے تباہی کے یہ المناک سلسلے بند نہیں ہوسکتے ہمارے حکمران اور ہمارے انتظامی ادارے جس تشویشناک' نااہلی سے فرائض کی بجا آوری میں ناکام رہے ہیں۔ عوام کی جان و مال کی حفاظت جتنی ارزاں اس دور میں ہو گئی ہے۔

تخریب کاروں کے حوصلے جس قدر اس عرصہ میں بڑھے ہیں وہ پاکستانی قوم کے ایک ایک فرد کے لئے لمحہ فکریہ تو ہیں۔ مگر حکمرانوں کے لئے یہ مقام فیصلے کا ہے۔ اگر عوام کی حفاظت نہیں کر سکتے تو اقتدار سے علیحدگی ان پر واجب ہے۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر کا خون ابھی لاہور کی سر زمین پر اپنے قاتلوں کا متلاشی تھا۔ سانحہ بچھمن سنگھ کے متاثرین انصاف وعدل کا منظر دیکھنے کے ابھی منتظر تھے۔ لاہور کے شہری اور پاکستان کے عوام ابھی تک جرم کے پاسبانوں کے چہروں سے نقاب الٹتے دیکھنے کے متمنی تھے کہ ایک اور قیامت آگئی۔ ایک اور حادثہ ہو گیا جو پہلے سے بڑھ کر ہے۔ کئی معصوم جانوں کی تلفی' تباہی اور بربادی کو روکنے میں ذمہ داران کی غفلت' نااہلی اور ناکامی اس امر کی مستحق ہے کہ پنجاب اسمبلی کی معمول کی کاروائی روک کر اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر۔ جناب ریاض حشمت جنجوعہ کی تحریک التواء نمبر 7 ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کاروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ 5 جولائی کی سلگتی دوپہر کی چلملاتی دھوپ میں پنجاب کے صوبائی صدر مقام لاہور میں پبلک مقامات پر بموں کے دھماکوں کی خون آشام لہر نے 7 بے گناہ اور معصوم انسانوں کی متاع حیات لوٹ لی ہے۔ متعدد چہرے بموں کی اگلتی ہوئی آگ میں جھلس گئے ہیں۔ خاک و خون کی غلطاں انسانوں نے امن و امان کے دعویداروں کی ناکامیوں پر مہر شہادت ثبت کر دی ہے۔ انسانی خون کی ارزانی کا یہ عالم صوبہ میں بدامنی کی کریہہ المنظر تصویر کشی کرتا ہے۔

قبل ازیں لاہور میں جمعیت اہل حدیث کے جلسے میں ہلاکت خیز دھماکہ اور راولپنڈی میں انسانی خون کے رنگے ہاتھ تاحال قانون کی گرفت سے آزاد ہیں۔ جس کی وجہ سے صوبہ کے عوام میں مال و جان کے عدم تحفظ کا احساس شدت اختیار کر رہا ہے اور خوف و ہراس بے چینی اور اضطراب کے مہیب سائے چھائے ہوئے ہیں۔ حکومت اور امن و امان کے قیام کے ذمہ دار ریاستی اداروں کی ناکامی کی بدولت ہمارا معاشرہ انتشار اور انارکی کا شکار ہو رہا ہے۔ چونکہ حکومت اس سلسلے میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے میں ناکام ہو چکی ہے اس لیے اس

بات کا قوی امکان موجود ہے کہ امن عامہ میں مزید خلل رونما ہو گا۔ جس سے عہدہ برآ ہونا موجودہ حکومت کے بس کا روگ نہیں۔ لہٰذا استدعا ہے کہ اس سنگین اور پیچیدہ صورت حال پر صوبہ کے اعلیٰ ترین ادارہ میں بحث کرنے کے لئے اسمبلی کی کاروائی روک دی جائے۔

جناب سپیکر۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی کی طرف سے Identical تحریک التواء ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔ میاں محمد اسحاق صاحب بھی تشریف نہیں رکھتے۔ لا منسٹر صاحب آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ (چودھری عبدالغفور) جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ ان تمام تحاریک کو ایک ہی وقت میں لے لیا جائے۔ میں یہ گورنمنٹ کی طرف سے بیان کرتا ہوں کہ یہ ایک ایسا ملکی معاملہ ہے جس کے محرکات صوبہ پنجاب کے اندر نہیں ہیں بلکہ صوبہ پنجاب سے باہر ہیں۔ یہ ایک ملکی معاملہ ہے جس پر قومی اسمبلی میں سیر حاصل تبصرہ بھی ہو چکا ہے بحث بھی ہو چکی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اس بارے میں ہم بجائے اس کے کہ اس کو پریس کریں یا اکثریت کی بنا پر اس کو چاہیں کہ یہ معاملہ یہاں پر پیش نہ ہو ہم یہ بات نہیں چاہتے ہیں۔ گورنمنٹ کا ہاتھ صاف ہے۔ ہم اس بارے میں اپنی تمام تر توجہ مبذول کئے ہوئے ہیں۔ اس لئے میں اس پر کوئی اعتراض نہیں کروں گا۔ اس کے لئے کوئی وقت جناب والا مقرر کر دیں تاکہ ان تمام تحاریک پر تو ایک ہی وقت میں بات کر لی جائے اور گورنمنٹ اپنی طرف سے اس کا جواب اسی وقت دے گی۔ اس پر اعتراض نہیں ہے اس پر بات نہ کی جائے۔

جناب سپیکر۔ شکریہ۔

I hold the motion to be inorder.

میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ایوان کی طرف سے اس تحریک التواء کے لئے آپ Leave Grant کرتے ہیں۔

آوازیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ Leave is granted

اس کے لئے ہم ٹائم کون سا مقرر کر لیں۔

وزیر قانون۔ دو گھنٹے رکھ لیں۔
جناب سپیکر۔ کون سے دو گھنٹے رکھ لیں۔ اتوار کو رکھ لئے جائیں؟
وزیر قانون۔ اتوار کو رکھ لیں۔ یا جس دن آپ مناسب سمجھیں رکھ لیں۔ سوموار کو یا اتوار کو رکھ لیں۔
جناب سپیکر۔ میاں صاحب آپ کا کیا خیال ہے؟
میاں محمد افضل حیات۔ اتوار کو اجلاس شام کو ہوتا ہے۔ اس وقت یہ مناسب نہ ہوگا۔
جناب سپیکر شام کو اجلاس ہوتا ہے۔
میاں محمد افضل حیات۔ پھر سوموار کو رکھ لیں۔
جناب سپیکر۔ سوموار کو رکھ لیا جائے۔
وزیر قانون۔ 4 تاریخ کو رکھ لیں یا پھر 7 تاریخ کو رکھ لیں۔
جناب سپیکر۔ اتوار کو شام کا اجلاس ہے۔ شام کے اجلاس میں میاں صاحب کیا حرج ہے؟
میاں محمد افضل حیات۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ شاید دیر ہو جائے۔
جناب سپیکر۔ کیا زیادہ دیر ہو جائے گی؟
میاں محمد افضل حیات۔ چلیں ٹھیک ہے۔
جناب سپیکر۔ اتوار کو دیگر کارروائی کے اختتام کے بعد ہم دو گھنٹے اس تحریک التوا کے لئے مقرر کرتے ہیں۔
میاں محمد افضل حیات۔ دوسرا اس دن دیگر کارروائی کا وقت کم کر لیں گے۔
جناب سپیکر۔ صحیح ہے۔ کم کر لیں گے۔ رپورٹ پیش کرنی ہے۔ اس کو کون صاحب پیش کریں گے۔؟

مالیاتی حسابات' حسابات مدبندی پر آڈیٹر جنرل پاکستان کی رپورٹ برائے سال 85-1984ء کا پیش کیا جانا۔

وزیر قانون۔ جناب والا' میں مالیاتی حسابات' حسابات مدبندی اور ان پر آڈیٹر جنرل پاکستان کی رپورٹ برائے سال 85-1984ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں یہ جناب سپیکر مجلس حسابات عامہ

نمبر ا کے سپرد کی جاتی ہے جو اپنی رپورٹ ایک سال کے اندر ایوان میں پیش کرے گی۔
اب اجلاس اتوار کو شام چار بجے تک کے لیے ملتوی ہوتا ہے۔
(اس مرحلے پر اجلاس کی کارروائی اتوار 4 اکتوبر 1987ء چار بجے شام تک کے لیے ملتوی کر دی گئی۔)

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

اتوار 4 اکتوبر 1987ء

(یک شنبہ 10 صفر 1408ھ)

جلد 11 - شمارہ 2

سرکاری رپورٹ

مندرجات

اتوار 4 اکتوبر 1987ء

(بشمول جلد 11 شمارہ جات 1 تا 18)

صفحہ نمبر

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ ۳۳

مسئلہ استحقاق :-

بارشوں سے متاثرہ کاشتکاروں کو حکومت کی اعلان کردہ پالیسی کے مطابق قرضوں کے اجرا میں لیت و لعل کرنا اور بجلی کے بلوں کو مؤخر نہ کرنا ۴۲

تحاریک التوائے کار :-

(i) انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں اسلامی جمعیت طلباء کے کارکنوں پر حملہ ۶۱

(ii) انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں طلباء کے دو متحارب گروپوں میں تصادم ۶۳

(iii) ایک ہزار ایڈھاک لیکچراروں کی برطرفی ۶۴

(iv) ہتھوڑا گروپ کے سرغنہ گلاب خان کی گرفتاری ۶۵

(v) ہتھوڑا گروپ کے سرغنہ گلاب خان کی گرفتاری کے بارے میں صوبہ پنجاب اور صوبہ سرحد کے سربراہان پولیس کے متضاد بیانات ۶۷

حکمت عملی کے اصولوں کی تعمیل و عمل درآمد کی رپورٹ برائے سال 1985ء پر بحث ۷۷

5 جولائی کو لاہور میں بموں کے دھماکے سے متعلق تحریک التوائے کار پر بحث ۷۹

صوبائی اسمبلی پنجاب

صوبائی اسمبلی پنجاب کا گیارہواں اجلاس

اتوار 4 اکتوبر 1987ء

(یک شنبہ 10 صفر 1408ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں شام 4 بج کر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔ جناب سپیکر میاں منظور احمد وٹو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری علی حسین صدیقی نے پیش کیا۔

سَابِقُوْٓا إِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَ الْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ أٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٢١﴾ مَآ أَصَابَ مِن مُّصِيْبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِيْٓ أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَا ؕ إِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿٢٢﴾ لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ أٰتٰكُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿٢٣﴾ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿٢٤﴾

س حدید۔ ایت ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴

لوگو! اپنے پروردگار کی بخشش اور بہشت کی طرف دوڑو جس کا عرض آسمان و زمین کی طرح ہے جو ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے اور اللہ تو بڑے فضل کا مالک ہے۔

کوئی مصیبت ملک پر اور خود تم پر نہیں آتی مگر پیشتر اس کے کہ ہم اس کو پیدا کریں وہ کتاب میں درج ہوتی ہے۔ اور یہ کام اللہ کو آسان ہے تاکہ جو مطلب تم سے فوت ہو جائے اس کا غم نہ کرو اور جو عطا کر دے اس پر بے تحاشا خوشی نہ مناؤ۔ کیونکہ اللہ کسی اترانے والے شیخی مارنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ ایسے لوگ خود بھی بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخل کی ترغیب دلاتے ہیں اور جو شخص پھر بھی روگردانی کرلے تو اللہ بھی بے پرواہ ہے اور حقیقت میں وہی سزاوار حمد و ثنا ہے۔

وما علینا الا البلاغ

جناب سپیکر- وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے یہ محکمہ امور ملازمت' انتظام عمومی و اطلاعات کے متعلقہ سوالات ہیں۔

سید اقبال احمد شاہ- جناب والا- میری درخواست ہے کہ اگر ان کو کل کے لئے مؤخر کر دیا جائے اور جو اہم تحریک پیش ہوئی ہے اور جس کے لئے آپ نے دو گھنٹے مقرر فرمائے تھے اس کو اگر بحث کے لئے پہلے لے لیا جائے تو یہ بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر- آپ کی مراد ان تحریک ہائے التوائے کار سے متعلق ہے۔ جو بحث کے لئے منظور ہو چکی ہیں۔

سید اقبال احمد شاہ- جی ہاں۔

جناب سپیکر- جناب سردار امجد حمید خاں دستی۔

سردار امجد حمید خاں دستی- آج کی فہرست سوالات میں بیشتر سوالوں کا یہی جواب ہے کہ اس کو سب کمیٹی کے سپرد کیا گیا ہے اور اس کے جواب کا انتظار ہے تو اس لئے یہ کوئی ایسا ضروری نہیں ہے کہ اس پر سوالات اور جوابات پڑھے جائیں

Most important business is pending

اور وہ بموں کے دھماکوں کے متعلق ہے تو

If I am correct, Sir. تو That will require a lot of time to discuss

تو اس لئے میں گزارش کروں گا کہ اس کو Adjourn فرما دیا جائے۔

میاں مختار احمد شیخ- جناب والا- میں اس بارے میں عرض کروں گا کہ اس بارے میں جو سب- کمیٹی خصوصی بنی تھی اس کی رپورٹ بھی اس ایوان میں پیش کر دی گئی ہے کہ جواب غلط دیئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر- اس پر تجویز یہ آئی ہے کہ وقفہ سوالات کو معطل کر دیا جائے اس بارے میں ایوان کی کیا رائے ہے؟

میاں ریاض حسین پیرزادہ- جناب والا- میں یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ اس دفعہ چونکہ اسمبلی سیشن کے ایجنڈے پر امن عامہ پر بحث کا دن مقرر نہیں کیا گیا اس لئے بموں کے

دھماکوں کے بارے میں بہت اہم بحث ہوگی اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ اسے ضرور زیر بحث لایا جائے۔

جناب سپیکر۔ میاں صاحب۔ آپ کی جو تحاریک التوا ہیں اور جو Admit ہو چکی ہیں ان ہی کے بارے میں بات ہو رہی ہے کہ چونکہ بڑا ہی اہم معاملہ ہے تو آپ ان کے بارے میں فرمایئے۔

میاں محمد افضل حیات۔ (قائد حزب اختلاف)۔ جناب والا۔ میں عرض کرتا ہوں کہ پہلا مسئلہ تو یہ ہے کہ تحریک التوائے کار اس وقت تک تھی جب اس دن کے لئے ایوان Adjourn ہو جائے اور اس بحث کے بعد کوئی کارروائی نہیں ہو سکتی۔ یہ جناب والا۔ ٹیکنیکل بات ہے۔ اگر ہم اس کو پہلے لے لیں تو ہم اس کے بعد اور کوئی کارروائی نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر۔ یہ صحیح ہے۔

میاں محمد افضل حیات۔ جناب والا۔ اس بارے میں میری تجویز یہ ہے کہ اگر سوالات کو جلد نپٹا دیں تو شروع کر دیں۔ آج محکمہ امور ملازمت و انتظام عمومی سے متعلقہ سوالات ہیں اور کسی وقت یہ بھی خیال آتا ہے کہ کہیں اس لئے تحریک نہ پیش کی گئی ہو کہ سوالات جو ہیں یہ پڑھے نہ جائیں ان سے ذرا پہلو تہی کرنے کے لئے بھی یہ بات ہو سکتی ہے اس لئے سوالات کے بعد اگر وہ جنرل پالیسی پر عام بحث ہے تو پھر ہم اس کو کل کے لئے کر دیں تو ہم کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر۔ میاں صاحب۔ اس میں ایک یہ مسئلہ ہے کہ اس میں تحاریک التواء بھی اور تحاریک استحقاق بھی ہیں اور اس کے بعد Principles of policy پر بحث ہونی ہے تو اس بحث کے بعد جو تحاریک التواء Admit ہو چکی ہیں ان پر دو گھنٹے کے لئے بحث ہونی ہے اس بات کے پیش نظر یہ جو تحریک پیش کی گئی ہے۔ یہ مجھے اتنی نامناسب نظر نہیں آتی اور پھر خاص طور پر ان حالات میں کہ یہ جو سوالات ہیں یہ میں نے بھی دیکھے ہیں اور یہ جو معاملہ اسمبلی میں آیا ہے یہ اس سے پہلے کے سوالات ہیں۔

میاں محمد افضل حیات۔ جناب سپیکر جو نئے جوابات ہیں وہ بھی آج اس ایوان کی میز پر رکھے گئے ہیں اور وہ بھی Circulate ہو چکے ہیں۔ جو اس کے اصل جوابات آنے تھے اور وہ جو

پہلے Circulate ہوئے ہیں وہ پہلے والے تھے اور آج نئے جوابات بھی آئے ہیں....

سردار امجد حمید خان دستی- پوائنٹ آف آرڈر' جناب سپیکر میں آپ کی وساطت سے قائد حزب اختلاف کو یہ ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں کہ یہ جو تحریک التوائے کار ہے اس کا تعلق سارے عوام سے ہے۔ تمام شہریوں سے ہے لیکن یہ جو سوالات ہیں

They relate to a particular class of persons.

یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ اگر وقفہ سوالات معطل ہو جائے گا تو کوئی آسمان گر پڑے گا۔

It is better to adjourn the question hour.

اور اس تحریک التوائے کار پر سیر حاصل تبصرہ ہونا چاہئے۔

وزیر قانون- جناب والا کی اجازت سے میں کچھ عرض کرنا چاہوں گا....

جناب سپیکر- جی جناب لاء منسٹر....

وزیر قانون- جیسا کہ جناب والا نے صحیح طور پر نشاندہی کی ہے کہ یہ ایسے سوالات ہیں جن پر ہاؤس اپنا فیصلہ بھی صادر کر چکا ہے اور گورنمنٹ کو بھجوا بھی چکا ہے اس پر کافی بحث بھی ہو چکی ہے۔ اگر آج وقفہ سوالات کو معطل کر دیا جائے تو اس کا مقصد یہ کبھی نہیں ہو گا کہ اس کا ہم نے جواب نہیں دینا۔ یہ بات نہیں ہے یہ سوالات پیش ہوں گے اور جو جناب فیصلہ کریں گے کہ کس وقت ان کو پیش کرنا ہے۔ اس کو ہم ختم نہیں کر رہے۔ سوالات یہ ہے کہ جیسا آپ نے فرمایا ہے کہ آج ایجنڈے پر اہم کارروائی اس طرح ہے کہ سوالات کے علاوہ تحریک التوائے کار ہیں' تحریک استحقاقات ہیں پھر Principles of policy پر بحث ہے اس کے علاوہ پھر جناب نے دو گھنٹے اس تحریک کے لئے آج مختص بھی کئے ہیں اور وہ اتنا ضروری مسئلہ ہے کہ میرا خیال ہے کہ پورے ملک کی توجہ اس طرف لگی ہوئی ہے کہ ہماری اسمبلیاں اس پر کس طرح اپنی رائے کا اظہار کرتی ہیں اور حکومت اس پر کیا اقدام کرتی ہے۔ تو اس کے لئے بہتر موقع ہے کہ اس پر زیادہ توجہ دی جائے سوالات کو پھر کسی اور وقت کے لئے اٹھا رکھا جائے اور میرا خیال ہے کہ ہاؤس کو اس بارے میں اعتراض نہیں ہونا چاہئے کہ کسی وقت بھی سوالات کو Take Up کیا جا سکتا ہے۔ آج کچھ بہت ضروری مسائل جو ہیں وہ ہاؤس کے

سامنے ہیں....

راجہ محمد خالد خان- جناب والا! وزیر قانون نے فرمایا ہے کہ ہاؤس اسے متفقہ طور پر منظور کر چکا ہے۔ اس ہاؤس کی اس متفقہ منظور شدہ قرارداد پر کس حد تک عمل کیا جا چکا ہے اور اس کو کس حد تک ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔ یہ 21 اپریل 1987ء کو پیش ہوئی تھی۔

جناب سپیکر- اس میں اب زیر بحث مسئلہ یہ ہے کہ ایک تحریک پیش کی گئی ہے کہ وقفہ سوالات جو ہے اس کو آج نہ لیا جائے اس کو معطل کیا جائے اور اس کو کسی اور روز کے لئے اٹھا رکھا جائے اور یہ ٹائم جو ہے یہ ہم تحریک التوائے کار پر بحث کے لئے مخصوص کریں۔ تو اس بارے میں' میں دریافت کرنا چاہوں گا کہ ہاؤس کی کیا مرضی ہے؟

میاں مختار احمد شیخ- جناب سپیکر! کل پرائم منسٹر صاحب تشریف لائے تھے تو وہاں بھی اس سلسلے میں بات کی گئی تھی۔ یہی پی سی ایس افسران کے بارے میں بات ہوئی تھی۔ اور یہ جوابات سارے غلط دیئے ہوئے ہیں۔ جب ہاؤس میں رپورٹ پیش ہو چکی ہے اور وہ جوابات میں لکھتے ہیں کہ یہ معاملہ اب زیر غور ہے اور تمام سوالات کے جوابات ہی غلط ہیں۔

راجہ محمد خالد خان- جناب سپیکر ہم آپ سے رولنگ چاہتے ہیں....

جناب سپیکر- یہ موقع نہیں ہے کہ اس پر میں رولنگ دوں۔ ابھی تو سردست یہ معاملہ زیر بحث ہے کہ وقفہ سوالات آج ہونا چاہئے کہ نہیں ہونا چاہئے اور اس بارے میں' میں ہاؤس کی مرضی سے فیصلہ دینا چاہتا ہوں کہ جو ہاؤس چاہتا ہے اس کے مطابق فیصلہ ہو۔ تو آپ کیا چاہتے ہیں کہ وقفہ سوالات ہو یا نہ ہو۔ جو صاحبان چاہتے ہیں کہ وقفہ سوالات نہ ہو وہ "نہ" کہیں۔

معزز ایوان- "نہ"

جناب سپیکر- جو چاہتے ہیں کہ وقفہ سوالات ہو وہ "ہاں" کہیں۔

معزز ایوان- "ہاں"....(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر- تو یہ کوئی پوری طرح بات سمجھ میں نہیں آئی۔

سید اقبال احمد شاہ- جناب سپیکر! بموں کے متعلق جو تحریک التوائے کار ہے یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ اس پر شاید تین چار گھنٹے لگ جائیں۔ سوالات تو کل بھی ہو سکتے ہیں' پرسوں بھی

ہو سکتے ہیں اور پھر کسی اور دن بھی ہو سکتے ہیں مگر یہ پوری قوم کا مسئلہ ہے۔ بم پھٹ رہے ہیں۔ تخریب کاری ہو رہی ہے۔ اس پر بحث ہونی چاہیے یہ تو بہت اہم مسئلہ ہے اس کو یہاں اب چلنا چاہئے۔ سوالات تو ہوتے رہتے ہیں۔ کل بھی ہو جائیں گے' پرسوں بھی ہو جائیں گے۔ تو ضروری نہیں کہ آج بھی سوالات ہوں۔

جناب سپیکر۔ تو صاحبان آپ کی کیا رائے ہے؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ وقفہ سوالات ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر۔ جنجوعہ صاحب آپ کی رائے آچکی ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا میں آپ سے بصد ادب یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا آپ کو ابھی تک ساری بات کی سمجھ نہیں آئی؟

جناب فضل حسین راہی۔ جناب سپیکر! میں آپ سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ آپ تیسری بار پوچھ رہے ہیں آپ کی مرضی کیا ہے؟۔ (قہقہے)

جناب سپیکر۔ نہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک جو پیش کی گئی ہے اگرچہ Treasury benches کی طرف سے کی گئی ہے یہ تحریک اپوزیشن کے مفاد میں ہے کہ وہ آپ کی تحریک التواء پر بحث کرانا چاہتے ہیں۔

وزیر قانون۔ جناب سپیکر! یہ ریاض حشمت جنجوعہ صاحب کی تحریک ہے جس کو ہم تمام وقت دینا چاہتے ہیں اور ہم نے اس دن اس پر رضا مندی دی تھی اور اس بارے میں بغیر کسی اعتراض کے ہم نے چاہا تھا کہ اس کو زیر بحث لایا جائے اور آج میرا خیال ہے کہ وقفہ سوالات کے معطل ہونے کو متنازعہ نہیں بنانا چاہیے چونکہ اب کچھ لوگوں کی طرف سے یہ تجویز آئی ہے تو ہم چاہتے ہیں کہ جو زیادہ ضروری مسئلہ ہے اس کو پہلے لے لیا جائے اور اس کو پھر کسی وقت آپ جب بھی چاہیں اس کو لے سکتے ہیں۔ ہم نے تو Revised قسم کے جواب ہی داخل کرنے ہیں۔ اس میں ہمارے طرف سے کوئی ایسی بات نہیں ہے لیکن یہ کہ ایک رائے آئی ہے اور اس میں میرا خیال ہے کہ اکثریت کے ساتھ سب لوگوں کو اس کے ساتھ ہی چلنا چاہیے کیونکہ یہ ایک ضروری مسئلہ ہے کہ اس لئے اس کو آج ہی زیر بحث لایا جائے اور وقفہ سوالات کو پھر کسی اور وقت کے لئے ملتوی کر دیا جائے۔ آپ ہی کی اس تحریک کے

بارے میں ہم نے بڑی فراخدلی سے کہا تھا کہ آج کے لئے اس کا وقت مختص کردیں اور اب آج اس کو مکمل وقت دیا جانا چاہیے۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ اس کے Pros and cons جو ہیں ان کو ہم سامنے لائیں اور سوالات کا ایک ایسا محدود سا مسئلہ ہے جس کو کسی وقت بھی ہم Take up کرسکتے ہیں۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ - جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں کوئی شبہہ نہیں ہے کہ میری تحریک التواء اپنی جگہ بڑی اہمیت کی حامل ہے لیکن آج کے وقفہ سوالات کو ملتوی کر کے ہم اس پورے ایوان کو سی ایس پی افسران کے ہاتھوں ہائی جیک ہوتا ہوا نہیں دیکھنا چاہتے۔ جناب والا! اس کے پیچھے ایک بہت بڑی منصوبہ بندی ہے۔ ایسے ہی جناب والا! آج آپ سے وقفہ سوالات غیر معمولی طور پر ملتوی کرنے کے لئے کہا جا رہا ہے اس کے پیچھے سی ایس پی افسران کا پورا ذہن کام کر رہا ہے اور اس پورے ایوان کو وہ بلیک میل کرنا چاہتے ہیں۔ جناب سپیکر! یہ صوبائی سروس کے ملازمین کے حقوق کا مسئلہ ہے۔ اس کو آج اس ایوان میں ضرور پیش کیا جانا چاہئے۔

سید حسنات احمد شاہ - جناب والا میں کچھ عرض کر سکتا ہوں؟

جناب سپیکر - جی شاہ صاحب...

سید حسنات احمد شاہ - یہ اتنے ضروری سوالات اور جوابات جو ہیں اس میں حرج ہی کیا ہے کہ اگر ان کو آج لے لیا جائے کیونکہ عام آدمی کا یہ خیال ہے کہ غالباً اس طریقے سے اس کو ملتوی کر کے ان سوالات کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو بہتر یہی ہو گا کہ آدھا گھنٹہ لگے یا جتنا بھی وقت لگے یہ سوالات اور جوابات جو ہیں ان کو لے لیا جائے۔ میری ناقص رائے تو یہ ہے۔

جناب سپیکر - میاں ریاض حسین پیرزادہ...

میاں ریاض حسین پیرزادہ - جناب والا! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ' یہ بموں کے دھماکے' اس پر اراکین کی آراء حکومت کے لئے پالیسی تشکیل دینے کے لئے' امن عامہ برقرار رکھنے کے لئے فائدہ مند ثابت ہوں گی۔ یہ اتنا اہم مسئلہ ہے جو نہ صرف مفاد عامہ میں ہے بلکہ پورا ملک اس کی لپیٹ میں آیا ہوا ہے۔ جناب والا! اس کو زیر بحث نہ لانا زیادتی ہوگی۔ یہ سوالات تو پھر بھی پیش کئے جاسکتے ہیں۔

جناب سپیکر۔ راجہ صاحب آپ کی کیا رائے ہے؟

راجہ محمد خالد خان۔ جناب سپیکر سوالات ہونے چاہئیں۔ ہمیں اس کی قانون سازی کے لئے کچھ کرنا چاہیے۔ اگر ہم یہی کچھ کرتے رہے تو ہمیں آنے والی نسلیں معاف نہیں کریں گی۔ ہم آج تک کیا کرتے رہے ہیں کہ اس بارے میں آپ اور ہم اپنے صوبائی معاملات پر کوئی قانون سازی بھی نہیں کر سکے۔

جناب سپیکر۔ قانون سازی تو اور معاملہ ہے؟

راجہ محمد خالد خان۔ وقفہ سوالات ہونا چاہیے۔ اس بارے میں میری ناقص رائے یہی ہے کہ وقفہ سوالات ہونا چاہیے۔

بیگم بشریٰ رحمٰن۔ جناب والا۔ جو مسئلہ اتنا متنازعہ ہو جائے۔ تو میرا خیال ہے کہ کچھ خواتین کی طرف سے بھی عرض ہونا چاہیے۔ آپ نے پہلے "ہاں" اور "نہیں" میں جواب مانگا۔ ایک طرف سے بہت روز سے "نہیں" کی آواز آئی اور ایک طرف سے بہت زور سے "ہاں" کی آواز آئی۔ تو جناب والا' "ہاں" اور "نہیں" میں بھی فیصلہ نہیں ہو سکا۔ پھر جناب وزیر زراعت نے شاید ریاض حشمت جنجوعہ پر فیصلہ چھوڑا' لیکن میرا خیال ہے کہ وہ اپنی تحریک پر تقریر تیار کر کے نہیں لائے اور وہ شاید اسی لئے تھوڑا سا پس و پیش کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر یہ تخریب کاری بہت بڑا مسئلہ ہے اور اس پر انشاء اللہ بحث ہو گی۔ لیکن حضور بین بین فیصلہ کیجئے' جب ہم بازاروں میں کپڑا لینے کے لئے جاتے ہیں تو وہ دکاندار کہتا ہے "کہ بہن جی نہ تہاڈی گل نہ ساڈی گل۔ اینے پیسے ہو گئے" تو جناب والا ایسا کیجئے کہ اس معمول کو نہ بدلیئے' وقفہ سوالات کو مختصر کر دیجئے۔ ان کی بھی بات رہ جائے' ان کی بھی بات رہ جائے۔

جناب سپیکر۔ وقفہ سوالات کے معاملہ میں بین بین نہیں رہا جا سکتا۔ یہ یا تو پورا ہو گا یا پورا نہیں ہو گا۔ چودھری صاحب اب میں اس ایوان سے حتمی طور پر پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کی اس بارے میں کیا رائے ہے۔

وزیر قانون۔ نہیں میرا خیال ہے کہ اس معاملہ کو اتنا متنازعہ نہیں بنانا چاہیے۔ اگر وہ اتنے بضد ہیں تو اس پر تو ووٹنگ کا کوئی سوال نہیں۔ ویسے تو تمام حضرات نے قبل ازیں بڑے واضح طور پر اکثریت سے ہمارے حق میں ووٹ دے دیئے۔ لیکن اس پر کوئی ووٹنگ کا سلسلہ نہیں

بنانا چاہیے۔ میں نہیں سمجھتا کہ ایک معمولی سی بات کے بارے میں، کیوں کہ ان سوالات کو کوئی غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی نہیں کیا جا رہا ہے اور نہ ہی ان کو ختم کیا جا رہا ہے۔ یہ سوالات پیش تو ہوں گے۔ اور اگر یہ اس کے باوجود بھی اپنی ضد پر قائم ہیں۔ ہم نے تو ہمیشہ فراخدلی سے کام کیا ہے اور کبھی ایسی بات کی مخالفت نہیں کی ہے۔ لیکن اگر کچھ لوگوں کی رائے ہے تو اس پر اظہار خیال ہونا چاہیے۔ وہ بھی ان کی اپنی تحریک ہے۔ تو میں نہیں سمجھتا کہ اس پر کچھ لوگ اتنے بضد کیوں ہیں؟ اور اس کو ویسے بھی کسی وقت بہتر سے بہتر اطلاعات کے لئے بعد میں بھی رکھا جا سکتا ہے۔ کیوں کہ سارے سوالات ایک ہی موضوع پر ہیں۔ ہم نے تو اس کا تازہ ترین جواب بھی دے دیا ہے اور اب بھی جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن کچھ لوگوں کی رائے تھی کہ اس پر مکمل موقع دیا جائے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس کو اتنا متنازع مسئلہ بنانا چاہیے۔ ایک دفعہ پھر گزارش کرتا ہوں کہ اس کو کسی دیگر وقت کے لئے ملتوی کیا جائے۔ اور اس کو مسئلہ نہ بنایا جائے اور اس کو کسی بھی وقت لیا جا سکتا ہے۔ تو اس میں دو ٹنگ کی کوئی بات نہیں ہے۔

راجہ محمد خالد خان۔ جناب والا! اگر یہ یقین دہانی کرا دیں کہ اسی اجلاس میں کسی اور دن ان سوالات کو لیا جائے گا تو ہم اپنے مطالبہ سے دستبردار ہوتے ہیں۔

وزیر قانون۔ میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ یہ ایک بہت ضروری مسئلہ ہے اور وزیر اعلیٰ صاحب آج مصروف تھے وہ آج نہیں آ سکے۔ اور اس مسئلہ پر ان کی موجودگی میں زیادہ موثر طریقے سے بحث ہو سکتی ہے۔ اور میں یہ بات آپ کے فائدے کے لئے کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر۔ آپ کا مقصد یہ ہے کہ یہ معاملہ جب زیر بحث ہو تو وزیر اعلیٰ صاحب بھی موجود ہونے چاہئیں۔

وزیر قانون۔ اچھی بات ہے کیوں کہ یہ ایک اہم مسئلہ ہے تو ہم ان سے بھی یہ گزارش کریں گے کہ وہ تشریف لے آئیں اور اس لئے ہم اس کو ملتوی کر رہے ہیں۔

راجہ محمد خالد خان۔ جناب آپ یقین دہانی کرا دیں کہ آپ اس مسئلہ کو موجودہ اجلاس میں زیر بحث لائیں گے۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب سپیکر! میری تو مودبانہ گزارش یہ ہے کہ آپ نے معزز اراکین سے

اگر آج آپ اس وقفہ سوالات کو ملتوی کرنا چاہتے ہیں تو اسے آپ کل تک کے لئے ملتوی فرما دیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ جو بموں کے دھماکوں سے متعلق تحریک التوائے کار پر بحث ہو رہی ہے۔ اس کی اپنی جگہ پر ایک اہمیت ہے مگر ان سوالات کی بھی اپنی جگہ پر ایک اہمیت ہے۔ میری تجویز یہ ہے کہ اب فیصلہ آپ فرما دیں اور آپ ان سے یہ یقین دہانی لے لیں کہ کل ان سوالات کو پیش کر دیا جائے گا۔ سوالات کو کل تک کے لئے مؤخر کر لیتے ہیں۔ اور تحریک التواء کو آج لے لیتے ہیں۔

مسئلہ استحقاق

جناب سپیکر۔ شکریہ۔ شاہ صاحب اس پر یہ ہے کل دوسرے محکمے کے سوالات ہیں۔ میں سمجھتا ہوں جیسے وزیر قانون نے تجویز دی ہے کہ ان کو بعد میں لیا جا سکتا ہے یہ کوئی ایسا معاملہ نہیں ہے۔ اسی اجلاس میں لیا جا سکتا ہے۔ آج وقفہ سوالات معطل کیا جا رہا ہے۔ ان سوالات کو لاحاصل قرار نہیں دیا جا رہا ہے۔ انہیں ملتوی کیا جا رہا ہے۔ اس کو ہم دیکھ لیتے ہیں شیڈول کو چیک کر کے اس میں ان کو کسی دن رکھ لیتے ہیں۔ تو وقفہ سوالات کو آج معطل کیا جاتا ہے اور دوسری کارروائی کو لیا جاتا ہے۔ تحریک استحقاق نمبر3 میاں ریاض حشمت جنجوعہ صاحب کی ہے۔

بارشوں سے متاثرہ کاشتکاروں کو حکومت کی اعلان کردہ پالیسی کے مطابق قرضوں کے اجراء میں لیت و لعل کرنا اور بجلی کے بلوں کو موخر نہ کرنا

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری معاملہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو کہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 2 جولائی کو تحریک استحقاق نمبر49-50 اور 51 جو کہ بے وقت بارشوں، ژالہ باری اور طوفان باد و باراں سے متاثر ہونے والے گندم کے کاشتکاروں کی اقتصادی بحالی اور امدادی کارروائیوں کا جائزہ لینے کے لئے اس ایوان کی کمیٹی

کی رپورٹ مقررہ وقت پر اسمبلی میں پیش نہ کرنے پر پیش کی گئی تھیں جس کے جواب میں حکومت پنجاب کے وزیر مال و ریلیف نے حکومت کی طرف سے ایک پالیسی بیان ایوان میں جاری کیا اور امدادی تدابیر کا اعلان فرمایا۔ ان کے بیان کے مطابق آفت زدہ علاقوں میں دی جانے والی مسلمہ مراعات کے علاوہ حکومت نے جن امدادی کارروائیوں کا فیصلہ کیا۔ ان میں آئندہ فصل خریف کے لئے 9 ہزار روپے کا بلا سود قرضہ جو 6 ہزار روپے بصورت جنس اور 3 ہزار روپے بصورت نقد ہو گا' آفت زدہ علاقوں کے متاثرہ کاشتکاروں کو جاری کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں اس ایوان کے معزز اراکین کو یہ بھی بتلایا گیا کہ بجلی کے بلوں کی معافی کے ضمن میں جناب وزیر اعظم کا جواب جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کو موصول ہو چکا ہے اور اس سلسلہ میں بھی حکم ہو چکا ہے کہ مارچ 1987ء سے لے کر ستمبر 1987ء تک جتنے بھی بجلی کے بل ہیں ان کو موخر کر دیا گیا ہے۔ حکومت کے ایک ذمہ دار وزیر کا اس ایوان میں قرضوں کے اجراء اور بجلی کے چھ ماہ کے بلوں کو موخر کئے جانے کے واضح اور غیر مبہم اعلان کے باوجود قرضوں کے اجراء کے لئے لیت و لعل اور بجلی کے بلوں کو تا حال موخر نہ کئے جانے سے اس ایوان کے جملہ ارکان کا آئینی استحقاق مجروح ہوا ہے۔ چونکہ وزیر موصوف نے ایوان میں دانستہ طور پر غلط' بے بنیاد' بے سروپا اور حقائق کے برعکس بیان جاری کیا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک استحقاق کو منظور کر کے اسمبلی کی مجلس برائے استحقاق کے سپرد کیا جائے اور تحقیقات کرائی جائے تاکہ پتہ چلایا جائے کہ اس معزز ایوان میں غلط بیان جاری کرنے کے کیا اسباب تھے؟ اور اگر یہ بیانات درست تھے تو ان پر عمل درآمد نہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں۔
نوٹ۔ وزیر مال و ریلیف کے مورخہ 2 جولائی کو اسمبلی میں دیئے گئے پالیسی بیان سے متعلقہ نشان زدہ حصے لف ہیں۔

جناب سپیکر! گذشتہ اجلاس کے آخری روز 2 جولائی کو حزب اختلاف کے اراکین نے ایک تحریک استحقاق اس ایوان میں پیش کی اس تحریک استحقاق کا متن یہ تھا کہ بارشوں سے متاثر ہونے والے کاشت کاروں کی امداد اور ان کی بحالی کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی اور اس کمیٹی کے سپرد یہ کام لگایا گیا تھا کہ وہ 21 جون تک اپنی رپورٹ اس ایوان کے سامنے پیش کرے مگر اس کمیٹی نے 21 جون تک اپنی کوئی رپورٹ اس ایوان میں پیش نہ کی تو

ہم نے ایک تحریک استحقاق اس ایوان کے روبرو پیش کی جس پر حکومت پنجاب کے وزیر مال و ریلیف نے حکومت کی طرف سے ایک پالیسی بیان جاری کیا جس میں انہوں نے یہ بیان فرمایا کہ بجلی کے بلوں کے مسئلے پر ان کی معافی کے ضمن میں جناب وزیر اعظم کا جواب جناب وزیر اعلیٰ کو موصول ہو چکا ہے اور اس سلسلے میں بھی حکم ہو چکا ہے کہ مارچ 1987ء سے لے کر ستمبر 1987ء تک جتنے بھی بجلی کے بل ہیں ان کی ادائیگی کو موخر کر دیا گیا ہے۔ حکومت کے ایک ذمہ دار وزیر کا بجلی کے چھ ماہ کے بلوں کو موخر کئے جانے کے بارے میں اس واضح اور غیر مبہم اعلان کے باوجود بجلی کے بلوں کو تاحال موخر نہیں کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! جمہوری معاشروں میں یہ روایات رہی ہیں کہ کوئی شخص خواہ وہ حکومت کے کتنے بڑے عہدے پر ہی متمکن کیوں نہ ہو وہ کبھی بھی غلط بیانی کرنے کی سوچ بھی نہیں سکتا۔ لیکن کتنے افسوس کی بات ہے کہ اس ایوان میں اس حکومت کے ایک وزیر نے یہ غلط' یہ لغو اور بے بنیاد بیان جاری کیا کہ بجلی کے چھ ماہ کے بلوں کو موخر کرنے کے احکام جاری کر دیئے گئے ہیں۔ لیکن تین ماہ گزر گئے ہیں آج تک بجلی کا ایک بل بھی موخر نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے جناب سپیکر اس پورے ایوان میں غلط بیانی کرنے پر اس وزیر کا اور اس حکومت کا محاسبہ ہونا چاہیے۔ چونکہ جمہوری معاشروں میں یہ روایت رہی ہے کہ اگر ایک وزیر اس ایوان کے اندر غلط بیانی کرتا ہے تو ایک وزیر تو کیا ایک وزارت تو کیا پوری کابینہ مستعفی ہو جایا کرتی ہے۔ اس لئے جناب سپیکر میں یہ عرض کروں گا کہ وزیر موصوف کے اس بیان کی تحقیقات کروائی جائے اور اگر یہ بیان بدنیتی پر مبنی تھا' جان بوجھ کر اس ایوان کو دھوکہ دینے کے لئے' دانستہ طور پر یہ بیان جاری کیا گیا ہے۔ جناب والا اس حکومت کا اور اس وزارت کا محاسبہ ہونا چاہیے اور میری اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دینا چاہیے ان الفاظ کے ساتھ جناب سپیکر میں آپ سے اجازت چاہوں گا۔ شکریہ۔

وزیر کالونیز و وزیر مال۔ (جناب محمد ارشد خان لودھی)۔ جناب سپیکر' آپ کی اجازت سے میں یہ عرض کروں گا کہ میرے فاضل دوست' میرے بھائی نے اس تحریک استحقاق کے ذریعے یہ کہا ہے کہ وزیر مال نے اس ایوان میں غلط بیانی سے کام لیا اور جو کچھ انہوں نے کہا اس پر ابھی تک عمل درآمد نہیں ہوا۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ فاضل رکن کی تحریک

استحقاق کے دو حصے ہیں ایک تو ان کا یہ حصہ ہے کہ وزیر مال نے یہ بیان دیا کہ قرضوں کو 12 ہزار سے بڑھا کر 15 ہزار روپے کر دیا گیا ہے اور ان کی تحریک کا دوسرا حصہ یہ ہے کہ بجلی کے بل آج تک موخر نہیں ہوئے تو میں ان کی اطلاع کے لئے یہ گزارش کروں گا کہ یہ جو بیان تھا وہ کوئی چیز چھپانے کے لئے نہیں دیا گیا تھا اور نہ ہی یہ بیان کسی بدنیتی پر مبنی تھا یہ بیان وہ تھا جو مختلف اوقات میں آفت زدہ علاقہ کے بارے میں مختلف Meetings ہوتی رہیں اور ایک Collective Meeting محکمہ زراعت، محکمہ خوراک، اور محکمہ مال کی طرف سے ہوئی اور اس میں جو سفارشات مرتب کی گئیں تھیں اس کے بارے میں انہوں نے یہ بیان دیا تھا۔ حالانکہ یہ مسئلہ مرکزی حکومت کا مسئلہ ہے پنجاب حکومت کا مسئلہ نہیں ہے۔ جہاں تک حکومت پنجاب کا تعلق تھا اس بارے میں اس وقت احکامات جاری کر دیئے گئے تھے۔ ہم نے اپنی سفارشات حکومت پاکستان کو بھیج دی تھیں اور ان سفارشات میں سے متعدد سفارشات مان لی گئی ہیں۔ جہاں تک قرضہ کی رقم بڑھانے کا تعلق ہے وہ ابھی تک زیر التواء ہے۔ اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ وہ بیان کسی بدنیتی پر یا حقائق کو چھپانے کے لئے یہاں پر نہیں دیا گیا۔ اس سلسلے میں تفصیلاً" میں یہ عرض کروں گا کہ زرعی قرضہ جات جو کہ تجارتی بینک، زرعی بینک اور کوآپریٹو بینکوں کے ذریعے سے دیئے جاتے ہیں لہٰذا ان کی حد مقرر کرنا مرکزی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے۔ صوبائی حکومت نے اس سلسلے میں مرکزی حکومت سے پر زور سفارش کی تھی کہ بلا سود قرضہ کی رقم 12 ہزار روپے سے بڑھا کر 15 ہزار روپے کر دی جائے۔ اس میں سے 6 ہزار روپے فصل ربیع کے دوران اور 9 ہزار روپے فصل خریف کے دوران تقسیم کئے جائیں۔ کاشت کاروں کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ بھی سفارش کی گئی تھی کہ 9 ہزار روپے میں سے 3 ہزار روپے نقد اور چھ ہزار روپے کھاد بیج اور ادویات کی صورت میں ادا کئے جائیں۔ اس وقت یہ مسئلہ مرکزی حکومت کے زیر غور ہے۔ مرکزی حکومت اور بینکنگ کونسل نے مندرجہ بالا بینکوں کو ہدایات جاری کر دی ہیں کہ ربیع فصل پر جاری کردہ قرضہ جات کی وصولی ایک سال کے لئے ملتوی کر دی جائے۔ مزید ایسے قرضہ جات پر کوئی سود یا جرمانہ التواء کے دوران وصول نہیں کیا جائے گا۔ ایسے قرض داروں کو خریف کے قرضہ کے حصول کے لئے نادہندہ تصور نہ کیا جائے صوبائی حکومت نے بھی متعلقہ

اداروں، ضلعی اور ڈویژنل حکام کو ان ہدایات کی تعمیل کے بارے میں احکامات جاری کر دیئے ہیں۔ جہاں تک بجلی کے بلوں کی ادائیگی کا تعلق ہے وزیر اعظم کی ہدایت کو مد نظر رکھتے ہوئے واپڈا انتظامیہ نے اپنے متعلقہ ماتحت دفاتر کو جولائی 1987ء میں واضح احکامات جاری کر دیئے تھے کہ تمام آفت زدہ علاقوں میں بجلی کے واجبات تا حکم ثانی ملتوی کر دیئے جائیں اور ان واجبات پر کوئی جرمانہ، سرچارج وصول نہ کیا جائے۔ جناب والا یہ ہیں حقائق۔ میرے فاضل دوست نے تحریک استحقاق اس معزز ایوان میں اس لئے پیش کی ہے کہ یہاں پر خدانخواستہ کوئی غلط بیانی ہوئی ہے جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ اس تحریک استحقاق کے دو حصے ہیں۔ ایک میٹنگ یکم جون 1987ء کو ہوئی تو اس میں یہ تمام معاملات زیر غور آئے اور اس میٹنگ میں محکمہ خوراک، محکمہ زراعت، محکمہ مال نے واپڈا حکام نے شرکت کی اور وہاں پر جو سفارشات مرتب کی گئیں ان کو وزیر اعلیٰ صاحب کی خدمت میں بھیجا گیا اور وزیر اعلیٰ نے ان سفارشات کو 11 تاریخ کو مرکزی حکومت کو بھجوا دیا گیا اور اس کے بعد وہاں سے جو جواب موصول ہوا وہ 21-6-87 کو وزیر اعظم کے Directive کی صورت میں یہاں پر آیا اور انہوں نے اس Directive میں واپڈا حکام کو یہ تحریر فرمایا کہ جو ان کے بجلی کے بل ہیں ان کو موخر کر دیا جائے۔ اس کے احکامات ان کو جاری کر دیئے گئے ہیں اور یہ بجلی کے بل موخر ہیں اور وہ ان سے کوئی وصولی نہیں کر سکتے۔ دوسرا Directive وزیر اعلیٰ صاحب کو پنجاب گورنمنٹ کو وزیر اعظم کی طرف سے 6-7-87 کو پہنچا۔ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک ڈی۔ او 20 جون 1987ء کو تحریر کیا اور اس کے جواب میں 6 جولائی 1987ء کو ہمیں جواب موصول ہوا جس میں انہوں نے ہمیں یہ فرمایا ہے کہ جہاں تک قرضہ جات کی حد بڑھانے کا تعلق ہے یہ انہوں نے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دیا ہے اور وہ اب بھی وہاں زیر غور ہے۔ تو میری مودبانہ گزارش یہ ہے کہ جناب سپیکر، اس میں نہ تو کوئی حقائق کو چھپانے کی بات ہوئی ہے اور نہ کسی نے جان بوجھ کر اس میں کوئی غلط بیانی کی گئی ہے۔ یہ تو ان سفارشات کے بارے میں بیان دیا گیا تھا جو پنجاب گورنمنٹ نے مرکزی حکومت کو بھیجی تھیں۔ چونکہ یہ معاملہ مرکزی حکومت سے متعلقہ تھا اور وہ اب بھی ان کے پاس زیر التواء ہے اس لئے میں اپنے قابل احترام ممبر سے گزارش کروں گا کہ جو احکامات جاری ہو چکے ہیں اگر کوئی اس

بارے میں میرے دوست کو کوئی شکایت ہے تو وہ مجھے فرمائیں میں اس کا ازالہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔

مہر ظفر اللہ خان بھروانہ - جناب سپیکر' میں بھی چند ایسے مسائل پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں جو خاص طور پر موجودہ حکومت نے اٹھائے ہیں جن کی بناء پر عوام کو اور خاص طور پر دیہاتیوں کو فائدے پہنچے ہیں۔ جناب والا' یہ پہلی مثال ہے' اور میں اپنے ضلع کے متعلق عرض کرتا ہوں کہ ہماری دو تحصیلوں کو آفت زدہ قرار دیا گیا اور اس کے بعد ہمیں جو فائدہ پہنچا وہ یہ ہے کہ اس وقت تک نہ تو ہم سے مالیہ وصول کیا گیا ہے اور نہ آبیانہ وصول کیا گیا ہے یہ دونوں معاف کر دیئے گئے ہیں' نہ بینکوں کی قسطیں وصول کی گئی ہیں وہ بھی ملتوی کر دی گئی ہیں اور نہ ہم سے بل وصول کئے گئے ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ تحریک استحقاق کس طرح بنتی ہے؟

جناب سپیکر۔ فضل حسین راہی صاحب پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب فضل حسین راہی - جناب سپیکر۔ میں تو صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ تحریک بحث کے لئے منظور ہو گئی ہے؟

جناب سپیکر۔ جی نہیں۔

جناب فضل حسین راہی - تو جناب سپیکر' یہ کس حیثیت میں جناب ظفر اللہ صاحب تقریر فرمانے لگے تھے۔ مہربانی فرما کر آپ ان کی حیثیت کا تعین کر دیں۔

مہر ظفر اللہ خاں بھروانہ - جناب سپیکر' اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں حیثیت کا تعین کر کے بتاتا ہوں کہ انہوں نے خوامخواہ تحریک استحقاق لا کر حکومت کے خلاف برا تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں وزیر اعلیٰ کا مشیر ہوں اور اگر معزز وزیر کوئی پوائنٹ چھوڑ جائے تو میرا فرض ہے کہ اس کو میں مکمل کروں۔ مالیہ اور آبیانہ جو معاف ہوا ہے وہ اس کا ذکر کرنا بھول گئے تھے میں نے بیان کر دیا ہے۔

جناب فضل حسین راہی - جناب سپیکر' میں یہ عرض کروں گا کہ آپ انہیں یہ سمجھائیں کہ اچھی بات بھی قواعد انضباط کار کے تحت ہی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر۔ فضل حسین راہی صاحب کی یہ بات بالکل درست ہے کہ اچھی بات بھی قواعد وضوابط کے تحت ہوتی ہے۔

وزیر قانون- بشرطیکہ یہ ان پر بھی لاگو ہو۔
جناب سپیکر- راہی صاحب کی اس بات کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔
وزیر قانون- جی سر! جناب والا' آپ کی طرف سے اجازت ہو تو میں عرض کروں۔
جناب سپیکر- آپ Admissibility کے بارے میں فرمانا چاہتے ہیں؟
وزیر قانون- جی ہاں!
جناب سپیکر- ارشاد فرمائیے۔
وزیر قانون-

I was all along associated. Because I was Chairman of the Committee which was given this task and as incharge of meeting with the Chief Minister and going into details.

کہ کیا کیا اقدامات تھے جو آفت زدہ علاقوں میں کئے جا سکتے تھے۔ تو میں چاہتا ہوں کہ اپنے فاضل دوست کی حمایت کرتے ہوئے چند باتیں عرض کروں۔ جناب والا' بات یہ ہے کہ ہمارے فاضل دوست جناب میاں ریاض حشمت جنجوعہ صاحب نے اس تحریک استحقاق کی بنیاد دو باتوں پر قائم کی ہے اور وہ باتیں یہ ہیں ایک یہ کہ حکومت پنجاب کے وزیر مال و ریلیف نے حکومت کی طرف سے ایک بیان یہاں جاری کیا اور اس میں آج دو باتوں کی نشاندہی کی گئی۔ ایک یہ ہے کہ آئندہ فصل خریف کے لئے 9 ہزار روپے کا بلا سود قرضہ جو کہ 6 ہزار روپے بصورت جنس اور تین ہزار روپے بصورت نقد ہو گا' آفت زدہ علاقوں کے متاثرہ کاشتکاروں کو جاری کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں ایوان کے معزز اراکین کو یہ بتایا گیا کہ بجلی کے بلوں کی معافی کے ضمن میں جناب وزیر اعظم کا جواب جناب وزیر اعلیٰ کو موصول ہو چکا ہے اور اس سلسلے میں یہ بھی حکم ہو چکا ہے کہ مارچ 1987ء سے لے کر ستمبر 1987ء تک جتنے بھی بجلی کے بل ہیں ان کو موخر کر دیا گیا ہے۔ یہ دو باتیں ہیں کہ جن کو موضوع بحث بنایا گیا ہے کہ استحقاق مجروح ہوا ہے اور اس بات کی تصدیق کے لئے کہ غلط بیانی کی گئی ہے اس لئے اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔ اور حکومت کی اس بارے میں سرزنش کی جائے جناب والا! پہلی بات جو میں بنیادی طور پر کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ موضوع استحقاق کمیٹی کا نہیں

ہے۔ اگر ہاؤس میں کوئی یقین دہانی کرائی جاتی ہے کوئی بات کہی جاتی ہے اور اس پر عمل نہیں کیا جاتا تو پھر تو وہ استحقاق کمیٹی کا موضوع بن جاتا ہے کہ آیا اس پر عمل ہوا یا نہیں۔ میں یہ کہوں گا کہ بنیادی طور پر یہ تحریک ہی غلط ہے کہ اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ نہ تو یہ استحقاق کمیٹی کا موضوع ہے اور نہ ہی اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جا سکتا ہے۔ اس بات سے ہٹ کر میں یہ عرض کروں گا کہ جناب وزیر اعلیٰ نے اپنی حکومت میں آفت زدہ علاقوں کے لئے پنجاب کی تاریخ میں جو اقدامات کئے میں ان کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ میں صرف اس موضوع پر اپنے آپ کو محدود کروں گا کہ باقی جو باتیں کی گئیں اور جو میرے فاضل بھائی بھروانہ صاحب نے کیں وہ اپنی جگہ پر سب موجود ہیں کہ کس طرح مالیے اور آبیانے معاف کئے گئے' کس طرح عام زرعی قرضوں کے لئے' پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ' محکمہ زراعت نے ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو ساتھ لے کر اپنی گاڑیوں پر بینک افسران کو بیٹھا کر ان کو ہر گاؤں میں لے گئے اور وہیں موقع پر ان کے کھیتوں میں تصدیق کر کے ان کی جھولی میں وہ رقم ڈال دی گئی اور ان کو یہ بھی تکلیف نہیں دی گئی کہ وہ بینکوں تک آئیں اور درخواستیں دیں' وہیں موقع پر ان سے درخواستیں لی گئی اور وہیں ان کو پیسے دیئے گئے۔ ہمارے اپنے کارکنوں نے اپنی گاڑیوں پر بٹھا کر ہر گاؤں میں جا کر قرضے دیئے۔ میں بتانا یہ چاہتا ہوں کہ نہ صرف یہ کہ لوگوں کے لئے سہولت پیدا کی گئی اور ایسی ہمدردی کی گئی کہ موقع پر انہیں پیسے ملیں اور جناب والا اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ تاریخ میں پہلی دفعہ ایسا ہوا کہ 50 ہزار ایسے آدمی تھے کہ جن کو موقع پر جا کر ان کے گھر میں قرضے فراہم کئے گئے۔ صحیح تعداد 49395 ہے یہ ضلع وار آفت زدہ علاقوں میں تھے۔ باقی عام قرضوں کے علاوہ ہے آفت زدہ علاقوں میں تقریباً 50 ہزار آدمی اس سے مستفید ہوئے اور 29 کروڑ 61 لاکھ 72 ہزار روپے کے فاضل قرضہ جات حکومت کے ان اقدامات کے تحت دیئے گئے۔ تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس سے قبل حکومت....

حاجی جمشید عباس تھہیم۔ جناب والا' پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر۔ حاجی صاحب پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنا چاہتے ہیں۔

حاجی جمشید عباس تھہیم۔ جناب سپیکر یہاں تک یہ کہا گیا ہے کہ ہر جگہ پر باقاعدہ ایک طریقہ کار کے تحت اور ایک ضابطے کے تحت یہ کام کیا گیا۔ تو میں یہ کہوں گا کہ بہت سی جگہوں

پر ایسا نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

وزیر قانون۔ مجھے پہلے یہ بات کر لینے دیں' پھر اگر اعتراض ہو تو مجھ سے بات کر لیں۔ تو میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس پر ہم نے تقریباً پونے تیس کروڑ روپے کے ان علاقوں میں خصوصی قرضے دئے۔ اب جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تمام اقدامات جو حکومت نے کئے ان میں سے صرف یہ دو باتیں ہیں جس کی طرف میرے فاضل دوست نے یہ سب کچھ کہا۔ اس میں جناب والا' ایک بات تو یہ ہے کہ قرضہ کی حد کی بات ہوئی کہ اب تک یہ طریق کار تھا کہ بینکنگ کونسل نے فیڈرل گورنمنٹ سے مل کو بارہ بارہ ایکٹر کے لئے ہزار روپیہ فی ایکٹر کے کے حساب سے قرضہ کی حد مقرر کرتی ہے جو Credit facilities کے تحت بلا سود قرضہ جاری کیا جاتا ہے۔ اس کے متعلق موجودہ خاص حالات کے تحت ہم نے تجویز کیا کہ اس کو بڑھا کر 15 ہزار روپیہ کیا جائے اور 15 ہزار روپیہ میں سے 9 ہزار ایک فصل کے لئے اور 6 ہزار دوسری فصل کے لئے۔ 9 ہزار روپیہ میں سے 6 ہزار روپیہ.....

Credit facilities inputs کے لئے دی جائے اور 3 ہزار نقد دیا جائے۔ اب یہ بات رہ گئی کہ کیا ہم نے کوئی غلط بات کی یا ہمارے منسٹر صاحب نے غلط بیان دیا' یہ بات صحیح نہیں ہے۔ جناب کی توجہ کے لئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جناب چیف منسٹر صاحب کا جو ڈی او لیٹر پرائم منسٹر صاحب کو لکھا گیا اس میں ایک بات تو یہ کی گئی کہ:-

Liberal interest free agricultural loan may be advanced to the affected farmers by the commercial banks, ADBP and the federal banks for the cooperatives. Special teams may be formed in consultation with the relevant district authorities to complete this work on priority basis to finance inputs for the Kharif, 1987 crop by 15 July. And this was affectively done at the spot. نمبر 2 یہ کیا گیا کہ

The recovery of all agricultural loan advanced by the

commercial banks and the ADBP may be deferred for one year without any penalty or interest.

اس پر بھی مکمل طور پر عمل کیا گیا اور بل defer کیئے گئے اور بغیر سود کے اور بغیر penalty کے defer کیئے گئے

No. 3, Major portion of the rainaffected districts by the tube-wells. The WAPDA may be directed to give remission of electricity bills in the rain affected areas, where no canal supply is available. No surchage may be levied...

جناب سپیکر۔ میاں افضل حیات صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

میاں محمد افضل حیات۔ جناب والا حکومت کی سیلاب کے متعلق کارکردگی زیر بحث نہیں ہے۔ نہ ہی اس کو چیلنج کیا گیا ہے۔ نہ ہی اس کے متعلق کوئی ایسا اعتراض کیا گیا ہے۔ بات صرف اتنی ہے کہ ادھر حکومت کے ایک ذمہ دار اور معزز رکن نے بیان دیا تھا جو کہ غلط ثابت ہوا۔ اور وہ بیان اسمبلی کی کارروائی میں ہے اور وہ میں آپ کو پڑھ کر سنا سکتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ وہ میرے سامنے ہے۔

میاں محمد افضل حیات۔ اس کے علاوہ جو دوسری باتیں ہیں کہ آبیانہ معاف ہوا ہے مالیہ معاف ہوا ہے یا بینکوں سے قرضے ملے ہیں۔ یہ ساری چیزیں اپنی جگہ پر الگ ہیں۔ یہ زیر بحث نہیں ہیں۔ صرف بات اتنی ہے کہ بجلی کے بل defer ہوئے انہوں نے اعلان کیا ہے کہ ہو چکے ہیں، لیکن وہ defer نہیں ہوئے ہیں۔ بات صرف اتنی ہے اور اس پر تحریک استحقاق ہے کہ وہ ایک غلط بیانی تھی۔

وزیر قانون۔ جناب والا یہی بات زیر بحث تھی پندرہ دفعہ اس پر اعتراض ہوا کہ بجلی کے بل کس طرح defer ہوئے۔ میں یہ پڑھ رہا تھا کہ یہ چیف منسٹر صاحب نے اپنے ڈی او لیٹر میں یہ بات لکھی تھی کہ بجلی کے بل defer کئے جائیں اور ان پر کوئی جرمانہ نہ لیا جائے۔ جناب والا! یہ ڈی او لیٹر کے نمبر 3 پر سوال کرتا ہے۔ اور اس کے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ منسٹر صاحب نے غلط بیانی سے کام لیا ہے اس کے جواب میں جناب والا پرائم منسٹر صاحب کا لیٹر میں

پڑھ دیتا ہوں کہ اس پر Sanction ہوا ہے یا نہیں۔ جناب والا یہ پرائم منسٹر صاحب کا جون 1987ء کا لیٹر ہے۔ میرے فاضل دوست میاں ریاض حشمت جنجوعہ صاحب نے اس پر اعتراض کیا ہے کہ یہ defer ہوا ہے اور میں صرف اس کو پڑھوں گا۔ جناب والا! اس میں پرائم منسٹر صاحب کے جواب کا پیرا نمبر دو ہے جو کہ چیف منسٹر صاحب کو ڈی او لیٹر کے جواب میں لکھا گیا۔ وہ یہ ہے کہ:-

"WAPDA shall defer recovery of electricity bills during kharif 1987 (April to september, 1987) without levy of surcharge. This facility will extend to rain affected areas where no canal supply is available. WAPDA shall make recommendations regarding mode of recovery of arrears and whether any category of arrears should be written off."

تو اس بات کو کہنا کہ منسٹر صاحب نے غلط بیانی سے کام لیا قطعی غلط ہے۔ ہمارے پاس ریکارڈ موجود ہے' ہمارے ڈی او لیٹر کا پرائم منسٹر صاحب کی طرف سے جو جواب آیا اس کو مثال بناتے ہوئے ہمارے منسٹر صاحب نے یہ بیان دیا کہ پرائم منسٹر صاحب کا جواب موصول ہو چکا ہے کہ یہ بجلی کے بل defer کر دیئے جائیں اور اس پر کوئی سرچارج یا Penelty نہ لی جائے۔ اب میں وہ حکم ہی جناب وزیر اعظم صاحب کا پڑھ رہا ہوں جو کہ چیف منسٹر صاحب کے ڈی او لیٹر کے جواب میں لکھا گیا جو کہ موجودہ تحریک کا موضوع ہے وہ دو موضوعات میں سے ایک ہے اور اب اس میں کوئی ابہام نہیں رہ جاتا کہ ایوان میں جو بیان دیا گیا وہ من و عن درست ہے۔ البتہ اب سوال یہ رہ جاتا ہے کہ کیا کوئی ایسی مثال ہے یا کوئی ایسی وجہ ہے کہ کسی جگہ ایسا نہیں ہوا تو اس کی نشاندہی کر دیں۔ تو حکومت اس کے خلاف کارروائی کرے گی اور مرکزی حکومت کو پرائم منسٹر صاحب کو لکھے گی کہ واپڈا نے آپ کے حکم کے تحت اس میں سے فلاں فلاں حکم کی تعمیل نہیں کی اور اس کے خلاف ایکشن لیا جائے۔ بجائے اس کے یہ کہنا کہ یہ استحقاق کا مسئلہ ہے اور استحقاق کی پامالی ہوئی ہے اور اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد

کیا جائے۔ ہمیں یہ بتایا جائے اس میں کس قسم کی Violation ہوئی ہے تاکہ حکومت اس کے خلاف ایکشن لے سکے' یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کی Violation ہوئی ہے اور اس کو تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے' میرے پاس ریکارڈ موجود ہے میں اپنے فاضل دوست کو اس کی نقل دے دیتا ہوں اور جناب والا کی میز پر بھی اس کی فوٹو کاپی رکھ دیتا ہوں اور اگر اس میں کوئی ابہام ہو تو میں اس کی وضاحت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اب رہ گئی دوسری بات کہ دوسرا Subject matter جو اس تاریخ کا ہے وہ یہ ہے کہ جو نو ہزار اور پندرہ ہزار والی اور چھ ہزار والی بات ہے اس کو کس طرح کیا گیا ہے اس کو حکومت نے کیوں نہیں کیا' میرے فاضل دوست نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ یہ بینکنگ سسٹم جو ہے اس کی بینکوں کے قرضہ کی حد مقرر ہوتی ہے اس کو بڑھا کر' میں جناب کو پتہ نہیں کتنے کروڑ روپیہ بتایا ہے 29 بلکہ پونے تیس کروڑ روپیہ کر دیا گیا اور قرضے جاری کئے گئے۔ اب رہ گئی یہ بات اس تحریک کے Subject matter کے متعلق کہ کیا پندرہ (15) ہزار کیوں نہیں کیا گیا' 9 ہزار اور 6 ہزار کیوں نہیں کیا گیا۔ اس میں جناب والا میاں نواز شریف صاحب کا جو ڈی او ہے اس میں یہ پیرا موجود ہے کہ پرائم منسٹر صاحب اس کو آپ اس طرح کر دیں' بینکنگ کونسل کو کہہ کر اور فنانس منسٹری کو کہہ کر اس دفعہ کے لئے ہمیں خصوصی قرضوں کی اجازت دے دیں۔ دو باتیں ہیں ایک تو یہ کہ ساڑھے بارہ ایکٹر کو بڑھا کر پچیس ایکٹر کر دیں اور دوسرے یہ کہ بارہ ہزار کی بجائے پندرہ ہزار کر دیں۔ ایک فصل کی ہے نو ہزار' چھ ہزار in put کی شکل میں ہے اور تین ہزار جو ہے وہ اس لئے ہے کہ وہ نقد اس میں کچھ Compensate کر لے۔ اس کے جواب میں جناب والا پرائم منسٹر صاحب نے یہ کہا کہ ہم زکواۃ فنڈ سے آپ کو کافی رقم دے رہے ہیں۔ اس کے لئے پرائم منسٹر صاحب کا یہ لیٹر ہے کہ:

Central Zakat council shall increase allocation to Punjab for Disbursement among the Mustahqeen of the affected areas and disbursement will be made by District Zakat Committees after determining the eligibility of affected persons...

ایک تو انہوں نے یہ کہا کہ ہم نے یہ انتظام کر دیا ہے کہ آپ کو اسپیشل فنڈز کوٹہ مزید دیا جا رہا ہے۔ دوسرا جناب والا جس کے لئے یہ تھا اور اس کے جواب میں یہ کہا گیا کہ یہ نو ہزار اور پندرہ ہزار کے لئے کیا کیا جائے گا۔ اس کے متعلق میں جناب والا کے سامنے پڑھ دیتا ہوں کہ:

I understand your concern for enhanced financing of credit for the affected areas. As you know, credit ceilings for different sectors of national economy are determined by the National Credit consultative Council.....

یہ ایک Higher Authority تمام صوبوں کے درمیان موجود ہے جس کے بغیر کوئی NationalCredit کی Enhancement نہیں کی جا سکتی۔

I have directed the Ministry of Finance to arrange the council's meeting as early as possible so that requirements of the Agriculture Sector in 1987-88 are assessed on a realistic basis well in time. In any case, the banks should continue to disburse loans to the affected farmers during the current Kharif on the basis of the credit ceiling for 1986-87. For this purpose they do not have to await the decisions of NCCC.

جو نیشنل کونسل آف کریڈٹ کی Credit Facility کی بات ہے۔ تو میں جناب والا یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پہلی بات تو ثابت ہو گئی اور ہم نے اس پر عمل کیا اور پرائم منسٹر صاحب نے فیصلہ دے دیا' دوسری بات نیشنل کونسل کو جو اکنامک کونسل جس کے تحت یہ قرضہ جات کی سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں ان کو فوراً فنانس منسٹری کو لکھا کہ اس کی میٹنگ منعقد کر کے اس پر فیصلہ دیا جائے اور پنجاب کے لئے خصوصی سہولتوں کا اعلان کیا جائے۔ لیکن اس کے دوران جو Normal Facilities منظور ہو چکی ہیں ان کو Continue کیا جائے اور اس پر عمل ہو

رہا ہے اور ہم اس پر امید کئے ہوئے ہیں کہ انشاء اللہ مرکزی حکومت ہمیں مزید تین ہزار اس علاقے کے لئے دے دے گی۔ اور اس سے یہ کہنا کہ کس طور پر اس سے غلط بیانی ہوئی ہے ان دو باتوں کی تردید میں نے من و عن جناب پرائم منسٹر صاحب کا لیٹر پڑھ کر اور جناب میاں نواز شریف صاحب کا ڈی اور لیٹر پڑھ کر یہ واضح کر دیا ہے کہ ان دو باتوں کے متعلق کوئی غلط بیانی نہیں ہوئی۔ اس لئے جو کچھ کہا گیا ہے یا اس تحریک کا جو Subject Matter ہے وہ قطعی بے بنیاد ہے اس لئے میں اپنے فاضل دوست سے درخواست کروں گا کہ ان کی غلط فہمی کی وجہ سے ہوا۔ میں نے ان کی یہ نشاندھی بھی کردی ہے میرا خیال ہے کہ وہ اپنی اس تحریک کو واپس لے لیں گے۔ بصورت دیگر میں جناب سے گزارش کروں گا کہ سارا ریکارڈ میرے پاس موجود ہے آپ اسے دیکھ لیں کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی نہ تو اس کو استحقاق کمیٹی کے پاس نہ ہی اس کو کسی Assurance Committee کے پاس بھیجنے کی ضرورت ہے۔ بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر۔ جناب جنجوعہ صاحب کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا! میری اس تحریک استحقاق کا جو موضوع ہے اسے الفاظ کے ہیر پھیر میں غلط ملط کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

جناب والا جناب وزیر اعظم کی جس چٹھی کا حوالہ جناب وزیر قانون نے دیا ہے گو کہ وہ چٹھی میرے پاس موجود نہیں ہے مگر جو کچھ وہ فرما رہے تھے اور جہاں تک میری سماعت کام کر رہی تھی میں نے اس چٹھی سے یہی سمجھا ہے کہ جناب وزیر اعظم نے یہ کہا تھا کہ واپڈا کو چٹھی لکھی جا رہی ہے اور وہ بجلی کے بلوں کو Defer کر دے گا۔

جناب والا اگر بات ایسی ہوتی۔ اگر وزیر موصوف کی طرف سے اس وقت یہ بات کہی جاتی کہ بجلی کے بلوں کو Defer کر دیا جائے گا اور وہ Defer نہ کئے جانے پر میں اس مسئلہ کو Assurance Committee میں اٹھاتا مگر صورت حال اس وقت یہ ہے جیسا کہ وزیر مال اور ریلیف کے بیان کی وہ نقل نشان زدہ شکل میں آپ کے سامنے بھی موجود ہوگی اس میں بڑا واضح طور پر وزیر موصوف یہ فرماتے ہیں کہ بجلی کے بلوں کی معافی کے ضمن میں جناب وزیر اعظم کا جواب جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کو موصول ہو چکا اور اس سلسلے میں بھی حکم ہو

چکا ہے کہ مارچ سے لیکر ستمبر ء تک جتنے بھی بجلی کے بل ہیں ان کو Defer کر دیا گیا ہے۔
جناب والا! جہاں تک بار بار یہ کہہ رہے ہیں حوالہ کے طور پر یہ کسی ایسی جگہ کا نام جہاں پر بجلی کے بلوں کو Defer نہیں کیا گیا تو جناب سپیکر میں اس ایوان میں جناب وزیر زراعت کو اور وزیر مال کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ پنجاب کے کسی متاثرہ علاقے کے کسی ایک ایسے سب ڈویژن کا نام لیں جہاں مارچ سے لیکر ستمبر تک بجلی کے بلوں کو defer کیا گیا ہے تو پھر میں جناب والا نہ صرف اپنی تحریک واپس لے لوں گا بلکہ ان کی جو میں نے سمع خراشی کی ہے ان کو جو میں نے زحمت دی ہے اس کے لئے میں ان سے معذرت بھی چاہوں گا۔

جناب سپیکر! اتنی بڑی غلط بیانی.....

وزیر قانون۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر میں یہ عرض کروں گا کہ یا تو انگلش میری سمجھ میں نہیں آتی یا میرے فاضل دوست کی سماعت میں کچھ خرابی ہے۔ میں آپ کی طرف یہ بھجوا رہا ہوں۔

"WAPDA" shall defer ....." This is an order from the Prime Minister. This facility has been given to the the rain affected areas where low canal supply is available. The is a positive order from the Prime Minister. The word is "Shall".

اگر ان الفاظ کی سمجھ نہیں آ رہی کہ انگلش کس کو کہتے ہیں تو پھر میں اس کا ترجمہ کر کے بتا دیتا ہوں اور جناب کو یہ میں بھجوا دیتا ہوں کہ اس کا ترجمہ کسی اور سے کروا لیں۔۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کیا جا رہا ہے اور واپڈا کو لکھا جا رہا ہے۔ یہ قطعاً اس کا مقصد نہیں ہے۔ اس لئے یہ کیوں غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ یہ انگلش سمجھنے کی کوشش کریں۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا! اگر چودھری صاحب مجھے اپنی بات مکمل کر لینے دیتے تو وہ پھر بہتر پوزیشن میں ہوتے۔ جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اگر یہ بات درست ہے کہ جناب وزیر اعظم پاکستان کو یہ چٹھی واپڈا اتھارٹی کو اس بارے میں لکھی گئی تھی کہ مارچ

سے لیکر ستمبر تک بجلی کے بلوں کو defer کر دیا گیا ہے اور اگر ان بلوں کو defer نہیں کیا گیا میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ پنجاب کے جتنے اضلاع اور تحصیلوں کو آفت زدہ قرار دیا گیا ہے اگر اس بھرے ایوان میں کوئی شخص کھڑے ہو کر یہ کہہ دے کہ پنجاب کے سینکڑوں سب ڈویژن ہیں جہاں پر بجلی کے ٹیوب ویل چلتے ہیں اور جہاں پر فصلیں متاثر ہوئی ہیں اگر کسی ایک سب ڈویژن میں بھی ایک بل بھی اگر defer کیا گیا ہے پھر یہ معاملہ وزیر اعظم صاحب اور واپڈا کے درمیان ہے.....

جناب سپیکر۔ وزیر قانون صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہیں۔

MINISTER FOR LAW: Point of Order.

The question before the House is whether the Revenue Minister has told a lie before the House or not.

یہ سوال نہیں ہے کہ کہیں defer ہوا یا نہیں ہوا۔ وہ اگر نہیں ہوا تو اس کی علیحدہ اس محکمے کے خلاف کاروائی ہو سکتی ہے منسٹر صاحب کا اس میں کوئی قصور نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ کہیں defer ہوا یا نہیں ہوا۔ سوال یہ ہے کہ کیا انہوں نے غلط کہا ہے کہ پرائم منسٹر کی چٹھی آئی ہے یا نہیں آئی اگر چٹھی آئی ہے تو یہ بات نہیں ہو سکتی۔

جناب سپیکر۔ ٹھیک ہے چودھری صاحب جناب جنجوعہ صاحب کو اپنی بات مکمل کرنے دیجئے۔

وزیر کالونیز و ریونیو (جناب محمد ارشد خان لودھی) جناب سپیکر! میرے دوست یہ کہہ رہے تھے کہ کونسی کوئی ایسی ڈویژن ہے جہاں پر defer نہیں ہوا۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ چودھری صاحب نے جو پرائم منسٹر صاحب کا حکم پڑھا ہے یہ تو آپ کے اور ہاؤس کے سامنے ہے۔

جناب سپیکر۔ آپ کوئی بتا سکتے ہیں کہ کسی ڈویژن یا سب ڈویژن میں یہ defer ہوا ہے۔

وزیر کالونیز و ریونیو۔ میرے پاس کوئی شکایت نہیں۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر اس حکم کی خلاف ورزی ہوئی ہے تو وہ بتا دیں۔ اس کے علاوہ چیئرمین واپڈا کی طرف سے بھی احکامات جاری ہو چکے ہیں۔ اگر ایسی کوئی بات ہے تو پھر وہ کیوں نوٹس میں نہیں لاتے۔

جناب سپیکر۔ چیئرمین واپڈا کی طرف سے defer کرنے کے احکامات جاری ہوئے ہیں۔
وزیر کالونیز و ریونیو۔ پرائم منسٹر صاحب کے حکم کے بعد چیئرمین واپڈا نے اپنے تمام محکموں کو یہ حکم جاری کیا ہے کہ یہ اس کے مطابق defer کر دیئے گئے ہیں۔ میں اپنے دوست سے یہ پوچھتا ہوں۔۔۔
جناب سپیکر۔ اس کی کاپی آپ کے پاس موجود ہے۔
وزیر کالونیز و ریونیو۔ وہ کاپی مہیا کر دیں گے۔ وہ ہمارے پاس نہیں ہے وہ متعلقہ محکمے کے پاس ہے۔
جناب سپیکر۔ آپ کے پاس اس وقت کوئی نہیں ہے۔
وزیر کالونیز و ریونیو۔ اس وقت نہیں ہے۔ وہ پرائم منسٹر صاحب کا حکم ہے۔
جناب سپیکر۔ ٹھیک ہے شکریہ۔ جناب جنجوعہ صاحب آپ اپنی بات مکمل کیجئے۔
میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ فرق صرف اتنی بات میں ہے میں بار بار یہ عرض کر رہا ہوں کہ میری بات کو سمجھنے کو کوشش نہیں کی گئی۔ جہاں تک بارش سے متاثرہ علاقوں میں مراعات کا تعلق ہے اس سلسلے میں جس طریقے سے جو انداز جو طرز عمل جو رویہ کاشتکاروں کے ساتھ اختیار کیا گیا ہے اور چودھری صاحب نے ایک کریڈٹ لینے کی کوشش کی ہے کہ پہلی دفعہ محکمہ زراعت کے لوگ اپنی سرکاری گاڑیوں میں جا کر لوگوں کو قرض دیتے رہے ہیں۔ جناب والا میں وہ فارم چھپا ہوا جناب وزیر زراعت کو دکھا سکتا ہوں کہ حکومت تو یہ کہتی ہے کہ جس شخص نے ربیع میں قرض لیا تھا اس قرض کو بھی Defer کر دیا گیا ہے اور نیا قرض متاثرہ علاقوں میں جاری کیا جائے گا مگر کم از کم میرے ضلع میں قرض جاری کرنے کا اختیار صرف کمرشل بنک کو دیا گیا تھا۔
جناب سپیکر۔ جنجوعہ صاحب! مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ وقفہ نماز ہم پندرہ منٹ کے لئے کرتے ہیں۔ ہم سوا چھ بجے یہاں اکٹھے ہوں گے۔
(ہاؤس کی کارروائی وقفہ نماز مغرب کے بعد 6 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر دوبارہ شروع ہوئی)
جناب سپیکر۔ جنجوعہ صاحب! آپ کی تحریک استحقاق پر بات ہو رہی تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ

آپ اپنی بات مکمل کر چکے تھے۔
میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا۔ میں مختصر سی بات کرنے کی اجازت چاہوں گا۔
جناب سپیکر۔ ابھی کچھ اور کہنا باقی ہے؟
میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا! صرف ایک لمحے کے لئے اجازت چاہتا ہوں۔
جناب سپیکر۔ اچھا۔
میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب سپیکر! میری اس تحریک استحقاق پر بے شک بڑی طویل بحث ہو چکی ہے اور مزید گفتگو کو طوالت دینا میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کے وقت کو ضائع کرنے کے مترادف ہو گا۔ میرا جو نقطۂ نظر ہے اور جس نکتہ کو میں نے اپنی استحقاق کی تحریک کا محور بنایا ہے وہ فقط اتنا ہے کہ وزیر موصوف نے دو جولائی کو اس ایوان میں یہ بیان جاری کیا کہ بجلی کے بل defer کر دئے گئے جو ابھی تک نہیں ہوئے۔ جناب والا میری تحریک استحقاق کا جو بنیادی نکتہ تھا جس پر میں نے تحریک استحقاق کو base کیا وہ صرف اتنا ہے کہ دو جولائی کو وزیر مال و ریلیف نے اس ایوان میں ایک پالیسی جاری کیا حکومت کی طرف سے کہ بجلی کے بل مارچ سے لیکر ستمبر تک defer کر دئے گئے ہیں' جو نہیں ہوئے۔ جانب والا! اس کا فیصلہ میں آپ کی صوابدید پر چھوڑتا ہوں اور اس کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں شکریہ
جناب سپیکر۔ یہی اس میں میں عرض کرنا چاہتا تھا کہ اس کے دو پہلو ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ وزیر موصوف نے آپ کی تحریک استحقاق پر یا دوسرے دوستوں کی تحاریک استحقاق پر جو بیان دیا وہ غلط تھا اور وہ غلط بیان انہوں نے دانستہ دیا جان بوجھ کر دیا۔ اور دوسرا پہلو اس کا یہ ہے کہ ایک جو انہوں نے بیان دیا اور گورنمنٹ کی طرف سے ہاؤس کے فلور پر یقین دھانی کروائی اور اس پر عملدرآمد نہیں ہوا۔ اس سارے معاملے سے جو میں سمجھا ہوں وہ یہ کہ وزیر موصوف نے جو بیان دیا ہے جیسا کہ لاء منسٹر صاحب نے مراسلات پڑھ کر سنائے ہیں۔ پرائم منسٹر صاحب کا مراسلہ پڑھ کر سنایا اور دوسرے مراسلے بتائے ہیں اس پر مجھے کہیں یہ پہلو نکلتا نظر نہیں آتا کہ وہ بیان جان بوجھ کر عمداً غلط دیا گیا دوسرے پہلو کو یقیناً آپ پیش کر سکتے ہیں کہ یہ معاملہ جو ہے اور جو سٹیٹمنٹ وزیر موصوف نے دی ہے اس پر عملدرآمد نہیں ہوا۔ اور جیسے آپ فرما رہے ہیں کہ عملدرآمد نہیں ہوا کہ موقع پر کہیں بھی یہ بجلی کے بل Defer

نہیں کئے گئے۔ اور اگر یہ بات درست ہے کہ بل defer نہیں کئے گئے ہیں، عملدرآمد نہیں ہوا تو اس میں میں سمجھتا ہوں کہ پرائم منسٹر صاحب کے اس مراسلہ کی موجودگی میں جس کا حوالہ اس وقت کے جناب وزیر مال نے دیا میں سمجھتا ہوں اس کے بعد ان کو یقین کر لینے میں کوئی امر مانع نہیں ہو سکتا کہ اس پر فیصلہ ہو چکا ہے اور اس پر اگر انہوں نے سٹیٹمنٹ دی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سٹیٹمنٹ میں ان کی طرف سے کوئی غلط محرکات نہیں ہو سکتے۔ ہاؤس کو گمراہ کرنے کی کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ صرف یہ ہو سکتا ہے کہ اس پر عملدرآمد میں کہیں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔ تو بہتر یہ تھا کہ اس معاملے کو تحریک مواعید کے ذریعے اٹھایا جاتا تو اس پر معاملہ قواعد سے زیادہ قریب ہوتا۔ جہاں تک اس تحریک استحقاق کا تعلق ہے میں اس کی Admissibility پر اس کی حق میں رائے کا اظہار نہیں کر سکتا۔ میں اسے خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں یہ کہتے ہوئے کہ یہ معاملہ تحریک مواعید کے ذریعے اس ہاؤس میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب سپیکر! تحریک مواعید ہاؤس میں پیش نہیں کی جا سکتی۔

جناب سپیکر۔ بلاشبہ آپ صحیح کہتے ہیں کہ تحریک مواعید ہاؤس میں پیش نہیں ہو سکتی۔ لیکن یہ تحریک مواعید سپیکر کے توسط سے مجلس مواعید کو دی جا سکتی ہے۔ آپ مجھے یہ تحریک مواعید چیمبر میں بھی پیش کر سکتے ہیں اور ہاؤس میں بھی دے سکتے ہیں۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب سپیکر! کافی عرصے سے میں نے اپ کے چیمبر میں ایک تحریک مواعید بھجوائی تھی جس پر ابھی تک فیصلہ نہیں ہو سکا میری آپ سے مودبانہ التماس ہے کہ اسے مجلس مواعید کے پاس بھیج دیا جائے۔

جناب سپیکر۔ شاہ صاحب! وہ کونسی ہے؟

سید طاہر احمد شاہ۔ Animal Compound Feed Act کے بارے میں یہاں پر چودھری عبدالغفور صاحب نے یقین دہانی کروائی تھی جو اس وقت لاء منسٹر تھے مگر اس پر عملدرآمد نہ ہوا۔ کافی عرصے کے بعد میں نے ایک تحریک مواعید آپ کے سیکرٹریٹ کو دی جو آپ تک پہنچائی گئی مگر ابھی تک اس کی قسمت کے فیصلے کا علم مجھے نہیں ہو سکا۔

جناب سپیکر۔ اس پر آپ سے اور وزیر صاحب سے میٹنگ نہیں ہوئی؟
سید طاہر احمد شاہ۔ نہیں جناب۔
جناب سپیکر۔ تو اب ایسا کرتے ہیں کہ جو نئے لائیو سٹاک کے منسٹر ہیں ان سے آپ کی ایک میٹنگ کا اہتمام کر دیتے ہیں۔ اگر معاملہ طے ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ آپ مجلس مواعید کو پیش کر سکتے ہیں۔
سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ چونکہ وہ تحریک مواعید حسب قاعدہ ہے تو مہربانی کر کے وہ مجلس مواعید کو بھجوا دی جائے۔
جناب سپیکر۔ کیا آپ منسٹر صاحب سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتے؟
سید طاہر احمد شاہ۔ جی میں کیوں نہیں کرتا مگر یہ ہے کہ ایک لمبے عرصے تک اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہو سکا۔
جناب سپیکر۔ ایک موقع اور دیجئے۔ ایک میٹنگ کے بعد اگر معاملہ طے نہ ہوا تو مجلس مواعید کو بھیج دیں گے۔
سید طاہر احمد شاہ۔ بہتر جناب۔ بہت شکریہ۔
جناب سپیکر۔ تحریک التوائے کار نمبر 2۔

تحاریک التوائے کار

انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں اسلامی جمعیت طلباء کے کارکنوں پر حملہ

چودھری اصغر علی گجر۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کاروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ 6 جولائی کے جنگ کی ایک خبر کے مطابق انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں ایک بار پھر اسلامی جمعیت طلبہ کے کارکنان پر حملہ کیا گیا ہاکیوں اور خنجروں سے مسلح حملہ آوروں

نے اس ملک کی سب سے بڑی منظم طلبہ تنظیم کے ارکان کو کمروں سے نکال کر تشدد اور ظلم کا نشانہ بنایا۔ ایک طالب علم کی حالت تشویشناک بتائی گئی ہے یہ خبر پرانے سلسلہ واقعات کے پس منظر میں حکمرانوں کی جمعیت کے بارے میں معاندانہ پالیسی کی غماز ہے اسی یونیورسٹی میں اقتدار کی خوراک پر پلنے بڑھنے والے غنڈوں نے جمعیت کے کئی کارکن پہلے شہید کئے ہیں اسی عظیم درسگاہ کے جمعیت سے تعلق رکھنے والے عظیم بیٹوں پر وحشی پولیس کی بے رحم لاٹھیاں پہلے بھی برسی ہیں اس تنظیم کے تاریخ ساز کردار کے حامل صالح طالب علموں کو اقتدار کی شہ پر پہلے بھی شہید کیا گیا ہے گرفتار کیا گیا ظلم کا یہ تشویشناک پروگرام جبر کا یہ مذموم تسلسل تھوڑے سے عرصہ کے لئے رکا تھا طلبہ امن و سکون کی فضا میں تعلیم کی طرف یکسو ہوئے تھے کہ ایک بار پھر جمعیت پر ظلم کی کمان سے اقتدار کی زہر میں بجھے ہوئے تیر پھینکے گئے اسلامی جمعیت طلبہ اپنی تنظیم کی قوت سے اپنے کردار کے زور کی بنا پر حکمرانوں کے اعصاب پر احتساب کا خوف بن کر سوار ہے وہ اسے کچلنا چاہتے ہیں اس سے پہلے بھی آمروں نے یہی سوچا تھا اقتدار کی سوچ ایسی قوتوں کے بارے میں ہمیشہ ایسی اوچھی رہی ہے مگر پیشتر ناکام رہے تاریخ گواہ ہے موجودہ حکمران بھی ناکام رہیں گے مگر اس کشمکش میں تعلیمی اداروں کا امن تباہ ہو گا ایک نسل تباہ ہو گی۔ اس تباہی و بربادی سے پہلے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اس مسئلے پر اسمبلی کی معمول کی کاروائی روک کر بحث کی اجازت دی جائے تاکہ جو سلسلہ واقعات اپنی ابتداء میں سنگینی کا خوف دلا رہا ہے اس کے سدباب کے لئے کوئی سبیل نکالی جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر۔ جنجوعہ صاحب! آپ کی تحریک التوائے کار بھی اس سے ملتی جلتی ہے جی۔ تحریک التوائے کار نمبر 15 Identical ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا۔

جناب سپیکر۔ تحریک التوائے کار نمبر 15 Identical ہے نا۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جی جناب والا۔ گو کہ مضمون میں بڑا فرق ہے۔

جناب سپیکر۔ Indentical تو ہے نا۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جی۔ جناب والا۔

جناب سپیکر۔ تو آپ بھی ساتھ ہی پیش کر دیجئے۔

انجنیئرنگ یونیورسٹی لاہور میں طلباء کے دو متحارب گروپوں میں تصادم

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ مہربانی۔

میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کاروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں طلباء کے متحارب گروپوں میں عمر اور سرسید ہاسٹلز پر قبضہ کے سلسلہ میں مسلح تصادم ہوا جس کے نتیجہ میں فائرنگ اور ہنگامہ آرائی ہوئی۔ تین طالبعلم زخمی ہو گئے۔ فائرنگ کا یہ سلسلہ جو تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا اس کی ذمہ داری طلباء کے دونوں گروپوں نے ایک دوسرے پر ڈالنے کی کوشش کی ہے ایک گروپ کا الزم ہے کہ بعض غیر طالبعلم عناصر کی طرف سے عمر ہاسٹل پر قبضہ کی وجہ سے یہ صورت حال پیدا ہوئی جبکہ دوسرے گروپ کے مطابق ان کا مخالف گروپ ہمیشہ سے تشدد آمیز کاروائیوں میں ملوث ہے۔ یونیورسٹی کی جنرل باڈی کے ہنگامی اجلاس میں یونیورسٹی کے معاملات میں بیرونی غنڈہ عناصر کی شدید مزمت کی گئی ہے۔

انجنیئرنگ یونیورسٹی کو اسلحہ سے پاک کرنے میں انتظامیہ کی ناکامی کے خلاف وہاں پر وزیر تعلیم، طلباء کے والدین، اساتذہ اور صوبہ کے عوام الناس میں زبردست تشویش پائی جاتی ہے کیونکہ انجنیئرنگ یونیورسٹی میں متعدد بار طلباء کے درمیان خونریز تصادم ہو چکے ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ اس زبردست اہمیت عامہ کے حامل معاملہ پر بحث کرنے کے لئے اسمبلی کی کاروائی ملتوی کی جائے۔

وزیر قانون۔ جناب والا۔ میں عرض کرتا ہوں کہ چونکہ محکمہ تعلیم کے متعلق ہے اور وزیر تعلیم ایک ضروری کام کے سلسلے میں راولپنڈی گئے ہوئے ہیں اس لئے استدعا ہے کہ یہ ان کے آنے تک ملتوی کردی جائے۔

جناب سپیکر۔ تو چودھری صاحب کیا اس کو موخر کردیا جائے۔

چودھری اصغر علی گجر۔ جی اگر متعلقہ وزیر صاحب نہیں ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لہٰذا ان کے آنے تک اسے موخر کر دیا جائے۔

جناب سپیکر۔ جی جنجوعہ صاحب آپ کو بھی میرے خیال میں اعتراض نہیں ہو گا۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جی جناب والا۔

جناب سپیکر۔ تو ان کو موخر کیا جاتا ہے۔

تحریک التوائے کار نمبر 3 چودھری اصغر علی گجر صاحب کی ہے۔

چودھری اصغر علی گجر۔

ایک ہزار ایڈھاک لیکچراروں کی برطرفی

چودھری اصغر علی گجر۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کاروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ 6 جولائی کے نوائے وقت میں پنجاب ایڈھاک لیکچرز ایسوسی ایشن کے ایک ہنگامی اجلاس میں ایک ہزار ایڈھاک لیکچراروں کی برطرفی پر تشویش ظاہر کی گئی اگر انصاف کی رو سے دیکھا جائے تو یہ معاملہ فی الواقع بڑا تشویشناک ہے۔ حکومتیں تعلیم یافتہ افراد کو ملازمتیں فراہم کرتی ہیں ان کی خدمات سے استفادہ کیا جاتا ہے مگر یہاں اہل' پڑھے لکھے افراد کو بے روزگاری کے عذاب میں مبتلا کر دیا گیا ہے ملازمتوں سے برطرفی کا مفہوم یہ ہے کہ صوبہ کے ہزار خاندان ناقابل بیان معاشی بد حالی کا شکار ہو گئے ہیں وہ بوڑھے والدین جنہوں نے خون پسینہ کی کمائی سے اپنے اکلوتے بیٹے کو ایم۔ اے تک تعلیم دلائی' اس فلاحی اور رفاہی مملکت میں انہیں یہ دن بھی دیکھنے پڑے کہ اعلیٰ تعلیم دلانے کے باوجود ان کا بیٹا بے روزگار ہو کر ان کی بوڑھی تمناؤں کے کمزور وجود پر ثقیل بوجھ بنا ہوا ہے وزیر اعظم کے پانچ نکاتی پروگرام کے گن گانے والے حکمرانوں کا گروہ اپنے قول و فعل کے شدید تضاد کا شکار ہے اگر وزیر اعظم کے پانچ نکاتی پروگرام میں برسر روزگار افراد کو روزگار کے مواقع سے محروم کرنا شامل نہیں ہے تو پھر ایک ہزار لیکچراروں کی برطرفی اس قدر سنگین مسئلہ ہے کہ اسمبلی کی

معمول کی کاروائی روک کر اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر۔ اس میں چودھری صاحب ایک تحریک التوائے کار نمبر19 ہے یہ جناب ریاض حشمت جنجوعہ صاحب کی طرف سے ہے یہ بھی Identical ہے تو جنجوعہ صاحب کیا آپ اسے پیش کریں گے؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب سپیکر۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کاروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ گزشتہ چند یوم سے تمام قومی اخبارات میں یہ خبریں تواتر کے ساتھ شائع ہو رہی ہیں کہ حکومت پنجاب نے کم و بیش ایک ہزار ایڈھاک لیکچراروں کو ملازمت سے فارغ کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اس کے رد عمل کے طور پر ایڈھاک لیکچراروں نے اجتماع کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے' ملازمت سے برخواستگی کے خلاف لیکچراروں میں اضطراب اور بے چینی ایک فطری بات ہے اگر حکومت نے اس طرف توجہ نہ کی تو ممکن ہے کہ لیکچرار اپنے وسیلہ رزق کی بحالی کے لئے جدوجہد کا راستہ اپنائیں اور اس طرح امن عامہ میں خلل پڑنے کا اندیشہ ہے اس لئے استدعا ہے کہ زبردست اہمیت عامہ کے حامل اس معاملہ پر بحث کرنے کے لئے اسمبلی کی کاروائی ملتوی کی جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر۔ یہ بھی محکمہ تعلیم سے متعلقہ اور وزیر متعلقہ نہیں ہیں۔

وزیر قانون۔ جی جناب والا۔

جناب سپیکر۔ تو اسے بھی موخر کر لیا جائے۔

وزیر قانون۔ جی۔ جناب والا۔

جناب سپیکر۔ تو اس کو بھی موخر کیا جاتا ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر4۔ چودھری اصغر علی گجر صاحب۔

ہتھوڑا گروپ کے سرغنہ گلاب خان کی گرفتاری

چودھری اصغر علی گجر۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہمیت عامہ رکھنے

والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کاروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ 69 بے گناہوں کا قاتل اور ہتھوڑا گروپ کا سرغنہ گلاب خان گرفتار کرلیا گیا۔ ہمارے صوبہ کی امن و امان کی تاریخ میں ہتھوڑا گرپ کا ذکر ہمیشہ وحشتوں اور دہشتوں کی یاد دلاتا رہے گا۔ نصف صد سے زائد انسان ایک طاقت ور جمہوری حکومت کے دعویدار حکمرانوں کی طاقت ور جماعت کے ہوتے ہوئے بربریت اور درندگی کا نشانہ بنے۔ سینکڑوں پولیس افسر امن امان کے تحفظ کی ضمانت پر قومی خزانے سے تنخواہیں اڑاتے رہے مگر امن و امان اپنی پامالی جو اندوہناک حالت اس دور میں دیکھی پہلے اس نے کب دیکھی ہوگی۔ بالاخر ہتھوڑا گروپ کے سرغنہ کو گرفتار کرلیا گیا۔ کس نے یہ کارنامہ سرانجام دیا۔ ہماری جابر اور قاہر پولیس نے نہیں اس ملک کے غیرت مند دیہاتیوں کے ہاتھوں ہتھوڑا گروپ کا سرغنہ گرفتار ہوا تو نمبر بنانے میں حریص آئی جی پنجاب نے گریڈٹ حاصل کرنے کے لئے پریس کانفرنس کی شیخی بگھارنے کی تو اجازت واقعات کی شہادتوں نے نہ دی کیونکہ ملزم کو دیہاتیوں نے پکڑا تھا اور ملزم اس سے پہلے آئی جی پنجاب کے ماتحت پولیس افسران سے گرفتاری کے بغد مک مکا کر کے رہا ہوا تھا لیکن پھر بھی آئی جی نے بہت کچھ ارشاد فرمایا توقع یہ کی جارہی تھی کہ اس عظیم سانحے کے ملزم کی گرفتاری کے سلسلے میں پولیس کی ناکامی پر آئی جی پنجاب پریس کانفرنس میں اپنا استعفے کا اعلان کرتے مگر ایسی شاندار روایت کی سعادت پولیس ایسے بدنام محکمے کے صوبائی سربراہ کے مقدر میں کب لکھی تھی بہرحال ملزم گرفتار ہے کہیں پھر مک مکانہ ہو جائے کہیں اس کی تفتیش کے مرحلے مہینوں اور سالوں پر محیط نہ ہو جائیں کہیں بااثر لوگوں کے تعلقداروں کے حلقے میں ملزم کا کوئی سفارشی نہ نکل آئے۔ یہ سارے پہلوں اس امر کے متقاضی ہیں کہ اسمبلی کی معمول کی کاروائی روک کر بحث کی اجازت دی جائے۔

شکریہ۔

جناب سپیکر۔ جنجوعہ صاحب آپ کی بھی ایک Identical ہے۔

ہتھوڑا گروپ کے سرغنہ گلاب خان کے بارے میں صوبہ پنجاب اور صوبہ سرحد کے سربراہان پولیس کے متضاد بیانات

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب سپیکر میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کاروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ راولپنڈی پولیس نے ہتھوڑا گروپ کے سرغنہ گلاب خان کو ٹیکسلا سے گرفتار کیا ہے۔ تفتیش کے مراحل سے گزرنے کے بعد ملزم مذکور نے ڈھوک کھبہ۔ دھربانی سمیت قتل کی بائیس وارداتوں کا اعتراف کیا ہے۔ اس بات کا انکشاف صوبہ پنجاب کے انسپکٹر جنرل حافظ صباح الدین جامی نے ایک پریس کانفرنس میں کیا ہے۔ پنجاب کے آئی جی پولیس کی اس پر ہجوم کانفرنس کی رپورٹ جب قومی اخبارات کی پیشانیوں کی زینت بنی تو صوبہ سرحد کے انسپکٹر جنرل پولیس جناب محمد عباس نے اس پر اپنے شدید رد عمل کا اظہار کیا اور پنجاب پولیس پر دھرم پانی کے بااثر قاتلوں کی پشت پناہی۔ امداد اور انہیں عدالت کی طرف سے سنائی گئی پھانسی کی سزا سے بچانے کے الزامات لگائے اور کہا کہ نام نہاد ہتھوڑا گروپ کا سرے سے کوئی وجود نہیں۔ وفاق پاکستان کے دو صوبوں کے پولیس کے سربراہوں کے یہ متضاد بیانات جو کہ قومی اخبارات میں بڑی تفصیل کے ساتھ شہ سرخیوں میں شائع ہوئے ہیں ان کے مطالعہ کے بعد پولیس کی کارکردگی اور طریقہ تفتیش پر عوام کا اعتماد متزلزل ہو گیا ہے۔ ہماری پولیس جو کہ جرائم کی سائنسی تفتیش کرنے کی بجائے تشدد کے ذریعے اقبال جرم کرنے کے سلسلہ میں بیحد بدنام ہے زیر نظر واقعہ اس کی تفتیشی صلاحیتوں کا جائزہ لینے میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

مقام حیرت ہے کہ سرحد پولیس دھرم پانی کے اجتماعی سانحہ قتل کے ملزموں کو گرفتار کر چکی ہے اور عدالت سے انہیں پھانسی کی سزائیں بھی ہو چکی ہیں مگر پنجاب پولیس یہ انکشاف کرتی ہے کہ دھرم پانی کے اجتماعی سانحہ قتل میں ملزم گلاب خان اور اس کے ساتھی ملوث ہیں اسی طرح ڈھوک کھبہ کے مقتولین کے وارثان بھی گلاب خان کو قتل کی اس سفاکانہ واردات

کا ملزم تسلیم کرنے سے انکاری ہیں۔ دونوں صوبوں کے سربراہان پولیس کے ان متضاد بیانات سے جو صورتحال سامنے آئی ہے اس کی وجہ سے عوام میں پولیس کے وقار اور اعتماد کو سخت دھچکا لگا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ اس مایوس کن اور حوصلہ شکن صورتحال پر بحث کرنے کے لئے اسمبلی کی کاروائی ملتوی کی جائے۔

سید اقبال احمد شاہ۔ جناب سپیکر! تین تحاریک التوا پیش ہو چکی ہیں مگر قاعدہ 67 کے مطابق ایک پیش کر سکتے ہیں....

جناب سپیکر۔ شاہ صاحب ان تحاریک التوائے کار کا جواب حزب اقتدار کی طرف سے آپ نے دینا ہے؟

سید اقبال احمد شاہ۔ نہیں جناب میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک سے زائد تحریک التوا پیش نہیں ہو سکتیں...

جناب سپیکر۔ شاہ صاحب آپ کون سے قاعدہ کا حوالہ دے رہے ہیں؟

سید اقبال احمد شاہ۔ یہ قاعدہ 67 ہے۔

جناب سپیکر۔ قاعدہ 67 پڑھ کر سنائیے...

سید اقبال احمد شاہ۔ کسی دن ایک سے زائد تحریک التوا کار پیش نہیں کی جائیں گی....

جناب سپیکر۔ پیش نہیں کی جائیں گی...

سید اقبال احمد شاہ۔ جی ہاں...

جناب سپیکر۔ اس کا انگریزی متن آپ کے پاس ہے؟

سید اقبال احمد شاہ۔ نہیں جی...

جناب سپیکر۔ جناب لاء منسٹر شاہ صاحب کی اس بات پر کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

وزیر قانون۔ جناب اگر اجازت دیں تو اصل موضوع کی طرف آئیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ اپنے فاضل ارکان کو قانونی موشگافیوں میں الجھائیں اس لئے بہتر یہی ہو گا کہ ہم اصل موضوع کی طرف آئیں۔

جناب سپیکر۔ لیکن کیا یہ مناسب نہیں ہو گا کہ شاہ صاحب کا اس بارے میں جو موقف ہے اس بارے میں وضاحت ہو جائے کہ صحیح صورت کیا ہے؟

وزیر قانون۔ قاعدہ 67 کا انگلش متن یہ ہے کہ...

Rule67-

" The right to move for an adjournment of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of recent and urgent public importance shall be subject to the following restrictions, namely:

(a) Not more than one such motion shall be made on any one day but motions, if any, remaining unconsidered as regards their admissibility shall be held over for the next day and shall be taken up in the same order in which they were received, but before the motions of which notices are received subsequently;"

جناب سپیکر۔ بس اگلے الفاظ کی ضرورت نہیں۔

" Not more than one such motion shall be made on any one day "

ذرا اس پر شاہ صاحب کو آپ تھوڑا سا بتائیں۔

وزیر قانون۔ آپ اس پر پہلے رولنگ دے چکے ہیں۔

جناب سپیکر۔ دے تو چکے ہیں، شاہ صاحب نے پتہ نہیں کہ نہیں سنی۔

وزیر قانون۔ رولنگ چونکہ پہلے آ چکی ہے اس لئے مزید اس پر Agitate کرنا مناسب نہیں ہے۔

جناب سپیکر۔ ٹھیک ہے! میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ شاہ صاحب کو بتا دیا جائے۔

جناب سپیکر۔ شاہ صاحب! تحریک التوائے کار جو ہے یہ پڑھی جانی یا پیش کی جانی اور تحریک التوا بنتی یا اس کی منظوری ہونی جو ہے اس میں بڑا فرق ہے۔ تحریک التوا جو ہے Shall not be made تحریک التوا کا جو Made کا لفظ ہے وہ کئی مراحل سے

گزرتا ہے۔ جیسے اب تحریک التوا جو آج ہمارے پاس زیر بحث آئی ہے یہ تحریک التوا جو ہے That has been made. یہ سب مراحل سے گزر چکی ہے۔ پیش ہو چکی ہے۔ پیش ہونے کے بعد لاء منسٹر صاحب نے اس پر بات کی ہے اس کے بعد سپیکر نے اس کو حسب ضابطہ قرار دیا ہے۔ پھر اس کو ہاؤس کی منظوری حاصل ہوئی ہے Consent of the House حاصل ہوئی ہے۔ اس کے بعد یہ بنی ہے اور جب یہ مکمل ہو گی تو اس کے بعد پھر دوسری نہیں ہو سکتی۔ تو میرے خیال میں آپ اس بات کو اب سمجھ گئے ہوں گے؟

سید اقبال احمد شاہ۔ جی! شکریہ...

جناب سپیکر۔ تو اب جناب لاء منسٹر اس پر کچھ ارشاد فرمائیں گے؟

وزیر قانون۔ جناب والا میں عرض کروں کہ جہاں تک تحریک التواء نمبر4 کا تعلق ہے۔ یہ چودھری اصغر علی گجر صاحب کی طرف سے ہے اور اس میں خدشات کا اظہار کیا گیا ہے۔ پہلے تو یہ واقعات دیئے ہیں کہ انہوں نے کریڈٹ لینے کی کوشش کی۔ ملزم کو دیہاتیوں نے پکڑا اور وہ مک مکا کر کے رہا ہوا تھا۔ بات جو شروع ہوتی ہے وہ یہاں سے ہے کہ بہرحال ملزم گرفتار ہے کہیں پھر مک مکا نہ ہو جائے۔ کہیں اس کی تفتیش کے مرحلے مہینوں اور سالوں میں محیط نہ ہو جائیں۔ کہیں با اثر لوگوں کے تعلقداروں کے حلقے میں ملزم کا کوئی سفارشی نہ نکل آئے۔ یہ سارے پہلو اس امر کے متقاضی ہیں کہ اسمبلی کی معمول کی کاروائی روک کر بحث کی اجازت دی جائے۔ جناب پہلی بات تو یہ ہے کہ اس میں کوئی ایسی بات نظر نہیں آتی کہ جس کے لئے اسمبلی کی کاروائی روک کر اسے زیر بحث لایا جائے۔ البتہ یہ یقین دھانی انہیں میں کروا دیتا ہوں کہ وہ جو ملزم ہے اس پر انشاء اللہ قانون کے مطابق مقدمہ چلے گا اور اس بارے میں مزید خدشات کا اظہار انہیں نہیں کرنا چاہئے البتہ یہ بات کہ اس پر کتنے مقدمات تھے۔ یہ میں ایک فہرست دینا چاہتا ہوں کہ یہ جو واقعہ ہوا ہے اس کے متعلق باقاعدہ پرچہ رجسٹر ہوا کہ یہ مقدمہ نمبر150 مورخہ 87-6-25 ہے۔ اس سے قبل اس ملزم کے خلاف مورخہ 13/14 اور 18/19 دو مقدمات ٹیکسلا تھانے میں درج ہوئے۔ اس کے علاوہ بیشمار درجنوں مقدمات ہیں جو اس ملزم کے خلاف درج ہیں جس میں یہ ملوث پایا گیا ہے۔ اس کی تمام تر تفتیش جاری ہے اور اس کی پوچھ گچھ ہو رہی ہے اور باقاعدہ اس نے اقبال جرم کیا ہے

کہ اس نے کوئی 26 وارداتیں کی ہیں۔ اس کا دفعہ 164 کا بیان قلمبند ہوا ہے۔ دفعہ 164 کا بیان عدالت کے سامنے آزادانہ ریکارڈ ہوتا ہے اور ریکارڈ ہونے سے پہلے اس کو یہ بھی بتا دیا جاتا ہے کہ جو بھی وہ بیان دے گا اس کے بعد اسے پولیس کے حوالے نہیں کیا جائے گا بلکہ اس کو براہ راست جوڈیشل حوالات میں بھیج دیا جائے گا اور کسی طور پر بھی اس ملزم کو دفعہ 164 کے بیان کے تحت پولیس کو واپس نہیں دیا جاتا تاکہ یہ خدشہ اس کے ذہن میں موجود نہ رہے کہ دوبارہ اس پر تشدد ہو سکے گا یا اس کو مجبور کیا جا سکے گا کہ وہ جو بیان ہے اس نے اس کو من و عن تسلیم کیوں نہیں کیا۔ اس لئے جس بیان میں ملزم نے 26 وارداتوں کا رضاکارانہ طور پر دفعہ 164 کے تحت مجسٹریٹ کے سامنے آزادانہ طور پر اقبال جرم کیا اس میں یہ ساری باتیں بتائی گئیں کہ اس کو پولیس سے علیحدہ کر دیا جاتا ہے۔ اس کو بٹھا دیا جاتا ہے۔ پھر اس کا بیان ریکارڈ کیا جاتا ہے اور اس کو بتا دیا جاتا ہے کہ اپنی مرضی سے چاہے تو وہ بیان دے اور اپنی مرضی سے چاہے تو وہ بیان نہ دے اس کے بعد وہ پولیس کے حوالے نہیں کیا جائے گا...

اس لئے میں یہ عرض کروں کہ ملزم کے اعتراف کے مطابق ملزم کے خلاف راولپنڈی رینج میں 12 مقدمات درج ہیں۔ ان میں چالان مرتب کئے جا رہے ہیں۔ اور جہاں تک دیگر صوبوں کے مقدمات کا تعلق ہے اس سلسلہ میں ان صوبوں کو پتہ ہے کہ اس ملزم کے متعلق کیا ہو رہا ہے۔ باقی یہ بات رہ گئی ہے کہ جو تحریک التوائے کار نمبر 2 جو کہ میرے فاضل دوست جناب ریاض حشمت جنجوعہ کی طرف سے ہے۔ اس میں ایک بات تضاد بیانی کی کہی گئی ہے۔ کہ سرحد کی پولیس نے کچھ اور کہا ہے اور یہاں کی پولیس کچھ اور کہتی ہے۔ تو وہاں کی پولیس کے بیانات کی نہ تو میں یہاں پر ذمہ داری قبول کرنے کو تیار ہوں اور نہ ہی میں یہ کہتا ہوں کہ اس میں کہاں تک سچ ہے لیکن یہ میں انتہائی باوثوق طریقہ سے بیان کرتا ہوں کہ یہی موضوع جو کہ جنجوعہ صاحب نے کہا ہے جناب چیف منسٹر صاحب کی موجودگی میں کابینہ کے اجلاس میں زیر بحث آیا اور اس کی تمام تر چھان بین کر کے اس بات کو دیکھا گیا کہ آیا ان کی یہ بات کہیں درست نہ ہو۔ اور اس سلسلہ میں جناب چیف منسٹر نے ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے خود اس کی تفصیلاً" چھان بین کی ہے کہ کہیں یہ غلط ملزم نہ ہو۔ اور ان ساری باتوں کی تسلی کر لی گئی ہے تو میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ جہاں تک ان خدشات کا اظہار ہے تو کسی مبہم خدشات کی بنا پر یا

مفروضات کی بنا پر کسی بات کو تسلیم نہیں کیا جا سکتا ہے----

جناب سپیکر۔ جنجوعہ صاحب' پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر آپ سے اس بات کی وضاحت چاہتا ہوں کہ جس انداز میں جناب وزیر قانون نے جناب لودھی صاحب کو مخاطب کیا ہے۔ کیا وہ قواعد کی روشنی میں ایسا کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر۔ جنجوعہ صاحب آپ نے کیا سنا ہے؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا! میں تو یہ عرض کر رہا ہوں کہ جس طریقہ سے جس انداز سے انہوں نے ان کو براہ راست مخاطب کیا ہے۔ کیا وہ قواعد کے حوالہ سے ایسا کرنے کے مجاز ہیں؟

جناب سپیکر۔ میں نے نہیں سنا ہے کہ انہوں نے کیسے مخاطب کیا ہے۔ اگر آپ نے سنا ہے تو آپ بتا دیں۔

وزیر قانون۔ آپ کی اس اطلاع کے لئے میں مشکور ہوں۔ تو جناب والا میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ جو واقعات سامنے آئے ہیں۔ محض آرائیوں پر کہ یہ نہ ہو جائے وہ نہ ہو جائے۔ اس سلسلہ میں ذمہ دار پولیس افسران کی موجودگی میں اس بات کی تصدیق کی گئی اور پوری کابینہ نے یہ کہا کہ اس معاملہ کی پوری تصدیق کی جائے اور اس بات کا اہتمام کیا گیا کہ ملزم صحیح ہو۔ یہی وجہ تھی کہ دفعہ 164 ت پ کے تحت اس کے بیان مجسٹریٹ کے روبرو کرائے گئے اور اس کو موقع دیا گیا کہ وہ اپنی آزاد رائے سے جو بیان بھی ریکارڈ کروائے اور اس کے کہنے پر ملزم نے یہ تسلیم کیا کہ میں ان مقدمات میں ملوث ہوں اور اس نے خود ڈھوک کھبہ کے سلسلہ میں اس نے جو جو باتیں بتائیں وہ صرف وہ آدمی بتا سکتا تھا جس نے خود یہ وقوعہ کیا ہو اور اس نے ایسی باتوں کی تصدیق کی کہ واردات کرنے والا آدمی ہی بتا سکتا ہے۔ اس لئے یہ تصدیق کر لی گئی ہے کہ واقعی وہ ملزم صحیح ہے۔ جہاں تک اس تحریک التوائے کار کے موضوع کا تعلق ہے میں عرض کروں کہ معاملہ عدالت میں پیش کیا جا چکا ہے۔ کئی ایک مقدمات میں چالان پیش ہو چکا ہے اور کئی ایک میں چالان ہو رہا ہے اور اس بات کو تحریک التواء کا موضوع بنا کر Prejudice نہیں کرنا چاہئے۔ اور ویسے بھی جو معاملہ باقاعدہ تفتیش ہو کر عدالت میں

چلا جائے یا جا رہا ہو۔ اس سے متعلق یہاں بحث نہیں ہونی چاہئے۔ اس لئے میں فاضل ارکان سے اس یقین دہانی کے ساتھ کہ انشاء اللہ حکومت یہ پوری کوشش کر رہی ہے۔ کہ اس سلسلہ میں صحیح ملزمان کیفر کردار تک پہنچیں۔ اور جن جن مقدمات میں وہ ملوث ہوں۔ اس میں وہ سزا پائیں' محرکین اس کو پریس نہیں کریں گے اور ویسے بھی یہ تحریک التوائے کار قانونی طور پر بنتی نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں باقاعدہ تفتیش ہو کر چالان پیش کیا جا رہا ہے۔ اور حکومت اس کے لئے تیار ہے کہ اس پر باقاعدہ مقدمہ چلا کر اس کو سزا دی جا سکے۔

جناب سپیکر۔ جناب چودھری اصغر علی صاحب کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

چودھری اصغر علی گجر۔ جناب والا میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ایک ایسا ملزم جس نے پورے پاکستان میں عوام کو Harassment کا نشانہ بنایا تھا اور اس کے بعد اس نے تقریباً 70 افراد کو قتل بھی کیا ہے اور پھر وہ پولیس کے ہاتھوں اور ساتھیوں کے ہاتھوں وہ گرفتار بھی ہوا ہے تو ایک اتنے بڑے ملزم کے لئے میرا خیال ہے کہ اس ایوان میں اجازت ہونی چاہئے کہ اس سے متعلق حکومت عوام کو اعتماد میں لے اور اس سلسلہ میں ممبران کھل کر بحث کر سکیں۔ کہ واقعی وہ شخص اکیلا تھا یا اس کے پیچھے کوئی ہاتھ کار فرما تھا آیا وہ کوئی گروہ تھا؟ آخر یہ اتنا بڑا معاملہ اس ملک میں پیش آیا ہے جس نے حکومت اور عوام سب کو اپنی Harassment کا نشانہ بنایا ہے۔ اور نوبت اس حد تک آئی کہ انسانوں کے قتل ہوتے گئے اور کسی کو کانوں کان خبر تک نہیں ہوئی اور اب اگر وہ شخص پکڑا گیا ہے تو اس کے Whereabouts کو یہاں زیر بحث لانا بہت ضروری ہے۔ باقی آئی جی صاحب تو پنجاب سے سدھار گئے ہیں' میں ان کا اس سلسلہ میں ذکر نہیں کرتا ہوں کیوں کہ میں نے اپنی تحریک میں یہ ذکر کیا تھا۔ بہرحال وہ ملزم کئی دفعہ پکڑا جا چکا ہے۔ اور وہ کئی دفعہ پولیس کی حراست سے رہا بھی ہو چکا ہے۔ تو یہ امکانات بھی قوی ہیں کہ نہ جانے آنے والے وقت میں پولیس اس کے ساتھ کیا سلوک کرتی ہے۔ تو میں اپنی تحریک پر اصرار کرتا ہوں کہ اس کو منظور کیا جائے اس کو بحث کے لئے منظور کیا جائے۔

جناب سپیکر۔ چودھری صاحب یہ آدمی گرفتار ہو چکے ہیں؟

چودھری اصغر علی گجر۔ جی جناب اخبارات کی رپورٹ کے مطابق تو وہ گرفتار ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر۔ اور اس کی تفتیش وغیرہ ہو کر معاملہ عدالت میں جا چکا ہے۔
چودھری صاحب اس کی کیا پوزیشن ہے؟
وزیر قانون۔ پوزیشن یہ ہے کہ ملزم نے اپنے خلاف کوئی 26 وارداتوں کا اقبال جرم کیا ہے' کچھ وارداتیں سرحد میں ہیں اور کچھ یہاں ہیں اور ان میں کافی جانوں کا ضیاع ہوا ہے اور اس میں 12 مقدمات کی اب یہ رپورٹ مجھے موصول ہوئی ہے اس کے مطابق 12 مقدمات راولپنڈی رینج میں درج ہیں جس کے چالان مرتب کئے جا رہے ہیں۔ یہ تفتیش مکمل ہو کر ان کے چالان پیش ہو رہے ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس مرحلہ پر اس کو منظور نہیں کیا جانا چاہئے۔ اس کے لئے تو عدالت کا دائرہ کار موجود ہے اور اس کو مزید یہاں زیر بحث نہیں آنا چاہئے۔
جناب غلام سرور خان۔ جناب سپیکر! یہ میرے حلقہ کا واقعہ ہے تو میں بھی اس سلسلہ میں کچھ گزارشات کرنا چاہوں گا۔ جناب والا۔ جس طرح سے میرے فاضل دوست نے تحریک پیش کی ہے۔ گو ان کی تحریک کا مفہوم سرحد پولیس اور پنجاب پولیس کی متضاد بیانی تھا لیکن میں یہاں پر یہ گزارش کرتا چلوں کہ گلاب خان کو میرا محلہ کے لوگوں نے گرفتار کر کے پولیس کے حوالہ کیا ہے۔ گلاب خان کے مقدمہ کی تفتیش میں میونسپل کمیٹی ٹیکسلا کے کونسلر اور بعض اوقات میں خود بھی اپنی موجودگی میں اس کی تفتیش کراتا رہا ہوں جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ وہ کس گروہ کا سرغنہ ہے یا اس کے ساتھ کچھ دیگر لوگ بھی تھے۔ یہ چیز تفتیش میں ہر لحاظ سے ثابت ہو چکی ہے۔ کہ وہ ان ساری وارداتوں میں اکیلا ہی تھا۔ جہاں تک مختلف وارداتوں میں اس کی نشاندھی کا تعلق ہے۔ وہ بھی پولیس نے اس علاقے کے معززین کیساتھ اس علاقہ کے کونسلر کے ساتھ اور بعد اوقات میں خود بھی ان کے ساتھ گیا ہوں اور ان مواقع کی نشاندھی پولیس نے ان سب معززین کی موجودگی میں کروائی۔ اس کے علاوہ مختلف وارداتوں میں جو کچھ بھی وہ وہاں سے چوری کرتا رہا اور ساتھ لے جاتا رہا اس کی برآمدگی بھی لوکل کونسلر کی موجودگی میں اور وہاں کے معززین کی موجودگی میں ہوئی۔ اب اس کا چالان مکمل کر کے عدالت میں پیش کر دیا گیا ہے۔ یہ جو خصوصی عدالتیں تشکیل کی جا رہی ہیں ان میں اس کی سماعت ہو گی میں اس سلسلہ میں گزارش یہ کروں گا کہ وہاں کے مقامی

لوگ جنہوں نے اس ملزم کو رنگے ہاتھوں گرفتار کیا ہے۔ اس وقت وہ بالکل ایک جا نگیہ اور ایک بنیان میں تھا اور واردات کے لئے تیار تھا' ہتھوڑا اس کے ہاتھ میں نہ تھا۔ اس کے تھیلے میں تھا۔ ان لوگوں کے کے لئے اب تک حکومت نے کچھ نہیں۔ حالانکہ جو پولیس افسران تفتیش کرتے رہے ہیں' ان کے لئے انعامات کا اور ترقیوں کا اعلان تو کر دیا گیا اس کے برعکس جن لوگوں نے بہادری سے ایسے ملزم کو گرفتار کیا ہے۔ ان کے بارے میں ابھی تک حکومت نے کوئی اعلان نہیں کیا ہے کہ ان کو بھی کچھ نہ کچھ انعام دیا جائے گا۔

جناب سپیکر۔ شکریہ! خان صاحب' اب غلام سرور خان صاحب کے بیان کے بعد جناب ریاض حشمت جنجوعہ کیا فرماتے ہیں؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب سپیکر' میں نے جتنی باتیں اپنی تحریک التوائے کار میں لکھی ہیں وہ تمام واقعاتی طور پر درست ہیں۔ اصل بات جو کہ میری تحریک التوائے کار کی محرک ہے۔ وہ یہ ہے کہ ملزم گلاب خان صوبہ سرحد میں ہونے والے ایک واقعہ دھرم پانی کے واقعات کا اعتراف کرتا ہے۔

کہ وہاں پر اجتماعی قتل کی جو واردات ہوئی ہے وہ میں نے کی ہے۔ لیکن سرحد پولیس اس واردات کے ملزموں کو گرفتار کر چکی ہے۔ ان پر مقدمات کی سماعت مکمل ہو چکی ہے۔ ان کو سزائے موت ہو چکی ہے اور گلاب خان کا یہ انکشاف کہ اس واردات میں وہ ملوث تھا اور یہ واردات اس نے کی تھی اور اس بارے میں جب آئی جی پنجاب کی پریس کانفرنس اخبارات کی زینت بنی اس پریس کانفرنس کے بعد صوبہ سرحد کے آئی جی نے پنجاب پولیس پر یہ الزام لگایا کہ وہ دھرم پانی کے مقدمے میں سزائے موت پانے والے بااثر ملزموں کی اعانت کرنے کے لئے ان کی مدد کرنے کے لئے اور ان کو فائدہ پہنچانے کے لئے ایک فرضی مجرم سے اس قسم کے بیانات دلوا رہی ہے۔ میرا یہ تحریک التوائے کار پیش کرنے کا مقصد صرف اتنا تھا نہ میں گلاب خان نام کے کسی آدمی کو جانتا ہوں اور نہ ہی میں اس کو فائدہ پہنچانا چاہتا ہوں اور نہ ہی میرا اس کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق ہے۔ مقصد صرف یہ ہے کہ پنجاب پولیس کے آئی جی صاحب سچے ہیں یا سرحد پولیس کے آئی جی صاحب سچے ہیں کیونکہ صوبہ سرحد میں تو قاتلوں کو سزائے موت بھی ہو چکی ہے اور دوسری طرف گلاب خان یہ کہتا ہے کہ ان آدمیوں

کا قتل اس نے کیا ہے.....
جناب سپیکر۔ تو اس کے لئے آپ کیا تجویز کرتے ہیں کہ اس پر اس ایوان میں بحث کی جائے؟
میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا! اس مسئلے پر بحث کی جانی چاہیے کیونکہ پولیس کا جو طریقہ تفتیش ہے جس طرح وہ لوگوں سے غلط اقبال جرم کرواتے ہیں....
جناب سپیکر۔ جنجوعہ صاحب! آپ نے اپنی تحریک التوائے کار میں گلاب خان کا ذکر تو کیا ہے گلاب خان کی گرفتاری کا ذکر تو کیا ہے اور اس گرفتاری کے بارے میں غلام سرور خان صاحب نے بتایا ہے کہ یہ معاملہ تفتیش کے بعد عدالت میں چلا گیا ہے۔ کیا کسی Subjudic کیس کو تحریک التوائے کار کا موضوع یا بنیاد بنایا جا سکتا ہے؟
میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا! پھر اس کیس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جس میں سرحد کی عدالت سزائے موت بھی دے چکی ہے اور پنجاب کے آئی جی نے یہ کہا ہے کہ ایک قاتل نے یہ انکشاف کیا ہے کہ یہ قتل تو میں نے کئے تھے کیا وہ بات توہین عدالت کے مترادف نہیں تھی؟ اس مسئلہ پر تو میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ کہ صوبہ سرحد کے آئی جی کا اتنا غیر ذمہ دارانہ بیان کہ قاتل سزائے موت پا چکے ہیں ان کو پھانسی کی سزا ہو گئی ہے۔ ان کو تختہ دار پر لٹکا دیا گیا ہے اور پنجاب کے آئی جی یہ کہتے ہیں کہ گلاب خان نے یہ انکشاف کیا ہے کہ دھرم پانی کے واقعہ میں میں ملوث تھا میں تو صرف اس بات کو زیر بحث لانا چاہتا ہوں۔
جناب سپیکر۔ آپ اس واقعہ کا حوالہ دے رہے ہیں جو صوبہ سرحد میں ہوا ہے۔ اس کو ہم یہاں تحریک التوائے کار کا موضوع کیسے بنا سکتے ہیں؟
میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا میں تو آئی جی پنجاب کے بیان کے حوالے سے یہ بات کر رہا ہوں....
جناب سپیکر۔ یہ تو راہی صاحب آپ کو لقمہ دے رہے ہیں۔
جناب فضل حسین راہی۔ جناب میرے ہاتھوں میں تو کچھ بھی نہیں ہے۔
میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا اگر میں راہی صاحب کے لقمے لینا شروع کر دوں تو شاید میں ایک فقرہ بھی یہاں پر نہ بول سکوں۔

جناب والا! میں ان سے لقمے تو نہیں لیتا میں تو اپنے ہاتھ سے کھاتا ہوں....
جناب سپیکر۔ راہی صاحب نے تو آپ کو لقمہ دینے کی کوشش کی ہے آپ نے اسے لیا ہے یا نہیں لیا یہ اور بات ہے۔
میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ شکریہ - جناب والا! یہ صورت حال ہے اب اس کی Admissibility کے متعلق تو میں اتنا عرض کروں گا کہ یہ آپ کی صوابدید پر ہے۔
جناب سپیکر۔ یہ تحریک التوائے کار مفروضے پر مبنی ہے جیسا کہ چوہدری صاحب نے فرمایا ہے کہ اس میں یہ لکھا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو جائے۔ کہیں ویسا نہ ہو جائے تو ایسا ہو جانے کی امید میں جو بات ہو اسے تحریک التوائے کار کا موضوع نہیں بنایا جا سکتا۔
وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب سپیکر اس سلسلے میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا....

حکمت عملی کے اصولوں کی تعمیل و عمل در آمد کی رپورٹ برائے سال 1985ء پر بحث

جناب سپیکر۔ چوہدری صاحب میں اس پر ایک رولنگ دے رہا ہوں اس لئے برائے مہربانی مداخلت نہ فرمائیں اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ یہ تحریک التوائے کار مفروضے پر مبنی ہے اور معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہے اس لئے میں اسے خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں۔ اور اب تحریک التوائے کار کے لئے وقت ختم ہوتا ہے۔ اس کے بعد اب سرکاری کاروائی کو لیتے ہیں۔ وزیر قانون صاحب یہ تحریک پیش کریں گے کہ حکمت عملی کے اصولوں پر عملدر آمد کے بارے میں رپورٹ کو زیر بحث لایا جائے۔
وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب والا میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ
"حکمت عملی کے اصولوں کی تعمیل و عمل در آمد کے بارے میں حکومت پنجاب کی رپورٹ برائے سال 1985ء پر بحث کی جائے"
جناب سپیکر۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ
"حکمت عملی کے اصولوں کی تعمیل و عمل درامد کے بارے میں حکومت پنجاب کی رپورٹ

برائے سال 1985ء پر بحث کی جائے"

(تحریک منظور کی گئی)

اب ہم بحث کا آغاز کرتے ہیں۔

میاں محمد افضل حیات۔ جناب والا! آج آپ نے وقفہ سوالات بھی اس لئے معطل فرمایا ہے کہ آج تحریک التوائے کار کو زیر بحث لانے کے لئے دو گھنٹے کے لئے وقت مقرر کیا گیا ہے اور اگر ہم نے اس رپورٹ کے اوپر بحث شروع کر دی تو پھر تحریک التوا پر بحث کے لئے وقت نہیں بچے گا۔ اس لئے میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ آپ ایوان کی کاروائی کو ملتوی کر کے اس رپورٹ کو التواء میں ڈال کر تحریک التوائے کار پر بحث شروع کروائیں کیونکہ اس پر دو گھنٹے بحث ہونی ہے۔ اور اگر اب بحث شروع کی گئی تو 9 بج جائیں گے۔

جناب سپیکر۔ جناب وزیر قانون اس سلسلے میں کیا فرماتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب والا! ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر۔ ویسے بھی ہمارے پاس حکمت عملی کے اصولوں پر عملدرآمد کے بارے میں رپورٹ پر بحث کے لئے چار دن ہیں لیکن ایک بات میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ عام طور پر ہوتا یہ ہے کہ بحث کو پہلے غیر سنجیدگی سے لیا جاتا ہے اور جب ایام کار ختم ہونے کو آتے ہیں تو پھر سب لوگ بحث میں حصہ لینے کے لئے کہتے ہیں۔ اس لئے جو صاحبان حکمت عملی کے اصولوں پر عملدرآمد کی رپورٹ پر بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ برائے مہربانی شروع سے ہی اس سلسلے میں اپنے ناموں کی چٹیں مجھے بھجوا دیں گے اور اس پر شروع سے تیاری کر لیں گے۔ یہ بات نہ ہو کہ پہلے دن کے لئے تو کوئی مقرر نہ ہو اور آخری دن آپ سب یہ کہیں کہ ہم بولنا چاہتے ہیں تو میرے لئے پھر بڑا مشکل ہو جائے گا۔ لہٰذا آج ہم حکمت عملی کے اصولوں پر بحث کو ملتوی کرتے ہیں۔ اب اس تحریک التوائے کار پر بحث شروع کرنے سے پہلے محرک صاحبان میں سے کوئی صاحب تحریک پیش کریں گے کہ اس مسئلے کو زیر بحث لایا جائے۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب والا! میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ ہاؤس کو In order کیجئے۔ اسمبلی کے قواعد و ضوابط میں ہے کہ سوائے اسمبلی بزنس کے اور کوئی کام نہ

کیا جائے۔
جناب سپیکر۔ حاجی صاحب' آپ تشریف رکھیں۔
جناب فضل حسین راہی۔ شکریہ۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر۔ میاں صاحب۔ آپ کی اس میں تحریک التوائے کار ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر ا میاں محمد اسحاق صاحب کی طرف سے ہے۔

5 جولائی کو لاہور میں بموں کے دھماکے۔

Mian Mahammad Ishaque Sir'I move:

that the Assembly do now adjourn-

میاں محمد اسحاق۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کاروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ 5- جولائی 1987ء کو لاہور ریلوے اسٹیشن اور جنرل بس سٹینڈ پر یکے بعد دیگرے تخریب کاری کے تین بموں کے دھماکے ہوئے جس سے کئی قیمتی جانیں برباد ہو گئیں اور سینکڑوں جانیں زخمی ہو گئیں۔ اس تخریب کاری کی اطلاع سرکاری طور پر بھی بذریعہ ٹی وی' ریڈیو پر دی گئی اور 6 جولائی 1987ء کے تمام اخبارات نے اس سانحہ کی خبر نمایاں طور پر شائع کی ہے۔ میں نے یہ دلخراش واقعہ کے نتائج خود دیکھے ہیں۔ مرنے والوں کے اعضاء بکھرے پڑے تھے۔ کوئی آنکھ نہ تھی جو اشکبار نہ ہو۔

ملک میں اس قسم کا یہ پہلا واقعہ نہیں ہوا بلکہ آئے دن ایسے دلخراش واقعات رونما ہو رہے ہیں اور حکومت اپنی ناکامی اور بے تدبیری پر خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے حالانکہ ہم نے حالیہ اجلاس کے دوران بھی حکومت کی توجہ اس امر کی طرف دلائی تھی کہ صوبہ پنجاب میں خطرناک قسم کا اسلحہ سمگل ہو رہا ہے اور یہ کسی بھی وقت برے نتائج برآمد کر سکتا ہے۔ مگر افسوس کہ حکومت کی طرف سے اس پر کوئی توجہ نہ دی گئی اور آج ہم معصوم شہریوں کی

ہلاکت پر آہ و فغاں کر رہے ہیں۔ اندریں حالات میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اسمبلی کی کاروائی ملتوی کی جائے اور اس سنگین مسئلہ پر بحث کی جائے۔

Mr Speaker: Motion moved is that the Assembly do now adjourn

اس میں جو صاحبان حصہ لینا چاہتے ہیں ان میں سب سے پہلے میں اس تحریک التوائے کار کے محرک حضرات کو دعوت دوں گا کہ وہ اس پہ اظہار خیال کریں۔ ان کے علاوہ جو صاحبان حصہ لینا چاہتے ہوں وہ مجھے بے شک اپنے نام کی چٹیں بھیج دیں یا ویسے وہ ہاتھ کے اشارے سے بتا دیں کہ وہ اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں۔

میاں محمد اسحاق۔ آج ہم ایک ایسے مسئلہ پر بحث کر رہے ہیں کہ جس پر ملک کا ہر شہری اشکبار ہے بلکہ خوف و ہراس سے دن رات بے چین ہے۔ جناب سپیکر پچھلا اجلاس جب ہوا تھا تو معزز اراکین نے یہ بات بڑی کھل کر اسمبلی میں کی تھی کہ ملک میں جو ناجائز اسلحہ سمگل ہو رہا ہے اس کی روک تھام کی جائے اور حکومت کو بار بار اس طرف متوجہ کیا گیا اپوزیشن ممبران نے خاص طور پر یہ بات حکومت کے نوٹس میں لانے کے لئے تاکہ کچھ نہ کچھ تدبیریں بروئے کار لائے۔ ہمارا کہنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ چیزیں جو ان کے گوش گزار نہیں ہیں وہ ان کو بتانا ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر سیدہ ساجدہ نیر عابدی کرسی صدارت پر متمکن ہوئیں)

جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں کہ ہم حکومت کے نوٹس میں بارہا یہ بات لائے کہ جو اسلحہ سمگل ہو کر ہمارے ملک میں آ رہا ہے اس سے برے نتائج برآمد ہونے والے ہیں۔ براہ مہربانی اس کے لیے کچھ نہ کچھ کیا جائے۔ حکومت نے اس طرف کوئی توجہ نہ دی بلکہ یہ ہوا کہ وزراء کرام سے بڑی بڑی کاریں چھین کر سپاہیوں اور تھانیداروں کو دی گئیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ابھی تک حکومت کا کوئی اہلکار یا حکومت کا کوئی وزیر یا حکومت سے تعلق رکھنے والا کوئی معزز رکن یہ بتائے کہ آج تک کسی صاحب کو کسی تخریب کار کو یا کسی بم کا دھماکہ کرنے والے کو گرفتار کیا گیا ہو یا اس کے خلاف کوئی ایکشن لیا گیا ہو۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ملک کی کتنی بڑی بدقسمتی ہے۔ کتنا نقصان اور کتنی جانیں ضائع ہونے کے بعد، خاص کر پنجاب کی حکومت،

آپ یقین جانیئے کہ جب میرے علاقہ میں سٹیشن پر یہ واقعہ رونما ہوا تھا میں نے جب خود وہاں جا کر دیکھا تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک عام آدمی بھی اس سے اندازہ کر سکتا تھا کہ بنچ پر بیٹھے ہوئے کتنے آدمی ہلاک ہوئے وہاں پریس کے سپاہی اور افسران اعلیٰ کھڑے ہیں اور ان کے ساتھ والے بنچ کے نیچے یہ بم رکھا گیا جس سے میرا خیال ہے کہ دس سے بھی زیادہ انسانوں کے اعضاء ہلاک ہونے کے بعد ہوا میں اڑتے ہوئے نظر آئے اور جب ہم نے ان کو دیکھا تو یقین جانیئے کہ ہر انسان کی آنکھوں میں آنسو بہہ رہے تھے اور ہر انسان اس کے متعلق سوچ رہا تھا۔ مناسب وقت پہ جو کاروائی ہونی چاہیے تھی اس میں بھی تاخیر کی گئی۔ نہ جانے ایسا کیوں کیا جا رہا ہے۔ یہ کروڑہا، یہ ارب ہا روپیہ جو پولیس اور دوسری انتظامیہ پر خرچ کیا جا رہا ہے، جناب سپیکر صاحبہ! میں آپ کی وساطت سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا حکومت کو کبھی خیال آیا ہے۔ ہم نے یہ سنا تھا کہ اگر ریلوے کے محکمہ میں کوئی ایسا واقعہ پیش آجاتا تو ریلوے کا وزیر بڑی فراخدلی سے اپنا استعفیٰ حکومت کو پیش کر دیتا تھا کہ میں اس محکمہ کو اور اس وزارت کو سنبھالنے میں ناکام ہوا ہوں لہٰذا میں اپنا استعفیٰ پیش کرتا ہوں۔ ہماری حکومت نے کبھی ایسے دل کھول کر نہیں کہا کہ ہم ان بموں کے دھماکوں پر قابو پانے میں ناکام رہے ہیں لہٰذا ہم اس کے لئے کچھ اور لوگوں کو بھی دعوت دیتے ہیں کہ وہ ہمارا ہاتھ بٹائیں یا تجاویز دیں کہ کیا تدابیر اور کاروائی ہونی چاہیے بلکہ ہوتا یہ ہے کہ ایک طرف تو یہ آتا ہے کہ ہم نے ایک آدمی پکڑ لیا اور وہ جس نے راولپنڈی میں بم چلایا تھا وہ گرفتار ہو گیا۔ دوسرے دن آئی۔ جی پولیس صاحب پریس کانفرنس کرتے ہیں کہ ہم پانچ لاکھ روپے انعام دیں گے۔ جو راولپنڈی میں بم چلانے والوں کی نشاندہی کرے گا۔ یہ متضاد بیانات جو آرہے ہیں اس سے میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کا آپس میں Coordination ہی نہیں ہے۔ اگر Coordination ہو تو کم از کم آئی جی صاحب جو بیان دیتے ہیں اور جو وزراء کرام بیان دیتے ہیں۔ ان کا آپس میں تضاد نہ ہو۔ اس لیے ابھی تک جو ملزمان ہیں، جو تخریب کار ہیں، جو ہمارے نہتے شہریوں کی ہلاکت کر رہے ہیں۔ ان کا پتہ لگانے میں اس لیے ناکام ہیں کہ حکومت کا آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ Coordination نہیں ہے۔ عوام کی خون پسینے کی کمائی ہوئی دولت کے ضیاع سے ابھی تک کچھ نتیجہ بر آمد نہیں ہوا خاص کر اس تخریب کاری کے عناصر کو منظر عام پر لانے کے

لیے ابھی تک کوئی بھی ذریعہ بار آور ثابت نہیں ہو سکا۔ میں سمجھتا ہوں کہ خاص کر آج کل جو کچھ بھی میں لاہور شہر میں دیکھ رہا ہوں کہ سکولوں میں جو خوف و ہراس ہے۔ آپ اندازہ کیجئے کہ بچے جب سکول سے واپس آتے ہیں تو ان کے رنگ فق ہوئے ہوتے ہیں کہ وہ سکول سے خیریت کے ساتھ گھر آ گئے۔ جب صبح گھر سے سکول جاتے ہیں تو اللہ اللہ کر کے اپنے ماں باپ کی پیشانی کو بوسہ دے کر جاتے ہیں کہ پتہ نہیں کون سے سکول میں آج بم پھٹ جائے گا۔ کیا خیریت سے ہم گھر واپس آئیں گے یا نہیں۔ یہ ننھے منے بچے۔ ہماری موجودہ نسلیں جن کے ذہنوں میں یہ خوف و ہراس پیدا ہو چکا ہے۔ یہ ہم نکالنے میں کیسے کامیاب ہوں گے محترمہ سپیکر صاحبہ۔ میں عرض کروں گا کہ حکومت کو اس کا بڑی جوانمردی کے ساتھ کچھ نہ کچھ ایکشن لینا چاہیے یا پھر ان کو یہ کہہ دینا چاہیے کہ ہمارے بس کی بات نہیں ہم اس کو کنٹرول کرنے میں ناکام ہو چکے ہیں۔ مگر یہ کبھی ایسے نہیں مانیں گے۔ یہ کہیں گے کہ لاہور میں جو بم چلانے والے ہیں ہم ان کے قریب قریب پہنچ چکے ہیں دوسرے دن پولیس کا بیان آئے گا کہ نہیں جناب پہنچے نہیں بلکہ اس کے لئے تو ہم تین لاکھ روپیہ انعام رکھ رہے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو بم چلانے والوں کا کوئی اتا پتا معلوم ہو تو ہم ان کو انعام دیں گے۔ ہمیں سمجھ نہیں آ رہی کہ لاکھوں روپیہ خرچ کر کے پولیس کو گاڑیاں دی گئیں اور لاکھوں کروڑوں روپے کا ان پر پٹرول خرچ کیا جا رہا ہے اور یہ کس لئے خرچ کیا جا رہا ہے؟ کیا حکومت اتنی بے بس ہو چکی ہے؟ کیا پولیس والے اتنے ناکارہ ہو چکے ہیں؟ کیا پولیس کے ہاتھ باندھ دیئے گئے ہیں کہ یہ اس ملک میں اپنی بے بسی اور اپنی بدقسمتی کا اظہار کر رہے ہیں۔ پولیس کے سراغ رسانی کے اتنے اتنے شعبے کھولے گئے ہیں یہ کس لئے کھولے گئے ہیں۔ پولیس کا بجٹ ہمارے سامنے آتا ہے اور ہم ان کے لئے اربوں روپے رکھتے ہیں وطن کے شریف شہریوں سے ٹیکس لے کر ان پر خرچ کیا جاتا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ان کو بڑی بڑی گاڑیاں دے دی جائیں اور یہ ان کو سڑکوں پر اور ہوٹلوں میں کھڑی کر کے رکھیں اور وہاں پر جو بھی ان کی من مرضی ہو یہ کرتے رہیں۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ حکومت ابھی تک ان کے متعلق کیا کرپائی ہے۔ اور کیا کرنے والی ہے؟ کم از کم انہیں عوام کو اور ان معزز اراکین اسمبلی کو اپنے اعتماد میں لینا چاہیے۔ ہم نے پچھلے بجٹ میں بھی عرض کیا تھا کہ ناجائز اسلحہ رکھنے والے کسی بھی

ملزم کو ابھی تک کوئی سزا نہیں دی گئی۔ صرف یہی سنا جاتا ہے کہ فلاں شخص۔ فلاں ملزم اور چور اسلحہ سمگل کرتا ہوا پکڑا گیا ہے۔ کوئی حکومت کا نمائندہ بتا دے کہ کسی کو کوئی سزا دی گئی ہو میرا خیال ہے کہ ابھی تک ایسا کوئی واقعہ سامنے نہیں آیا۔ سننے میں آیا ہے کہ اس کام کے لئے خصوصی عدالتیں قائم کی گئی ہیں لیکن ابھی تک ان کا کوئی وجود نہیں ہے۔ اگر وجود ہے تو کسی کا کیس بھی ابھی تک اس میں پیش نہیں ہوا۔ یہ اتنی تاخیر کس لئے کی جا رہی ہے۔ یہ ان لوگوں کو کھلا کیوں چھوڑا جا رہا ہے۔ ان لوگوں کو کیوں اتنا موقع دیا جا رہا ہے۔ کیا حکومت یہ چاہتی ہے کہ کچھ اور نہتے شہریوں کا قتل عام ہو؟ اگر یہ یہی چاہتے ہیں تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کی بدقسمتی ہے۔ گو کہ اپوزیشن تو ان کا کچھ نہ کر سکے مگر عوام ضرور ان سے بدلہ لیں گے۔ عوام اس بات کو سوچنے پر مجبور ہیں اگر انہوں نے اس کا بندوبست نہ کیا تو پھر عوام خود اس کا بندوبست کریں گے' اور پھر حکومت اس کا سامنا نہ کر سکے گی۔ ان واقعات کو سامنے رکھتے ہوئے حکومت کو سکولوں میں اور دوسری جگہوں پر جو تخریب کار ہیں ان کو پکڑنا چاہیے۔ اگر یہ بے بس ہیں تو پھر بھی ہمیں بتانا چاہیے کہ یہ ہمارے بس کا روگ نہیں ہے تاکہ عوام یا کوئی دوسرا ادارہ یا ہم لوگ ہی کم از کم اس کا کوئی بندوبست کریں۔ عوام کے ٹیکسوں سے جو رقم لے کر فضول ضائع کی جا رہی ہے براہ مہربانی اس سے گریز کریں۔ ان الفاظ کے ساتھ میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں اور اپیل کرتا ہوں کہ حکومت کو چاہیے کہ وہ ان تخریب کاروں کو جلد از جلد گرفتار کر کے انہیں کیفر کردار تک پہنچائے اور انہیں فوری طور پر سخت سزا دے۔ شکریہ!

محترمہ چیئر پرسن صاحبہ (سیدہ ساجدہ نیر عابدی) محمد افضل حیات صاحب آپ تقریر فرمائیں۔

جناب فضل حسین راہی۔ میرا خیال ہے کہ ابھی محرکین حضرات پورے نہیں ہوئے اور ابھی چودھری اصغر علی صاحب رہتے ہیں۔

محترمہ چیئر پرسن صاحبہ۔ جن لوگوں نے اپنی اپنی چٹیں بھیجی ہیں اس کے مطابق۔

جناب فضل حسین راہی۔ چٹوں کو بات علیحدہ ہے' جناب سپیکر ارشاد فرما رہے تھے کہ پہلے محرکین حضرات تقریریں کریں گے۔

محترمہ چیئرمین صاحبہ جی ٹھیک ہے پہلے محرک حضرات ہی تقریر کرلیں
جناب فضل حسین راہی میں آپ کا مشکور ہوں اور اس ترتیب سے ٹائم دیجئے گا
محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ اب جو بھی اس کے محرک ہیں بیان فرمائیں۔
چودھری اصغر علی گجر۔ شکریہ محترمہ چیئرمین پرسن صاحبہ! لوگوں کی جان و مال کی حفاظت حکومت کی ذمہ داری ہے اور بموں کے ذریعے پاکستانی شہریوں کے قتل عام کا سلسلہ کافی دیر سے چلا آرہا ہے۔ جس پر حکومت اس وقت تک کسی ملزم کو پکڑنے میں ناکام رہی ہے اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے اور اطلاع ابھی تک کہیں سے نہیں آئی کہ حکومت نے ایسے کسی ملزم کو پکڑا ہے یا ایسے کسی گروہ کی نشاندہی کرلی ہے۔ اور اس وقت عوام میں خوف و ہراس کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ جو ادارہ اپنے کام میں ناکام ہو جائے جو گروہ اپنے فرائض میں ناکام رہے وہ اس کی باقاعدہ ذمہ داری قبول کرے لیکن اس کی ناکامی کی ذمہ داری بھی نہ تو حکومت کی طرف سے ابھی تک سامنے آئی ہے اور نہ ہی اس ادارے کی طرف سے کہ جس پر اس گروہ یا اس ملزم کو گرفتار کرنے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ پولیس کو چاہیے کہ وہ مانے کہ وہ اس کام میں ناکام رہی ہے اور حکومت نے بھی اس بات کا اعتراف نہیں کیا۔ چاہیے تو یہ تھا کہ اس وقت کے ذمہ دار پولیس افسران اور حکومت جو اس بات کی اجتماعی طور پر ذمہ دار ہے اپنی ذمہ داری قبول کرتی اور عوام کو اس بات سے آگاہ کرتی اور ایسا نہ ہوا اور یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ اس کے علاوہ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں' اس بات کے لئے ان ملزمان کا کھوج لگانے کے لئے ہمارے بہت سارے پولیس افسران کو غیر ممالک بھیجا جا رہا ہے تاکہ وہاں سے اس مقصد کے لئے تربیت حاصل کی جا سکے اور تربیت حاصل کرنے کے بعد وہ دوبارہ اس ملک میں آکر ان ملزمان کا سراغ لگا سکے۔ میں حکومت کی اس تجویز سے اختلاف کرتا ہوں کہ یورپ میں جو جرائم ہوتے ہیں ان کی نوعیت اور حیثیت الگ ہوتی ہے اور جو لوگ وہاں پر جرائم کرتے ہیں ان کا طریقہ کار الگ ہوتا ہے۔ ہمارے ملزمان اور یورپ کے ملزمان کا جرم کے ارتکاب کرنے کا طریقہ الگ الگ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو پولیس افسران یورپ میں جا کر اس کام کی تربیت لیں گے وہ ہمارے ملک میں آکر کسی حالت میں بھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ یہاں کے لوگ اور یہاں کے افسران اپنی ذمہ داری سے اس

بات کی تحقیق کریں اور اس تحقیق کے لئے کوشاں رہیں کہ ہمارے ملک کے لوگ کس طریقے سے جرم کرتے ہیں اور ان کی جرائم کرنے کی نوعیت کیا ہے؟ وہی لوگ اور ذمہ دار افسران اس میں کامیاب ہو سکتے ہیں اور عین ممکن ہے کہ یورپ میں وہاں کی حکومت ہمارے افسران کو غلط راستے پر ڈال دے اور ان کا راستہ غلط متعین کر دے۔ اور اس سے ہماری حکومت غلط راستے پر جا نکلے گی۔ اور عین ممکن ہے کہ ہم ان ملزمان کو پکڑتے پکڑتے ان کی عین تقویت کا باعث بن جائیں۔ میں یہ تجویز بھی اہل اقتدار کو دیتا ہوں کہ اس سے پہلے وہ اپنے افسران کو یورپ بھیج کر ان کو تربیت دلوائیں بہتر یہ ہے کہ وہ اپنے ملک میں رہ کر تربیت حاصل کریں۔ اس کے لئے تجاویز ترتیب دیں۔ اس کے لئے کوشاں رہیں اور یہی بہترین طریقہ کار ہو گا ان ملزمان کی گرفتاری کا بجائے اس کے کہ ہم ان لوگوں پر انحصار کریں جو ہمارے کسی حالت میں بھی خیر خواہ نہیں ہیں۔

جناب والا! اس کے علاوہ ایک یہ عرض کروں گا کہ جس طرح بڑے بڑے شہروں میں بموں کے دھماکوں کو روکنے کے لئے آلات کا انتظام کیا گیا ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ ہر ضلع کی سطح پر ان آلات کا انتظام کیا جائے اور ہر ضلع میں ایک آلے کا ہر قیمت پر بندوبست کیا جائے۔ جہاں جہاں ہر ضلع میں پولیس متعین ہے وہاں پر پولیس کے ذمہ داروں کو ہر قیمت پر وہ آلہ دیا جائے۔ اس کی قیمت کوئی زیادہ نہیں ہے۔ اگر یہ بات کر لی جائے تو انتظامات کے لئے بہترین طریقہ ہو گا۔

جناب والا! اس سلسلے میں ایک اہم بات جو میں کرتا چلوں وہ یہ ہے بہت سے لوگ بلکہ بہت کم لوگ ان بموں کے دھماکوں سے اپنی پالیسی کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں یا اس قسم کا زور معاشرے پر اور پبلک پر دے رہے ہیں کہ حکومت پاکستان افغانستان کے معاملہ میں اپنی پالیسی کو تبدیل کر لے۔ میں اس پالیسی پر واضح طور اپنی بات بتانا چاہتا ہوں کہ حکومت پاکستان کو یا پاکستانی شہریوں کو افغانستان کے معاملہ میں اس پالیسی کو کسی حالت میں تبدیل نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس وقت تک روس افغانستان کے راستے پاکستان میں آنے میں ناکام رہا ہے اب وہ بموں کے ذریعہ سے پاکستان تک پہنچنے کے لئے اپنا راستہ بنا رہا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت کو اپنے عوام کو اعتماد میں لینا چاہیے اور اعتماد میں لینے کے بعد روس کی یورپ کی

یا بڑے بڑے ممالک کی جو پاکستان کی سلامتی کے خواہاں نہیں ہیں۔ ان بموں کے ذریعے پاکستان تک آنے کا راستہ بند کر دینا چاہیے۔ یہ ایک ایسا گھناؤنا طریقہ ہے جو افغانستان کی کٹھ پتلی حکومت نے اختیار کیا ہے یا روس نے اختیار کیا ہے کہ پاکستان کے عوام کو ان بموں کے ذریعہ سے ہراساں کرنا چاہتے ہیں اور حکومت کو انہوں نے ناکام کیا ہے اس حد تک جو اس وقت تک حالات جا رہے ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ حکومت بموں کے دھماکے کرنے والے ملزمان کو پکڑنے میں ناکام رہی ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ لوگ اس بات کو تسلیم کر لیں کہ ان بموں سے بچنے کے لئے ایک ایسی پالیسی کو ہمیشہ کے لئے اپنے اوپر مسلط کر لیں جو حق پر مبنی نہ ہو۔

جناب والا میں آخر میں پھر یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ حکومت کو اور عوام کو اپنے اندر اتحاد پیدا کر کے مقابلہ کرنا چاہیے نہ کہ اس پالیسی پر ضرب آنی چاہیے جو کہ پاکستان یا پاکستان کے عوام نے اس وقت تک اختیار کر رکھی ہے کہ وہ افغان مہاجرین کی امداد کر کے اور مجاہدین کو جو اخلاقی طور پر امداد پہنچا رہے ہیں ان سے پیچھے ہٹ جائیں اس سے یہ ہو گا کہ ہم جو کسی جگہ یا مختلف جگہوں پر ہٹ رہے ہیں یہ آنے والے کل میں اگر اس پالیسی سے پیچھے ہٹ گئے تو پھر زبردستی وہ لوگ ہمارے گھروں تک ہمارے ملک میں آجائیں گے اس سے ہماری آزادی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ○

وزیر قانون۔ جناب والا پیشتر اس کے کہ میرے فاضل دوست اپنی تقریر شروع کریں میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہوں گا۔ چونکہ دو گھنٹے کا وقت اس تحریک پر بحث کے لئے مقرر ہے۔ اس میں ہمارے کافی سارے فاضل ممبران اظہار خیال کرنا چاہتے ہوں گے۔ ویسے تو محرک حضرات دس منٹ بول سکتے ہیں دیگر حضرات کے لئے بھی آپ ٹائم مقرر کر سکتے ہیں لیکن اس بات کا بھی خیال رہے کہ اس دو گھنٹے کے اندر جو بیس منٹ ہیں وہ جواب کے لئے گورنمنٹ کو دینا ہوں گے قواعد انضباط کار کے مطابق بیس منٹ ملنے چاہیں۔ جس وقت یہ بحث شروع ہوئی اس کے اندر احاطہ کرتے ہوئے اور تقاریر کا محدود ٹائم مقرر کر کے جو کہ آپ کر سکتی ہیں اس کے مطابق ایوان کو چلایا جائے کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کا جواب بروقت نہ

دیا جا سکے۔ آج اس کو Close کرنا چاہتے ہیں۔
محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ کیا آپ یہ بتائیں گے کہ اس کو شروع ہوئے کتنا ٹائم ہوا ہے۔ دو گھنٹے میں سے کتنا وقت گزر چکا ہے۔
وزیر قانون۔ 7 بجکر 10 منٹ پر غالباً شروع ہوا تھا۔
میاں محمد اسحاق۔

Rule 72 - "A Speech during the debate on a motion for adjournment shall not exceed ten minutes in duration.

Provided that the mover, and the Minister (or Parliamentary Secretary) Concerned, may Speak for twenty minutes each."

وزیر قانون۔ درست ہے تسلیم کرتے ہیں۔
میاں محمد اسحاق۔ کیا آپ اس کو تسلیم کرتے ہیں؟ ذرا اونچی آواز میں بول دیجئے۔
محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ میں ریاض حشمت جنجوعہ صاحب سے گزارش کرتی ہوں کہ تقریر فرمائیں۔

Minister for Law: But, still, the Speaker can limit the time in view of the number of speakers.

Mian Muhammad Ishaq: Not for the mover.

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ اس میں گزارش ہے کہ محرک کے لئے بیشک 20 منٹ ہیں لیکن ہم 9 بجے تک اس کو جاری رکھیں گے۔ 9 بجنے میں جب 20 منٹ ہوں گے اس وقت منسٹر صاحب سے گزارش کریں گے کہ آپ اس کو wind up کیجئے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم!

میں کس کے ہاتھ پہ اپنا لہو تلاش کروں
تمام شہر نے پہنے ہوئے ہیں دستانے

جنابہ صدر نشین صاحبہ! آج جبکہ چار سو دھماکوں کا شور برپا ہے۔ وحشت و بربریت' خوف و ہراس کے مہیب سائے وطن عزیز کے طول و عرض میں چھائے ہوئے ہیں اور آج پاکستان کا ہر ایک شہری ایک دوسرے کو خوف و شک کی نگاہ سے دیکھ رہا ہے۔ اور پوری پاکستانی قوم بارود کے ڈھیر پر بیٹھی ہوئی ہے۔ حکومت ہندوستان کی خفیہ ایجنسی "را" اور افغانستان کی خفیہ ایجنسی "خاد" پر پاکستان میں تخریب کاری کے الزامات لگا رہی ہے۔ کچھ لوگوں کا نقطہ نظریہ بھی ہے کہ وہ ملک جو خلیج کی سیاست میں ہیں مہرے کے طور پر استعمال کرنا چاہتا ہے وہ کبھی ارشد پرویز کے کیس کا بہانہ بنا کر ہماری امداد بند کرتا ہے اور کبھی اندرون ملک عدم استحکام پیدا کر کے ہمیں بلیک میل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کچھ لوگ اس نقطہ نظر کے بھی حامی ہیں کہ مشرقی پنجاب کے مخصوص حالات اور افغان پالیسی کی وجہ سے ہمیں تختہ ستم بنایا جا رہا ہے۔ تو ان حالات میں جناب والا کیا ہم صرف اس بات پر مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں کہ امریکہ کا صدر ریگن ہمیں افغان پالیسی اپنانے پر سلام کہہ رہا ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا ریگن کا یہ سلام میرے وطن کی اندرون ملک اور بیرون ملک سلامتی کا ذمہ دار ہو سکتا ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ منافقت کی اس سیاست گری میں میرے وطن کو کیوں تماشا بنایا جا رہا ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ شخصی اقتدار کے محل کو اہل وطن کے خون سے کیوں سجایا جا رہا ہے۔ لاہور کے قلعہ لچھمن سنگھ سے لے کر لاہور کی فروٹ مارکیٹ تک پھیلے ہوئے انسان کی سرخ لکیر کیا اس بات کی شاہد نہیں ہے کہ ہماری سول حکومت اور انتظامیہ امن قائم رکھنے کی اہلیت نہیں رکھتی۔

جناب والا! محرم الحرام کے موقعہ پر ہر ضلعی ہیڈ کوارٹر پر فوجیوں کی طلبی اور ان کی موجودگی کیا اس بات کا کھلا اعتراف نہیں ہے کہ ہماری سول انتظامیہ امن قائم کرنے میں عاجز آ چکی ہے اور اس فلسفہ کو بھی تقویت دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ ہمارے ملک میں ہر مرض کا علاج فوج ہے۔ جناب والا دنیا کی مہذب حکومتیں اور مہذب معاشرہ میں سول حکومتیں

عوام کے جان و مال ان کی عزت آبرو اور امن کے قیام کی ذمہ دار ہوتی ہیں مگر ہمارے ملک میں ایک نئی رسم چل نکلی ہے کہ جب حکومت اپنے فرائض سے اپنی ذمہ داریوں سے راہ فرار اختیار کرتی ہے تو بموں کے قتل و غارت کے اور تخریب کاری کے واقعات کے الزامات کبھی افغانستان پر کبھی ہندوستان پر کبھی روس پر اور کبھی ان کے فرضی ایجنٹوں پر لگا دیتی ہے۔

جناب والا! میں ان حالات میں آپ کی وساطت سے اس معزز حکومت سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک نیا فلسفہ ایک نئی اصطلاح کیوں رواج پا رہی ہے؟ جب سول حکومت کسی ملک کا نظام چلانے کی اہل نہیں رہتی تو وہ حکومت فوری طور پر مستعفی ہو جایا کرتی ہے۔ مگر آج ہماری حکومت جب امن و امان قائم کرنے سے عاجز آ چکی ہے تو وہ اس امن و امان کی ذمہ داری کے الزامات خفیہ ہاتھوں پر لگا رہی ہے۔ میں حکمرانوں سے یہ سوال کرتا ہوں کہ کیا وہ خفیہ ہاتھ اس قدر طاقت ور ہیں کہ تم ان کا نام تک لینے سے ڈرتے ہو؟ میں پوچھتا ہوں کہ اگر تم ان کا نام لینے سے ڈرتے ہو تو تمہیں پھر اس ملک کے اقتدار اعلیٰ پر مسلط رہنے کا قطعاً کوئی حق نہیں۔ جناب والا ہماری حکومت اور کسی بھی مہذب معاشرے کی کوئی بھی سول حکومت آئینی اور اخلاقی طور پر اس امر کی پابند ہوتی ہے کہ وہ ملک کے اقتدار اعلیٰ کے تحفظ عوام کے مال و جان ان کی عزت و آبرو کے تحفظ اور قیام امن کی قسم کھاتی ہے۔ جب اس دنیا کا سب سے بڑا عادل خلیفہ جو رشد و ہدایت اور عدل و انصاف کا پیکر تھا۔ وہ مکے کی گلیوں میں اس لیے لرزہ براندام ہو جاتا ہے کہ اگر دجلہ کے کنارے ایک کتا بھی مارا گیا تو قیامت کے دن عمر (رضی اللہ عنہ) کو اس کے لیے جوابدہ ہونا پڑے گا۔ تو میں پوچھتا ہوں کہ کیا بموں کے دھماکوں میں گولیوں کے شور میں اور کلاشنکوف کی اگلی ہوئی آگ میں جو زندہ انسان لقمہ اجل بن رہے ہیں کیا موجودہ حکومت قیامت کے دن خدا کے سامنے اس کے لیے جوابدہ ہو گی یا نہیں؟ خدا تو عادل ہے۔ خدا انسانی خون کی حرمت کی قسمیں کھاتا ہے اور خدا کا یہ اعلان ہے کہ جس نے ایک انسانی خون کی حرمت کا احساس کیا۔ جس نے ایک انسانی خون کو بچایا اس نے پوری انسانیت پر احسان کیا اور جس نے ایک انسان کو قتل کیا اس نے پوری انسانیت کو قتل کر دیا۔

جناب سپیکر! مقام افسوس ہے کہ آج میرے وطن میں ایک مرنے والے شخص کی

لاش کی قیمت پچاس ہزار روپے مقرر کردی گئی ہے۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ایک جاگیر دار جب یورپ سے ایک کتا درآمد کرتا ہے تو اس کتے کی درآمد پر لاکھوں روپے خرچ ہوتے ہیں۔ لیکن میرے وطن میں ایک انسان کی جان کی قیمت ایک ولایتی اعلیٰ نسل کے کتے سے بھی کم مقرر کردی گئی ہے۔ اے اقتدار کے نشے میں مخمور رہنے والو۔ وزارتوں کے مقدر بدل جایا کرتے ہیں۔ جس حکومت میں ایک بوتل خون دینے والے ڈی ایس پی کو ایس پی کے عہدے پر ترقی دے دی جائے۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا اس دور حکومت میں سینکڑوں انسانوں کے خون کی ہزاروں بوتلوں کا حساب جو وطن عزیز کی فضاؤں میں قطرہ قطرہ بن کر بکھر گیا۔ اس خون کا خراج اور اس خون کا حساب لینے کا حق اس قوم کو ہے یا نہیں؟ جناب والا آج ملک میں دہشت گردی اور تخریب کاری کے خاتمے کے لئے خصوصی عدالتوں کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے اور کالے قانون بنائے جا رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ کسی جرم کا خاتمہ اس وقت تک نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ اس کے اصل محرکات اور اصل اسباب کو تلاش نہ کیا جائے۔ دنیا کے ایک مہذب ملک میں جب جیب کٹنے کی وارداتیں حد سے بڑھ گئیں تو اس حکومت وقت نے تنگ آکر جیب کترے کو سرعام سزائے موت دینے کا اعلان کردیا۔ لیکن وہ قوم سزا کے اس عمل سے اس قدر عاجز آگئی کہ جب کسی جیب کترے کو سرعام پھانسی پر لٹکانے کے لئے کسی چوک یا چوراہے پر لایا جاتا تو اس وقت پھانسی کے اس روح فرسا منظر کو دیکھنے کے لئے جب لاکھوں انسان جمع ہوتے تو وہاں بھی ہزاروں انسانوں کی جیبیں کاٹی جاتی تھیں۔ جناب والا! یہ قوم مارشل لاء کے کوڑے اپنی کمر پر کھا کھا کر بے حس ہو چکی ہے۔ جس قوم کے لاتعداد سپوتوں کو مارشل لاء کی عدالتوں سے سزائیں دے کر انصاف کے فطری اصولوں کا خون کر کے تختہ دار پر لٹکایا گیا اس قوم کے مجرموں کو کوٹ لکھپت جیل کے باہر سرعام پھانسی گھر تعمیر کر کے سزائیں دی گئیں۔ اور مقصد صرف یہ تھا کہ قوم کے ذہن پر مارشل لاء کا خوف مسلط کیا جائے۔ اور مارشل لاء کا خوف مسلط کرنے کے لئے اس قدر غیر انسانی حربے استعمال کیے گئے کہ دنیا بھر میں حقوق انسانی کی علم بردار تنظیمیں چیخ اٹھیں۔ مگر اس طرح سے لوگوں کے دلوں میں قانون اور سزا کا خوف پیدا ہونے کی بجائے لوگ خوف سے بے نیاز ہو گئے۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ مارشل لاء کے دور میں بھی آبروریزی کے قتل کے ڈکیتی کے اور

سرعام قتل کے واقعات بدستور ہوتے رہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ محض کسی کو سزا دے کر سزا کے عمل کو تیز تر کر کے جرائم سے روکا نہیں جا سکتا جب تک کہ اس کے اصل محرکات کو تلاش نہ کیا جائے۔ جناب والا میں کہتا ہوں کہ جرم کے مقابلے میں سزا کوئی تیر بہدف نسخہ نہیں ہے۔ اس کے اسباب تلاش کرنے چاہیں۔ اگر اسباب سیاسی ہوں تو سیاسی عمل کو آزاد کر دینا چاہیے اگر اسباب معاشی ہوں تو لوگوں کو معاشی آزادی دے دینی چاہیے۔ اگر واقعات و اسباب سماجی ہوں تو سماج کے رسم و رواج اور اس کے بندھنوں کی گرفت کو ڈھیلا کر دینا چاہیے۔ اور اگر اسباب خارجی ہوں تو خارجہ پالیسی کو حقیقت پسندانہ اور اجارہ دار عالمی قوتوں کی کاسہ لیسی سے بالا تر کر دینا چاہیے۔ جناب والا! آج کوئی شخص بھی اس تلخ حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ میرے وطن عزیز میں نہ گھر محفوظ ہیں نہ سڑکیں محفوظ ہیں نہ بازار محفوظ ہیں نہ درسگاہیں محفوظ ہیں۔ آج موت، عدم تحفظ اور خوف و ہراس کا عفریت جبڑے کھولے کھڑا ہوا ہے۔ بم کی افواہ سنتے ہی دفتروں میں، درسگاہوں میں، بازاروں میں اور پبلک مقامات پر بھگدڑ مچ جاتی ہے۔ اور پچھلے چند ماہ میں بموں کے دھماکوں کے جتنے ہلاکت خیز واقعات ہوئے ہیں اور اجتماعی قتل کی جتنی وارداتیں ہوئی ہیں۔ ان کی مثال دنیا میں کہیں نہیں ملتی۔ جناب والا! آج ماں کی مامتا سر راہ تڑپ رہی ہے۔ آج لوگوں کی متاع حیات سر عام لٹ رہی ہے۔ آج بچے سر راہ یتیم ہو رہے ہیں۔ آج سہاگنوں کے سہاگ لٹ رہے ہیں۔ مگر وہ ادارہ جن پر امن کے قیام کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ان کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ آج میرے ملک کے ایک تھانیدار کے پاس اتنا وقت تو ہے کہ وہ کسی کے جلسے کی رونق کو دوبالا کرنے کے لیے بسیں پکڑے اور سامعین فراہم کرے مگر اس کے پاس بم کا کھوج لگانے کے لئے وقت نہیں ہے۔ آج میرے صوبے کا ایک ایس پی انجمن اور مبین ملک کی صلح تو کروا سکتا ہے مگر وہ کسی تخریب کار کو گرفتار نہیں کر سکتا۔ جناب والا! میں آخر میں حب الوطنی کے تقاضے کو پیش نظر رکھتے ہوئے تمام متحارب سیاسی قوتوں سے وطن کے نام پر یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ ایک دوسرے پر تخریب کاری، اور دھماکوں کی تہمتیں لگانے کی بجائے اپنے اصل دشمن کو تلاش کریں اور اس کے خلاف سینہ سپر ہو جائیں۔ کیونکہ میرا ایک سیاسی کارکن کی حیثیت سے یہ ایمان ہے کہ اگر وطن سلامت ہے تو

سیاست بھی چلے گی اور اقتدار کی دلہن سے ہمکنار بھی ہوا جا سکتا ہے اور خدانخواستہ اگر وطن کی آبرو پر حرف آگیا تو نہ سیاست ہوگی نہ اسمبلیاں ہوں گی۔ نہ حکومت ہوگی نہ اقتدار ہوگا۔ لیکن افسوس ہے کہ ہم ان تمام چیزوں سے بے نیاز ہو کر ایک دوسرے پر الزام لگا کر نفرتوں کی ایسی فصل کاشت کر رہے ہیں جسے ہماری آئندہ نسلوں کو برداشت کرنا ہوگا۔ جناب والا! وطن عزیز کے طول و عرض میں آج جس قدر تخریب کاری ہو رہی ہے اور جس طرح سازشوں کے تحت لوگوں کو بموں کے دھماکوں سے اڑایا جا رہا ہے۔ میرا یہ ایمان ہے کہ اس ملک میں ایسے خفیہ ہاتھ موجود ہیں جو اس ملک میں سیاسی عمل کو مفلوج کر دینا چاہتے ہیں جو اداسیاں، مایوسیاں اور اضطراب پھیلا کر رات کے اندھیرے میں اس ملک کے اقتدار اعلےٰ پر قابض ہونے کے عادی ہو چکے ہیں۔ ان ہاتھوں کو روکنے کے لیے آج ضرورت ہے کہ تمام سیاسی عناصر نظریاتی اختلافات کو ایک طرف رکھ کے متحد ہو جائیں۔ اور انہی کے حوالے سے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ:

ہے اہتمام گریہ و ماتم چمن چمن
رکھے ہیں مقتلوں میں گنڈاسے سجے ہوئے
بے وجہ تو نہیں ہیں چمن کی تباہیاں
کچھ باغباں ہیں برق و شرر سے ملے ہوئے

جناب سپیکر! آپ میری بات سے اتفاق کریں گے کہ دنیا کے جمہوری ممالک میں اور دنیا کے جمہوری معاشروں سے تاریخ ایسی مثالوں سے اٹی پڑی ہے۔ جب اندرون ملک سیاسی اور جمہوری حکومتیں امن قائم رکھنے میں انتشار، انارکی اور فساد کی وجہ سے ناکام ہو جاتیں ہیں۔ تو وہ مستعفی ہو جایا کرتیں ہیں۔ جناب والا میں آج یہ بات کہنے کی جسارت کر رہا ہوں کہ وطن عزیز کے وہ بیٹے جو ماؤں کی دلوں کی دھڑکنیں کبھی تھے اس ملک کے عظیم محب وطن علماء جو حب الوطنی کے نقیب تھے اور اس ملک کے وہ معصوم بچے جو میرے وطن کے مستقبل کے نصیب تھے یا تو ان کے قاتلوں کو زنجیر بکف اس قوم کے سامنے لایا جائے یا یہ پھر حکومت اپنی ناکامیوں کا ماتم کرتے ہوئے مستعفی ہو جائے۔

یہ عرض ستم سلسلہ دار کہاں تک

رستے میں اندھیروں کی یہ دیوار کہاں تک
اے صبح ! میرے دیس میں تو آکے رہے گی
روکیں گے تجھے سب طرفدار کہاں تک۔

شکریہ

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ محمد صفدر شاکر صاحب کیا آپ اس تحریک التواء پر گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔

جناب محمد صفدر شاکر۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ واجب الاحترام جناب سپیکر صاحبہ میں آپ کا ممنوں ہوں کہ آپ نے دھماکوں کے متعلق تحریک التواء پر بولنے کا موقع دیا۔ محترمہ سپیکر صاحبہ صوبہ پنجاب اور پاکستان کے دوسرے صوبوں میں پچھلے دنوں جو دھماکوں کے واقعات ہوئے ہیں ان کے پیچھے ایک بڑی گہری سازش ہے۔ اس سازش کا مطلب صرف یہ ہے کہ پاکستان کے اس موقف کو ختم کیا جائے جو پاکستان افغانستان کے متعلق قائم کیا ہے لیکن یہ ان لوگوں کی بھول ہے کہ ہم ان کے ایسے گندے کارناموں سے اپنی پالیسی سے ہٹ جائیں گے ہم مرسکتے ہیں ہم مٹ سکتے ہیں مگر ہم اپنے اصولوں پر کبھی سودا نہیں کرسکتے۔ یہ دھماکے صرف اس لئے کئے جارہے ہیں کہ موجودہ حکومت کو ختم کیا جائے کیونکہ یہ وہ حکومت ہے۔ جس نے 40 سال کے بعد اس ملک کو جمہوریت دی اور جمہوریت بھی ایسی دی اور اللہ کے فضل و کرم سے ہر شخص یہ محسوس کر رہا ہے کہ ہمیں آزادی ملی ہے۔ اس حکومت نے دیہات اور شہروں کی ترقی کے لئے جو پروگرام دیا ہے اس سے میرے شہر اور دیہات کے رہنے والوں نے یہ محسوس کیا ہے کہ 40 سال کے بعد ہمیں ایسی حکومت ملی ہے جس نے ہماری مشکلات کا احساس کیا ہے لیکن میں یہ واضح طور پر کہہ دینا چاہتا ہوں کہ یہ حکومت جو آج چل رہی ہے۔ یہ ایک صحیح جمہوری حکومت ہے۔ یہ ایک جمہوری طریقے سے قائم ہوئی ہے۔ لیکن اس کو ایسے ہتھکنڈوں سے نہیں ہٹایا جا سکتا اور اس دھماکہ میں جہاں دوسرے لوگ جو باہر سے آکر چند ٹکوں کی خاطر قیمتی جانوں سے کھیلتے ہیں وہ بھی انشاء اللہ سزا سے نہیں بچ سکیں گے۔ اور انشاء اللہ، اللہ کے فضل و کرم سے وہ دن آنے والا ہے کہ ان لوگوں پر ایسی سخت گرفت پڑے گی اور ان لوگوں کو سرعام پھانسی دی جائے گی میں یہ بات سب کے سامنے

کھلی رکھتا ہوں ایسی جمہوریت میں ایسے واقعات ہوتے ہیں کیونکہ باہر کی طاقتیں اس اسلامی حکومت کو برداشت نہیں کر سکتیں وہ چاہتے ہیں کہ اس حصے کو ختم کر دیں لیکن یہ ان کی بھول ہے جب تک اس ملک میں ایک بھی کلمہ گو ہے اس ملک کی عظمت پر ایک حرف بھی نہیں آسکتا اور انشاء اللہ یہ ملک قائم و دائم رہے گا اور جو لوگ سیاست سوچتے ہیں کہ یہاں گڑ بڑ کرنے کے بعد یہ اسمبلیاں ختم کر دیں گے وہ یہ بات بالکل اپنے دماغ سے نکال دیں۔ یہ اسمبلیاں انشاء اللہ 1990ء تک قائم رہیں گی۔ اور یہ جمہوریت قائم رہے گی ہماری اور ان کی سوچ میں یہی فرق ہے۔ ہم تو یہ کہتے ہیں۔

اپنا شیوہ ہے جلاتے ہیں اندھیروں میں چراغ
ان کی سازش ہے زمانے میں جولا علاج رہے

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پاکستان کو قائم و دائم رکھے۔ اور ان مجرموں کو جنہوں نے یہ حرکتیں کیں ہیں ان کو اس مقام پر پھانسی دی جائے گی۔ جن مقامات پر انہوں نے یہ واقعات رونما کئے ہیں۔ شکریہ۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب سپیکر میرا ایک سوال ہے کہ ان کو کب پھانسی دی جائے گی؟

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ شاہ صاحب! آپ یہ سوال اپنی تقریر کے دوران فرمائیے۔ اس طرح آپ ان کی تقریر میں سے سوال نہیں چن سکتے۔ میں گذارش کروں گی میاں افضل حیات سے اب ہم وقت کا تعین کرتے ہیں ہمارے پاس چار مقرر ہیں میرا خیال ہے کہ اگر آپ دس منٹ لیں تو پھر ہم 20 منٹ وزیر صاحب کو اختتامی تقریر کے لئے دے سکتے ہیں۔

میاں محمد افضل حیات۔ جناب سپیکر آپ کی بڑی مہربانی میں زیادہ وقت نہیں لوں گا تاکہ اس پر زیادہ سے زیادہ حضرات بات کر سکیں جناب والا ہر ملک کا اور ہر ریاست کا جو بنیادی فرض یہ ہے کہ وہ اپنے عوام کے جان و مال کی حفاظت کرے۔ چاہے اس کی اس کو جو بھی قیمت ادا کرنا پڑے۔ اگر کوئی ملک یا کوئی ریاست اپنے عوام کے جان و مال کی حفاظت نہیں کر سکتی تو پھر حکومت کیا اس ملک کے وجود کا بھی کوئی جواز نہیں رہتا۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ جہاں تک فلاحی مملکت کی بات ہے۔ اس میں حکومت کا سب سے اولین فرض یہ ہے کہ وہ اپنی عوام کے جان و مال کی پوری طریقے سے حفاظت کرے۔ لیکن آج یہ دیکھنے میں آیا ہے

کہ ہمارے ملک میں نہتے عوام کے جان و مال کی حفاظت نہیں ہو رہی اور معصوم بچے عورتیں مرد ایک سازش کے ذریعے ایک سانحہ سے گزر رہے ہیں میں اس کی ذمہ داری تھانیدار پر بھی ڈالوں گا۔ میں کوشش کروں گا کہ اگر ڈالنی ہے تو میں کسی بڑے تھانیدار پر ڈالوں گا۔ ہمیں یہ دیکھنا پڑے گا کہ اس کی وجوہات کیا ہیں میرے نزدیک اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ مارشل لاء حکام نے اپنے اقتدار کو بڑھانے کے لئے اپنے ملک کو بین الاقوامی سیاست میں ایک مہرہ کے طور پر استعمال ہونے کی اجازت دی جس کی وجہ سے ہم چاروں طرف سے گھرے ہوئے ہیں اور اس وقت بغیر اعلان جنگ کے ہم جنگ کی حالت میں ہیں اور عوام کو یہ سمجھ نہیں آرہی کہ یہ تو کہا جا رہا ہے کہ یہ ایک بین الاقوامی سازش ہے۔ لیکن یہ نہیں بتایا جا رہا ہے کہ یہ سازش کس طرف سے ہو رہی ہے اور یہ بھی بیان آچکے ہیں کہ ہمیں پتہ ہے کہ ہمارے ساتھ یہ کون کر رہا ہے کہ یہ کون سا خفیہ ہاتھ ہے اور کون سی طاقت ہے۔ جو یہ بموں کے دھماکے پاکستان میں کروا رہی ہے۔ اب پوچھنے والی بات یہ ہے۔ اگر یہ پتہ ہے کہ وہ کونسی طاقت کروا رہی ہے تو اس کے خلاف کاروائی کیوں نہیں کی جاتی اگر کوئی بین الاقوامی طاقت ہے کیونکہ اپنے جان و مال سے کوئی چیز عزیز نہیں ہے۔ اور اپنے ملک کی سالمیت سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں اس کے خلاف کیوں کاروائی نہیں کی جاتی اسے بین الاقوامی اداروں میں کیوں ننگا نہیں کیا جا رہا ہے۔ اور اس کے خلاف مختلف طریقے کیوں اختیار نہیں کئے جا رہے ہیں؟ صرف اس لئے کہ اس جنگ میں نہتے عوام مر رہے ہیں۔ فوجی نہیں مر رہے۔

جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ اس کے لئے جہاں پر دوسرے چھوٹے چھوٹے طریقے استعمال کئے جا رہے ہیں جن کا کوئی فائدہ نہیں پہنچ رہا سب سے ضروری ہے کہ ہم بین الاقوامی سیاست میں اپنے مجرموں کو ننگا کریں اور ان کے خلاف کاروائی کی جائے۔ جناب والا! چونکہ یہ ایک جنگی صورت حال ہے۔ اس میں ہر کوئی اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھ رہا ہے۔ یہ ایک پارٹی، ایک حکومت کا کام نہیں ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ حکومت سب سیاسی پارٹیوں کو عوام کو اس سلسلے میں اعتماد میں لے اور ان کو بتائے کہ یہ کیا وجہ ہے۔ اعتماد میں لے کر سب سے صلاح مشورہ کر کے ایک طرف ملک میں یک جہتی کی مثال دی جائے اور دوسری طرف اگر ہم یک زبان ہو کر ان کے خلاف کوئی کاروائی کریں گے تو وہ کار آمد ثابت

ہوگی۔ یہ روزانہ ہسپتالوں میں جا کر صرف اشک شوئی کرنے سے بات نہیں بنے گی کیونکہ یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ ابھی تک کوئی بڑا مجرم نہیں پکڑا گیا اور نہ ہی ہماری کوئی تفتیش کار آمد ثابت ہو سکی ہے۔ یہ ضروری ہے کہ حکومت تمام سیاسی پارٹیوں کو اور عوام کو اعتماد میں لے کر پھر کوئی کاروائی کرے۔ اگر یہ خود ہی کرتے رہے اور اپنی حکومت کو ہی دوام بخشتے رہے تو یہ بات حل نہیں ہو سکے گی۔ مہربانی۔

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ اب میں گزارش کرتی ہوں فضل حسین راہی صاحب سے کہ وہ اس تحریک التوا پر اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

جناب فضل حسین راہی۔ محترمہ چیئرمین صاحبہ! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ جناب صدر صاحبہ! جیسا کہ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ صوبہ پنجاب میں خاص طور پر اور ہمارے ملک کے گوشہ گوشہ میں عوام عدم تحفظ کا شکار ہو چکے ہیں۔ جہاں بموں کے دھماکے انفرادی طور پر انسانوں کی جانوں کو ضائع کرتے ہیں وہاں اجتماعی طور پر پورے کے پورے عوام کو عدم تحفظ کا شکار کر دیتے ہیں۔ اب دیکھنے والی چیز یہ ہے کہ کون یہ چاہتا ہے کہ ہمارے ملک کے عوام عدم تحفظ کا شکار رہیں۔ دیکھنے والی بات یہ ہے کہ کون یہ چاہتا ہے کہ ہمارے ملک کے گوشے گوشے میں قتل و غارت ہوتی رہے۔ کون یہ چاہتا ہے اور ایسا ماحول کس کی حمایت میں جاتا ہے۔ تو جناب والا یہ بات پاکستان کا بچہ بچہ تو کیا بلکہ دنیا کا ہر وہ شخص جسے پاکستان کے حالات سے تھوڑی سی بھی دلچسپی ہے وہ یہ جانتا ہے کہ اس ملک میں مارشل لاء.....

پیر احمد شاہ کھگہ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ محترمہ سپیکر صاحبہ! میرے خیال میں کورم کی حالت صحیح نہیں ہے۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب والا آپ ان کے پوائنٹ آف آرڈر کا کوئی فیصلہ کریں گی؟

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ میرے خیال میں آپ میں سے اکثریت کو اعتراض نہیں ہے تو پھر ان کی تقریر جاری رکھیں۔

آوازیں۔ کوئی اعتراض نہیں ہے۔

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ شکریہ۔
جناب فضل حسین راہی۔ جناب والا۔ اب دیکھنے والی چیز یہ ہے کہ ایسا ماحول کس کی حمایت میں جاتا ہے۔ تو جناب والا۔ یہ بات ساری دنیا جو پاکستان سے متعلق ہے اور اس کے حالات سے تھوڑی سی دلچسپی رکھتی ہے۔ تو وہ جانتی ہے کہ جس دن اس ملک کے اندر مارشل لاء کا نفاذ ہوا تھا یعنی 5 جولائی 1977ء کو اس دن سے لے کر آج تک پاکستان کی سیاسی صورتحال پاکستان کی معاشی صورتحال پاکستان کی خارجہ پالیسی اور پاکستان کی داخلہ پالیسی پاکستان کو تباہی کے کنارے کھڑا کئے ہوئے ہے۔ جناب والا۔ اب مارشل لاء کے نفاذ کے فوراً بعد ہوا یہ تھا کہ کوڑے مارے گئے۔ لوگوں کو جیلوں میں بند کر دیا گیا۔ لوگوں کو گرفتار کیا گیا۔ فوجی اور شاہی قلعوں میں لوگوں کی تفتیش کی گئی۔ لوگوں کو پھانسیاں دی گئیں اور ایسے حالات پیدا کئے گئے کہ گلی اور محلہ کھیت اور بازار ہر جگہ خوف و ہراس کی فضا قائم ہو گئی جناب والا میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس حکومت سے پہلے کی مارشل لاء کی حکومت نے اپنے آپ کو طول دینے کے لئے ملک کے اندر سیاسی عمل کو روکنے کے لئے ملک کی فضا کو خوف و ہراس میں مبتلا کیا ہوا تھا۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ پاکستان میں 5 جولائی 1977ء سے لے کر آج تک صحیح معنوں میں سیاسی سرگرمیاں معطل ہیں اور جب کوئی سیاسی جماعت یا جب کوئی سیاستدان اس ملک کے لوگوں کو سیاسی طور پر باشعور کرنے کے لئے اپنے اجتماعات کا انعقاد کرتے ہیں تو ان کے اجتماعات میں بموں کے دھماکے کئے جاتے ہیں۔ اور علامہ احسان الٰہی ظہیر جو اس ملک کا ایک بہت اہم سیاستدان تھا اسے بم کے دھماکے میں اڑایا گیا۔ اور ہم نے اس وقت یہ مطالبہ کیا تھا کہ علامہ احسان الٰہی ظہیر کے قاتلوں کو گرفتار کیا جائے۔ اگر آپ ان کو گرفتار نہیں کریں گے تو ان کے قاتل اس ملک کے اندر اور بھی بم چلائیں گے۔ مجھے افسوس اس بات پر ہے کہ اس وقت جو ذمہ دار لوگ تھے جنہیں عوام کو یہ کہنا چاہیے تھا کہ ہم ان دھماکوں کو کنٹرول کریں گے۔ ان پر قابو پالیں گے لیکن ان لوگوں نے عوام کو یہ خوشخبری دی۔ ان لوگوں نے یہ کہا کہ ابھی عوام کو اور دھماکوں کے لئے تیار رہنا ہو گا۔ ابھی اور بہت سے دھماکے ہوں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی قابل شرم بات ہے کہ ایک صوبے کا چیف ایگزیکٹو یا ایک ملک کا چیف ایگزیکٹو ایک قسم کے بیانات جاری کر کے عوام کو

مزید خوف میں مبتلا کرتا ہے۔ اگر صوبے کا کوئی چیف ایگزیکٹو خوف سے عوام کو نہیں نکال سکتا۔ اس ملک کا صدر اگر عوام کو خوف سے نہیں نکال سکتا اس ملک کا وزیر اعظم اگر اس ملک کے عوام کو خوف سے نہیں نکال سکتا۔ اس ملک کی اسمبلیاں اگر عوام کو خوف سے نجات نہیں دلا سکتیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس ملک کے ان حکمرانوں کو قطعاً" کوئی حق نہیں پہنچتا کہ یہ اب حکومت کرتے چلے جائیں۔ جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ 1977ء اور 1985ء کے حالت میں یہ ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے کہ ہماری سول حکومت قائم ہو گئی اور ہم اب امن و امان قائم کرلیں گے اور ملک کے حالات پر قابو پالیں گے۔ میں ذمہ داری کے ساتھ یہ بات کرتا ہوں کہ سب سے پہلے 1977ء اور 1985ء کے حالات میں فرق صرف اتنا ہے کہ 1977ء سے لے کر 1985ء تک اس ملک کو صرف اور صرف جرنیلوں نے لوٹا تھا۔ اس ملک اور اس کے عوام کو صرف اور صرف جرنیلوں نے قید کیا تھا۔ اس ملک کے عوام کو صرف جرنیلوں نے ہیروئن اور کلاشنکوف پر لگایا تھا اور آج کے حالات میں فرق یہ ہے۔۔۔۔۔

جناب محمد اقبال شاہ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ اقبال شاہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتے ہیں۔

جناب محمد اقبال شاہ۔ جناب والا۔ معزز ممبر کو زیر بحث موضوع پر بولنا چاہیے۔ یہ تو 1977ء میں چلے گئے ہیں۔ ان کو بموں پر باتیں کرنی چاہیں یہ تو پیچھے 1977ء میں جا رہے ہیں

جناب فضل حسین راہی۔ "اجے تاں برے دے گھر تک پہنچے آں"

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ اب یہ کہا جاتا ہے کہ اسمبلیوں کے قائم ہونے کے بعد یہ اسمبلیاں عوام کو تحفظ دیں گی اور یہ ملک کی صورت حال کو بدلیں گی۔ جناب والا میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم ان اسمبلیوں کی تاریخ کو اٹھا کر دیکھیں تو ہمیں ان اسمبلیوں میں یہ نظر آتا ہے کہ سات دن کے لئے اجلاس طلب کیا جاتا ہے۔ دو تین دن چھٹی ہو جاتی ہے اور دو تین دن میں ایسے ویسے کام کرنے کے بعد ایک مری کموٹہ بل لایا جاتا ہے اور پاس کروا کر واپس گھروں کو بھیج دیا جاتا ہے۔ ان کے پاس کوئی کام نہیں ہے۔ آج یہی وجہ ہے کہ ہم ان رپورٹوں پر بحث کریں گے ابھی جن کی بجائے ہمارے پاس پہلے لوکل گورنمنٹ آرڈیننس آنا تھا۔ اب وہ بعد میں آئے گا۔ وہ بعد کی بات ہے۔ لیکن اگر اب اس ملک کے مقتدر ترین ادارے یعنی

سینٹ یا قومی اسمبلی کی کارگزاری پر آپ توجہ دیں گے تو حکومت نے جو کچھ اسمبلیوں کے اندر کیا ہے وہ سوائے انہوں نے اپنے غیر آئینی اقدامات کے تحفظ کے' مارشل لاء کے تحفظ' عوام کی کوئی خدمت نہیں کی۔

اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ 1977ء سے لے کر 1985ء تک صرف اور صرف جرنیلوں نے اس ملک کو لوٹا ہے اور 1985ء سے لے کر آج تک ان کے ساتھ * * * * * * * * * * * * * * * * *

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ راہی صاحب۔ آپ میری بات سنیئے۔ آپ اپنی گفتگو کا دائرہ جو ہے وہ پنجاب اور پنجاب اسمبلی تک محدود رکھیئے آپ چیف ایگزیکٹیو کو اس اسمبلی میں زیر بحث نہیں لا سکتے۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب والا۔ میں ان کو یہ نہیں کہہ رہا کہ کار میں ہیروئن رکھ کر اور لے جا کر بیچتے تھے۔ میں تو ان کی حکومت کے متعلق کہہ رہا ہوں کہ ان کی حکومت میں یہ کاروبار ہوئے ہیں۔

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ راہی صاحب! آپ میری گزارش سن لیجئے۔ آپ پنجاب حکومت کے مسئلے اور بموں کے دھماکوں پر بات کیجئے۔ اپنی گفتگو کو اپنے موضوع پر محدود رکھیئے۔ شکریہ۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب والا! مسئلہ بموں کے دھماکوں کا ہے۔

وزیر آبپاشی۔ (سردار عارف رشید) جناب سپیکر یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔ راہی صاحب نے یہ کہا ہے کہ 1977ء سے لے کر 1985ء تک جرنیلوں کی حکومت رہی اور 85 کے بعد ان کے پیروکاروں اور حواریوں کی حکومت رہی۔

This is totally irregular. We are elected people.

یہ ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے اس لئے ان کو یہ الفاظ واپس لینے چاہیں۔

جناب فضل حسین راہی۔

You are connected with that gentleman.

جس کو آپ سمجھتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ بھی آپ کا کنکشن ہے۔

---

* * * * * * بحکم جناب سپیکر کارروائی حذف کی گئی

وزیر آبپاشی

Your Honour , I will object to that

میں منتخب ہو کر آیا ہوں

I have come here as elected representative of the public

ان کی یہ بات غلط ہے۔ He has to take it back.

جناب فضل حسین راہی۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ وزیر ہو کر اس سے اتفاق کریں گے۔ آپ کو ان کا وفادار رہنا چاہئے۔

وزیر آب پاشی۔ جناب سپیکر۔ میں الیکشن لڑ کر آیا ہوں۔

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ میری جناب فضل حسین راہی صاحب سے درخواست ہے کہ جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا کہ آپ اپنے موضوع پر ہی رہیں۔ یہ کہنا کہ 1977ء سے اب تک کوئی nominated حکومت ہے ان کا اس مسئلے پر پوائنٹ آف آرڈر بالکل درست ہے کہ یہ منتخب لوگوں کی حکومت ہے اس وقت کوئی nominated نہیں ہے اور نہ ہی کہیں اوپر سے نافذ کی گئی ہے یہ تو عوام کی نمائندہ حکومت ہے اس لئے میں آپ سے پھر گزارش کروں گی کہ آپ اپنے موضوع پر رہیئے ہم بموں کے دھماکوں پر بحث کر رہے ہیں آپ اس تک اپنی گفتگو کو محدود رکھیے۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب والا! میں عرض کروں گا کہ حکومت بلا شبہ نیچے سے منتخب نہیں ہوئی۔ نیچے سے بھیجی گئی ہے اوپر سے نامزد کی گئی ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

سید طاہر احمد شاہ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ میں عرض کر رہا ہوں کہ حقیقت ہمیشہ تلخ ہوتی ہے اور آواز خلق نقارہ خدا۔ جو عوام سمجھتے ہیں اور جو عوام کہتے ہیں وہ راہی صاحب فرما رہے ہیں اور ان کے نمائندے کی حیثیت سے عوام کی ترجمانی کر رہے ہیں۔

سید اقبال احمد۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب ریاض حشمت جنجوعہ صاحب نے بھی تقریر کی ہے ہم نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ انہوں نے حکومت کے بارے میں سخت الفاظ استعمال کئے ہیں اور ہم نے کوئی اعتراض نہیں کیا کیونکہ وہ صحیح تقریر تھی مگر راہی صاحب تقریر پتہ نہیں

کہ کس طریقے سے کر رہے ہیں۔ جو موضوع ہے یہ اس پر بات کریں اب ان کے دس منٹ ہو چکے ہیں اب ان کو بیٹھ جانا چاہیے۔

محترمہ چیئرپرسن صاحب۔ شکریہ۔ راہی صاحب آپ اپنی تقریر کو دو منٹ میں ختم کریں۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب والا۔ میں دو منٹ میں ہی عرض کروں گا آپ مجھے دو منٹ دیں تو سہی۔

سید طاہر احمد شاہ۔ محترمہ چیئرمین صاحبہ میرے خیال میں ایک منتخب نمائندہ کے کارنامے کو ریکارڈ میں لانا چاہیے۔

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ شاہ صاحب۔ راہی صاحب کو اپنی گفتگو جاری رکھنے دیجئے۔

میاں عطا محمد قریشی۔ محترمہ چیئرمین صاحبہ! جناب راہی صاحب نے فرمایا ہے کہ منتخب حکومت نے * * *تو میں جناب راہی صاحب سے آپ کے توسل سے عرض کروں گا کہ کیا وہ اپنے لئے لوگوں کا* * * * * * * * * * * *

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ میں نے ان کی Correction کی، آپ نے شاید توجہ نہیں دی۔ میں آپ سے معذرت کے ساتھ عرض کرتی ہوں میں نے انہیں کہا کہ آپ اپنی منتخب حکومت پر کہے گئے الفاظ واپس لیجئے۔

میاں عطا محمد قریشی۔ یہ الفاظ انہیں واپس لینے چاہیں۔ یہ* * * *کے الفاظ انہیں واپس لینے چاہیں۔

میاں ممتاز احمد تتلہ۔ میں اپنے ان دو ساتھیوں کی تائید میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ میرے فاضل رکن جناب راہی صاحب نے واقعی اس ایوان کے وقار کو مجروح کیا ہے اور ان کے اس معزز ایوان میں یہ الفاظ "کہ اس حکومت نے 1985ء کے بعد* * *اس سے زیادہ اور توہین آمیز الفاظ اور کوئی نہیں ہو سکتے۔ میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ اگر ان کے خیال میں ہم نے آج تک کوئی ایسا کام نہیں کیا جس کو ہم Justify کر سکیں تو وہ اپنی تصحیح کریں اور وہ اپنی یادداشت پر تھوڑا سا زور ڈالیں ہمارا ضمیر مطمئن ہے کہ ہم نے اس معزز ایوان میں پبلک کی رائے کو ہمیشہ فوقیت بخشی اور ان کے مسائل حل کرنے کے لئے دن رات کوشش کی اور یہاں پر آکر ان کے مسائل حل کئے۔ ان کے یہ ریمارکس "کہ ہم نے یہاں بیٹھ کر حکومت

*******۔ بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے

سے خواہ مخواہ کی مراعات حاصل کیں" اس سے اور زیادہ توہین ہم برداشت نہیں کر سکتے ہم نے یہاں پر اپنے عوام کے لئے اپنا صحیح کردار نبھا کر نتائج حاصل کئے ہیں اور اگر وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے غلط طور پر کچھ مراعات حاصل کی ہیں تو ان میں ایک یہ بھی شامل ہے اور میں کہتا ہوں کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے عوام کو لوٹا ہے تو وہ اپنے خیال سے کہہ سکتے ہیں کیونکہ آج تک انہوں نے کتنے بل دیئے ہیں اور عوام کے لئے کتنی قراردادیں لائے ہیں۔ جنہیں ہم نے رد کر دیا ہے اور انہوں نے Support کیا ہے۔ اگر وہ چاہتے ہیں وہ تمام الاؤنسز حکومت کو واپس کریں اور اس کے بعد جا کر یہ بات کرنے کے حقدار ہوں گے کہ انہوں نے کچھ کردار ادا نہیں کیا۔

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ راہی صاحب۔ 1985 کے بعد کے بارے میں آپ نے جو بات کی ہے میں آپ سے التجا کرتی ہوں کہ آپ اسے واپس لیجئے۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب والا۔ میں عرض کرتا ہوں۔ میں اپنے الفاظ کو دھرا دیتا ہوں۔

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ راہی صاحب۔ میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ آپ اپنے الفاظ واپس لیجئے کیونکہ ان سے پورے ایوان کی توہین ہوتی ہے۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب والا۔ میں آپ سے عرض کروں۔ صورتحال یہ پیدا ہو چکی ہے کہ ہمارے ملک کے فوجی سربراہ نہیں چاہتے کہ پاکستان کے عوام سیاسی طور پر educate ہوں۔

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ میں نے پہلے بھی اس کے لئے تنبیہہ کی ہے آپ یہاں پر چیف ایگزیکٹیو کو زیر بحث نہیں لا سکتے۔ آپ یہاں اپنی گفتگو کو پنجاب کی سطح تک محدود رکھیئے۔ اور پنجاب کے متعلق بات کیجئے آپ چیف ایگزیکٹیو کو یہاں زیر بحث نہیں لا سکتے۔ آپ مہربانی سے اپنے الفاظ واپس لیجئے۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب والا! میں یہ بڑی ذمہ داری کے ساتھ عرض کرتا ہوں۔

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ راہی صاحب۔ آپ کی تقریر تب ہی ہو سکتی ہے جب آپ اپنے الفاظ واپس لیں گے۔

جناب فضل حسین راہی۔ میں نے کون سے اپنے الفاظ واپس لینے ہیں یہ کون سے ولی اللہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ کمال کرتے ہیں۔ یہاں پر کیا کوئی ولی اللہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں اپنے ضلع کے متعلق بات کرتا ہوں۔ آپ میرے سامنے کریں۔ میں سب کو کھڑا کر دیتا ہوں جاؤ میرے سامنے میرے ضلع والوں کو لاؤ۔ آپ کمال کی بات کرتے ہیں۔ میں سب کو* * *

** * * * * * ** * *

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ راہی صاحب۔ آپ اپنے الفاظ واپس لیں۔ آپس میں گفتگو نہیں کر سکتے۔ اور میں آپ کو آپس میں گفتگو کرنے کی اجازت نہیں دے سکتی۔ اور میں راہی صاحب سے عرض کرتی ہوں کہ آپ اپنی تحریک التوا پر مزید ایک منٹ لیں۔

میاں ممتاز احمد قیانہ۔ محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ میری درخواست ہے کہ پہلے راہی صاحب اپنے الفاظ تو واپس لیں۔

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ نہیں۔ انہوں نے اپنے الفاظ واپس لے لئے ہیں۔

جناب فضل حسین راہی۔ نہیں۔ نہیں جناب میں نے تو اپنے اگلے اڑھائی سال بھی واپس نہیں لینے ہیں۔ اگر یہ اسمبلی اگلے اڑھائی سال اور چلی تو میں نے یہ اڑھائی سال بھی واپس نہیں لینے ہیں۔ میں کس طرح واپس لے لوں۔ میں بڑی ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں یہ اس کا کیا مطلب ہے اگر آپ کو کوئی اعتراض ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں اپنا نظریہ بدل لوں۔

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ مگر راہی صاحب! آپ کو اس ایوان کی توہین کرنے کا کسی نے اختیار نہیں دی۔ یہ غلط بات ہے کہ آپ اس ایوان کی توہین کریں۔ یہ اختیار آپ کو نہیں ہے۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب والا۔ میں عرض کرتا ہوں.....

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ نہیں۔ آپ تقریر نہیں کریں گے جب تک آپ اپنے الفاظ واپس نہیں لیں گے۔

سید طاہر احمد شاہ۔ اگر جناب مجھے اجازت دیں تو میں اس ایوان میں ایک سچا واقعہ بیان کروں۔

******* بحکم جناب سپیکر کارروائی حذف کی گئی

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ شاہ صاحب پہلے اس بات کا فیصلہ ہو جانے دیں پھر آپ واقعہ بیان کیجئے گا۔

جناب فضل حسین راہی۔ میں آدھی اسمبلی سے زیادہ ایسے آدمی آپ کو گن کے بتا دیتا ہوں...

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ آپ کو یہ میں نے اجازت نہیں دی۔ آپ اپنے الفاظ واپس لیجئے اس کے بعد آپ اپنی تقریر جاری رکھ سکیں گے ورنہ آپ کی تقریر نہیں ہو سکتی۔

جناب فضل حسین راہی۔ میں نے اپنے الفاظ واپس نہیں لینے۔ میں نے تو ابھی اپنی تقریر کرنی ہے۔

میاں ممتاز احمد تمیانہ۔ جناب سپیکر! یہ خواہ مخواہ کی باتیں کر رہے ہیں ان کو روکیے۔ یہ اپنے الفاظ واپس لیں۔

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ راہی صاحب! میں آپ سے پھر درخواست کرتی ہوں کہ آپ اپنے الفاظ واپس لیں کیونکہ آپ نے اپنے ان الفاظ کے ذریعے اس پورے ایوان کی توہین کی ہے۔

جناب فضل حسین راہی۔ اگر سارا ایوان یہ سمجھتا ہے کہ سارے ایوان کو کہا ہے تو I am sorry میں نے سارے ایوان کو نہیں کہا۔ میں نے یہ کہا ہے کہ 85ء کے بعد عوامی نمائندوں کا ایسا گروہ * * * * * * * * * * ۔ اس میں کون سی غلط بات ہے کہ ہم الفاظ واپس لے لیں۔ کیسے یہ بات واپس لے لیں۔

صاحبزادہ سید محمد اقبال احمد شاہ بخاری۔ جناب سپیکر جب آپ نے ارشاد فرمادیا ہے تو اب انہیں چاہیے کہ یہ اپنے الفاظ واپس لے لیں۔

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ آپ اپنے الفاظ واپس لیجئے۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب والا میں اپنے الفاظ واپس نہیں لوں گا اس لئے کہ میں نے ذمہ داری کے ساتھ کہا ہے۔ میں واپس نہیں لوں گا۔ بیشک آپ مجھے اسمبلی سے باہر نکال دیں چاہیے میری نشست چھین لیں۔

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ اسمبلی سے باہر نکلنا کوئی ایسی غیر معمولی بات نہیں ہوتی۔

---

* * * * * * * * * بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے

جناب فضل حسین راہی۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ میں نام لے کر بتاؤں تو میں* * * *
* * * * * * * * * * * *

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ میں آپ کو اس بات کی اجازت نہیں دیتی ہوں۔ آپ اپنی حد سے تجاوز مت کیجئے۔

میاں عطاء محمد قریشی۔ ہم قائد ایوان کی توہین نہیں ہونے دیں گے۔

ملک طیب خان ایوان۔ جناب سپیکر! چور کو تمام چور ہی نظر آتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے چوروں کو تمام چور نظر آئیں گے ہیں انہیں اپنے الفاظ واپس لینے چاہیں ورنہ انہیں بولنے کی قطعاً" اجازت نہیں دینی چاہیے۔

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ فضل حسین راہی صاحب! آپ کا ٹائم بھی ختم ہو چکا۔ آپ اگر الفاظ واپس لے سکتے ہیں تو آپ ہاؤس میں ٹھہریئے ورنہ میں آپ سے گزارش کروں گی کہ آپ باہر تشریف لے جائیں۔

جناب فضل حسین راہی۔ یہ میرا حق ہے میں اسمبلی میں آیا ہوں۔ میں نے کوئی غلط بات نہیں کی اگر غلط بات کی ہو تو میں اس کو Withdraw کرنے کے لئے تیار ہوں۔ آپ یہ کہیں کہ میں نام بتاؤں تو میں نام بتاتا ہوں 50% سے زیادہ نام بتاتا ہوں۔

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ میری بات سنئے آپ حد سے تجاوز مت کیجئے۔ اگر آپ اپنے الفاظ واپس نہیں لیتے تو آپ مہربانی سے ہال چھوڑ دیجئے۔

Minister for law: On a point of order.

Mrs Chair Person: Minister for Agriculture is on a point of order.

وزیر قانون۔ میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ انتہائی قابل افسوس بات ہے کہ ہاؤس کو اس طریقے سے ایک مذاق کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ اگر آپ نے ایک رولنگ دی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس رولنگ کی خلاف ورزی قطعاً" برداشت نہیں کی جانی چاہیے اور جو رولنگ آپ دے چکی ہیں اس پر عملدرآمد ہونا چاہیے۔ اگر الفاظ واپس نہیں لیے جاتے تو اس کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہیں جس کے تحت آپ نے رولنگ دی ہے اور اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے

* * * * * * * بحکم جناب سپیکر کارروائی حذف کی گئی

کہ وہ رولنگ سے بالا تر ہے اور اپنی دھاندلی سے اور زیادتی سے یہاں بیٹھ سکتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات انتہائی غلط ہے۔

(نعرہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

Minister for Law : I am on a point of order sir.

جناب والا! آپ کی اجازت سے میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں جو تقریر جاری تھی اس میں کچھ الفاظ کہے گئے ہیں جس کو محترمہ چیئرپرسن صاحبہ نے واپس لینے کے لئے حکم دیا ہے اور رولنگ دی کہ آپ ان کو واپس لیں اور واپس نہ لینے کی شکل میں یہ آرڈر بھی ہو چکا ہے کہ آپ ہاؤس سے باہر چلے جائیں اور۔

The honourable Member has refused to Submit to the orders and ruling of the Chair. I have already submitted that we must not make mockery of the whole House and if some body considers that he is above law and above ruling of the Chair then he is mistaken. The law must be reforced with full effectiveness. No person should be spared from this law, and if this is allowed then we should not stay here as a Member of this House. After all this house must be honoured and I would request my honourable friend that he must obey the orders of the Chair. This is not that he is above the law. He is not above the law. This order must be enforced, Sir.

جناب فضل حسین راہی۔ جناب سپیکر میں نے یہاں ایک بات کہی ہے۔ بات یہ تھی کہ میں نے عرض کیا تھا کہ (* * * * * * * * * * * * * * * * * * *)

وزیر قانون۔ No explanation کہ کیا کہا گیا ہے اور کیا نہیں کہا۔

The ruling is there. It has been objected by the whole

* * * * * * * * بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے

House. This has been ruled,

اور اس کے لئے اب Explanation کی بات نہیں ہے۔ اب تو یہ ہے کہ اس پر عملدرآمد ہوتا ہے یا نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر۔ جی راہی صاحب آپ نے کیا فرمایا ہے؟

جناب فضل حسین راہی۔ جناب والا میں یہ عرض کر رہا تھا کہ 77 سے لے کر 85 تک اس ملک کو جرنیلوں نے لوٹا ہے۔

جناب سپیکر۔ میں نے ان کو بات کرنے کی اجازت دی ہے۔

جناب فضل حسین راہی۔ اور 85 کے بعد * * عوامی * * * * ...(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز

جناب فضل حسین راہی۔ جناب والا۔ عوامی نمائندے دو قسم کے ہوتے ہیں۔(* * * * * * *) اور ایک لوگوں کے ساتھ چلنے والے ہوتے ہیں خدمت کرنے والے ہوتے ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ 77ء کے بعد اور 85 کے بعد اگر کوئی فرق ہے * * * * * * * * * * یہ میں کہہ رہا ہوں۔ اب انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ ہماری توہین ہو گئی ہے آپ اس کو واپس لیں۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر آپ یہ کہیں کہ اس میں نام Mention کریں کہ کن لوگوں نے لوٹا ہے۔ * * * * * * * * * *

* *

* *

* *

* *

* *

جناب سپیکر۔ یہ بات آپ کر چکے ہیں۔

جناب فضل حسین راہی۔ جی ہاں میں کر چکا ہوں۔

جناب سپیکر۔ اور اس بات کے بعد جناب سپیکر نے آپ کو الفاظ واپس لینے کے لئے کہا ہے۔

---

* * * * * * بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے

جناب فضل حسین راہی۔ جناب والا میں نے تو عرض کیا ہے کہ میں نام Mention کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ جناب راہی۔ صاحب آپ کی اس بات کو سننے کے بعد جناب سپیکر نے آپ کو اپنے الفاظ واپس لینے کے لئے کہا ہے؟

جناب فضل حسین راہی۔ جی ہاں کہا ہے۔

جناب سپیکر۔ تو میں آپ سے توقع کرتا ہوں کہ آپ چیئر پرسن کو honour کرتے ہوئے الفاظ واپس لیں۔

جناب فضل حسین راہی۔ I am sorry sir میں نے کوئی غلط بات نہیں کی ہے۔

جناب سپیکر میں آپ سے بہتر توقع کرتے ہوئے آپ سے چیئر کا احترام کرنے کو کہتا ہوں۔

جناب فضل حسین راہی۔ I am sorry sir. میں نے کوئی بات ہی غلط نہیں کی ہے۔ میں کیسے واپس لے لوں۔ I am sorry کیا میں نے کہا ہے؟

Mr Speaker: Please don't interrupt.

جناب فضل حسین راہی۔ I am sorry میں اپنی بات پر قائم ہوں۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ 77 سے 85ء تک اکیلے جرنیل لوٹتے رہے ہیں۔ اور 85ء کے بعد۔ اب اس کو میں واپس نہیں لینا چاہتا۔ اب میں واپس نہیں لیتا ہوں۔ اب جو فیصلہ چیئر کرے گی مجھے منظور ہو گا۔ میں واپس نہیں لیتا۔ I am sorry sir

Mr Speaker :Please don't interrupt. This is between Mr Fazal Hussain Rahi and the Chair. Please don't interrupt.

میں پھر جناب فضل حسین راہی سے یہ کہوں گا کہ وہ چیئر کے احترام کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے جناب سپیکر کی رولنگ کا احترام کریں۔

اور ایک اچھے پارلیمنٹیرین کا ثبوت دیتے ہوئے چیئر کے احترام کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اس کی تعمیل کریں گے۔

جناب فضل حسین راہی جناب اگر آپ یہ توقع رکھتے ہیں کہ ماضی میں لوٹنے والے

مستقبل میں لوٹنا چھوڑ دیں گے تو میں واپس لے لیتا ہوں اور اگر آپ مجھے اس کی یقین دہانی کرا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر میری بات کو آپ سمجھتے ہیں کہ میں کیا کہہ رہا ہوں؟

جناب فضل حسین راہی جی میں سمجھتا ہوں لیکن مجھے افسوس ہے کہ میں نے کوئی غلط بات نہیں کی ہے' میں کیسے واپس لے لوں؟

جناب سپیکر میں آپ کی بات کو غلط نہیں کہہ رہا ہوں' میں آپ کی بات کو صحیح نہیں کہہ رہا ہوں' میں یہ کہہ رہا ہوں کہ چیئر کی رولنگ کا آپ احترام کریں۔

جناب فضل حسین راہی اب جناب والا یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ میں جو بات کرتا ہوں وہ منسٹر صاحب کو اچھی نہیں لگتی ہے۔ انہیں کوئی اعتراض ہے' ان کا temperament کچھ اور ہے میرا temperament کچھ اور ہے۔ میں کسی اور سمت سے بات کرتا ہوں وہ کسی اور سمت سے سنتے ہیں۔ اب ان کو میری یہ بات اگر اچھی نہیں لگی اور چیئر یہ آرڈر کرے۔ merit پر آرڈر کرے تو ہمیں اعتراض نہیں ہے۔ لیکن اس طرح سے نہیں ----

سید طاہر احمد شاہ جناب ہم آپ کا بہت احترام کرتے ہیں۔ آپ ہمارے شفیق سپیکر ہیں اور ہمیں آپ کے جذبات کا احساس ہے۔

راجہ خلیق اللہ خاں۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب یہ آپ کا اور فضل حسین راہی کا معاملہ ہے۔ شاہ صاحب درمیان میں کہاں سے آگئے ہیں؟

جناب سپیکر۔ یہ صحیح بات ہے میں راجہ صاحب کی بات کی تائید کرتا ہوں' بات میرے اور راہی صاحب کے درمیان ہو رہی ہے۔ میں شاہ صاحب سے کہوں گا کہ وہ تشریف رکھیں۔ جناب فضل حسین راہی میں پھر آخری بار آپ سے یہ کہتا ہوں کہ آپ چیئر کا احترام کرتے ہوئے اس کی تعمیل کریں۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب والا مجھے اپنی تقریر کا وہ حصہ دھرا دیں' دوبارہ سنا دیں جو میں واپس لوں۔

جناب سپیکر۔ آپ کو اس بات کا علم ہے جس کے بارے میں چیئر نے فیصلہ دیا۔

جناب فضل حسین راہی جناب والا! میں یہی عرض کر رہا ہوں' کہ یہ آپ کا فیصلہ ہے آپ

کا حکم ہے۔ آپ کی رولنگ ہے۔ مجھے اس پر عمل کرنا ہے۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ میں اپنی تقریر کا کون سا حصہ واپس لے لوں یا اپنی ساری تقریر واپس لے لوں۔

جناب سپیکر۔ آپ نے عوامی نمائندگان کے بارے میں جو ریمارکس دیئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب فضل حسین راہی۔ آپ مجھ پر تھوڑی سی شفقت فرمائیں۔ آپ ٹیپ کا وہ حصہ چلا کر دیکھ لیں، سن لیں، جس میں آپ سمجھتے ہیں کہ یہ قابل اعتراض ہے تو میں وہ حصہ واپس لے لوں گا۔

جناب سپیکر۔ وہ بات ہو چکی ہے۔ آپ نے خود بھی کی ہے۔ جس بات کے بارے میں چیئر نے آپ کو کہا ہے، وہ الفاظ آپ نے واپس لینے ہیں۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب والا اس میں تو کوئی غلط بات نہیں تھی۔ پھر کیا وجہ ہے مجھے افسوس ہے بہرحال میں آپ کے ذاتی حکم کے تحت اپنی صحیح بات کو واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ راہی صاحب، یہ واپس لینا بھی ہے اور اس انداز سے کہ یہ ایسے محسوس ہو کہ آپ نے بات کو مانا نہیں ہے۔

جناب فضل حسین راہی۔ نہیں، جناب والا! میں نے مانا ہے۔ چیئر کا حکم میں نے مانا ہے وہ اب چیئر پر بیٹھے ہیں۔ وہ اب منظور احمد وٹو صاحب نہیں ہیں وہ سپیکر صاحب ہیں۔ اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے حکم دیا ہے۔ میں نے اس کے مطابق کیا ہے۔

جناب سپیکر۔ میں آپ کو محترمہ ساجدہ نیئر عابدی جو کہ اس وقت بطور سپیکر اپنے فرائض سرانجام دے رہی تھیں اور جو سپیکر کے فرائض سرانجام دیتا ہے وہ چاہے ڈپٹی سپیکر ہو یا وہ چاہے پینل آف چیئرمین میں ہو، اس کا وہی احترام ہوتا ہے۔ اس کے وہی اختیارات ہوتے ہیں جو کہ ایوان میں سپیکر کے ہوتے ہیں۔ ان کے ایک فیصلے پر میں آپ کو عملدرآمد کرنے کے لئے عرض کر رہا ہوں، اس لئے کہ میں یہاں آچکا ہوں اور اب میں نے آپ کو کہنا ہے پہلے وہ خود آپ کو اپنی زبان سے فرما رہے تھے اور اب میں آپ کو یہ عرض کر رہا ہوں اور آپ راہی صاحب، صاف اور واضح الفاظ میں واپس لے لیں۔ آپ۔۔۔۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب میں نے واپس تو لئے ہیں، اس میں کونسی غلط بات ہے۔ اب میں کیا کہوں کہ میری بات غلط تھی میں واپس لیتا ہوں۔ میں آپ کو یہ عرض کر رہا ہوں کہ

میں نے صحیح الفاظ ادا کئے تھے لیکن میں آپ کے حکم پر انہیں واپس لیتا ہوں۔ یہ میرا نقطہ نظر ہے۔ یہ منسٹر کا نقطہ نظر نہیں ہے' آپ کا نقطہ نظر نہیں ہے۔ یہ میرا نقطہ نظر ہے۔ میں نے اپنے نقطہ نظر سے ایک بات صحیح کہی ہے۔ اس کو آپ غلط سمجھتے ہیں۔ منسٹر صاحب غلط سمجھتے ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ میری بات صحیح ہے لیکن آپ کے نقطہ نظر کے مطابق وہ غلط ہے تو میں اس کو واپس لیتا ہوں۔ اگر آپ یہ کہیں کہ میں یہ کہوں کہ میں نے غلط بات کی ہے اس کو واپس لیتا ہوں I will never say میں نہیں کہوں گا۔

جناب سپیکر۔ راہی صاحب میں آخری بات آپ سے کہتا ہوں کہ آپ simply اپنے الفاظ واپس لے لیں۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب والا! جو کچھ میں نے کہا ہے۔ میں یہی دھراؤں گا اس کے علاوہ کچھ نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر۔ آپ اپنے الفاظ واپس لینے کو تیار نہیں ہیں؟

جناب فضل حسین راہی۔ جی! میں نے کہا ہے کہ میں اپنی صحیح بات کو آپ کے حکم سے واپس لیتا ہوں۔ اب مزید کیا ہے۔ یا میں چیلنج کرتا ہوں۔ میں نام گنوانے کے لئے تیار ہوں جس کو اعتراض ہے وہ کہے' میں نام بتانا شروع کر دیتا ہوں میں تفصیل بتانا شروع کر دیتا ہوں کہ کس نے کتنا کیا ہے۔ اس میں کیا ہے میں نے ایک بات کی ہے اگر اپوزیشن میں بیٹھ کر بھی مجھے ایسے الفاظ ہی واپس لینے ہیں تو میں اس کو بھی چھوڑ دیتا ہوں' میں کہیں چلا جاتا ہوں۔ میں یہ اسمبلی ہی چھوڑ دیتا ہوں۔ یہ کوئی غلط بات نہیں ہے اگر کوئی چور ہے تو اس کو اگر چور کہا جائے تو اس میں کسی کو کیا اعتراض ہے؟

جناب سپیکر۔ راہی صاحب! آپ ایوان سے تشریف لے جائیں۔ اور ان الفاظ کو میں ایوان کی کاروائی سے حذف کرتا ہوں۔۔۔۔۔ اب اس پر کون صاحب بات کریں گے۔ یہ کن کن صاحبان کے نام ہمارے پاس باقی ہیں۔ جو کہ ابھی اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں۔ چودھری صاحب آپ کتنا وقت لیں گے؟

وزیر قانون۔ جناب اب بحث کو سمیٹنے کا وقت ہے میں بیس منٹ لوں گا۔ قبل ازیں یہی

فیصلہ ہوا تھا کہ محرکین حضرات بیس بیس منٹ لیں گے اور بیس منٹ منسٹر انچارج اور باقی سب لوگوں کو دس دس منٹ دیئے گئے تھے اور یہ فیصلہ ہوا تھا کہ یہ بحث نو بجے ختم ہوگی اور بیس منٹ قبل اختتامی تقریر ہونا تھی۔ یہ فیصلہ ہو چکا ہے۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا! میں آپ سے استدعا کروں گا کہ وقت بڑھا دیا جائے۔

جناب سپیکر۔ جی میاں ممتاز احمد قیانہ صاحب، آپ دو تین منٹ میں ختم کر سکیں گے۔

میاں ممتاز احمد قیانہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر آج جس اہم موضع پر بحث ہو رہی ہے وہ صوبہ پنجاب میں بموں کا دھماکہ ہے جس طرح سے میرے کچھ دیگر دوستوں نے بھی کہا ہے کہ یہ سلسلہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کیا گیا۔ اس میں سب سے پہلے ہمارے ملک اور صوبہ کے امن و امان کو تباہ کرنے کے لئے سنی شیعہ فساد کا سہارا لیا گیا اور اس کے بعد مختلف طریقوں سے سندھ میں سندھی۔ پنجابی جھگڑا شروع کیا گیا۔ اور جب بیرونی طاقتوں نے اور ہمارے اندرونی مخالفین نے یہ دیکھا کہ موجودہ منتخب حکومت ان ہتھکنڈوں سے ان کے قابو میں نہیں آرہی عوام ان شرپسندوں کا ساتھ نہیں دے رہے اور وہ مطلوبہ نتائج جو ان فسادات کی آڑ میں وہ حاصل کرنا چاہتے تھے وہ حاصل نہیں ہو رہے تو انہوں نے اپنی تخریب کاری کو وسعت دی اور پورے ملک میں بموں کے دھماکوں کے سلسلے شروع ہوئے میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں پر ہمارے بیرونی دشمن اس سلسلے میں ملوث ہیں مجھے یقین ہے کہ اس سلسلے میں ہمارے اندرونی مخالفین بھی انکا ساتھ دے رہے ہیں کیونکہ اس سے مقصد صرف عوام اور بے گناہ شہریوں کو ہراساں اور قتل کرنا نہیں بلکہ بہت دور رس نتائج حاصل کرنا ہے۔

جناب سپیکر انکا مقصد یہاں پر صرف موجودہ حکومت کو ہٹانا ہی نہیں بلکہ ایک ایسی حکومت، ایک ایسی نام نہاد کٹھ پتلی حکومت کو لانا ہے جو ان بیرونی سامراجیوں کے اشاروں پر اور ان کے مفادات کے تحفظ کیلئے کام کرے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جہاں پر وہ ہمارے ملک کو ایک آزاد ملک کی حیثیت سے پنپنے نہیں دیتے۔ یہاں پر وہ ہمارے ملک میں مختلف ہتھکنڈوں سے یہاں پر شرانگیزی اور فسادات کروا رہے ہیں، کیونکہ اس کے پیچھے ان کے وسیع مفادات وابستہ ہیں اور وہ ملک جو اپنی طاقت میں اضافے کیلئے گرم پانیوں تک پہنچنا

چاہتے ہیں یا وہ لوگ جو ہمارے ملک کو مختلف صوبوں میں صوبائی تعصبات پھیلا کر ختم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ دراصل اللہ نہ کرے اس ملک کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور ان سازشوں کے سلسلے میں بموں کے دھماکوں کی ایک کڑی شروع ہوئی جو پورے ملک میں پھیلی اور ہمارے بے گناہ بھائی، ہمارے بہت سارے بے گناہ شہری ان کی نذر ہوگئے۔ میں اس سلسلے میں یہ گزارش کرونگا کہ کچھ صاحبان نے یہ کہا کہ انکے اگر سیاسی مفادات ہیں تو وہ حل کرنے چاہئیں، اگر ان کے معاشی مسائل ہیں تو وہ حل کرنے چاہئیں۔ جناب والا! میں انکے سیاسی مفادات کی طرف آتا ہوں۔ ان بیرونی سازشوں اور اندرونی سازشوں کا اصل مقصد سیاسی لحاظ سے اقتدار پر قبضہ کرنا اور اس ملک میں ایک ایسی نام نہاد حکومت کا قیام ہے جو بیرونی ممالک کے ساتھ مل کر اس خطے میں اپنی مرضی کی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں اسلئے ہم ایسے سیاسی حالات کو کس طرح سے قبول کرسکتے ہیں۔ ہم یہ کسی طرح بھی برداشت نہیں کرسکتے کہ کسی بھی بیرونی طاقت کے سہارے ایسی حکومت لائی جائے جو ہمارے ملکی مفاد کو اور ہمارے ملک کی سلامتی کو خطرے میں ڈال دے۔ اس سلسلے میں ہماری حکومت نے اس مسئلے کو جس طریقے سے Handle کیا وہ تو وزیر موصوف بتائیں گے۔ میں صرف اپنی عوام کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جس طریقے سے اپنے ملک کی سلامتی کیلئے ان مظالم کو برداشت کیا اس میں واقعی بڑی عظمت ہے اور انکو میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ شکریہ سید طاہر احمد شاہ صاحب آپ دو تین منٹ میں اپنی بات ختم کرلیں گے۔ اگر شاہ صاحب اپنی بات دو تین منٹ میں ختم کرسکتے ہیں تو میں وزیر قانون صاحب سے گزارش کرونگا کہ وہ بیس منٹ کی بجائے پندرہ منٹ لے لیں، اسلئے شاہ صاحب اگر اپنی بات دو تین منٹ میں ختم کرسکتے ہیں تو کریں۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا گزارش ہے کہ یہ اتنا اہم موضوع ہے اور پھر پہلے اس کیلئے دس منٹ کا وقت مقرر کیا جاچکا ہے تو میں دو تین منٹ میں بات کیسے کرسکتا ہوں؟

جناب سپیکر۔ شاہ صاحب مسئلہ یہ ہے کہ رولز کے مطابق دو گھنٹے سے زیادہ ٹائم بڑھایا ہی نہیں جاسکتا۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا آپ کا فرمان بجا ہے مگر میری مجبوری یہ ہے کہ راہی صاحب

کے الفاظ کی وجہ سے جو وقت ضائع ہوا ہے اس میں عالیجاہ میرا تو قصور کوئی نہیں ہے، میں اپنے دلائل دو تین منٹ میں

جناب سپیکر۔ ہم آپ کو زیادہ ٹائم دے دیتے کوئی ایسی بات نہیں تھی لیکن رولز اس کی اجازت نہیں دیتے۔ ٹائم دو گھنٹے سے زیادہ بڑھایا نہیں جاسکتا اور وزیر قانون صاحب کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ بیس منٹ بولیں اور وہ اپنا حق استعمال کرنا چاہتے ہیں، کیونکہ بیس منٹ محرک کیلئے ہوتے ہیں اور بیس منٹ متعلقہ وزیر کیلئے ہوتے ہیں اور یہ ان کا حق ہے۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ دو گھنٹے بحث کیلئے وقت مقرر کیا جاتا ہے۔ اگر آپ کے پاس قواعد و ضوابط کے تحت یہ اختیارات ہیں کہ آپ وقت میں خصوصی حالات کے تحت توسیع کرسکتے ہیں۔

جناب سپیکر۔ جی نہیں شاہ صاحب آپ رولز دیکھ کر مجھے بتادیں میں وقت میں توسیع کردونگا

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب وہ پھر مجھے رولز تلاش کرنے پڑیں گے زبانی تو مجھے یاد نہیں ہیں اسطرح اور وقت ضائع ہوجائے گا۔

جناب سپیکر۔ میں نے جو دیکھا ہے اور جہاں تک مجھے علم ہے کہ اس کیلئے اگر ایک گھنٹے کیلئے وقت مقرر ہو تو اس میں دو گھنٹے کیلئے توسیع کی جاسکتی ہے۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب اس میں Shall کا لفظ لکھا ہوا ہے؟

جناب سپیکر۔ ہاں یہ موجود ہے۔

If there is a word of shall then it is a mandatory provision.

If it is not 'shall'....

وزیر قانون صاحب اسکی وضاحت فرمادیں۔ وزیر قانون صاحب تشریح فرمادیں اور قاعدہ کا نمبر بتادیں میں بھی اسے دیکھ لیتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب والا Time is running. اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ اسوقت کسی کو دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے اور آپ کی رولنگ بھی آچکی ہے اور اسکے مطابق

عمل ہونا چاہئے۔
جناب سپیکر۔ شاہ صاحب آپ قاعدہ نمبر72 جلدی جلدی دیکھ لیں۔
Rule 72 . A speech durig the debate on a motion for adjournment shall not exceed ten minutes in duration.
Syed Tahir Ahmad Shah : Sir, I stand corrected. I do agree.
جناب سپیکر۔ اب آپ کیا فرماتے ہیں اب تو وہ ٹائم بھی ختم ہوگیا ہے۔
Syed Tahir Ahmad Shah : Then sir, I have to obey your orders. I am gratefull.

جناب سپیکر۔ شکریہ شاہ صاحب۔
سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا اتنے اہم موضوع پر ہم ایوان میں حالات کی وجہ سے اپنے خیالات کا اظہار نہیں کرسکے اسلئے میں اس بات پر اپنا احتجاج ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں۔
جناب سپیکر۔ یہ بلاشبہ قابل افسوس بات ہے، ہمیں بھی اس بات کا احساس ہے۔
سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا اگر آپ اجازت دیں تو پرنسپل آف پالیسی کی بحث کے دوران اس کا تھوڑا سا تذکرہ کرلوں۔ کیونکہ اس میں بھی یہ مسئلہ پیش ہوسکتا ہے۔
جناب سپیکر۔ حکمت عملی کی بحث کے دوران آپ بولئے گا.....
سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا! اس پر انشاءاللہ تعالیٰ بولوں گا تو ضرور.....
جناب سپیکر۔ ہم آپ کو انشاءاللہ تعالیٰ زیادہ ٹائم دیں گے آپ فکر نہ کیجئے۔
وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب والا! میں آپ کا مشکور ہوں اور اس کے ساتھ ہی شاہ صاحب کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے انتہائی کمال مہربانی سے اپنے ایک ساتھی کی وجہ سے ان کا جو ٹائم ضائع ہوا.....
میاں ممتاز احمد قیانہ۔ جناب سپیکر! اگر آپ مناسب خیال فرمائیں تو راہی صاحب کو واپس بلالیا جائے۔
وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ اس کیلئے انکی اپنی غلطی ہے اور اس کیلئے ہم ضروری نہیں سمجھتے کہ انہیں ہم جاکر لے آئیں۔ جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا اور میں شاہ صاحب

کا مشکور ہوں.....

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا! مجھے تقریر کیلئے وقت نہیں ملا اسلئے میں .....

میاں محمد افضل حیات۔ جناب والا! اس سلسلے میں یہ گزارش کرونگا کہ تحریک التوائے کار کیلئے وقت 10-7 پر شروع ہوا ہے اگر اس حساب سے دیکھا جائے تو دس منٹ مزید بات ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر۔ نہیں یہ سات بجے شروع ہوئی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب والا! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اسے پھر Windup کردوں؟ جناب والا جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ایک انتہائی اہم موضوع پر تحریک التوائے کار پیش ہوئی اور حکومت نے اتفاق رائے سے اپنے ہاتھ صاف سمجھتے ہوئے یہ طے کیا کہ اس کو ایوان میں لایا جانا چاہئے اور اس پر اظہار رائے کا حق ایوان کو استعمال کرنا چاہئے.....

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا میں احتجاجاً" واک آؤٹ کرتا ہوں.....

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ شاہ صاحب آپ کی عظمت تو ساری مٹی میں مل جائیگی۔

میاں محمد افضل حیات۔ میں بھی واک آؤٹ کرتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب والا! اس سے تو یہ سمجھا جائے گا کہ ان میں تو حوصلہ ہی نہیں ہے کہ حقائق کو سن سکیں۔ صرف اپنی بات کرنا جانتے ہیں اور پورے حقائق کو نہیں سنتے اور نہ ہی ان میں اتنی جرات ہے کہ وہ حقائق سن سکیں۔ صحیح نقطہ نظر سن سکیں۔ اسلئے اگر وہ یہ بات کرتے ہیں تو ہمیں اس پر کوئی افسوس نہیں ہے۔ جناب والا! میں عرض یہ کر رہا تھا کہ ایک ایسے واقعہ کے متعلق گورنمنٹ نے فراخدلی کا ثبوت دیتے ہوئے ایوان میں زیر بحث لانے کیلئے اس پر اتفاق کیا اور یہ ثابت کیا کہ ہم اس بات کیلئے تیار ہیں کہ ممبران حزب اختلاف اگر چاہیں تو اس مسئلے کو زیر بحث لائیں۔ اب جناب والا کسی جذبات میں گئے بغیر میں اس ایوان کے سامنے چند ضروری باتیں پیش کرنا چاہتا ہوں تاکہ یہ ایوان کے ریکارڈ میں آجائے۔ جناب والا! پہلے تو میں اس بات کیلئے عرض کرنا چاہوں گا کہ جب سے 1987ء کا سال شروع ہوا ہے اس میں پنجاب میں بموں کے دھماکوں کے دس واقعات ہوئے۔ اس میں جو واقعات ہیں اور جن کے بارے میں میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ یہ حقائق بھی اپنی جگہ

موجود ہیں کہ بموں کے ان دھماکوں کے واقعات میں کل 45 آدمیوں کو تفتیش میں شامل کیا گیا ۔ دس آدمی ابھی زیر تفتیش ہیں ۔ باقی 9 کو تفتیش کر کے فارغ کر دیا گیا ۔ ان دس میں سے کم از کم چھ آدمی یا اس سے کچھ کم ایسے ہیں جو واقعی ان واقعات میں ملوث پائے گئے اور ان کو صحیح طور پر ان واقعات کا ملزم گردانا گیا ۔ جس کیلئے حکومت اپنے طور پر پوری کوشش کر رہی ہے کہ ان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے اور اس سے قبل کہ ان کو عدالت میں لا کر سزا دی جائے تمام تر معلومات اکٹھی کر کے دوسرے مقدمات میں جو فائدہ مند ہوں ان کو بروئے کار لائیں ۔ ان دس واقعات میں جتنی قیمتی جانیں ضائع ہوئیں کافی لوگ زخمی ہوئے اور فاضل اراکین اسمبلی نے جو اس موضوع پر باتیں کیں جن خدشات اور جن دکھ بھرے جذبات کا اظہار کیا حکومت بجا طور پر اس میں شامل ہے لیکن میں یہ بات عرض کرنی چاہتا ہوں کہ جہاں تک ان واقعات کا تعلق ہے ان کے مضمرات اور محرکات پنجاب کی سرحدوں سے باہر ہیں ۔ اس میں پاکستان کی مشرقی سرحدوں اور مغربی سرحدوں کی طرف اگر دیکھا جائے ان کے تحت جو حالات پیدا ہو چکے ہیں ان کے تحت جو حالات پاکستان میں رونما ہونے شروع ہوئے پہلے تو سرحدوں کی خلاف ورزی شروع ہوئی، پاکستان کی سرحدوں پر جب بمباری سے بھی کوئی اثرات مرتب نہ ہوئے اور وہ اپنے مقاصد کے حصول میں ناکام رہے اور پاکستان کے عوام کے اعتماد کو متزلزل کرنے میں ناکام رہے اور اس کو اپنی پالیسیوں سے ہٹانے میں ناکام رہے تو ان عوام دشمن قوتوں نے پاکستان کے خلاف ایک اور سازش کی اور اس سازش کے تحت اندرونی لوگوں سے مل کر اور ان کا سہارا لے کر بموں کے دھماکوں کی کارروائی شروع کی ۔ جس میں بے گناہ جانوں کو ضائع کر کے کچھ ایسے مقاصد حاصل کرنے تھے جو وہ بمباری کر کے حاصل کرنا چاہتے تھے ۔ جنہیں وہ حاصل نہ کر سکے، اور پاکستان کے عوام کے اعتماد کو متزلزل نہ کر سکے ۔ اس لئے اب وہ اس کوشش میں ہیں کہ پاکستان کے عوام میں مایوسی پیدا کریں اور امن عامہ کی صورت حال پیدا کر کے اس امر پر مجبور کیا جائے کہ وہ اپنی پالیسیوں کو ترک کر دیں ۔ ان دشمن قوتوں کے اشارے پر ناچیں جن کیلئے چند اندرونی قوتیں بھی ان کا ساتھ دینے کیلئے تیار ہیں ۔ میں آپ کے توسط سے یہ بات واضح طور پر بتا دینا چاہتا ہوں کہ وزیر اعظم پاکستان نے جو کچھ فرمایا کہ وہ تمام دشمن قوتیں پاکستان کو اپنے ارادوں سے باز نہیں رکھ سکتیں ۔ پاکستان کو

ان اصولوں کی بناء پر اور جو پالیسی وہ اپنائے ہوئے ہیں اس سے باز نہیں رکھ سکتیں۔ اس لئے میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں اور ان قوتوں کو ہم انتباہ کرنا چاہتے ہیں کہ ان کی تمام تر کوششیں رائیگاں جائیں گی اور پاکستان کے عوام اور پاکستان کی حکومت اپنی اصولوں اور پالیسی پر قائم رہے گی اور کوئی قوت ان کو اس راستے سے نہیں ہٹا سکتی۔ جناب والا! میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ ان واقعات کے نتیجے میں پنجاب کی حکومت نے کیا کچھ کیا اس کے بارے میں چند الفاظ میں تفصیل بیان کرنا چاہتا ہوں کہ اس سلسلہ میں چیف منسٹر صاحب کی ہدایت پر جو انسدادی اقدامات کئے گئے ان میں سے چند ایک یہ تھے۔

Crisis management تنظیم کو قائم کیا گیا، بم ڈسپوزل یونٹ کا تعاون حاصل کیا گیا، پولیس کی گشت ناکہ بندی کو موثر بنایا گیا، وہ تمام راستے جو دوسرے صوبوں سے پنجاب میں داخل ہوتے تھے ان کی ناکہ بندی اور چیکنگ کیلئے چیک پوسٹیں قائم کی گئیں۔ جس کے نتیجے میں کافی سارا اسلحہ برآمد ہوا اور اس کے ساتھ ہی حکومت پنجاب نے جو اقدامات کئے ان کے نتیجے میں انسداد دہشت گردی کا شعبہ قائم کرکے سب تجربہ کار فوجیوں اور پولیس افسروں کو مامور کیا گیا۔ اسکے علاوہ جو اور باتیں کی گئیں ان میں یہ کیا گیا کہ سراغ رسانی کے تمام اداروں کے ساتھ قریبی رابطہ قائم کرکے پنجاب کے ہوم سیکرٹری کی سربراہی میں اجلاس منعقد کئے جاتے ہیں اور خفیہ اطلاعات کی بناء پر ہم نے کافی ساری ایسی معلومات اکٹھی کرلی ہیں کہ جن سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے محرکات کون کون سے ہیں۔ افغانستان کے لئے جو لوگ ایسی کارروائیاں کررہے ہیں۔ جو غیر ملکی ایجنٹ کام کررہے ہیں اور وہاں بیٹھ کر جن جن ایجنٹوں کے ذریعے یہ کام ہورہا ہے ان تک پہنچنے میں ہم کامیاب ہوگئے ہیں اور ان خفیہ ایجنسیوں کے ذریعے اب ہم اس قابل ہوگئے ہیں کہ ایک ایسا خاص تفتیش شعبہ قائم کرکے ہم چند ایسے نتائج حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں کہ اب ہم کسی اندھیرے میں نہیں ہیں اور ان قوتوں سے ہم واقف ہوگئے ہیں، ان شخصیتوں سے واقف ہوگئے ہیں اور اجمل خٹک جیسے بدنام زمانہ قوتوں سے ہم واقف ہوگئے ہیں اور ایسی تنظیموں سے ہم واقف ہوگئے ہیں جنہوں نے کابل میں خاد کی ٹریننگ حاصل کرکے پاکستان میں ہائی جیکنگ جیسے کارنامے سرانجام دیئے جس کی بناء پر تمام پاکستانی عوام نے ان کی مذمت کی۔ جس کی بناء پر تمام سیاسی قوتیں جو ان کی

پشت پناہی کررہی تھیں اور تمام ایسے ایجنٹ جنہوں نے ہائی جیکنگ کے واقعات کئے یا اس بات کیلئے بدنام زمانہ ہیں اور جن کی پشت پناہی میں چند سیاسی قوتیں بھی موجود تھیں' ان کے متعلق تمام چیزیں اب سامنے آچکی ہیں اور اس کے لئے میں یہ بات عرض کرنی چاہتا ہوں کہ جہاں یہ پاکستان کی حکومت پر الزام لگایا جاتا ہے کہ حکومت اس میں ناکام رہی ہے' میں اس کی پرزور تردید کرتا ہوں اور جو لوگ یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ پاکستان کی حکومت مستعفی ہو جائے میں انہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وہ کونسی عوامی قوتیں ہیں وہ کونسی جمہوری قوتیں ہیں جنہوں نے اس بات کے لئے استعفے دیے۔ بہت پرانی جمہوری قوتوں میں سے برطانیہ کا نام لیا جاتا ہے۔ برطانیہ میں آئرلینڈ میں کب سے دھماکے ہو رہے ہیں۔ ٹرافالگو سکوئر میں اور عین وسط لندن میں جو دھماکے ہوئے ان کے لئے کسی اپوزیشن نے یہ مطالبہ نہیں کیا کہ حکومت مستعفی ہو جائے۔ فرانس میں دھماکے ہوئے' امریکہ میں دھماکے ہوئے' انڈیا میں کیا ہو رہا ہے اور دوسری حکومتوں میں کیا ہو رہا ہے جس کے لئے یہ لوگ مطالبہ کر رہے ہیں کہ حکومت مستعفی ہو جائے بلکہ ہوتا تو یہ ہے کہ وہ تمام قوتیں وہ تمام سیاسی قوتیں جو اپنی دوکان چمکانے کے لئے اس بات کا سہارا لے کر اشک شوئی کرکے اور جھوٹے آنسو بہا کر ایسے واقعات کو اجاگر کرنے پر تلے ہوئے ہیں ہم ان سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ سبق سیکھیں ان قوتوں سے جو پاکستان کو زندہ و تابندہ نہیں دیکھنا چاہتیں۔ اس کے لئے آج تک کسی جمہوری قوت کی مخالف سیاسی جماعتوں نے یہ مطالبہ نہیں کیا کہ وہ اپنی ہی حکومت کو مستعفی ہونے کے لئے کہے بلکہ وہ حکومت کے ساتھ مل کر ایسے تخریب کار عناصر کی نشاندہی کرکے ان کو سزا دلانے کے لئے اور ان تمام عناصر سے نبٹنے کے لئے کوشش کرتے ہیں لیکن پاکستان میں ایسے کون لوگ ہیں جو یہاں ایسی فضا قائم کرنی چاہتے ہیں کہ جمہوریت کے ذریعے جو لوگ منتخب ہو کر اسمبلیوں میں آئے ان کو ختم کرنے کے لئے اس بات کے درپے ہیں کہ یہ اسمبلیاں ناپید ہوں۔ میں ان قوتوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ کہاں گئے وہ لوگ جنہوں نے ایسی حکومتیں قائم کیں جنہوں نے اس ملک میں شریف لوگوں کا زندہ رہنا گوارا نہ کیا۔ ان کا ناک میں دم کر رکھا تھا۔ اس میں تمام جمہوری قوتوں کو دفن کر دیا گیا تھا۔ یہاں دفعہ 144 رائج تھی۔ انہیں اسمبلیوں میں بولنے تک کی اجازت نہیں تھی۔ اب لوگ ہمیں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ حکومتیں مستعفی ہو جائیں۔

جب اس ملک میں عریانی کا دور دورہ تھا' اس ملک میں غنڈہ گردی اور دہشت گردی کا دور دورہ تھا' جو اپنے وقت میں کونسے سیاہ کارنامے نہیں کرنا چاہتے تھے اور اس ملک کے عوام کی جان و مال سے کھیلنے کے لئے کیا کچھ انہوں نے نہیں کیا۔ آج وہی قوتیں ہمیں بتانا چاہتی ہیں کہ موجودہ حکومت ناکام ہو چکی ہے۔ لیکن میں آج ان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آج ان کو زبان کھولنے کی اجازت موجودہ جمہوریت پسند سیاسی حکومت نے دی۔ جمہوریت پسند عوامی حکومت نے ان کو یہ حوصلہ دیا ہے کہ وہ پورے ملک میں دندناتے پھریں' اپنی پالیسیوں کا پرچار کریں اور جو چاہیں تقریر کریں۔ پریس آزاد ہے' سیاسی اور شہری آزادیاں موجود ہیں۔ اس میں عدالتیں آزاد ہیں۔ پہلی دفعہ پاکستان میں ایسا ہوا ہے اور بجائے اس کے کہ موجودہ حکومت کی پشت پناہی کرتے ہوئے وہ اس بات کے لئے حکومت کا ساتھ دیں کہ ہم ان تمام پاکستان دشمن قوتوں کا مل کر مقابلہ کریں گے۔ کیا وہ یہ بات کرنے میں حق بجانب ہیں کہ جس کے لئے وہ پاکستان کی منتخب حکومت کو مستعفی ہونے کے لئے کہیں۔ میں اس بات کے لئے بتا دینا چاہتا ہوں کہ وہ تمام سیاسی قوتیں جنہوں نے اس ملک میں ایسے Agitation کرنے کی کوشش کی اور اس میں کامیاب نہ ہوئیں اور تمام ایسی باتیں کرنے کی کوشش کی کہ جن سے امن و امان کی صورت حال پیدا ہو۔ تمام ایسی قوتوں کے ساتھ مل کر پاکستان کو کمزور کرنے کی کوشش کی۔ پاکستان میں صوبائیت پھیلانے کے لئے سرحد پار سے حمایت حاصل کرنے کی پالیسی اختیار کی اور ان بدنام زمانہ لوگوں نے بالآخر موجودہ طریقہ اپنایا لیکن میں سلام کرتا ہوں پاکستان کے عوام کو جنہوں نے ان کی تمام کوششوں کو ناکام بنا کر حکومت کا ساتھ دیا۔ انہوں نے ایسے ایسے اقدامات کئے کہ انہوں نے ثابت کیا کہ پاکستان کے عوام کبھی کمزوری نہیں دکھائیں گے اور جو کچھ بھی ہو گا.....

جناب سپیکر۔ چودھری صاحب ایک سیکنڈ کے لئے رکیے۔ مسٹر فضل حسین راہی اگر ہاؤس میں آنا چاہیں تو وہ آسکتے ہیں۔

(اس موقع پر جناب فضل حسین راہی ہاؤس میں تشریف لائے)

وزیر قانون۔ جی شکریہ' تو میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ افغانستان کی ایجنسی "خاد" ایک ایسی ایجنسی ہے جس کے ایجنٹ پہلے بھی پاکستان میں تخریبی کاروائیوں میں ملوث رہے' ان لوگوں

کے ایماپر ان کو استعمال کر کے اور پیسے کے زور سے ـــــ

جناب فضل حسین راہی۔ جناب والا' ہاؤس میں کورم نہیں ہے۔

وزیر قانون۔ آپ میں اتنی جرات نہیں ہے کہ آپ حقائق سن سکیں اس لئے آپ اس کا سہارا لیں گے۔ ہاؤس میں یہ بات طے ہوئی تھی اور جناب سپیکر نے رولنگ دی تھی کہ کورم پر توجہ نہیں دی جائے گی اس لئے میں عرض کرنا چاہوں گا کہ ان میں حوصلہ نہیں ہے۔ تخریبی عناصر کی پشت پناہی کرنے والے عناصر جو اس ہاؤس میں موجود ہیں ان کو یہ حوصلہ ہونا چاہیے کہ وہ ہماری باتیں سنیں۔

جناب سپیکر۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کورم کا مسئلہ اٹھانے کی ضرورت ہی نہیں رہے گی ٹائم جو تحریک التوائے کار پر بحث کرنے کے لئے مختص کیا گیا تھا وہ ختم ہو گیا ہے۔ لا منسٹر صاحب بھی اپنی تقریر مکمل کر چکے ہیں۔

وزیر قانون۔ اگر مجھے تھوڑا سا وقت دے دیں تو میں یہ عرض کر دوں کہ ہم نے دو کیس مکمل طور پر برآمد کر لیے ہیں۔ ہم نے ملزمان بھی پکڑ لیے ہوئے ہیں۔ ہم انشا اللہ پوری طرح کامیاب ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر۔ چودھری صاحب! بات ہو گئی ہے وقت ختم ہو گیا ہے۔

وزیر قانون۔ شکریہ جناب والا'

جناب سپیکر۔ ہاؤس کل صبح 9 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی مورخہ 5 اکتوبر 1987ء صبح 9 بجے تک ملتوی کی گئی)

صوبائی اسمبلی پنجاب

صوبائی اسمبلی پنجاب کا گیارہواں اجلاس

پیر 5 اکتوبر 1987
(دوشنبہ 11 صفر 1408ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 9 بج کر 40 منٹ پر منعقد ہوا' جناب سپیکر میاں منظور احمد وٹو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری علی حسین صدیقی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِيْ سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۚ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُوْرُ ۝ سورۃ حدید - آیت 1-2-3-4-5

جو بھی مخلوق آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کی تسبیح کرتی ہے اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔
آسمانوں و زمین کی بادشاہی اس کی ہے وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

وہی اول ہے وہی آخر اور وہی اپنی قدرتوں سے سب پر ظاہر اور وہی اپنی ذات سے پوشیدہ ہے اور وہ ہر چیز کو جاننے والا و ہر طرح باخبر ہے۔
وہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش اقتدار پر متمکن ہو گیا جو چیز زمین میں داخل ہوتی ہے اور جو اس سے نکلتی ہے اور جو آسمان سے اترتی اور جو اس کی طرف چڑھتی ہے اس کو سب کچھ معلوم ہے اور تم جہاں کہیں ہو وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو دیکھ رہا ہے۔
آسمانوں اور زمین کی حکومت اس کی ہے اور تمام امور اس کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔

وما علینا الا البلاغ

مسز خورشید بیگم۔ جناب سپیکر میں پوائنٹ آف آرڈر کے لئے آپ کی اجازت چاہوں گی۔

جناب سپیکر۔ فرمایئے بیگم صاحبہ۔

مسز خورشید بیگم۔ میں آپ کی توجہ ایک مسئلہ کی طرف دلانا چاہتی ہوں کہ اس اسمبلی کو بنے ہوئے تقریباً اڑھائی سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ آج کی اخبار میں میری تصویر کے نیچے ڈاکٹر شیلا کا نام لکھا ہوا ہے میں آپ کی توسط سے اخبار کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں کہ اخباری نمائندوں کو آپ ہدایات فرمائیں کہ اب تو کافی عرصہ گزر چکا ہے ایسی غلطی نہیں ہونی چاہئے شروع شروع میں ایسی غلطیاں قابل برداشت ہوتیں ہیں اب تو اڑھائی سال کا عرصہ ہو گیا ہے

جناب سپیکر۔ کون سے اخبار میں ہے؟

مسز خورشید بیگم۔ "جنگ" اخبار میں ہے۔

جناب سپیکر۔ اس معاملہ میں' میں یہ تجویز کروں گا کہ وہی اخبار آپ کی تصویر آپ کے صحیح نام سے چھاپے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

✿ جناب سپیکر۔ وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے (سوال نمبر 802-803 پکارے گئے متعلقہ رکن حاضر نہ تھے) سوال نمبر 1681

غنی کالونی سے شیرا کوٹ تک سڑک کی تعمیر

1681- جناب ظفر اللہ خان۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم سوال نمبر 1014 کے جواب جو کہ 21 مئی 1986ء کو ایوان میں پیش کیا گیا کے حوالے سے بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا لاہور میونسپل کارپوریشن کو غنی کالونی لاہور سے شیرا کوٹ بند روڈ لاہور تک سڑک کی تعمیر کے لئے وفاقی حکومت سے تین لاکھ کی رقم موصول ہو گئی ہے اگر ایسا

ہے تو سڑک کی تعمیر کب سے شروع کی جا رہی ہے؟
(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ بالا رقم سڑک کی تعمیر کے لئے ناکافی ہے اگر ایسا ہے تو کیا لاہور میونسپل کارپوریشن سڑک کی تعمیر کے لئے مزید رقم کے علاوہ مفاد عامہ کی خاطر سڑک کے کنارے یک طرفہ فٹ پاتھ کی تعمیر کے لئے اپنے بجٹ برائے مالی سال 87-1986ء میں کوئی رقم مختص کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟
وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ۔ (ملک خدا بخش ٹوانہ)
(الف) اس سڑک کی تعمیر کے لئے حکومت کی جانب سے تاحال گرانٹ موصول نہیں ہوئی
(ب) لاہور میونسپل کارپوریشن نے اس سڑک پر فٹ پاتھ کی تعمیر کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 87-1986ء میں کوئی رقم مختص نہ کی ہے۔
جناب سجاد احمد چیمہ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ جواب کے جز (الف) میں انہوں نے فرمایا ہے کہ تاحال گرانٹ موصول نہیں ہوئی۔ گرانٹ موصول نہیں ہوئی اس کے باوجود سڑک تعمیر ہو چکی ہے۔
وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ جناب والا۔ یہ سوال کافی پرانا ہے اور یہ جواب بھی اس وقت کا ہے اور جو موجودہ صورت ہے وہ یہ کہ گرانٹ موصول ہونے کے بعد وہاں پر کام بھی مکمل ہو گیا ہے

ڈھڈی والا کو کارپوریشن حدود میں شامل کرنے کے لئے اقدامات

☆1706۔ جناب طاہر احمد شاہ۔ کیا یہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ آبادی ڈھڈی والا ایک لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ جو کہ فیصل آباد شہر سے متصل ہے۔ اور ابتدائی شہری سہولتوں سے محروم ہے۔
(ب) کیا یہ درست ہے کہ متذکرہ آبادی کو کارپوریشن حدود میں شامل کرنے کے لئے

سابقہ کمشنر فیصل آباد جناب جاوید احمد قریشی نے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا تھا جو بعد ازاں واپس لیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع کونسل فیصل آباد کی طرف سے علاقائی ترقیاتی کاموں پر سرد مہری ہے

(د) اگر جزو (الف) (ب) و (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ آبادی کو فیصل آباد کارپوریشن کی حدود میں شامل کرنے کا فوری ارادہ رکھتی ہے اگر ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (ملک خدا بخش ٹوانہ)

(الف) یہ درست ہے کہ آبادی ڈھڈی والا اب ایک لاکھ نفوس کے قریب ہے جب کہ 1981ء کی مردم شماری کے مطابق چک نمبر 214 اب جس کو عرف عام میں ڈھڈی والا کہتے ہیں۔ فیصل آباد شہر کے متصل ہے اس کی آبادی 28841 افراد پر مشتمل ہے یہ درست ہے کہ یہ آبادی کافی حد تک شہری سہولتوں سے محروم ہے یہ آبادی یونین کونسل نمبر 126 چک نمبر 214 ب تحصیل و ضلع فیصل آباد میں واقع ہے اور اس کونسل نے اس آبادی میں سال 84-1983ء تا 86-1885 تک مبلغ 377023 روپے کے ترقیاتی کام مکمل کروائے ہیں تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ب) یہ سوال جزوی طور پر درست ہے کہ میونسپل کارپوریشن فیصل آباد نے توسیع حدود ضرور تجویز کی تھی اور یہ معاملہ حکومت پنجاب کے جاری کردہ قواعد کے مطابق ضلعی رابطہ کمیٹی کے سپرد کیا گیا ہے جس نے فیصلہ کیا کہ ضلع کونسل فیصل آباد اس معاملہ میں اپنی رپورٹ پیش کرے' یہ معاملہ ابھی تک ضلع کونسل میں زیر غور ہے۔

(ج) درست ہے۔

(د) ضلع کونسل فیصل آباد کا جواب بذریعہ ضلعی رابطہ کمیٹی جونہی وصول ہو گا ڈھڈی والا کو میونسپل کارپوریش میں شامل کرنے کے بارے میں فیصلہ کیا جا سکے گا لیکن یہ بات ناقابل غور ہے کہ اس موقع پر ڈھڈی والا کو میونسپل حدود میں شامل کرنے سے متعلق بلدیاتی اداروں کی حلقہ بندی متاثر ہو گی۔

تکمیل شدہ منصوبہ جات

یونین کونسل نمبر126- چک نمبر214 رب، تحصیل و ضلع فیصل آباد۔

نمبر شمار	سال	نام سکیم	کل اخراجات				
			گورنمنٹ گرانٹ	عوامی حصہ	یونین فنڈ	کل میزان
-1	1983-884	تعمیر پختہ نالی 1400 فٹ	2340000	7810.00	---	31210.00
-2	1984-85	تعمیر پختہ سڑک	157433.00	93967.00	---	251400.00
-3	"	مرمتی گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول	---	---	14508.00	14500.00
-4	"	تعمیر چاردیواری گرلز پرائمری سکول	---	5167.50	3500.00	8667.50
-5	"	تعمیر پختہ نالی بمعہ تین عدد پلیاں	--	-	5867.50	5867.50
-6	"	تعمیر فرش بندی	---	1000.00	8000.00	9000.00

-7	"	تعمیر پختہ نالی 1100 فٹ	—	1718.00	9500.00	11218.00
-8	"	تعمیر پختہ نالی 400 فٹ	—	1500.00	7000.00	8500.00
-9	1985-86	تعمیر پختہ نالی 1030 فٹ	10300.10	10300.00	--	206000.00
-10	"	تعمیر پختہ نالی 800 فٹ	12052.00	4000.00	--	16052.00
		کل میزان	203185.00	125462.00	48375.50	377023.00

جناب سپیکر۔ کوئی ضمنی سوال؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ جناب والا! میں اس پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کی جو تازہ صورت حال یہ ہے کہ یہ بھی سوال کافی پہلے کا ہے اور اب اس آبادی کو نئے آنے والے بلدیاتی الیکشن کی حلقہ بندی میں شامل کر لیا گیا ہے اور یہ حلقہ کارپوریشن میں شامل ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب سپیکر۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ حکومت پنجاب کے کون سے قواعد کے تحت کسی کونسل کو اپنی حدود کی توسیع کے لئے ضلعی رابطہ کمیٹی میں تحرک کرنا لازمی ہوتا ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ جناب والا! میں جنجوعہ صاحب کا بڑا ممنون ہوں کہ وہ ہمیشہ قانونی طور پر میری کافی مدد فرماتے ہیں یہ لوکل گورنمنٹ آرڈی نینس ہی کے تحت سارا کام ہوتا ہے اور اس کے تحت ہے کہ جس شہری کونسل نے اپنی حدود بڑھانی ہوں یا گھٹانی ہوں وہ اس پر قرار داد پاس کرتی ہیں اور اس کے ساتھ جو دیہی کونسل ہے اس کی رضامندی سے اس پر عمل ہوتا ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ لیکن جنجوعہ صاحب کا سوال یہ ہے کہ کون سے ضابطہ کار کے تحت یہ ہوتا ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ جناب والا! میرے خیال میں اگر میں ضابطہ کار کی مدد لوں تو مجھے نیا نوٹس دے دیں تو میں عرض کردوں گا۔

جناب سپیکر۔ جنجوعہ صاحب! آپ نیا نوٹس دینے کے لئے تیار ہیں؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا! جیسے آپ مناسب سمجھتے ہیں۔

اندرون شہر لاہور کمیونٹی سینٹرز کا اجراء

☆1726۔ بیگم خواجہ فرحت رفیق۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ لاہور شہر کے بارہ دروازوں کے اندر کوئی بھی کمیونٹی سینٹر

نہیں ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو کافی دشواری پیش آ رہی ہے۔
(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اندرون شہر کم از کم دو کمیونٹی سینٹر تعمیر کرنے کو تیار ہے اگر ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں؟
وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (ملک خدا بخش ٹوانہ)
(الف) درست ہے کیونکہ لاہور شہر کے بارہ دروازوں کے اندر کمیونٹی سینٹر کے لئے کشادہ جگہ کی ضرورت ہے جو اندرون شہر دستیاب ہونی مشکل ہے تاہم عوام کی سہولت کے لئے اندرون شہر میں کئی فلاحی ادارے' زچہ بچہ مرکز' ڈسپنسریاں ٹی بی کلینک' صحت و صفائی کے مرکز بچوں کو ٹیکہ لگانے کے سینٹرز' جو تیر ماڈل و پرائمری سکولز' انڈسٹریل ہومز اور نئی روشنی سکولز کام کر رہے ہیں
(ب) مندرجہ بالا پیرا (الف) میں دیا جا چکا ہے
بیگم خواجہ فرحت رفیق۔ جناب والا! اگر محکمے کو جگہ مہیا کر دی جائے تو کیا محکمہ خود کمیونٹی سینٹر بنانے کو تیار ہے؟
وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ جناب والا! وہاں کا جائزہ لے کر ضرور اس پر غور ہو سکتا ہے اگر جگہ موجود ہے تو ہم اسے ضرور زیر غور لائیں گے۔
بیگم فرحت خواجہ رفیق شکریہ۔
جناب سپیکر۔ بیگم صاحبہ! اگلا سوال۔

اکبری منڈی لاہور میں رہڑہ سٹینڈ کی تعمیر۔

☆1729۔ بیگم فرحت خواجہ رفیق۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔
(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ اکبری منڈی لاہور میں رہڑہ بانوں کی وجہ سے ٹریفک رک جاتی ہے اور بازار سے گزرنے والوں کے لئے بہت مشکل ہو جاتی ہے
(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ٹریفک کے اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے اکبری منڈی کے قریب ریڑہ بانوں کے لئے ریڑہ سٹینڈ تعمیر کرنے کو تیار

ہے اگر ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں؟
وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (ملک خدا بخش ٹوانہ)
(الف) بیرون اکبری گیٹ لاہور میونسپل کارپوریشن کا منظور شدہ رہڑہ سٹینڈ تھا جو کہ توسیع سڑک کی وجہ سے گرا دیا گیا تھا اب مستقل رہڑہ اسٹینڈ نہ ہونے کی وجہ سے رہڑہ بان ادھر ادھر رہڑے کھڑے کر لیتے ہیں جو کہ ٹریفک میں رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں
(ب) لاہور میونسپل کارپوریشن اکبری منڈی کے قریب رہڑہ اسٹینڈ تعمیر کرنے کو تیار ہے جس کے لئے موجودہ سال کے ترمیمی بجٹ میں رقم مختص کرانے کی کارروائی ہو رہی ہے منظوری بجٹ کے بعد فوراً رہڑہ اسٹینڈ تعمیر کیا جائے گا۔

ناجائز برآمدی ٹیکس وصول کرنے والے ٹھیکیداروں کے خلاف کارروائی

☆1784۔ جناب طاہر احمد شاہ۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں ضلع کونسلوں سے برآمدگی ٹیکس وصول کرنے کے لئے اپنے اپنے ٹھیکیداروں کو ٹھیکے دے رکھے ہیں اور ہر ضلع کونسل نے برآمدگی ٹیکس منظور شدہ شیڈول (نرخنامہ) جاری کیا ہوا ہے
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہر ضلع کونسل کے برآمدی ٹیکس وصول کرنے والے ٹھیکیدار ایسی اشیاء پر بھی برآمدی ٹیکس وصول کر رہے ہیں جن کا متعلقہ ضلع کونسل کی منظور شدہ شیڈول فہرست میں ذکر نہیں ہے۔
(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیکرٹری بلدیات حکومت پنجاب نے ایک مراسلہ نمبری DO NO PS/SIG/22/66 مورخہ 15 جون 1986ء تمام اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں اور تمام ضلع کونسلوں کے چیئرمینوں کو ارسال کیا تھا جس میں تحریر کیا گیا تھا کہ حکومت کے علم میں یہ بات آئی ہے کہ ضلع کونسلوں کے برآمدگی ٹیکس وصول

کرنے والے ٹھیکیداران نہ صرف یہ کہ منظور شدہ نرخوں سے زائد ریٹ پر برآمدگی ٹیکس وصول کر رہے ہیں بلکہ ایسی اشیاء پر بھی ٹیکس وصول کر رہے ہیں جن کا اندراج منظور شدہ شیڈول میں نہیں ہے۔

(ر) کیا یہ بھی درست ہے کہ برآمدگی ٹیکس وصول کرنے والے ٹھیکیداران بسوں کی سواریوں سے بھی برآمدگی ٹیکس جبراً وصول کر رہے ہیں حالانکہ برآمدگی ٹیکس کی ادائیگی سے حکومت نے بسوں کو مستثنیٰ قرار دے رکھا ہے

(ش) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع کونسل فیصل آباد کے برآمدگی ٹیکس وصول کرنے والے ٹھیکیداران کے کارندے فیصل آباد ضلع کی حدود سے باہر ضلع شیخوپورہ میں واقع شاہ کوٹ اڈہ میں بسوں سے اترنے والے مسافروں سے بھی جبراً اور ناجائز ٹیکس وصول کرتے ہیں۔

(ھ) کیا یہ بھی درست ہے کہ چیف آفیسر ضلع کونسل فیصل آباد نے ایک چھٹی نمبر 15 ٹی او مورخہ 9 جولائی 1986ء انسپکٹر پولیس تھانہ شاہ کوٹ کے نام ارسال کر کے جس کی نقل ایس ایس پی شیخوپورہ کو بھی بھجوائی گئی یہ مطالبہ کیا تھا کہ ملزمان بسوں کے مسافروں کو دھوکا دے کر لوٹ رہے ہیں اس لئے ملزمان کے خلاف پرچہ درج کر کے حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے۔

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی نیم سرکاری چھٹی مندرجہ جز (ج) بالا ضلع کونسل فیصل آباد کی چھٹی مندرجہ جز (ھ) کے باوجود کسی بھی برآمدگی ٹیکس وصول کرنے والے ٹھیکیدار کے خلاف عموماً" اور فیصل آباد کے برآمدگی ٹیکس وصول کرنے والے ٹھیکیدار کے خلاف خصوصاً" کوئی کارروائی عمل میں نہ لائی گئی ہے۔

(ز) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ناجائز برآمدگی ٹیکس وصول کرنے اور ٹھیکیداروں کے خلاف فوری سخت انسدادی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (ملک خدا بخش ٹوانہ)

(الف) یہ درست نہ ہے ٹھیکہ برآمدگی ٹیکس کی نیلامی کی جاتی ہے جسے اخباروں کے

زریعے مشتہر کیا جاتا ہے اور مقرر وقت پر عام نیلامی کی جاتی ہے اور جو شخص سب سے زیادہ بولی دے ٹھیکہ اس کو دیا جاتا ہے ٹیکس حکومت پنجاب کے شیڈول کے مطابق وصول کیا جاتا ہے جوکہ وہ ضلع کونسل کے پاس موجود ہے۔

(ب) کوئی ٹھیکیدار ایسی اشیاء پر ٹیکس وصول کرنے کا مجاز نہیں جن کا ذکر برآمدگی ٹیکس کے شیڈول میں نہیں ہے اگر کسی ٹھیکیدار کے خلاف ایسی شکایت موصول ہو تو اس کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔

(ج) یہ درست ہے

(د) برآمدگی ٹیکس بسوں کی سواریوں پر لاگو نہیں ہے ابھی یہ واقعہ حکومت کے علم میں آیا ہے کہ ضلع کونسل فیصل آباد کے ٹھیکیدار نے شاہ کوٹ (ضلع شیخوپورہ) کے اڈہ میں بسوں سے اترنے والے مسافروں سے زبردستی ٹیکس وصول کیا ہے جس پر ضلع کونسل فیصل آباد نے شاہ کوٹ پولیس کو ٹھیکیدار کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے کہا ہے

(ش) ضلع کونسل فیصل آباد کے ٹھیکیدار کے خلاف اس شکایت پر کارروائی کی جا رہی ہے جس کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے۔

(ہ) یہ درست ہے

(و) ضلع کونسل فیصل آباد کے ٹھیکیدار کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے جس کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے باقی کسی ضلع کونسل سے تاحال کوئی ایسی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

(ز) حکومت ناجائز برآمدگی ٹیکس وصول کرنے والے ٹھیکیداروں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یہی وجہ ہے کہ مذکورہ بالا چٹھی میں تمام ضلعی انتظامیہ کو سخت ہدایات کر دی گئی ہیں۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب سپیکر! سوال کے جز (ھ) کے جواب میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ 9 جولائی 1986ء کو انسپکٹر شاہ کوٹ کے، نام ٹھیکیدار کے خلاف مقدمہ درج کرنے کے لئے ایک چٹھی لکھی گئی تھی کیا چودہ ماہ کا عرصہ گزر جانے کے باوجود کوئی مقدمہ درج ہوا اگر نہیں ہوا تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ جناب والا! مقدمہ درج ہو چکا ہے اور زیر تفتیش

ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ کیا وزیر موصوف ایف آئی آر نمبر بتانا پسند کریں گے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ جناب والا! نمبر تو معلوم نہیں اگر معزز ممبر پسند فرمائیں تو یہ معلومات بھی آپ کو فراہم کر دی جائیں گی۔

میاں محمد اسحاق۔ کیا وزیر موصوف یہ بتا سکیں گے کہ جب یہ ٹیکس کی نیلامی ہوتی ہے اور اس میں جو چیزیں شامل نہیں ہوتیں ان پر ٹیکس لیا جاتا ہے اور اگر ثابت ہو جاتا ہے کہ یہ ناجائز ٹیکس ہے تو آپ اس ٹھیکیدار کے خلاف کیا کارروائی کرتے ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ میاں صاحب کا سوال واقعی بڑا اہم ہے پہلی تو بات یہ ہے کہ جو شیڈول گورنمنٹ نے ان اداروں کو دے رکھا ہے اس کے علاوہ کوئی ٹھیکے دار یا کوئی دیگر شخص اس کا مجاز نہیں کہ ان اشیاء کے علاوہ کسی سے ٹیکس وصول کریں۔ ایسی شکایات ملنے پر جو طریقہ کار ہے وہ متعلقہ لوکل کونسل کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اس کا بندوبست کرے اور اس کے خلاف تادیبی کارروائی کرے اور اس میں جیسے آپ پہلے سوال میں دیکھ رہے ہیں کہ پرچہ بھی درج کروایا گیا ہے اس کے ساتھ ٹھیکے بھی منسوخ کئے جاتے ہیں اور وہ لوکل کونسل کرتی ہے مگر میں اس سے آگے یہ بھی ضرور عرض کروں گا کہ اس مسئلے پر میں خود مطمئن نہیں ہوں۔ یہ چیز جب ٹھیکے داروں کے ہاتھ میں جاتی ہے تو میں بھی دیکھتا ہوں کیونکہ میں بھی شہری ہوں اور یہیں رہتا ہوں۔ اس معاملے میں کچھ زیادتیاں واقعی ہو رہی ہیں اور ان کی روک تھام کے لئے جس حد تک انتظام کرنا چاہیے وہ میں سمجھتا ہوں کہ ہم ابھی تک نہیں کر پائے تاہم بڑی سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں کہ کوئی ایسا طریقہ کار بنایا جائے کہ اس تکلیف سے عوام کو نجات مل سکے۔

میاں محمد اسحاق۔ جناب سپیکر! وزیر موصوف سے اس اسمبلی میں یہ پوچھا گیا تھا کہ کیا پودوں پر ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں لے جانے پر ٹیکس لاگو ہے تو وزیر موصوف نے فرمایا تھا کہ پودوں پر ٹیکس نہیں لیا جاتا۔ جناب والا میں آپ کی وساطت

سے یہ پرچی ان کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں کہ ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں لے جانے پر ٹھیکے دار اپنی من مرضی کر کے لوگوں سے ٹیکس لے رہے ہیں کسی سے پچاس روپے فی ٹرک کسی سے دو سو روپے فی ٹرک۔ تو کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ یہ غنڈہ گردی یا ناجائز ٹیکس وصول کئے جا رہے ہیں۔ حال ہی میں اسے روکنے کیلئے کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے ؟

وزیر بلدیات۔ مجھے افسوس ہے کہ میاں صاحب ابھی ابھی ایسی شکایت میرے نوٹس میں لائے ہیں تاہم اگر وہ ہمیں موقع دیں تو ہم ان کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے بھی تیار ہیں ایسا کیوں ہو رہا ہے اور اگر ان کے پاس تفصیل ہو تو یہ رقم ان سے ناجائز وصول کی گئی ہے ہم انشاء اللہ اسے واپس بھی کروائیں گے۔

ٹاؤن کمیٹی ڈونگہ بونگہ کے بددیانت اہلکاران کے خلاف کارروائی

☆1897۔ راؤ مراتب علی خان۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ امر واقع ہے کہ کمشنر بہاولپور ڈویژن کی جانب سے تین ذمہ دار افسران پر مشتمل تحقیقاتی ٹیم نے ٹاؤن کمیٹی ڈونگہ بونگہ ضلع بہاولنگر کے حسابات کی جانچ پڑتال کی تھی اور تحقیقاتی رپورٹ مورخہ 8 اگست 1985ء کو 29 صفحات پر مشتمل کمشنر بہاولپور ڈویژن پیش کی تھی اور متذکرہ تحقیقات کے نتیجہ میں 200831/20 روپے کی فرض کاری جعلسازی اور خورد برد ثابت ہوتی تھی۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ تحقیقاتی ٹیم نے اپنی رپورٹ کے صفحہ نمبر 3 پر ایس ڈی او ہائی وے چیف آفیسر بلدیہ اور انسپکٹر چونگی بلدیہ ہذا کے خلاف ڈیپارٹمنٹل ایکشن لینے کی سفارش فرمائی تھی۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو متذکرہ اہلکاران اور افسران کے خلاف کیا محکمانہ کارروائی کی گئی ہے اور اگر نہیں تو کیوں۔ کیا حکومت محکمہ مقامی حکومت اور

دیہی ترقی کے ذمہ دار افسران سے جنہوں نے اس ضمن میں چشم پوشی سے کام لیا ہے باز پرس کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ کیا اب مذکورہ افسران اور اہلکاران کے خلاف کارروائی کی جائے گی اور اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (ملک خدا بخش ٹوانہ)

(الف) درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) حکومت پنجاب اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ ہے اور قواعد کے مطابق کارروائی جاری ہے ناظم محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی بہاولپور قسمت بہاولپور کو تحقیقاتی افسر مقرر کیا گیا تھا تحقیقاتی رپورٹ محکمہ میں 17 فروری 87ء کو موصول ہوئی ہے جو مزید کارروائی کے لئے زیر غور ہے مزید براں صوبائی ناظم لوکل فنڈ آڈٹ پنجاب سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ ٹاؤن کمیٹی ڈونگہ بونگہ کا سپیشل آڈٹ کرائیں۔ سپیشل آڈٹ رپورٹ تاحال موصول نہ ہوئی ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ ضمنی سوال۔ جناب والا! میں سوال کے جز (ج) کے جواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ حکومت پنجاب اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ ہے اور قواعد کے مطابق کارروائی کی جا رہی ہے میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ٹاؤن کمیٹی ڈونگہ بونگہ کے بدعنوان ملازمین کے خلاف جو کارروائی کی جا رہی ہے کیا وزیر موصوف اس کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کرنا پسند فرمائیں گے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ جناب والا! اس میں اہلکاران کے ساتھ ساتھ چیئرمین کے خلاف بھی کارروائی شروع ہے اور انہیں دفعہ 29 کا نوٹس جاری کر دیا گیا ہے اور اس کمیٹی کے سپیشل آڈٹ کے لئے بھی احکامات جاری ہو چکے ہیں جیسا کہ اس میں لکھا ہے کہ ابھی اس کی رپورٹ موصول نہیں ہوئی اس کے بعد مزید کارروائی بڑھائی جائے گی تاہم دفعہ 29 کے تحت جو کارروائی ہو رہی ہے اس کے لئے سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کے پاس سماعت کے لئے 25 تاریخ مقرر ہے۔

جناب سجاد احمد چیمہ۔ ضمنی سوال۔ جناب والا! کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں

گے کہ 8 اگست 1985ء کو یہ رپورٹ پیش کر دی گئی تھی تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ واقعہ اس سے بھی سال بھر پہلے کا ہے تین سال گزرنے کے باوجود یہ معمولی کارروائی کیوں مکمل نہیں ہو سکی ؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ جناب والا! میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ نہ صرف عملہ سرکار بلکہ ایک منتخب نمائندہ بھی اس ساری کارروائی میں اور ان الزامات میں شامل ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ ہم اسے سننے کا اور اسے اپنی بات کہنے کا پورا موقع دیں تو اس لئے اس میں کچھ وقت لگتا ہے اور جو کارروائی میں سمجھتا ہوں ہونی تھی وہ ہو رہی ہے اس میں کسی سستی یا کوتاہی کا کوئی پہلو سامنے نہیں آرہا۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ ضمنی سوال۔ ناظم محکمہ مقامی حکومت ودیہی ترقی بہاولپور ڈویژن نے 17 فروری 1987ء کو جو تحقیقاتی رپورٹ پیش کی ہے اس میں کون سی بے قاعدگیوں کی نشاندہی کی گئی ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ جناب والا! اس میں جتنی تفصیل کی ضرورت تھی وہ ہم دے چکے ہیں اور اگر مزید رپورٹ کا ملاحظہ فرمانا چاہتے ہیں تو میں وہ بھی آپ کے توسل سے پیش کر دونگا۔

جناب سجاد احمد چیمہ۔ ضمنی سوال۔ کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ کروڑہا روپے کی رقم خورد برد ہو رہی ہے اور اس سے لوگوں کی حوصلہ فزائی ہو رہی ہے کہ تین سال گزرنے کے باوجود ابھی تک وہ رپورٹیں مکمل نہیں ہوئیں تو کیا وزیر موصوف اس کے لئے کوئی وقت مقرر فرمائیں گے کہ دو ماہ یا ڈیڑھ ماہ کے اندر وہ اس رپورٹ کو مکمل کر دیں گے ؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ جناب والا! ہماری خواہش ہے کہ ہم بہت جلد اس پر کارروائی کر سکیں اور اسے ختم کریں لیکن جیسا کہ میں نے عرض کی ہے کہ اس کی 25 تاریخ مقرر ہے ہو سکتا ہے کہ اس میں کچھ دیر لگ جائے کیونکہ جو سلسلہ ہے یہ رپورٹ کا معاملہ ہے اور اس کے کچھ اپنے قواعد و ضوابط ہوتے ہیں جن پر عمل کرنا

ضروری ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر بہت جلد کارروائی مکمل ہو جائے گی۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ ضمنی سوال۔ جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ صوبائی ناظم لوکل فنڈ پنجاب کو ٹاؤن کمیٹی ڈونگہ بونگہ کا آڈٹ کرنے کا کب کہا گیا تھا اور اب تک آڈٹ رپورٹ نہ آنے کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ جناب والا! اس بارے میں عرض ہے کہ وہ اپنا آڈٹ مکمل کرنے پر ہی رپورٹ بھیج سکتے ہیں اور ان کے ذمہ بہت سارے اور بھی ایسے کام ہیں صرف یہی نہیں جیسا کہ سوچا جا رہا ہے کہ انہوں نے صرف اسی کا سپیشل آڈٹ کرنا ہے بہت سے اور بھی ایسے کام ہیں جن کا مجھے بھی علم نہیں ہے۔ہم نے ان سے آڈٹ کرنے کے لئے درخواست کر رکھی ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ جلد ہی اپنی رپورٹ پیش کر دیں گے اور اس میں کوئی زیادہ دیر نہیں ہوئی۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب سپیکر۔ میرا سوال یہ تھا کہ ٹاؤن کمیٹی ڈونگہ بونگہ کے بارے میں کہا گیا تھا کہ وہ اگر حسابات کا آڈٹ کریں میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ آڈٹ والوں کو بھی جناب وزیر موصوف کی طرح اور بھی کام ہوں گے۔ لیکن میں نے یہ کہا ہے کہ کب ان کے سپرد یہ کیا گیا تھا؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ جب سے ہمیں اپنی تحقیقاتی ٹیم کی رپورٹ واپس آئی ہے اس کے فوراً بعد ہی ان سے یہ استدعا کر دی گئی تھی۔

ٹاؤن کمیٹی ڈونگہ بونگہ کو گندم پر وصول شدہ محصول کی تفصیلات

☆1898۔ راؤ مراتب علی خان۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ امر واقع ہے کہ سال رواں 87۔ 1986ء میں محکمہ پاسکو نے بزریعہ مراسلہ نمبر PASSCO 86/423 مورخہ 11 جولائی 1986ء قصبہ ڈونگہ بونگہ میں 83468 بوری گندم بحساب 95 کلو گرام فی بوری سٹاک کیا ہے یہ گندم بیرون جات

کے سنٹروں سے خرید کر قصبہ ہذا میں در آمد ہوئی۔
(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ٹاؤن کمیٹی ڈونگہ بونگہ ضلع بہاولنگر کے شعبہ چونگیات کے ماہانہ گوشوارہ جنس وار سے بتلایا جائے کہ 83468 بوری گندم بحساب 95 کلو گرام فی بوری پر کس قدر محصول چونگی وصول کیا گیا ہے۔
وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ (ملک خدا بخش ٹوانہ)
(الف) محکمہ پاسکو صوبائی حکومت کے کنٹرول میں نہیں ہے اس لئے اس محکمہ کی کارکردگی کو زیر بحث نہیں لایا جا سکتا۔ بہر حال محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی نے ٹاؤن کمیٹی سے معلومات فراہم کی ہیں اور یہ درست ہے کہ پاسکو نے بیرون جات کے سینٹروں سے سال 87۔ 86 کے دوران گندم لا کر ڈونگہ بونگہ میں غلہ گودام محکمہ خوراک وغیرہ میں ذخیرہ کی ہوئی ہے۔
(ب) لوکل گورنمنٹ و دیہی ترقی حکومت پنجاب نے پاسکو کے ذریعہ گندم کی در آمد کو محصول سے مستثنیٰ کیا ہوا ہے لہٰذا جواب نفی میں تصور ہو۔
میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ ضمنی سوال۔ جناب سپیکر! کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ اس چٹھی کا حوالہ دینا پسند فرمائیں گے جس کے تحت لوکل گورنمنٹ و دیہی ترقی حکومت پنجاب پاسکو سے محصول چونگی وصول نہ کرنے کے مجاز ہیں؟
وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ جناب والا چٹھی نمبر تو میں عرض نہیں کر سکتا بہر حال یہ تسلی سے عرض کر سکتا ہوں کہ وہ اس سے مستثنیٰ قرار دی گئی ہے۔
میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا! یہ تو ان کے جواب میں پہلے بھی لکھا ہے کہ وہ اس سے مستثنیٰ ہیں میں نے یہ پوچھا ہے کہ وزیر موصوف چٹھی نمبر کا حوالہ دیں جس کے تحت لوکل گورنمنٹ اس بات کی مجاز ہے کہ وہ پاسکو کو محصول چونگی سے مستثنیٰ قرار دے سکتے ہیں میں نے اس چٹھی کا حوالہ ان سے طلب کیا ہے یہ بات تو پہلے بھی لکھی ہوئی ہے کہ وہ مستثنیٰ ہیں۔
جناب سپیکر۔ اتنی تفصیل تو پھر نئے سوال پر ہی بتائی جا سکتی ہے۔

اقربا پروری کرنے پر میونسپل کارپوریشن ملتان کے ڈپٹی میئر کے خلاف کارروائی

☆1929۔ میاں مختار احمد شیخ۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ مسمیاں فتح محمد انصاری اور مبارک علی انصاری میونسپل کارپوریشن ملتان کے ٹھیکیدار ڈپٹی میئر ملتان کے قریبی رشتہ دار ہیں اور کیا وہ موجودہ ڈپٹی میئر پہلے بھی میونسپل کارپوریشن ملتان کے ٹھیکیدار تھے۔

(ب) مذکورہ بالا ٹھیکیداران کو میونسپل کارپوریشن ملتان کی ٹھیکیداری شروع کرنے سے آج تک تاریخ وار کتنی کتنی مالیت کے ٹھیکے دیئے گئے ہیں۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ متذکرہ ٹھیکیداران کو لاکھوں روپے کا کام شروع ہونے سے پہلے پیشگی ادائیگیاں کی گئی ہیں اگر ایسا ہے تو تفصیلاً وضاحت فرمائی جائے۔ اور اس بے ضابطگی کی بناء پر مذکورہ بالا ڈپٹی میئر کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے اگر نہیں کی گی تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (ملک خدا بخش ٹوانہ)

(الف) فتح محمد انصاری مورخہ 84۔ 5۔ 10 کو میونسپل کارپوریشن ملتان کے ٹھیکیدار بنے تھے مبارک علی انصاری میونسپل کارپوریشن کا ٹھیکدار نہ ہے فتح محمد انصاری ٹھیکیدار جناب ڈپٹی میئر کے قریبی رشتہ دار نہ ہیں بلکہ ان کی برادری سے تعلق رکھتے ہیں انصاری برادری ملتان میں لاکھوں کی تعداد میں رہائش پذیر ہے

(ب) فتح محمد ٹھیکیدار کو 85۔ 1984 86۔ 1985 اور 87۔ 1986 میں جن کاموں کی ادائیگی کی گئی ہے ان کی فہرست لف ہے

(ج) بالکل غلط ہے مذکورہ ٹھیکیدار کو کبھی کسی کام کے لئے پیشگی ادائیگی نہ کی گئی ہے اور نہ ہی میونسپل کارپوریشن ملتان کسی ٹھیکیدار کو پیشگی ادائیگی کرتی ہے۔ ٹھیکیداران کو ادائیگی قواعد کے تحت کی جاتی ہے۔ میونسپل کارپوریشن ملتان ٹینڈر طلب کرنے کے لئے مشتہری کراتی ہے۔ ٹینڈر موصول ہونے پر سب سے کم نرخ دینے والے ٹھیکیدار

کو کام الاٹ کیا جاتا ہے۔ کام کے پیش نظر بعد از پیمائش موقع پر اوور سیئر SDO XEN کے علاوہ متعلقہ حلقہ کا کونسلر تصدیق کرتا ہے بل بعد پڑتال اکاؤنٹس برانچ اور محکمہ لوکل فنڈ آڈٹ پاس ہوتا ہے جس کی ادائیگی بذریعہ کراس چیک کی جاتی ہے۔ کسی کام میں کوئی بے ضابطگی نہ ہوئی ہے اس لئے کسی کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

تکمیل شدہ منصوبہ جات

یونین کونسل نمبر126- چک نمبر214 رب، تحصیل و ضلع فیصل آباد

نمبر شمار	شعبہ	نام کام	تاریخ ادائیگی	رقم
-1	انجینئرنگ	تعمیر فرش پرانی دیوار دود جمانیاں	12-8-85	24980 روپے
-2	"	تعمیر نالی فرش چوک نواب سیٹھ حلقہ 16	15-8-85	19000 روپے
-3	"	تعمیر نالی فرش کراس حلقہ 18	21-8-85	18000 روپے
-4	"	تعمیر نالی فرش گلی آرا والی حلقہ 16	21-8-85	17300 روپے
-5	"	تعمیر نالی فرش النگ دھلی گیٹ نزد مکان محمد مشتاق	21-8-81	2800 روپے
-6	"	تعمیر نالی فرش گلی ڈپٹی میئر حلقہ 18	21-8-85	4060 روپے

-7		تعمیر نالی فرش گلی ولہ چوک حلقہ 18	21-8-85	10300 روپے
-8	جنرل سٹور	سپلائی آھنی الماریاں برائے دفتر	12-1-86	15300 روپے
-9	انجینئرنگ	تعمیر نالی فرش گلی ٹینٹاں والی حلقہ 18	23-2-86	6000 روپے
-10	"	تعمیراتی نالی فرش گلی غلام نبی والی	15-2-86	24000 روپے
-11	"	مرمت بیت الخلاء فرش گرلز مڈل سکول باغ بیگی حلقہ 36	12-3-86	23630 روپے
-12	"	تعمیر نالی فرش محلہ لت گڑھی بیرون دھلی گیٹ حلقہ 16	30-3-86	1400 روپے
-13	"	مرمت نالی فرش و کراس نزد مسجد مدینہ حلقہ 18	30-3-86	2000 روپے
-14	"	سپیشل مرمت نالی نزد مکان ڈاکٹر دلدار حسین حلقہ 37	14-2-86	1661 روپے
-15	"	تعمیر نالی فرش سرکلر روڈ دھلی گیٹ تا خواجہ نیٹ حلقہ 17	2-6-86	16152 روپے

16-	"	تعمیر نالی فرش گلی فاروق والی حلقہ 17	5-6-86	16717 روپے
17-	"	تعمیر نالی فرش دھلی گیٹ تا خواجہ ٹینٹ ھاؤس حلقہ 17	2-6-86	21000 روپے
			میزان	2'24'300 روپے

فہرست بابت سال 86-1985 جس میں فتح محمد انصاری ٹھیکیدار کے کام درج کئے گئے ہیں۔

-1	انجینئرنگ	مرمت ہیلتھ سنٹر شمس آباد کالونی	17-9-84	2600 روپے
-2	"	تنصیب آہنی کراس خان جمالی روڈ	14-11-84	2300 روپے
-3	"	مرمت نالی محلہ منظور آباد حلقہ 15	2-12-84	14400 روپے
-4	"	سپیشل مرمت فرش نزد مسجد اہل حدیث حلقہ 15	2-12-84	4320 روپے
-5	"	تعمیر نالی گلی لیاقت علی محلہ شاہین آباد حلقہ 15	8-1-85	41400 روپے
-6	"	تعمیر نالی فرش گلی کارخانہ حاجی نور محمد حلقہ 18	16-3-85	1400 روپے
-7	"	کام پینٹنگ دفتر ڈپٹی میئر صاحب	24-4-85	2300 روپے
-8	"	دوبارہ تعمیر نالی نزد مکان حاجی نیاز احمد حلقہ 18	8-5-85	3720 روپے
-9	"	سپیشل مرمت نالی نزد دکان یوسف چائے والی حلقہ 16	8-5-85	2389 روپے
			میزان	74829 روپے

فہرست بابت سال 85-1984ء جس میں فتح محمد انصاری ٹھیکیدار کے کام درج کیے گئے ہیں۔

نمبر شمار	شعبہ	نام کام	تاریخ ادائیگی	رقم
-1	انجینئرنگ	تعمیر نالی فرش حاجی غلام محمد والی گلی حلقہ 16	4-8-86	25000 روپے
-2	"	تعمیر نالی فرش گندہ نالہ حاجی مختار احمد حلقہ 16	10-8-86	8000 روپے
-3	"	مرمت نالی فرش و کراس نزد جنڈیالہ فیکٹری حلقہ 18	28-9-86	18000 روپے
-4	"	مرمت نالی فرش گلی مظہر دوکاندار محلّہ آغا پورہ حلقہ 17	10-10-86	23000 روپے
			میزان	74'000 روپے

رورل ڈویلپمنٹ کے ملازمین کو سرکاری ملازم تسلیم کرنا

☆ 1992 ۔ سید اختر حسین رضوی۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت نے محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی کے رورل ڈویلپمنٹ ورکرز سیکرٹری یونین کونسلز کو جو کہ سابقہ محکمہ دلیج ایڈ میں جولائی 1961ء سے اکتوبر 1973ء تک ملازم تھے۔ سرکاری ملازم تسلیم کیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو ان کی تعداد کیا ہے۔

(ب) آیا یہ حقیقت ہے کہ نومبر 1973ء سے جو رورل ڈویلپمنٹ ورکرز سیکرٹری یونین کونسلز تعینات ہوئے ہیں۔ ان کی ملازمت شروع سے ہی سرکاری ملازمت ہے اگر ایسا ہے تو ان کی تعداد کیا ہے۔

(ج) 1960ء سے اکتوبر 1973ء تک کتنے رورل ڈویلپمنٹ ورکرز سیکرٹری یونین کونسل تعینات ہوئے ہیں اور آیا یہ حقیقت ہے کہ ان کی اس عرصہ کی ملازمت کو ملازمین گورنمنٹ سروس تسلیم نہیں کیا گیا اور اس طرح ایک ہی کیڈر کے ملازمین سے علیحدہ علیحدہ سلوک روا رکھا گیا ہے۔ حالانکہ یونین کونسلیں پنشن (Contribution) ادا کرنے پر رضامند ہیں۔

(د) اگر جزو (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو متذکرہ ملازمین کو سرکاری ملازم تسلیم نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ (ملک خدا بخش ٹوانہ)

(الف) جی ہاں یہ حقیقت ہے کہ حکومت نے سابقہ دیہات سدھار کے کارکنوں کی مدت ملازمت از جولائی 1961ء تا اکتوبر 1973ء کو سرکاری ملازم تسلیم کرتے ہوئے اس مدت کو قابل پنشن قرار دیا ہے اور ایسے ملازمین کی تعداد 960 ہے۔

(ب) جی ہاں یہ حقیقت پر مبنی ہے کہ نومبر 1973ء سے جو اہل کاران بطور دیہی کارکنان سرکاری یونین کونسلز تعینات کیے گئے تھے۔ ان کی ملازمت شروع ہی سے

سرکاری اور قابل پنشن ہے اور ایسے ملازمین کی تعداد 960 ہے۔

(ج) یہ حقیقت ہے کہ ایسے ملازمین جو کہ بنیادی جمہوریت کے عرصہ یکم جولائی 1961ء تا 31 اکتوبر 1973ء کی درمیانی مدت میں تعینات ہوئے ان کے اس عرصہ ملازمت کو مالی وسائل کی کمی کے باعث اور مروجہ قانون کے تحت قابل پنشن قرار نہیں دیا جا سکتا ایسے ملازمین کی تعداد 800 ہے۔

(د) جیسا کہ جزو ج میں بیان کیا گیا ہے کہ ایسے اہل کاران جن کی تعیناتی غیر سرکاری آسامیوں پر کی گئی تھی ان کا عرصہ ملازمت از یکم جولائی 1961ء تا 31 اکتوبر 1973ء غیر سرکاری ہونے کی وجہ سے مروجہ قانون کے تحت قابل پنشن قرار نہیں دیا جا سکتا۔

چودھری غلام احمد خان۔ ضمنی سوال۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمانا پسند کریں گے کہ اس وقت لوکل گورنمنٹ کے دیہات سے باہر کے ملازمین کی ضلع وار تعداد کیا ہے اور وہ کس کس عہدے پر فائز ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ جناب والا۔ اس کے بارے میں فاضل ممبر نیا سوال دے دیں تاکہ میں اس کا جواب تفصیل سے دے سکوں۔

جناب سپیکر۔ چودھری صاحب آپ کا یہ ضمنی سوال کیا ہے؟

چودھری غلام احمد خان۔ جناب والا! اس سوال کی روشنی میں میں نے یہ ضمنی سوال کیا ہے کہ کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند کریں گے کہ اس وقت جو دیہات سدھار کے ملازمین تھے ان کی تعداد صوبے میں ضلع وار کتنی ہے؟ اور وہ کس کس عہدے پر فائز ہیں۔

جناب سپیکر۔ یہ تعداد کے بارے میں تو سوال میں موجود ہے اور اس کا جواب بھی دیا جا چکا ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ جناب والا! معزز ممبر ضلع وار پوچھنا چاہتے ہیں اور اس میں شاید مجموعی تعداد ہے اور وہ ضلع وار بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر۔ جی یہ مجموعی تعداد ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ جی ہاں! یہ مجموعی تعداد ہے اور اس پر یہ اگر نیا سوال دے دیں تو پھر میں جواب دے دوں گا۔

جناب سپیکر۔ چودھری صاحب ضلع وار تفصیل کے لئے تو تازہ سوال کی ضرورت ہو گی۔ اور کوئی ضمنی سوال جناب چیمہ.....

جناب سجاد احمد چیمہ۔ جی سر' ضمنی سوال' کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ جواب کے جز (ج) کی تیسری سطر میں وہ فرماتے ہیں کہ ملازمت کو مالی وسائل کی کمی کے باعث قابل پنشن قرار نہیں دیا جا سکتا ایسے ملازمین کی تعداد 800 ہے " ایسے 800 ملازمین جو سیکرٹری یونین کونسل اور ورکر یونین کونسل ہیں ان کی پنشن کے لئے کتنے بڑے وسائل کی ضرورت ہے کہ جنہوں نے بیس بیس سال تک نوکری کی ہے اور وہ ایک معمولی گریڈ کے ملازم ہیں اور ان کی پنشن کے لئے یہ کہا جائے کہ مالی وسائل کی کمی ہے۔ آیا کب تک یہ اپنے مالی وسائل پر قابو پا سکیں گے اور ان کی نوکری کو قابل پنشن قرار دے سکیں گے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ جناب والا! واقعی فاضل رکن کی بات بڑی وزنی ہے اور میں خود یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو 800 افراد کی اتنی ساری تعداد ہے اور پھر یہ اتنے چھوٹے ملازمین جو ہیں ان کے متعلق یہ چیز اس طرح کرنا مناسب نہیں۔ میں آپ کے توسط سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں خود یہی ذہن رکھتا ہوں کہ ایک کمیٹی تشکیل دے کر اس معاملے پر ہم غور کریں گے اور اس طرح انہیں Accommodate کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر۔ اگلا سوال میاں فضل حق

غنی کالونی سے بند روڈ تک سڑک کی تعمیر

☆1998 میاں فضل حق۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مرکزی حکومت نے غنی کالونی سے بند روڈ لاہور تک گندے نالے کے ساتھ ساتھ بطرف غنی کالونی سڑک کی تعمیر کے لئے مرکزی حکومت نے لاہور میونسپل کارپوریشن کو تین لاکھ کی ادائیگی کی تھی۔
(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت متذکرہ سڑک کو کب تک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں۔؟
وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ (ملک خدا بخش ٹوانہ)
(الف) درست ہے۔
(ب) غنی کالونی سے بند روڈ لاہور گندے نالے کے ساتھ بشمول شیرا کوٹ سڑک کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ پتھر بھی ڈالا جا چکا ہے۔ صرف "ٹارنگ" ہونی بقایا ہے جو کہ موجودہ موسم سرما میں ناممکن ہے۔ جونہی موسم سرما ختم ہوا۔ "ٹارنگ" کا کام بھی مکمل کر دیا جائے گا۔
جناب والا! اس سوال کا جواب پہلے جو میں نے عرض کیا تھا وہ آ چکا ہے۔ یہ سڑک بن چکی ہے اور یہ کام مکمل ہو چکا ہے۔
جناب سپیکر۔ اگلا سوال میاں فضل حق

قبرستان سے ناجائز تجاوزات ہٹانے کے لئے اقدامات

☆1999۔ میاں فضل حق۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔
(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ نگینہ کالونی شیرا کوٹ لاہور کا قبرستان محکمہ اوقاف کی زمین پر واقع ہے۔
(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ اس قبرستان کے ساتھ اوقاف کی زمین پر ناجائز قابضین کے قبضہ کی وجہ سے قبرستان کی جگہ محدود ہوتی جا رہی ہے۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ اس قبرستان سے ملحقہ آبادیوں میں سو گنا اضافہ ہوا ہے۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ قبرستان کے ساتھ ناجائز قابضین کے خاتمہ کے علاوہ مزید تجاوزات کو روکنے اور قبرستان کی حالت بہتر بنانے کو تیار ہے اگر ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (ملک خدا بخش ٹوانہ)

(الف) جی نہیں۔ یہ قبرستان پرائیویٹ ملکیتی جگہ پر واقع ہے۔

(ب) قبرستان کے ساتھ محکمہ اوقات کی کوئی اراضی نہیں ہے اور نہ ہی محکمہ اوقات کی زمین پر ناجائز قابضین ہیں اس قبرستان کے ساتھ ملحقہ پرائیویٹ اراضی ہے۔

(ج) اس قبرستان سے ملحقہ آبادیوں میں اضافہ ہوا ہے۔

(د) یہ قبرستان پرائیویٹ ہے۔ بلدیہ لاہور کے کنٹرول میں نہیں ہے۔ اگر اراضی قبرستان کے مالکان اسے بلدیہ کی تحویل میں دے دیں۔ تو ناجائز قابضین کے علاوہ مزید تجاوزات روکنے کے ساتھ ساتھ قبرستان کی حالت بہتر بنانے پر غور کیا جا سکتا ہے۔

میاں فضل حق۔ جناب والا! جیسے وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ یہ پرائیویٹ اراضی ہے۔ پہلی تو بات یہ ہے کہ جو پرائیویٹ اراضی ہے وہ کبھی بھی سرکاری تحویل میں نہیں دی جائے گی۔ جو سوال یہاں پوچھا گیا ہے اس میں یہ ہے کہ جن لوگوں نے ناجائز قبضہ کیا ہے میری اطلاع کے مطابق وہ زمین جو ہے اس کا تعلق گورنمنٹ سے ہے اور وہ سرکاری زمین ہے جس کے اوپر انہوں نے ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے۔ تو میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کبھی بھی نجی اراضی کو نہ تو کوئی دینے کو تیار ہو گا۔ اور نہ ہی گورنمنٹ اس مرحلے پر کوئی Risk لینے کے لئے تیار ہے کہ اس نجی اراضی کو لے لے اور وہاں سے لوگوں کو Displace کرے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ جواب تو عرض کر چکا ہوں کہ یہ سرکاری اراضی نہیں ہے اور جہاں تک گورنمنٹ کے Risk لینے کا تعلق ہے اگر وہ نجی اراضی میاں صاحب ہمیں دلوا دیں تو ہم یہ Risk لینے کے لئے تیار ہیں ہم لے لیں گے۔

میاں محمد اسحاق۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ تمام قبرستانوں کی دیکھ بھال Local bodies act میں آتا ہے جیسا کہ میانی صاحب قبرستان کی ایک نگران کمیٹی مقرر ہے جس کا چیئرمین ڈی۔ سی لاہور ہے اور اس میں بہتر حالات ہیں اور تجاوزات سے کچھ قبرستان کی زمین کا بچاؤ کیا گیا ہے۔ کیا اس طرح باقی قبرستانوں میں مختلف اضلاع میں یا باقی اضلاع میں بھی وزیر موصوف کمیٹیاں بنا کر قبرستانوں میں جو ناجائز تجاوزات ہو رہے ہیں ان کو روکنے کی کوئی کاروائی کرنے کا خیال رکھتے ہیں؟

MR. Speaker, This is very important question.

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ جی ہاں! سر جہاں تک قبرستانوں کے انتظام کا تعلق ہے وہ تمام Local bodies کے زمرے میں آتا ہے میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ جو قبرستان متعلقہ لوکل کونسلوں کے زیر انتظام ہیں اور وہاں پر جیسا کہ میاں صاحب نے فرمایا کہ ناجائز تجاوزات بھی ہو رہے ہیں اور انتظامات ٹھیک نہیں ہیں وہاں پر ہم بہتر انتظامات کرنے اور ان تجاوزات کو روکنے کی ہر ممکن کوشش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کاروائی کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر۔ یہ محکمہ Local bodies کے دائرہ کار میں آتے ہیں۔ رولز کا حوالہ دے دیں.....

میاں محمد اسحاق۔ جناب سپیکر! میں آپ کو رولز کا حوالہ دے دوں گا۔ اس وقت مجھے زبانی یاد نہیں ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ میانی صاحب قبرستان کا ایک ایکٹ بنا ہوا ہے جو کہ میونسپل کارپوریشن اس کی دیکھ بھال کرتی ہے اور اس طرح دوسرے اس میں کچھ تھوڑی سی یہاں پر اسمبلی میں ترمیم کر رہا ہوں کہ وہ وی آئی پی ایک قبرستان' جو سپیشل میانی صاحب کے لئے بنایا گیا ہے اور باقی قبرستان بھی اس حیثیت کے ہیں اور اسی طرح ان کی بھی حفاظت ہونی چاہئے اور جس طرح میانی صاحب میں لوگ دفن ہیں اسی طرح ہی دوسرے قبرستانوں میں بھی دفن ہیں تو لاہور میونسپل کارپوریشن صرف میانی صاحب قبرستان کی ہی دیکھ بال کرتی ہے اور وہاں فنڈز خرچ کرتی ہے۔

ہمارا میاں میر صاحب کا قبرستان ہے۔ وہاں اوقاف کی زمین ہے اور کارپوریشن نے تھوڑا سا پیسہ لگایا ہے مگر وہاں بھی ڈی سی صاحب کی زیر نگرانی اسی طرح ہی کمیٹی بنا دی جائے کہ جو ناجائز تجاوزات تعمیر ہو رہی ہیں وہ نہ ہو سکیں اور اس طرح سے اس قبرستان کی حفاظت کی جا سکتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس طرح اس Local bodies act جو ہے مختلف دوسرے اضلاع میں بھی قبرستانوں پر لاگو کیا جانا چاہئے۔ جناب میری یہ درخواست ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ جناب والا میاں صاحب کی تجویز اچھی ہے۔ ویسے پہلے ایسا نہیں ہے۔

جناب سپیکر۔ اگلا سوال سردار نصراللہ خان دریشک صاحب۔

وزیر اعلیٰ کے حکم سے محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی میں تقرریوں/ ترقیوں کی تفصیلات

☆2027۔ سردار نصراللہ خاں دریشک۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی میں وزیر اعلیٰ نے قواعد/ طریق کار میں نرمی کر کے جن لوگوں کا تقرر کیا ہے ان کے نام پتے اور عہدہ جات کیا ہیں اور ایسی تقرری کی وجوہ کیا ہیں۔

(ب) قواعد/ طریق کار میں رعایت کرتے ہوئے جن افسران/ اہلکاران کو ترقی دی گئی ہے ان کے نام پتے اور عہدہ جات کیا ہیں اور اس کی وجوہ کیا ہیں۔

(ج) ایڈھاک بنیادوں پر تعینات کئے گئے افسران/ اہلکاران کی تعداد کیا ہے جن کی ملازمت کو مطلوبہ طریق کار کو اختیار کئے بغیر باقاعدہ کر دیا گیا اور ان کی وجوہ کیا ہیں۔ براہ کرم ایسے افسران/ اہلکاران کے نام پتے اور عہدہ جات کی فہرست مہیا کی جائے۔

(د) آیا قواعد/ طریق کار میں نرمی کے ذریعے افسران/ اہلکاران کی تقرریاں اور ترقیاں

کرنا وزیر اعلیٰ کے حلف کی روح کے منافی ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (ملک خدا بخش ٹوانہ)

(الف) محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی میں وزیر اعلیٰ کے حکم پر مروجہ قوانین و ضوابط میں نرمی کر کے جو تقرریاں کی گئیں ان کی مطلوبہ تفصیل لف ہے اور ان تقرریوں کی وجوہات انتظامی ہیں۔ جس کے لئے وزیر اعلیٰ صاحب مجاز ہیں۔

(ب) جن اہل کاروں کو ترقی دی گئی ہے ان کے کوائف درج ذیل ہیں۔

(1) حاجی رانا ریاست علی چیف افسر میونسپل کمیٹی کوٹ ادو جو بنیادی سکیل نمبر 8 میں تھے کو وزیر اعلیٰ کے حکم سے بنیادی سکیل نمبر 11 میں ترقی دے دی گئی اور اسے اس جگہ تعینات کر دیا گیا۔

(2) اللہ بخش اکاؤنٹنٹ جو بنیادی سکیل نمبر 6 ٹاؤن کمیٹی ڈیرہ دین پناہ میں تھے' کو وزیر اعلیٰ کے حکم سے بنیادی سکیل نمبر 11 میں ترقی دے دی گئی اور چیف افسر میونسپل کمیٹی لیہ تعینات کر دیا گیا۔

(ج) مندرجہ ذیل ملازمین کی تقرری ایڈھاک بنیادوں پر کی گئی تھی جن کی ملازمت کو مطلوبہ طریق کار اختیار کئے بغیر سابق وزیر بلدیات کے حکم سے باقاعدہ کر دیا گیا۔

(1) محمد امین سب انجنیئر سکیل نمبر 11۔ مکان نمبر 2/4 اسلامیہ کالج ہوسٹل سول لائن خانیوال۔

(2) جمشید علی۔ سب انجنیئر سکیل نمبر 11۔ مکان نمبر N-164 فرید ٹاؤن ساہیوال۔

(د) مندرجہ بالا تقرریاں اور ترقیاں وزیر اعلیٰ کے حلف کی روح کی نفی نہیں کرتی کیونکہ قانون کے مطابق وزیر اعلیٰ کو اختیار حاصل ہے کہ وہ انتظامی امور کے پیش نظر مروجہ قواعد و ضوابط میں نرمی کرتے ہوئے کسی اہلکار کی ترقی یا تعیناتی کے احکام صادر فرمائیں۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ	پتہ جات
1.	منظور حسین	ٹیکسیشن افسر	16	خیر پور ملیاں تحصیل و ضلع شیخوپورہ
2.	محبوب عالم	سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی	8	لائبریری کلرک میونسپل کمیٹی نارووال

3. محمد یونس سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی 8 سینئر کلرک دفتر ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ گوجرانوالہ

4. اللہ بخش سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی 11 اکاؤنٹنٹ ٹاؤن کمیٹی ڈیرہ دین پناہ

5. مظہر محمود حیات سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی 8 ٹوانہ ہاؤس وارڈ 4 کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ۔

6. ملک نازک حسین سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی 8 مدرس گورنمنٹ ماڈل پرائمری سکول ہرا جتوئی۔

7. عبدالرحمان گوہر اسسٹنٹ انجینئر میونسپل کارپوریشن راولپنڈی۔17۔ چک نمبر 467 گ ب تحصیل سمندری فیصل آباد

8. اظہر اقبال اکاؤنٹنٹ لوکل گورنمنٹ بورڈ لاہور 8۔(ملازمت اختیار نہیں کی)

9. خلیل الرحمان نائب قاصد' پنجاب لوکل گورنمنٹ بورڈ لاہور 1۔84 رشی بھون برانڈرتھ روڈ لاہور

10. محمد شفیق نائب قاصد پنجاب لوکل گورنمنٹ بورڈ لاہور اول محمد روڈ لاہور (ملازمت اختیار نہیں کی)

11. مصباح الحق خان لودھی اسسٹنٹ لوکل گورنمنٹ بورڈ لاہور 11 امرت دھارا بلڈنگ ریلوے روڈ لاہور

12. جناب منور حسین اسسٹنٹ انجینئر 17 اسسٹنٹ انجینئر سرگودھا

13. شفیق الرحمان پراجیکٹ اسسٹنٹ 10 پروجیکٹ اسسٹنٹ ڈائریکٹر لاہور ڈویژن لاہور

14. احسان اللہ اسسٹنٹ انجینئر 17 اسسٹنٹ انجینئر جہلم

15. سہیل انجم سب انجینئر 11 معرفت نوشاب سینما ملتان

16. محمد پہلوان نائب قاصد 1 چک نمبر 484 تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ

17. عبدالرزاق نائب قاصد 1 بستی عباس پور ٹوبہ روڈ جھنگ صدر

18. ذوالفقار علی نائب قاصد 1 کوٹ لال تحصیل شور کورٹ

19. اصغر علی نائب قاصد 1 چک نمبر 485 تحصیل شور کوٹ

20. غلام محمد نائب قاصد 1 چک نمبر 14 تحصیل شور کوٹ

21. محمد منظور نائب قاصد 1 محلہ پنڈی جھنگ صدر

22.	محمد یوسف	نائب قاصد	1	رتہ مٹھا تحصیل و ضلع جھنگ
23.	زوار حسین	نائب قاصد	1	جھنگ صدر
24.	شبیر حسین	نائب قاصد	1	بستی شاہنی والی جھنگ صدر
25.	ظفر عباس	نائب قاصد	1	پیر پنجہ تحصیل شور کوٹ
26.	رب نواز	نائب قاصد	1	چک نمبر16 گاہ تحصیل شور کوٹ
27.	بشیر احمد	نائب قاصد	1	محلہ پرچی والا جھنگ صدر
28.	احمد	نائب قاصد	1	کوٹہ محمد ظریف خان تحصیل شور کوٹ
29.	حبیب الرحمان	نائب قاصد	1	محلہ ٹالیاں والا جھنگ صدر
30.	محمد اقبال	سیکرٹری یونین کونسل	6	کوٹ لال تحصیل جھنگ شور کوٹ
31.	جاوید اقبال	سیکرٹری یونین کونسل	6	رتہ مٹھا تحصیل و ضلع جھنگ
32.	عابد حسین کاٹھیا	سیکرٹری یونین کونسل	6	کاکی کوٹہ تحصیل شور کوٹ
33.	عبدالرحمن	سیکرٹری یونین کونسل	6	چک نمبر234 تحصیل چنیوٹ
34.	فضل عباس	سیکرٹری یونین کونسل	6	موضع لاؤ تحصیل و ضلع جھنگ
35.	محمد اشرف	سیکرٹری یونین کونسل	6	موضع رجوعہ تحصیل چنیوٹ
36.	نور محمد	سیکرٹری یونین کونسل	6	کوٹ بہادر تحصیل و ضلع جھنگ
37.	محمد عبداللہ	سیکرٹری یونین کونسل	6	جھنگ شہر
38.	نانک دہم مسیح	سیکرٹری یونین کونسل	6	گوجرہ پھاٹک جھنگ صدر
39.	حاجی محمد عیسیٰ	سیکرٹری یونین کونسل	6	چک نمبر157 تحصیل جھنگ
40.	انیس احمد	سیکرٹری یونین کونسل	6	چک نمبر497 تحصیل شور کوٹ
41.	محمد نعیم اختر	آر۔ آر ڈرائیور	4	محلہ پنڈی جھنگ صدر
42.	سرباز خان	سیکرٹری یونین کونسل	6	موضع دیوی نٹرڑ تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی
43.	غلام عباس	سب انجینئر	11	نیو کھاریاں ضلع راولپنڈی
44.	سید مظہر عباس	کاظمی پراجیکٹ اسسٹنٹ	10	موضع دھماں ضلع راولپنڈی
45.	صغیر احمد	اسسٹنٹ	11	مکان نمبر1102۔ ایس این۔ شمس آباد راولپنڈی

46.	سید شبیر حسین شاہ			اکاؤنٹس کلرک 6 ضلع گجرات
47.	عبدالقیوم	جونیئر کلرک	5	مکان نمبر 15 جی محلہ عالم خیل میانوالی چھاؤنی
48.	محمد افضل	جونیئر کلرک	5	ضلع چکوال
49.	محمد انصر	ڈریسر	5	چک وساوا تحصیل پھالیہ ضلع گجرات
50.	محمد اسلم پرویز	سیکرٹری یونین کونسل	6	موضع کوٹ بوانہ درس تحصیل و ضلع گوجرانوالہ
51.	سلیم اختر	سیکرٹری یونین کونسل	6	موضع گزا کہالہ ضلع جہلم
52.	نازک حسین	چیف افسر	8	ٹاؤن کمیٹی تونسہ
53.	سعید احمد بھٹی	سب انجینئر	11	سب انجینئر میونسپل کمیٹی لیہ
54.	عبدالمجید حیدرانی			سب انجینئر 11 سب انجینئر ضلع کونسل لیہ
55.	جاوید اقبال منہاس			سب انجینئر 11 مقام جاکے تھتہ ڈاکخانہ خاص میل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ
56.	محمد سلیم رضا	سب انجینئر	11	گاؤں کلرالی ڈاکخانہ خاص تحصیل کھاریاں ضلع گجرات
57.	ملک ندیم	سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی	8	خادم علی روڈ کوٹلی بہرام سیالکوٹ شہر
58.	عبدالحی	سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی	8	مرکزی مسجد علی پور چٹھہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ
59.	ندیم طاہر سندھو	سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی	8	محلہ پیجان ضلع گجرات
60.	فیروز شوکت	چیف افسر بلدیہ عبدالحکیم	8	ساکن پاک پتن شریف

جناب سپیکر۔ اس پر کوئی ضمنی سوال۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی میں وزیر اعلیٰ کے حکم پر مروجہ قوانین و ضوابط میں نرمی کر کے جو تقرریاں کی گئی ہیں کیا ان کی انتظامی وجوہات

کی تفصیل سے وزیر موصوف اس ایوان کو آگاہ کرنا پسند فرمائیں گے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ جناب والا اس میں کسی اپنے اختیارات سے کوئی تجاوز نہیں کیا گیا۔ یہ جو کچھ عمل ہوا ہے اور جس اتھارٹی نے یہ کیا ہے وہ اس کے مجاز ہیں اور یہ اس قسم کی جو قواعد میں نرمی دی جاتی ہے یہ عوامی بہتری اور بھلائی کے لئے Compassionate Grounds پر ایسا ہوتا ہے اور اس سوچ کے تحت یہ تقرریاں ہوئی ہیں۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب سپیکر! کیا وزیر موصوف دوبارہ ارشاد فرمائیں گے؟

جناب سپیکر۔ کیا آپ اس جواب سے مطمئن نہیں ہیں؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جی میں تو قطعاً مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر۔ درست ہے۔ آپ کا سوال کیا تھا؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ سوال یہ ہے۔ جناب والا! اصل سوال میں بھی جو بات دریافت کی گئی ہے وہ یہی ہے کہ جو تقرریاں لوکل گورنمنٹ میں قواعد و ضوابط میں نرمی پیدا کر کے کی گئی ہیں ان کی کیا وجوہات ہیں اس کے جواب میں جناب انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ اس کی انتظامی وجوہات ہیں۔ میں نے پوچھا ہے کہ ان انتظامی وجوہات کی تفصیل سے اس ایوان کو آگاہ کر دیا جائے۔

جناب سپیکر۔ تو اس تفصیل سے اسے انہوں نے آپ کو آگاہ کیا ہے۔؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ نہیں کیا ہے جناب والا!

جناب سپیکر۔ ملک صاحب آپ ذرا دھرا دیجئے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ جناب والا میں نے پہلے عرض کر دیا ہے۔ کہ انتظامی سائیڈ پر اگر کام کا زور ہو تو یہی ہوتا ہے کہ آسامیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور جس آسامی پر آدمی تعینات نہ ہو تو وہاں کام میں حرج واقع ہوتا ہے اور جو لوگ اس آسامی کے لئے مجوزہ اتھارٹی کے نظر میں مستحق پائے جاتے ہیں' تو ان کی تقرری کر کے وہ اپنے دفاتر کا بہتر طریقہ سے کام چلاتے ہیں۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا۔ اگر اب میں یہ بات دریافت کرنا چاہوں کہ منظور حسین ٹیکسیشن آفیسر کو قواعد میں نرمی پیدا کر کے تعینات کرنے کے کیا انتظامی وجوہات تھیں تو کیا یہ اس پر اظہار خیال کرنا پسند فرمائیں گے؟

جناب سپیکر۔ آرڈر پلیز۔ آپ نے کیا ارشاد فرمایا ہے۔؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا میں اپنے سوال کو تھوڑی سی ترمیم کیساتھ پیش کرتا ہوں کہ منظور حسین ٹیکسیشن آفیسر کو قواعد میں نرمی کر کے تعینات کیا گیا ہے' اس کی کیا انتظامی وجوہات تھیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ جناب والا۔ یہ اتھارٹی مجاز نے ایک خالی سیٹ پر ایک آدمی کی تقرری کی ہے اور خالی آسامی پر اس کا تقرر ہوا ہے۔ بغیر آسامی کے تو اس کا تقرر نہیں ہو گیا ہے۔ اور آسامی کو پر کرنا انتظامی معاملات میں شامل ہے۔

جناب سجاد احمد چیمہ۔ ضمنی سوال! کیا وزیر موصوف جواب کے جزو (ج) پر ذرا توجہ فرمائیں گے' جس میں لکھا گیا ہے۔ کہ "مندرجہ ذیل ملازمین کی تقرری ایڈہاک بنیادوں پر کی گئی تھی جن کی ملازمتوں کو مطلوبہ طریق کار اختیار کئے بغیر سابق وزیر بلدیات کے حکم سے باقاعدہ کر دیا گیا" تو کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی کو یہ اختیار ہے کہ وہ رولز میں اس قسم کی نرمی برتیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ جناب والا! ایسا اختیار نہیں تھا۔ مگر ابھی ان ملازمین کو اس اتھارٹی سے جس کے اختیار میں یہ تھا اس سے Confirm کرا لیا گیا ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ ضمنی سوال۔ سوال کے جزو (ج) کے جواب میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ محمد امین سب انجینئر اور جمشید علی سب انجینئر کی ایڈہاک بنیادوں پر تقرری کی گئی تھی اور بعد میں مطلوبہ طریق کار اختیار کئے بغیر سابق وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی کے حکم سے ان کو باقاعدہ کر دیا گیا۔ جناب والا میں یہ دریافت کرنا چاہوں گا کہ مروجہ طریق کار کو اختیار کئے بغیر کسی کو ملازمت پر مستقل کر دینا کیا بد عنوانی کے زمرے میں نہیں آتا ہے۔؟ اگر یہ بد عنوانی کے زمرے میں آتا ہے تو اس کے خلاف

انضباطی کارروائی کی گئی؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ جناب والا۔ یہ معاملہ کہ یہ وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی کے دائرہ اختیار میں ہے یا نہیں ہے' اس میں قبل ازیں کوئی واضح صورت حال سامنے نہیں تھی۔ اس سلسلہ میں محکمہ قانون سے رائے لی گئی تو معلوم ہوا کہ وزیر بلدیات اس کے لئے اختیار نہیں رکھتے تھے۔ چنانچہ میں عرض کر چکا ہوں کہ اس کے بعد ان ملازمین کو جس اتھارٹی کو یہ حق تھا ان سے Confirm کرا لیا گیا ہے۔ اور پہلے چونکہ صورت حال واضح نہیں تھی اس وقت کچھ ایسے احکامات جاری ہوئے تھے مگر اس کے بعد ہم نے اسے باقاعدہ مجاز اتھارٹی سے Confirm کرا لیا ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ کیا وزیر موصوف اس مجاز اتھارٹی کا ذکر کرنا اس ایوان میں مناسب سمجھیں گے جس سے ان ملازمین کو باقاعدہ کروالیا گیا ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ چیف ایگزیکٹیو اس کے مجاز ہوتے ہیں اور انہی سے ہی یہ احکامات لئے گئے ہیں۔

جناب سجاد احمد چیمہ کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ جواب کے جزو (ج) میں وہ فرماتے ہیں کہ "سابق وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی کے حکم سے ان کو باقاعدہ کر دیا گیا" سابق سے ان کی کیا مراد ہے؟ وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی کے حکم سے کر دیا گیا کیوں نہیں کہتے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ جناب والا۔ ان کی بات کس حد تک درست بھی ہے شاید سابق لکھنا ضروری نہ ہو۔ مگر اس سے ایک چیز نکلتی تھی کہ یہ کب ہوا کیسے ہوا' تو اس خدشے کے تحت انہوں نے یہ لکھ دیا ہے۔ اور اسے وہ وزیر بلدیات ہی پڑھ لیں تو ٹھیک ہے۔

مئی 1985ء سے نومبر 1986ء تک لاہور میونسپل کارپوریشن کی سکیموں کی تفصیلات

☆ 2054 سردار نصراللہ خان دریشک۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم مئی سے 15 نومبر 1986ء تک لاہور شہر میں میونسپل کارپوریشن کی کتنی نئی سکیمیں وزیر اعلیٰ کے حکم کے تحت شروع کی گئیں۔

(ب) مندرجہ بالا سکیمیں لاہور شہر کے کن علاقوں میں بنائی جا رہی ہیں سکیم وار تفصیل بتائی جائے نیز ان سکیموں کا علیحدہ علیحدہ خرچہ کا تخمینہ بھی بتایا جائے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ (ملک خدا بخش ٹوانہ)

(الف) اس عرصہ میں جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم سے کوئی سکیم موصول نہ ہوئی ہے۔

(ب) جواب مندرجہ بالا پیرا (الف) میں دیا جا چکا ہے۔

جناب سپیکر۔ اگلا سوال۔

لاہور میونسپل کارپوریشن کے سکولوں میں خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لئے اقدامات۔

☆2087۔ چودھری محمد اصغر۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میونسپل کارپوریشن کے زیر اہتمام اس وقت لاہور شہر میں کتنے پرائمری مڈل اور ہائی سکول ہیں۔

(ب) ان میں گرلز اور بوائز سکولوں کی علیحدہ علیحدہ تعداد کیا ہے۔

(ج) گرلز پرائمری مڈل اور ہائی سکول میں 15 گریڈ کی کتنی آسامیاں خالی ہیں اور کب سے خالی ہیں؟
(د) کیا حکومت متذکرہ خالی آسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوحات ہیں؟
وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (ملک خدا بخش ٹوانہ)
(الف) لاہور میونسپل کارپوریشن کے زیر اہتمام اس وقت کوئی ہائی سکول نہیں ہے اس وقت لاہور کارپوریشن کے زیر اہتمام 72 مڈل سکول اور 204 پرائمری سکول چل رہے ہیں۔
(ب) لاہور کارپوریشن کے زیر اہتمام بوائز و گرلز سکولوں کی تعداد حسب ذیل ہے۔
(1) بوائز پرائمری سکول 123
(2) بوائز مڈل سکول 37
(3) گرلز پرائمری سکول 81
(4) گرلز مڈل سکول 35
(ج) گرلز پرائمری و مڈل سکولوں میں اس وقت گریڈ 15 کی کوئی آسامی خالی نہ ہے۔ اور کارپوریشن کے زیر اہتمام اس وقت کوئی گرلز یا بوائز ہائی سکول نہیں ہے۔
(د) چونکہ لاہور کارپوریشن کے زیر اہتمام کسی سکول میں کوئی بھی گریڈ 15 کی آسامی خالی نہ ہے لہٰذا یہ سوال غیر متعلقہ ہے۔
جناب سپیکر۔ اگلا سوال۔

وارث پورہ لاہور میں پختہ سڑک کی تعمیر

☆2099۔ بیگم بشریٰ رحمان۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔
(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ نئی آبادی وارث پورہ نزد حمید پورہ۔ فتح گڑھ لاہور کی

آبادی تقریباً 5 ہزار گھرانوں پر مشتمل ہے۔
(ب) کیا یہ حقیقت ہے متذکرہ آبادی کو مغلپورہ مین روڈ کی طرف آمد و رفت کے لئے ایک کچی سڑک جو تقریباً 4 فرلانگ تک ہے اور کچے باغ کے ساتھ ساتھ گذرتی ہے میسر ہے اور اس کچی سڑک کے علاوہ مغلپورہ مین روڈ کی طرف آمد و رفت کے لئے اور کوئی موجود سڑک نہیں ہے مزید براں یہ سڑک پختہ نہ ہونے کی وجہ سے مذکورہ آبادی کے مکینوں کو آمد و رفت میں بہت دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔
(ج) کیا حکومت اس آبادی وارث پورہ کی کچی سڑک جو کچے باغ کے ساتھ سے گذرتی ہے کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (ملک خدا بخش ٹوانہ)

(الف) درست ہے۔
(ب) جزواً درست ہے۔ مذکورہ سڑک کے علاوہ دو اور رابطہ سڑکیں بھی ہیں۔ لیکن ان تک پہنچنے کے لئے ذرا چکر کاٹ کر جانا پڑتا ہے۔ تاہم سڑک زیر بحث نزدیک ترین ہے۔
(ج) رواں مالی سال 87-1986ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں مذکورہ سڑک نئی آبادی وارث پورہ نزد حمید پورہ۔ فتح گڑھ لاہور کی تعمیر کے لئے کوئی رقم مختص نہ ہے۔ کیونکہ ترقیاتی پروگرام کی سکیمیں علاقہ کونسلر صاحبان خود ہی دیتے ہیں اور اس سڑک کی تعمیر کے لئے مبلغ 3 لاکھ روپے لاگت آئے گی۔

میونسپل کمیٹی میاں چنوں کی اصلاح کے نئے اقدامات

☆2117۔ میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔
(الف) کیا صوبائی حکومت مونسپل کمیٹی میاں چنوں کی مالی بد عنوانیوں سے آگاہ ہے۔

(ب) کیا محکمہ انسداد رشوت ستانی ملتان حسب ضابطہ تفتیش کے بعد میونسپل کمیٹی میاں چنوں کے خلاف چالان مکمل کر کے عدالت مجاز کو ارسال کر دیا ہے اگر نہیں تو تاخیر کا سبب کیا ہے۔
(ج) میونسپل کمیٹی میاں چنوں میں غیر قانونی سرگرمیوں کی ذمہ داری کس کس پر عائد ہوتی ہے اور حکومت ان کے خلاف کیا کارروائی کر رہی ہے۔
(د) کیا میونسپل کمیٹی میاں چنوں کی اصلاح کے لئے کوئی اقدام حکومت کے زیر غور ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ (ملک خدا بخش ٹوانہ)
(الف) محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی میونسپل کمیٹی میاں چنوں کے مالی معاملات کے بارے میں باخبر ہے۔
(ب) میونسپل کمیٹی میاں چنوں میں مبینہ مالی بے ضابطگیوں کے بارے میں شکایت موصول ہونے پر محکمہ انٹی کرپشن ملتان نے حقائق جاننے کے لئے 14-10-1984 کو چھاپہ مارا تھا۔ اس کیس کا بغور جائزہ لینے کے بعد محکمہ انسداد رشوت کے مجاز اتھارٹیز نے عدم ثبوت کی بناء پر اپنی میٹنگ مورخہ 12-1-1985 میں چیئرمین بلدیہ چیئرمین ورکس کمیٹی اور ٹھیکیدار کے خلاف کارروائی ختم کرنے اور سب انجینئر میونسپل کمیٹی میاں چنوں کے خلاف محکمانہ کارروائی کرنے کی سفارش کی تھی۔ اس وقت کے ڈپٹی کمشنر صاحب نے بطور (Authorised Officer) سب انجینئر کے خلاف انکوائری کے لئے ریزیڈنٹ مجسٹریٹ میاں چنوں کو مقرر کیا تھا۔ جنہوں نے تحقیقات کے بعد اسے تمام الزامات سے بری الزمہ قرار دے دیا تھا۔
(ج) ایسی سرگرمیاں حکومت کے علم میں نہیں ہیں۔
(د) مذکورہ بالا حالات کی روشنی میں فی الحال اس سلسلہ میں کسی مزید کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ ڈپٹی کمشنر نے کب ریزیڈنٹ مجسٹریٹ میاں چنوں کو سب انجینئر کے خلاف انکوائری

کرنے کے احکامات صادر کئے تھے اور ریزیڈنٹ مجسٹریٹ میاں چنوں نے کب تحقیقات کے بعد سب انجینئر کو ان الزامات سے بری الزمہ قرار دیا تھا؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ جناب والا میں معزز رکن سے یہ استدعا کروں گا کہ وہ میرے چیمبرز میں آجائیں میں ان کو تاریخیں بتا دوں گا اگر یہاں دیکھنا چاہیں تو اس کی تفصیل بھی میں پیش کر دوں گا۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ یہ واقعہ موجودہ حکومت کے برسر اقتدار آنے کے بعد ہوا ہے.....

جناب سپیکر۔ آپ تو تواریخ کی بات پوچھ رہے تھے۔ اور اس بارے میں وزیر مقامی حکومت نے یہ کہا ہے کہ آپ مجھ سے ذاتی طور پر دریافت کر لیں یا پھر اگر چاہیں تو ایوان کی میز پر رکھ دیتا ہوں۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ اس بارے میں تمام ایوان کو آگاہ کر دیا جائے کیونکہ میرا سیدھا سادہ الزام یہ ہے کہ جتنی بد عنوانیاں میاں چنوں میں ہوئی ہیں موجودہ حکومت کے برسر اقتدار آنے کے بعد ان پر پردہ ڈالا گیا ہے۔

جناب سپیکر۔ ان تواریخ کے بارے میں ایوان کو آگاہ کرنے سے آپ کو کوئی اعتراض ہے؟

وزیر مقامی حومت و دیہی ترقی۔ جناب مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے میں یہاں پر پیش کردوں گا۔

جناب سپیکر۔ تو آپ یہ ایوان کی میز پر رکھوا دیں۔

ویزر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ بہت اچھا۔

جناب سپیکر۔ اگلا سوال جناب ریاض حشمت جنجوعہ۔

ضلع کونسل لاہور میں بدعنوانیوں کی تحقیقات

☆2118۔ میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی

ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔
(الف) کیا حکومت ضلع کونسل لاہور کی مبینہ مالی بدعنوانیوں سے باخبر ہے۔
(ب) کیا حکومت نے ضلع کونسل لاہور کی مبینہ مالی بے ضابطگیوں کی بابت کوئی تحقیقات کی ہیں اور ان کا کیا نتیجہ برآمد ہوا۔
(ج) کیا صوبائی حکومت کو ضلع کونسل لاہور کی مبینہ مالی بے ضابطگیوں کے بارے میں کوئی شکایت موصول ہوئی ہے۔ اگر ایسا ہے تو اس پر اب تک کیا کاروائی کی گئی ہے۔
(د) کاروائی نہ کئے جانے کی صورت میں تاخیر کے اسباب کیا ہیں۔
(ہ) ٹھیکہ ایکسپورٹ ٹیکس کی بنا پر ضلع کونسل لاہور کو 84-1983ء، 85-1984ء، 86-1985ء کے دوران علی الترتیب کتنی آمدنی ہوئی۔
(ر) اس الزام میں کہاں تک صداقت ہے کہ چیئرمین ضلع کونسل لاہور کو مبلغ 37 لاکھ روپیہ اپنی نجی اراضی پر نظام آبپاشی کی اصلاح کے لئے سالانہ ترقیاتی فنڈ سے فراہم کیا گیا ہے۔ کیا حکومت دوسرے لوگوں کو بھی ایسی مراعات بہم پہنچانے کے لئے تیار ہے۔؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ (ملک خدا بخش ٹوانہ)

(الف) جی ہاں۔ حکومت پنجاب کو ضلع کونسل لاہور میں مبینہ مالی بدعنوانیوں کے بارے میں شکایت موصول ہوئی ہے۔
(ب) حکومت پنجاب نے چیئرمین ضلع کونسل لاہور کے خلاف مبینہ بے ضابطگیوں کی شکایت موصول ہونے پر قواعد کے مطابق کارروائی کی ہے۔ اس سلسلہ میں تحقیقات جاری ہے۔
(ج) جی ہاں یہ درست ہے۔ معتمد محکمہ مقامی و دیہی ترقی حکومت پنجاب نے ابتدا ڈائریکٹر جنرل (انسپکشن) محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی کو تحقیقاتی افسر مقرر کیا تھا بعد میں شکایت کنندگان کی درخواست پر یہ تحقیقات معتمد پنجاب لوکل گورنمنٹ بورڈ کو منتقل کر دی گئی۔ معتمد پنجاب لوکل گورنمنٹ بورڈ نے ذاتی وجوہات کی بنا پر تحقیقات کرنے سے معذوری کا اظہار کیا۔ جس پر تحقیقات دوبارہ تبدیل کر کے ڈائریکٹر پلاننگ

دیہی ترقی پنجاب کو تحقیقات کے لئے مامور کیا۔ چیئرمین ضلع کونسل لاہور کی استدعا پر وزیر بلدیات نے تحقیقات ڈائریکٹر پلاننگ سے تبدیل کر کے ایڈیشنل سیکرٹری مقامی حکومت کے سپرد کر دیں بعد ازاں ایڈیشنل سیکرٹری مقامی حکومت نے الزامات کی نوعیت کے پیش نظر تحریر کیا کہ کسی ایک آفیسر کو تحقیقاتی افسر مقرر کرنے کی بجائے تحقیقات کے لئے تحقیقاتی کمیٹی کی تشکیل کی جاوے۔ اس پر مندرجہ ذیل افسران پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی گئی جو تحقیقات کر رہی ہے۔

(i) نائب معتمد (ضوابط) محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی۔

(ii) ڈائریکٹر پلاننگ۔ محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی تحقیقاتی رپورٹ موصول ہونے پر مزید کارروائی کی جائے گی۔

(د) تحقیقات جاری ہے اور تحقیقاتی افسران کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ جلد از جلد تحقیقاتی رپورٹ حکومت کو پیش کریں۔ دیگر وضاحت جزو بالا "ج" میں کر دی گئی ہے۔

(ہ) برآمدی ٹیکس سے ضلع کونسل لاہور کو ہونے والی آمدنی کی تفصیلات

سال 84-1983ء میں برآمدی ٹیکس کی حتمی منظوری نہ ہونے کی وجہ سے ٹھیکہ وصولی آمدن نیلام نہ ہوا۔ لہٰذا اس سال کوئی آمدنی نہ ہوئی۔

سال 85-1984ء کے لئے برآمدی ٹیکس کو نیلام عام کیا گیا۔ سب سے زیادہ بولی چھ کروڑ چھ لاکھ روپے تھی مگر بولی دہندہ نے شرائط نیلام کے تحت زر نیلام کا دسواں حصہ داخل فنڈ ضلع کونسل نہ کرایا۔ دفتر نے رپورٹ کی کہ اس کی زر ضمانت ضبط کر لیجاوے اور دوبارہ نیلامی کی صورت میں اگر خسارہ ہو تو وہ اول بولی دہندہ سے وصول کیا جاوے مگر چیئرمین بلدیہ نے رپورٹ دفتر کو نظر انداز کرتے ہوئے زر ضمانت واپس کر دی۔ اور برآمدی ٹیکس دوبارہ نیلام کیا گیا۔ دوبارہ نیلام کی صورت میں بولی مبلغ 35500000 روپے تھی۔ جو منظور کر لی گئی۔

(ii) دوران ٹھیکہ حکومت پنجاب نے بہت سی اشیاء سے برآمدی ٹیکس ختم کر دیا۔ جس

پر ٹھیکیدار نے سول عدالت میں ثالث کے لئے دعویٰ دائر کر دیا۔ عدالت کے مقرر کردہ ثالث نے ٹھیکیدار کے حق میں کل زر نیلام کا 55 ٪ رعایت دیئے جانے کا فیصلہ کیا۔ جس سے ٹھیکیدار کو مبلغ 19525000 روپے کی رعایت ملی اس طرح ضلع کونسل کو سال 85-1984ء میں 15975000 روپے کی آمدن ہوئی تاہم ضلع کونسل لاہور نے تا حال ٹھیکیدار کو چھوٹ دیئے جانے کی حتمی منظوری حکومت سے حاصل نہ کی ہے۔

(iii) سال 86-1985ء میں کل زر نیلام مبلغ تین کروڑ روپے تھا بعد ازاں ٹھیکیدار وصولی آمدن برآمدی ٹیکس نے کمشنر لاہور قسمت لاہور کو درخواست دی کہ مختلف وجوہ کی بنا پر آمدن کم وصول ہو رہی ہے کمشنر لاہور قسمت لاہور نے یہ درخواست ضلع کونسل لاہور کو برائے غور بھجوائی ضلع کونسل لاہور نے اپنے اجلاس منعقدہ 21 نومبر 1985ء میں معاملہ پر غور و خوض کے بعد سفارش کی کہ ٹھیکیدار کو مبلغ 1072500 کی رعایت دی جائے۔ اور مبلغ 3 لاکھ روپیہ زر ضمانت جو کہ فنڈ ضلع کونسل میں جمع تھا کو ٹھیکیدار کے ذمہ بقایا رقم میں سے وضع کر لیا جائے ٹھیکیدار کے ذمہ قابل وصولی رقم 11025000 روپے ہے۔ محکمہ بلدیات پنجاب نے رعایت کی تجویز کو نامنظور کر دیا۔ کہ حکومت کے فیصلہ کی وصولی سے قبل ٹھیکیدار نے دیوانی عدالت سے حکم امتناعی حاصل کر لیا معاملہ ابھی تک سول عدالت میں زیر سماعت ہے اس مقدمہ دیوانی میں حکومت پنجاب کو بھی فریق بنایا گیا ہے۔

مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر ٹھیکیدار نے ضلع کونسل فنڈ میں مبلغ 11025000 روپے جمع نہ کروائے چنانچہ ضلع کونسل لاہور کو سال 86-1985ء میں اس مد میں مبلغ 18925000 روپے کی آمدنی ہوئی۔ حکومت پنجاب نے مقدمہ کی خصوصی طور پر پیروی اور رقم کی وصولی کی کارروائی کرنے کے لئے ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کو خصوصی وکیل کی تعیناتی کے لئے تحریر کیا۔ جس پر انہوں نے مقدمہ کی پیروی کے لئے ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل خلیل رمدے کا نام تجویز کیا جس کو یہ مقدمہ سپرد کیا گیا اور اب وہ مقدمہ کی پیروی دیوانی عدالت میں کر رہے ہیں۔

(و) یہ بات محکمہ بلدیات کے علم میں نہ ہے۔

میاں محمد اسحاق۔ جناب والا کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں گے چیئرمین ضلع کونسل کے خلاف ایک پرچہ درج ہوا تھا میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ معاملہ اب کس مرحلہ میں ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ جناب والا نہ صرف پرچہ ہوا تھا بلکہ پرچے سے آگے مزید کارروائی بھی ہوئی ہے اور معاملہ عدالت میں ہے اور اس ضمن میں محکمہ لوکل گورنمنٹ دفعہ 29 کے تحت کارروائی کر رہا ہے۔ جہاں تک پرچے کا معاملہ ہے وہ اس وقت عدالت میں ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ تحقیقات کے دوران کل کتنے کروڑ روپے کی Embazzlement پائی گئی۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ جناب والا اس پر ابھی مزید تحقیقات ہو رہی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت اس کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس میں کتنی رقم ملوث ہے کیونکہ ابھی اس پر مزید تحقیقات ہو رہی ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا! یہ تحقیقات کب تک مکمل ہو جائے گی ؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ انشاء اللہ جلد ہی مکمل ہو جائے گی۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا! انشاء اللہ جلدی کا تو بڑا وسیع مفہوم ہے میں ان سے ٹائم پوچھنا چاہتا ہوں کہ کتنے وقت میں کتنی تاریخ تک یہ کام مکمل ہو جائے گا؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ مجھے سمجھ نہیں آئی کہ انشاء اللہ سے آپ نے اتفاق نہیں فرمایا یا جلدی سے آپ نے اتفاق نہیں فرمایا۔ میں پھر عرض کئے دیتا ہوں کہ انشاء اللہ جلد ہی اس کو نپٹا دیا جائے گا اور اس پر حتمی تاریخ اس لئے نہیں بتائی جا سکتی کہ جیسا کہ میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ معاملہ شروع ہے اور اس پر یہ کہنا کہ فلاں تاریخ کو یہ ختم ہو جائے گا۔ میں یہی عرض کر سکتا ہوں کہ انشاء اللہ اسے بروقت نپٹا دیا

جائے گا۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا اس Embazzlement کے تحت جن لوگوں کے خلاف مقدمات درج کئے گئے ان میں چیئرمین ضلع کونسل کے علاوہ کوئی سرکاری ملازم بھی شامل ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ جناب والا ابھی تک جو چیز سامنے آئی ہے اس کے مطابق چیئرمین ضلع کونسل کے خلاف کیس بنتا ہے مگر میں یہ سمجھتا ہوں کہ دفتر کا بھی کوئی نہ کوئی اہل کار ضرور اس میں شامل ہو گا اور جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ تحقیقات مکمل ہونے پر ہی میں صحیح صورت حال عرض کر سکتا ہوں کہ اس میں کون کون اور کتنے لوگ ملوث ہو سکتے ہیں؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا وزیر موصوف تو بعض مفروضوں پر بات کر رہے ہیں ایک ایف۔ آئی۔ آر درج ہوئی ہے' چیئرمین ضلع کونسل نے ہائی کورٹ سے ضمانت کارروائی ہے' اس ایف۔ آئی۔ آر میں چیئرمین ضلع کونسل کے علاوہ اور کتنے لوگوں کو ملزم گردانا گیا ہے۔ میں نے یہ سوال پوچھا ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ جناب والا! میں یہ عرض کر چکا ہوں کہ چیئرمین کے خلاف ہی ابھی کارروائی ہو رہی ہے۔ ایف۔ آئی۔ آر میں کوئی اور ملازم ملوث نہیں ہے۔

جناب سپیکر۔ ایف۔ آئی۔ آر میں اور کوئی سرکاری ملازم نہیں ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ اب تک کی تو رپورٹ یہی ہے۔

چودھری محمد صدیق انصاری۔ کیوں ایویں ٹائم اپنا ضائع کر دے پئے او' او تے کھادے پیتے گئے نیں۔ بس اللہ اللہ تے خیر سلہ ایویں رپھڑ نہ پاؤ او تے کھادے پیتے گئے اناں دا تے ڈکار ماریا گیا تے۔ السلام علیکم۔ (قہقہے)

جناب سپیکر۔ چودھری محمد اصغر

محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی میں بھرتی کئے جانے والے افراد کے کوائف

☆2132 چودھری محمد اصغر۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ 30 اپریل 1985ء سے لے کر آج تک محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی میں کتنے ملازم بھرتی کئے ان افراد کے نام اور پتہ جات کیا ہیں۔ نیز جس آدمی کو جس پوسٹ پر بھرتی کیا گیا۔ کیا وہ اس پوسٹ کی تعلیمی قابلیت کے معیار پر پورا اترتا تھا اگر نہیں تو اس آدمی کو اس پوسٹ پر تعینات کرنے کی وجہ کیا تھی؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (ملک خدا بخش ٹوانہ)

محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی میں 30اپریل 1985ء سے لے کر آج تک 598 افراد کو بھرتی کیا گیا ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(1) لوکل گورنمنٹ بورڈ میں 136 افراد (کوائف تتمہ الف) میں ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

(2) محکمہ ڈائریکٹر جنرل و دیہی ترقی میں 457 افراد (کوائف تتمہ ب میں ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

(3) پنجاب لوکل کونسلرز الیکشن اتھارٹی میں 5 افراد (کوائف تتمہ ج پر ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

چودھری محمد اصغر۔ جناب والا وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ کوائف ایوان کی میز پر رکھ دیے گئے ہیں لیکن کوائف ایوان کی میز پر موجود نہیں ہیں۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ جناب والا چونکہ اس کا ایک بہت بڑا بنڈل تھا یہ آپ کے آفس میں بھی موجود ہے اور ایوان کی میز پر بھی موجود ہے۔

جناب سپیکر۔ موجود ہو گا اور یہ دیکھ سکتے ہیں۔

وزیر اوقاف۔ بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

☆گوشوارہ (الف) آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔ ☆☆گوشوارہ (ب) آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔
☆☆☆گوشوارہ (ج) آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

پیپل ہاؤس سے کرشن نگر تک سڑک کی تعمیر و مرمت

☆ 2188 میاں عمر علی۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ پیپل ہاؤس کرشن نگر آخری بس سٹاپ تک جو سڑک جاتی ہے اس کی 1965ء کے بعد آج تک مرمت وغیرہ نہیں ہوئی اگر ہوئی ہے تو اس کی تفصیل بتائی جائے۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ اس خستہ حال سڑک کے سبب علاقے کے مکینوں کو آمدورفت کے لئے بہت تکلیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ 1965ء سے اب تک اس سڑک پر ٹریفک میں سو گنا اضافہ ہوا ہے۔

(د) کیا حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر مرمت کرنے کو تیار ہے اگر ہاں ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ (ملک خدا بخش ٹوانہ)

(الف) درست نہیں کیونکہ گاہے بگاہے سڑک کی مرمت کا کام ہوتا رہتا ہے نیز ہر سال محرم الحرام کے مہینہ سے بیشتر اس سڑک کی خصوصی طور پر خاطر خواہ مرمت کرائی جاتی ہے۔

(ب) لاہور میونسپل کارپوریشن نے اس علاقے کے مکینوں کے پیش نظر ایل ڈی اے کی بمعہ مین بازار اسلام پورہ تعمیر سڑک کا کام شروع کرایا ہوا ہے۔

(ج) درست ہے۔

(د) جواب پیرا ب مندرجہ بالا میں دیا جا چکا ہے۔

ٹاؤن شپ لاہور میں پارک کی حالت بہتر بنانے کے اقدامات

☆ 2204 جناب سجاد احمد چیمہ۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ بلاک نمبر 2 سیکٹر اے۔ 2 میں واقع جامع مسجد حنفیہ قادریہ سے ملحقہ پارک کی حالت ناگفتہ بہ ہے؟

(ب) اگر جزو بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا پارک کی حالت بہتر بنانے کو تیار ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہ ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ (ملک خدا بخش ٹوانہ)

(الف) پارک بلاک نمبر 2 سیکٹر اے۔ 2 ملحقہ جامع مسجد حنفیہ قادریہ ٹاؤن شپ کی حالت درست ہے لیکن چار دیواری جنگلہ و گیٹ نہ ہونے کی وجہ سے حالت ناگفتہ بہ ہوتی رہتی ہے جس کو گاہے بگاہے درست کر دیا جاتا ہے مذکورہ پارک میں گھاس و پودے لگے ہوئے ہیں۔

(ب) لاہور میونسپل کارپوریشن کے رواں مالی سال میں اس مقصد کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے البتہ آئندہ مالی سال 88-1987 میں اس پارک کی چار دیواری جنگلہ و گیٹ وغیرہ کی تعمیر کے لئے گنجائش رکھی جائے گی۔

بستی چودھری علی محمد آرائیں جھنگ میں سٹریٹ لائیٹ کی تنصیب کے لئے اقدامات

☆2209۔ جناب محمد شاہ کھگہ۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے بستی چودھری علی محمد ارائیں ٹوبہ روڈ۔ جھنگ صدر جس کی آبادی دس ہزار سے بھی اوپر ہے۔ سٹریٹ لائیٹ سے محروم ہے۔ جس کی وجہ سے چوری چکاری کا خدشہ رہتا ہے اور علاوہ ازیں رات کے وقت ضعیف آدمیوں کو نماز

کے لیے مسجد تک رسائی نا ممکن ہو جاتی ہے۔
(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مندرجہ بالا آبادی میں صفائی کا عملہ تو موجود ہے لیکن وہ عید کے عید صفائی کرنے آتے ہیں کیونکہ انہیں اس روز عیدی وصول کرنی ہوتی ہے۔
(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ بستی کے مکینوں نے بارہا میونسپل کمیٹی جھنگ کو سٹریٹ لائیٹ مہیا کرنے اور صفائی کے انتظام کو بہتر بنانے کے لیے درخواستیں دی ہیں۔
(د) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ بستی چودھری علی محمد ارائیں سے ملحقہ بستی عطا والی میں سٹریٹ لائیٹ بھی موجود ہے اور صفائی کا عملہ بھی روزانہ ڈیوٹی دیتا ہے۔
(ھ) اگر جزو ھائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا میونسپل کمیٹی جھنگ بستی چودھری علی محمد ارائیں میں سٹریٹ لائیٹ کا نظام کرنے اور صفائی کے عملہ کے نگران سے جواب طلبی کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ (ملک خدا بخش ٹوانہ)

(الف) یہ درست ہے کہ بستی چودھری محمد ارائیں میں ابھی تک سٹریٹ لائیٹ مہیا نہیں کی گئی۔ البتہ سات اشخاص نے اپنے گھریلو کنکشن سے سٹریٹ لائیٹ کے بلب نصب کر رکھے ہیں۔ یہ سات لائیٹ س تین مرکزی اور چار ٹیوب کی صورت میں دے رکھی ہیں موجودہ بجٹ میں اس بستی کی سٹریٹ لائیٹ کے لیے فنڈز موجود نہ ہیں بجٹ سال 88-1987ء میں گنجائش رکھ کر فنڈز واپڈا کو ادا کر دیے جائیں گے یہ امر ناقابل ذکر ہے کہ یہ بستی کی آبادی دس ہزار نہیں ہے بلکہ ایک ہزار کے لگ بھگ ہے۔
(ب) پہلے ہفتہ میں ایک دفعہ یہاں صفائی کرائی جاتی تھی اب خاکروب اور ماشکی بستی ھذا کے لیے مختص کر دیے گئے ہیں۔
(ج) یہ درست ہے لیکن ذرائع محدود ہونے کی بناء پر انتظامات فنڈز کی دستیابی کے مطابق کیے جاتے ہیں۔
(د) درست ہے۔
(ر) جیسا کہ (الف) میں وضاحت کر دی گئی ہے سٹریٹ لائیٹ کے لیے آئندہ بجٹ میں بہر حال فنڈز مہیا کیے جائیں گے عملہ صفائی بھی متعین کر دیا گیا ہے اب کوتاہی کی

صورت میں عملہ کے خلاف ضروری کارروائی کی جائے گی۔

میچنگ گرانٹ میں تفاوت کی وجوہات

☆ 2238۔ چودھری غلام احمد۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔۔۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سیالکوٹ میں گرلز پرائمری سکولوں کی تعمیر کے لیے Matching Grant Scheme کے تحت اہل و پہم کی طرف سے بذریعہ یونین کونسلز مبلغ دس ہزار روپے جمع کروائے گئے تھے اور ان کی Grant مبلغ ساٹھ ہزار (60'000 روپے) ملتی تھی۔ لیکن ساٹھ ہزار کی بجائے 35'000 روپے جاری کیے گئے۔

(ب) اگر ایسا ہے تو کتنی یونین کونسلز کو 60'000 روپے جاری ہوئے اور کتنی یونین کونسلز کو 35'000 روپے جاری کیے گئے اور اس تفاوت کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ (ملک خدا بخش ٹوانہ)

(الف) یہ درست ہے کہ ضلع سیالکوٹ میں گرلز پرائمری سکول کی تعمیر کے لئے میچنگ گرانٹ 86۔1985 کے تحت مبلغ 10 ہزار روپے فی سکول بطور مدد ذاتی یونین کونسل فنڈ میں جمع کروائے گئے تھے۔ کیونکہ اس سکیم میں ذاتی مدد 50 فیصد نہ تھی بلکہ ذاتی مدد کے تحت اہل دیہہ فرنیچر اور Equipment مہیا کرتے تھے جہاں تک گورنمنٹ گرانٹ کا تعلق ہے۔ فی سکول 35 ہزار روپے جاری کئے گئے تھے۔ جن سے کمرہ سائز کمرہ 14 x 21 فٹ اور برآمدہ سائز 7 فٹ تعمیر کیا گیا تھا۔ جیسا کہ ڈائریکٹر ایجوکیشن (سکولز) گوجرانوالہ ڈویژن گوجرانولہ نے بذریعہ مراسلہ منسلکہ تحریر فرمایا تھا اور اس سکیم کے تحت کل 73 سکولز تعمیر کئے گئے تھے۔

کسی بھی یونین کونسلز کو 60 ہزار روپے جاری نہیں کئے گئے تھے۔ بلکہ ہر یونین کونسلز کو 35 ہزار روپے فی سکول جاری کئے گئے تھے۔ لہٰذا کسی قسم کا تفاوت نہ برتا گیا ہے۔

(مراسلہ کی نقل)

To

The District Education Officer (Female), in Gujranwala Division.

Memo No. 2428-32/D-2. Dated. 6th February, 1986.

Subject--- CONSTRUCTION OF PRIMARY SCHOOLS UNDER MATCHING GRANTS.

It is highly regretted that the requisite information has not been supplied to this office so far. The information sent by some of the District Education Officer (W) is incorrect and incomplete.

You are, therefore, once again requested to prepare the lists of those Girls Primary Schools which are building less and have sufficient land available free of cost (duly transferred to Education Department) allocating necessary funds to each School covering the total amount allocated to your District. The allocation of funds for each school may be made at the following rates.

i)	One room 21 x 14 with Verandah 7	Rs.0.35
ii)	Two rooms 21 x 14 with Verandah 7	Rs.0.70

The lists of these schools may please be sent to this office in triplicate for onward transmission to the Government. One copy of the lists may also be forwarded to the Assistant Director, Local Government & Rural Development Department of your District as already requested.

Sd. ILLEGIBLE
Assistant Director (planning)
for Director of Education (Schools),
Gujranwala Division, Gujranwala.

سوکڑ۔ .مغلانی سڑک کی تعمیر میں تاخیر کی وجوہات

☆ 2268 سردار محمد امجد فاروق خان کھوسہ۔ کیا وزیر مقامی حکومت دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا یہ امر واقع ہے کہ سال 83۔1982ء میں حکومت نے محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی کو سڑک سوکڑ۔ .مغلانی فاصلہ تقریباً" ڈیڑھ میل کی تعمیر کے احکامات صادر کئے ہیں۔

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ حقیقت ہے کہ متذکرہ شاہراہ کا حال نامکمل ہے۔ اگر ایسا ہے تو اس کی تکمیل کب عمل میں لائی جائے گی اور اس منصوبہ کی تکمیل میں اتنی زیادہ تاخیر کی وجوہات کیا ہیں۔

وزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی۔ (ملک خدا بخش ٹوانہ)

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) درست ہے یہ منصوبہ 83۔1982ء میں منظور ہوا۔ جس کا تخمینہ لاگت 15.58 لاکھ روپے تھا۔ مگر اس سال صرف پانچ لاکھ روپے مختص ہوئے جس سے سڑک پر پلیوں کی تعمیر اوپر مٹی کا کام مکمل کیا گیا۔

بقیہ رقم سال 1984.85 کو جاری کی گئی لہٰذا ڈیڑھ سال کے وقفہ کے بعد دوبارہ کام شروع ہوا۔ اس منصوبے کے بروقت مکمل نہ ہونے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ اس لنک روڈ کو مین روڈ سے ملانے کے لئے محکمہ ہائی ویز کی زیر نگرانی ایک دوسری سڑک تونسہ سٹوکڑ بھی زیر تعمیر تھی جس پر ایک بڑا پل تعمیر کیا جانا تھا چونکہ یہ علاقہ رود کوہیوں کی براہ راست زد میں ہے لہٰذا مذکورہ پل کی تعمیر میں ناموافق موسمی حالات کے باعث تاخیر ہوتی گئی نتیجتاً" سوکڑ .مغلانی روڈ کی تعمیر کے لئے ضروری میٹرل کی ترسیل میں رکاوٹ پڑتی رہی سال 86۔1985ء میں رود کوہیوں کی شدید طغیانی کے باعث سڑک مذکورہ کو کافی نقصان پہنچا ہے جسے ٹھیکیدار کو اپنے خرچہ پر دوبارہ درست کرنا پڑا سڑک مذکورہ کی تعمیر کے سلسلے میں موسمی حالات کی خرابی و دیگر اسباب کے

علاوہ غیر ضروری اخراجات بھی متعلقہ ٹھیکیدار کی عدم دلچسپی کا باعث بنے بہر حال انہی تمام مشکلات کے باوجود موقع پر کام جاری رہا اور اس وقت سڑک مذکورہ تار کول کرنے کے لئے بالکل تیار ہے امید ہے کہ انشاء اللہ اگلے مارچ کے آخر تک مکمل کرلی جائے گی۔

محکمہ دیہی ترقی کے اسسٹنٹ انجینئر اور سب انجینئر کی ترقی

☆2326۔ ملک طیب خان اعوان۔ کیا وزیر مقامی حکومت ودیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف)کیا یہ درست ہے کہ محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی میں پراجیکٹ مینجر اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر ضلعی سطح پر تعینات ہے اور انتظامی امور سے متعلق ہے اور پراجیکٹ مینجر مرکز کی سطح پر تعینات ہے اور اس کی سالانہ خفیہ رپورٹ بھی اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ لکھتا ہے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ اور پراجیکٹ مینجر کی آسامی (Exchangable) ہے اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجوہ ہیں۔

(ج)پراجیکٹ مینجر اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ کی ترقی کے لئے کوئی مواقع ہیں اگر ہیں تو کون کون سے۔

(د)کیا سب ڈویژنل لیول پر دوسرے محکموں مثلاً زراعت تعلیم اور صحت کی طرح سے محکمہ دیہی ترقی کا بھی کوئی سب ڈویژنل لیول کا آفسر تعینات ہے اگر ایسا نہیں ہے تو اس کی کیا وجوہ ہیں۔

(ہ) محکمہ دیہی ترقی میں اسسٹنٹ انجینئر اور سب انجینئر کو دوسرے محکموں کی طرح سے ترقی کے کیا مواقع حاصل ہیں اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہ ہیں۔

(و) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ دیہی ترقی میں تجربہ کار اور مہارت رکھنے والے سب انجینئر کو ترقی کے لئے نظر انداز کر کے دوسرے محکموں سے ایکسیئن اور اسسٹنٹ انجینئر مستعار لئے جا رہے ہیں اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ (ملک خدا بخش ٹوانہ)

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی میں پراجیکٹ مینجر اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ ایک ہی گریڈ یعنی بنیادی سکیل نمبر 17 میں کام کر رہے ہیں۔ اور وہ بھی صحیح ہے کہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر ضلعی سطح پر تعینات ہیں اور انتظامی امور سے متعلق فرائض سرانجام دے رہے ہیں جبکہ پراجیکٹ مینجر مراکز کی سطح پر تعینات ہیں اور وہ بھی نچلی سطح پر انتظامی امور سے متعلق فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ یہ بھی درست ہے کہ پراجیکٹ مینجر کی سالانہ خفیہ رپورٹ اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ ہی لکھتا ہے۔

(ب) ہاں یہ درست ہے کہ پراجیکٹ مینجر اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی اسامی قابل تبادلہ ہے۔ چونکہ محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی کے سروسز رولز 1981ء میں دونوں اسامیوں کو یکجا کر کے ایک ہی زمرہ میں شامل کیا گیا ہے۔

(ج) سروسز رولز 1981ء کے مطابق پراجیکٹ مینجر کی مزید ترقی کے لئے مواقع موجود ہیں جب کہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے لئے سکیل نمبر 18 کا چالیس فی صد کوٹہ ترقی کے لئے مختص ہے۔

(د) محکمہ ہذا میں دوسرے محکموں کی طرح سب ڈویژنل کی سطح پر کوئی آفیسر تعینات نہیں ہے اور نہ ہی اس کی کوئی ضرورت ہے کیونکہ پہلے سے ایک پراجیکٹ مینجر ہر مرکز (سب ڈویژنل کی سطح پر بھی) میں موجودہ ہے۔

(ہ) محکمہ ہذا میں دوسرے محکموں کی طرح اسسٹنٹ انجینئر اور سب انجینئروں کے لئے مندرجہ ذیل ترقی کے مواقع موجود ہیں۔

1. ایگزیکٹو انجینئر کی تمام آسامیاں' اسسٹنٹ انجینئروں کے ترقی کے لئے مختص ہیں۔
2. جب کہ سب انجینئروں کی ترقی کے لئے اسسٹنٹ انجینئروں کی اسامیوں کا 20 فی صد کوٹہ مقرر ہے۔

(و) ایگزیکٹو انجینئر کی کسی بھی اسامی کے لئے دوسرے محکموں سے کسی آفیسر کی خدمات

مستعار نہیں لی گئیں ہیں البتہ دو سب انجینئروں کو دوسرے محکموں سے مستقل بنیاد پر محکمہ ہذا میں بحیثیت اسسٹنٹ انجینئر لیا گیا ہے۔ جن کی وجوہ انتظامی امور ہیں۔ علاوہ ازیں لوکل کونسل سے ایک سب انجینئر کی خدمات مستعار لی گئی ہیں جس کی واپسی کے متعلق معاملہ بھی زیر غور ہے۔

عمر مارکیٹ سے چوک نوناریاں تک کلیار روڈ کی تعمیر

☆2345۔ جناب سرفراز نواز۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ عمر مارکیٹ سے چوک نوناریاں تک کلیار روڈ رستم پارک لاہور کی مرمت کرتے وقت پتھر بچھا کر روڈ رولر سے دبا دیا گیا مگر اس پر تارکول نہیں ڈالا گیا۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ سڑک ٹریفک کے رش اور بارش کی وجہ سے پھر خراب ہو گئی ہے اور جو پتھر بچھائے گئے تھے وہ ابھر آئے ہیں۔ اور بکھر گئے ہیں جس سے سڑک پر گزرنا مشکل ہو گیا ہے۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کو کارپٹ کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہ ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ (ملک خدا بخش ٹوانہ)

(الف) یہ درست ہے کہ عمر مارکیٹ سے چوک نو ناریاں تک کلیار روڈ کی تعمیر شروع ہے جو کہ جناب میاں محمد آصف صاحب ایم این اے نے وفاقی حکومت کے فنڈ سے کام کروایا جا رہا ہے۔ سڑک کی تعمیر ابتدائی مراحل میں ہے۔ پتھر بچھا کر روڈ رولر سے کوٹا جا رہا ہے۔ حالیہ غیر متوقع بارش کی وجہ سے پتھر جو بچھایا گیا تھا۔ وہ چند جگہوں سے اکھڑا تھا۔ جس سے تصریحات کے مطابق ٹھیکیدار سے زیر نگرانی عملہ انجینئرنگ کو مقامی تعمیراتی کمیٹی جو کہ ایم این اے صاحب نے تقرر کی ہوئی ہے۔ درست کرایا جا رہا

ہے۔ چونکہ مزکورہ سڑک پر ٹارنگ ہوتی ہے۔ اور ٹارنگ کا موسم نہ ہونے کی وجہ سے کام شروع نہ ہو سکا۔ جونہی موسم صاف ہو گا اسی وقت ٹارنگ کر دی جائے گی۔
(ب) جیسا کہ الف بالا میں ذکر کیا گیا ہے کہ حالیہ بارشوں کی وجہ سے پتھر جو بچھایا گیا ہے اس کی سطح قدرے نا ہموار ہو گئی ہے جو ٹھیک کروائی جا رہی ہے یہ کام بذمہ ٹھیکیدار ہے مرمت سے قبل سڑک پر کافی گڑھے پڑ گئے تھے۔ یہ گڑھے پتھر سے پر ہو چکے ہیں۔ اور ٹریفک کی حالت قدرے بہتر ہو گئی ہے۔
(ج) سڑک متذکرہ پر جونہی موسم صاف ہوا فورا ٹارنگ کر دی جائے گی۔ یہ سڑک انشاء اللہ تعالی مکمل ہو جائے گی۔ سڑک پر مطابق تخمینہ ٹارنگ ہو گی۔ البتہ کارپٹ کرنا تخمینہ میں شامل نہ ہے۔

سرکلر روڈ پر سے ٹرکوں کے اڈے ختم کرنے کے لئے اقدامات

☆2346۔ جناب سرفراز نواز۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا وزیر موصوف اس امر سے آگاہ ہیں کہ سرکلر روڈلاہور پر چوک کراون بس اڈا سے لے کر اکبری گیٹ تک دونوں طرف ٹرکوں کے اڈے قائم ہیں اور ٹرکوں پر اترنے والا اور لوڈ کرنے والا سامان سڑک پر پڑا رہتا ہے۔
(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ سڑک پر ہر وقت ٹریفک کا رش رہتا ہے اور ان اڈوں پر آنے جانے والے ٹرک ٹریفک کی راہ میں سخت دشواری کا باعث بنے رہتے ہیں اور اس وجہ سے مذکورہ سڑک پر ٹریفک اکثر جام رہتی ہے۔
(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک سے ٹرک کے اڈے اور ناجائز تجاوزات ختم کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں۔؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ (ملک خدا بخش ٹوانہ)

(الف)یہ درست ہے کہ سرکلر روڈ لاہور پر چوک کراؤن بس اڈہ سے لے کر اکبری گیٹ تک دونوں طرف ٹرکوں کے اڈے قائم ہیں۔ اور ٹرکوں پر سے اترنے اور ان پر لوڈ ہونے والا سامان اکثر اوقات سڑک پر پڑا رہتا ہے جس سے ٹریفک میں رکاوٹ ہوتی ہے جہاں تک ان اشخاص کے خلاف کارروائی کا تعلق ہے لاہور میونسپل کارپوریشن کا عملہ اور پولیس کی معیت میں اس جگہ پر وقتاً" فوقتاً" ریڈ کرتا رہتا ہے جس کے نتیجہ میں نا جائز تجاوز کنندگان کا سامان گرفت کیا جاتا ہے اور ان پر بھاری جرمانے عائد کئے جاتے ہیں۔ نیز ان کے خلاف چالان بھی کئے جاتے ہیں۔

(ب) درست ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ کارپوریشن کا عملہ اس علاقہ کو ناجائز تجاوزات سے پاک کرنے کے سلسلہ میں اکثر و بیشتر قانونی کارروائی کرتا رہتا ہے۔

(ج)شہر سے ٹرکوں کے اڈے ختم کرنے کے لئے لاہور میونسپل کارپوریشن ایک جامع سکیم تیار کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں سانده کلاں بند روڈلاہور پر ایڈیشنل ٹرک سٹینڈ کے تعمیر کے لئے 310 کنال اور 12 مرلے اراضی حاصل کی جا رہی ہے۔

ترقیاتی منصوبوں کے لئے رقم کی فراہمی

☆2366۔ سردار غلام عباس خان۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبہ میں حکومت نے سال 86-1985 میں ہر ضلع کونسل کو ترقیاتی منصوبوں کے لئے کتنی رقم فراہم کی۔ اس کی ضلع وار تقسیم کی تفصیلات کیا ہیں؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ (ملک خدا بخش ٹوانہ)

(الف) مندرجہ ذیل ضلع کونسلوں کو حکومت کی طرف سے 86-1985ء میں ان کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے فراہم کردہ فنڈز کی تفصیلات درج ذیل گوشوارہ میں دی جا رہی ہیں۔

(1) ضلع کونسل خوشاب 500000 روپے برائے تعمیر رابطہ سڑک ایم بی ر 44 سے مٹھا ٹوانہ تک (ایک میل فیلڈ روڈ)
209200 روپے اب تک خرچ ہوچکے ہیں سول کورٹ کی طرف سے Order Stay کی وجہ سے یہ سڑک مکمل نہیں ہو پائی اس کام کی تکمیل 31-10-1987 تک متوقع ہے۔

(2) ضلع کونسل میانوالی۔ 3984 لاکھ روپوں کی سینٹر گرانٹ بابت جناب امیر عبداللہ خان روکڑی ضلع کونسل کو طلباء وطالبات کے سکولوں کی تعمیر کے سلسلے میں وصول ہوئی تھی۔ لڑکوں کے لئے چھ نئے پرائمری سکول تعمیر ہو چکے ہیں دو سکول تکمیل کے قریب ہیں جبکہ دو سکولوں کی تعمیر زمین کی غیر دستیابی کی وجہ سے نہیں ہو سکی۔ طالبات کے لئے 8 نئے پرائمری سکول تعمیر کئے گئے ہیں۔ ایک سکول تکمیلی مرحلہ میں ہے جبکہ ایک سکول زمین نہ ملنے کی وجہ سے تعمیر نہیں ہو پایا۔ لڑکیوں کے دو پرائمری سکولوں کو مڈل درجہ دیا گیا ان کے لئے ایک سکول تعمیر ہو چکا ہے جبکہ دوسرا مکمل ہونے والا ہے اب تک ان کاموں پر 30.45 لاکھ روپے کی رقم خرچ ہو چکی ہے۔

(3) ضلع کونسل ساہیوال۔ سینٹرز ایم این اے گرانٹ

1۔ راجہ شاہد سعید ایم این اے 4316000 روپے
15 منصوبے مکمل ہو چکے ہیں جبکہ دو منصوبوں پر کام ہو رہا ہے۔

2۔ مسز خورشید بیگم ر سینٹر (این اے ڈبلیو جی پنجاب) 250000 روپے۔
روڈ کی تعمیر ہو چکی ہے فائنل پیمنٹ ابھی کرنی ہے۔

3۔ لیفٹیننٹ کرنل ڈبلیو ایچ ہربرٹ۔ (اقلیتی ممبر) پنجاب 450000 روپے
دو لاکھ روپوں کی رقم سے ایک روڈ تعمیر کی گئی جبکہ انڈسٹریل کمیونٹی سنٹر تعمیر ہونا باقی ہے۔

4۔ ضلع کونسل وہاڑی۔ 4365000 روپے 18 منصوبوں کی تعمیر کے لئے ملے تھے جس میں سے 10 منصوبہ جات مکمل ہوچکے ہیں جبکہ 8 منصوبہ جات مختلف وجوہات کی وجہ سے ادھورے ہیں۔

5۔ ضلع کونسل سیالکوٹ۔ 14 سڑکوں کی تعمیر کے لئے 35.95 لاکھ روپے موصول ہوئے تھے جن میں سے 6 سڑکیں تعمیر ہو چکی ہیں جبکہ 8 سڑکوں کی تعمیر ہو رہی ہے اب تک سڑکوں پر 1245018 روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

24 عمارتوں کی تعمیر کے لئے 19.69 لاکھ روپے وصول ہوئے تھے۔ 18 عمارتیں مکمل کی گئی ہیں جبکہ 6 عمارتیں ابھی بن رہی ہیں۔ اب تک 469321 روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

6۔ ضلع کونسل گجرات۔ ظہور الٰہی اسٹیڈیم کے لئے 25 لاکھ روپوں کی گرانٹ میں سے اب تک 21 لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں یہ منصوبہ 238.65 لاکھ روپوں کی لاگت کا ہے۔ اور ضلع کونسل ہر سال اس کے لئے 25 لاکھ روپے مہیا کر رہی ہے۔ 1.80 کروڑ کی میچنگ گرانٹ کے لئے محکمہ تعلیم کو پی سی (1) فارم بھجوایا گیا ہے۔ ضلع کونسل گجرات کو بھمبر نالہ کی تعمیر کے لئے 15 لاکھ روپے ملے تھے جو ڈپٹی کمشنر صاحب گجرات کو اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے دئے گئے تھے یہ منصوبہ مکمل ہو چکا ہے۔

7۔ ضلع کونسل چکوال۔

8۔ ضلع کونسل خانیوال۔

ان دونوں نئی ضلع کونسلوں کے قیام پر دفاتر وغیرہ کے اجراء کے لئے چھ چھ لاکھ روپے ادا کئے گئے۔

پراجیکٹ منیجر اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے اختیارات و فرائض میں تفاوت کی وجوہات

☆ 2429۔ خان غلام سرور خان۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی میں پراجیکٹ منیجر اور

اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی آسامیاں برابر کیڈر کی ہیں اور تنخواہ کے سکیل میں بھی برابر ہیں جب کہ ان کے فرائض و اختیارات میں بہت تفاوت ہے ایک تھانہ مرکز کی سطح کا افسر ہے اور ایک ضلع کی سطح کا حالانکہ کسی دوسرے محکمہ میں ایسا نہیں ہے اگر یہ سچ ہے تو ایسا کیوں ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پراجیکٹ میجران کی تعیناتی بطور اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے لئے نہ تو سنیارٹی کا لحاظ رکھا جاتا ہے اور نہ ہی اسسٹنٹ ڈائریکٹر کو پراجیکٹ مینجر تعینات کرتے وقت ان کے تجربہ اور مدت ملازمت کا لحاظ کیا جاتا ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ (ملک خدا بخش ٹوانہ)

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ پراجیکٹ منیجر اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ ایک ہی کیڈر اور ایک سکیل (بنیادی سکیل نمبر 17) میں ہیں اور انہی میں سے اسسٹنٹ ڈائریکٹر ضلع کی سطح پر اور پراجیکٹ مینجر مرکز کی سطح پر تعینات کئے جاتے ہیں۔ ضلع اور مرکز کی سطح پر ہر دو افسران کا ایک ہی پے سکیل میں ہونا صرف اسی محکمہ میں نہیں ہے بلکہ کئی دوسرے صوبائی محکمہ جات مثلاً محکمہ زراعت اور محکمہ صحت وغیرہ کے کئی عہدوں میں بھی یہی صورت نظر آتی ہے۔ اصل فرق یہ ہے کہ محکمہ ہذا کے قواعد و ضوابط 1981ء کے مطابق اسسٹنٹ ڈائریکٹر اور پراجیکٹ مینجر کو ایک ہی کیڈر میں بریکیٹ کیا گیا ہے اور انہی میں سے کسی کو اسسٹنٹ ڈائریکٹر ضلع کی سطح پر تعینات کیا جاتا ہے مذکورہ قواعد ضوابط 1981ء میں بنائے گئے تھے اور ان میں مناسب ترامیم محکمہ کے زیر غور ہیں۔

(ب) ضلع کی سطح پر اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی تعیناتی کرتے وقت پراجیکٹ مینجر اسسٹنٹ ڈائریکٹر کیڈر کی سنیارٹی۔ صلاحیت اور کارکردگی کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ تاہم بعض اوقات انتظامی امور کے پیش نظر اور کارکردگی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے سنیارٹی نظر انداز کر دی جاتی ہے۔

سیکرٹریز یونین کونسلز کی پنشن میں تفاوت کی وجوہات

☆2430۔ چودھری خادم حسین۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

کیا یہ درست ہے کہ محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی کے سیکرٹریز یونین کونسل کی جو ولیج ایڈ سسٹم کے وقت بھرتی ہوئے تھے۔ تمام مدت ملازمت پنشن کے لئے شمار کی گئی ہے لیکن ولیج ایڈ سسٹم کے بعد بھرتی ہونے والے سیکرٹریز یونین کونسل کی مارچ 1973ء سے پہلے کی سروس برائے پنشن شامل نہیں کی گئی ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو یہ تفاوت کیوں ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ (ملک خدا بخش ٹوانہ)

ہاں یہ درست ہے تاہم ایسے ملازمین جو کالعدم محکمہ ولیج ایڈ کے بعد بنیادی جمہوریتوں کے عرصہ کی درمیانی مدت از 61-7-1 تا 76-10-31 بھرتی ہوئے ان کا یہ عرصہ ملازمت پنشن کے لئے شمار نہیں کیا گیا ہے جس کی وجہ حکومت کے پاس مالی وسائل کی کمی ہے اس لئے ایسے ملازمین جو کہ قابل پنشن آسامیوں پر تعینات نہیں تھے ان کو پنشن کا حق نہیں دیا گیا۔

بلدیاتی انتخابات میں اقلیتوں کے لئے حلقہ بندی۔

☆2432۔ جناب پیٹر گل۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت صوبہ میں بلدیاتی انتخابات 1987ء میں کروا رہی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ اس سال ستمبر 1987ء میں ہونے والے بلدیاتی انتخابات میں اقلیتوں کے لئے الگ حلقہ بندی کی جا رہی ہے اگر نہیں تو وجہ؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ (ملک خدا بخش ٹوانہ)

(الف) حکومت پنجاب کا ارادہ ہے کہ قانون کے مطابق موجودہ لوکل کونسلوں کی معیاد عہدہ ختم ہونے سے قبل صوبہ میں بلدیاتی انتخابات کرا دئے جائیں۔
(ب) بلدیاتی انتخابات کی حد تک اقلیتوں کے لئے ہر لوکل کونسل میں کم از کم ایک نشست رکھی گئی ہے اسی بنیاد پر 1983ء میں بلدیاتی انتخابات کا انعقاد ہوا تھا۔ جن لوکل کونسلوں میں اقلیت کے ایک سے زائد محفوظ نشست موجود نہ ہے ان میں کسی حلقہ بندی کی ضرورت نہ ہے۔ کیونکہ تمام لوکل کونسل ایک انتخابی حلقہ برائے اقلیت شمار ہو گا۔ البتہ جہاں کہیں ایک سے زائد نشست محفوظ رکھی گئی ہے وہاں اس تجویز پر غور ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی انتظامی رکاوٹ موجود نہ ہو۔ تو انتخابی حلقہ بندی عمل میں لائی جا سکتی ہے۔

اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ کو گریڈ 18 دینے کے لئے اقدامات

☆1202۔ جناب احمد خان بلوچ۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی میں پراجیکٹ مینجر اور اے ڈی ایل جی ایک ہی گریڈ میں کام کر رہے ہیں۔
(ب) کیا یہ درست ہے کہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ ضلعی سطح پر تعینات ہے اور پراجیکٹ منیجر اس کے ماتحت کام کرتے ہیں۔
(ج) کیا یہ درست ہے کہ اے ڈی این جی اور پراجیکٹ منیجر میں سے Pick and Chose کے اصول پر تعیناتی عمل میں لائی جاتی ہے۔
(د) کیا یہ درست ہے کہ 1984ء میں دو سیکرٹری صاحبان محکمہ لوکل گورنمنٹ و دیہی ترقی نے سروس رولز بنائے تھے۔ اگر ایسا ہے تو ان کی صحیح نوٹیفیکیشن کیوں نہ کی گئی۔
(ہ) کیا یہ درست ہے کہ گریڈ 17 کے 330 افسران کے لئے صرف 14 پوسٹیں گریڈ

18 کی ہیں۔ جن میں سے اکثریت پی سی ایس سی ایس پی افسران کی ہے۔
(و) کیا یہ درست ہے کہ ایسے سروس رولز سے گریڈ 17 کے افسران کی ترقی کے مواقع میں حق تلفی ہو رہی ہے۔
(س) کیا سنیارٹی کے لحاظ سے اے ڈی ایل جی کو ضلع کی سطح پر تعینات کیا جاتا ہے اگر نہیں تو کیا حکومت اے ڈی ایل جی کو سنیارٹی کی بنیاد پر ضلع کی سطح پر لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر جواب نفی میں ہو تو اس کی کیا وجوہات ہیں۔
(خ) کیا یہ درست ہے کہ تمام محکمہ جات میں ضلع کی سطح پر گریڈ 18 کے افسران تعینات ہیں جبکہ محکمہ مقامی حکومت میں اے ڈی ایل جی کا گریڈ 17 ہے۔ ایسا کیوں ہے کیا حکومت اے ڈی ایل جی کو گریڈ 18 دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (ملک خدا بخش ٹوانہ)

(الف) درست ہے۔
(ب) درست ہے۔
(ج) درست ہے۔
(د) دفتر ہذا کے علم میں نہیں ہے۔
(ہ) یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا میں گریڈ 18 کی صرف 14 آسامیاں ہیں جن کا 60 فیصد محکمہ کے افسران کے لئے مختص ہے اور 40 فی صد بذریعہ تبادلہ پر کی جاتی ہیں۔
(و) اگرچہ گریڈ 17 کے افسران کی تعداد کے مطابق ان کی ترقی کے لئے مواقع کم ہیں تاہم پے سکیل رولز 1983ء کے مطابق ان افسران کو بھی گریڈ 17 کے انتہاء تک پہنچنے پر گریڈ 18 میں (Move Over) دیا جاتا ہے۔
(س) ایسا کوئی انتظام نہیں کیا گیا کہ صرف سینارٹی کے لحاظ سے ہی اے ڈی ایل جی اینڈ آر ڈی کو ضلع کی سطح پر تعینات کیا جائے اور نہ ہی فی الحال اس طرح کی کوئی تجویز زیر غور ہے۔
(خ) یہ درست نہیں ہے کہ تمام محکمہ جات میں ضلع کی سطح پر گریڈ 18 کے ہی آفیسر

تعینات ہیں اور نہ ہی اے ڈی ایل جی اینڈ آر ڈی کو گریڈ 18 دینے کے سلسلے میں کوئی تجویز محکمہ کے زیر غور ہے۔

چیف آفیسر کی آسامیوں کے لئے گریڈ کا تعین

☆2616۔ دیوان عاشق حسین بخاری۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) اس وقت صوبہ میں کتنی لوکل کونسلز ایسی ہیں جن کی آمدنی دو کروڑ روپے سے زائد ہے۔

(ب) بلدیاتی اداروں میں متعین چیف آفیسرز کی آسامیوں کے گریڈ کا تعین لوکل کونسلز کی آمدنی کی بنیاد پر کیا جاتا ہے اگر ایسا ہے تو وہ کیا (Criteria) ہے۔

(ج) اس Criteria کی رو سے گریڈ وائز مذکورہ آسامیوں کی تعداد کیا ہونی چاہئے جب کہ اس وقت منظور شدہ ایسی آسامیوں کی گریڈ وائز کیا تعداد ہے۔

(د) کیا یہ درست ہے کہ 1980ء کے بعد بلدیاتی اداروں کی آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ ہوا اگر ایسا ہے تو اس اضافہ کی وجہ سے 1980ء کے بعد کتنے چیف آفیسرز کی آسامیوں کا درجہ بڑھایا گیا؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (ملک خدا بخش ٹوانہ)۔

(الف) امسال تخمینہ آمدن 87-1986ء کے مطابق صوبہ پنجاب میں ایسی لوکل کونسلز جن کی آمدن دو کروڑ روپے سے زائد ہے۔ کی تعداد تینتیس (33) جن میں سے سات (7) میونسپل کارپوریشن، سترہ (17) ضلع کونسل اور نو(9) میونسپل کمیٹیاں شامل ہیں جن کی تفصیل منسلک ہے۔

(ب) بلدیاتی اداروں میں چیف آفیسرز کی آسامیوں کے گریڈ کا تعین لوکل کونسلز کی آمدن کی بنیاد پر کیا جاتا ہے ان کا Criteria حسب ذیل ہے۔

1) سات کروڑ سے زائد آمدن والے لوکل کونسل میں چیف آفیسر کی آسامی گریڈ نمبر

19 ہے۔

2) دو کروڑ روپے سے زائد اور سات کروڑ روپے سے کم آمدن والی لوکل کونسل میں چیف آفیسر کی آسامی گریڈ نمبر 18 کی ہے۔

3) ایک کروڑ روپے سے دو کروڑ روپے تک کی آمدن والی لوکل کونسل میں چیف آفیسر کی آسامی گریڈ نمبر 17 کی ہے۔

4) تیس لاکھ سے ایک کروڑ روپے تک کی آمدن والی لوکل کونسل میں چیف آفیسر کی آسامی گریڈ 16 کی ہوتی ہے۔

5) گیارہ لاکھ سے تیس لاکھ روپے تک کی آمدن والی لوکل کونسل میں چیف آفیسر کی آسامی گریڈ 11 کی ہوتی ہے۔

6) ایک لاکھ سے دس لاکھ روپے تک کی آمدن والی لوکل کونسل میں چیف آفیسر/ سیکریٹری کی آسامی گریڈ 8 کی ہوتی ہے۔

(ج) 1۔ اس Criteria کی رو سے گریڈ نمبر 19 کے چیف آفیسران کی تعداد چھ ہونی چاہئے۔ اور اس وقت ان کی تعداد چھ ہی ہے۔

2۔ اس Criteria کی رو سے گریڈ نمبر 18 کے چیف آفسران کی تعداد چودہ 14 ہونی چاہئے جو کہ اس وقت 7 ہے۔

3۔ اس Criteria کی رو سے گریڈ 17 کے چیف آفیسران کی تعداد چھیالیس 46 ہونی چاہئے اور اس وقت ان کی تعداد 46 ہی ہے۔

4۔ اس Criteria کی رو سے گریڈ نمبر 16 کے چیف آفیسران کی تعداد ستر 70 ہونی چاہئے اور اس وقت ان کی تعداد 65 ہے۔

5۔ اس Criteria کی رو سے گریڈ 11 کے چیف آفیسران کی تعداد چوراسی ہونی چاہئے اور اس وقت کی تعداد 78 ہے۔

6۔ اس Criteria کی رو سے گریڈ 8 کے سیکریٹریوں کی تعداد 77 ہونی چاہئے اور اس وقت ان کی تعداد 86 ہے۔

(د) ہاں یہ درست ہے کہ 1980ء کے بعد بلدیاتی اداروں کی آمدنی میں خاطر خواہ

اضافہ ہوا ہے۔ اور آمدنی میں اس اضافے کو مد نظر رکھتے ہوئے 1981ء میں اکتالیس (41)چیف آفیسران کے درجہ جات بڑھائے گئے تھے۔ اب پھر پنجاب بھر کے ڈویژنل کمشنرز سے پنجاب کے بلدیاتی اداروں کی آمدنی' اخراجات اور سٹاف وغیرہ سے متعلق ضروری اعداد و شمار حاصل کئے گئے ہیں۔ اور ان اعداد و شمار کی روشنی میں مختلف لوکل کونسلوں کے چیف آفیسران کا درجہ بڑھانے کا معاملہ مجاز حکام کے زیر غور ہے۔

LIST OF THOSE LOCAL COUNCILS IN THE PUNJAB WHOSE INCOME FOR THE YEAR 1985-86 (ACTUAL) AND 1986-87 (BUDGETTED) IS MORE THAN TWO (2) CRORES.

S.No.	Name of Local Council	1985-86 (Actual).	1986-87 (Budgetted).
	MUNICIPAL CORPORATIONS.		
1.	Lahore.	Rs.37,25,27,997	Rs.50,62,90,000
2.	Faisalabad.	Rs.16,39,73,326	Rs.17,91,41,100
3.	Multan.	Rs.10,86,72,661	Rs.12,62,00,000
4.	Rawalpindi.	Rs.10,36,59,759	Rs.11,55,16,000
5.	Gujranwala.	Rs. 8,80,87,254	Rs.11,25,04,328
6.	Sialkot	Rs. 5,17,49,102	Rs. 5.70,20,230
7.	Sargodha.	Rs. 3,66,62,444	Rs. 4,54,64,000
	ZILA COUNCILS.		
1.	Lahore.	Rs. 3,97,13,020	Rs. 4,91,00,000
2.	Sheikhupura.	Rs. 2,96,46,015	Rs. 3,43,50,000
3.	Gujranwala.	Rs. 2,30,03,880	Rs. 2,35,10,000
4.	Sialkot.	Rs. 2,94,86,324	Rs. 2,19,31,000
5.	Gujrat.	Rs. 2,89,84,107	Rs. 3,15,89,000
6.	Sargodha	Rs. 2,99,43,421	Rs. 3,32,40,000
7.	Faisalabad.	Rs. 5,70,63,248	Rs. 5,41,61,000
8.	Jhang.	Rs. 4,53,07,156	Rs. 3,61,50,000
9.	Rawalpindi.	Rs. 2,27,64,018	Rs. 2,45,15,272
10.	Attock.	Rs. 2,28,11,547	Rs. 2,46,61,500
11.	Multan	Rs. 5,12,99,624	Rs. 4,52,62,000
12.	Khanewal.	Rs. 2,97,29,917	Rs. 2,63,83,500
13.	Vehari.	Rs. 2,24,76,888	Rs. 2,14,09,000
14.	Sahiwal.	Rs. 2,65,98,288	Rs. 2,56,52,000
15.	Muzaffargarh.	Rs. 2,18,57,332	Rs. 2,45,09,900
16.	Bahawalnagar.	Rs. 1,43,47,810	Rs. 2,24,46,633
17.	Rahim Year Khan.	Rs. 2,05,95,486	Rs. 2,28,22,555

MUNICIPAL COMMITTEES.

1.	Kasur.	Rs. 1,64,50,000	Rs. 2,48,42,000
2.	Sheikhupura.	Rs. 3,26,53,671	Rs. 3,62,00,000
3.	Okara.	Rs. 2,41,81,452	Rs. 2,90,12,800
4.	Gujrat.	Rs. 1,97,60,353	Rs. 2,14,55,000
5.	Sahiwal.	Rs. 2,60,97,852	Rs. 3,03,21,861
6.	Jhang.	Rs. 1,88,49,790	Rs. 2,06,24,000
7.	D. G. Khan.	Rs. 1,72,81,009	Rs. 2,24,53,900
8.	Bahawalpur.	Rs. 2,09,41,441	Rs. 2,68,06,800
9.	Rahim Year Khan.	Rs. 2,18,69,308	Rs. 3,28,63,000

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

کچی آبادیوں میں شامل پراپرٹی کی تفصیلات

228۔ جناب مہر محمد سلیم۔ کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) لاہور میں کون کون سی جگہیں کچی آبادیوں میں شامل ہو چکی ہیں۔

(ب) آیا پرائیویٹ ملکیتیں جن میں لوگ بطور کرایہ دار رہائش پذیر ہیں وہ بھی کچی آبادیوں میں شامل ہیں اگر جواب ہاں میں ہے تو مالکان کی کیا حیثیت ہو گی۔؟

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (ملک خدا بخش ٹوانہ)

(الف) لاہور شہر میں مختلف جگہوں پر کچی آبادیاں بنی ہیں ان آبادیوں کی تعداد دو سو چار ہے جن میں سے 97 وفاقی حکومت 62 پنجاب گورنمنٹ اور اس کے تحت ذیلی ادارے اور 45 آبادیاں پرائیویٹ زمین پر ہیں۔

(ب) جو آبادیاں پرائیویٹ یعنی نجی زمینوں پر بنی ہوئی ہیں ان کا مسئلہ ابھی حکومت کے زیر غور ہے اور اس سلسلہ میں کوئی حتمی فیصلہ ابھی تک نہیں ہوا ہے۔

مسئلہ استحقاق

جناب سپیکر۔ اب ہم تحاریک استحقاق کو لیتے ہیں۔ جناب ریاض حشمت جنجوعہ کی تحریک استحقاق نمبر 4 ہے۔

عوامی نمائندوں پر مشتمل ضلعی ریکروٹمنٹ کمیٹیاں تشکیل دینے کے بعد بھرتی پر پابندی عائد کر دینا

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری معاملہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو کہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے حکومت پنجاب کے محکمہ سروسز جنرل ایڈمنسٹریشن اینڈ انفرمیشن کی چٹھی نمبری SOW.III (S & GAD)/(4)/77 مورخہ 11 اگست 1987ء کی رو سے تمام صوبائی محکمہ جات میں ملازمین کی نئی بھرتی پر قدغن لگا دی گئی ہے حالانکہ اسی محکمہ نے ایک نوٹیفیکیشن نمبری SOR.III/-6/86 مجریہ مورخہ 17 فروری 1987ء کے ذریعے سے ایوان کے منتخب نمائندوں پر مشتمل ڈسٹرکٹ ریکروٹمنٹ ایڈوائزری کمیٹیوں کی تشکیل کی اور بنیادی سکیل نمبر 1 تا 6 تک کے ملازمین کی بھرتی کے لئے سفارشات مرتب کرنے کے اختیارات ان کمیٹیوں کے سپرد کئے اور ان کمیٹیوں کے اختیارات کو قانونی تحفظ دینے کے لئے پنجاب کے سرکاری ملازمین کی تقرری اور شرائط ملازمت کے قواعد 1974ء کے قاعدہ نمبر 4 میں ترامیم بھی کر دی گئیں۔

ان کمیٹیوں کی تشکیل کو ذرائع ابلاغ میں وسیع پیمانے پر تشہیر دی گئی جس کی وجہ سے صوبے کے لاکھوں بیروزگار نوجوانوں نے اپنے منتخب نمائندوں سے ملازمت کی توقعات وابستہ کر لیں اور عوامی نمائندوں کے ارد گرد روزانہ سینکڑوں بیروزگاروں کا جمگھٹا رہنے لگا۔ ان کمیٹیوں نے ملازمین کی بھرتی کی سفارشات تیار کرنے کے لئے درخواستیں طلب کیں اور اجلاس منعقد کئے۔ ان کمیٹیوں کی میٹنگ کے دن منتخب

ارکان کی رہائش گاہوں اور میٹنگ کے مقام کے باہر ہزاروں انسانوں کا جم غفیر جمع ہو جاتا تھا۔ جس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ صوبے میں بیروزگار کی شرح کس قدر خوفناک صورت اختیار کر چکی ہے اس صورت حال کو دیکھ کر منتخب ارکان کو از خود یہ احساس ہو گیا کہ انہیں کس قدر عجیب حالات سے دوچار کر دیا گیا ہے پیشتر اس کے بھرتی کی ضلعی کمیٹیاں اپنی سفارشات کو حتمی شکل دیتیں اور ہزاروں میں سے چند خوش قسمت لوگوں کو رزق کے وسیلے میسر آ جاتے۔ حکومت نے بھرتی پر پابندی کا حکم جاری کر کے اس ڈرامہ کا ڈراپ سین کر دیا۔ جس سے وہ ہزاروں امیدوار جنہوں نے دفتر روزگار' منتخب ارکان کے گھروں اور مختلف دفاتر کے پے در پے چکر کاٹنے پر سینکڑوں روپے بصورت کرایہ آمدورفت خرچ کئے اور اپنا قیمتی وقت ضائع کیا نہ صرف مایوسی کا شکار ہوئے بلکہ ان کے دلوں میں منتخب ارکان کے خلاف سخت نفرت و حقارت کے جذبات پیدا ہوئے۔ محکمہ سروسز جنرل ایڈمنسٹریشن اینڈ انفرمیشن کی اس دو عملی اور دو رخی پالیسی سے جملہ ارکان اسمبلی کی عوامی حیثیت شدید متاثر ہوئی ہے اور ان کا وقار' اعتماد اور احترام خاک میں مل گیا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک استحقاق کو مجلس قائمہ برائے استحقاقات کے حوالہ کیا جائے۔

جناب والا! کچھ عرصہ قبل حکومت پنجاب نے نوٹیفیکیشن کے ذریعے سے ملک کے منتخب عوامی نمائندوں پر مشتمل District Recruitment Advisory Committes کی تشکیل دی گئی تھیں۔ اور ان کمیٹیوں کے سپرد یہ فرائض تھے کہ وہ ملازمت کے متلاشی لوگوں سے درخواستیں طلب کریں ان سے انٹرویو کریں اور اس کے بعد ان کی تقرری کی سفارشات متعلقہ محکمہ کی مجاز اتھارٹی کو پیش کر دیں۔ اس سلسلہ میں روزگار کے متلاشی افراد بہت بڑی تعداد میں اراکین اسمبلی کے پاس یہ توقع لے کر آنے لگے کہ اراکین اسمبلی ان کو روزگار دلا سکیں گے قبل اس کے کہ یہ کمیٹیاں سفارشات مرتب کر کے مجاز اتھارٹی کو پیش کرتیں حکومت پنجاب نے 11 اگست 1987 کو ایک اور نوٹیفیکیشن کے ذریعے سے ملازمتوں کی بھرتی پر پابندی لگا دی ہے جس کی وجہ

سے وہ لوگ جو اراکین اسمبلی سے ملازمت کی توقعات وابستہ کئے ہوئے تھے ان کو شدید مایوسی ہوئی ہے اور ان کے دلوں میں اپنے منتخب عوامی نمائندوں کے خلاف نفرت اور حقارت کے جذبات پیدا ہوئے ہیں اور حکومت نے دو عملی اور دو رخی پالیسی اختیار کر کے اراکین اسمبلی کی پوزیشن' ان کے اعتماد اور ان کے احترام کو سخت دھچکا لگانے کی کوشش کی ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ متعلقہ محکمہ کی یہ دو عملی پالیسی منتخب اراکان اسمبلی کے استحقاق کی پامالی کا موجب بنی ہے۔ اس لئے میں استدعا کروں گا کہ جن وجوہات کی بنا پر ایسا کیا گیا ہے ان وجوہات کی پتہ جوئی کرنے کے لئے میری اس تحریک استحقاق کو مجلس برائے استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔ شکریہ!

وزیر قانون۔ جناب سپیکر! ویسے تو میں اس سلسلے میں چیف منسٹر صاحب کی طرف سے ایک بیان بھی دینے والا ہوں لیکن بات یہ ہے کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس میں کون سی قانون کی خلاف ورزی ہوئی ہے اور کس آئین اور قاعدہ کے تحت یہ تحریک استحقاق پیش کی گئی ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ اس میں کوئی ایک لفظ یا کوئی ایسی بات اس میں موجود نہیں کہ جس میں ان کا استحقاق مجروح ہونے والی بات بیان کی گئی ہو۔ لفاظی سے کام ضرور لیا گیا ہے اور ان لفاظی کی بنیاد پر میں نہیں سمجھتا کہ اس طرح ان کا استحقاق بن جائے گا۔ بات صرف یہ تھی کہ مختلف محکمہ جات میں گورنمنٹ کی Economy Cut Policy کے تحت کچھ لوگ Surplus ہو گئے تھے۔ میں اپنے فاضل دوست کی اطلاع کے لئے ان کی تفصیل بیان کر دوں۔ محکمہ لائیو سٹاک کے 44 محکمہ جنگلات کے 7 اور محکمہ صنعت کے 8 ملازمین (کل 59) ایسے تھے جو مختلف کیٹیگری میں وافر ہو گئے اور ایس اینڈ جی اے ڈی کا یہ کام ہوتا ہے کہ اگر کسی محکمہ سے کسی خاص کیٹیگری کے آدمی وافر ہو جائیں تو ان کیٹیگری کی ملازمتوں پر پابندی عائد کر دی جائے تاکہ جب تک وہ کھپائے نہ جائیں پابندی نہ اٹھائی جائے۔ گورنمنٹ کو ان کو ایسے ہی تنخواہ ادا کرنی پڑتی ہے۔ گورنمنٹ کا پہلا فرض یہ ہوتا ہے کہ ان وافر قرار دئے جانے والے افراد کو پہلے Absorb کرے۔ ان کو Offer کرے اگر وہ Accept نہ کریں تو تب ان کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوا جا سکتا ہے ورنہ حکومت پر

ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ان کو Absorb کرے۔ اس لئے عارضی طور پر یہ پابندی لگائی گئی تھی۔ ان ملازمین میں سے 50 آدمی Absorb ہو چکے ہیں۔ دس آدمی مختلف کیٹیگری میں ابھی بقایا ہیں۔ تاہم چیف منسٹر صاحب اس بارے میں فیصلہ کر چکے ہیں اس سے قبل ہی جب یہ سوال آیا تو یہ بات ان کے زیر بحث آئی کہ چونکہ یہ Absorption تقریباً مکمل ہو چکی ہے اور یہ بات ان کے نوٹس میں لائی گئی۔ اس بارے میں جلد ہی آرڈر پہنچ جائے گا کہ آپ محکمہ جات میں آسامیوں کو پر کرنے کے لئے اپنی کارروائی جاری رکھیں گے۔ اس کے متعلق چیف منسٹر صاحب فیصلہ کر چکے ہیں۔ رہ گئی بات یہ کہ اس کتاب کی رو سے یا کسی بھی قانون اور قاعدے کی رو سے کسی ایسے استحقاق کا حوالہ نہیں دیا گیا۔ تشویش کا اظہار ضرور کیا گیا بیروزگاری بھی ملک میں موجود ہے اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن یہ نہیں ہے کہ یہ ہمارے ملک میں ہی ایسی بات ہے کہ ہر آدمی صرف سرکاری ملازمت میں ہی آنے کے درپے ہے۔ کسی بھی ترقی یافتہ ملک کی گورنمنٹ اس قابل نہیں ہوتی کہ تمام افراد کو صرف گورنمنٹ کی آسامیوں پر بحال کر دیا جائے۔ تاہم یہ صورت حال افسوس ناک ضرور ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس سے کس استحقاق کے پامال ہونے کا شائبہ نہیں اور نہ ہی کوئی ایسا استحقاق موجود ہے۔ کیونکہ جو بھی کام کیا گیا ہے وہ قانون کے مطابق کیا ہے اور Competent authority نے ان قواعد و ضوابط کے مطابق کیا ہے جو قانون کی رو سے ضروری ہیں تاکہ وقتی طور پر اس پر پابندی لگائی جائے اور اسے Absorb کر کے دوبارہ Open کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ تفصیل اور تشریح کے بعد میرے فاضل دوست اس کو پریس نہیں کریں گے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا! جیسا کہ میری تحریک استحقاق کے جواب میں وزیر قانون نے تفصیل سے یہ بیان دے دیا ہے کہ جناب وزیر اعلیٰ نے دوبارہ احکامات جاری کر دیئے ہیں اور District Recruitment Advisory Committees اپنے فرائض ادا کرنے لگیں گی۔ لیکن جہاں تک میرے علم کا تعلق ہے اب عبوری بنیادوں پر ایڈھاک بنیادوں پر Appointing Authority کو یہ اختیار

دے دیا گیا ہے کہ ملازمین کی تقرریاں کرنا شروع کر دیں۔ اور انہوں نے ایسا کرنا بھی شروع کر دیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ایک طرف تو شرائط ملازمت کے جو 1974ء کے قواعد ہیں ان میں ترمیم کر کے ان کمیٹیوں کو یہ اختیار دے دیا گیا ہے کہ آئندہ خالی ہونے والی آسامیوں پر ایک سے لیکر چھ گریڈ تک بھرتی کے لئے Recruitment کمیٹیاں مجاز ہوں گی پھر دوسری طرف انہی افسروں کو یہ اختیارات دے دیئے گئے ہیں کہ وہ مجاز اتھارٹیز ایڈھاک بنیادوں پر ان ملازمین کی تقرری کر سکتے ہیں اور وہ ان کمیٹیوں سے مشورہ لئے بغیر کمیٹیوں سے سفارشات طلب کئے بغیر ایڈھاک بنیادوں پر ملازمین کی تقرری کر رہے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ سرکاری ملازمین کی تقرری اور شرائط ملازمت کے جو 1974ء کے قواعد ہیں ان میں جب ترمیم کر کے

District Recruitment Advisory Committees

جناب سپیکر کو یہ اختیارات دے دیئے گئے ہیں تو پھر ان اختیارات کے ہوتے ہوئے Appointing Authority کو یہ اختیار کیوں دیا گیا ہے کہ وہ ایڈھاک بنیادوں پر ملازمین کی تقرری کریں۔ اگر ایڈھاک بنیادوں پر بھی کرنی ضروری ہیں تو وہ بھی ان کمیٹیوں کی معرفت ہونی چاہئیں یا پھر ان کمیٹیوں کو رکھنے اور تکلف کرنے کی بجائے ان کو Dissolve کر دینا چاہیے۔ کیونکہ اس طرح عوامی نمائندوں کی پوزیشن دن بدن ابتر ہوتی جارہی ہے۔ میری یہ گزارش ہے اور چونکہ حکومت کے اس رویہ سے اور محکمہ سروسز اینڈ ایڈمنسٹریشن کے اس رویہ سے عوامی نمائندوں کی پوزیشن عوام کی نظروں میں متاثر ہو رہی ہے۔ یا تو ان کو مکمل اختیارات دے دیئے جائیں جس طرح Notification میں لکھا گیا ہے یا پھر اس Notification کو منسوخ کر دیا جائے اور ان کمیٹیوں کو Dissolve کر دیا جائے تاکہ ہم عوام کے سامنے یہ تو کہہ سکیں کہ ہمارے پاس کسی قسم کے کوئی اختیارات موجود نہیں ہیں۔ جناب والا! یہ جو دو عملی صورت حال پیدا ہو گئی ہے اس کی وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ اراکین اسمبلی کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے کیونکہ قانون میں ترمیم کر کے ہمیں یہ اختیار دیا گیا تھا کہ باقاعدہ قانون کے تحت ان کمیٹیوں کو اختیار دیا گیا ہے اب اس قانون کی خلاف ورزی

کیوں کی جا رہی ہے ؟ جناب والا یہ میرا استدلال ہے اگر اس بارے میں جناب وزیر قانون تھوڑی سی وضاحت فرما دیں تو جناب والا اس کے بعد میں عرض کر دوں گا۔

وزیر قانون۔ جناب والا! میں عرض کر دوں کہ میرے پاس جو تحریک استحقاق آئی ہے اس میں کسی ایسی بنیادوں پر ایسے خدشات کا اظہار نہیں کیا گیا کہ کسی محکمہ کو ایڈھاک بنیادوں پر یہ اختیار دیا گیا ہو کہ وہ بغیر ایڈوائزری کمیٹی یا ریکروٹمنٹ کمیٹی کے ایڈھاک بنیادوں پر بھرتی کر لیں اس متن سے تو یہ بات ظاہر نہیں ہوتی کہ ایڈھاک بنیادوں پر کسی نے کہیں ایسا کام شروع کر دیا ہو یہ تحریک جو پابندی کے سلسلے میں تھی اس کی میں نے وضاحت کر دی ہے اور چیف منسٹر صاحب سے باقاعدہ بات کر کے میں یہ آپ کو بتا رہا ہوں۔ کہ انہوں نے کہا ہے کہ میں نے اب فیصلہ کر دیا ہے کہ اب اس کو Continue کر دیا جائے۔ میرے علم میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ کسی محکمہ نے کسی کو ایڈھاک بنیادوں پر کام کرنے کی اور اس کی ملازمت کرنے کی اجازت دی ہو۔ اگر کہیں آپ کے نوٹس میں ایسی بات ہے تو وہ ہمارے نوٹس میں لائیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے جو آپ کے اختیارات ہیں وہ صرف آپ ہی استعمال کریں گے۔ اگر کسی نے ایڈھاک بنیادوں پر کوئی ایسا کام کیا ہے تو ہم آپ سے اس کے بارے میں Confirm کروائیں گے ان کو اس قسم کا کوئی اختیار نہیں دیا گیا ہے اور اس بات کی قطعی اجازت نہیں دی جائیگی کہ وہ رولز کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ان اختیارات میں مداخلت کریں۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا! اگر جناب وزیر قانون مجھے اس بات کی یقین دھانی کروائیں تو میں وہ Top Confidential چٹھی جو محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی طرف سے مختلف محکمہ جات کو لکھی گئی ہے کہ وہ ایڈھاک بنیادوں پر از خود تقرریاں شروع کر دیں میں وہ ان کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ اس امر کی یہ مجھے اس ایوان میں یقین دھانی کروا دیں کہ وہ ان محکمہ جات کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کریں گے تو پھر میں اپنی تحریک استحقاق کو پریس نہیں کروں گا۔ لیکن اس یقین دھانی کے ساتھ کہ یہ چٹھی جن محکموں کی طرف سے جاری کی گئی ہے وہ

Top Confidential چٹھی ہے اور وہ میرے پاس اس وقت موجود نہیں ہے لیکن میں وہ چٹھی ان کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اس کے بعد جو یہ ان کے خلاف کارروائی کریں گے مجھے اس کارروائی کی یقین دھانی کروا دیں تو پھر جناب والا میں اپنی اس تحریک استحقاق کو پریس نہیں کروں گا۔

وزیر قانون۔ اگر ایسی کوئی بات ہے تو پھر یہ مجھ سے علیحدہ مل لیں اور مجھ سے بات کریں۔ اور ہم بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں۔ لیکن چٹھی کا اس سے کوئی تعلق نہیں بنتا نہ ہی مجھے کوئی ایسا نوٹس ہے کہ ایسی کوئی بات ہے۔ میں اس بارے میں پتہ نہیں کر سکا کہ چٹھی موجود ہے یا نہیں کیونکہ اس تحریک میں ایسی ایڈھاک تقرریوں کے بارے میں کوئی خدشات ظاہر نہیں ہیں نہ ہی کسی ایسی چٹھی کا ذکر کیا گیا ہے نہ ہی یہ بات اس سے متعلق ہے جس کی یہ مجھ سے یقین دھانی چاہتے ہیں۔ لیکن میں یہ یقین دھانی ضرور کراؤں گا کہ مجھے یہ بتا دیں اس میں جو بھی ایکشن ہو گا اور جس کے تحت بھی یہ کارروائی ہو گی میں ان کی تسلی کراؤں گا اور یہ کیوں ہوا اور کیا وجوھات تھیں؟ لیکن اس تحریک سے اس یقین دھانی کا کوئی تعلق نہیں آپ ملاحظہ فرمالیں کے اس میں کوئی ایسا ذکر نہیں ہے کہ ایڈھاک کی بنیاد پر تقرری کے بارے میں کوئی ایسی چٹھی جاری ہونے یا اس بنا پر کسی ایسے استحقاق کو مجروح ہونے کے بارے میں کوئی ذکر نہیں۔ اس میں تو بھرتی کی پابندی کے متعلق بات تھی اور وہ میں نے واضح کر دیا ہے کہ انشاء اللہ وہ پابندی وزیر اعلیٰ صاحب واپس لے لیں گے۔

جناب سپیکر۔ چودھری صاحب جنجوعہ صاحب کا مقصد یہ ہے کہ گورنمنٹ نے جو یہ کمیٹیاں مقرر کی تھیں ان کے اختیارات اور گورنمنٹ کے احکامات کے خلاف اگر ایس اینڈ جی اے ڈی کی طرف سے ایڈھاک تقرری کے لئے آرڈرز جاری کئے گئے ہیں تو پھر تو یہ relevant معاملہ بنتا ہے۔

وزیر قانون۔ جناب والا! یہ سوال تو نہیں ہے بلکہ یہ تو ایک تحریک استحقاق ہے اور تحریک استحقاق میں اس بات کا ذکر نہیں ہے جو یہ بعد میں کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر۔ یہ الگ بات ہے کہ یہ تحریک استحقاق بھرتی پر پابندی کے متعلق ہے

اور یہ الگ بات ہے کہ یہ تحریک استحقاق بنتی ہے یا نہیں بنتی کیونکہ اس پر تو ابھی فیصلہ نہیں ہوا یہ Facts discuss ہو رہے ہیں۔

وزیر قانون۔ نہیں اس پر تو جو وہ بات کہہ رہے ہیں وہ Extraneous ہے اور اس تحریک کے علاوہ ہے اور میں اس وقت اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ اس کو Explain کر سکوں۔

جناب سپیکر۔ نہیں وہ یہ چاہتے ہیں اگر گورنمنٹ کی پالیسی کی Contradiction میں کوئی چٹھی جاری ہوئی ہے تو کیا آپ اس کا نوٹس لینے کے لئے تیار ہیں ؟

وزیر قانون۔ جی ! بالکل اس کا نوٹس ہم لیں گے۔

جناب سپیکر۔ تو بات ظاہر ہے کہ آپ اس کا نوٹس لیں گے۔ تو جنجوعہ صاحب اب آپ پریس نہیں کرتے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا آپ مطمئن ہیں۔

جناب سپیکر۔ ہاں! میں مطمئن ہوں۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ تو پھر جناب والا ٹھیک ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر۔ جنجوعہ صاحب اپنی تحریک کو پریس نہیں کرتے۔ آج ایک ہی تحریک استحقاق Take up ہو سکتی ہے۔ تحریک التوائے کار کے لئے جناب غلام حیدر وائیں صاحب تشریف نہیں لائے اس لئے پہلے ہی سے التواء میں رکھی گئی تحریکیں مؤخر رہیں گی۔ جناب چودھری اصغر علی گجر صاحب کی تحریک التواء نمبر 6 ہے۔ تشریف نہیں رکھتے ہیں۔ یہ تحریک التوا Disposed of تصور ہو گی۔ جناب میاں محمد اسحاق صاحب کی تحریک التوا نمبر 11 ہے۔

سبزی منڈی ملتان کے آڑھتیوں کی طرف سے مارکیٹ کمیٹی کی فیس ادا نہ کرنے کا اعلان

میاں محمد اسحاق۔ جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ جنگ لاہور مورخہ 11 جولائی 1987 کو یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ "ملتان سبزی منڈی کے آڑھتیوں نے مارکیٹ کمیٹی کی فیس ادا نہ کرنے کا اعلان کر دیا" اس خبر کے شائع ہونے سے عوام میں بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے۔

حکومت کی نا اہلی اور بے تدبیری کی بدولت صوبہ بھر میں مہنگائی اور چو بازاری روز بروز اس قدر بڑھتی جا رہی ہے۔ عوام مجبور ہو کر حکومت کی طرف سے عائد شدہ مارکیٹ کمیٹی کی فیسیں ادا نہ کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ جس کے باعث ایک طرف تو حکومت کے خزانہ میں کمی ہونے کا احتمال ہے اور دوسری طرف عوام کو ضروریات زندگی بر وقت اور مناسب قیمتوں پر ملنی دشوار نظر آرہی ہیں اب معلوم ہوتا ہے کہ حکومت مہنگائی اور چور بازاری پر قابو پانے میں بے بس ہے لہٰذا اس مسئلہ پر بحث کرنے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔

وزیر قانون۔ میں میاں صاحب کی اس بات کا کیا جواب دوں۔ اس میں کون سی ایسی پریشانی کی بات ہو گئی ہے۔ ایک متعلقہ مارکیٹ کمیٹی کا مسئلہ تھا ان کے چیئرمین کے ساتھ۔ کوئی جھگڑا ہو گیا آپس میں اختلافات پیدا ہو گئے انہوں نے پریس کانفرنس کر دی۔ نہ تو ملک میں کوئی بے چینی نظر آتی ہے نہ ہی ہم نے کوئی بے چینی محسوس کی ہے۔ پتا نہیں کہ میاں صاحب کیوں ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں سے بے چین ہو جاتے ہیں۔ میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ ان کے آپس میں چیئرمین کے ساتھ اختلافات تھے۔ جس کی بنا پر انہوں نے یہ بیان دیا۔ جھگڑا ہوا۔ وہ Sort out ہو کر معاملات ختم ہو چکے ہیں اور وہ دوبارہ فیس اسی طرح دینے کے لئے تیار بھی ہیں اور دے رہے ہیں۔ کوئی ایسی بے چینی اور پریشانی والی بات جو ان تک پہنچی ہے وہ موجود نہیں ہے۔ اس لئے میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس صورت حال کے درست

ہونے پر اور Matter sort out اور Resolve ہونے پر مزید کوئی تشویشناک بات اب باقی نہیں رہی۔ یہاں معاملات قانون اور رولز کے مطابق چل رہے ہیں۔ کسی چیز کی ادائیگی میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس Explanation کے بعد آپ اس کو پریس نہیں کریں گے۔ یہ کوئی ایسی بے چینی والی بات نہیں ہے۔

میاں محمد اسحاق۔ جناب سپیکر! اگر کوئی ٹیکس گزار یا فیس کسی ادارہ کی بند کی جاتی ہے ان کو کچھ دشواریاں یا دقتیں پیش آتی ہیں جس کی بنا پر وہ فیس دینا بند کر دیتے ہیں۔ یہ اسی لئے انہوں نے بند کی ہے کہ ان کی جو تکلیفات تھیں آپ کی طرف سے اس کا جو حل تھا وہ نہ ہو سکا۔ اگر آپ نے حل کر دیا ہے اور آپ کا ان کے ساتھ کوئی سمجھوتہ ہو گیا ہے تو میں اس کو پریس نہیں کرتا۔

جناب سپیکر۔ آپ پریس نہیں کرتے ہیں۔

میاں محمد اسحاق۔ جی ہاں۔

جناب سپیکر۔ اگلی تحریک التوا نمبر 12 میاں محمد اسحاق صاحب کی طرف سے ہے۔

ریلوے اسٹیشن کے احاطہ میں نو پارکنگ کا بورڈ اور سرکاری گاڑیاں

میاں محمد اسحاق۔ جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ جنگ لاہور مورخہ 9 جولائی 1987ء میں ایک فوٹو شائع ہوا ہے جس کے نیچے یہ تحریر ہے کہ لاہور ریلوے اسٹیشن کے احاطہ میں نو پارکنگ کا بورڈ اور سرکاری گاڑیاں۔ اس تصویر کے شائع ہونے سے عوام میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اس تصویر میں ایک نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے کہ ایک پولیس کا آدمی متذکرہ گاڑیوں کی نگہداشت پر مامور نظر آرہا ہے۔ جو کہ حکومت کی نااہلی کا واضح ثبوت ہے۔ جب حکومت خود قوانین کی خلاف ورزی کر رہی ہے تو عوام کا تو خدا ہی حافظ ہے۔ یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے بلکہ لاہور شہر اور دوسری

جگہ پر عوام کے لئے یہ تحریر ہے کہ یہاں گاڑیاں کھڑی کرنا منع ہے تو وہاں پر سرکاری گاڑیوں کا ہجوم نظر آتا ہے۔ یہ عوام سے دھوکہ ہے قوانین پر عمل درآمد پولیس کا اولین فرض ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے اور اس مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب سپیکر اس گاڑی کے ساتھ نمبر بھی دیا ہوا ہے اس نمبر سے یقیناً" آپ کو یہ معلوم ہو گا کہ وہ جو سربراہ ضلع ہیں اگر وہ قانون بنا کر خود اس پر عمل نہیں کرتے تو دوسروں کو اس پر عمل کرنے کے لئے کیسے تلقین کر سکتے ہیں۔ ہمارے ملک میں ابھی تک 40 سال سے جو دشواریاں پیش آرہی ہیں۔ دوسروں کو ہم کہہ رہے ہیں کہ اس پہ عمل کیا جائے۔ جو قانون بنانے والے ادارے ہیں یا لوگ ہیں وہ اس پر قطعاً" عمل نہیں کرتے۔ اس لئے میں نے یہ تحریک پیش کی ہے۔ یا تو ایک ہی دفعہ بتا دیا جائے کہ جن لوگوں نے قانون بنانا ہے وہ اس سے مستثنیٰ ہیں۔

جناب سپیکر۔ میاں صاحب غالباً" آپ وزیر قانون کی مصروفیت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

وزیر قانون۔ ٹرانسپورٹ کے متعلق میں نے پڑھا تھا اس لئے میں مصروف ہو گیا کہ میاں صاحب کو ہمارے وزیر ٹرانسپورٹ جواب دیں گے۔

جناب سپیکر۔ اس تحریک التوا کا جواب وزیر ٹرانسپورٹ دیں گے۔

وزیر قانون۔ نمبر12 ٹرانسپورٹ کے متعلق ہی ہے۔

وزیر ٹرانسپورٹ۔ مجھے اس کی کاپی موصول نہیں ہوئی ہے۔ اس کی کاپی مجھے بھجوا دیں یا کل تک کے لئے اس کو مؤخر کر دیں۔

جناب سپیکر۔ عام طور پر وزیر قانون ہی ان تحاریک التوا کار پر بات کرتے ہیں۔

وزیر قانون۔ جناب والا ہم میاں صاحب کے ادب کے احترام میں کچھ بات کر نہیں سکتے۔ وہ جو کچھ بھی بنا کر لے آتے ہیں وہ ہمیں سننا پڑتا ہے۔ جس قسم کی بھی وہ چیز لے آتے ہیں ہمارے لئے اس کی تردید کرنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔ تاہم میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ میاں صاحب آج کل بڑی بے چینی محسوس کر رہے ہیں اور وہ بے

چینی ایسی ایسی باتوں پر محسوس کرنے لگ جاتے ہیں جن کی کوئی ایسی بنیاد نہ ہو۔ اس کے لئے یہ بھی ہے اگر وہ چاہیں تو ان کی بے چینی ہم دور کروا دیں گے۔

میاں محمد اسحاق۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا۔ اس ملک میں اگر کوئی قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے تو یہ کیا بے چینی ہے۔ میں سمجھتا ہوں اگر قانون کا تحفظ نہ کیا گیا تو قانون اس ملک میں کب نافذ ہو گا۔

وزیر قانون۔ انشاء اللہ اس بات کی دیکھ بھال بھی کریں گے۔ آپ کو تسلی دلاتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ قانون کی خلاف ورزی نہیں ہونے دیں گے اس کو نافذ کریں گے آپ کو میں یہ یقین دھانی کرانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ جہاں گاڑیوں کی نو پارکنگ ہے وہاں سرکاری گاڑیاں کھڑی نہیں ہوں گی۔

وزیر قانون۔ بعض اوقات ایک لمبی لائن پارکنگ کی لگ جاتی ہے کیونکہ بسوں کے نزدیک یہ اڈا ہے۔ اس کی ہدایت باقاعدہ جاری کر دی جائے گی ٹریفک پولیس کو کہا جائے کہ وہ اس بات کا اہتمام کرے کہ جو گاڑیاں وہاں کھڑی ہوں اس کے متعلق باقاعدہ ایکشن لیا جائے۔ میاں صاحب انشاء اللہ تعالیٰ اس کے لئے کچھ کریں گے۔

میاں محمد اسحاق۔ جناب والا میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ عرض کروں گا کہ وہ جو کچھ فرما رہے ہیں وہ ہم تک پہنچتا نہیں ہے۔ اگر وہ اونچی آواز سے فرمائیں تو ان کا جواب سن کر ہم بھی کچھ عرض کر سکیں۔ ہم تک ان کی آواز پہنچ نہیں رہی۔

جناب سپیکر۔ چودھری صاحب ذرا اونچی آواز میں میاں صاحب چاہتے ہیں کہ آپ ان کو بتائیں۔

وزیر قانون۔ میرا خیال ہے میں تو بڑی اونچی آواز سے بات کر رہا ہوں۔ میاں صاحب خود مصروف ہیں۔ میاں صاحب اپنے دونوں کان میری طرف رکھیں۔ دراصل Through and through معاملہ ہو جاتا ہے۔

جناب فضل حسین راہی۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا میں صرف یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس تحریک التوا کار کا جواب کسی کے پاس پڑھنے کے لئے پہنچا ہے۔ اس کا جواب وہ پڑھ دیں یا جو کہنا چاہتے ہیں وہ کہہ دیں۔ یہ ایک واضح بات ہے ایک قانون ہے ایک شہر میں چل رہا ہے۔ قانون بنانے والے جو ذمہ دار آدمی ہیں وہ قانونی معاشرے میں انہوں نے اس کی دھجیاں بکھیری ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر۔ آپ یہ کس نکتے پر ارشاد فرما رہے ہیں ؟

جناب فضل حسین راہی۔ میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر عرض کیا تھا۔

جناب سپیکر۔ مجھے افسوس ہے کہ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ آپ براہ مہربانی تشریف رکھیے۔

وزیر قانون۔ میں میاں صاحب کی اطلاع کے لیے عرض کر رہا تھا کہ جہاں تک صوبائی حکومت کا تعلق ہے ہم اس کی پابندی کرتے ہیں اور کریں گے۔ جس فوٹو کو پیش کیا گیا ہے یہ ریلوے سٹیشن کا برآمدہ ہے اور یہ وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے صوبائی حکومت کے دائرہ اختیار سے باہر ہے۔

جناب فضل حسین راہی۔ یہ وفاقی حکومت سے نہیں' یو این او سے متعلقہ ہے۔

وزیر قانون۔ جہاں تک "نو پارکنگ" کی بات ہے جہاں جہاں یہ بورڈ ہے اس کی باقاعدہ پابندی کی جائے گی اور ٹریفک پولیس کو اس بارے میں واضح ہدایات دی جائیں گی کہ اس قانون کی پابندی کریں۔ لیکن جو علاقہ جات وفاقی حکومت کے ہیں اگر اس کے لیے وفاقی حکومت سے رجوع کیا جائے تو بہتر ہے۔ میں اس بارے میں کچھ عرض کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں۔

میاں محمد اسحاق۔ جناب والا' کیا وزیر موصوف فرما سکیں گے کہ جس جگہ پر گاڑی کھڑی ہے' وہاں پر ضلع کی ٹریفک پولیس کا انتظام ہے یا ریلوے کا ہے ؟ میں وثوق سے کہتا ہوں کہ وہاں انتظام کرنا ضلع لاہور کی ٹریفک پولیس کے زمرے میں آتا ہے۔ پہلے آپ اس کی تصدیق کریں اور بتائیں کہ یہ گاڑی کن صاحب کی تھی' اور یہ گاڑی وہاں پر کیوں کھڑی کی گئی تاکہ افسران اعلیٰ کو آئندہ کے لیے یہ بتایا جا سکے یا انھیں کچھ نہ

کچھ احساس دلایا جا سکے کہ آپ بھی قانون کے زمرے میں اس طرح آتے ہیں جس طرح کہ ایک عام شہری آتا ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت مسئلہ یہ ہے کہ افسران اعلیٰ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم پاکستان کے قوانین سے مستثنیٰ ہیں۔ ہم انکے زمرے میں نہیں آتے۔ ہم یہاں جو چاہیں کریں۔ میں آپ کی وساطت سے حکومت پنجاب کو اس بات کا احساس دلانا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے افسران اعلیٰ کو یہ بتائیں کہ ایک عام شہری کا بھی وہی حق ہے اور آپ کا بھی وہی حق ہے بلکہ آپ کا یہ حق زیادہ ہے کہ قوانین پر پہلے خود عمل کریں اور پھر دوسروں کو تلقین کریں کہ ان قوانین پر عمل کیا جائے۔ یہ میری گزارش ہے۔ مجھے ابھی تک اس کا جواب نہیں ملا۔

وزیر قانون۔ میں آپ کی اس بات کو تسلیم کرتا ہوں۔ جہاں تک ضلعی پولیس یا صوبائی پولیس کا تعلق ہے اس حد تک میں آپ کی بات کو تسلیم کرتا ہوں۔ اور یہ صحیح ہے کہ قانون سب کے لیے ایک جیسا ہونا چاہیے۔ اس تصویر سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ پولیس اس کے خلاف ایکشن لینے کے لیے کھڑی ہے یا کس مقصد کے لیے کھڑی ہے؟ ممکن ہے کہ تصویر میں اس گاڑی کو ہٹانے کے لیے پولیس کوئی قدم اٹھا رہی ہو اور ایکشن لے رہی ہو کہ یہاں گاڑی کیوں کھڑی کی گئی؟ اس لیے اس اخبار نے فوٹو لے لیا ہے۔ اس سے یہ بھی پتا نہیں چل رہا کہ یہ گاڑی سرکاری ہے یا پرائیویٹ کیونکہ اس کے نمبر کا اظہار نہیں ہو رہا۔ بہرحال رپورٹ یہ ہے کہ یہ نظر بھی آرہا ہے کہ یہ ریلوے سٹیشن کا برآمدہ ہے۔ وہاں ضلعی یا صوبائی پولیس نہیں ریلوے پولیس یا وفاقی حکومت کا محکمہ ہے۔ یہ اس کی تحویل میں ہے۔ اور یہ پولیس جو آپ کو نظر آ رہی ہے یہ اس کے خلاف ایکشن لے رہی ہے کہ وہاں گاڑی کیوں کھڑی ہے۔ یہ آپ دیکھیں۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب سپیکر! میں نکتہ اطلاع پر یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اگر انھیں ایسا لگتا ہے کہ پولیس والا ایکشن لینے کے موڈ میں ہے تو یہ تصویر پرانی ہے کیا اب تک اس گاڑی کا چالان کیا گیا ہے؟ اس کے خلاف کوئی ایکشن ہوا ہے؟ اگر آپ

کو ایسا لگتا ہے کہ وہ اس قانونی خلاف ورزی پر کارروائی کرنا چاہتا ہے تو وہ اب تک ہو چکا ہونا چاہیے تھا۔ اس گاڑی کا چالان ہو جاتا اس سے کوئی باز پرس ہوتی۔ تصویر سے واضح ہے کہ وہ ایسے موڈ میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر۔ میاں افضل حیات صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔ ارشاد فرمائیے۔

میاں محمد افضل حیات۔ جناب والا میں اس تحریک کی Admissibility کے بارے میں بات کر رہا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ دو چیزیں سامنے آئی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس تحریک کو ملتوی کر دیا جائے اور وزیر قانون یا متعلقہ وزیر یہ بتا دیں کہ اس گاڑی کے خلاف کیا ایکشن ہوا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جناب وزیر قانون نے فرمایا ہے کہ چونکہ یہ ریلوے سٹیشن کی حدود میں تھی اس لیے یہ وفاقی مسئلہ ہے۔ اس کے متعلق میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ کیا وزیر قانون بتا سکیں گے کہ اگر سٹیشن کی حدود میں جو لاہور میں یا پنجاب کے کسی شہر میں ہو کوئی جرم سرزد ہو تو کیا اس کے خلاف ایکشن صوبائی حکومت کی انتظامیہ لیتی ہے یا وفاقی حکومت لیتی ہے ؟ پینل کوڈ کے تحت کوئی جرم ہو مثلاً چوری جیب کتری یا کسی قسم کا جرم ہو تو اس کے خلاف ایکشن کون لیتا ہے؟

وزیر قانون۔ میں اس کا جواب دینے کے لیے تیار ہوں۔ جہاں تک اس گاڑی کے خلاف ایکشن لینے کا تعلق ہے آپ مجھے اس گاڑی کا نمبر بتا دیں۔ کیونکہ مبہم سی تصویر ہے اس سے پتا نہیں چلتا کہ گاڑی کا نمبر کیا ہے اور کس کی گاڑی ہے۔ سرکاری ہے یا غیر سرکاری ہے۔ اگر آپ مجھے اس کا نمبر بتا دیں تو میں آپ کو رپورٹ پیش کر دوں گا کہ اس کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا ہے۔ ایک بات۔ جو آپ نے دوسری بات فرمائی ہے اس کی وضاحت کی تو ضرورت نہیں لیکن یہ میں بتا دوں کہ جہاں تک ریلوے سٹیشن کی حدود ہیں جہاں تک وفاقی حکومت اور ریلوے پولیس کا علاقہ ہے وہاں جو بھی جرم سرزد ہو وہی پولیس اس کے خلاف ایکشن لے گی۔ ریلوے پولیس کے تھانے میں ہی پرچہ درج ہو گا وہی سب کچھ کریں گے۔ لیکن اگر وہاں سے ہٹ کر کوئی عام پارکنگ کی جگہ ہے جس کی حدود صوبائی حکومت کی پراپرٹی ہیں' البتہ اگر وہاں کوئی جرم سرزد

ہو تو وہ صوبائی حکومت کے دائرہ کار میں آئے گا۔ اور صوبائی حکومت کی پولیس اس پر کارروائی کرے گی۔ میرا خیال ہے کہ یہ بات آپ نے سن لی ہو گی کہ جو حدود ریلوے کی ہیں وہاں کوئی جرم سرزد ہو تو ریلوے پولیس اس پر ایکشن لے گی۔ ان کا مجسٹریٹ بھی اپنا ہے ان کی پولیس بھی اپنی ہے۔ کچھ جرائم کے لیے آگے آکر ان کا اپنا مجسٹریٹ ہے۔ عدالتوں کے کیس عام عدالتوں میں ہی چلتے ہیں۔ لیکن پولیس ان پر ایکشن لیتی ہے۔ جہاں صوبائی حکومت کی حدود کا تعلق ہے وہاں کوئی جرم سرزد ہو تو وہاں پر صوبائی حکومت اور اس کی پولیس ایکشن لے گی۔ اگر میاں صاحب اس پر اتنا ہی اصرار کرتے ہیں کہ اس گاڑی کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا تو براہ مہربانی آپ مجھے اس کا نمبر بتا دیں۔ میں کوشش کروں گا کہ یہ معلوم کروں کہ اس کے خلاف کیا ایکشن ہوا ہے۔

جناب فضل حسین راہی ۔ جناب والا اگر انھیں گاڑی کا نمبر "سات" نظر نہیں آرہا تو پھر یہ اپنی عینک کا نمبر بدل لیں۔

وزیر قانون۔ گاڑی کا نمبر سات نہیں ہے۔

جناب سپیکر۔ میاں صاحب ابھی کوئی بات کرنے والی رہ گئی ہے ؟

میاں محمد اسحاق۔ جناب والا میں گزارش کروں گا کہ وزیر موصوف اس کو بڑا Lightly لے رہے ہیں اور اس کو معمولی سا مسئلہ سمجھتے ہیں۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔ لاہور شہر میں غالباً" اس کی عام خلاف ورزی کی جا رہی ہے۔ یہ جو قوانین بنائے گئے ہیں کہ یہاں گاڑیاں کھڑی کرنا منع ہے اس کی اکثر اسی لیے خلاف ورزی کی جا رہی ہے کہ اس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہو رہا اور نہ ہی کوئی کروا رہا ہے۔میں یہ عرض کروں گا کہ وزیر موصوف اس گاڑی کا نمبر بھی اچھی طرح جانتے ہیں اور گاڑی کو بھی جانتے ہیں کہ یہ کس صاحب کی ہے۔ یہ جان بوجھ کر اس پر پردہ ڈال رہے ہیں۔ میں عرض کروں گا کہ یہ اس کے متعلق کوئی کارروائی کر کے یقین دہانی کرا دیں کہ آئندہ ایسا نہیں ہو گا تو پھر ہم اس کو واپس لیں گے۔ ابھی چاہتے ہیں کہ اس کو ملتوی کر لیں۔ ہم موقع دیتے ہیں۔

جناب سپیکر۔ کیا ارشاد فرمایا ؟ آپ پریس نہیں کرتے۔

میاں محمد اسحاق۔ جناب والا میں نے تو یہ عرض کیا ہے کہ وزیر موصوف یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ گاڑی کس کی ہے اور وزیر موصوف یہ بھی جانتے ہیں کہ گاڑی کہاں کھڑی ہے میں آپ کی وساطت سے عرض کرتا ہوں کہ وزیر موصوف اس گاڑی کے بارے میں کچھ ایکشن لے کر ہمیں یقین دہانی کرا دیں ۔ ہم اس کو آج ملتوی کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ یہ اس پر تمام کارروائی سے ہمیں آگاہ کریں ۔ اس کے بعد ہم سوچیں گے ۔ کہ اس کو ہم پریس کرتے ہیں یا نہیں ۔

جناب سپیکر۔ لیکن انہوں نے یہ کہا ہے کہ آپ گاڑی کا نمبر بتا دیں اس کی مالک کا نام بتا دیں۔

میاں محمد اسحاق۔ جناب والا میں عرض کرتا ہوں کہ یہ گاڑی کا نمبر بھی جانتے ہیں اور یہ بھی انہیں پتا ہے کہ یہ گاڑی کس کی ہے۔ اوپر گاڑی کا نمبر لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر۔ میاں صاحب جب آپ ایک بات کر رہے ہیں تو اس کی ذمہ داری تو آپ پر ہے کہ آپ اس کا ثبوت فراہم کریں۔

میاں محمد اسحاق۔ تصویر پر نمبر آیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ اس پر نمبر نہیں ہے۔ اگر آپ کو پتا ہے تو آپ نمبر بتا دیں۔

وزیر قانون۔ جناب والا جو میرے پاس تصویر ہے اس پر مجھ سے نمبر نہیں پڑھا جاتا ۔ اور نہ مجھے یہ علم ہے کہ یہ گاڑی کس کی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو اس پر Caption ہے وہ یہ ہے "لاہور ریلوے سٹیشن کے احاطہ میں" نو پارکنگ "کا بورڈ اور سرکاری گاڑیاں" ۔ یہ اس کا عنوان ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ ایسی تحاریک التوا ہمارے دائرہ کار میں نہیں آتیں۔ اس پر یہ وفاقی گورنمنٹ سے رجوع کریں تو اچھا ہے۔ ویسے مجھے علم نہیں کہ یہ گاڑی کس کی ہے۔ قاعدہ واضح ہے یہ تحریک التواء کے بارے میں ہے۔

67(c) The motion shall relate to a matter which is primarily the concern of Government (... means ... the

Provincial Government .....) or a statutory body under the control of Government or to a matter in which the Governments have a substantial financial interest;

تو مجھے اس کا علم نہیں۔ پتا نہیں یہ کس کی طرف اشارہ کر رہے ہیں مجھے نہیں پتا کہ یہ گاڑی کس کی ہے۔ ویسے بھی اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ احاطہ ریلوے سٹیشن کے برآمدے میں یہ گاڑی کھڑی ہے۔ یہ بات ہمارے دائرہ کار میں نہیں۔ یہ وفاقی حکومت کا دائرہ کار ہے۔ ان سے رجوع کریں۔ یہ تحریک Admissible نہیں ہے۔ اس کے لیے کسی Adjournment کی ضرورت نہیں ہے۔ کم از کم میرے پاس جو تصویر ہے مجھے نہیں پتا کہ یہ گاڑی کس کی ہے اور نہ ہی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا نمبر کیا ہے۔

جناب سپیکر۔ میاں صاحب یہ نوعیت کے لحاظ سے اتنا بڑا واقع نہیں ہے جس پر اسمبلی کی کارروائی کو ملتوی کیا جائے اور پھر یہ بورڈ اب نہیں لگا۔ نہ اس گاڑی کے بارہ میں یہ ہے کہ یہ ابھی کھڑی ہوئی ہے اس سے پہلے کھڑی نہیں ہوئی۔ اس لیے نہ تو یہ اتنا حالیہ واقع ہے اور نہ یہ فوری اہمیت عامہ کا حامل ہے اور پھر جیسے یہ بتایا گیا ہے کہ یہ ریلوے سٹیشن کی حدود میں ہے۔ اور یہ وفاقی حکومت کے متعلقہ ہے۔ اس لیے میں اس پر اپنی consent نہیں دیتا I am sorry تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر۔ جناب ریاض حشمت جنجوعہ۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا میرا نکتہ اعتراض یہ ہے کہ کیا کوئی ایم این اے اس ہاؤس کی لابی میں داخل ہو سکتا ہے۔ یا اس کی حیثیت ایک اجنبی کی ہو گی۔

جناب سپیکر۔ میرے خیال کے مطابق پنجاب اسمبلی کی لابیز میں وہی صاحبان داخل ہونے کے حقدار ہیں جو پنجاب اسمبلی کے ہاؤس میں بیٹھنے کے حقدار ہیں جو صاحبان ہاؤس میں نہیں بیٹھ سکتے وہ لابیز میں بھی نہیں آسکتے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ پھر جناب والا جو اس ہاؤس کی لابی میں تشریف فرما ہیں

ان کو لابی سے باہر نکالنے کا حکم دیا جائے۔

مسودہ قانون

جناب سپیکر۔ میں نے آپ کے پوائنٹ آف آرڈر پر اپنی طرف سے عرض کر دی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے مطابق عمل ہونا چاہیے۔ اب ہم گورنمنٹ بزنس لیتے ہیں۔

ھنگامی قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مجریہ 1987ء

وزیر قانون۔ جناب والا! میں
" ھنگامی قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مجریہ 1987ء " ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ ھنگامی قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مجریہ 1987ء ایوان میں پیش کر دیا گیا۔ یہ متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا جاتا ہے۔

وزیر قانون۔

Before your honour announces I beg to interrupt

اس کے لئے جناب 7 تاریخ تک رپورٹ منگوالی جائے۔

جناب سپیکر۔ کیا یہ ممکن ہو گا۔ کہ کمیٹی اس کی رپورٹ 7 تاریخ تک پیش کر دے۔

وزیر قانون۔ جناب والا بالکل یہ ممکن ہو گا یہ ایک معمولی ترمیم ہے آج یا کل میٹنگ کر کے کمیٹی اس کی رپورٹ پیش کر دے گی۔

حکمت عملی کے اصولوں پر تعمیل اور عمل درآمد کے بارے میں حکومت پنجاب کی رپورٹ سال 1985ء پر بحث

جناب سپیکر۔ درست ہے یہ متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اور وہ اپنی

رپورٹ 7 ۔ اکتوبر تک اس ایوان میں پیش کرے گی۔ اب ہم حکمت عملی کے اصولوں پر تعمیل اور عملدرآمد کے بارہ میں حکومت پنجاب کی رپورٹ برائے 1985ء پر بحث شروع کرتے ہیں جو صاحبان اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں۔ وہ اپنے اسمائے گرامی کی چٹیں مجھے بھیج دیں۔ اب ہم بحث کا آغاز میاں محمد افضل حیات سے شروع کرتے ہیں۔

میاں محمد افضل حیات۔ جناب سپیکر ہم آج حکمت عملی کے اصولوں کے متعلق بحث شروع کر رہے ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس اسمبلی کے لئے ایک نیا تجربہ ہے اور حکمت عملی کے اصولوں کے متعلق جو بحث ہے یہ ایک خاص دائرہ کے اندر اور آئین کی دفعات کے تحت ہوتی ہے۔ یہ بھی ٹھیک ہے۔ جو حکمت عملی کے اصول ہیں ان کے متعلق حکومت پر کوئی زیادہ Shall کا لفظ استعمال نہیں ہوتا کیونکہ یہ آرٹیکل 29 اور 30میں بڑا واضح ہے۔ اگر کوئی قانون اس کے تحت چیلنج ہوتا ہم اس سے بالکل آگاہ ہیں لیکن ہم یہ ضرور سمجھتے ہیں۔ کیونکہ یہ آئین کے تحت ہے اس لئے ہر پارٹی ہر فرد اور ہر حکومت اس کے مطابق عمل کرنے کی پابند ہے۔ اور جو بھی ہمارا عمل ہو ان کے مطابق ہونا چاہئے۔

جناب والا ! یہ ایک بہت وسیع موضوع ہے۔ سب کے متعلق بات کرنا مشکل ہو گی۔ میں یہاں پر چند ایک اصول پیش کرونگا اور ان کے متعلق کچھ عرض کروں گا۔ جناب والا ! آرٹیکل 31 کے تحت جو حکمت عملی کا پہلا اصول ہے۔

Article 31-

" (1) Steps shall be taken to enable the Muslims of Pakistan, individually and collectively, to order their lives in accordance with the fundamental principles and basic concepts of Islam and to provide facilities whereby they may be enabled to understand the meaning of life according to the Holy Quran and Sunnah."

جناب والا! حکمت عملی کا جو سب سے پہلا اصول ہے اور اس کے متعلق میں یہ سمجھتا ہوں صرف بحث اور کچھ قوانین بنانے سے بات نہیں بنتی اس کے متعلق دیکھنا یہ ہے

کہ حکومت کا اپنا عمل کیا ہے کیا وہ عملی طور پر اسلامی اصولوں کے مطابق ان پر عمل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ یا وہ ایسے اصولوں پر گامزن ہے۔ جو آخر کار ہمیں وہاں پر لے جائیں گے جہاں مکمل اسلام نافذ ہو سکے۔ جناب والا! کچھ چیزیں ایسی ہیں جو انفرادی ہوتی ہیں اور کچھ چیزیں اجتماعی ہوتی ہیں۔ ان میں حکومت کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ ایسے عمل اختیار کرے تاکہ اس کا اثر عوام پر ایسا پڑے وہ بھی وہی طریقے اور عمل اختیار کرے۔

جناب والا! اسلام کا ایک بڑا ہی بنیادی اصول سادگی کا ہے۔ جناب والا۔ آپ یہ دیکھیں کہ جو بھی سرکاری تقریبات ہوتی ہیں ان میں سادگی کہاں تک ہے۔ ایک طرف تو سلطنت روم ہے جو کہ اپنی شان و شوکت اور جاہ و جلال کے لئے مشہور ہے اور دوسری طرف حیات طیبہ ہے جو کہ سادگی کے لئے ہے۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ کہ کیا سرکاری تقریبات ایسی ہوتی ہیں جو سلطنت روم کی یاد تازہ کرتی ہیں یا حیات طیبہ کی یادوں کو تازہ کرتی ہیں؟ کیا اسی طرح عوام کو دھکیل کے سڑکوں پر نہیں لایا جاتا تاکہ وہ نعرے ماریں اور بے دریغ اخراجات دیکھیں اور حکومت کی شان و شوکت کو دیکھیں۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت اگر واقعی اس کے لئے مخلص ہے تو اسے چاہئے کہ وہ از خود سادگی اپنائے اور وہ طریقے اختیار کرے جو کہ خلفائے راشدین کے ہوتے تھے۔ جیسے کہ آپ کو معلوم ہے کہ جب بیت المقدس فتح ہوا تو خلیفہ دوم وہاں تشریف لے گئے تو لوگوں کو یہ پتا نہ چلا کہ خلیفہ کون ہیں اور ان کے غلام کون ہیں ۔ سادگی کا یہ عالم تھا۔ لیکن آج جو صورتحال ہے وہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ اسی طریقہ سے آپ یہ بھی دیکھیں کہ ہم کن رسومات اور خوشی کے موقعوں پر کس طریقہ پر عمل کرتے ہیں کہ وہاں بھی بے دریغ دولت کا خرچ ہوتا ہے۔ ذاتی شان و شوکت دکھائی جاتی ہے اور اس کے اوپر سب سے زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ حکومت کے سرکردہ ان تقریبات میں برابر شریک ہوتے ہیں اور کہیں بھی یہ نہیں کہا جاتا کہ بھائی اس میں سادگی اپنائی جائے۔اگر حکومت نہیں بھی اپناتی اور ہم صرف اس اسمبلی کے معزز ارکان ہی یہ فیصلہ کرلیں کہ ہم شادی کی رسومات پر سادگی اپنائیں گے

اور صرف وہی طریقہ اختیار کریں گے جو کہ چلا آ رہا ہے جو کہ اسلام کا شعار ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑا کارنامہ سوائے اسمبلی کے کوئی اور انجام دے سکے۔ اور لوگوں پر غریب عوام پر جو بوجھ ہے اور جو وہ خواہ مخواہ دب کر اور اپنی سفید پوشی کو چھپانے کے لئے اور مالی قرضے لے کر خرچ کرتے ہیں اور بوجھ تلے دب جاتے ہیں ان سے شائد وہ بچ جائیں۔ اس لئے میری یہ گذارش ہے کہ یہ ایسے اقدامات ہیں جن پر کچھ خرچ نہیں ہوتا بلکہ کچھ بچت ہی ہوتی ہے۔ وہاں پر سرکاری اور دوسری تقریبات کو اس طریقے سے منایا جائے اور اس طریقے سے ان میں شامل ہوا جائے کہ ان سے سادگی سامنے نظر آئے۔

جناب والا! اس کے ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ فرقہ واریت وغیرہ کو ختم کیا جائے اور اسلامی وحدت اور اتحاد کو بڑھایا جائے۔ جناب والا! گذشتہ چند سالوں میں دیکھا گیا ہے کہ ہم نہایت ہی معمولی سے Issues پر جو کہ ہمارے اسلام میں یا کسی فرقہ کے ہوتے ہیں ان میں ہم الجھ جاتے ہیں اور ان کے اوپر کوئی کسی قسم کا قدغن نہیں لگایا گیا جس کی وجہ سے فرقہ واریت کو ہوا ملی۔ بجائے اس کے کہ ہم بڑی باتوں کی طرف توجہ دیں ہم نہایت ہی چھوٹی چھوٹی باتوں پر جن کا کوئی خاص تعلق نہیں ہے۔ جن کا کوئی خاص ہمارے معاشرے پر اثر نہیں پڑتا۔ جن کا کوئی خاص ہمارے مذہب پر اثر نہیں پڑتا ان Issues میں ہم زیادہ تر پھنس گئے ہیں اور اس وجہ سے فرقہ واریت کو ہوا مل رہی ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہم یہ چھوٹی چھوٹی چیزوں کو نظرانداز کریں اور اپنے علماء کرام کو یہ عرض کریں کہ وہ ان چیزوں کے متعلق یعنی چھوٹی باتوں پر توجہ دینے کی بجائے اجتماعی باتوں کی طرف توجہ دیں۔

جناب والا! آرٹیکل 32 لوکل گورنمنٹ کے متعلق ہے جسے فروغ دیا گیا ہے۔ جناب والا! یہ ٹھیک ہے کہ ہمارے لوکل گورنمنٹ کے ادارے کام کر رہے ہیں لیکن پچھلے ایک سال سے دیکھا گیا ہے کہ ان کی کارکردگی بہت حد تک متاثر ہوئی ہے۔ اسمبلیوں کا ایک اپنا کام ہے قومی اسمبلی کا ایک اپنا فرض ہے اور جو بلدیاتی ادارے ہیں ان کا ایک اپنا فرض ہے۔ ان کے اپنے فرائض ہیں اور ان کے جو مختلف اخراجات ہیں وہ

ان کو ملنے چاہیں۔ بلدیاتی اداروں کے جو فنڈز ہیں وہ ان کو ملنے چاہیں تاکہ وہ اپنا کوئی کام بھی کر سکیں۔ اس وقت بلدیاتی ادارے موجود تو ضرور ہیں لیکن ان کی کوئی افادیت نہیں رہ گئی اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب اس وقت بلدیاتی الیکشن بھی شائد قریب آ رہے ہیں اور ایک بل بھی اس کے متعلق زیر بحث آنا ہے۔ اس لئے ضروری ہے جہاں ہم انکا الیکشن کرا رہے ہیں جہاں دوسری چیزوں کو دیکھ رہے ہیں وہاں ایسے بھی اقدامات کئے جائیں ان کی ضرورت کا احساس ہوا۔ ان کے پاس اپنے فنڈز ہوں جن کو وہ استعمال کر کے اور جو چھوٹے کام ہیں جو کہ بالکل دیہی علاقوں میں یا شہروں میں جو کہ بالکل انہی کا کام ہے وہ وہی کریں نہ کہ ان کے متعلق بڑے اداروں کو اپنا وقت ضائع کرنا پڑے۔

جناب والا! اسی سلسلے میں آرٹیکل 33 میں یہ ہے کہ

The State shall discourage parochial, racial, tribal, sectarian and provincial prejudices among the citizens.

جناب والا! یہ کسی قوم کے لئے سب سے اہم چیز ہے لیکن دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ اس ملک میں مارشل لاء کے دور میں غیر جماعتی انتخابات کرا کر ذات برادری کو ہوا دی گئی ہے اور چونکہ اس وقت پولیٹیکل پارٹیز کو Ban کیا گیا اور ان کو کام نہ کرنے دیا گیا اس لئے الیکشنوں کے بعد اور الیکشنوں کی campaign کے دوران ذات برادری کو زیادہ سے زیادہ ہوا ملی اور وہ ابھی تک رک نہیں سکی۔ یہ تب ہی رک سکتی ہے کہ اگر زیادہ سے زیادہ قومی سطح پر سیاسی جماعتیں کام کریں اور ایسے مسائل کو ہم حل کرنے کی کوشش کریں جو کہ قومی نوعیت کے ہیں نہ کہ ہم Parochial اور ذات برادری کی بات کریں۔ اسلئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہاں پر ان کو الیکشنوں کے بعد اس چیز کو بڑھایا گیا Parochialism اور Racialism بڑھایا گیا اس کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ایسے اقدامات کئے جائیں جن سے یہ کام 'ذات برادری اور یہ چیزیں رک سکیں۔

جناب والا! اب میں تعلیم کی طرف آتا ہوں۔ یہ ٹھیک ہے کہ کچھ عرصہ سے بے شمار سکول اور کالج کھولے جا رہے ہیں لیکن میں ان کی بات نہیں کرتا میں صرف یہ کہتا ہوں کہ اگر

Quantity کے طور پر ہم بڑھ بھی رہے ہیں تو Qualitatively ہمارا تعلیمی معیار بہت گر گیا ہے۔ اور ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت ایسے اقدامات کرے کہ جن سے تعلیمی معیار بھی بہتر ہو۔ صرف سکول اور مدرسے اور یونیورسٹیاں کھولنے سے بات نہیں بنے گی بلکہ ضرورت اس چیز کی ہے کہ تعلیم کا معیار بھی بلند کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں آپ کی توجہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ کی طرف دلانا چاہتا ہوں جس میں بار بار تعلیم کے گرتے ہوئے معیار کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اور انہوں نے بار بار یہ لکھا ہے ہمارے طلباء کا معیار اس حد تک گر گیا ہے اس کی انہوں نے چند مثالیں بھی دیں جن کو میں آپ کی اجازت سے پڑھنا چاہونگا۔

یہ گریجوایٹس نے اپنے انٹرویو میں پبلک سروس کمیشن کے سامنے جو جواب دیئے ہیں ان کا ذرا آپ ملاحظہ فرمائیں۔

To quote some examples: Choudhry Muhammad Ali (reference was to the Prime Minister of Pakistan when the first constitution of Pakistan was passed) is a boxer of America and another is Chaudhry Mohammad Ali Hoti. Sahiwal's previous name Montgomery was after the name of Sikh gentleman. Pakistan Resolution was presented in 1936 and passed in 1939. West Indies was city in New Zealand. Mahmood Ghaznavi was born in India and fought 17 wars with the English Rulers."

جناب والا! یہ چند مثالیں ہیں جن کو میں نے صرف اس لئے پیش کیا ہے کہ آپ دیکھیں کہ ہمارے گریجوایٹس کا کیا معیار ہے جنہوں نے بعد میں افسر بننا ہے اور جو کہ اس چیز کے طالب ہیں جنہوں نے آگے جا کر کیا کچھ بننا ہے ان کے بارے میں جب ہم کہتے ہیں کہ بی۔اے ہے۔ ایم۔اے ہے تو وہ بات کیا کرتے ہیں۔ اس لئے جناب والا! ضرورت ہے اس چیز کی ہے کہ ہم ایسے اقدام کریں کہ ان کا معیار بڑھے اور اس کے لئے اساتذہ سے اور انتظامیہ سے اور جو اداروں کی انتظامیہ ہیں ان سے پوچھ گچھ کی جائے کہ صرف سرٹیفکیٹ لینے سے اور ڈویژنیں بنانے سے معیار بلند نہیں ہو جاتا دیکھنا تو یہ ہے کہ کیا واقعی انہوں نے علم حاصل کیا ہے یا نہیں؟

اس طریقے سے جناب والا! حکمت عملی کے اصولوں میں فنی تعلیم کی طرف زیادہ زور دینے کی

طرف توجہ دلائی گئی ہے اور حکومت نے بھی اس کے لئے اپنا ایک جامع منصوبہ بنایا ہوا ہے۔ اس میں جناب والا! میں یہ عرض کرونگا کہ پہلی ضرورت جو ہے وہ یہ ہے کہ ہم ایسے کام کریں ایسے دور رس منصوبے بنائیں کہ آج سے دس سال یا بیس سال کے بعد ہمیں کسی قسم کی ٹیکنیک کی ضرورت ہے اور آج کے جو بچے ہیں آج کے جو میٹرک پاس یا مڈل پاس بچے ہیں اور جن کو ٹیکنیکل تعلیم دینی ہے ان کو اس طریقے سے ٹیکنیکل تعلیم دی جائے جو ان کے بعد میں کام آسکے یہ نہ ہو کہ اس کام کی جب تک وہ تعلیم حاصل کریں تب تک اس تعلیم کی افادیت ہی ختم ہو چکی ہو۔ اسلئے ضروری یہ ہے کہ ہم ایسی منصوبہ بندی کریں کہ جس سے یہ ہو سکے کہ آج سے پانچ سال یا دس سال کے بعد ہمیں کتنے ڈاکٹروں کی ضرورت ہے کتنے انجینرز کی ضرورت ہے کتنے کمپیوٹر کے ماہرین کی ضرورت ہے اور جو دوسری مشینری کا کام کرتے ہیں ان کی ضرورت ہے اسی طریقے سے کام کر کے ہم ایسے ہی لوگ تیار کر سکیں۔

جناب والا! اس سلسلے میں حکمت عملی کے اصولوں میں یہ بھی ہے کہ جلد اور سستا انصاف مہیا کیا جائے ہمارے قانون میں اور ہمارے ضابطوں میں یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ اتنی پیچیدگیاں ہیں اور اس کو اس طریقے سے استعمال کیا جاتا ہے کہ نہ تو انصاف سستا ملتا ہے اس پر بیشمار اخراجات ہیں اور نہ ہی ایسا ہوتا ہے کہ وہ جلد مل سکے اگر ہمیں جلد انصاف مل سکے اور اس پر پوری طرح سے عمل ہو سکے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بھی لاء اینڈ آرڈر کی حالت بہت حد تک بہتر ہو سکتی ہے لیکن دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ سال ہا سال تک مقدمے چلتے رہتے ہیں اور ان پر پوری طرح سے عمل درآمد نہیں ہو سکتا کیسوں کے گواہ جو ہیں کوئی فوت ہو جاتا ہے کوئی ملک سے باہر چلا جاتا ہے۔ اگر جلدی سے ان کے اوپر عملدرآمد ہو سکے تو اس طریقے سے بہت حد تک ہمارے پیچیدگیاں دور ہو سکیں گی۔ چونکہ یہ کیس دیر تک چلتے ہیں اور ان میں پیچیدگیاں ہوتی ہیں اس لئے وہ انصاف مہنگا بھی ہو جاتا ہے اس لئے ہمیں اس قانون کو آسان اور ایسا بنانا چاہئے کہ جو ہر ایک کی پہنچ میں صرف De-centralize کرنے سے ہی کام نہیں چلے گا ہمیں ضابطوں کی پیچیدگیوں کو جو خواہ مخواہ پیدا ہو جاتی ہیں ان کو بھی دور کرنا اتنا ہی ضروری ہے۔

(اس مرحلہ پر سیدہ ساجدہ نیر عابدی کرسی صدارت پر متمکن ہوئیں)

اس کے ساتھ ہی جو ہمارے معاشرے میں برائیاں ہیں ان کے بارے بھی حکمت عملی کے اصولوں میں بات کی گئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جیسے جواء ہے شراب ہے اور دوسری منشیات ہیں میں اس سلسلے میں صرف منشیات کی بات کرونگا کہ پچھلے کچھ عرصہ میں' دو چار سالوں میں منشیات کا استعمال اس کا کاروبار اس حد تک بڑھ گیا ہے اور اس کی روک تھام کی طرف کوئی پوری طرح توجہ نہیں دی جا رہی آج بھی حکومت کو کوئی فرد یہ نہیں کہہ سکتا کہ انہوں نے پنجاب میں یا کہیں بھی کوئی ایسا ملزم پکڑا ہو جسے ہم Big Fish کہتے ہیں جو کہ پیچھے سپلائی کرنے والا ہو چھوٹے چھوٹے کئی دفعہ افیون یا چرس لیتے ہوئے پکڑے ہیں یا کسی کے پاس کوئی تھوڑی سی ہیروئن ہو گی اسے پکڑا ہو گا لیکن جو اس کے پیچھے کار مختار ہیں ان کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی کیونکہ وہ سب کے سب انتظامیہ کے ساتھ ملے ہوتے ہیں اور جب تک ان کی انتظامیہ کے ساتھ ملی بھگت نہ ہو وہ یہ کام نہیں کر سکتے۔ اس لئے اپنی آئندہ نسلوں کو بچانے کے لئے اور اس ملک سے برائیاں دور کرنے کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ منشیات کے استعمال اور اس کے کاروبار پر سخت سے سخت اور کڑی سزا دی جائے اور اگر کہیں پر یہ کاروبار ہوتا ہو۔ جناب والا! یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اس علاقے کی جو انتظامیہ ہے اس کو یہ پتہ نہ ہو کہ یہ یہاں پر کاروبار نہیں ہوتا اگر کوئی باہر کی ایجنسی اسے پکڑے یا کوئی اور اس کی رپورٹ کرے تو پھر نہ صرف اس کے جو ملزم ہیں ان کے خلاف کاروائی کی جائے بلکہ اس علاقے کی انتظامیہ کے خلاف بھی کاروائی کی جانی چاہئے۔ کیونکہ ان کی مدد کے بغیر یہ کاروبار چل ہی نہیں سکتے۔

آخر میں میں De-centralize کی بات کرونگا کیونکہ یہ بھی حکمت عملی کے اصولوں کا ایک حصہ ہے اسے زیادہ سے زیادہ De-centralize کیا جائے تاکہ عوام اپنا کام جلدی کرا سکیں لیکن میں یہ بڑے افسوس سے کہونگا کہ اپنی رپورٹ میں تو بہت سا اس کا ذکر کیا گیا ہے لیکن اصل میں زیادہ سے زیادہ Centralize کی ہوتی جا رہی ہے مثال کے طور پر اگر تبادلے ہیں' ملازمتیں ہیں یا کوئی اور چیزیں ہیں تو پہلے تو اس کے اوپر Ban لگا دیا جاتا ہے اور وہ حاکم جس نے یہ کام کرنا ہوتا ہے اور جو مجاز اتھارٹی ہے اس سے یہ اختیارات لے لئے جاتے ہیں اور پھر جو اس کے اوپر ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ ہیں اور جو ہیڈ آف دی

انسٹیٹیوشن ہوتا ہے صرف وہی یہ کام کر سکتا ہے اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ جس کو یہ کام دیا گیا ہے جس کے سپرد جو کام ہے وہی اسے کرے اگر کوئی کام پٹواری کا ہے تو وہ کام تحصیلدار کو نہیں پٹواری کو کرنا چاہئے اگر کوئی کام ڈی۔سی کا ہے تو وہ کام ڈی۔سی کو کرنا چاہئے نہ کہ چیف سیکرٹری کو کرنا چاہئے اگر کوئی کام ایس۔ایچ۔او کا ہے وہ ایس۔ایچ۔او کے سپرد ہونا چاہئے نہ کہ اس کو آئی جی کرے۔ اسی کو دیکھا دیکھی یہ طریقہ بھی بن گیا ہے کہ ہم اپنی درخواست لے کر بڑے سے بڑے حاکم کے پاس پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کو بھی اس کے متعلق دیکھنا چاہئے کہ جو مجاز اتھارٹی ہے اسی کے پاس یہ درخواست جائے اور وہی اس پر عملدرآمد کرے اور اس کے اوپر چیک لگانا چاہئے اس سے جو پیچیدگیاں پیدا ہوتی ہیں وہ اسی طریقے سے دور ہونگیں اور عوام کو سہولت تب ہی ملے گی کہ وہ کام De-centralize ہو اور اس کو اس کی مجاز اتھارٹی کرے نہ کہ جو اس کو کرنے والا ہے وہ اسے کروا نہ سکے اور اسے بڑے حاکم کے پاس یا وزیر کے پاس جانا پڑے۔ مہربانی۔

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ (سیدہ ساجدہ نیر عابدی)۔

کوئی اور صاحب اس سلسلے میں اگر تقریر کرنا چاہیں۔

میاں محمد اسحاق۔ محترمہ سپیکر صاحبہ! آپ چٹ وائز نام بول رہی ہیں یا کوئی اور چیز آپ کے پاس ہے۔

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ جو موضوع اس وقت جاری ہے اس پر ہی اگر آپ تقریر کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔

میاں محمد اسحاق۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا جو چٹیں آپ کے پاس پہنچی ہیں ان کے مطابق آپ بلانا چاہتے ہیں یا اور کوئی چیز آپ کے پاس ہے؟۔

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ میاں صاحب چٹیں بھی نہیں پہنچیں ایک نام کی چٹ آئی تھی تو انہوں نے بھی اپنی تقریر دے دی ہے۔ اب میں نے گذارش کی ہے کہ اگر کوئی اور صاحب اس موضوع پر تقریر کرنا چاہتے ہیں تو وہ کر سکتے ہیں۔

میاں محمد اسحاق۔ اجازت ہے۔

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ جی ہاں۔

میاں محمد اسحاق۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ واجب الاحترام محترمہ سپیکر صاحبہ! آج ہم حکمت عملی پر بحث کرنے اور اپنا سابقہ جائزہ لینے کے لئے یہ جو وقت مقرر کیا گیا ہے شکرگزار ہیں کہ ہمیں اپنا سابقہ جائزہ لینے۔ جو کہ ہم نے عمل سرانجام دیئے ہیں۔ ہماری حکومت نے جو ان پر Implementation کی ہے اس کا ہمیں صحیح معنوں میں جائزہ لینے کا موقع ملا ہے۔ بہرحال جو آرٹیکل یہاں حکمت عملی میں درج کئے گئے ہیں دیکھنا یہ ہے کہ حکومت پنجاب نے آج تک یا پاکستان نے کس حد تک اس میں عملدرآمد کیا ہے۔

جناب والا! قوانین بنائے جاتے ہیں اور ان کو درازوں میں رکھا جاتا ہے۔ اس لئے ہم چہ جائیکہ ترقی پر معمور ہوں' ہم تنزلی کی طرف جا رہے ہیں۔ آپ دیکھیں اگر ہم اس بات کا جائزہ لیں یہ آرٹیکل نمبر 31 ہے جس کے تحت یہاں پر درج ہے۔

"اسلامی طریق زندگی' پاکستان کے مسلمانوں کو انفرادی اور اجتماعی طور پر اسلام کے ابتدائی اصولوں اور بنیادی تصورات کے مطابق اپنی زندگیاں مرتب کرنے میں مدد دینے کے لئے اور قرآن پاک اور سنت کے مطابق اپنی زندگیاں مرتب کرنے میں مدد دینے کے لئے کی سہولتیں مہیا کرنے کے لئے اقدام کئے جائیں گے"۔

جناب والا! آپ اس بات کے شاہد ہیں کہ پچھلے مارشل لاء کے دور میں کتنے ایکٹ اسلام کے لئے جاری کئے گئے جن پر میں سمجھتا ہوں کہ ایک پر بھی عمل نہ ہو سکا۔ اس کی وجہ یہی ہے اور بار بار میں اس چیز کو دھراتا ہوں اور آپ کے پیش نظر رکھتا ہوں کہ قوم اس وقت تک نہیں کرے گی جب تک کوئی صاحب حکم دینے والا اپنے آپ کو نمونہ کے طور پر پیش نہیں کرتا۔ میں حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ایک مثال جناب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں کہ جنگ خندق کے موقع پر تمام صحابہ کرام خندق کھود رہے تھے اور بھوکے تھے۔ صحابہ کرام نے اپنے پیٹ پر پتھر رکھے ہوئے تھے اور یہ التجاء کر رہے تھے کہ یا رسول اللہ آج تو ہم اتنی تکلیف اور بھوک میں مبتلا ہیں کہ ہم نے اپنے پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے ہیں۔ میرے آقا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے صحابہ کرام آپ نے ایک پتھر باندھا ہوا ہے اور میں نے دو پتھر باندھے ہوئے ہیں۔ یہ تھا اسلامی طریقہ زندگی' عمل کر کے

دکھانا اور پھر قوم کو عمل کرنے پر ترغیب دینا۔ اجاگر کرنا اور اس کے لئے تلقین کرنا۔ جناب والا! آپ دیکھیے آج جہاں بھی حکم دیا جاتا ہے کہ اس بات پر عمل کیا جائے جو حکم دینے والا ہے وہ اپنے آپ کو اس زمرے میں شامل نہیں سمجھتا۔ جس کی وجہ سے آج تک اسلامی طرز زندگی پر عمل کرانا اتنا مشکل نظر آ رہا ہے۔ ہم دوسروں کو تلقین کرتے ہیں۔ ہم دوسروں کو تاکید کرنے میں اپنا وقت صرف کرتے ہیں مگر خود عمل کرنے میں کبھی بھی اس طرف پہل نہیں کرتے جس کی وجہ سے آج تک ہم اسلام پر عمل کر کے ترقی کرنے کی بجائے ہم قطعاً تنزلی کی طرف جا رہے ہیں۔ سادگی کی طرف ہم ترقی کرتے یا اسکی طرف ہم گامزن ہوتے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ آج ہمارے معاشرے میں ہر جگہ پر عیش و عشرت کی زندگی کو زیادہ ترجیح دی جا رہی ہے بجائے اس کے کہ ہم سادگی اپناتے۔ اسی لئے رشوت ' چوری اور دوسری وارداتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ آپ زندگی کے کسی بھی شعبہ میں اعداد و شمار نکالیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ ہم برائیوں کی طرف زیادہ گامزن ہوئے ہیں بہ نسبت اس چیز کے کہ ہم برائیوں سے بچتے یا اس سے ہم اچھائیوں کی طرف ترقی کرتے۔ اسکی وجہ یہی ہے کہ آج تک حکومت نے یہ جو حکمت عملی کے اصول ہیں اس پر قطعاً کوئی خود عمل کر کے اپنے آپ کو نمونے کے طور پر پیش نہیں کیا اور جب تک یہ نمونے کے طور پر حکومت پیش نہیں کرتی عوام اسکا ساتھ قطعاً نہیں دے گی۔ اور یہ حکمت عملی کے اصول یہاں پر قطعاً نافذ نہیں کئے جا سکتے اور ہم اس کی خلاف ورزی کرتے رہیں گے اور عوام بھی حکومت کا قطعاً ساتھ نہیں دے گی۔

جناب والا! قرآن پاک کی صحیح اور غلطیوں سے پاک اشاعت کر کے عوام میں تقسیم کرنا بھی اس میں شامل ہے لیکن ابھی تک حکومت نے اس طرف بھی اپنا کوئی ایک ایسا کارنامہ سرانجام نہیں دیا جس سے کہ بعض لوگ اپنی من مرضی کی آیات ترمیم کر کے معاشرے کو' مارکیٹ کو الجھا رہے ہیں اور اس میں اضافہ کر رہے ہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ ایک طبقہ ایسا ہے جو کہ اس کام میں زیادہ مصروف ہے کہ قرآن پاک کی وہ آیات جو ہیں ان میں ترمیم کر دی جائے ان کو حذف کر دیا جائے تاکہ اس کی جگہ دوسری چیزیں شامل کی جائیں۔ ابھی تک اس کا کوئی بندوبست نہیں کیا گیا اور یہ بھی حکومت کی طرف سے کوتاہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو اس پر فوراً عملدرآمد کرنا چاہئے اور اپنا محاسبہ کرنے کے

لئے کوئی نہ کوئی طریقہ وضع کرنا چاہئے کیونکہ یہ ایک بڑا اہم کام ہے۔ یہ اسلام کا ایک ستون ہے اگر قرآن پاک میں ترمیم کی گئی اور قرآن پاک کی اشاعت کا بندوبست نہ کیا گیا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کی نہایت نااہلی ہے اور ابھی تک اس کا کوئی بھی طریقہ کار جو وضع کیا جانا چاہئے تھا وہ نہیں کیا گیا اور اکثر اخبارات میں یہ شائع ہو رہا ہے کہ آج ایک مارکیٹ میں قرآن پاک دیکھا گیا جس میں یہ ترمیم ہے اور ان آیات میں یہ ترمیم ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو فوراً اس کی طرف اپنی توجہ مبذول کرنی چاہیئے اور قرآن پاک کی حفاظت کے لئے جو بھی وہ طریقہ کار جو بھی وہ قوانین وضع کر سکتے ہیں فوراً کرنے چاہئیں۔

جناب والا! یہ آرٹیکل 35 ہے 'شادی' خاندان ماں اور بچے کی حفاظت' اس میں آپ دیکھئے کہ حکومت نے بلکہ میں اپنے وزیر اعلےٰ کو اس بات پر مبارکباد دیتا ہوں اور انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات قابل ستائش بات ہے کہ انہوں نے اس پر خود عمل درآمد کر کے اپنے آپ کو نمونے کی طور پر پیش کیا ہے کہ شادیوں میں ایک ہی Dish رکھی جائے اور مین سمجھتا ہوں کہ اس بات کو اتنا پسند کیا گیا ہے۔ ہر محفل میں اس بات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ایک چھوٹا سا عمل کرنے سے ان کو پورے معاشرے میں اتنی عزت افزائی ملی ہے۔ اگر باقی چیزوں پر عمل کیا جائے تو آپ دیکھئے کہ حکومت کو کتنی بڑی کامیابی ہو گی۔ اور عوام حکومت کے ساتھ اتنا تعاون کریں گے اگر وہ اسی طرح سے دیگر چیزوں میں بھی مثلاً جہیز اور شادی کی رسومات میں فضول اخراجات سے بھی اجتناب کیا جائے۔ ان سے بھی پرہیز کیا جائے تو کئی گھرانوں کی جو نوجوان بچیاں اپنے والدین کے گھروں میں بیٹھی ہوئی ہیں' ان کے والدین ان کے ہاتھ پیلے کرنے میں' اور اپنے اس فرض کی ادائیگی میں سرخرو ہو سکتے ہیں۔ حکومت کو واضع طور پر اس میں پہل کرنے چاہئے بلکہ وہ حضرات جو کہ آج کل حکومت کے بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہیں۔ ان کو اپنے آپ کو پیش کرنا چاہئے۔ اگر وہ یہ نمونہ پیش کر کے عملی زندگی میں قدم رکھتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی سرخرو ہوں گے اور عوام میں بھی ان کی عزت افزائی ہو گی اور عوام ان کے شکر گزار ہوں گے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ میرے حلقہ انتخاب کی خواتین نے وزیر اعلیٰ کے اس عمل کو اتنا سراہا ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہمارا یہ پیغام ان تک پہنچایا جائے کہ اگر وہ ہمارا یہ مطالبہ جو ہے کہ اگر جہیز

اور شادی کے دیگر اخراجات کی حد مقرر کرنے کے احکامات کریں گے تو ہم ان کے ممنون ہوں گے اور ان کے لئے دعاگو ہوں گے اور آئندہ کے لئے بھی انشاء اللہ ان کو اس کا خراج تحسین ملتا رہے گا۔ اللہ کی طرف سے بھی اور عوام کی دعائیں بھی ان کو ملیں گی کیوں کہ آج معاشرے میں لڑکیوں کے والدین کو جو تکلیف اٹھانی پڑ رہی ہے' میرا خیال ہے کہ ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے اور ہماری حکومت کو فوراً اس طرف توجہ دینی چاہئے بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جہیز اور شادی کی دیگر فضول رسومات پر پابندی ہونی چاہئے' اور خود ان پر عمل کرنا چاہئے اور عمل کر کے دکھانا چاہئے۔

جناب والا! یہ آرٹیکل 32 ہے مملکت کے منتخب علاقوں پر مشتمل بلدیاتی اداروں کی حوصلہ افزائی کرنا۔ اس میں میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو بلدیاتی ادارے ہیں۔ حکومت نے ان کو ابھی آزاد نہیں کیا ہے۔ اس حد تک ان کو کنٹرول کیا ہوا ہے کہ ہمارے میونسپل کمیٹیز ٹاؤن کمیٹیز یا دیگر جو بڑے بڑے شہروں کی کارپوریشنز ہیں۔ کوئی بھی اپنی اداروں میں اگر وہ کوئی فیصلے کرتے ہیں تو ان کو متعلقہ کمشنر یا ڈپٹی کمشنرز سے منظوری لئے بغیر از خود اس پر عمل درآمد نہیں کر سکتے ہیں۔ میں لاہور میونسپل کارپوریشن کا ایک منتخب نمائندہ ہونے کی حیثیت سے یہ آپ کے گوش گذار کرنا چاہتا ہوں کہ جب لاہور میونسپل کارپوریشن کا اتنا بڑا بجٹ پاس کیا جاتا ہے اور منتخب نمائندوں کی موجودگی میں پاس کیا جاتا ہے۔ تو جناب والا اس کی منظوری کے لئے پھر ہائر اتھارٹی یعنی کمشنر کو بھیجا جاتا ہے۔ جب تک کمشنر اس کی منظوری نہ دے۔ یا اس کو پاس نہ کرے۔ اتنی دیر تک عوام کے نمائندے اس بجٹ کو خرچ نہیں کر سکتے ہیں۔ یہ عوامی نمائندوں کی توہین ہے۔ یہ عوامی نمائندوں کی بے عزتی ہے۔ ان کے حقوق پر کھلا ڈاکہ ہے۔ اگر عوامی نمائندے ایک چیز کو خود متفقہ طور پاس کرتے ہیں یا اختلاف رائے سے پاس کرتے ہیں تو ان کو یہ حق ہونا چاہئے۔ ان کو Independant کر دینا چاہئے کہ وہ منتخب نمائندے ہیں اور انہوں نے اپنے حلقہ نیابت کے مطابق اپنے علاقہ اور اپنے شہر کی سہولتوں اور باقی چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے جو بجٹ وغیرہ جو پاس کیا یا باقی جو چیزیں طے کیں۔ ان کو یہ اتنی آزادی ہونی چاہئے کہ۔

جناب محمد اعظم چیمہ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ

میاں صاحب بڑے اچھے مقرر ہیں اور بڑے اچھے پارلیمنٹیرین ہیں کل بھی انہوں نے بڑی اچھی تقریر کی تھی اور آج بھی بڑی اچھی تقریر کر رہے ہیں مگر جب یہ تقریر کر رہے ہوں پتہ نہیں ان کے ساتھی ان کو سننا کیوں نہیں پسند کرتے ہیں اور وہ اکیلے ہی رہ جاتے ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے ان سے یہ استدعا کروں گا کہ کم از کم ایسی تقریر کریں کہ ان کے ساتھی بھی سننا پسند کریں۔

میاں محمد اسحاق۔ جناب والا! ہم سنانے والے ہیں۔ آپ سننے والے ہیں میں عرض کر رہا تھا کہ اگر منتخب نمائندوں کو زیادہ سے زیادہ اختیارات دینا حکومت کے اپنے بس کی بات ہے اور ان کی یہ ذمہ داری اس آرٹیکل میں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو بلدیاتی ادارے ہیں۔ ان کی طرف حکومت نے خاص توجہ نہیں دی ہے۔ جس کی وجہ یہ صحیح معنوں میں ان کی کارکردگی نہیں ہو سکی ہے اگر حکومت ان کو مزید آزادی دے مزید اختیارات دے تو اس سے اور زیادہ اچھے نتائج بر آمد ہو سکتے ہیں تو میں یہ ایک تجویز پیش کرتا ہوں کہ حکومت بلدیاتی اداروں کو دوبارہ چھان بین کر کے ان کے نئے اور صحیح قوانین مرتب کرے اور منتخب اداروں کو زیادہ سے زیادہ اختیارات دے تاکہ وہ اپنے بجٹ اور ترقیاتی کاموں کو صحیح منظور کر سکیں۔

جناب والا! یہ آرٹیکل نمبر 37 ہے۔ اس میں ایک شق ہے کہ منصفانہ اور نرم شرائط کا یہ یقین کرتے ہوئے کہ بچوں اور عورتوں کو ایسے پیشوں پر مامور نہ کیا جائے جو کہ ان کی عمر اور جنس کے لئے نامناسب ہوں۔ یہ حکومت پنجاب کے نوٹس میں میں لانا چاہتا ہوں کہ ہمارے اکثر دیہات اور چھوٹے چھوٹے قصبوں میں جو قالین بنانے کی کھڈیاں لگائی جاتی ہیں۔ یہ غالیچے بننے والی کھڈیوں پر جن بچوں کو کام پر لگایا جاتا ہے۔ اس سے ہمارے بچوں کی عمریں یا ان کی صحت بہت خراب ہو رہی ہے۔ حکومت کو اس پر کچھ نہ کچھ غور کرنا چاہئے یہ جو قالین کی کھڈیاں لگائی گئی تھیں یہ ایران میں بھی کچھ ایسے واقعات ہوئے تھے اور انہوں نے اس پر پابندی لگا دی تھی کیونکہ ان کی نسلیں جو کہ صحیح قد آور یا عمر دراز کو نہ پہنچ پائی تھیں ان کی وجہ یہ تھی کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو اتنی مشکل ڈیوٹی پر لگا دیا جاتا تھا اور وہ وہاں پر کام کر کے بیٹھ بیٹھ کر ان کی صحت اور قد کی نشوونما میں کمی ہوتی ہے اور ان کی صحت بھی صحیح نہیں ہوتی ہے اس میں حکومت کو کچھ نہ کچھ بچوں کے لئے ایسا طریقہ کار ہونا چاہئے کہ ان کی ان کھڈیوں

سے جان چھوٹے اور ایسی چھوٹی چھوٹی انڈسٹری لگانی چاہئے جہاں پر چھوٹے بچے اور دیگر لوگ یہ کام کر سکیں۔ اور ان کھڈیوں کی اور صنعت کی اصلاح کرنی چاہئے جس سے ہمارے آنے والی نسلوں کی عمریں اور صحتیں خراب نہ ہوں حکومت پنجاب نے اس پر بھی ابھی تک کوئی توجہ نہیں دی ہے اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ حکومت اس پر بھی کوئی توجہ دے۔ اور اس کا جائزہ لے۔

جناب والا! آرٹیکل 34 ہے چادر اور چادر دیواری کی کس طرح حفاظت کی جاسکتی ہے اس میں اتنے بیانات اور اتنی اس میں ریسرچ ہوئی ہے اور اتنی اس کی تشہیر کی گئی ہے مگر اس کے نتائج بالکل اس کے برعکس برآمد ہوئے ہیں کیوں کہ جو بھی غنڈہ گردی کا رجحان ہمارے اس ملک میں پایا جاتا ہے۔ اس کی طرف جب تک توجہ نہیں دی جائے گی۔ صحیح سزائیں نہیں دی جائیں گی اتنی دیر تک کوئی خاص نتائج برآمد نہیں ہوں گے۔ ہوتا یہ ہے کہ جب کوئی آدمی کسی پر آوازیں کستا ہے یا کسی عورت کی بے عزتی کرتا ہے یا کرتے ہوئے پایا جاتا ہے تو آج سے کبھی بھی سرعام سزا نہیں دی گئی ہے۔ بلکہ قومی اسمبلی کی خواتین نے یہ اعلان کیا ہے کہ ہر چھ منٹ کے بعد ایک عورت کی بے عزتی کی جارہی ہے۔ آپ خود ہی بتائیں کہ چادر اور چار دیواری کا تحفظ حکومت نے کس حد تک کیا ہے اور کس حد تک اس کی حفاظت کرنے میں کامیاب رہی ہے۔ جب کہ منتخب اراکین کا یہ بیان ہے کہ ہر چھ منٹ کے بعد کسی نہ کسی عورت کے ساتھ Rape کیا جارہا ہے اور ان اعداد و شمار سے عورتوں میں خوف و ہراس پایا جاتا ہے۔ کیا چادر اور چار دیواری کا یہ مقصد ہے کہ مملکت پاکستان میں عورتوں کی یہ حالت ہو۔ اور ایک ایسی انتظامیہ جس پر کروڑوں اربوں روپے خرچ کئے جارہے ہوں اور اس کے باوجود ہم اپنی ماؤں بہنوں کو تحفظ فراہم نہیں کر سکے اور یہ بات ہمارے لئے باعث شرم ہے۔ ہماری بیٹیاں' ہماری بہنیں' ہماری ماؤں کو اگر تحفظ حاصل نہیں ہوگا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم زندگی کے تمام پہلوؤں میں بھی ناکام سمجھے جائیں گے۔ کیونکہ ہمارا اولین فرض منصبی یہ ہے کہ ہم اپنی ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کی حفاظت کریں۔ اور وہ غنڈے بدمعاش جو ہماری ماؤں بہنوں کی طرف آنکھیں اٹھا کر دیکھیں' میں سمجھتا ہوں کہ ان کی سرعام آنکھیں نکال دینی چاہیں۔ ان کو سنگسار کر دینا چاہئے اور ان کو سخت سے سخت سزائیں دینی چاہیں۔ لیکن اس

کے باوجود اس حکومت نے یا اس سے پہلے بھی کسی حکومت نے کبھی سرعام سزا نہیں دی بلکہ یہاں تک کہ مجرموں کو پکڑا تک نہیں جاتا۔ اسی طرح آج اگر کسی معزز خاتون کا پرس چھین لیا جاتا ہے تو وہ کیس رجسٹرڈ نہیں ہوتا اور وہ کیس پکڑا بھی نہیں جاتا۔ اب تو یہ حالت ہو گئی ہے کہ خواتین گھروں سے نکلتے ہوئے بھی ڈرتی ہیں کیونکہ کسی نہ کسی کا کوئی پرس چھین لیا جاتا ہے اور کسی نہ کسی کے پیچھے لڑکے لگ جاتے ہیں اور وہ آوازیں کستے رہتے ہیں۔ یہ تو حشر ہے۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت کا اولین فرض یہ ہے کہ وہ خواتین کا تحفظ کریں۔ چادر اور چار دیواری کا تحفظ کریں اور اس کا تقدس برقرار رکھیں' اس سلسلے میں صحیح انتظامات کرنا ہماری حکومت کا فرض ہے۔ اگر ان چیزوں میں بھی حکومت فیل ہو جائے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ نااہلیت اور کیا ہو سکتی ہے؟ اسلئے میں یہ اپیل کرتا ہوں کہ خدا را حکومت اپنی اس نااہلیت پر' ان کمزوریوں پر قابو پانا چاہئے۔ کالجوں کے باہر اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ عموماً کالجوں کے پاس ایسے لڑکے کھڑے ہوتے ہیں کہ لڑکیاں جب کالجوں میں آتی ہیں یا جاتی ہیں تو ان پر آوازیں کستے ہیں۔ ہمارے علاقہ میں بھی لڑکیوں کا ایک کالج ہے وہاں پر ہم نے خود یہ دیکھا ہے کہ وہاں پر ایسے ایسے بدمعاش کھڑے ہوتے ہیں جن سے خدا بچائے اور حکومت کے کانوں میں جوں تک نہیں رینگتی کہ کسی کو پکڑ ہی لیا جائے۔ اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ اس سلسلے میں جب تک سزائیں سخت سے سخت نہیں دی جائیں گی اسوقت تک اس کا کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں ہو گا۔ سزائیں اس طرح دی جاتی ہیں کہ اگر ایک دن کسی کو پکڑا جاتا ہے تو دوسرے دن چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اس لئے میں یہ کہوں گا کہ اس سلسلے میں ایسی سخت سزائیں مقرر کی جائیں کہ آئندہ کے لئے کوئی ایسی حرکت نہ کر سکے۔ اور ہماری ماؤں بہنوں کی عزت بھی محفوظ ہو سکے۔

بیگم نجمہ تابش الوری۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ پہلے تو میں آپ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ آپ سپیکر کی کرسی پر تشریف فرما ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ مجھے میاں محمد اسحاق صاحب کی یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ انہوں نے اسلامائزیشن میں صرف عورت کو ہی کیوں نشانہ بنایا ہوا ہے۔ جب کہ اسلام میں عورت اور مرد کے حقوق برابر ہیں اور قائداعظم خود یہ فرما گئے ہیں کہ جمہوریت آج سے چودہ سو سال پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے

قائم ہو گئی تھی اس کے لئے وہ اصول وضع کر گئے ہیں اور اس کے لئے ایک معاشرہ قائم کر گئے ہیں۔ لیکن یہ چاہتے ہیں کہ سارا کام حکومت کرے۔ کچھ ہمارے اپنے بھی فرائض ہیں کچھ اس زمین کا قرض ہم پر بھی باقی ہے۔ ہمیں سب کو مل کر ساتھ چلنا چاہئے یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم سارا کام حکومت کے سپرد کر دیں اور خود کچھ نہ کریں۔

میاں محمد اسحاق۔ کیا یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے؟

بیگم نجمہ تابش الوری۔ خود بھی ہمیں کچھ کرنا چاہئے اور اس کے لئے پہل ہمیں اپنے گھر سے کرنی چاہئے۔

میاں محمد اسحاق۔ جناب والا! ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ ہماری ماؤں بہنوں کی حفاظت ہو اور ان کے لئے زیادہ سے زیادہ آزادی ہو اور آپ گھر سے نکلتے ہوئی نہ گھبرائیں ہم تو آپ کا تحفظ چاہتے ہیں۔ آپ کی خواتین قومی اسمبلی نے ایک بیان جاری کیا ہے جس کے تحت ہم نے اس کی تائید کی ہے کہ خواتین کے ساتھ ایسا سلوک نہیں ہونا چاہئے۔

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ میاں صاحب آپ Chair کو مخاطب ہوں

میاں محمد اسحاق۔ میں آپ کی وساطت سے محترمہ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے تو اپنی ماؤں بہنوں کے تحفظ کے لئے بات کی ہے۔

ملک ممتاز احمد ہچر۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! اس کو کہتے ہیں نیکی برباد اور گناہ لازم۔

(قہقہے)

میاں محمد اسحاق۔ میں نے تو یہ کہا ہے کہ آپ کا معاشرے میں زیادہ سے زیادہ احترام ہونا چاہئے' خواتین قومی اسمبلی نے جو بیان دیا ہے میں نے تو اسکے ضمن میں یہ بات کی ہے۔

ملک ممتاز احمد خان ہچر۔ جناب والا! اس کو کہتے ہیں کہ نیکی برباد اور گناہ لازم میاں صاحب انکی حمایت کر رہے ہیں اور بیگم صاحبہ اس کو رد کر رہی ہیں۔

میاں محمد اسحاق۔ جناب والا! عدالتوں کے باب میں خاص طور پر اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ حکومت کا یہ اولین فرض ہے کہ عوام کو سستا اور جلد از جلد انصاف مہیا کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کے ذمہ نہایت اہم فریضہ ہے لیکن اس کے باوجود حکومت اس میں قطعاً

ناکام ہو چکی ہے۔ بجائے اس کے کہ لوگ زندگی کے دوسرے پہلوں پر توجہ کر سکیں تمام لوگ عدالتوں کے چکر لگاتے رہتے ہیں اور پھر وہاں سے کسی کو کوئی انصاف ملنے کی توقع نہیں ہے۔ عدالتوں میں کام بھی بہت زیادہ ہے اگر ایک مجسٹریٹ کے پاس آج اگر 10 کیس ہیں تو اگلے دن اس کے پاس 20 کیس ہونگے اور اس سے اگلے روز 30 کیس ہونگے اور اسی طرح کیسوں کی تعداد دن بدن بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اس لئے حکومت کو اس مقصد کے لئے کوئی طریقہ کار وضع کرنا چاہئے اور حکومت جب تک جلد از جلد انصاف حاصل کرنے کے لئے کوئی طریقہ کار وضع نہیں کرتی تو عوام کا اعتماد بحال نہیں ہو گا اور لوگوں کو انصاف کے حصول میں مشکل ہو گی۔ ہم لکیر کے فقیر چلے آ رہے ہیں۔ انگریز طریقہ کار وضع کر گئے ہیں اور اب جو بھی حکومت آتی ہے اس کے مطابق کام چلاتی رہتی ہے اور اپنا وقت پاس کر کے چلی جاتی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس حکومت کو جو ایک سنہری موقع ملا ہے اس میں عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور کیا جائے۔ کیونکہ اسے اچھا موقع پھر کبھی نہیں ملے گا۔ اس وقت عدالتوں سے انصاف حاصل کرنا اتنا مہنگا ہے کہ ایک عام آدمی کے بس کی بات نہیں ہے۔ اس لئے حکومت کوئی ایسا طریقہ کار وضع کرے جس سے لوگوں کو سستا اور جلد انصاف میسر ہو۔ جناب والا! آپ دیوانی کیسوں کو ہی دیکھ لیجئے کہ ایک خاندان نہیں بلکہ کئی کئی خاندان ان جھگڑوں کی وجہ سے قتل و غارت میں لگے ہوئے ہیں۔ اگر صحیح معنوں میں انصاف میسر ہو تو ایک قاتل کو اگر سخت سزا دی جائے اور جلد از جلد دے دی جائے تو میرے خیال میں یہ تنازعے وہیں پر ختم ہو جائیں مگر ہوتا یہ ہے کہ قاتل چند ہی مہینوں کے بعد عدالت سے رہا ہو کر واپس آ جاتا ہے اور جس کا پہلے قتل ہوا ہوتا ہے ان کو پھر وہ آ کر قتل کر جاتا ہے۔ جب دوسرا قاتل رہا ہو کر آتا ہے تو دوسرے خاندان والے اس کو قتل کر دیتے ہیں۔ بلکہ شیخوپورہ کی ایک مثال ہے اور یہ بات اخبارات میں بھی آئی تھی کہ سات خاندانوں سے قتل و غارت چلی آ رہی ہے اور اب ان کے خاندان کے تمام کے تمام افراد قتل ہو چکے ہیں۔ زمین وہیں ہے اور وہ لوگ اس دنیا سے جا چکے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اس زمین کا کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس قسم کے جو متنازعہ مقدمات ہیں، جھگڑے ہیں، حکومت خود نہیں چاہتی کہ ان کے لئے کوئی بہتری کا سامان پیدا کیا جائے جس سے کہ عوام کو سکون ملے حکومت

نے اب تک بہتری کے لئے کوئی اقدام نہیں کئے۔ یہی وجہ ہے 'کہ عدالتوں میں اب پہلے کی نسبت زیادہ مقدمات ہیں اور زیادہ سے زیادہ لوگ انصاف حاصل کرنے میں مصروف ہو گئے ہیں بلکہ اس مصیبت میں ہیں کہ ہمیں کہاں سے انصاف ملے۔ کوئی پٹواریوں کے پیچھے بھاگ رہا ہے اور کوئی تحصیلدار کے پیچھے بھاگ رہا ہے۔ اس طرح ایک آدمی جب ان مقدمات کے سلسلے میں ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ تک جاتا ہے تو اس کی ایک نسل انصاف کو حاصل کرنے کے لئے ختم ہو جاتی ہے اور وہ جھگڑے عدالتوں میں ہی زیر التواء رہتے ہیں۔ بلکہ ہوتا یہ ہے کہ اگر ایک کیس کا فیصلہ ہونے تک جو ملزم کو سزا ملنی ہوتی ہے اس سے دگنی تگنی سزا وہ پہلے ہی کاٹ چکا ہوتا ہے لیکن اس کے مقدمے کی باری نہیں آتی۔ حکومت نے اس مسئلے پر ابھی تک کوئی توجہ نہیں دی اور حکمت عملی کے اصولوں پر 'میں سمجھتا ہوں' حکومت عمل کرنے میں ناکام ہوئی ہے اور اس کے لئے ابھی بھی ان کے پاس کوئی ایسا جامع منصوبہ نہ ہے کہ جس سے ہم حکمت عملی کے اصولوں پر عمل کر کے لوگوں کی مشکلات کو کم کیا جائے۔ ان کے لئے آسانی پیدا کی جائے۔ حکومت اپنی کارگزاریوں میں لگی ہوئی ہے چہ جائیکہ جو حکمت عملی کے اصول ہیں ان کو اپنانے کے لئے کوئی عمل کیا جائے حکومت دوسرے کاموں میں لگی ہوئی ہے۔ تو میں آپ کی وساطت سے حکومت سے گزارش کروں گا کہ حکمت عملی کے اصولوں پر ایک ایک کر کے عمل کرنا چاہئے۔ اور کچھ نہ کچھ عوام کی سہولتوں کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ تاکہ ہم منتخب ممبر بھی یہ کہہ سکیں کہ ہم نے بھی عوام کے لئے کچھ کیا ہے۔

ملک ممتاز احمد بھچر۔ جناب چیئرمین کورم پورا نہیں ہے۔

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(گھنٹیاں بجائی گئیں لیکن کورم پورا نہ ہوا)

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ اجلاس کل صبح نو بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی 6 اکتوبر 1987ء صبح نو بجے تک ملتوی کر دی گئی)

☆ گوشوارہ " الف "

نمبر شمار	نام ملازم و رہائشی پتہ	نام پوسٹ سکیل	تاریخ تقرری	کیا مطلوبہ تعلیمی قابلیت پر پورا اترتا تھا؟	کیفیت
-1	سرفراز ناز پراچہ محلہ فیض آباد رسول روڈ منڈی بہاؤالدین	چیف آفیسر بی۔ایس۔17	20-7-1985	جی ہاں	
-2	زاہد جاوید خان چک نمبر 100/F پوسٹ آفس چک نمبر 99-F تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر	ٹیکسیشن آفیسر بی۔ایس۔17	20-7-1985	جی ہاں	
-3	نصیر احمد چیمہ چک نمبر 303/G-B تحصیل و ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	ٹیکسیشن آفیسر بی۔ایس 17	20-7-85	جی ہاں	
-4	منظور حسین خیرپور ملھیاں تحصیل و ضلع شیخوپورہ	ٹیکسیشن آفیسر بی ایس۔16	1-12-86	جی ہاں	

-5	محبوب عالم میونسپل کمیٹی نارووال	لائبریری کلرک بی۔ ایس۔8	26-8-86	____جی ہاں____	
-6	محمد یونس ڈائریکٹوریٹ آفس گوجرانوالہ	سینئر کلرک بی ایس8	20-7-86	____جی ہاں____	
-7	اللہ بخش اکاؤنٹنٹ ٹاؤن کمیٹی ڈیرہ دین پناہ	سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی بی ایس11	26-8-86	جی نہیں	وزیر اعلیٰ پنجاب نے تمام قواعد و ضوابط میں رہ کر کے تعیناتی کے احکام صادر کئے
-8	مظفر محمود حیات ٹوانہ ہاؤس وارڈ نمبر4 کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ	سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی بی ایس8	16-7-86	____جی ہاں____	
-9	ملک نازک حسین جتوئی مدرس میں گورنمنٹ ماڈل پرائمری سکول نمبر1 جتوئی	سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی بی ایس8	10-7-86	____جی ہاں____	
-10	چودھری زبیر اسلم 460 ماڈل ٹاؤن سیالکوٹ	چیف آفیسر ضلع کونسل بہاولپور بی ایس17	20-8-86	____جی ہاں____	

-11	احسان اللہ محلہ جامع مسجد جلال پور جٹاں گجرات	ٹیکسیشن آفیسر ضلع کونسل ملتان بی ایس 16	29-7-86	____جی ہاں——
-12	غلام عباس گاؤں و پوسٹ آفس شانہ تحصیل پھالیہ تھانہ ملک وال ضلع گجرات	ٹیکسیشن آفیسر میونسپل کارپوریشن سرگودھا بی ایس 16	29-7-86	____جی ہاں——
-13	ظفر علی چٹھہ 839N سمن آباد لاہور	سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی بی ایس 11	25-9-86	____جی ہاں——
-14	انور جاوید انجم گالن پوسٹ آفس بصیر پور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ	سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی بی ایس 8	28-10-86	____جی ہاں——
-15	محمد شیر پنڈ حاکو تحصیل پھالیہ ضلع گجرات	سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی	1-9-86	____جی ہاں——
-16	ظفر علی گاؤں کاپھی تحصیل	ٹیکسیشن آفیسر ضلع	2-9-86	____جی ہاں——

	منکیرا ضلع بھکر	کونسل بھکر بی ایس 11			
-17	ندیم طاہر سندھو محلہ مہمان پھالیہ ضلع گجرات	سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ایمن آباد بی ایس 11	14-9-86	____جی ہاں____	
-18	مسٹر جاوید اقبال شیخ منڈی فیض آباد ڈسٹرک شیخوپورہ	اکاؤنٹس آفیسر بی ایس 16	12-5-85	____جی ہاں____	
-19	عبدالرحمان گوہیر چک نمبر 478/G.B تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد	اسسٹنٹ میونسپل انجینئر بی ایس 17	13-7-86	____جی ہاں____	
-20	ارشد علی ارشد سندھو چک نمبر140/G.B پوسٹ آفس سیم تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد	انجینئر بی ایس 17	21-9-86	____جی ہاں____	

-21	جمشید علی مکان نمبر164-N فرید ٹاؤن ساہیوال	سب انجینئر بی ایس 11	31-8-86	____جی ہاں----	
-22	رانا خضر حیات 321 فتح شیر کالونی ساہیوال	سب انجینئر بی ایس 11	5-8-86	____جی ہاں----	
-23	محمد امین مکان نمبر4/28 اسلامیہ کالج ہوسٹل سول لائن خانیوال	سب انجینئر بی ایس 11	8-10-86	____جی ہاں----	
-24	سہیل انجم نوشاب سینما ملتان	سب انجینئر بی ایس 11	7-9-86	____جی ہاں----	سہیل انجم کو ایڈھاک بنیادوں پر چیف آفیسر کے حکم سے تعینات کیا۔
-25	محمد اظہر منور منزل گلی نمبر1 باغبانپورہ جدید جنوبی گوجرانوالہ	سب انجینئر بی ایس 11	1-10-86	____جی ہاں----	
26	محمد سلیم رضا گاؤں ککرائی تحصیل کھاریاں ضلع گجرات	سب انجینئر بی ایس 11	20-8-86	____جی ہاں----	
-27	جاوید اقبال منہاس پوسٹ	سب انجینئر	29-7-86	____جی ہاں----	

	آفس جام کے چٹھہ تحصیل وزیر آباد گوجرانوالہ	بی ایس		
-28	عثمان فاروق B-5 نیو سول لائین سرگودھا	سب انجینئر بی ایس 11	21-9-86	____جی ہاں____
-29	سعید احمد قادری کلاتھ ہاؤس ریل بازار عارف والا	سب انجینئر بی ایس 11	14-9-86	____جی ہاں____
-30	سید ملازم حسین معرفت الخلیل ایکسرے کلینک بالمقابل BVH بہاولپور	میڈیکل آفیسر بی ایس 17	29-12-86	____جی ہاں____
-31	عنایت خان بھٹی چک نمبر 88/NB تحصیل و ضلع سرگودھا	____do____	____do____	____جی ہاں____
-32	عمر حیدر گاؤں مہندی پور پوسٹ آفس کلاس والا تحصیل پسرور سیالکوٹ	____do____	____do____	____جی ہاں____
-33	اللہ بخش مکان نمبر P-1489	____do____	____do____	____جی ہاں____

	بی وی II محلہ رسول پورہ سرگودھا روڈ جھنگ صدر				
-34	عبدالحفیظ چک نمبر225 پوسٹ آفس سیم تحصیل چنیوٹ جھنگ	____do____	____do____	____جی ہاں----	
-35	ناصر محمود چک نمبر112/G-B نور پور فیصل آباد	____do____	____do____	____جی ہاں----	
-36	ایم اختر چیمہ D-195 لاہور کینٹ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور کینٹ'	میڈیکل آفیسر بی ایس 17	29-12-86	____جی ہاں----	
-37	احمد سیدن خالد 660LDA سرفراز روڈ بالمقابل راحیل کارپٹ فیکٹری گلشن راوی لاہور	____//____	____//____	____//____	
-38	اسد الرحمان P-1480 لوم 1011 نزد ہاود سٹیشن منور آباد فیصل آباد۔	____//____	____//____	____//____	

39-	مختار احمد معرفت ملک محمد صدیق چیف کیشیئر نیشنل بینک ڈسٹرکٹ کورٹ لاہور	____//____	____//____	____//____
40-	محمد سلیم معرفت حنیف کلاتھ مرچنٹ منڈی فیض آباد شیخوپورہ۔	____//____	____//____	____//____
41-	محمد اکرم مکان نمبر22/F 6/17 Avenue اسلام آباد	____//____	____//____	____//____
42-	عبدالرحمان خان185 عمر ماجو کا پوسٹ آفس سیم خوشاب	____//____	____//____	____//____
43-	سید محمد526/A سیٹلائٹ ٹاؤن جھنگ	____//____	____//____	____//____
44-	محمد ظفر اقبال34- زبیر کالونی ڈھوڈی والا فیصل آباد	____//____	____//____	____//____
45-	محمد یوسف مکان نمبر165/B	____//____	____//____	____//____

		گلی نمبر2 نیو سول لائن فیصل آباد			
46-	محمد سلیم بستی خانوالی نزد کراچی روڈ بہاولپور	____//____	____//____	____//____	
47-	محمد عرفان معرفت مسٹر محمد فضل مکان نمبر10 ملک تاج دین گلی ملت روڈ ساندہ خرد لاہور	میڈیکل آفیسر بی ایس 17	29-12-86	____جی ہاں____	
48-	عابد جاوید مکان نمبر200 گلی تحریک والی محلہ چوچنان والا گوجرانوالہ	____//____	____//____	____//____	
49-	ظفر اقبال چک نمبر485/G.B پوسٹ آفس سیم براستہ وریام تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ	____//____	____//____	____//____	
50-	ظفر اقبال قریشی گلی ایجنسی	____//____	____//____	____//____	

	فرید ٹاؤن گوجرانوالہ			
-51	ایم صدیق طاہر معرفت حسن میڈیکل سٹور بالمقابل B-V ہسپتال بہاولپور	—— // ——	—— // ——	—— // ——
-52	تنویر احمد مکان نمبر20 گلی نمبر12 مجاہد آباد مغل پورہ لاہور	——//——	——//——	——//——
-53	عبدالرحمان 5/190 گلی نمبر1 محلہ شریف پورہ گوجرا ضلع ٹی ٹی سنگھ	——//——	——//——	——//——
-54	غلام دستگیر خان چک نمبر352/J.B پوسٹ آفس 353/J-B تحصیل گوجرا ضلع ٹی ٹی سنگھ	——//——	——//——	——//——
-55	شاہد وزیر خان 113/B نیو مسلم ٹاؤن لاہور	——//——	——//——	——//——

-56	واجد لطیف P/1 جعفریہ کالونی بند روڈ لاہور 25	____//____	____//____	____//____
-57	آمیر نوید B/717 سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی	____//____	____//____	____//____
-58	ایم سلیم نسیم الکوثر-10 ساندہ روڈ لاہور	میڈیکل آفیسر بی ایس 17	29-12-86	____جی ہاں----
-59	حبیب الرحمان مکان نمبر 3139 اسلامیہ گلی میکلوڈ روڈ لاہور	____//____	____//____	____//____
-60	ڈاکٹر خالد محمود کوارٹر نمبر 210/C رحمان پور لاہور	____//____	____//____	____//____
-61	اطہر اقبال مکان نمبر 1649 طارق منزل نزد چونگی نمبر 8 محلہ نظام آباد ملتان	____//____	____//____	____//____
-62	نعمان معین 31/A ایمپرس پارک روڈ لاہور	____//____	____//____	____//____

-63	سمن سموئیل 11-A/398 گلبرگ III لاہور 11	____//____	____//____	____//____
-64	کیپٹن اعجاز الزمان C-III آرمی آفیسرز کالونی غازی روڈ لاہور کینٹ	____//____	____//____	____//____
-65	ارشد علی V&P.O ویرووالا تحصیل ڈسکہ سیالکوٹ	____//____	____//____	____//____
-66	محمد اختر حویلی ماجوکہ پوسٹ آفس سیم خوشاب	____//____	____//____	____//____
-67	اکرام الحق عوامی آئرن سٹور ٹوبہ ٹیک سنگھ	____//____	____//____	____//____
-68	محمد اشاد V&P.O ویسا اٹک	میڈیکل آفیسر بی ایس 17	29-12-85	____جی ہاں____
-69	عبدالحمید ماہی بلڈنگ نزد پوسٹ آفس گلی 6/A دھرم	____//____	____//____	____//____

	پورہ لاہور			
-70	اعجاز احمد معرفت چودھری طارق محمود 13 مدینہ کارپٹ مارکیٹ نکلسن روڈ لاہور	___/___	___/___	___/___
-71	سید مشتاق علی کاظمی ہاؤس 100/C ہسپتال روڈ حاصل پور ضلع بہاولپور	___/___	___/___	___/___
-72	ملک محمد اسلم V&P.O سونا جھنگ تحصیل کلودکوٹ بھکر	___/___	___/___	___/___
-73	مرزا شاہد ارشد محلہ بخشو پورہ O/S کلیر گیٹ گلی شاہدین گجرات	___/___	___/___	___/___
-74	ایم طارق بٹ گارڈن کالونی وزیر آباد گوجرانوالہ	___/___	___/___	___/___
-75	عبدالغفار چک نمبر 91/6-R	___/___	___/___	___/___

	ساہی وال			
-76	محمد سعید مکان نمبر BS-44	____//____	____//____	____//____
	باغ سرداراں راولپنڈی			
-77	کامران اقبال حسن میڈیکل	____//____	____//____	____//____
	سٹور نزد BV ہسپتال بہاولپور			
-78	شفیق احمد مکان نمبر P/135	میڈیکل آفیسر	29-12-86	____جی ہاں----
	گلی نمبر 4 رضا آباد فیصل آباد			
-79	اختار الحسن K-29 گلبرگ II	____//____	____//____	____//____
	لاہور			
-80	کریم بخش معرفت سید شوکت	____//____	____//____	____//____
	حسین ایڈووکیٹ علی پور			
	مظفر گڑھ			
-81	اللہ بخش گاؤں موسیٰ کلاں	____//____	____//____	____//____
	پوسٹ آفس شیرانوالہ تحصیل			
	پھالیہ ضلع گجرات			

82-	نظر حسین مکان نمبر1083 گلی نمبر13 صدر چوک منصور آباد فیصل آباد	____//____	____//____	____//____	
83-	محمد اسلم بھٹی 2-نانک گلی رام گڑھ مجاہد آباد مغل پورہ لاہور-15	____//____	____//____	____//____	
84-	محمد ریاض V&P.O چک نمبر 376 ڈبلیو بی تحصیل لودھراں ضلع ملتان	____//____	____//____	____//____	
85-	محمد انور معرفت محمد حیات ٹرنک مرچنٹ ریلوے روڈ پاکپتن شریف ساہیوال	____//____	____//____	____//____	
86-	محمد ساجد عسکری SO-M مدینہ کالونی وہاڑی	____//____	____//____	____//____	
87-	ایم عتیق شیخ 1053-F عرفان گلی	____//____	____//____	____//____	

	مغل آباد روڈ راولپنڈی			
-88	انعام الحق مکان نمبر B-101 گلی نمبر 5 شنکری بازار نزد مسجد اہل حدیث فیصل آباد	میڈیکل آفیسر بی ایس 17	29-12-86	____جی ہاں____
-89	مس ناہید معراج امین برادرز A بلاک سٹور ماڈل ٹاؤن لاہور	____//____	____//____	____//____
-90	شمس الرحمان مکان نمبر 2268 محلہ بادوزئی O/5 بہار گیٹ ملتان	____//____	____//____	____//____
-91	طلعت محمود بٹ 3- محمد پورہ گوجرانوالہ	____//____	____//____	____//____
-92	محمد ظفر اقبال مکان نمبر 1/60J گلی نمبر 2 محلہ صوفی پورہ منڈی بہاؤالدین گجرات	____//____	____//____	____//____
-93	محمد آصف مکان نمبر P146	____//____	____//____	____//____

	گلی نمبر7 انار کلی فیصل آباد			
-94	محمد مجیب 37/B گلبرگ II لاہور	____//____	____//____	____//____
-95	شوکت قدیر احمد V&P.O مہرپور تحصیل و ضلع مظفر گڑھ	____//____	____//____	____//____
-96	عزیز احمد 35 طارق کالونی ملتان روڈ لاہور	____//____	____//____	____//____
-97	ارشد جہانگیر C-67 سمن آباد فیصل آباد	____//____	____//____	____//____
-98	محمد آصف معرفت S.D.O دممن بغلو گوجرا ضلع ٹی ٹی سنگھ	میڈیکل آفیسر	29-12-86	____جی ہاں----
-99	دوار اسلام آغا معرفت محمد اشرف چودھری 215/L گلشن راوی لاہور	____//____	____//____	____//____
-100	خالد محمود وی رسول نگر پوسٹ آفس خرد تحصیل و ضلع جہلم	____//____	____//____	____//____

-101	سجاد پرویز 28 جان محمد گلی پیر غازی روڈ اچھرہ لاہور	____//____	____//____	____//____
-102	احسان الحق مکان نمبر O/1028 محلہ ہری پورہ راولپنڈی	____//____	____//____	____//____
-103	کیپٹن خالد محمود مکان نمبر 1823 محلہ نوین بوہان تیر مور روڈ چوک شادمان ملتان شہر	____//____	____//____	____//____
-104	عبدالرزاق V&P.O چک نمبر 87/N.B تحصیل و ضلع سرگودھا	____//____	____//____	____//____
-105	محمد اختر پرویز مکان نمبر P-116 گلی نمبر 2 ڈگلاس پور فیصل آباد	____//____	____//____	____//____
-106	حافظ سردار محمد مکان نمبر 1829 گلی نمبر 7 محلہ نوین بھوٹان چوک شہیداں ملتان	____//____	____//____	____//____

-107	ذوالفقار احمد ملک ال حنیف حنیف کیری مصری خان نواب شہر ملتان	____//____	____//____	____//____
-108	خالد محمود ڈائریکٹوریٹ لینڈ ریکلیمیشن کینال بینک مغل پورہ لاہور	میڈیکل آفیسر بی ایس 17	29-12-86	____جی ہاں----
-109	عتیق احمد 11-میلہ رام پارک عبدالکریم روڈ لاہور-6	____//____	____//____	____//____
-110	محمد جاوید 184/B سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا	____//____	____//____	____//____
-111	رانا انجم 12/2 ہمایوں سٹریٹ اسلامیہ پارک لاہور	____//____	____//____	____//____
-112	شاہدہ یاسین مکان نمبر 661/D سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا	____//____	____//____	____//____
-113	نگہت ضیاء فلیٹ نمبر 5	____//____	____//____	____//____

	ڈاکٹرز ہوسٹل وارث روڈ لاہور			
1114-	نسرین بیگم 198 شادباغ لاہور-39	____//____	____//____	____//____
1115-	شہناز جہاں 150/B ماڈل ٹاؤن لاہور	____//____	____//____	____//____
1116-	راحیلہ روبی معرفت رحمت علی چک نمبر 58/RB براستہ شاہکوٹ فیصل آباد	____//____	____//____	____//____
1117-	ثمینہ کوثر مکان نمبر 12-A گلی نمبر 65 کہنہ گلی شام نگر چوبرجی لاہور	____//____	____//____	____//____
1118-	یاسمین کوثر مکان نمبر 7 ہر یوم گلی نمبر 21 رام نگر چوبرجی لاہور	____//____	____//____	____//____

-119	قرۃ العین طاہرہ پنڈی میانی پوسٹ آفس جلال پور جٹاں ضلع گجرات	میڈیکل آفیسر	29-12-86	____جی ہاں----
-120	فردوس صباء مکان نمبر23 گلی نمبر23 رحمان پورہ لاہور	____//____	____//____	____//____
-121	عامرہ ربانی 27 مسلم ٹاؤن I سرگودھا روڈ فیصل آباد	____//____	____//____	____//____
-122	عذرا سلطانہ 29 اسلام گلی نمبر6 محمد پورہ اچھرہ لاہور-16	____//____	____//____	____//____
-123	روبینہ عزیز 4-ہسپتال روڈ سول لائن گوجرانوالہ	____//____	____//____	____//____
-124	حمیرہ منور معرفت محمد منور احمد III S.D.O پراونشل بلڈنگ سب ڈویژن سرگودھا	____//____	____//____	____//____

125-	مسز ثمینہ ذوالفقار معرفت ڈاکٹر ذوالفقار علی 20/C وحدت کالونی لاہور	____//____	____//____	____//____
126-	رخسانہ جبیں مکان نمبر11 گلی نمبر25 را جگڑھ پوسٹ آفس بلڈنگ را جگڑھ روڈ لاہور	____//____	____//____	____//____
127-	نسیم فیاض 24 اورنگ زیب بلاک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور	____//____	____//____	____//____
128-	خالد محمود مین بازار کنجا گجرات	____//____	____//____	____//____

پنجاب لوکل گورنمنٹ بورڈ لاہور۔ (مقامی دفتر)

129-	اظہر اقبال اسلام پورہ لاہور	اکاؤنٹنٹ بی ایس 8	14-7-86	___جی ہاں--- اظہر اقبال اکاؤنٹنٹ نے ملازمت اختیار نہیں کی۔
130-	خلیل الرحمان 84 رشی بھون	نائب قاصد	14-7-86	_____//_____

		برانڈرتھ روڈ لاہور	بی ایس 1		
-131	محمد شفیق دل محمد روڈ لاہور	نائب قاصد بی ایس 1	14-7-86	___//___	محمد شفیق نائب قاصد نے ملازمت اختیار نہیں کی
-132	مصباح الحق خان لودھی امرت دھارا بلڈنگ ریلوے روڈ لاہور	اسسٹنٹ بی ایس 11	20-8-86	_____جی ہاں۔	
-133	دلشاد علی مکان نمبر 38 گلی نمبر 99 نسبت روڈ لاہور	ڈرائیور بی ایس 4	22-1-87	لائسنس یافتہ	
-134	محمد شاہد کچی آبادی 11 ایجرٹن روڈ لاہور	___ " ___	___ " ___	___ " ___	
-135	رضوان علی 15 گوالمنڈی لاہور	اسسٹنٹ بی ایس 11	22-1-87	_____جی ہاں۔	
-136	محمد اعجاز 14-مین بازار گوالمنڈی گپت رائے بلڈنگ لاہور۔	نائب قاصد بی ایس 1	22-1-87	___ " ___	

☆☆ گوشوارہ "ب"

محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی میں بھرتی کئے جانے والے افراد کے کوائف

نمبر شمار	نام ملازم و رہائشی پتہ	نام پوسٹ و سکیل	کیا تعلیمی معیار پر پورا اترتا تھا یا نہ	کیفیت
-1	محمد طارق انور ولد شیخ انور حسین مکان نمبر 4 گلی نمبر 1 شبنم کالونی پوسٹ آفس ٹاؤن شپ لاہور	انفارمیشن آفیسر بنیادی سکیل 16	جی ہاں	—
-2	محمد یوسف ولد محمد بشیر مکان نمبر 351 بلاک 13/بی 1 ٹاؤن شپ لاہور	نائب قاصد بنیادی سکیل 1	جی ہاں	
-3	محمد مشتاق ولد علی محمد محلہ حضرت شاہ شمس قادری	نائب قاصد	----"----	

	جی۔او۔ آر لاہور			
-4	عبدالرشید بٹ ولد عبدالمجید مکان نمبر1 گلی نمبر112 علی اصغر سٹریٹ چاہ پچھواڑہ مزنگ لاہور	____"____	____"____	—
-5	محمد عمران موتی بازار راولپنڈی	سٹینوگرافر12	____"____	بعد ازاں ملازمت سے مستعفی ہوگیا ہے۔
-6	محمد اکرم ضلع چکوال	سٹینوگرافر بنیادی سکیل12	____"____	—
-7	رفاقت حسین موضع جارہ ضلع جہلم	سٹینوگرافر	____"____	—
-8	فرخ سرفراز جہلم روڈ چکوال	اسسٹنٹ(11)	____"____	—
-9	عارف محمود موضع مرید ضلع چکوال	سٹیٹیکل اسسٹنٹ گریڈ10	____"____	بعد ازاں ملازمت سے مستعفی ہوگیا ہے۔
-10	غلام عباس نیو کٹاریاں راولپنڈی	سب انجینئر گریڈ-11	____"____	—
-11	بشیر احمد شمس آباد راولپنڈی	سب انجینئر سکیل11	جی ہاں	—
-12	منیر احمد فتح جنگ ضلع اٹک	پراجیکٹ اسسٹنٹ	____"____	—

-13	سید مظہر عباس کاظمی موضع دھمان ضلع راولپنڈی	سکیل 10 "———	"———	—
-14	محمد صادق موضع اکوال ضلع چکوال	اکاؤنٹس کلرک سکیل 7	"———	—
-15	فرخ سلطان زلفی موضع سہگل آباد ضلع چکوال	"———	"———	—
-16	سید شبیر حسین شاہ پلانٹ روڈ چکوال	جونیئر کلرک سکیل 5	جی ہاں	—
-17	محمد فیاض موضع خانی ضلع اٹک	اکاؤنٹس کلرک سکیل 7	"———	—
-18	محمد مرتضیٰ موضع کوٹلی ستیاں تحصیل مری ضلع راولپنڈی	"———	"———	—
-19	محمد منیر کہوٹہ ٹاؤن ضلع راولپنڈی	"———	"———	—
-20	صفدر حسین موضع بھون ضلع چکوال	"———	"———	—
-21	سعید احمد موضع ڈومیلی	"———	"———	—

	ضلع جہلم			
-22	محمد داؤد گوجر خان ضلع راولپنڈی	جونیئر کلرک سکیل 5	جی ہاں	—
-23	محمد شبیر راولاکوٹ ضلع آزاد کشمیر	——"——	——"——	—
-24	محمد یاسین موضع آرا وارڈ نمبر 9 کہوٹہ ضلع راولپنڈی	سیکرٹری یونین کونسل سکیل نمبر 9	جی ہاں	—
-25	محمد شفیق احمد موضع نرالی تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی	——"——	——"——	—
-26	محمد اسلم پرویز موضع کوٹ بھولنہ داس تحصیل و ضلع گوجرانوالہ	——"——	——"——	اہلکار تعلیمی قابلیت پوری کرتا ہے تاہم سکونتی شرط کا فقدان ہے۔
-27	سرباز خان موضع پوری نذر تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی	——"——	——"——	—
-28	ریاض احمد لاوہ تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال	——"——	——"——	—
-29	ذوالفقار علی بھٹی 174- آر اٹک شہر	——"——	——"——	—

30-	شیر افضل خان دلیمل تحصیل جنڈ ضلع اٹک	"	"	—
31-	محمد نصیر کامرہ ضلع اٹک	"	"	—
32-	نذیر محمد موضع اٹک کینٹ	"	"	—
33-	محمد نواز موضع لاوہ ضلع چکوال	"	"	—
34-	دوست محمد موضع لاوہ تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال	"	"	—
35-	آفتاب احمد موضع ڈھمن ضلع چکوال	"	"	—
36-	قادر بخش موضع لاوہ تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال	"	"	—
37-	محمد عاشق موضع کلر کہار ضلع چکوال	سیکرٹری یونین کونسل سکیل-5	جی ہاں	—
38-	فتح خان موضع لاوہ ضلع چکوال	"	"	—
39-	غزن محمود نزد بس اڈہ چکوال	"	"	—
40-	منظور حسین موضع موھڑہ قاضی چکوال	"	"	—
41-	مظہر حسین موضع کوٹ گلہ	"	"	—

	ضلع چکوال			
42-	ملک عابد حسین تلہ گنگ ضلع چکوال	——"——	——"——	—
43-	سلیم اختر موضع گڑھ مہاراجہ ضلع جہلم	——"——	——"——	—
44-	ارشد محمود موضع کھائی کلیہ جہلم	——"——	——"——	—
45-	طارق محمود محلہ بلوچاں والا تحصیل پنڈ دادن خان ضلع چکوال	——"——	——"——	—
46-	مس نگہت فیروز نزد ناز سینما اٹک	جونیئر کلرک سکیل-5	——"——	—
47-	محمد سلیم موضع لنڈی ضلع اٹک	——"——	——"——	—
48-	مس ناز شاہین محلہ کریال اٹک	——"——	——"——	—
49-	محمد زمرد خان موضع دھید وال چکوال	——"——	——"——	—

-50	عبدالقیوم مکان نمبر15-جی محلہ آدم خیل میانوالی	ــــ" ــــ	ــــ" ــــ	—
-51	محمد فیروز چک نمبر14 تحصیل پھالیہ گجرات	جونیئر کلرک سکیل-5	جی ہاں	اہلکار تعلیمی قابلیت پوری کرتا ہے تاہم سکونتی شرط کا فقدان ہے
-52	محمد انور چک وساوا تحصیل پھالیہ گجرات	ٹریسر سکیل-5		ــ ایضاً ــ
-53	فدا حسین موضع سرکلا چکوال	ڈرائیور سکیل-4	ــــ" ــــ	—
-54	فرزند علی موضع جھاری کلاں تحصیل گوجر خان راولپنڈی	روڈ رولر ڈرائیور سکیل-4	ــــ" ــــ	—
-55	غضنفر علی موضع جھاری کلاں تحصیل گوجر خان راولپنڈی	ــــ" ــــ	ــــ" ــــ	—
-56	طارق محمود ڈھوک کشمیریاں راولپنڈی	نائب قاصد سکیل-1	ــــ" ــــ	—
-57	نذیر بیگ موضع ٹھٹھہ خلیل راولپنڈی	ــــ" ــــ	ــــ" ــــ	—
-58	محمد رفیق موضع لیب ٹھٹھو	ــــ" ــــ	ــــ" ــــ	—

	راولپنڈی			
-59	منیر احمد موضع الکابلی تحصیل گوجر خان راولپنڈی	___	___"___	—
-60	محمد ارشد موضع لکھو تحصیل گوجر خان راولپنڈی	___	___"___	—
-61	محمد خلیل موضع منگھوٹ تحصیل گوجر خان راولپنڈی	___"___	___"___	—
-62	ابرار حسین موضع نندنہ سنگرال کہوٹہ راولپنڈی	___"___	___"___	—
-63	غلام مصطفیٰ موضع ڑہ کھوہ والا تحصیل کہوٹہ راولپنڈی	___"___	___"___	—
-64	محمد ظفر موضع بھیر بھیریاں تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی	نائب قاصد	جی ہاں	—
-65	ساجد محمود خان موضع ہرجان تحصیل گوجر خان راولپنڈی	___"___	___"___	—
-66	محمد مسکین موضع گولڑہ ضلع اسلام آباد	___"___	___"___	—
-67	محمد اشرف موضع باتر ضلع	___"___	___"___	—

	اٹک			
68-	نور محمد ناڑہ تحصیل جنڈ ضلع اٹک	چوکیدار سکیل-1	___"___	—
69-	محمد نثار اکبوری ضلع اٹک	نائب قاصد سکیل-1	___"___	—
70-	عابد حسین موضع بھین ضلع چکوال	چوکیدار سکیل-1	___"___	—
71-	جمیز مسیح محلہ مسیحان ضلع چکوال	خاکروب سکیل-1	___"___	—
72-	طاہر محمود ڈھوک کشمیریاں ضلع راولپنڈی	نائب قاصد	___"___	—
73-	علی اصغر محلہ خواجگان ڈومیلی تحصیل سوہاوہ ضلع جہلم	جونیئر کلرک سکیل 5	___"___	—
74-	لیاقت علی ولد برکت علی ریلوے کالونی جہلم	___"___	___"___	—
75-	مظفر حسین ولد احمد دین چک جمال روڈ کلاگوجراں جہلم	جونیئر کلرک سکیل-5	جی ہاں	—

76-	نوید اختر کیانی سٹریٹ دینہ جہلم	____"____	____"____	—
77-	آفتاب احمد موضع نتھہ ڈاکخانہ سلطان سوہاوہ ضلع جہلم	____"____	____"____	—
78-	اختر محمود ڈھوک فردوس جہلم	ٹریسر سکیل-5	____"____	—
79-	محمد طاہر یوسف مکان نمبر 10464 نئی آبادی شمالی محلہ جہلم	سیکرٹری یونین کونسل سکیل-5	____"____	—
80-	یاسین اکبر ولد میاں محمد اکبر	ایضاً	____"____	محکمہ دیہی ترقی و مقامی حکومت ضلع خوشاب میں جونیئر کلرک تھا
81-	شفیق الرحمان موضع ڈومیلی تحصیل سوہاوہ ضلع جہلم	____"____	____"____	—
82-	جمیل الرحمان موضع مالدیو جہلم	____"____	____"____	—
83-	دوست محمد موضع مالووال تحصیل و ضلع چکوال	نائب قاصد سکیل-1	____"____	—

84-	محمد ولایت موضع رایا چکمدو ڈاکخانہ لوٹا جہلم	ڈرائیور سکیل-4	ــــ" ــــ	—
85-	محمد اسلم موضع کتھے سوہاوہ ضلع جہلم	چوکیدار سکیل-1	ــــ" ــــ	—
86-	محمد فاروق موضع اڈرانا تحصیل سوہاوہ جہلم	نائب قاصد سکیل1	جی ہاں	—
87-	افتخار حسین ڈھوک کلیاں تحصیل سوہاوہ ضلع جہلم	ایضاً	ــــ" ــــ	—
88-	جیمس مسیح کچہری روڈ جہلم	خاکروب سکیل-1	ــــ" ــــ	—
89-	عطا محمد محلہ گورونان پورہ گوجرانوالہ	آفس اسسٹنٹ سکیل-11	ــــ" ــــ	—
90-	اسجد محمود موضع ناگریاں والا تحصیل و ضلع گجرات	پراجیکٹ اسسٹنٹ سکیل-10	ــــ" ــــ	—
91-	عباس علی موضع پنڈی مناں سیالکوٹ	پراجیکٹ اسسٹنٹ سکیل-10	ــــ" ــــ	—
92-	محمد عارف موضع قلعہ دیوان سنگھ گوجرانوالہ	ایضاً	جی نہیں	اڈھاک بنیاد پر بھرتی کیا گیا۔

93-	شفقت نیئر موضع سمرالہ کھاریاں گجرات	ایضاً	جی ہاں	ایضاً	
94-	خالد پرویز محلہ اسلام آباد شکر گڑھ سیالکوٹ۔	ایضاً	____"____	ایضاً	
95-	اختر محمود موضع کوٹ اللہ بخش گجرات	اکاؤنٹس کلرک سکیل۔7	____"____	ایضاً	
96-	طالب حسین موضع پنڈی بھٹیاں گوجرانوالہ	سب انجینئر سکیل۔11	____"____	لیوو یکنسی پر بھرتی کیا گیا۔	
97-	شبیر احمد موضع ٹھٹھہ راؤ گوجرانوالہ	سیکرٹری یونین کونسل سکیل۔5	____"____	—	
98-	صفدر علی موضع چٹھہ داد تحصیل حافظ آباد۔ گوجرانوالہ	نائب قاصد سکیل۔1	____"____	—	
99-	غلام علی موضع گوتہ گور گوجرانوالہ	نائب قاصد سکیل۔1	جی ہاں	—	
100-	گلزار مسیح موضع منصور والی تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ	سینٹری ورکر سکیل۔1	____"____	—	
101-	محمد انور موضع وانڈو گوجرانوالہ	نائب قاصد سکیل۔1	____"____	—	

-102	اللہ دتہ موضع ہردو دریال تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ	نائب قاصد سکیل-1	——"——	—
-103	منظور خان موضع سکھیکی تحصیل حافظ آباد گوجرانوالہ	ایضاً	——"——	—
-104	محمد جاوید موضع نندی پور گوجرانوالہ	ایضاً	——"——	—
-105	احسن سہیل سٹی پوسٹ آفس سرکلر روڈ گجرات	سیکرٹری یونین کونسل سکیل-5	——"——	—
-106	افتخار علی سکنہ نکے وال یوسال تحصیل پھالیہ ضلع گجرات	ایضاً	——"——	—
-107	محمد فاروق سکنہ گڑھا ترمان تحصیل کھاریاں ضلع گجرات	ایضاً	——"——	—
-108	ارشاد احمد سکنہ کھٹیالہ تحصیل و ضلع گجرات	ایضاً	——"——	—
-109	برکت سکنہ بدر تحصیل کھاریاں ضلع گجرات	ایضاً	——"——	—
-110	وقار احمد سکنہ گہرال گجرات	ایضاً	——"——	—
-111	لیاقت علی سکنہ گجرات	سکیل-1	——"——	—

112-	شبیر احمد موضع ہریا والا گجرات	نائب قاصد سکیل-1	جی ہاں	—
113-	عمر حیات سکنہ تکے وال کوسال تحصیل پھالیہ ضلع گجرات	ایضاً	____"____	—
114-	باقی خان سکنہ کھٹیالہ شیخاں گجرات	ایضاً	____"____	—
115-	صفدر حسین سکنہ باگووال خورد گجرات	ایضاً	____"____	—
116-	عمر حیات سکنہ باؤ احسن گجرات	ایضاً	____"____	—
117-	ظہور احمد سکنہ شیخ پور گجرات	ایضاً	____"____	—
118-	محمد اقبال سکنہ کریم داد کھال تحصیل کھاریاں ضلع گجرات	ایضاً	____"____	—
119-	منیر احمد سکنہ ڈنڈالی تحصیل کھاریاں ضلع گجرات	چوکیدار سکیل-1	____"____	—
120-	اصغر علی سکنہ کوٹلی بجاڑ	ایضاً	____"____	—

	گجرات			
-121	لیاقت علی سکنہ چوڑچک تحصیل کھاریاں ضلع گجرات	ایضاً	ــــــ" ــــــ	—
-122	محمد مالک سکنہ لیوال گجرات	روڈ رولر ڈرائیور سکیل۔4	ــــــ" ــــــ	—
-123	محمد سلطان سکنہ کھوکھر تحصیل پسرور سیالکوٹ	سیکرٹری یونین کونسل پے سکیل 5	ــــــ" ــــــ	لیوو یکنسی پر بھرتی
-124	سید زاہد عقیل نقوی سکنہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	ایضاً	ــــــ" ــــــ	ــــــ" ــــــ
-125	ریاض احمد سیالکوٹ	ایضاً	ــــــ" ــــــ	ــــــ" ــــــ
-126	ارشد محمود سکنہ جاٹلہ تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ	سیکرٹری یونین کونسل سکیل۔5	جی ہاں	لیوو یکنسی پر بھرتی کیا گیا
-127	ریاض احمد سکنہ چکوال تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ	ایضاً	ــــــ" ــــــ	ایضاً
-128	محمد افضل سکنہ دوسری شکر گڑھ سیالکوٹ	ایضاً	ــــــ" ــــــ	ایضاً
-129	محمد افضل سکنہ کالووں شکر گڑھ سیالکوٹ	ایضاً	ــــــ" ــــــ	ایضاً

-130	خالد غفور سکنہ کروال شکر گڑھ سیالکوٹ	ایضاً	____"____	ایضاً
-131	نذیر احمد سکنہ بمباں والا تحصیل ڈسکہ سیالکوٹ	ایضاً	____"____	ایضاً
-132	شاہد حسین موضع بھوجہ ڈاکخانہ چھڑ تحصیل فیروزوالہ ضلع شیخوپورہ	اکاؤنٹس کلرک سکیل۔7	____"____	—
-133	سید عدیل حیدر شاہ موضع ہنجر وال ملتان روڈ لاہور	سب انجینئر سکیل۔11	____"____	—
-134	شفیق الرحمان خان بی۔1335 محلہ جنڈی والہ کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	پراجیکٹ اسسٹنٹ سکیل۔10	____"____	—
135	محمد اقبال موضع منہالہ کلاں لاہور	سیکرٹری یونین کونسل سکیل۔5	____"____	بوجہ دوران ملازمت فوتیدگی والد محکمہ ہذا
-136	ذاکر حسین موضع شاہ یکہ اوکاڑہ	نائب قاصد سکیل۔1	____"____	ایضاً
-137	محمد مقصود موضع چک نمبر46 ڈی اوکاڑہ	ایضاً	جی نہیں	—
-138	نیاز احمد چک نمبر256۔ڈی	نائب قاصد	جی ہاں	—

	اوکاڑہ	سکیل-1		
-139	محمد ارشد 256-ڈی اوکاڑہ	ایضاً	"———	—
-140	محمد عاشق صدر کالونی بہاولنگر	جونیئر کلرک سکیل-5	"———	ایڈہاک بنیاد پر بھرتی کیا گیا
-141	محمد لطیف موضع چشتیاں ضلع بہاولنگر	ایضاً	"———	"———
-142	محمد اقبال محلہ فاروق آباد ضلع بہاولنگر	ٹریسر سکیل-5	"———	"———
-143	محمد اکرم موضع حاصل شیرو تحصیل پنجن آباد ضلع بہاولنگر	سیکرٹری یونین کونسل سکیل-5	"———	—
-144	محمد اسلم موضع میتراں والہ تحصیل و ضلع بہاولنگر	ایضاً	"———	—
-145	محمد جمیل چک نمبر 6/100 آر تحصیل ہارون آباد ضلع بہاولنگر	نائب قاصد سکیل-1	"———	—
-146	عبدالشکور ٹھیے والہ ضلع بہاولنگر	چوکیدار سکیل-1	"———	ایڈہاک بنیاد پر بھرتی کیا گیا۔
-147	محمد رمضان چک نمبر 8/199	نائب قاصد	"———	ایضاً

	آر تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر	سکیل-1			
148-	حافظ محمد شریف مومن آباد یونین کونسل صوبے والا ضلع بہاولنگر	ایضاً	____"____	ایضاً	
149-	اختر علی باجوہ چک نمبر86/بی رحیم یار خان	پراجیکٹ اسسٹنٹ سکیل-10	جی ہاں	—	
150-	خالد مسعود فتح دریا صادق آباد ضلع رحیم یار خاں	ایضاً	____"____	—	
151-	طاہر مختار چک نمبر17/ایف چشتیاں	ایضاً	____"____	—	
152-	محمد ابراہیم سکنہ 7/185 آر فورٹ عباس ضلع بہاولنگر	پراجیکٹ اسسٹنٹ سکیل-10	جی ہاں	—	
153-	خلیل الرحمان سکنہ واحد بخش سیال لیاقت پور ضلع رحیم یار خان	ایضاً	____"____	—	
154-	ارشد علی قمر چک نمبر68/ڈی بی یزمان ضلع بہاولپور	ایضاً	____"____	—	

155-	محمد سلیم عامر اچ شریف تحصیل احمد پور شریفہ ضلع بہاولپور	ایضاً	ــــ" ــــ	ــــ
156-	محمد اشفاق چک نمبر194/ مراد تحصیل حاصل پور ضلع بہاولپور	ایضاً	ــــ" ــــ	ــــ
157-	محمد اسلم چک نمبر26/بی سی بہاولپور	سٹینو گرافر سکیل-12	جی ہاں	ــــ
158-	خاور حسین ضیاء سکنہ حکیم امیر دین ضلع بہاولنگر	پراجیکٹ اسسٹنٹ سکیل-10	ــــ" ــــ	ــــ
159-	محمد رفیق الرحمان فیصل کالونی بہاولپور	ایضاً	ــــ" ــــ	ــــ
160-	عرفان احمد سکنہ الہ آباد ضلع رحیم یار خان	ایضاً	ــــ" ــــ	ــــ
161-	شبیر احمد راہی سکنہ بدلی شریف رحیم یار خان	ایضاً	ــــ" ــــ	ــــ
162-	خالد محمود سکنہ صادق کالونی بہاولپور امین آباد لیاقت پور	ایضاً	ــــ" ــــ	ــــ

163-	محمد اخلاق سکنہ خیر پور ٹامے والی ضلع بہاولپور	ایضاً	____"____	—
164-	محمد علی الہ آباد تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان	سیکرٹری یونین کونسل سکیل۔5	____"____	—
165-	اقبال محمود موضع الہ آباد تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان	سیکرٹری یونین کونسل سکیل۔5	جی ہاں	—
166-	ضیاالرحمان سردار گڑھ تحصیل و ضلع رحیم یار خان	ایسا	____"____	—
167-	محمد جہانگیر مکھن بیلہ تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان	ایضاً	____"____	—
168-	مظہر اقبال چک نمبر 264 ربی تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان	ایضاً	____"____	—
169-	محمد سلیم والہار تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان	ایضاً	____"____	—
170-	مظفر اقبال محلہ قمر آباد ضلع رحیم یار خان	ٹریسر سکیل۔5	____"____	—
171-	محمود علی محلہ ظاہریاں خان پور ضلع رحیم یار خان	روڈ رولر ڈرائیور سکیل۔4	____"____	—

-172	نذیر حسین چک نمبر10/این پی تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان	نائب قاصد سکیل1	ــــ" ــــ	—
-173	ایاز احمد رحیم آباد تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان	ایضاً	ــــ" ــــ	—
-174	عبدالستار چک عباس تحصیل و ضلع رحیم یار خان	ایضاً	ــــ" ــــ	—
-175	محمد اسد اللہ شاہ گڑھ تحصیل و ضلع رحیم یار خان	ایضاً	ــــ" ــــ	—
-176	رب نواز مسن آباد تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان	چوکیدار سکیل۔1	ــــ" ــــ	—
-177	محمد اقبال اللہ آباد تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان	نائب قاصد سکیل1	ــــ" ــــ	—
-178	محمد اعظم اللہ آباد تحصیل پور ضلع رحیم یار خان	نائب قاصد سکیل۔1	جی ہاں	—
179	محمد اجمل چانڈیہ تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان	ایضاً	ــــ" ــــ	—
-180	شاہنواز جمالدین والی تحصیل	ایضاً	ــــ" ــــ	—

	صادق آباد ضلع رحیم یار خان			
-181	قمر جاوید قریشی خان بیلہ تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان	سیکرٹری یونین کونسل سکیل-5	____"____	—
-182	فیاض احمد سردار گڑھ تحصیل و ضلع رحیم یار خان	ایضاً	____"____	—
-183	امان اللہ محلہ منصور آباد گلی نمبر15 فیصل آباد	چوکیدار سکیل-1	____"____	—
-184	سکیل احمد چک نمبر301گ ب ٹوبہ ٹیک سنگھ	پراجیکٹ اسسٹنٹ سکیل-10	____"____	—
-185	ابرار حسین کوہیال والا گلی نمبر1 ایوب چوک جھنگ	ایضاً	____"____	—
-186	محمد ارشد چک نمبر75گ ب فیصل آباد	سٹیشنیل اسسٹنٹ سکیل-10	____"____	—
-187	اشفاق الرحمان موضع روڈو سلطان جھنگ	سب انجینئر سکیل-11	____"____	اڈھاک بنیاد پر بھرتی کیا گیا۔
-188	محمد اکرم گڑھ مہاراجہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ	جونیئر کلرک سکیل-5	____"____	—

189-	عابد علی چک نمبر319ج ب ٹوبہ ٹیک سنگھ	سب انجینئر سکیل-11	---"---	لیوو یکنسی پر بھرتی کیا گیا۔
190-	احسان اللہ قمر چک نمبر493گ ب سمندری فیصل آباد	پراجیکٹ اسسٹنٹ پے سکیل10	---"---	--
191-	شبیر احمد چک نمبر65گ ب سمندری فیصل آباد	نائب قاصد پے سکیل1	جی ہاں	---
192-	محمد معاذ چک نمبر493گ ب سمندری ضلع فیصل آباد	پراجیکٹ اسسٹنٹ سکیل-10	---"---	اڈھاک بنیاد پر بھرتی کیا گیا
193-	محمد اسلم چک نمبر331ج ب ٹوبہ ٹیک سنگھ	اکاؤنٹس کلرک سکیل-7	---"---	ایضاً
194-	محمد ولد محمد دین مرزا چک 326ج ب ٹوبہ ٹیک سنگھ	سب انجینئر سکیل-11	---"---	ایضاً
195-	محمد بوٹا شاہ چک نمبر437گ ب تحصیل سمندری فیصل آباد	سیکرٹری یونین کونسل سکیل-5	---"---	---
196-	الطاف محمود چک نمبر479گ ب سمندری فیصل آباد۔	ایضاً	---"---	---
197-	محمد اقبال چک نمبر481گ ب سمندری فیصل آباد	ایضاً	---"---	---

198-	فیاض احمد چک نمبر439گ ب سمندری فیصل آباد	ایضاً	____"____	—
199-	محمد ایوب چک نمبر445گ ب سمندری فیصل آباد	ایضاً	____"____	—
200-	سیف اللہ چک نمبر452گ ب سمندری فیصل آباد	ایضاً	____"____	—
201-	محمد جعفر موضع گڑھ سمندری فیصل آباد	ایضاً	____"____	—
202-	محمد انور چک نمبر41ج ب فیصل آباد	ایضاً	____"____	—
203-	محمد اسحاق کاشف چک نمبر470 اگ ب تحصیل سمندری ضلع آباد	سیکرٹری یونین کونسل سکیل-5	جی ہاں	—
204-	زوار حسین چوک مصطفیٰ آباد نزد شوگر مل سلطان پارک تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد	ایضاً	____"____	—
205-	ایداد اللہ چک نمبر452ر جی بی تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد	ایضاً	____"____	—
206-	علی اکبر چک نمبر53ر آر بی	ایضاً	____"____	—

	تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد			
-207	منیر حسین چک نمبر37ر جے بی تحصیل و ضلع فیصل آباد	ایضاً	---"---	---
-208	مقصود حسین چک نمبر53ر آر بی تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد	ایضاً	---"---	---
-209	محمد یوسف چک نمبر69ر جے بی تحصیل و ضلع فیصل آباد	ایضاً	---"---	---
-210	محمد انتخاب اللہ چک نمبر448 اگ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد	ایضاً	---"---	---
-211	ریاست علی چک نمبر282ر گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد	ایضاً	---"---	---
-213	شبیر احمد چک نمبر57/ج ب تحصیل و ضلع فیصل آباد	ایضاً	---"---	---
-214	خالد محمود چک نمبر484ر گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد	ایضاً	---"---	---
-215	اللہ دتہ چک نمبر214ر	سیکرٹری یونین کونسل	جی ہاں	---

	گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد	سکیل-5		
-216	محمد حفیظ چک نمبر52ر ج ب تحصیل ضلع فیصل آباد	ایضاً	____"____	---
-217	محمد اعظم چک نکے والا بوسال تحصیل پھالیہ ضلع گجرات	ایضاً	____"____	---
-218	برکت علی چک کلیانوالہ تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد	ایضاً	____"____	---
-219	محمد قیوم موضع شیریں ڈیکاڈی عالم شاہ تحصیل سمندری	ایضاً	____"____	---
-220	تنویر احمد چک نمبر170/گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد	ایضاً	____"____	---
-221	عبدالخالق چک نمبر448/گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد	ایضاً	____"____	---
-222	محمد خالد چک نمبر459/گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد	ایضاً	____"____	---
-223	طاہر محمود چک نمبر22/گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد	ایضاً	____"____	---

-224	محمد یحییٰ چک نمبر138/گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد	ایضاً	____"____	---
-225	محمد شفیق آسی چک نمبر79/گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد	جونیئر کلرک سکیل 5	____"____	---
-226	اللہ دتہ چک نمبر21/گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد	نائب قاصد سکیل-1	____"____	---
-227	نذیر احمد چک نمبر491/گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد	نائب قاصد سکیل-1	جی ہاں	---
-228	محمد نواز چک نمبر151/ آر بی تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد	ایضاً	____"____	---
-229	عباس علی چک نمبر657/گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد	ایضاً	____"____	---
-230	محمد نواز ولد دریام خان چک نمبر282/گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد	ایضاً	____"____	---
-231	اقبال احمد چک نمبر657/گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد	ایضاً	____"____	---
-232	مختار احمد چک نمبر481/گ ب	ایضاً	____"____	---

	سمندری ضلع فیصل آباد			
233-	بشارت علی خان چک نمبر230/ آر بی تحصیل و ضلع فیصل آباد	ایضاً	____"____	---
234-	سرفراز چک نمبر84/گ ب تحصیل و ضلع فیصل آباد	ایضاً	____"____	---
235-	عبدالمجید چک نمبر233/ آر بی تحصیل و ضلع فیصل آباد	ایضاً	____"____	---
236-	خالد محمود چک نمبر64/ج ب تحصیل و ضلع فیصل آباد	ایضاً	____"____	---
337-	نذیر احمد جڑانوالہ ضلع فیصل آباد	چوکیدار سکیل-1	____"____	---
238-	صفدر ولد نور محمد چک نمبر237/ آر بی تحصیل و ضلع فیصل آباد	ایضاً	____"____	---
239-	عبدالوحید چک نمبر200/ آر بی تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد	چوکیدار سکیل-1	جی ہاں	---

-240	منظور حسین چک نمبر200/ آر بی تحصیل و ضلع فیصل آباد	سیکرٹری یونین کونسل سکیل-5	ـــــ	—
-241	مختار احمد چک نمبر76/ گ ب تحصیل و ضلع فیصل آباد	ایضاً	ـــــ	—
-242	محمد اقبال کوٹ لال تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ	ایضاً	ـــــ	—
-243	منظور حسین رتہ محتہ تحصیل و ضلع جھنگ	ایضاً	ـــــ	—
-244	فضل عباس چک نمبر496/ تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ	ایضاً	ـــــ	—
-245	محمد اشرف راجوہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ	ایضاً	ـــــ	—
-246	نور محمد کوٹ بہادر تحصیل و ضلع جھنگ	ایضاً	ـــــ	—
-247	محمد عبداللہ ضلع جھنگ شہر	ایضاً	ـــــ	—
-248	سنائک دائم مسیح نزد گو پھاٹک ضلع جھنگ صدر	ایضاً	ـــــ	—

-249	حاجی محمد عیسیٰ چک نمبر 157/ ج ب ضلع جھنگ	ایضاً	____"____	---
-250	انیس احمد چک نمبر 497 تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ	ایضاً	____"____	---
-251	محمد نعیم اختر محلہ پنڈی ضلع جھنگ صدر	سیکرٹری یونین کونسل سکیل۔5	جی ہاں	---
-252	محمد پہلوان چک نمبر 484 تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ	نائب قاصد سکیل۔1	____"____	---
-253	عبدالرزاق بستی عباس پور ضلع جھنگ	____"____	____"____	---
-254	ذوالفقار علی کوٹ لال (وریام) تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ	____"____	____"____	---
-255	اصغر علی چک نمبر 485/ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ	____"____	____"____	---
-256	غلام محمد چک نمبر 14/ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ	____"____	____"____	---
-257	محمد منظور محلہ پنڈی جھنگ صدر	____"____	____"____	---

-258	محمد یوسف رتہ محلہ تحصیل و ضلع جھنگ	——"——	——"——	—
-259	زوار حسین ضلع جھنگ صدر	——"——	——"——	—
-260	شبیر حسین بستی شینی والی ضلع جھنگ	——"——	——"——	—
-261	ظفر عباس پیر پنجہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ	——"——	——"——	—
-262	رب نواز چک نمبر16/باغ تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ	——"——	——"——	—
-263	بشیر احمد محلہ برجی والہ جھنگ صدر	——"——	——"——	—
-264	منیر احمد کوٹلہ محمد ظریف خان تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ	——"——	——"——	—
-265	غلام شبیر ماڑی شاہ سکھیرا تحصیل و ضلع جھنگ	——"——	——"——	—
-266	عبدالغفار چک نمبر335/گ ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	سیکرٹری یونین کونسل سکیل5	جی ہاں	—

267-	شبیر احمد چک نمبر278/ج ب تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	——"——	——"——	—
268-	محمد ارشاد چک نمبر362ج ب تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	——"——	——"——	—
269-	محمد اسماعیل چک نمبر93ج ب تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	——"——	——"——	—
270-	جاوید عامر چک نمبر362ج ب تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	——"——	——"——	—
271-	سکندر محمود چک نمبر294گ ب تحصیل و ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	جونیئر کلرک سکیل۔5	——"——	—
272-	محمد شریف چک نمبر7/48گ ب تحصیل کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	——"——	——"——	—
273-	محمد ارشد چک نمبر295گ ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	چوکیدار سکیل۔1	——"——	—
274-	محمد سعید چک نمبر260گ ب ضلع فیصل آباد	سیکرٹری یونین کونسل سکیل۔5	——"——	—

275-	محسن عباس چک نمبر261گ ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	____"____	____"____	—
276-	محمد ایوب چک نمبر259گ ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	____"____	____"____	—
277-	محمد اکرام چک نمبر681گ ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	نائب قاصد سکیل1	____"____	—
278-	عبدالقیوم چک نمبر321گ ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	چوکیدار سکیل-1	____"____	—
279-	نصیر عباس چک نمبر331ج ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	جونیئر کلرک سکیل-5	____"____	—
280-	محمد مبارک چک نمبر67اے ر این بی تحصیل و ضلع سرگودھا	سیکرٹری یونین کونسل سکیل-5	جی ہاں	—
281-	محمد ریاض مٹھالک تحصیل و ضلع سرگودھا	____"____	____"____	—
282-	افتخار احمد گھمن چک نمبر41/ ایس بی تحصیل و ضلع سرگودھا	____"____	____"____	—
283-	منور حسین سکنہ وڈا کھانہ سلام	____"____	____"____	—

		تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا			
-284	نوید ظفر سکنہ میانہ ہزارہ ڈاکخانہ تخت ہزارہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا	____"____	____"____	—	
-285	محمد نواز سکنہ لک تحصیل و ضلع سرگودھا	ٹریسر سکیل 5@#	____"____	—	
-286	محمد اشرف چک نمبر 30/ایس بی تحصیل و ضلع سرگودھا	جونیئر کلرک سکیل-5	____"____	—	
-287	محمد صادق مکان نمبر 173 بلاک بی استقلال آباد سرگودھا	ڈرائیور سکیل-4	____"____	—	
-288	محمد اشرف نصیر پور کلاں تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا	چوکیدار سکیل-1	____"____	—	
-289	نصیر حیات مدینہ کالونی سرگودھا	____"____	____"____	—	
-290	محمد اشرف چھابہ پرانا تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا	____"____	____"____	—	
-291	محمد سیف اللہ خان سکنہ و ڈاکخانہ قمر مسانی تحصیل عیسیٰ	سیکرٹری یونین کونسل سکیل-5	____"____	—	

	خیل ضلع میانوالی			
-292	محمد اکرم موضع کلور تحصیل عیسیٰ خیل ضلع میانوالی	سیکرٹری یونین کونسل سکیل-5	جی ہاں	—
-293	محمد امتیاز اللہ خان سکنہ و ڈاکخانہ قمر مشانی تحصیل عیسیٰ خیل ضلع میانوالی	"——— سکیل-5	"———	—
-294	محمد اسلم موضع میسن تحصیل و ضلع میانوالی	"———	"———	—
-295	شاہد حمید خان سکنہ موچ تحصیل و ضلع میانوالی	"———	"———	—
-296	امجد حسین شاہ سکنہ دلے والی تحصیل و ضلع میانوالی	"———	"———	—
-297	امیر نواب موضع الودالی تحصیل و ضلع میانوالی	"———	"———	—
-298	ظفر اقبال جناح کالونی میانوالی	"———	"———	—
-299	سید رسول پھاتی جویاں والی تحصیل و ضلع میانوالی	"———	"———	—

-300	حبیب اللہ خان موضع الووالی تحصیل و ضلع میانوالی	____"____	____"____	---
-301	محمد نواز موضع ڈاکو والا ڈاکخانہ شادیا تحصیل و ضلع میانوالی	____"____	____"____	---
-302	فیاض الرحمان خان روکڑی تحصیل و ضلع میانوالی	____"____	____"____	---
-303	عطا محمد موضع کندیاں تحصیل و ضلع میانوالی	____"____	____"____	---
-304	محمد صدیق موضع الووالی تحصیل و ضلع میانوالی	سیکرٹری یونین کونسل سکیل-5	جی ہاں	---
-305	محمد رمضان محلہ میانہ تحصیل و ضلع میانوالی	نائب قاصد سکیل-1	____"____	---
-306	عنایب اللہ شہباز خیل تحصیل و ضلع میانوالی	____"____	____"____	---
-307	عبدالستار سکنہ وٹواں والا ڈاکخانہ سمندر والا ضلع میانوالی	روڈ رولر ڈرائیور سکیل-4	____"____	---

308-	محمد افضال خان موضع رمباز کھیلانوالہ ڈاکخانہ ہاتھی خان میانوالی	ایضاً	ــــــ"	—
309-	محمد عباس چک نمبر 6/5 ایم ایل میانوالی	چوکیدار سکیل-1	ــــــ"	—
310-	عبدالستار موضع پپلاں میانوالی	خاکروب سکیل 1	ــــــ"	—
311-	محمد حسین موضع قرمشانی تحصیل عیسیٰ خیل ضلع میانوالی	ایضاً سکیل 1	ــــــ"	—
312-	منظور حسین موضع کمال تھین ڈاکخانہ چک 36/ٹی ڈی اے بھکر	سیکرٹری یونین کونسل سکیل-5	ــــــ"	—
313-	محمد افضل چک 80-اے/ایم ایل بھکر			
314-	بشیر حسین موضع کھاوڑ کلاں بھکر	ایضاً	ــــــ"	—
315-	ملازم حسین شاہ موضع فاضل بل کور کوٹ بھکر	ایضاً	ــــــ"	—
316-	مرید عباس شاہ موضع دریا خان بھکر	ایضاً	ــــــ"	—

317-	نصراللہ خان وارد نمبر2 بھکر	سیکرٹری یونین کونسل سکیل-5	جی ہاں	—
318-	محمد امیر جنوبی اعوان والا تحصیل ضلع بھکر	ایضاً	——"——	—
319-	غلام اصغر بمقام شحانی ضلع بھکر	ایضاً	——"——	—
320-	محمد اشرف چک 80-اے/ایم ایل ڈاکخانہ بہل ضلع بھکر	ایضاً	——"——	—
321-	محمد بشیر محلہ ملکانوالہ گڈولہ روڈ بھکر	چوکیدار سکیل-1	——"——	—
322-	محمد اکرم چک 67-ایم ایل تحصیل منکیرہ ضلع بھکر	نائب قاصد سکیل-1	——"——	—
323-	امان اللہ بستی جنڈہیر موضع گجا ضلع بھکر	ایضاً	——"——	—
324-	فتح محمد شاہیاں والہ تحصیل کلور کوٹ ضلع بھکر	ایضاً	——"——	—
325-	محمد رمضان حسن والا ضلع بھکر	ایضاً	——"——	—
326-	غلام سرور چک 72-ٹی ڈی اے بھکر	ایضاً	——"——	—

-327	حامد مختار خان بلاک نمبر20 سرگودھا	ٹریسر سکیل-5	____"____	—
-328	محمد مطلوب محلہ دھرم شالہ مٹھا مٹھانوانہ ضلع خوشاب	سیکرٹری یونین کونسل سکیل-5	____"____	—
-329	محمد ظفر بٹ موضع شاہ پور شی سرگودھا	ایضاً	____"____	—
-330	خضر حیات محلہ گوجرانوالہ خوشاب	چوکیدار سکیل-1	____"____	—
-331	محمد سرفراز انجم شاہ پور شی	جونیئر کلرک سکیل-5	____"____	—
-332	طارق رؤف احمد محلہ غازیاں والا خوشاب	جونیئر سکیل-5	جی ہاں	—
-333	فتح محمد موضع ناری شمالی خوشاپ	نائب قاصد سکیل-1	____"____	—
-334	غلام نصیر سکنہ مٹھانوانہ خوشاب	ایضاً	____"____	—
-335	عاشق محمد موضع شجاع آباد ملتان	اسسٹنٹ سکیل-11	____"____	—
-336	محمد علی چک 10/14 آر خانیوال	ایضاً	____"____	—
-337	ضمیر احمد 73-فاروق پورہ اولڈ شجاع آباد روڈ ملتان	اکاؤنٹس کلرک سکیل-7	____"____	—
-338	اللہ دتہ 5-کاسی کبیر والا خانیوال	سب انجینئر سکیل-11	____"____	—
-339	امتیاز علی محلہ چاہ دوہڑہ پاکپتن شریف	ایضاً	____"____	—

-340	میر حسن میر چک 142-10 آر خانیوال	ایضاً	____"____	—
-341	محمد علی مکان نمبر 1202 وارڈ نمبر 6 میلسی ضلع وہاڑی	سٹینوگرافر سکیل۔12	____"____	—
-342	محمد شفیق چک 83 ڈبلیو بی وہاڑی	ایضاً	____"____	—
-343	محمد افضل 28 مکان نمبر منظور آباد ملتان	جونیئر کلرک سکیل۔5	____"____	—
-344	مختار احمد موضع اسماعیل پورہ پوسٹ آفس کروڑ پکا تحصیل لودھراں ضلع ملتان	ایضاً	____"____	—
-345	مہر علی سمن آباد ملتان	ایضاً	____"____	—
-346	شہزاد احمد نیو ملتان کالونی ملتان	سیکرٹری یونین کونسل سکیل۔5	____"____	—
-347	محمد انیس شہزاد گلگشت کالونی ملتان	سیکرٹری یونین کونسل سکیل۔5	جی ہاں	—
-348	محمد مظہر حسین علی پور سادات شجاع آباد ملتان	ایضاً	____"____	—
-349	عرفان رفیق بد حلہ سنت ملتان	ایضاً	____"____	—
-350	نذیر احمد میرن شجاع آباد ملتان	ایضاً	____"____	—
-351	بابر علی شاہ شمس آباد ملتان	ایضاً	____"____	—

-352	منور احمد 6/5 ون یونٹ کالونی ملتان	جونیئر کلرک سکیل-5	____"____	---
-353	مظہر حسین 6/7 ون یونٹ کالونی ملتان	ایضاً	____"____	---
-354	نصیر احمد چک نمبر 9/90 ایل ساہیوال	ایضاً	____"____	---
-355	فیاض حسین چک نمبر 12/97 ایل ساہیوال	سیکرٹری یونین کونسل سکیل-5	____"____	---
-356	نور محمد چک نمبر 97/ای بی ساہیوال	ایضاً	____"____	---
357	محمد اسلم موضع ہڑپہ ساہیوال	ایضاً	____"____	---
-358	نجی سرور کوٹ ہیرا سنگھ ساہیوال	نائب قاصد سکیل-1	____"____	---
-359	محمد ایاز 114-9 ایل ساہیوال	چوکیدار سکیل-1	____"____	---
-360	محمد شریف 34/ای بی ساہیوال	نائب قاصد سکیل-1	____"____	---
-361	سجاد حسین 91-6 آر ساہیوال	ایضاً	____"____	---
-362	محرم حسین 11/8 ایل ساہیوال	ایضاً	____"____	---
-363	محمد صدیق 47/ای بی ساہیوال	چوکیدار سکیل-1	____"____	---
-364	عبدالمجید 145-ای بی ساہیوال	نائب قاصد سکیل-1	جی ہاں	---
-365	محمد اکرم بونگا حیات ساہیوال	چوکیدار سکیل-1	____"____	---
-366	افضال احمد 30-11 ایل ساہیوال	نائب قاصد سکیل-1	____"____	---

-367	محمد اقبال موضع ملکہ ہانس ساہیوال	ایضاً	____"____	—
-368	شوکت علی 15-ای بی ساہیوال	چوکیدار سکیل-1	____"____	—
-369	محمد رفیق 5/78 آر ساہیوال	نائب قاصد سکیل-1	____"____	—
-370	محمد حنیف چک نمبر 83/ڈبلیو بی وہاڑی	جونیئر کلرک سکیل-5	____"____	—
-371	صفدر اقبال چک نمبر 114/ڈبلیو بی وہاڑی	ایضاً	____"____	—
-372	فقیر محمد موضع جلاجیم تحصیل میلسی ضلع وہاڑی	نائب قاصد سکیل-1	____"____	—
-373	مشتاق احمد چک نمبر 171/ای بی بورے والہ ضلع وہاڑی	ایضاً	____"____	—
-374	محمد یوسف چک نمبر 48/ڈبلیو بی وہاڑی	ایضاً	____"____	—
-375	اللہ دتہ چک نمبر 39/ڈبلیو بی وہاڑی	ایضاً	____"____	—
-376	محمد رمضان چک نمبر 43/ڈبلیو بی تحصیل و ضلع وہاڑی	روڈ رولر ڈرائیور سکیل-4	____"____	—

377-	خادم حسین چک نمبر487/ای بی وہاڑی	چوکیدار سکیل-1	____"____	—
378-	نور اسلام چک نمبر8/6اے آر میاں چنوں ضلع خانیوال	سیکرٹری یونین کونسل سکیل-5	____"____	—
379-	شاہین طارق موضع چراہ گاہ بیلا ڈاکخانہ سردار پور تحصیل کبیر والا ضلع میانوالی	سیکرٹری یونین کونسل سکیل-5	جی ہاں	—
380-	نعیم اختر اسلام پورہ ضلع خانیوال	ایضاً	____"____	—
381-	عمران امیر مکان نمبر43/اے بلاک 9 ضلع خانیوال	ایضاً	____"____	—
382-	محمد شریف مکان نمبر46 بلاک 9 خانیوال	ایضاً	____"____	—
383-	شبیر احمد چک نمبر109ڈاکخانہ خاص میاں چنوں خانیوال	ایضاً	____"____	—
384-	عبدالستار ٹی لوڈن تحصیل جامپور ضلع راجن پور	ٹیکنیکل اسسٹنٹ سکیل-10	____"____	—
385-	سلیم نواز کوٹ فیضانی تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان	سب انجینئر سکیل-11	____"____	—
386-	محمد صدیق بلاک ڈبلیو مکان نمبر11	سٹینوگرافر سکیل-12	____"____	—

	ڈی جی خان			
387-	مختار احمد موہوال کالونی راجن پور	ایضاً	____"____	—
388-	محمد عمر سیال شریف شجرہ ٹاؤن مظفر گڑھ	ایضاً	____"____	—
389-	پرویز اقبال موضع چھارہ ضلع لیہ	پراجیکٹ اسسٹنٹ سکیل-10	____"____	—
390-	طاہر سلیم تونسہ شریف ڈی جی خان	ایضاً	____"____	—
391-	عبدالمجید موضع ملکاری ڈاکخانہ جھوک اترا ضلع ڈیرہ غازی خان	ڈرافٹ مین سکیل-11	____"____	—
392-	اللہ وسایا موضع شاہ صدر دین ڈیرہ غازی خان	سب انجینئر سکیل-11	جی ہاں	—
393-	نعمت اللہ وہاوہ تونسہ ضلع ڈی جی خان	پراجیکٹ اسسٹنٹ سکیل-10	____"____	—
394-	محمد انور خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ	پراجیکٹ اسسٹنٹ سکیل-10	____"____	—
395-	عزیز احمد ٹھوکر تحصیل تونسہ ڈی جی خان	سب انجینئر سکیل-11	____"____	—

396-	محمد اقبال موضع کوٹلہ لوڈن ضلع راجن پور	ڈرائنس مین سکیل۔11	____"____	---
397-	جاوید علی جاوید محلہ بخاری والا مظفر گڑھ	اکاؤنٹس کلرک سکیل۔7	____"____	---
398-	محمد رفیق تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد	ایضاً	____"____	---
399-	مرید حسین دمری والا جنوبی علی پور ضلع مظفر گڑھ	سیکرٹیری یونین کونسل پے سکیل 5	____"____	---
400-	حافظ محمد ریاض موضع مہو تحصیل و ضلع مظفر گڑھ	ایضاً	____"____	---
401-	زبیر احمد موتوئی تحصیل و ضلع مظفر گڑھ	ایضاً	____"____	---
402-	رانا فدا حسین موضع ولی داد خولنگ تحصیل و ضلع مظفر گڑھ	ایضاً	____"____	---
403-	عبدالغفور موضع مراد پور جنوبی ضلع مظفر گڑھ	ایضاً	____"____	---
404-	ریاض حسین پاتی در یکہ ضلع مظفر گڑھ	سیکرٹری یونین کونسل سکیل۔5	جی ہاں	---

405-	عبدالغفور چک نمبر605/ٹی ڈی اے کوٹ ادو مظفر گڑھ	ایضاً	"	—
406-	غلام حیدر موری والا تحصیل و ضلع مظفر گڑھ	ایضاً	"	—
407-	محمد ظفر اللہ چک نمبر536/ٹی ڈی اے کوٹ ادو مظفر گڑھ	ایضاً	"	—
408-	جاوید اقبال موضع دوابہ ضلع مظفر گڑھ	ایضاً	"	—
409-	محمد یاسین موضع بھاگ والی ضلع مظفر گڑھ	نائب قاصد سکیل-1	"	—
410-	ظہور حسین خانپور شمالی مظفر گڑھ	ایضاً	"	—
411-	امتیاز حسین بستی مہران مظفر گڑھ	ایضاً	"	—
412-	فیض بخش موضع ہرپا ضلع مظفر گڑھ	ایضاً	"	—
413-	اللہ دتہ چاہ بھاگ والا ضلع مظفر گڑھ	ایضاً	"	—
414-	غلام عباس محبوب والا ضلع مظفر گڑھ	ایضاً	"	—
415-	منظور حسین مکھن بیلا ضلع مظفر گڑھ	ایضاً	"	—
416-	غلام اکبر شاہ جہان پور تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ	ایضاً	"	—
417-	خادم حسین بیٹ سوہن کوٹ ادو ضلع	ایضاً	"	—

	مظفر گڑھ			
418-	منظور احمد مانک والا کوٹ ادو	نائب قاصد سکیل-1	جی ہاں	—
	مظفر گڑھ			
419-	محمد شریف موضع حاجی ضلع مظفر گڑھ	ایضاً	____"____	—
420-	محمد ریاض نصیر موضع کمکن ضلع	ایضاً	____"____	—
	مظفر گڑھ			
421-	محمد اقبال مہارا تحصیل و ضلع	ایضاً	____"____	—
	مظفر گڑھ			
422-	عبدالمجید موضع مہران ضلع مظفر گڑھ	ایضاً	____"____	—
423-	محمد اقبال موضع یار ادھا ضلع	ایضاً	____"____	—
	مظفر گڑھ			
424-	ارشد علی موضع روہیلاں والی ضلع	چوکیدار سکیل-1	____"____	—
	مظفر گڑھ			
425-	محمد ہاشم موضع ڈیرہ دین پناہ تحصیل	ایضاً	____"____	—
	کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ			
426-	عبدالحمید بائی والی ضلع مظفر گڑھ	چوکیدار	____"____	—
427-	ازدار حسین کوٹلہ حاجی شاہ ضلع لیہ	جونیئر کلرک سکیل-5	____"____	—

428-	محمد ایوب وارڈ نمبر9 تحصیل و ضلع لیہ	ایضاً	____"	____	—
429-	سیف اللہ چک نمبر125/ٹی ڈی اے ضلع لیہ	سیکرٹری یونین کونسل سکیل-5	____"	____	—
430-	محمد یعقوب چک نمبر144/ٹی ڈی اے ضلع لیہ	ایضاً	____"	____	—
431-	سعید احمد چک نمبر457/ٹی ڈی اے لیہ	ایضاً	____"	____	—
432-	خالد محمود چک نمبر90/اے ٹی ڈی اے لیہ	ایضاً	____"	____	—
433-	محمد انور معرفت یعقوب میڈیکل سٹور کوٹ سلطان ضلع لیہ	سیکرٹری یونین کونسل سکیل-5	جی ہاں		—
434-	محمد عارف موضع کروڑ ضلع لیہ	نائب قاصد سکیل-1	____"	____	—
435-	لیاقت علی رکھ قادرہ تحصیل روجان ضلع راجن پور	سیکرٹری یونین کونسل سکیل-5	____"	____	—
436-	غلام شبیر ساہیوالا ضلع راجن پور	ایضاً	____"	____	—
437-	بہادر حسین کوٹ ضلع راجن پور	ایضاً			

438-	محمد اظہر موضع راجن پور ضلع راجن پور	ایضاً	____"____		---
439-	نور محمد موضع راجن پور ضلع راجن پور	ایضاً	____"____		---
440-	سید حسنین عباس شاہ موضع راجن پور ضلع راجن پور	ایضاً	____"____		---
441-	عبدالماجد کوٹ مٹھن ضلع راجن پور	جونیئر کلرک سکیل-5	____"____		---
442-	عبدالرحیم اللہ آباد تحصیل جام پور ضلع راجن پور	ایضاً	____"____		---
443-	جاوید اقبال کچہ میانوالی تحصیل روجان ضلع راجن پور	ایضاً	____"____		---
444-	عبدالرحمان موضع ونگ تحصیل و ضلع راجن پور	نائب قاصد سکیل-1	____"____		---
445-	عبدالقدیر روجان ضلع راجن پور	ایضاً	____"____		---
446-	نذیر احمد تحصیل و ضلع راجن پور	چوکیدار سکیل-1	____"____		---
447-	محمد شفیع کوٹ مٹھن تحصیل و ضلع راجن پور	چوکیدار سکیل-1		جی ہاں	---
448-	نذر حسین تحصیل و ضلع راجن پور	خاکروب سکیل-1	____"____		---

449-	سید حاجی حسین ہادی سکنہ چک نمبر پنڈی تحصیل و ضلع گجرات	جونیئر کلرک سکیل-5	____"____	—
450-	جاوید اقبال مکان نمبر2 محلہ مغلپورہ وارڈ نمبر الالہ موسیٰ ضلع گجرات	ڈرائیور سکیل-4	____"____	—
451-	محمد اصغر موضع لہری ڈاکخانہ ٹھٹھہ رائے بہادر ضلع گجرات	چوکیدار سکیل-1	____"____	—
452-	محمد اصغر چک سندھاریا لالہ موسیٰ ضلع گجرات	کک سکیل-1	____"____	—
453-	محمد حنیف موضع مرواہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات	نائب قاصد سکیل-1	____"____	—
454-	محمد اشرف موضع بیگا مہوج پور گجرات	ایضاً	____"____	—
455-	شوکت علی چکوری شور غازی گجرات	ایضاً	____"____	—
456-	عبدالحکیم موضع شاہ جہانیاں ڈاکخانہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات	چوکیدار سکیل-1	____"____	—
457-	بشیر احمد موضع و ڈاکخانہ کنجاں محلہ وڈا پجاں ضلع گجرات	نائب قاصد سکیل-1	____"____	—

☆☆☆ گوشوارہ "ج"

30 اپریل 1985ء سے لے کر اب تک بھرتی شدہ افراد کی تعداد	بھرتی شدہ افراد کے نام اور پتہ جات	کیا بھرتی شدہ فرد اس پوسٹ کی تعلیمی قابلیت کے معیار پر پورا اترتا تھا
	1- امجد اکرم۔ سٹینو گرافر (بی-12) جہانگیر پارک۔ شاہدرہ ٹاؤن لاہور۔35	جی ہاں اہلکار نے مورخہ 31/5/36 کو نوکری سے استعفیٰ دے دیا تھا
	2- محمد طاہر جونیئر کلرک (بی-5)۔ مکان نمبر 46 گلی نمبر 44 مصطفیٰ آباد لاہور۔15	جی ہاں
	3 محمد ریاض جونیئر کلرک کرمانوالہ کالونی کوٹ لکھپت لاہور	جی ہاں
	4- ریاض احمد جونیئر کلرک مکان نمبر 101-FE وحدت کالونی لاہور	جی ہاں
	5- محمد بشیر خان نائب قاصد کشمیری محلہ لیاقت آباد لاہور	جی ہاں

سیکرٹری
پنجاب لوکل کونسلر الیکشن اتھارٹی لاہور

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

منگل 6 اکتوبر 1987ء

(سہ شنبہ 12 صفر 1408ھ)

جلد 11 - شمارہ 4

سرکاری رپورٹ

مندرجات

منگل 6 اکتوبر 1987ء

(بشمول جلد 11 شمارہ جات 1 تا 18)

صفحہ نمبر

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ ۳۰۵

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ۳۰۶

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ۳۴۱

اراکین اسمبلی کی رخصت ۳۵۸

مسئلہ استحقاق :-

عوامی سپورٹس کلب لاہور میں کتوں کی دوڑ کی آڑ میں قمار بازی ۳۶۹

تحاریک التوائے کار :-

انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں طلبا تنظیموں کے مابین تصادم ۳۸۱

مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹوں کا پیش کیا جانا ۳۹۴

مجلس قائمہ برائے زراعت منصوبہ بندی برائے ترقیات کا رپورٹ کا پیش کیا جانا ۳۹۵

قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)

گندم کی قیمت خرید کا تعین ۳۹۶

مختص کردہ نشستوں کی بنیاد پر داخلہ ۴۰۴

ہوائی اڈوں پر مسافروں کے ساتھ حفظ مراتب سلوک کرنا ۴۱۷

12 اگست کو قومی سطح پر منانے کیلئے تقاریب کا اہتمام ۴۲۲

صوبائی اسمبلی پنجاب

صوبائی اسمبلی پنجاب کا گیارہواں اجلاس

منگل 6۔ اکتوبر 1987ء

(سہ شنبہ 12 صفر 1408ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں صبح 9 بجے منعقد ہوا جناب سپیکر میاں منظور احمد وٹو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری علی حسین صدیقی نے پیش کیا۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَٰكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَٰكُمْ شُعُوبًا وَقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوٓا۟ ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ ٱللَّهِ أَتْقَىٰكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿١٣﴾ إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا۟ وَجَٰهَدُوا۟ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلصَّٰدِقُونَ ﴿١٥﴾ يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا۟ ۖ قُل لَّا تَمُنُّوا۟ عَلَىَّ إِسْلَٰمَكُم ۖ بَلِ ٱللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَىٰكُمْ لِلْإِيمَٰنِ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿١٧﴾ إِنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَٱللَّهُ بَصِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾

س حجرات آیت ۱۳-۱۵-۱۷-۱۸

لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنا دیئے تاکہ تم پہچانے جا سکو۔ اور اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز اور شریف وہ ہے جو سب سے زیادہ برائیوں سے پرہیز کرنے والا ہو۔

حقیقتاً مومن تو وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے۔ پھر وہ شک میں نہ پڑے اور اللہ کی راہ میں جان اور مال سے جہاد اور کوشش کی یہی لوگ ایمان میں سچے ہیں۔

کچھ لوگ آپ پر احسان رکھتے ہیں کہ وہ مسلمان ہو گئے ہیں۔ آپ کہہ دیں کہ اپنے مسلمان ہونے کا مجھ پر احسان نہ رکھو بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہو کہ اس نے تم کو ایمان کا رستہ دکھایا (اس کو تسلیم کرو اگر تم واقعی سچے مسلمان ہو۔

بلاشبہ اللہ آسمان و زمین کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے وہ دیکھ رہا ہے۔

وما علینا الا البلاغ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر۔ وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

تھل انہار کو پانی کی فراہمی

☆ 741 ملک ممتاز احمد بھچر۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت و برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) انہار تھل کا پانی کا منظور شدہ حصہ کیا ہے اور گذشتہ تین سالوں کے دوران مذکورہ انہار کو عملاً کتنا پانی فراہم کیا گیا۔

(ب) اگر مذکورہ بالا انہار سے بہم رسانی آب کم رہی ہو تو پانی کی رسد کو حصے کے مطابق یقینی بنانے کے لئے کیا تدابیر اختیار کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیر آبپاشی و قوت و برقی (سردار عارف رشید)

(الف) موسم گرما میں تھل کینال کا حصہ 6000 کیوسک ہے۔ موسم سرما میں اس کا حصہ مندرجہ ذیل ہے۔ اکتوبر ۔6000 کیوسک 'نومبر 5600 ' دسمبر جنوری 2000 کیوسک' فروری 3600 کیوسک ' مارچ 3600 کیوسک ۔ گذشتہ تین سالوں میں اتنا پانی فراہم کیا گیا ہے۔

(ب) تھل کینال سسٹم کے لئے پانی اس سے زیادہ درکار ہے کیونکہ قابل آبپاشی رقبہ زیادہ ہے موجودہ رقبہ کے مطابق 9500 کیوسک پانی درکار ہے اس کے مقابلہ میں صرف 7500 کیوسک پانی مہیا ہوتا ہے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے سندھ طاس کے پانی کے تنازعہ کا حل ہونا ضروری ہے۔

ملک ممتاز احمد بھچر۔ ضمنی سوال۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ تھل کینال کے علاوہ پنجاب کی کوئی نہر Rotation سے چلتی ہے؟

وزیر آب پاشی و قوت برقی۔ Rotation سے کافی نہریں چلتی ہیں۔ آگے ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب دے دیا جائے گا۔

جناب سجاد احمد چیمہ۔ ضمنی سوال۔ کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ جواب

کے آخر میں انہوں نے فرمایا ہے۔
"اس کمی کو پورا کرنے کے لئے سندھ طاس کے پانی کے تنازعہ کا حل ہونا ضروری ہے۔"
تو اس کے حل کے لئے حکومت پنجاب کیا کر رہی ہے اور اس کا تصفیہ ہونے کی کب تک توقع ہے؟

وزیر آب پاشی و قوت برقی۔ یہ Water Portion کا کیس ہے۔ اور یہ Council of Common Interest اسلام آباد میں ہے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ تین سال پہلے جب چشمہ جہلم لنک کینال کا سلسلہ اٹھایا گیا تھا تو پانی کے Portion کے لئے پنجاب گورنمنٹ نے کافی محنت کی تھی۔ اب یہ معاملہ وفاقی حکومت کے پاس ہے۔ اور ہم نے خط لکھ دیئے ہیں کہ ہمارا پانی کا جو حصہ ہے۔

On the Indus demand be given to us as soon as Possible.

ملک ممتاز احمد بچر۔ ضمنی سوال۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ عارضی انتظام کے تحت تھل کینال کا الاؤنس بڑھایا جا سکتا ہے؟ جس طرح چشمہ رائٹ بینک کینال کا پانی دو ہزار کیوسک تھا اور جناب صدر نے اس کو سات ہزار کیوسک کر دیا۔ تو کیا ریتلا علاقہ ہونے کی وجہ سے میانوالی، بھکر اور لیہ کو اس قسم کی رعایت دی جا سکتی ہے۔

وزیر آب پاشی قوت و برقی۔ جناب والا اس نہر کو Total Requirement 9268 کیوسک کی ضرورت ہے اور یہ نہر اتنا پانی دے نہیں سکتی اس کو Re-modelling کرنا پڑے گا جبکہ ECNEC کا یہ فیصلہ ہے۔ Apportionment of water کا فیصلہ نہ ہو جائے انڈس کینال پر کوئی ایسا پروجیکٹ Sanction نہ ہو جس سے نہر میں پانی بڑھایا جا سکتا ہو لہٰذا نہر کی جب Re modelling ہو جائے گی اور جب سندھ طاس کا جو تنازعہ ہے وہ ختم ہو گا اس کے بعد Re modelling ہو گی تو پھر اس نہر میں پانی بڑھایا جا سکتا ہے۔

تھل انہار سے آب رسانی میں اضافہ

☆742 ملک ممتاز احمد بھچر۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

پنجاب کے ہر نہری نظام میں فی ہزار ایکٹر اراضی کے لئے کتنا پانی مختص کیا گیا ہے۔

اگر تھل انہار کا حصہ ناکافی ہو تو حکومت تھل کے بنجر اور ریتلے علاقوں کو مزید آب رسانی کے لئے کوئی تدابیر اختیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تو ان کی نشاندھی کی جائے؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ (سردار عارف رشید)

(الف) پنجاب کی مختلف نہروں پر فی ہزار ایکٹر اراضی کے لئے مختلف واٹر الاؤنس مقرر ہیں جن کی تفصیل لف ہے۔

(ب) تھل کینال کے بنجر اور ریتلے علاقوں کو مزید آب رسانی کے لئے (Remodel) کرنا ضروری ہے جس کا انحصار سندھ طاس پانی کے تنازعہ کے حل پر ہے اس کے علاوہ تھل کا جو رقبہ ہے اس کی آبپاشی کے لئے گریٹر تھل پروجیکٹ (Greater Thal Project) کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے جس کی منظوری وفاقی حکومت کے زیر غور ہے۔

WATER ALLOWANCE OF CANALS OF PUNJAB

S.No:	Name of Canals	Perennial	Non-perennial
1.	Upper Jhelum Canal	3.03	3.25
2.	Lower Jhelum Canal	2.84	4.30
3.	Upper Chenab Canal	2.37	3.79
4.	Lower Chenab Canal	3.17	4.30
5.	Lower Bari Doab Canal	3.00	3.30
6.	M. R. Link (off-takes)	- . -	7.50
7.	B. R. B. D. (off-takes)	- . -	3.79
8.	Central Bari Doab Canal	3.22	- . -
9.	Depalpur Canal	- . -	5.50

10.	Pakpattan Canal	3.6	5.5
11.	Mailsi Canal	- . -	5.5
12.	Fordwah Canal	3.6	5.5
13.	Eastern Sadiqia Canal	3.6 to 4.5	- . -
14.	Eastern Gray Canal	- . -	- . -
15.	Bahawal Canal	2.5 to 4.0	5.5
16.	Qasim Canal	- . -	5.5 to 11.0
17.	Haveli Canal	3.00	4.8
18.	Rangpur Canal	- . -	4.8
19.	Panjnad Canal	4.20	5.5
20.	Abbasia Canal	4.25	5.50
21.	Thal Canal	3.18	- . -
22.	D. G. Khan Canal	- . -	6.36
23.	Muzaffargarh Canal	- . -	8.57
24.	Rawal Daim	- . -	- . -
25.	P. D. Khan Canal	- . -	- . -
26.	Namal Canal	- . -	- . -

ملک ممتاز احمد بچر۔ جناب والا کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ (Greater Thal Project) کا منصوبہ کہیں زیر غور ہے۔ یا وہ ختم کر دیا گیا ہے؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب والا میں نے ابھی یہ بتایا ہے کہ کوئی بھی منصوبہ نہیں ہو سکتا جب تک سندھ طاس کا جو منصوبہ ہے وہ حل نہ ہو جائے۔

ملک ممتاز احمد بچر۔ کیا حکومت پنجاب سندھ طاس کے فیصلے کے لئے مرکزی حکومت پر زور دے رہی ہے؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ چونکہ یہ پنجاب کا بہت اہم مسئلہ ہے اس لئے پنجاب حکومت زیادہ سے زیادہ زور دے رہی ہے کہ Apportionment of Water جلد سے جلد ہو جائے۔ اور جواب کے جزو ب میں دیکھیں گے اس میں لکھا ہے کہ Greater

Thal Project کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے جس کی منظوری وفاقی حکومت کے زیر غور ہے۔ یہ منصوبہ تیار ہے اور سارے کاغذات بھی وہاں ہیں ہر ایک چیز پہنچ چکی ہے۔

ملک ممتاز احمد بچر۔کیا یہ منصوبہ سلب کر دیا گیا ہے؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ ہرگز نہیں۔

چشمہ رائٹ بینک کینال کی توسیع

☆1339۔ سردار فتح محمد خان۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ چشمہ رائٹ بینک کینال کی توسیع کی منظوری تحصیل تونسہ اور ڈیرہ غازی خان تک ہو چکی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ علاقوں میں اس کی کھدائی کب شروع ہو گی اور کب تک مکمل ہو گی؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی (سردار عارف رشید)

(الف) گورنمنٹ نے چشمہ رائٹ بینک کی توسیعی کی منظوری تحصیل تونسہ اور ڈیرہ غازی خان تک دے دی ہے۔ جو کہ ایک سو بہتر(172) میل لمبی ہے۔ جسے مندرجہ ذیل تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

حصہ	لمبائی	مدت تکمیل	علاقہ
اول	52 میل	دسمبر 1986ء	ڈیرہ اسماعیل خان
دوئم	24 میل	دسمبر 1988ء	ڈیرہ اسماعیل خان
سوئم	96 میل	دسمبر 1991ء	تحصیل تونسہ ڈیرہ اسماعیل خان

(ب) وضاحت مذکورہ جزو الف میں ہو چکی ہے۔ سکیم کی منظوری ECNEC نے دی ہے۔ منصوبے پر عمل درآمد واپڈا کروا رہا ہے۔ منصوبے کے مطابق پہلا حصہ مکمل ہو گیا ہے۔ منصوبے کے دوسرے حصے میں تخمینہ لاگت اور ٹینڈر ہائے کے کاغذات مکمل ہو چکے ہیں۔ اور ٹھیکیداروں کو پری کوالیفائی کر کے ADB کو بھیجے جا چکے ہیں۔ بعد منظوری ایشین ڈویلپمنٹ بنک (ADB) کام شروع ہو گا۔ منصوبے کے دوسرے حصے کی تکمیل کے بعد تیسرا حصہ شروع ہو سکے گا۔

سردار فتح محمد خان۔ جناب والا اس علاقہ میں رود کوہیاں چلتی ہیں جس سے خطرہ ہے کہ وہ نہر کو Damage کر دیں گی۔ کیا اس سلسلے میں رود کوہیوں کو کنٹرول کرنے کا منصوبہ ہے؟

وزیر آب پاشی و قوت برقی۔ جناب والا اس قسم کا آگے سوال آ رہا ہے اس سے اس کا جواب آجائے گا کیونکہ رود کوہیوں کا جو سلسلہ ہے۔ Hill Turns کی بات ہو رہی ہے Hill Turns کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ نہر چشمہ رائٹ کینال بینک سے نکالی جا رہی ہے۔ اور اس کا آخری 96 میل کا حصہ تحصیل تونسہ اور تحصیل ڈیرہ غازی خان سے جاتا ہے رود کوہیوں کا جو مسئلہ ہے وہ اس سے بالکل علاوہ ہے۔ جہاں تک اس نہر کا تعلق ہے جب تک Hill Turns کو کنٹرول نہیں کیا جائے گا۔ یہ نہر کامیاب نہ ہے۔ جب تک رود کوہیوں کو کنٹرول نہیں کریں گے اس وقت تک یہ نہر کامیاب نہیں ہو سکتی۔

سردار فتح محمد خان۔ کیا یہ اپنے شیڈول کے مطابق بنے گی۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ پروگرام کے مطابق بنے گی بہرحال سکیم جاری ہے۔ اس کا پہلا حصہ مکمل ہو چکا ہے اس میں تھوڑی دشواری پیش آگئی ہے اس لئے میں نے کہا ہے اگر وہ Hill Turns کنٹرول ہو گئے تو پھر اس میں تاخیر نہ ہو۔

جناب سجاد احمد چیمہ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ چشمہ لنک کینال میں گذشتہ سال جب شگاف پڑ گیا تھا اس کی وجہ سے کافی علاقہ زیر آب آگیا تھا اور بہت زیادہ نقصان ہوا تھا۔ کیا انہی ٹھیکیداروں کو ہی اس کا اگلا حصہ ان کو ہی کوالیفائی کر کے دے دیا

گیا ہے۔ جنہوں نے پہلی کھیپ مکمل کی تھی؟

وزیر آب پاشی و قوت برقی۔ جناب والا! چشمہ رائٹ کینال بینک کی بات ہو رہی ہے۔ چشمہ کینال کوئی اور سکیم نظر نہیں آتی یہ تو رائٹ بنک کینال ہے۔ چشمہ جہلم لنک کینال ضرور ہے۔ اب مجھے یہ پتہ نہیں کہ کون سی کینال کی بات کر رہے ہیں۔ یہ ایک مختلف سوال ہے۔ اس کا اس سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جہاں تک ٹھیکیداروں کا تعلق ہے یہ معاملہ واپڈا کے متعلق ہے۔ صوبائی حکومت اس کام کو نہیں اٹھاتی۔ کہ وہ کس ٹھیکیدار کو دیتی ہے یا کسی ٹھیکیدار کو دیتی ہے۔ اس سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب سپیکر۔ جناب جنجوعہ صاحب۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ چشمہ رائٹ بنک کینال کا منصوبہ کس سال منظور ہوا تھا۔ اور اس کینال کی تعمیر کا کام کب شروع ہوا تھا۔

وزیر آب پاشی و قوت برقی۔ جناب والا 1970ء میں واپڈا نے حساب کیا تھا اور اس کی منظوری 1981ء میں ہوئی تھی۔ ECNEC نے کی تھی اور اس کی منظوری ہونے کے بعد فوری تعمیر شروع ہو گئی۔ اور اس کا فیز I 1986ء میں مکمل ہوا۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ اس کینال کی تعمیر پر کل کتنا سرمایہ خرچ ہو گا؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب سر ابھی مکمل نہیں ہوئی ہے میں کیسے کہہ سکتا ہوں کہ کتنا سرمایہ خرچ ہوا۔

میاں ریاض حسین پیرزادہ۔ میں سوالات کے بارہ میں جو اکثر اس ایوان میں کئے جاتے ہیں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ رول نمبر 45 پر یہ ہے۔

Rule 45 (n) "It shall not ask for information contained in documents easily accessible to the public or in ordinary works of reference."

تو ایوان میں کچھ ایسے سوالات کئے جاتے ہیں جن کی اطلاعات اکثر اخبارات میں بھی ہوتی ہیں۔ اور عام پبلک اس کو پڑھ سکتی ہے۔ اکثر یہ ہوتا ہے جیسا کہ ٹوانہ صاحب کو کل ایک ایسا سوال آیا تھا۔ اور اس کا جواب انہیں دینا پڑا وہ ایسا سوال تھا جس میں سرکاری

کاغذات کے متعلق اخباروں سے بھی اس کی معلومات لی جا سکتی ہے اور اس طرح کے سوالات سے ایوان کا وقت ضائع ہوتا ہے۔

جناب سپیکر۔ آپ کا Very Important پوائنٹ آف آرڈر بڑا Valid ہے۔

میانوالی برانچ کے چکوک کو پانی کی فراہمی۔

☆1666 سردار الطاف حسین۔ کیا وزیر آب پاشی و قوت برقی انہار از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اپر گوگیرہ ڈویژن محکمہ انہار کی میانوالی برانچ کی برجی نمبر 37۔ 38 لفٹ سائیڈ مورخہ 86/5/16۔ 15 کی درمیانی رات کو ٹوٹ گئی تھی۔ جس وجہ سے کھرڑیانوالہ اور شاہ کوٹ ڈسٹری بیوٹری پر واقع چکوک کو پانی نہ مل سکا اور موجودہ فصلات کو نقصان ہوا۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ میانوالی برانچ اس جگہ سے انہی ایام میں عرصہ دو تین سالوں سے ٹوٹ جاتی ہے۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ متذکرہ نہر کو سازش کے ذریعہ وہاں کے زمیندار منجی کی فصلات کاشت کرنے کے لئے نہر کاٹ دیتے ہیں۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب۔ ہاں میں ہو تو ان کے خلاف محکمہ نے کوئی کارروائی کی ہے تاکہ آئندہ کے لئے ان لوگوں کو ایسا کرنے سے روکا جا سکے اگر جواب نفی میں ہو تو اس کی وجہ بیان کی جائے؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ (سردار عارف رشید)

(الف) میانوالی برانچ کی برجی نمبر L/38۔ 37 مورخہ 86۔ 5/16۔ 15 کی درمیانی شب کو خود بخود نہیں بلکہ کٹ کیا گیا تھا۔ یہ درست ہے کہ کھرڑیانوالہ اور شاہکوٹ ڈسٹری بیوٹری پر واقعہ چکوک کو ایک دو دن پانی مہیا نہ ہو سکا۔

(ب) یہ بھی درست نہیں ہے کہ اس جگہ سے میانوالی برانچ گذشتہ تین سال سے کبھی نہیں ٹوٹی۔

(ج) جی ہاں یہ درست ہے کہ اس علاقہ کے زمینداروں چاول (موجی) کی کاشت کے ایام میں نہر کو کٹ کر لیتے ہیں۔

(د) نہر کاٹنے والوں کے خلاف حسب ضابطہ محکمانہ کارروائی کی گئی ہے پرچہ پولیس میں بھیجا گیا ہے اور کارروائی تاوان زیر عمل ہے۔

جناب سپیکر۔ سردار صاحب۔ آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار الطاف حسین۔ نہیں جناب!

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا۔ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ پندرہ سولہ مئی 86ء کی درمیانی شب ہونے والی کٹ سے کل کتنے رقبے کی فصل ناجائز آبپاشی تیار کی گئی تھی جس پر تاوان لاگو کرنے کی کارروائی کی جا رہی ہے؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب والا ٹوٹل رقبے کے متعلق میں شائد اس وقت نہ بتا سکوں بہرحال Divisional Canal Officer نے نوٹس دینے کے بعد اور پرچہ درج ہونے کے بعد 87۔10۔13 کو یہ کیس سننا ہے اور تاوان Recover کرنا ہے۔ اور ان زمینداروں کے خلاف اس میں Criminal Case بھی دائر ہو چکے ہیں اور اس Criminal Case میں وہ تھانے میں بھی رہ چکے ہیں اور وہ کیس بھی چل رہا ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب سپیکر۔ میرے سوال کا جواب نہیں آیا۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب والا اس وقت میں ٹوٹل رقبے کے متعلق نہیں بتا سکتا۔

جناب سپیکر۔ سردار صاحب! دیکھئے آپ کے پاس ہونا چاہیے۔

It is very much relevant to the question. یہ خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے کہ یہ جو نہر ٹوٹی ہے اس سے کتنا رقبہ آبپاش ہوا اور کتنے پر تاوان تشخیص ہوا۔ یہ تو اس سوال سے بڑا Relevant ہے۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب والا۔ Relevant ہے لیکن اس وقت میرے پاس اس کا جواب نہیں ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کو ایوان کی میز پر رکھ دونگا۔
جناب سپیکر۔ جنجوعہ صاحب یہ جواب سردار صاحب ایوان کی میز پر رکھ دیں گے۔
میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا۔ پرچہ جو پولیس میں درج کرایا گیا تھا وہ چالان ہوا یا عدم پتا داخل دفتر کر دیا گیا؟
وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب والا باقاعدہ چالان ہوا اور زیر سماعت ہے۔۔۔ جناب والا جواب آگیا ہے۔ وہ یہ کہ ولیج خانقاہ ایسٹ اس نہر پر واقع ہے اس کا ٹوٹل رقبہ ناجائز سیراب کیا گیا اور تین اس میں ملزم تھے۔ میاں ہاشم۔ میاں سردار شاہ اور میاں زمان شاہ۔

راولپنڈی ڈویژن کے بارانی علاقوں میں ٹیوب ویلوں کی نصیب

☆ 1881 جناب غلام سرور خان۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ راولپنڈی ڈویژن کے بارانی علاقہ میں جہاں زیر زمین پانی وافر اور میٹھا ہے۔ حکومت ٹیوب ویل لگانے کا پروگرام رکھتی ہے۔
(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس مقصد کے لئے اس سال کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟
وزیر آبپاشی و قوت برقی (سردار عارف رشید)
(الف) ڈائریکٹر جنرل آباد کی رپورٹ کے مطابق بارانی علاقہ میں جو پٹھوار کہلاتا ہے زیر زمین پانی کا سروے واپڈا کی وساطت سے 1982ء میں کرایا گیا جس کے اخذ شدہ نتائج کے مطابق علاقہ میں زیر زمین پانی کے ذخائر نہایت محدود ہیں۔ جہاں کہیں واٹر پاکٹ ہیں وہاں بھی پانی بہت گہرائی پر اور کم ہے زیر زمین پانی کے ریچارج (Recharge) کے بھی

مناسب ذرائع نہیں۔ اس کے لئے راولپنڈی ڈویژن کے بارانی علاقوں میں باقاعدہ ٹیوب ویلوں کی تنصیب قابل عمل نہیں۔ اور حکومت ٹیوب ویل لگانے کا کوئی پروگرام نہیں رکھتی۔

(ب) جزو (الف) بالا کے پیش نظر کیونکہ حکومت کے پاس کوئی منصوبہ نہیں ہے اس لئے جواب نفی میں ہے۔

موضع آر کی ڈوگراں اور جاجو پور کے درمیان برقی نالہ پر پل کی تعمیر۔

☆1916۔ ڈاکٹر شیلا بی چارلس۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل پسرور موضع آر کی ڈوگراں اور موضع جاجو پور کے درمیان ایک برساتی نالہ گزرتا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ نالہ میں پیشتر اوقات طغیانی آجاتی ہے۔ جس سے گردو نواح کے مواضعات کے عوام کو آمد و رفت میں سخت دقت پیش آتی ہے۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ نالے پر پل تعمیر کرنے کا فوری ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ (سردار عارف رشید)

(الف) موقع پر باقاعدہ نالہ نہیں ہے۔ بلکہ موسم برسات میں نالہ ڈیگ کی طغیانی کی وجہ سے صرف طغیانی کا پانی مواضعات میں سے گزرتا ہے۔

(ب) جب ڈیگ نالہ طغیانی میں آتا ہے تو اس کا کچھ پانی ان مواضعات کے نشیبی گزر گاہوں میں سے گزرتا ہے اور وہاں کے مکینوں کو دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(ج) محکمہ نہر کے پاس اس پر کوئی پل تعمیر کرنے کی سکیم زیر غور نہیں۔ اس علاقے میں پل کی تعمیر کا کام متعلقہ لوکل گورنمنٹ کے دائرہ کار میں ہے۔ البتہ محکمہ نہر کسی ڈیزائن یا

نقشہ وغیرہ کے لئے ان کی مدد کے لئے تیار ہے۔

ڈیک نالہ تحصیل شکر گڑھ پر بند کی تعمیر

☆ 1917۔ ڈاکٹر شیلہ بی چارلس۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ڈیک نالہ تحصیل شکر گڑھ اور تحصیل پسرور کو سراب کرتا ہے۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ نالہ میں اکثر طغیانی آجانے سے کھڑی فصلیں تباہ ہو جاتی ہیں۔ زمینیں برد ہو جاتی ہیں گھر مسمار ہو جاتے ہیں اور عوام بے گھر ہو جاتے ہیں۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نالہ کے ساتھ ساتھ تحصیل پسرور میں بند بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ایسا ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ (سردار عارف رشید۔)

(الف) درست ہے۔

(ب) نالہ ڈیک کی طغیانی کی وجہ سے نالہ ڈیگ کے ساتھ ساتھ واقع رقبہ میں سے کچھ رقبہ پر فصلیں خراب ہوتی ہیں۔ اور طغیانی کی وجہ سے کچھ لوگ متاثر ہوتے ہیں۔

(ج) سکیم تعمیر ڈگری فلڈ بند ڈیگ نالہ کے ساتھ ساتھ نامی قصبہ پسرور اور دیگر گردو نواح دیہات کی حفاظت کے لئے سکیم مکمل ہو چکی ہے۔ اور کارروائی برائے منظوری زیر عمل ہے۔ جیسے ہی مرکزی حکومت سے منظوری اور مطلوبہ رقم حاصل ہو گی۔ حفاظتی بند کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ اس بند کی لمبائی 22500 فٹ ہے۔ سکیم مذکور کا تخمینہ تقریباً 30 لاکھ روپے ہے۔

جناب سپیکر۔ کوئی ضمنی سوال ـــــ اگلا سوال۔

چودھری غلام احمد خاں۔ جناب والا۔ سوال نمبر 1917 کے متعلق آپ کی وساطت

سے عرض کرونگا کہ پہلے اس سوال کی تشریح ہو جانی چاہیے نالہ ڈیگ کا مقدر ایسا ہے کہ کبھی تو حکومت کی طرف سے جواب غلط آتا ہے اور کبھی سوال دینے والا ——————

جناب سپیکر۔ آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری غلام احمد خاں۔ جناب والا! یہ نالہ ڈیگ کے متعلق ہے۔

جناب سپیکر۔ تو یہ 1917 کے متعلق ہے؟

چودھری غلام احمد خاں۔ ہاں جی۔

جناب سپیکر۔ جی فرمائیے۔

چودھری غلام احمد خاں۔ جناب والا۔ نالہ ڈیگ پسرور اور نارووال میں بہتا ہے سوال دینے والے نے ڈیگ نالہ تحصیل شکر گڑھ پر بند کی تعمیر لکھا ہے۔ تو یہ بنیادی طور پر ہی غلط ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر۔ تو چودھری صاحب۔ آپ کا سوال کیا ہوا؟

چودھری غلام احمد خان۔ یہ تو جناب آپ کے توسل سے میری گزارش ہے کہ اس کی تصحیح ہونی چاہیے سوال ختم تو ہونا چاہیے۔

جناب سپیکر۔ آپ سوال کی تصحیح کرنا چاہتے ہیں یا جواب کی تصحیح کرنا چاہتے ہیں۔

چودھری غلام احمد خان۔ جناب والا جواب کی۔

جناب سپیکر۔ آپ کے خیال کے مطابق سوال کا کون سا حصہ غلط ہے۔

چودھری غلام احمد خان۔ یہ ہے جناب والا۔ نالہ ڈیگ کی طغیانی کی وجہ نالہ ڈیگ کے ساتھ ساتھ کچھ رقبہ پر فصلیں خراب ہوتی ہیں اور کچھ لوگ متاثر ہوتے ہیں۔ جناب والا سرکار جو چاہے وہ کہہ سکتی ہے لیکن جب برسات کا موسم ہوتا ہے تو یہ جو ندی ہے اس کی چوڑائی راوی سے کہیں زیادہ ہے اور اس کی جو تباہکاریاں ہیں ان کی متعلق اعداد و شمار اگر صحیح ہیں تو یقیناً دریا سے زیادہ تباہ کاریاں ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر۔ چودھری صاحب۔ آپ کو اس بات سے اختلاف ہے کہ یہ جو کہا گیا ہے کہ کچھ رقبہ خراب ہوتا ہے کچھ نہیں ہوتا بلکہ بہت زیادہ خراب ہوتا ہے۔

چودھری غلام احمد خان۔ جناب والا دریات بھی طغیانی کی نذر ہو جاتے ہیں جو ریکارڈ

سے بھی ثابت ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر۔ کیا اس پر آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری غلام احمد خان۔ نہیں ضمنی تو نہیں ہے اگر یہی پورا ہو جائے تو سارے ضمن پورے ہو جائیں گے۔ جناب والا میں نے تو گزارش کی ہے کہ وزیر موصوف ازراہ کرم یہ فرمائیں گے کہ انہوں نے یہ اعداد و شمار کہاں سے لئے ہیں؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب والا نہ ہی اعداد و شمار کا پوچھا گیا ہے اور نہ ہی اعداد شمار دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر۔ چودھری صاحب۔ کون سے اعداد و شمار کی بات کرتے ہیں۔

چودھری غلام احمد خان۔ جناب والا جواب میں لکھا ہے کہ کچھ لوگ متاثر ہوتے ہیں اور ارد گرد کا رقبہ متاثر ہوتا ہے انہوں نے زحمت تو گوارا کی ہے کچھ تو انہوں نے اعداد و شمار اکٹھے کئے ہیں تو جناب والا۔ اگر ہر بات پر یہ آجائے گا کہ اس کے لئے Fresh question ہو تو پھر تو یہ ہمیشہ Unprepared ہو کر آئیں گے۔

جناب سپیکر۔ چودھری صاحب۔ آپ کا یہ سوال کیا ہے؟

چودھری غلام احمد خان۔ جناب والا۔ میرا سوال یہ ہے کہ جب بھی نالہ ڈیگ میں طغیانی آتی ہے پچھلے سال ہی طغیانی کی وجہ سے بہت زیادہ علاقہ متاثر ہوا ہے ایک دو موضعات بھی صفحہ ہستی سے مٹ گئے ہیں وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ نالہ کے ساتھ ساتھ کا کچھ رقبہ متاثر ہوا ہے۔

جناب سپیکر۔ آپ اس کو علیحدہ سوال کی شکل میں دیجئے۔

چودھری غلام احمد خان۔ جناب والا۔ میں آپ کے توسل سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ پچھلے سال کتنا رقبہ متاثر ہوا ہے اور کتنے لوگ متاثر ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر۔ ہاں یہ بات ہوئی نا۔ جی وزیر آبپاشی و قوت برقی۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب والا۔ ڈیگ نالہ میں طغیانی کی وجہ سے بہت سارا علاقہ زیر آب آجاتا ہے اور اس کا ڈسچارج موسم برسات میں کافی زیادہ ہوتا ہے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں لیکن جناب والا اگر آپ جزو (ج) میں دیکھیں تو اس کو کنٹرول کرنے کی جو سکیم

30 لاکھ روپے کی ہے وہ برائے منظوری Federal Flood Commission کو بھیج دی گئی ہے اور انشاء اللہ اس سال منظوری کے بعد یہاں کام شروع ہو جائے گا۔ اور انشاء اللہ بہت سا رقبہ اور گھر بچ جائیں گے جو اس نالے میں طغیانی کی وجہ سے مسمار ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر۔ سردار صاحب۔ اصل سوال یہ ہے کہ پچھلے سال ڈیگ نالہ کی تباہ کاریوں کی وجہ سے کتنا رقبہ متاثر ہوا اور کتنے لوگ متاثر ہوئے؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب والا۔ یہ تو بہت زیادہ لوگ ہیں اگر ان کا اعداد و شمار نکالتے رہے یہ بہت زیادہ لوگ متاثر ہوئے ہیں اور بہت زیادہ رقبہ متاثر ہوا ہے۔

جناب سپیکر۔ آپ کا مطلب ہے کہ بے شمار لوگ متاثر ہوئے ہیں۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب والا۔ بے شمار لوگ متاثر ہوئے ہیں اس معاملے میں میں ان سے اتفاق کرتا ہوں اور اسی وجہ سے جناب والا آپ اس کا حل دیکھیں گے کہ تیس لاکھ روپے کا ایک منصوبہ فوراً Federal Flood Commission کو بھیجا گیا ہے جو انشاء اللہ بہت جلد منظور ہو جائے گا اور انشاء اللہ وہاں کام شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر۔ جناب چودھری صاحب۔ اب آپ کا جواب آچکا۔

چودھری غلام احمد خان۔ جناب والا۔ کچھ آچکا ہے لیکن یہ جو انہوں نے فرمایا ہے کہ تیس لاکھ روپے کی سکیم تیار ہوئی ہے میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ وہ بی۔ آر۔ بی کے اوپر کی طرف کام شروع ہو گا یا بی۔ آر۔ بی کے جنوب کی طرف کام شروع ہو گا وزیر صاحب یہ فرمائیں۔

جناب سپیکر۔ جی۔ وزیر آبپاشی و قوت برقی۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب والا۔ یہ سکیم بی۔ آر۔ بی کے نیچے کی طرف شروع ہو گی شکر گڑھ کے علاقے میں یہ سکیم بی۔ آر۔ بی کے اوپر بھی ہے اور نیچے بھی۔ بی۔ آر۔ بی کے اوپر شکر گڑھ کا علاقہ ہے اور نیچے باقی سیالکوٹ کا علاقہ ہے۔

جناب محمد صدیق انصاری۔ جناب سپیکر....

جناب سپیکر۔ جناب صدیق انصاری صاحب کیا آپ کا ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد صدیق انصاری۔ جی۔ ضمنی سوال ہے۔
جناب سپیکر۔ تو پہلے چودھری صاحب کا ضمنی سوال ہو جائے۔
جناب محمد صدیق انصاری۔ جناب ان کا جواب آگیا ہے۔
چودھری غلام احمد خان۔ جناب والا۔ میں سمجھ ہی نہیں سکا کہ وزیر آبپاشی و قوت برقی نے کیا جواب دیا ہے؟
جناب سپیکر۔ چودھری صاحب۔ سردار صاحب نے یہ کہا ہے کہ یہ جو سکیم تیار ہو رہی ہے اس کے بارے میں آپ نے پوچھا تھا کہ یہ کس جگہ تیار ہو رہی ہے آپ نے کون سی جگہ کا ذکر کیا ہے؟
چودھری غلام احمد خان۔ جناب والا۔ میں نے جناب کے توسل سے ان سے گزارش کی ہے کہ بی۔ آر۔ بی کے کس طرف یہ کام شروع ہو رہا ہے۔ یہ جو سکیم انہوں نے بنائی ہے اس کے بارے میں انہوں نے کاغذات بھی دیکھے ہوں گے۔ نقشے بھی دیکھے ہوں گے اس لئے وہ یہ بتائیں کہ بی۔ آر۔ بی کے کس طرف اس بند بنانے کا کام شروع ہو گا۔
جناب سپیکر۔ جی وزیر آبپاشی و قوت برقی۔
وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب والا میں نے ابھی بتایا ہے کہ ڈیگ نالہ بی۔ آر۔ بی کے نیچے سے گزرتا ہے اور ڈیگ نالہ بی۔ آر۔ بی کے اوپر کے حصے میں بھی اس کی سکیم ہے اور نیچے کے حصے میں بھی سکیم ہے یہ ٹوٹل ڈیگ نالہ سکیم پر کام ہو گا۔ تاکہ متاثرہ علاقوں میں طغیانی کی وجہ سے پانی نہ آسکے۔
جناب سپیکر۔ اس کا مقصد ہے کہ اوپر بھی بی۔ آر۔ بی کی اسکیم ہے اور نیچے بھی بی۔ آر۔ بی کی سکیم ہے۔
چودھری غلام احمد خان۔ جناب والا آپ کے توسل سے وزیر صاحب کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ یہ جو ڈگری بند والی سکیم ہے یہ بی۔ آر۔ بی کے بہت نیچے کی طرف ہے وہ وزیر ہوتے ہوئے بھی نہیں جانتے کہ یہ سکیم کہاں سے شروع ہو رہی ہے یہ بی۔ آر۔ بی کے نیچے جنوب کی طرف سے شروع ہو رہی ہے۔
وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ یہ جناب والا Phase - I ہے اور حقیقت ہے کہ جب

پانی نیچے آ جاتا ہے جہاں کی یہ بات کر رہے ہیں تو وہاں پر پانی پھیلاؤ کی وجہ سے باہر نکلتا ہے تو پہلے ہمیں وہاں کی سکیم کو چلانا ہے اور Phases میں ہی ہم ٹوٹل سکیم آخیر تک لے جائیں گے اوپر بھی اور نیچے بھی۔ یہ بات نہیں ہے ڈیگ نالہ میں نے اوپر سے نیچے تک ایک ایک انچ پھرا ہے۔ آپ بتایئے میں آپ کو ایک ایک گاؤں بتا دیتا ہوں۔

چودھری غلام احمد خان۔ اگر حضور اجازت دیں تو میں وزیر موصوف سے ایک اور سوال پوچھ سکتا ہوں۔؟

جناب سپیکر چودھری صاحب۔ آخری سوال۔

چودھری غلام احمد خان۔ چونکہ یہ وزیر آبپاشی ہیں اور بند کا تعلق بھی ان سے ہے میں جناب والا۔ وزیر صاحب کی خدمت میں نہایت ادب سے گزارش کروں گا کہ جب بند بنائے جاتے ہیں تو کیا اوپر سے شروع کئے جاتے ہیں یا نیچے سے شروع کئے جاتے ہیں۔ اگر تباہ کاریوں سے لوگوں کو نجات دلانا ہے تو ہمیشہ اوپر سے ہی شروع ہوتے ہیں نیچے کا کون سا منطق اور فلسفہ ہے۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب والا۔ میرے خیال میں شاید ٹیکنیکل اور ان کو پتہ نہیں کہ جب بھی سیلاب دریا یا نالے میں آتا ہے تو پانی جب کناروں سے باہر نکلتا ہے یہ ہمیشہ نیچے آکر نکلتا ہے کبھی اوپر کے علاقے میں نہیں نکلتا اور دوسرا کٹاؤ نہیں ہوتا جہاں بھی سیلاب Recede کرتا ہے تو کٹاؤ شروع ہوتا ہے۔ اور کٹاؤ کی وجہ سے نیچے کے حصے میں زیادہ پھیلاؤ ہو گا لہٰذا اس کو کنٹرول کرنے کے لئے نیچے کے حصے کو کنٹرول کرنا پڑتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ اوپر کی طرف جانا پڑتا ہے اب آپ اگر دریاؤں میں دیکھیں جناب تو چھاؤنی کے علاقے میں بند نہیں بنائے جاتے اور جب نیچے ڈرین میں پانی زیادہ آجاتا ہے تو پھر بند بنائے جاتے ہیں تاکہ دریا کا رخ سیدھی سمت میں رہ سکے اور کٹاؤ بھی نہ ہو اور جہاں کنارے گہرے نہ ہوں وہاں سے پانی بھی نہ اچھلے۔

جناب سپیکر۔ جناب محمد صدیق انصاری۔

جناب محمد صدیق انصاری۔ جناب سپیکر وزیر موصوف نے یہ جواب دیا ہے کہ نالہ ڈیگ کی بے شمار تباہ کاریاں ہیں جس کا شمار تاحال ممکن ہے جو نہیں کیا گیا تو میں وزیر

صاحب سے یہ پوچھوں گا کہ اس کا شمار کس ادارہ نے کرنا تھا اور اگر کیا ہے تو کتنا ہے؟ اگر نہیں کیا گیا تو اس ادارہ کو شمار کرنے کے لئے حکومت نے حکم دیا ہے؟

جناب سپیکر۔ یہ ضمنی سوال پہلے ہو چکا ہے۔ اگلا سوال جناب غلام سرور بخاری....

راولپنڈی ڈویژن کے بارانی علاقہ میں سمال ڈیمز کی تفصیلات۔

☆1925۔ جناب غلام سرور خان۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) راولپنڈی ڈویژن کے بارانی علاقہ جات میں کتنے سمال ڈیمز بنائے گئے ہیں۔

(ب) ہر ڈیم کی لاگت کیا ہے۔

(ج) ہر ڈیم سے جو رقبہ آبپاشی ہوتا ہے اس کی تفصیل بتائی جائے۔

(د) ہر ڈیم سے سیراب ہونے والی زمین کا کل آبیانہ کتنا لیا جاتا ہے؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ (سردار عارف رشید)۔

راولپنڈی ڈویژن کے بارانی علاقہ جات میں کل 17 سمال ڈیمز بنائے گئے ہیں۔ جن کے کوائف درج ذیل ہیں۔

(الف) نام ڈیم

قلعہ بندی کنبور بنلور سپالہ رتی کس چینی بور مریت

(ب) کل لاگت لاکھ روپے

14.90 56.55 1.13 5.24 6.80 67.70 3.32

(ج) کل رقبہ ایکڑ میں۔

852 270 51 112 396 510 116

(د) سالانہ آبیانہ

سالانہ آبیانہ روپوں میں۔

26520 8048 1433 3247 14300 15899 5397

کھسالہ ڈونگی نرالی گرب دھرناں کھوکھرزر سمرلک
228.34 15.9513.39 9.73 14.67165.70
1963 296 462 102 109 193
70185 11221 17332 3795 5302 8317
ڈھوک ٹاھلیاں ولانہ (گھراٹ) (17ڈیمز)
143ء10 140ء08 11ء50
290 1440 609
22732 حال ہی میں 11650
مکمل ہوا ہے۔

جناب سپیکر۔ سردار صاحب۔ شاید بھول گئے ہیں کہ ابھی انہوں نے اس سوال کا جواب دینا ہے۔

جناب سپیکر۔ دراصل کچھ صورت یہ ہے کہ پہلے وزراء صاحبان سے درخواستوں پر کارروائی جو ہے یہ کوئی آدھا ٹائم گزر جانے کے بعد شروع ہوتی ہے لیکن آج پتہ نہیں کیا سبب ہے کہ وقفہ سوالات میں ہی یہ شروع ہو گئی ہے۔

آوازیں۔ وائیں صاحب آج آئے ہیں۔

جناب سپیکر۔ وائیں صاحب آج کئی روز کے بعد آئے ہیں۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ وائیں صاحب اجلاس کے بعد اپنے کمرے میں تشریف رکھیں اور کم از کم دو گھنٹے مہربانی کر کے تشریف رکھیں تاکہ جملہ اراکین کے کام ہو سکیں....

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب غلام حیدر وائیں (وزیر صنعت)۔ میں آپ کا بیحد شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے یہ موقع عنایت فرمایا..... (قہقہے)

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب سپیکر اس سوال کے جواب میں کافی Details ہیں اس لئے میں یہ کہوں گا کہ .. It will be considered as read. کیونکہ اس میں Figure Work بہت زیادہ ہے۔

جناب سپیکر۔ یہ On his behalf. ہے تو It will be taken as read.

(قطع کلامیاں)

No interruption please. It will be taken as read.

Any Supplementary question

سردار غلام عباس۔ جناب والا میں یہ پوچھنے کی جسارت کروں گا کہ جن ڈیمز سے زمینداروں کو پانی فراہم کیا جا رہا ہے ان کی شرح آبیانہ فی ایکڑ برابر ہے یا مختلف ہے۔

Mr. Speaker: Chaudhari Sahib. Kindly don't entertain.

I would request Minister for Agriculture. Kindly don't entertain.

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب سپیکر بارانی علاقہ جات میں جہاں پر یہ سمال ڈیمز تعمیر ہیں وہاں شرح آبیانہ ہر معاملے میں ایک جیسی نہیں ہے۔ ویسے زیادہ فرق نہیں ہے... (قہقہے) اس کی ایک وجہ ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ کئی ڈیمز ایسی جگہوں پر تعمیر ہوئے ہیں کہ جہاں بہت مشکل سے ڈیم تعمیر ہوتا ہے وہاں اس کی لاگت بہت زیادہ آتی ہے۔ اس وجہ سے جو آبیانہ ہے وہ ذرا زیادہ ہوتا ہے اور جہاں پر ڈیمز کسی Erosion پر بنائے جاتے ہیں وہاں پر شرح آبیانہ کم ہوتی ہے اور جہاں Dolomite Rocks اور Limestone اور Dolomite mixed rocks پر بنائے جاتے ہیں وہاں پر تھوڑی سی آبیانہ کی شرح زیادہ ہوتی ہے ویسے زیادہ فرق نہیں ہے۔

جناب سپیکر۔ جی! سردار صاحب ضمنی سوال ہے؟

سردار غلام عباس۔ جی جناب والا میں یہ پوچھنے کی جسارت کروں گا کہ اگر یہ شرح آبیانہ برابر نہیں ہے تو اس میں مختلف ڈیمز میں فرق کیا ہے؟ مثال کے طور پر یہ کھوکھر زر ڈیم یا دھرنال ڈیم کی شرح آبیانہ میں کیا فرق ہو گا؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ اس سوال کے جواب میں تفصیل ہے اگر یہ تفصیل آپ

دیکھ لیں تو آپ کو رقبہ جات کا بھی پتہ لگ جائے گا اور اس میں کھوکھر زر' کھوکھر پال' ڈھوک ٹاھلیاں' ڈھوک سہلے' گھراٹ میں کتنی آمدن ہے وہ ساری آپ دیکھ لیں تو آپ کو تفصیل سے پتہ لگ جائے گا کہ کیا فرق ہے؟

سردار غلام عباس۔ جناب سپیکر وزیر موصوف کو جو کاغذات مہیا کئے گئے ہیں اس میں شاید یہ تفصیل ہو اور جو ہمیں کاپی دی گئی ہے اس میں اتنی لمبی تفصیل نہیں ہے۔

جناب سپیکر۔ آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو تفصیل دی جائے تو وہ ایوان کی میز پر رکھ دیتے ہیں۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب سپیکر۔ اگر یہ مجھے ٹائم دے دیں تو میں آج ہی Calculale کر کے دے دیتا ہوں اگر وہ Calculate نہیں کر سکتے۔ شاید He is not very good in his arithmetic. اگر یہاں ان کو Divide کر لیں تو ابھی آپ کو پتہ چل جائے گا کہ

His writing and arithmetic is very poor.

جناب محمد رفیق۔ جناب سپیکر شاید وزیر موصوف ایک اچھے Calculator ہیں۔

جناب سپیکر۔ جناب محمد صدیق انصاری۔

جناب محمد صدیق انصاری۔ جناب سپیکر۔ میں وزیر موصوف سے دریافت کرنا چاہوں گا کہ اس طرز کی سکیم آیا دوسری ڈویژنوں میں بھی کسی بارانی ایریا میں متعارف کی جا رہی ہے جیسا کہ تحصیل شکر گڑھ بھی بارانی ایریا ہے۔ آیا کوئی ایسی سکیم زیر غور ہے یا آپ کرنے کے لئے تیار ہیں؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب سپیکر! اس سلسلہ میں یہ بات کہوں گا کہ شکر گڑھ کی تحصیل کا جو علاقہ ہے۔

This is the highest erosion area in probably the whole of Pakistan. ..... highest erosion..... Small dams are normally built on erosion for irrigation. Small dams on erosion are built for soil conservation in places where the erosion takes place.

کیونکہ اگر سمال ڈیمز کو Erosion پر بنا دیا جائے تو وہ تین چار سال کے بعد ٹوٹ جاتے ہیں لہٰذا جناب شکر گڑھ میں Soil conservation کے لئے Check dams بنا سکتے ہیں لیکن Irrigation کے لئے یہ ممکن نہیں ہے۔

جناب سپیکر۔ جی درست ہے شکریہ۔ اگلا سوال سردار نصراللہ خان دریشک۔۔

سردار غلام عباس۔ جناب سپیکر ضمنی سوال۔۔۔

جناب سپیکر۔ سردار صاحب آپ اگلے سوال پر ضمنی سوال کر لیجے گا سردار نصراللہ خان دریشک۔

رود کوہی کے نکاسی آب اور نازک مائینر سکیم کی منظوری میں کوتاہی کی وجوہات

☆ 1928۔ سردار نصراللہ خان دریشک۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع راجن پور میں رود کوہی کے پانی کی نکاسی کے خاطر خواہ انتظام نہ ہونے کی وجہ سے ہر سال کروڑوں روپیہ کی فصلات کا نقصان ہوتا ہے مگر تاحال انتظامیہ اور متعلقہ افسران مجاز کی طرف سے نکاسی آب کا کوئی بندوبست نہیں ہوا ہے۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ چھوٹے زمینداران و ابنوھان موضع ونگ کے دیرینہ مطالبہ کے پیش نظر چیف انجنیئر ملتان نے نازک ماتنر کی سکیم کو تقریباً عرصہ بارہ سال پہلے بغرض منظوری گورنمنٹ پنجاب کو بھجوایا تھا۔ مگر تاحال پنکھ تشنہ آب ہیں۔

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اب تک متذکرہ رود کوہی کے نکاسی آب اور نازک ماتیر کی سکیم کی منظوری کے سلسلہ میں کیا کارروائی کی گئی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں اور کب تک اس ضمن میں کارروائی کی جائے گی؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ (سردار عارف رشید)

(الف) یہ درست ہے کہ ہر سال فصل کا نقصان ہوتا ہے۔ کسی سال تو رود کوہی میں غیر

معمولی طغیانی کی وجہ سے کافی نقصان ہوتے ہیں۔ جیسا کہ 1978ء میں ہوا۔ اسکے بعد 1984ء اور 1985ء میں بھی کچھ نقصان ہوا یہ درست ہے کہ رود کوہی کے پانی کے نکاس کے لئے کوئی باقاعدہ ڈرینج کا انتظام نہیں ہے مگر یہ پانی جلد از جلد نہروں کو کاٹ کر دریا کی طرف نکال دیا جاتا ہے۔ تاہم ڈیرہ غازی خان و راجن پور کے اضلاع میں رود کوہیوں کے سیلابی پانی کو کنٹرول کر کے زمینوں کی سیرابی کے لئے استعمال میں لانے کے لئے نیجاک نے Feasibility study تیار کی ہے۔ اس تحقیق و تفتیش کی روشنی میں نیجاک نے ایک پائیلٹ پراجیکٹ بہ عنوان مٹھاون ہل ٹورنٹ مالیتی 597.1 لاکھ روپے ترتیب دے کر بذریعہ پنجاب گورنمنٹ مرکزی حکومت کو برائے منظوری ماہ مارچ 1986ء کو بھجوایا۔ مرکزی حکومت نے اس منصوبے کی Concept clearance مورخہ 27۔ نومبر 1986ء کو دے دی ہے۔ منصوبہ پر اٹھنے والے اخراجات کے لئے بیرونی امداد کے ملنے پر عمل درآمد شروع کر دیا جائے گا۔ منصوبے کے عمل درآمد کے بعد حاصل ہونے والے تجربات کی روشنی میں تحصیل تونسہ اور ڈیرہ غازی خان و راجن پور اضلاع کے دیگر علاقہ جات میں بہنے والی پہاڑی علاقوں اور رود کوہیوں کے پانی کو زرعی مقاصد کے لئے استعمال میں لانے کے لئے مزید سکیمیں تیار کی جائیں گی۔

(ب) یہ درست نہیں ہے نہ چیف انجنیئر ملتان نے نازک مائینز کی سکیم عرصہ 12 سال بیشتر گورنمنٹ پنجاب کو برائے منظوری بھجوائی تھی۔ بلکہ اس نام کی کوئی سکیم تیار ہی نہیں کی گئی ہے۔

(ج) جیسا کہ جزوات (الف) اور (ب) میں جواب دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر۔ اگلا سوال میاں محمود احمد صاحب...

مدینہ سٹریٹ راوی پوائنٹ پر بجلی کے پولوں کی تنصیب

☆ 1933۔ میاں محمود احمد۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ مدینہ سٹریٹ راوی پوائنٹ بند روڈ لاہور کے مکینوں کو واپڈا نے عارضی سہاروں کے ذریعے بجلی سپلائی کی ہے اور بجلی کی تاریں اس گلی کے مکینوں کے مکانوں کی دیواروں اور چھتوں پر لگے ہونے کی وجہ سے جانی اور مالی نقصان کا اندیشہ رہتا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مدینہ سٹریٹ راوی پوائنٹ میں بجلی کے پول نصب کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ (سردار عارف رشید) اس ضمن میں واپڈا سے رپورٹ حاصل کی گئی اور اس رپورٹ کے مطابق۔

(الف) یہ درست ہے کہ مدینہ سٹریٹ راوی پوائنٹ میں بجلی کی فراہمی واپڈا کے سٹینڈرڈ ڈیزائن کے مطابق نہیں ہے۔

(ب) مذکورہ علاقہ میں پولوں کی تنصیب کے سلسلے میں منصوبہ بندی کرلی گئی ہے اور رواں مالی سال میں مدینہ سٹریٹ راوی پوائنٹ میں بجلی کے کھمبے نصب کردیئے جائیں گے۔

Mr. Speaker: It will be taken as read. Any supplementary.

Minister for Irrigation: Sir it is revised.

جناب سپیکر۔ Revised. کی ضرورت نہیں ہے۔ پڑھنا ہو تو پھر Revised آپ پڑھیں گے۔

جناب سپیکر۔ اگلا سوال جناب سردار غلام عباس

بھون ضلع چکوال میں بجلی کے مستقل پولوں کی تنصیب

☆ 1985۔ سردار غلام عباس۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ بھون ضلع چکوال میں تقریباً تین سال سے بجلی سپلائی کی جا رہی ہے۔
(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ بجلی کی سپلائی کا عارضی انتظام لکڑی کے پولوں کے ذریعے کیا گیا ہے۔
(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ان عارضی لکڑی کے پولوں پر سے جو بجلی کی تاریں بچھائی گئی ہیں ان کی وجہ سے کئی حادثات ہو چکے ہیں۔
(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک بھون ضلع چکوال میں بجلی کے اس نقصان دہ انتظام کی بجائے مستقل طور پر بجلی کے پول لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟
وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ (سردار عارف رشید)
اس ضمن میں واپڈا سے رپورٹ حاصل کی گئی۔ واپڈا کی رپورٹ کے مطابق۔
(الف) یہ حقیقت نہیں ہے کہ موضع بھون ضلع چکوال کو بجلی تقریباً تین سال سے مہیا کی جا رہی ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مذکورہ گاؤں کو 21 سال پہلے یعنی 66-1965ء میں بجلی فراہم کی گئی تھی۔
(ب) یہ حقیقت نہیں ہے کہ بجلی کی سپلائی کا انتظام عارضی لکڑی کے پولوں کے ذریعے کیا گیا ہے۔ در حقیقت سارے گاؤں میں مستقل طور پر بجلی کے پول لگائے گئے ہیں۔ ما سوائے گاؤں کے ایک چھوٹے سے حصے میں ایک مزار کو لکڑی کے عارضی پولوں پر (پی وی سی) تار لگا کر بجلی فراہم کی گئی تھی۔ اس طرح اندرون گاؤں میں بھی لکڑی کا ایک عارضی پول لگایا گیا تھا۔ جس کو اب تبدیل کر کے مستقل پول لگا دیئے گئے ہیں۔
(ج) یہ حقیقت نہیں ہے۔ کیونکہ ابھی تک موضع بھون میں کوئی حادثہ نہیں ہوا ہے۔
(د) جیسا کہ جز (ب) میں بتایا گیا ہے۔ موضع بھون کے مزار کے عارضی لکڑی کے پولوں اور اندرون گاؤں عارضی لکڑی کے ایک پول کو اب تبدیل کر کے مستقل پول لگا دیئے گئے ہیں۔
سردار غلام عباس۔ جناب سپیکر کیا وزیر موصوف یہ فرما سکیں گے کہ جواب کے جزو (د) میں جو انہوں نے جواب دیا ہے۔ آیا یہ درست ہے؟ یہ یقین سے کہہ سکتے ہیں۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب والا' یہ واپڈا کی رپورٹ ہے۔ میری بات سن لیں آپ ہنسیں بعد میں۔

May be that the last laugh is at you.

I know that you have very good teeth.

چودھری محمد رفیق۔ جناب ہمیں سمجھ نہیں آیا کہ انہوں نے کیا کہا ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ جناب سپیکر وزیر موصوف کو ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ☆☆☆☆☆☆

میاں سپیکر۔ جنجوعہ صاحب' یہ نامناسب الفاظ ہیں۔

جناب ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا جو کچھ انہوں نے کہا ہے۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی آپ ہنسے تھے۔ میں نے آپ کو ایک Compliment دیا ہے کہ That you have got very good teeth اس میں کیا بری بات ہے۔؟

جناب سپیکر۔ دراصل وہ سمجھے نہیں تھے آپ نے انگریزی میں بات کی تھی۔ اور جنجوعہ صاحب کے جو ریمارکس ہیں میں یہ expunge کرتا ہوں۔ اور وزیر موصوف کے Compliments جو تھے وہ Bad taste میں نہیں تھے۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب والا۔ میں ضمنی سوال کا جواب دے رہا تھا تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جہاں تک بجلی کا تعلق ہے۔ یہ رپورٹ مجھے واپڈا سے موصول ہوئی ہے اور واپڈا ایک وفاقی حکومت کا ادارہ ہے۔ مجھے جو بھی رپورٹ واپڈا سے ملتی ہے۔ میں وہ رپورٹ اس ایوان میں پیش کرتا ہوں اس کا میرے ساتھ درحقیقت کوئی واسطہ نہیں ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سوال درحقیقت اس ایوان میں آہی نہیں سکتا ہے۔ یہ واپڈا سے متعلق ہے اور واپڈا ایک وفاقی ایجنسی ہے۔ یہ تو ان ممبران کی سہولت کے لئے میں نے جواب دے دیا ہے۔

سردار غلام عباس۔ جناب والا اب میں یہ فیصلہ آپ پر چھوڑتا ہوں' آپ خود ہی فرما دیں کہ اگر ہمیں ان محکمہ جات سے متعلق کوئی سوال کرنا مقصود ہو جو کہ پنجاب گورنمنٹ

☆☆☆☆☆☆ بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے

سے متعلقہ نہیں ہیں۔ تو ہمیں اس صورت میں کس Forum کے سامنے یا کس جگہ پر جا کر سوال کرنا ہو گا؟

جناب سپیکر۔ اس پر ہم پنجاب اسمبلی میں سوال نہیں کر سکتے ہیں۔ جو محکمہ جات پنجاب سے متعلقہ نہیں ہیں وفاقی حکومت کے جو محکمہ جات ہیں' ان معاملات میں پنجاب گورنمنٹ کے وزراء آپ کو کیسے جواب دے سکتے ہیں۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب والا اگر ان کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ تو آپ ان سے واپڈا کا محکمہ واپس لے لیں آبپاشی تو ان کے پاس ہے۔

جناب سپیکر۔ اس میں جو کچھ میں سمجھتا ہوں کہ آپ جو ارریگیشن اینڈ پاور جو آپ سمجھتے ہیں وہ یہ ہے کہ پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے جو

Village Electrification programme ہے۔ پنجاب گورنمنٹ اس سلسلہ میں فنڈز مہیا کرتی ہے۔ اس سلسلہ میں واپڈا سے متعلق سوالات آپ ان سے پوچھ سکتے ہیں۔ اور پنجاب کے وزراء جوابات دینے کے پابند ہیں۔

سردار غلام عباس۔ جناب والا میں یہ دریافت کرنا چاہوں گا کہ پنجاب گورنمنٹ جو اس بارے میں فنڈ مہیا کرتی ہے وہ کون سے محکمہ کو کرتی ہے۔ آیا وہ واپڈا کو نہیں کرتی؟

جناب سپیکر۔ وہ واپڈا کو کرتی ہے۔

سردار غلام عباس تو جناب والا۔ یہ مسئلہ اس سے متعلقہ ہے۔ یہ مسئلہ تمام Village Electrification سے ہی متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر۔ سردار صاحب کا مقصد یہ ہے کہ 21 سال قبل جو بجلی مہیا کی گئی تھی یہ Village Electrification Scheme کی نہیں تھی اور نہ ہی یہ پنجاب گورنمنٹ کی مدد سے کی گئی تھی۔ اور نہ ہی یہ بات اس کے Perview میں آتی ہے جی میاں افضل حیات صاحب آپ ارشاد فرمائیں۔

میاں محمد افضل حیات ۔ جناب والا۔ اس سلسلہ میں گزارش یہ ہے کہ جب بھی یہ سوال کیا جاتا ہے اس کی پہلے پڑتال کی جاتی ہے۔ اور آپ یا آپ کے ڈپٹی سپیکر صاحب اسے دیکھتے ہیں کہ یہ سوال اس اسمبلی میں پیش ہو سکتا ہے یا نہیں ہو سکتا۔ اور کوئی سوال

اس وقت کسی محکمے کو جواب کے لئے بھیجا جاتا ہے جب اس کی Scrutiny ہو جائے تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ سوال صوبائی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے دوسری بات یہ ہے کہ اگر کوئی منسٹر صاحب کسی سوال کی ذمہ داری پوری طرح سے قبول کرتا ہے تو اس کا پھر اسے جواب نہیں دینا چاہیے۔ بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ یہ ہمارے دائرہ اختیار میں نہیں ہے۔ اور اگر اس کا جواب آتا ہے تو وہ صحیح آنا چاہیے۔

جناب سپیکر۔ یہ درست ہے لیکن سوال جو ہے یہ منظوری کے بعد بھی کسی بھی مرحلہ پر اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ یہ سوال صوبائی حکومت کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے تو اس کو Accordingly deal کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ بات درست ہے کہ اگر جواب آئے تو وہ Comprehensive اندازہ میں آنا چاہیے۔ اس میں پھر دوسری بات نہیں ہونی چاہیے۔ یہ آپ کی بات صحیح ہے۔

میاں محمد افضل حیات۔ میں عرض کروں گا کہ اگر کسی وجہ سے ان کو اس سوال میں اگر کوئی Doubt ہے۔ تو پھر یہ اس کا جواب ایوان کی میز پر کل رکھ سکتے ہیں۔ اور اس کی محکمہ سے تصدیق کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر۔ یہ ایک جنرل بات ہے جو کہ آپ کی طرف سے کی گئی ہے اور جس کا میں نے جواب دیا ہے۔ اس سوال کے بارے میں یہ بات نہیں ہے اس سوال کا جواب وہ دے چکے ہیں۔ اور اس بارے میں اگر کوئی ضمنی سوال ہے تو آپ دریافت کیجئے۔

سردار غلام عباس۔ جناب والا۔ اس بارے میں میں ضمنی سوال کیا پوچھوں گا؟ بہر حال میں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ یہ جواب ہے اس کے متعلق میں نے آج علی الصبح سات بجے ٹیلیفون کر کے پتہ کیا ہے کیونکہ ان جوابات کی کاپی کل مجھے مل گئی تھی یہ جواب بالکل غلط ہے اور اس میں حقیقت کا ذرا برابر بھی عنصر نہیں ہے اس لئے میں نے ان سے گزارش کی تھی کہ آپ پورے یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ جو آپ کو واپڈا نے جواب دیا ہے یہ درست ہے۔

جناب سپیکر۔ تو کیا پوزیشن ہے؟ آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

سردار غلام عباس۔ جناب والا یہ اس پوزیشن میں لکڑی کے پول موجود ہیں بلکہ لکڑی

کے پول کی تو میں زیادہ بات کر رہا ہوں بلکہ لوگوں کی چھتوں کے اوپر ہی تاریں پڑی ہوئی ہیں اور یہ بجلی کی تاریں اس انداز میں گزر رہی ہیں اور وہاں پر کوئی مستقل کھمبے نہیں لگائے ہیں۔

وزیر آبپاشی و برقی قوت۔ میں فاضل ممبر کے سوال کے جواب میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ اگر یہ اس جواب سے مطمئن نہیں ہیں۔ تو میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ اس ضمن میں واپڈا سے رپورٹ حاصل کی گئی اور واپڈا کی رپورٹ کے مطابق جواب دیا گیا میں یہ کر سکتا ہوں کہ اپنا کوئی آفیسر وہاں بھیج کر پوری چھان بین کر کے پھر آپ کو بتا سکتا ہوں کہ واقعی یہ جواب صحیح ہے یا غلط ہے بہر حال جو واپڈا کی رپورٹ ہے اس کے مطابق پول لگ چکے ہیں۔

جناب سپیکر۔ سردار صاحب آپ کو یہاں جو جواب محکمہ دیتا ہے۔ جس محکمہ کو آپ یہاں Represent کرتے ہیں۔ اس محکمہ کے جوابات کی پوری ذمہ داری آپ پر عائد ہوتی ہے۔ یہاں ایوان میں جو جواب کسی بھی محکمہ کی طرف سے دیا جاتا ہے وزیر متعلقہ اس کی پوری ذمہ داری قبول کریں گے۔ اور یہ بات نہیں ہے کہ وہ یہ کہہ دیں کہ یہ جواب محکمے نے دیا ہے اس لئے میں اس کی کوئی ذمہ داری قبول نہیں کرتا ہوں۔ تو اس سلسلہ میں اگر آپ کو یہ خیال ہے کہ یہ جواب جو ہے اس کے متعلق آپ مزید چھان بین کرنا چاہتے ہیں اور سوال کے محرک کو آپ پوری طرح سے مطمئن کرنا چاہتے ہیں تو اس سوال کا جواب جو ہے۔ اس بارے میں آپ مزید چھان بین کر کے ایوان کی میز پر یہ معلومات اسی اجلاس کے دوران آپ رکھیں گے۔

وزیر آبپاشی و برقی قوت۔ مجھے منظور ہے۔

جناب سپیکر۔ ٹھیک ہے سردار غلام عباس صاحب

سردار غلام عباس۔ ذرہ نوازی ہے آپ کی۔

جناب سپیکر۔ اگلا سوال۔

وزیر اعلیٰ کے حکم سے محکمہ آبپاشی و قوت برقی میں تقرریوں اور ترقیوں کی تفصیلات

☆2030۔ جناب سردار نصراللہ خان دریشک۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ آبپاشی و قوت برقی میں وزیر اعلیٰ نے قواعد ر طریق کار میں نرمی کر کے جن لوگوں کا تقرر کیا ہے ان کے نام پتے اور عہدہ جاتا کیا ہیں اور ایسی تقرری کی وجوہ کیا ہیں۔

(ب) قواعد ر طریق کار میں رعایت کرتے ہوئے جن افسران اہلکاران کو ترقی دی گئی ہے ان کے نام پتے اور عہدہ جات کیا ہیں اور اس کی وجوہ کیا ہیں۔

(ج) ایڈہاک بنیادوں پر تعینات کئے گئے افسران اہلکاروں کی تعداد کیا ہے جن کی ملازمت کو مطلوبہ طریق کار کو اختیار کئے بغیر باقاعدہ کر دیا گیا اور ان کی وجوہ کیا ہیں۔

براہ کرم ایسے افسران اہلکاران کے نام پتے اور عہدہ جات کی فہرست مہیا کی جائے

(د) آیا قواعد ر طریق کار میں نرمی کے ذریعے افسران اہلکاران کی تقرریاں اور ترقیاں کرنا وزیر اعلیٰ کے حلف کی روح کے منافی نہیں؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ (سردار عارف رشید)

(الف) محکمہ آبپاشی و قوت برقی میں جن اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجنیئرز کی ایڈہاک سروسز کو ریگولر کیا گیا ہے۔ ان کی تفصیل ضمیمہ الف میں دی گئی ہے۔

(ب) کسی بھی افسر یا اہلکار کو قواعد ر طریقہ کار میں رعایت کرتے ہوئے ترقی نہیں دی گئی ہے۔

(ج) اس کا جواب الف میں مذکور ہے۔

(د) اس کا تعلق محکمہ آبپاشی و قوت برقی سے نہ ہے۔

نمبر شمار	نام	پتہ جات	عہدہ جات
1۔	حامد محمد خاں	کھادر سب ڈویژن سرگودھا	سب ڈویژن آفیسر
2۔	محمد منیر صادق	پھالیہ ڈرینج سب ڈویژن گجرات	"
3۔	عبدالسمیع	ڈرینج سب ڈویژن کوٹ ادو	"
4۔	شکیل حسن	جڑانوالہ سب ڈویژن جڑانوالہ	"
5۔	فیض رسول	جل والا سب ڈویژن بہاولنگر	"
6۔	زاہد منصور	سٹور سب ڈویژن مغلپورہ ار یگیشن ورکشاپ لاہور	"
7۔	محمد اشرف	ٹیوب ویل اپریشن سب ڈویژن بہاولپور	"
8۔	تسنیم الحسن شاہ	کندیاں سب ڈویژن۔ کندیاں	"
9۔	زاہد علی شاہ	سانگلہ ہل سب ڈویژن سانگلہ ہل	"
10۔	لیاقت علی	کمانڈر واٹر مینجمنٹ ہارون آباد	"
11۔	منظر قیوم	بلوکی ہیڈ ورکس سب ڈویژن بلوکی	"
12۔	حافظ عبدالحمید	ٹیوب ویل اپریشن سب ڈویژن میانوالی	"
13۔	عابد مسعود عامر	خوشاب سب ڈویژن خوشاب	"
14۔	محمد ناصر	کاہنہ سب ڈویژن فیصل آباد	"
15۔	اسرار احمد	گڑھ مہاراجہ سب ڈویژن گڑھ مہاراجہ	"
16۔	محمد بشیر	بھکر سب ڈویژن بھکر	"
17۔	سعید الحسن ہاشمی	کلور کوٹ سب ڈویژن کلور کوٹ	"
18۔	محمد لطیف رانا	رضا آؤٹ فال ڈرینج سب ڈویژن شیخوپورہ	"
19۔	راشد منصور	ملتان سب ڈویژن ملتان	"
20۔	محمد اکرم جاوید	شاہ جیونہ ڈرینج سب ڈویژن شاہ جیونہ	"
21۔	ارشد محمود انصاری	اسسٹنٹ ڈیزائن انجینئر پلاننگ۔ لاہور	"
22۔	محمد ارشد	ٹیوب ویل اپریشن سب ڈویژن شاہ جیونہ	"
23۔	امجد علی چودھری	سب ڈویژن آفیسر (محکمہ تعلیم)	"

24۔ انوار الحق راجووال سب ڈویژن ضلع قصور "
25۔ محمد طارق انور سرگودھا سب ڈویژن (ٹیوب ویل) سرگودھا "
26۔ خاور حمید سب ڈویژن آفیسر ٹنڈی پور ریسرچ سٹیشن "
27۔ محمد قاسم سعید جام پور ڈویژن ڈیرہ غازی خاں "
28۔ غلام رسول شاہ جیونہ کنال سب ڈویژن "
29۔ محمود امجد حافظہ آباد ڈویژن حافظہ آباد "
30۔ محمد اسلم باٹا پور سب ڈویژن لاہور "
31۔ طارق رؤف قریشی سمال ڈیم سب ڈویژن جہلم "
32۔ زاہد رفیق کوٹ ادو سب ڈویژن کوٹ ادو "
33۔ عبدالغنی میاں چنوں سب ڈویژن ملتان "
34۔ محمد نعیم خان اٹھارہ ہزاری سب ڈویژن تریموں ضلع جھنگ "
35۔ عابد سعید ملک شاہدرہ سب ڈویژن لاہور "
36۔ ارشاد احمد سکھیرا لودھراں سب ڈویژن ملتان "
37۔ عاصم الحق اسسٹنٹ ڈیزائن انجینئر پلاننگ لاہور "
38۔ خالد محمود اسسٹنٹ الیکٹرک انسپکٹر ملتان اسسٹنٹ الیکٹرک انسپکٹر

نوٹ: مندرجہ بالا لسٹ میں سے نمبر 1، 7، 11، 13، 14، 16، 17، 20، 24، 28 اور 35 اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجینئر پنجاب پبلک سروس کمیشن کے سامنے پیش ہوئے اور کمیشن نے انکی باقاعدہ تقرری کی سفارش کردی ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب سپیکر سوال کے جزو (الف) میں تقرری پانے والوں کے پتے دریافت کئے گئے مگر وزیر موصوف نے ان کی جائے تعیناتی بتائی ہے حالانکہ سوال کی رو سے انہیں ان کے رہائشی پتے بتانے تھے کیا وہ اب تقرری پانے والوں کے رہائشی پتے بتانا پسند فرمائیں گے۔

جناب سپیکر۔ آپ کا مقصد ہے ان کے گھر کا ایڈریس؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ ہاں جی۔ جناب والا یہاں سوال کا مقصد اور اس کی روح

یہی ہے کہ ان لوگوں کے ڈومیسائل کہاں کے ہیں؟
جناب سپیکر۔ نہیں جنجوعہ صاحب یہاں جو بات کی گئی ہے وہ ان کے عہدے کے حوالے سے کی گئی ہے۔
میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا سوال کا جزو (ب) پڑھیں اس میں کہا گیا ہے کہ ان کے نام پتے اور عہدہ جات کیا ہیں؟ یہاں پر ان کے نام اور پتہ سے مراد یہی ہے کہ ان کے رہائشی پتہ جات کیا ہیں؟
جناب سپیکر۔ ان کے منصب کے مطابق ان کے پتہ جات دے دیے گئے ہیں۔
میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا یہ تو ان کی تعیناتی کی جگہ ہے ان کے مستقل پتہ جات تو یہ نہیں ہیں۔
میاں ریاض حسین پیرزادہ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب والا! جناب ریاض حشمت جنجوعہ صاحب اس مسئلے کو Confuse کر رہے ہیں۔ سرکاری آفیسر کا پتہ وہ ہوتا ہے جہاں پر وہ تعینات ہوتا ہے۔ اس کے گھر کا پتہ کبھی نہیں لکھا جاتا مثال کے طور پر ایک آفیسر کو آپ لکھیں کہ ایس ڈی او واپڈا such and Such اور نیچے پتہ گھر کا دیں۔ جہاں پر اس آفیسر کی تعیناتی ہو گی عموماً وہی پتہ لکھا جاتا ہے۔
جناب سپیکر۔ مجھے آپ کی اس بات سے اتفاق ہے۔
چودھری اصغر علی گجر۔ جناب والا میں بھی اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دراصل سوال کا مفہوم یہ ہے کہ جن لوگوں کو اس عہدہ پر ملازمت میں لیا گیا ہے وہ کہاں کے رہنے والے ہیں۔ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ لاہور کے آدمی کو لیہ میں تعینات کر دیا گیا ہو یا لاہور کے آدمی کو جھنگ میں تعینات کر دیا گیا ہو یا پشاور کے آدمی کو ادھر لگا دیا ہو۔ یعنی سوال سے مراد یہ ہے کہ گورنمنٹ نے اپنے اختیارات کا غلط استعمال کرتے ہوئے۔ ڈومیسائل کہیں کا ہو اور اسے لگا کہیں پر دیا ہو۔ اس لئے وزیر موصوف یہ بتائیں کہ وہ آدمی رہنے والے کہاں کے ہیں؟ ان کا ڈومیسائل کہاں کا ہے اور لگا کہاں پر دیا ہے۔
جناب سپیکر۔ میاں صاحب آپ کا مقصد یہی ہے؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ ہاں جی۔
وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب والا ریاض حشمت جنجوعہ صاحب نے جو بات کی ہے میں تو یہ عرض کروں گا کہ ہم تو سوال کی Face value دیکھتے ہیں۔ اگ ران کو ڈومیسائل معلوم کرنا ہے تو انہیں سوال میں لفظ ڈومیسائل لکھنا چاہیے تھا۔ اور پوچھنا چاہیے تھا کہ وہ کس جگہ کے رہائشی ہیں۔ اگر یہ نام پتے اور عہدہ جات پوچھیں گے تو پھر ان کی تعیناتی کی جگہ ہی بتائی جائے گی۔ اگر تو سوال ڈومیسائل کے متعلق کیا جات پھر تو ٹھیک تھا۔ اب جہاں پر وہ لوگ تعینات ہیں ان کے پتہ جات بتا دیے گئے ہیں۔ اس لئے بنیادی طور پر ان کا سوال غلط ہے اس لئے اس کا ذمہ دار محکمہ نہیں ہے۔
وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب والا اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ Assistant Executive Engineer کی آسامی گریڈ 17 کی آسامی ہے اور یہ لوگ پنجاب کے کسی بھی حصہ میں تعینات ہو سکتے ہیں خواہ ان کا کوئی بھی ڈومیسائل ہو۔
جناب سپیکر۔ اس کے لئے آپ نیا سوال دیں۔
میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ قواعد کے مطابق Assistant Executive Engineer کی ایڈھاک سروس کو باقاعدہ کرنے کے لئے یا نئی سلیکشن کرنے کے بارے میں اختیارات صرف پنجاب پبلک سروس کمیشن کو حاصل ہیں۔
جناب سپیکر۔ سردار صاحب آپ سوال کو سمجھ گئے ہیں۔
وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ ہاں جی۔ جناب والا اس میں بات دراصل یہ ہے کہ جب کوئی پوسٹ خالی ہوتی ہے تو رولز کے مطابق وہ پوسٹیں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے پاس بھیج دیتے ہیں اور جب وہاں پر خاطر خواہ درخواستیں نہیں پہنچتیں تو ہم ایڈھاک بنیاد پر انجینئر بھرتی کر لیتے ہیں اور جب پبلک سروس کمیشن میں ان کا نام دوبارہ جاتا ہے تو ان کی تقرری ہو جاتی ہے۔ جہاں تک ان کا سوال ہے مجھے ان کا مقصد کچھ سمجھ میں آرہا ہے اس کے بارے میں عرض کروں گا کہ ان ایڈھاک انجینئرز کی ملازمتوں کو ریگولر کرنے کے لئے۔
He has the power to regularize the adhoc

appointees.

جناب سپیکر۔ ان کا سوال یہ ہے کہ کیا اس کے اختیارات پبلک سروس کمیشن کے پاس ہیں۔؟ کیا یہ بات درست ہے۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ ویسے جناب والا عام طور پر تو انجینئرز کی بھرتی پبلک سروس کمیشن کی طرف سے ہی ہوتی ہے۔ اور اس کے علاوہ کوئی ایسے ایڈھاک انجینئرز جن کو چیف منسٹر صاحب ریگولر کرنا چاہیں تو وہ کر سکتے ہیں۔ کیونکہ بحیثیت Executive Authority کے ان کے پاس یہ اختیارات حاصل ہیں۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا میرا سوال یہ ہے کہ کیا محکمہ آبپاشی و قوت برقی میں وزیر اعلیٰ کے خصوصی احکامات کے تحت

Adhoc Assistant Executive Engineer کو Regular کر دینے سے' پنجاب پبلک سروس کمشن کے اختیارات سلب نہیں ہوئے؟

جناب سپیکر۔ میاں صاحب اس کا جواب آچکا ہے۔ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ عام حالات میں پبلک سروس کمشن ہی Regular کرتا ہے۔ لیکن خاص حالات میں وزیر اعلیٰ ان کی سروسز کو ریگولر کر سکتے ہیں۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ چیف ایگزیکٹو کو کس قانون کے تحت اختیارات حاصل ہیں۔

جناب سپیکر۔ آپ کا سوال یہ ہے کہ وہ کس رول کے تحت Regular کر سکتے ہیں۔

MINISTER FOR IRRIGATION: Chief Minister as the head of the Province has the power to relax any rule.

جناب سپیکر۔ درست ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ جناب والا اس سلسلے میں کوئی حوالہ ایوان کی میز پر رکھ سکتے ہیں۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ سول سروس رول نمبر 23 کا یہ مطالبہ کر لیں تو ان کو یہ معلوم ہو جائے گا۔

جناب سپیکر۔ شکریہ وقفہ سوالات اب ختم ہوتا ہے۔
چودھری محمد رفیق۔ جناب والا عام حالات اور خاص حالات کی وضاحت فرمادیں۔
جناب سپیکر۔ وقفہ سوالات اب ختم ہوتا ہے۔
وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ جناب والا بقیہ سوالات کے جوابات میں ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔
جناب سپیکر۔ بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

بھمبر نالے پر حفاظتی پشتہ کی تعمیر

☆ 2043۔ میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) آیا ضلع گجرات میں بھمبر نالے کا حفاظتی پشتہ تعمیر کرنے کے لئے محکمہ انہار نے کبھی کوئی تخمینہ تیار کیا تھا اگر کیا تھا تو کب اور وہ کتنی مالیت کا تھا۔
(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع گجرات کے سابق ڈپٹی کمشنر طارق یوسف نے متذکرہ حفاظتی پشتہ اپنی مدد آپ کے تحت تعمیر کرا دیا تھا۔
(ج) اپنی مدد آپ کے تحت تعمیر ہونے والے اس حفاظتی پشتہ پر کل کتنے اخراجات ہوئے اور یہ اخراجات کہاں سے پورے کئے گئے۔
(د) محکمہ انہار کے تیار کردہ تخمینہ اور اپنی مدد آپ کے تحت تعمیر پر اٹھنے والے اخراجات میں کس قدر تفاوت ہے اور اس کی کیا وجوہ ہیں؟
وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ (سردار عارف رشید)
(الف) محکمہ انہار نے اس بارے میں کوئی تخمینہ نہ بنایا۔

(ب) و (ج) ضلع گجرات کے ڈپٹی کمشنر کے جواب کے مطابق بھمبر نالہ کا حفاظتی پشتہ مندرجہ ذیل طریقہ سے تعمیر کیا گیا۔

(1) ضلع ہذا میں جو اسلحہ لائسنس جاری کئے جاتے ہیں ان میں لائسنس حاصل کرنے والے افراد 200 روپے سے لے کر 1000 روپے تک اپنی مرضی سے ضلعی ترقیاتی فنڈ میں بطور عطیہ دیتے ہیں اور اس طرح سے جو رقم اکٹھی ہوتی رہی اس میں سے مبلغ 1053441 روپے اب تک اس بند کی تعمیر میں خرچ کئے گئے۔

(2) جبکہ مبلغ 1500000 روپے حکومت پنجاب میں بذریعہ چٹھی نمبری 4146۔ 10۔ (جی ای) ایس او سیون۔ مورخہ 12' جون 1986ء کو اس بند کی تعمیر کے لئے مہیا کئے جس میں سے مبلغ 1498850 روپے اس بند کی تعمیر پر خرچ ہو چکے ہیں۔

(3) 200000 روپے جناب ریلیف کمشنر بورڈ آف ریونیو پنجاب نے بذریعہ چٹھی نمبر ٹو۔ آر سی 561/86/773 مورخہ 12' جون 1986ء مہیا کئے وہ بھی اس بند کی تعمیر میں خرچ ہو چکے ہیں۔ اس طرح بند کی تعمیر میں اب تک 2752291 روپے خرچ آیا ہے۔

(4) ڈیزائن جو کہ سابقہ ڈپٹی کمشنر نے منظور کیا تھا اس کے مطابق ابھی چھ ہزار فٹ لمبائی پر پتھر لگانا ہے۔ اور اس پر تقریباً 3118500 روپے خرچ آئے گا۔ جبکہ مٹی کے کام کے لئے مبلغ 200000 روپے کی مزید ضرورت ہو گی۔ موجودہ ڈپٹی کمشنر نے ٹنڈر طلب کئے ہیں اور کم از کم ریٹ کا بھی تعین کیا جائے گا۔ تمام کارروائی حسب ضابطہ کرنے کے بعد ہی یہ کام کسی کو سونپا جائے گا۔ اس بارے میں حکومت کو درخواست کی گئی ہے کہ وہ مبلغ 3300000 روپے مہیا کرے ورنہ یہ بند سیلاب کو برداشت نہیں کر سکے گا۔ موجودہ ڈپٹی کمشنر کے وقت میں اس بند کی تعمیر کے لئے مندرجہ ذیل اشخاص پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو کام کی نگرانی کرے گی اور اس کمیٹی کے معیار کو بھی کنٹرول کرے گی۔ آئندہ ادائیگیاں اس کمیٹی کی سفارش پر کی جائیں گی۔

نام ممبران کمیٹی

1۔ اسسٹنٹ کمشنر (صدر) گجرات۔ کنوینر۔

2۔ میاں عبدالرشید (ایم پی اے)
3۔ سیٹھ محمد اشرف نمائندہ
4۔ چودھری شجاعت حسین (وفاقی وزیر صحت)
5۔ ایس ڈی او محکمہ آبپاشی۔
6۔ چودھری محمد اشرف آف نین سکھا
7۔ پیر محمد افضل قادری۔
(د) چونکہ محکمہ انہار نے کوئی تخمینہ نہیں لگایا اور نہ ہی اخراجات کے متعلق معلوم ہے اس لئے تفاوت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

کوٹلہ افغاناں میں بجلی کے پولوں کی تنصیب

☆ 2077۔ جناب غلام احمد خان۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ کوٹلہ افغاناں تحصیل شکر گڑھ کے گاؤں میں بجلی کے پول تو سڑکوں کے کنارے نصب ہیں لیکن موضع کوٹلہ افغاناں کی گلیوں میں کوئی بھی بجلی کا پول نصب نہیں کیا گیا۔
(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ موضع کوٹلہ افغاناں کی گلیوں میں پول نہ ہونے کی وجہ سے بجلی کی سپلائی وہاں کے مکینوں کو عارضی طور پر ایک دوسرے کے مکانوں سے دی گئی ہے اور تمام تاریں بغیر پول کے کافی خطرناک حالت میں ہیں جس سے نہ صرف راہ گیروں کے لئے بلکہ بچوں کے لئے بھی جانی و مالی نقصان کا سبب بن سکتی ہیں۔
(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ موضع کوٹلہ افغاناں کے مکینوں نے اپنی شکایت کے ازالے کے لئے واپڈا حکام سے تحریری اور زبانی طور پر بھی مطالبہ کیا ہے۔ لیکن بے سود۔
(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کوٹلہ افغاناں کی گلیوں میں بجلی کے پول نصب کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ (سردار عارف رشید)
اس ضمن میں واپڈا سے رپورٹ حاصل کی گئی اس رپورٹ کے مطابق۔
(الف) یہ درست ہے کہ کوٹلہ افغاناں تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ میں بجلی کے پول نصب نہیں ہیں دراصل کوٹلہ افغانان میں باضابطہ طور پر بجلی فراہم نہیں کی گئی۔ بلکہ نزدیکی ٹرانسفارمر جو کہ ٹیوب ویلوں کے لئے نصب کیا گیا ہے وہاں سے مذکورہ گاؤں کو بجلی دی گئی ہے۔
(ب) یہ درست ہے کہ کوٹلہ افغاناں کی گلیوں میں ایک کنکشن سے دوسرے کنکشن کے ذریعے بجلی عارضی طور پر مہیا کی گئی ہے۔ اس وجہ سے موجودہ صورت حال خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔
(ج) یہ درست نہیں ہے کہ کوٹلہ افغاناں کے مکینوں نے بجلی کی فراہمی کے نظام کی درستگی کے لئے واپڈا کے عملے سے زبانی یا تحریری طور پر رجوع کیا ہو۔
(د) کوٹلہ افغاناں تحصیل شکر گڑھ میں بجلی کے نظام کی درستگی و تجدید کے لئے واپڈا احکام نے ورک آرڈر پہلے ہی جاری کر دیا تھا اور اب واپڈا کی موجودہ اطلاق کے مطابق یہ کام مکمل ہو گیا ہے۔

لینڈر یکلیمیشن سپروائزر کو بلحاظ عہدہ مراعات دینے کے لئے اقدامات

☆ 2111۔ جناب محمد جاوید اقبال چیمہ۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ شعبہ لینڈر یکلیمیشن محکمہ آبپاشی میں لینڈر یکلیمیشن سپروائیزر سائل سپروائزر کا قومی پے سکیل نمبر 17 ہے۔
(ب) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ آبپاشی میں ایس ڈی او کا قومی پے سکیل بھی سترہ ہے۔
(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مزکورہ آسامیاں کا ایک ہی قومی پے سکیل ہونے کے باوجود لینڈ

ریکلیمیشن سپروائزر کو ایس ڈی او کی طرح نہ تو رہائش دی جاتی ہے اور نہ ہی دفتر عملہ اور سرکاری سواری دی جاتی ہے۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مزکورہ آسامیوں میں موجودہ تفاوت کو دور کر کے لینڈ ریکلیمیشن سپروائزروں کی محرومیوں کو دور کرنا پسند کرے گی تاکہ وہ پوری دلجمعی سے قوم و ملک کی خدمت بہتر انداز اور مطلوبہ معیار کے مطابق کر سکیں؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ (سردار عارف رشید)

(الف) درست ہے

(ب) درست ہے

(ج) درست ہے

(د) ایس ڈی او اور سپروائزر کے کاموں کی نوعیت مختلف ہے۔ سپروائزر عموماً ریسرچ سٹیشن پر تعینات ہوتے ہیں۔ جہاں دفتر اور رہائش کی سہولتیں مہیا ہوتی ہیں۔ بصورت دیگر انہیں ماہانہ کرایہ مکان ادا کیا جاتا ہے۔ دوسرے سپروائزر جو فیلڈ میں کام کرتے ہیں۔ ان کو کینال کالونی میں جہاں رہائش میسر ہے مہیا کی جاتی ہے ورنہ بصورت دیگر ان کو بھی ماہانہ کرایہ مکان دیا جاتا ہے۔ ایس ڈی او صاحبان جن کی ڈیوٹی میں نہروں کا گشت اور سیلاب کی روک تھام شامل ہو عام طور پر سرکاری گاڑی مہیا کی جاتی ہے۔ تاکہ ایمرجنسی کے وقت وہ جائے وقوعہ پر بروقت پہنچ سکیں۔ چونکہ سپروائزر کے کام کی نوعیت مختلف ہے اس لئے ان کو سرکاری سواری مہیا نہیں کی جاتی۔

محکمہ آبپاشی کے ذیلی شعبہ زرعی سائنس دان کی تقرری

☆2112۔ جناب محمد جاوید اقبال چیمہ۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ آبپاشی کا ایک ذیلی شعبہ ملک کی خدمات میں انتہائی اہم رول ادا کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔

(ب) کیا درست ہے کہ اس شعبہ کا سربراہ محکمہ نہر میں سے کسی بھی گریڈ 19 کے افسر کو مقرر کیا جاتا ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ آبپاشی کا شعبہ مذکورہ مطلوبہ معیار کے مطابق کام نہیں کر رہا ہے۔

(د) کیا یہ درست ہے کہ شعبہ مذکورہ کی ناقص کارکردگی کی سب سے بڑی وجہ سربراہ کا زرعی سائنس دان نہ ہونا ہے۔

(س) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس شعبہ کی سربراہی کے لئے کسی پی ایچ ڈی زرعی سائنس دان کے حوالے کرنے کو تیار ہے۔ تاکہ اس شعبہ کی کارکردگی کو مطلوبہ معیار کے مطابق بنایا جا سکے۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ (سردار عارف رشید)

(الف) درست ہے۔ نظامت بحالی اراضی محکمہ آبپاشی بحالی اراضی کے لئے اہم کام کر رہی ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔ پوری کوشش کی جاتی ہے کہ نظامت کی کارکردگی مطلوبہ معیار کے مطابق ہو۔

(د) یہ درست نہیں ہے۔ اس نظامت کا سربراہ ہمیشہ سے یا تو سائنسدان (سائل اور واٹر) یا انجینئر (آبپاشی) رہا ہے اور اس کی کارکردگی ناقص نہیں رہی ہے۔

(ھ) اوپر کے جوابات کی روشنی میں یہ سوال غیر ضروری ہے۔

جلالپور آرائیاں ضلع شیخوپورہ میں سرکاری ٹیوب ویل کی مرمت

☆ 2154۔ حاجی افتخار احمد بھنگو۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ جلالپور آرائیاں تحصیل فیروز والا ضلع شیخوپورہ میں نصب

سرکاری ٹیوب ویل نمبر578(MDK) سکارپ 4 سب ڈویژن مرید کے عرصہ دو سال سے خراب ناکارہ پڑا ہوا ہے۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ اس علاقے کے متاثرہ لوگ بارہا تحریری اور زبانی طور پر اس ٹیوب ویل کی درستگی کے لئے درخواست کر چکے ہیں۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ اس ٹیوب ویل کے خراب ہونے کی وجہ سے اس علاقے کی 200 ایکڑ سے زائد اراضی تھور اور بنجر ہو گئی ہے جس کے مالکان ذہنی اور مالی مشکلات سے دو چار ہیں۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ذمہ دار افسران کے خلاف کارروائی کے ساتھ ساتھ اس ٹیوب ویل کی درستگی یا تبدیلی کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی (سردار عارف رشید)

(الف) یہ درست نہیں کہ سرکاری ٹیوب ویل نمبر578MDK سکارپ 4 عرصہ دو سال سے خراب ر ناکارہ پڑا ہوا ہے۔ مذکورہ ٹیوب ویل سال 1985ء (جنوری تا دسمبر) میں 4985 گھنٹے چلا۔ جبکہ سال 1986ء (جنوری تا دسمبر) میں 5423 گھنٹے چلا۔ تاہم ٹیوب ویل کا ڈسچارج کسی حد تک کم ہوا ہے۔

(ب) ٹیوب ویل مذکورہ کا ڈسچارج بڑھانے اور دوبارہ بور کرنے کے لئے چند ایک درخواستیں موصول ہوئیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے ٹیوب ویل نہری رقبہ میں لگا ہوا ہے رقبہ کو نہر اور ٹیوب ویل کا پانی ملتا رہا ہے۔

(د) ٹیوب ویل کا پانی بڑھانے کے لئے مورخہ 4'5 اگست 1986ء کو Rehabilitation Treatment دیا گیا جس سے خاطر خواہ اضافہ نہ ہوا پانی کی کمی دور کرنے کے لئے ٹیوب ویل از سر نو بور کرنا پڑے گا جو کہ باقاعدہ سکیم کے تحت ADP میں کیا جاتا ہے۔ ٹیوب ویل کو دوبارہ بور کرنے کے لئے 88۔ 1987ء کی مجوزہ سکیم میں شامل کیا گیا تھا۔ مجوزہ سکیم میں ٹیوب ویل ایسے شامل کئے گئے تھے جو عرصہ دراز سے بوجہ خرابی بور بند پڑے تھے جبکہ 22 ٹیوب ویل جن کا ڈسچارج کم ہو گیا تھا بھی شامل کئے گئے۔ ان 22 ٹیوب ویلوں میں

MDK-578 بھی شامل تھا۔
تاہم جب سکیم منظوری کے لئے محکمانہ کمیٹی کو پیش کی گئی تو مالی وسائل کی کمی کے پیش نظر پہلے مرحلہ میں صرف 9 ایسے ٹیوب ویلوں کی منظوری دی گئی جو بور کی وجہ سے بند پڑے تھے۔

وارث پورہ لاہور میں نئے ٹرانسفارمر کی تنصیب

☆2155۔ میاں محمود احمد۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ وارث پورہ فتح گڑھ لاہور میں شالامار کنسٹرکشن ڈویژن نے ورک آرڈر نمبر5852 کے تحت بجلی کے پول نصب کئے ہیں۔
(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ وارث پورہ آبادی کو بجلی سپلائی کرنے کے لئے پچاس کے۔ وی (K.V.) کا نیا ٹرانسفارمر منظور ہوا تھا مگر وہاں پر نئے ٹرانسفارمر کی جگہ بالکل پرانا اور مرمت شدہ ٹرانسفارمر لگا کر سپلائی جاری کی گئی ہے۔
(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت وارث پورہ آبادی کے پرانے ٹرانسفارمر کو تبدیل کرنے کے ساتھ ساتھ اس کوتاہی کے ذمہ دار افسران اور اہلکاران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ (سردار عارف رشید)۔
اس ضمن میں واپڈا سے رپورٹ حاصل کی گئی اور اس رپورٹ کے مطابق۔
(الف) یہ درست ہے۔
(ب) یہ درست نہیں کہ وارث پورہ کے لئے 50 کے۔ وی۔ اے (K.V.A) کا نیا ٹرانسفارمر منظور ہوا تھا متعلقہ ورک آرڈر میں صرف ایک عدد پچاس (کے۔ وی۔ اے) کا ٹرانسفارمر لگانے کا حکم دیا گیا تھا۔ جو کہ لگایا جا چکا ہے اور ٹھیک طور پر کام کر رہا ہے۔ دراصل ریٹرویشن ورک کے تحت مرمت شدہ ٹرانسفارمر ہی نصب کئے جاتے ہیں۔ مندرجہ بالا

ٹرانسفارمر کی خرابی کی صورت میں اس کو فوری طور پر تبدیل کر دیا جائے گا۔
(ج) جیسا کہ جزو ہائے بالا میں وضاحت کر دی گئی ہے کہ موجودہ ٹرانسفارمر درست طور پر کام کر رہا ہے۔ لہٰذا اس کو تبدیل کرنے کی ضرورت نہ ہے اور نہ ہی کسی افسر یا اہلکار کی کوتاہی پائی گئی ہے۔

جھیل اوچھالی کے نکاسی آب کی منصوبہ بندی

☆2176۔ بیگم شاہدہ ملک۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ بیان فرمائیں گے۔
(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ جھیل اوچھالی وادی سون ضلع خوشاب کا پانی بڑھتا جا رہا ہے۔
(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ اردگرد کے کنوئیں اور زرخیز سبزی پیدا کرنے والی زمین پانی میں ڈوب چکی ہے۔
(ج) کیا یہ درست ہے کہ جھیل کا سروے کیا گیا ہے نیز سروے پر کل کتنی لاگت آئی ہے۔
(د) کیا جھیل کے پانی کا بھی کوئی ٹسٹ کیا گیا ہے۔
(س) کیا جھیل کے پانی کی نکاسی کا کوئی منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے اگر ایسا ہے تو متذکرہ منصوبہ پر عمل درآمد کے لئے مزید کتنا عرصہ درکار ہو گا۔ نیز منصوبے کی تفصیلات بیان کی جائیں۔
وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ (سردار عارف رشید)
(الف) یہ درست ہے۔
(ب) یہ درست ہے کہ مزید سیم بڑھ رہی ہے۔ جس سے قابل کاشت رقبہ متاثر ہو رہا ہے۔
(ج) درست ہے کہ 84۔1983ء میں منظور شدہ پی سی ٹو کے تحت مبلغ (5) لاکھ روپے جھیل اچھالی اور کھیکی کے سروے پر لاگت آئی تھی۔
(د) متعدد بار جھیل کا پانی ٹیسٹ کروایا گیا ہے۔ تازہ ترین ٹیسٹ 8 مئی 1986ء میں کروایا گیا ہے۔ مگر پانی میٹھا ثابت نہیں ہوا حال ہی میں اس بارے میں کمشنر صاحب سرگودھا کو پانی ٹیسٹ کے بارے میں رپورٹ ارسال کی گئی ہے۔

(ہ) پانی کے نکاس کا منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے۔ ابتدائی سروے کے مطابق کھیکی اور اچھالی جھیلوں کے پانی کے نکاس کے لئے ایک سکیم تیار کی جا چکی ہے۔ جس پر چیف انجینئر صاحب ارریگیشن اینڈ ریسرچ لاہور سے ہائیڈرو گرافک اور سیڈمنٹ ٹیسٹ کے وصول ہونے پر مزید کارروائی کی جائے گی اچھالی جھیل سے پانی کا اخراج Amb Sharif کی جانب ایک نالے میں کیا جانا تجویز کیا گیا ہے۔ متذکرہ نالے تک ایک 12200 فٹ لمبی اور 50 فٹ چوڑی لنک بنانے کی تجویز ہے۔

جھیل کھیکی کے پانی کو آبپاشی کے قابل بنانا

☆2180۔ بیگم شاہدہ ملک۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جھیل کھیکی کا پانی بڑھتا جا رہا ہے اور وحدرڈ مکڑی اور کھیکی کے گاؤں واقع وادی سون سکیڑ ضلع خوشاب کی زرخیز زمین اس کی زد میں آ چکی ہے اور غریب کاشتکار روزگار سے محروم ہو چکے ہیں۔

(ب) کیا اس کا سروے کیا گیا ہے نیز سروے پر کتنی لاگت آئی ہے۔

(ج) آئندہ کے لئے حکومت کا اس جھیل کے بارے میں کیا منصوبہ ہے اور اگر کوئی منصوبہ نہیں تو اس ضمن میں تاخیر کی وجوہات کیا ہیں جب کہ جھیل کا پانی تیزی سے بڑھ رہا ہے۔

(د) کیا اس جھیل کا پانی ٹیسٹ کے بعد میٹھا ثابت ہوا ہے۔

(ہ) اگر جز (د) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت اس پانی کو آبپاشی کے لئے استعمال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ (سردار عارف رشید)

(الف) درست ہے کہ جھیل کا پانی کسی حد تک بڑھتا جا رہا ہے۔ اور وادی سون کے گاؤں کھیکی کی زمین عرصہ سے اس کی زد میں ہے۔ اور برسات کے موسم میں اس کی شدت میں اضافہ ہوتا ہے۔

(ب) سال ڈیمز آرگنائزیشن نے چیف انجینئر ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور کی وساطت سے

85-1984ء میں ہائیڈرو گرافک اور سیڈی مینٹیشن سروے کروایا تھا۔ جس کی لاگت مبلغ 38000 روپے آئی تھی۔

(ج) محکمہ نے ابتدائی سروے کے بعد کھیکی اور اچھالی جھیلوں کے پانی کو نکاس دینے کے لئے ایک سکیم تیار کی ہے۔ جس کے تحت کھیکی جھیل سے پانی کا اخراج Katha Saghral کی جانب ایک نالے میں کیا جانا تجویز کیا ہے۔ متذکرہ نالے تک ایک 8000 فٹ لمبی اور 50 فٹ چوڑی لنک بنانے کی تجویز ہے۔ جس پر چیف انجینئر صاحب ایریگیشن اینڈ ریسرچ۔ لاہور سے تفصیلی جائزہ رپورٹ موصول ہونے پر مزید کارروائی کی جائے گی۔

(د) متعدد بار مذکورہ جھیلوں کا پانی ٹیسٹ کروایا۔ جو کہ میٹھا ثابت نہیں ہوا۔

(ہ) چونکہ جزو (د) کا جواب نفی میں ہے۔ اور مزید وضاحت درکار نہ ہے۔

محکمہ انہار میں سول انجینئروں کی تقرری

☆ 2243۔ جناب سرفراز نواز۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ کہ محکمہ انہار کے کے 56 سول انجینئروں کی آسامیوں کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن نے درخواستیں طلب کی تھی۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ سرکاری محکموں میں سکیل نمبر 17 کی آسامیوں صرف پنجاب سروس کمیشن کی وساطت سے ہی پر کی جاسکتی ہے۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ محکمہ انہار نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کے فیصلے کا انتظار کئے بغیر مذکورہ 56 آسامیوں میں سے 31 آسامیوں پر ایڈہاک سول انجینئروں کو وزیر اعلیٰ کی منظوری لے کر ریگولر طور پر تعینات کر دیا ہے۔

(د) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن نے ابھی تک مذکورہ 56 آسامیوں پر تقرری کے لئے امیدواروں کے نتائج شائع نہیں کئے۔

(ہ) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو جزو (ج) میں مندرجہ 31 آسامیاں کو پنجاب

پبلک سروس کمیشن کی سفارش کے بغیر پر کرنے کی کیا وجوہات ہیں اور کیا حکومت اس معاملے کی چھان بین کر کے ذمہ دار افسران کے خلاف کارروائی کرنے کو تیار ہے۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ (سردار عارف رشید)

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے بلکہ محکمہ نے پبلک سروس کمیشن کو بذریعہ چٹھی نمبرای۔1/اے پی/ر 82 مورخہ 26 دسمبر 1983ء 65۔ اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجینئروں کی آسامیوں کو پر کرنے کی درخواست کی۔ علاوہ ازیں بذریعہ چٹھی نمبرای۔1/اے بی/ر 82۔ مورخہ 24 اپریل۔ 1984ء کو مزید 4 آسامیوں کو شامل کرنے کی درخواست کی اس کے بعد مورخہ 18۔ جولائی 1984ء کو بذریعہ چٹھی نمبرای 1/اے پی/ر 82، 41 مزید آسامیوں کو پر کرنے کی درخواست کی گئی۔ مگر کمیشن نے 31 دسمبر 1984ء کو 83 آسامیوں پر صرف 16 امیدواران کی تقرری کی سفارش کی اس دوران ایڈھاک اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجینئر جن کی ملازمت 2 سال سے زائد ہو چکی تھی کا کیس جناب وزیر اعلیٰ کو جناب وزیر آبپاشی و قوت برقی کی وساطت سے بھیجا گیا جنہوں نے ان کی سروس کو ریگولر کرنے کی منظوری فرمادی کمیشن کی طرف سے جن امیدواران کی سفارش کی گئی۔ ان تمام کی تعیناتی کردی گئی ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ نتائج شائع ہو چکے ہیں اور ان کی تقرری کردی گئی ہے۔

(ہ) اس کا جواب جز (ج) میں مزکور ہے۔

ٹیوب ویل کو درست کروانے کے لئے اقدامات

☆2248۔ میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ کہ جلالپور آرائیاں تحصیل فیروز والا ضلع شیخوپورہ میں نصب سرکاری ٹیوب ویل نمبر 578۔ ایم۔ ڈی کے (سکارپ 4 سب ڈویژن مریدکے) عرصہ دو

(پی سی ٹو) فارم مالیتی 76-27 لاکھ روپے بنایا گیا ہے۔ تاکہ ریماڈلنگ کے لئے فنی تحقیقات کی جائیں۔ یہ (پی سی ٹو) ابھی منظوری کے مراحل میں ہے تاہم جب تک سندھ طاس کے پانی کا تنازعہ طے نہیں ہوتا تھل کینال کی ریماڈلنگ ممکن نہ ہے۔

(ج) ڈیرہ غازی خان و راجن پور کے اضلاع میں رود کوہیوں کے سیلابی پانی کو کنٹرول کر کے زمینوں کی سیرابی کے لئے استعمال میں لانے کے لئے نیس پاک نے Feasibility Study تیار کی ہے۔ اس تحقیق و تفتیش کی روشنی میں نیس پاک نے ایک پائلٹ پراجیکٹ بہ عنوان مٹھاون تھل ٹورنٹ مالیتی 1-597 لاکھ روپے ترتیب دے کر بذریعہ پنجاب گورنمنٹ مرکزی حکومت کو برائے منظوری ماہ مارچ 1986ء کو بھجوایا۔ مرکزی حکومت نے اس منصوبے کی Concept Clearance مورخہ 27 نومبر 1986ء کو دے دی ہے۔ منصوبہ پر اٹھنے والے اخراجات کے لئے بیرونی امداد کے ملنے پر عمل درآمد شروع کر دیا جائے گا منصوبہ کے عمل درآمد کے بعد حاصل ہونے والے تجربات کی روشنی میں مزید تحصیل تونسہ اور ڈیرہ غازی خان و راجن پور اضلاع کے دیگر علاقہ جات میں بہنے والے پہاڑی نالوں اور رود کوہیوں کے پانی کو زرعی مقاصد کے لئے استعمال میں لانے کے لئے مزید سکیمیں تیار کی جائیں گی۔

ضلع چکوال کے دیہات میں بجلی کی فراہمی

☆ 2360۔ سردار غلام عباس خان۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

اس وقت ضلع چکوال کے کل کتنے دیہات میں بجلی کی سہولت موجود ہے اور بقایا دیہات میں سے کتنے دیہات کو اس سال بجلی مہیا کرنے کا پروگرام ہے؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ (سردار عارف رشید) اس ضمن میں واپڈا سے رپورٹ حاصل کی گئی اور اس رپورٹ کے مطابق:۔

ضلع چکوال میں 30 جون 1986ء تک 253 دیہات کو بجلی فراہم کی جا چکی ہے۔ رواں مالی

سال میں حکومت پنجاب نے اب تک 36 دیہات کو بجلی کی فراہمی کے لئے منظوری دی ہے۔ جب کہ فروری 1987ء تک سات دیہات کو بجلی کی فراہمی ہو چکی ہے۔ اس سال مزید کتنے دیہات کو اس ضلع میں بجلی مہیا کی جانی ممکن ہوگی۔ اس بات کا انحصار وفاقی حکومت کے اس ضمن میں واپڈا کو فنڈز مہیا کرنے پر ہے۔

سکارپ کے ٹیوب ویلوں کو چالو کرنے کے لئے اقدامات

☆ 2376۔ جناب انتصار حسین بھٹی۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

کیا یہ درست ہے کہ میرے حلقے میں سکارپ کے اکثر ٹیوب ویل بند پڑے ہیں جس کی وجہ سے کاشت کاروں کو بہت پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اگر ایسا ہے تو اس کی وجہ کیا ہے اور حکومت متذکرہ ٹیوب ویلوں کو چالو کرنے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ (سردار عارف رشید)۔

فاضل رکن کے صوبائی حلقہ (پی پی ۔133) میں سکارپ نمبر1 کے کل 210 ٹیوب ویل نصب ہیں یہ درست نہیں ہے۔ کہ اکثر ٹیوب ویل بند پڑے ہیں۔ صورت حال یہ ہے کہ کل 210 ٹیوب ویلوں میں سے صرف 15 ٹیوب ویل (9 ٹیوب ویل بوجہ کھاری پانی اور 6 ٹیوب ویل بوجہ خرابی بور) بند ہیں جبکہ باقی ماندہ 195 ٹیوب ویل چالو حالت میں ہیں۔ تاہم چالو حالت ٹیوب ویلوں میں سے 14 ٹیوب ویل بجلی اور مشینری میں نقائص کی وجہ سے عارضی طور پر بند ہیں۔ اور ان کی مرمت کی جا رہی ہے اور عنقریب انہیں چلا دیا جائے گا۔ جو ٹیوب ویل بوجہ بور بند ہیں ان کو از سر نو بور کرنے کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ سکارپ نمبر1 کے تحت لگائے گئے ٹیوب ویل تقریباً 24 سال سے کام کر رہے ہیں جبکہ ٹیوب ویلوں کا معینہ عرصہ کارکردگی (معیاد 15 سال کے لگ بھگ ہے) ٹیوب ویل کافی پرانے ہونے کے باوجود ان کو چالو رکھنے پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔

سال سے خراب ناکارہ پڑا ہوا ہے۔
(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ اس علاقے کے متاثرہ لوگوں نے بارہا تحریری اور زبانی درخواستیں اس ٹیوب ویل کی درستگی کے لئے دی ہیں۔
(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ متذکرہ ٹیوب ویل کے خراب رہنے کی وجہ سے اس علاقے کی 200 ایکڑ سے زائد اراضی تھور اور بنجر ہو گئی ہے جس کے مالکان ذہنی اور مالی مشکلات سے دوچار ہیں۔
(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ذمہ دار افسران کے خلاف تحریری کارروائی کے ساتھ ساتھ اس ٹیوب ویل کی درستگی اور تبدیل کرنے کو تیار ہے اگر ہاں کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟
وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ (سردار عارف رشید)۔
(الف) یہ درست نہیں کہ سرکاری ٹیوب ویل نمبر MDK 578 سکارپ 4 عرصہ دو سال سے خراب ناکارہ پڑا ہوا ہے۔ مذکورہ ٹیوب ویل سال 1985 (جنوری تا دسمبر) میں 4985 گھنٹے چلا۔ جبکہ سال 1986ء (جنوری تا دسمبر) میں 5423 گھنٹے چلا۔ تاہم ٹیوب ویل کا ڈسچارج کسی حد تک کم ہوا ہے۔
(ب) ٹیوب ویل مذکورہ کا ڈسچارج بڑھانے اور دوبارہ بور کرنے کے لئے چند ایک درخواستیں موصول ہوئیں۔
(ج) یہ درست نہ ہے کہ ٹیوب ویل نہری رقبہ میں لگا ہوا ہے رقبہ کو نہر اور ٹیوب ویل کا پانی ملتا رہا ہے۔
(د) ٹیوب ویل کا پانی بڑھانے کے لئے مورخہ 5'4 اگست 1986ء کو Rehabilitation Treatment دیا گیا۔ جس سے خاطر خواہ اضافہ نہ ہوا۔ پانی کی کمی دور کرنے کے لئے ٹیوب ویل از سر نو بور کرنا پڑے گا جو کہ باقاعدہ سکیم کے تحت ADP میں کیا جاتا ہے۔ ٹیوب ویل کو دوبارہ بور کرنے کے لئے 88-1987ء کی مجوزہ سکیم میں شامل کیا گیا تھا۔ مجوزہ سکیم میں ۱۹ ٹیوب ویل ایسے شامل کئے گئے تھے جو عرصہ دراز سے بوجہ خرابی بور بند پڑے تھے۔ جبکہ 22 ٹیوب ویل جنکا ڈسچارج کم ہو گیا تھا بھی شامل کئے

گئے۔ ان 22 ٹیوب ویلوں میں ٹیوب ویل 578-MDK بھی شامل تھا۔
تاہم جب سکیم منظوری کے لئے محکمانہ کمیٹی کو پیش کی گئی تو مالی وسائل کی کمی کے پیش نظر پہلے مرحلہ میں صرف 9 ایسے ٹیوب ویلوں کی منظوری دی گئی جو بور کی وجہ بند پڑے تھے۔

تھل کینال کے منصوبے کی تفصیلات

☆2252۔ چودھری اصغر علی گجر۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گریڈ تھل کینال کے منصوبے کی تفصیلات کیا ہیں اور اس پر عمل در آمد کب ہو گا۔
(ب) آیا تھل میں نہری پانی کی قلت کے خاتمے کے لئے حکومت نے کوئی پروگرام بنایا ہے۔ اگر ایسا ہے تو اس سلسلے میں اب تک کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟
(ج) تحصیل تونسہ میں پہاڑی نالوں اور رود کوہیوں کے پانی کو زرعی مقاصد کے لئے استعمال میں لانے کا حکومت نے کون سا جامع پروگرام بنایا ہے اس کی تفصیلات کیا ہیں ان پر عمل در آمد کب ہو گا اور پروگرام کب تک پایہ تکمیل کو پہنچے گا؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ (سردار عارف رشید)

(الف) گریڈ تھل منصوبہ آبپاشی کے تحت ایک نہر آدھی کوٹ کے قریب برجی نمبر 181۔ آر نہر چشمہ جہلم سے نکالی جائے گی۔ جس سے اضلاع خوشاب بھکر۔ لیہ جھنگ اور مظفر گڑھ کا وسیع و عریض غیر آباد تقریباً 1560000 ایکڑ رقبہ کو آبپاشی کی سہولت میسر ہو گی۔ اس کا ڈسچارج 10500 کیوسک ہو گا اور اس منصوبہ پر تخمینہ لاگت 16388.7 لاکھ روپے ہے۔ یہ عظیم تر منصوبہ آبپاشی چھٹے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ میں شامل ہے اور اس وقت حکومت پاکستان کے پاس دریائے سندھ کے پانی کی تقسیم برائے صوبہ پنجاب و سندھ زیر غور ہے۔ پانی کی تقسیم کا فیصلہ ہونے کے بعد منصوبہ پر عمل در آمد ہو سکے گا۔ منصوبہ شروع ہونے کے بعد تقریباً سات سال میں مکمل ہو گا۔
(ب) پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے تھل کینال کی ریماڈلنگ زیر غور ہے۔ اس ضمن میں

(تفصیلات آخر میں ملاحظہ فرمائیں)

عباس مائنر کی تکمیل

☆ 2646۔جناب محمد اقبال احمد شاہ۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ عباس مائنر کا کام پہلے مرحلہ میں سابقہ دور حکومت میں مکمل کر دیا گیا تھا مگر بقایا کام ابھی تک بند پڑا ہے اگر ایسا ہے تو دوبارہ کب اس کی تعمیر شروع کرائی جا رہی ہے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ وزیر موصوف نے پہلے اپنے دورہ مظفر گڑھ کے دوران میرے ساتھ اس ضمن میں وعدہ فرمایا تھا اور موقع پر چیف انجینئر اور سیکرٹری کو فوری طور پر کام مکمل کرنے کی ہدایت بھی جاری کی تھی۔ مگر عرصہ تین ماہ سے اس سلسلے میں کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی مگر ایک دفعہ میں خود بھی چیف انجینئر آبپاشی سے مل چکا ہوں اور انہوں نے فرمایا تھا کہ کاغذات مکمل کر کے سیکرٹری کو بھیج دیئے ہیں۔

(ج) اس کام میں کیوں رکاوٹ پڑی۔ آیا حکومت اس بات سے آگاہ ہے کہ لوگوں میں اس مسئلہ کی عدم تکمیل کے باعث بڑی بے چینی پائی جاتی ہے اور عوام کے متعدد وفود اس بارے میں مجھ سے وضاحت طلب کر چکے ہیں جس کا میں آج تک کوئی معقول اور تسلی بخش جواب نہ دے سکا ہوں۔ اگر ایسا ہے تو مذکورہ مائنر کا کام کب تک مکمل ہو جائے گا؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ (سردار عارف رشید)

(الف) عباس مائنر کا کام پہلے مرحلہ میں سابقہ دور حکومت میں مکمل نہ کیا گیا تھا بلکہ سال 77-1976 میں شروع کیا گیا تھا جو کہ بعد میں تکنیکی وجوہات کی بناء پر اسے بند کر دیا گیا تھا۔ دوران سال صرف مٹی کا کام مالیتی 34 لاکھ روپے کا کیا گیا تھا۔

(ب) عباس مائنر کی سکیم مالیتی 50-67 لاکھ روپے مرتب کر کے محکمہ پلاننگ و ڈویلپمنٹ کو مورخہ 87-1-4 کو بغرض منظوری بھجوائی گئی ہے۔

(ج) مورخہ 8-2-1987 کو محکمہ پلاننگ و ڈویلپمنٹ میں متذکرہ سکیم کے بارے میں میٹنگ ہوئی جس میں متعدد اعتراضات اٹھائے گئے۔ اعتراضات رفع کرنے کا عمل زیر تکمیل ہے۔ جس کے لئے مزید دو ہفتہ کا عرصہ درکار ہے جس کے بعد سکیم کی منظوری کے لئے محکمہ پلاننگ و ڈویلپمنٹ سے دوبارہ تحریک کی جائے گی۔ بعد از منظوری سکیم پر عمل درآمد شروع کیا جائے گا اور تقریباً 12 ماہ کی مدت میں کام مکمل ہو جائے گا۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

جناب سپیکر۔ اب اراکین کی رخصت کی درخواستیں لی جائیں گی۔

سردار محمد جعفر خان لغاری

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست سردار محمد جعفر خان لغاری صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

I was unable to attend the session on the 3rd of June 1987. Leave may please be sanctioned.

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

محمد اسلم

سیکرٹری اسمبلی۔ : مندرجہ ذیل درخواست محمد اسلم صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

گذارش ہے کہ میں بوجہ بیماری سروسز ہسپتال میں داخل ہوں 21 جون سے 2

موضع وارڈہ ٹھٹھہ محمد شاہ میں بند کی تعمیر کے لئے اقدامات

☆2421۔ جناب اکرام اللہ رانجھا۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع وارڈہ ٹھٹھہ محمد شاہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ کا کٹاؤ دریائے چناب بہت زیادہ کر رہا ہے جبکہ یہ قصبہ جو کہ 400 سال پرانا تھا۔ مکمل طور پر گر گیا ہے اور اب تک تقریباً 100 مربع زرعی زمین دریا برد ہو چکی ہے اور مزید زرعی رقبہ دریا برد ہو رہا ہے۔

(ب) اگر جزو الف کا جواب اثبات میں ہے تو کیا کٹاؤ کو روکنے کے لئے حکومت کے پاس بند بنانے کا کوئی پروگرام ہے اگر ہے تو بند کب تک مکمل ہو گا اور اگر نہیں تو اس کی وجہ کیا ہے؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ (سردار عارف رشید)

(الف) ٹھٹھہ محمد شاہ اور وارڈہ محمد شاہ دو مختلف موضعات ہیں جو کہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ میں دریائے چناب کے بائیں کنارے جھنگ۔ چنیوٹ روڈ کے شمال کی جانب واقع ہیں۔ یہ کہنہ آبادیاں ہیں۔ یہ درست ہے کہ دریائے چناب اس جگہ بائیں کنارے کی جانب کٹاؤ کر رہا ہے۔ جبکہ دائیں کنارے بیلہ بن رہا ہے۔ موضع وارڈہ محمد شاہ بہت پہلے دریا برد ہو چکا ہے۔ اور اب موضع وارڈہ محمد شاہ کا زرعی رقبہ دریا کی زد میں ہے اور اس وقت دریا تقریباً 3/4 میل کے فاصلے پر جانب شمال بہہ رہا ہے۔ چونکہ موضع وارڈہ محمد شاہ کا رقبہ دریائے چناب کے کھادر Meandering belt میں ہے۔ لہٰذا دریا کا دائیں یا بائیں کٹاؤ قدرتی امر ہے۔ اور بیٹ میں زرعی اراضی سیلاب کی زد میں آ ہی جاتی ہے۔

(ب) طغیانی کی صورت میں دریا کا کٹاؤ نہیں ہوتا۔ اس لئے حکومت نے کسی بند بنانے کا پروگرام نہ بنایا ہے۔ مگر جب دریا میں پانی کم ہو رہا ہو اور سطح زمین سے نیچے بہہ رہا ہو۔ تو دریا کٹاؤ شروع کر دیتا ہے۔

اپریل 1987ء میں اس جگہ دریا کا سروے کیا گیا جس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ دریا کے

قدرتی بہاؤ کا رخ اس وقت بائیں جانب ہے۔ جب کہ اس سے پیشتر دریا کا رخ دائیں جانب تھا اگر دریا کا رخ ایک طرف زرعی رقبہ کو برد کرتا ہے۔ تو دوسری طرف مٹی ڈال کر زرعی زمین بحال کر دیتا ہے۔ اور یہ طریقہ کار عرصہ قدیم سے جاری ہے۔

دریا کے بہاؤ میں پیچ و خم ایک قدرتی امر ہے۔ اور یہ پیچ و خم اپنا رخ دائیں یا بائیں بدلتے رہتے ہیں۔ اگر بائیں جانب زرعی رقبہ کو دریا بردگی سے بچانے کی کوشش کی جائے۔ تو دریا دائیں جانب زرعی زمین اور آبادیوں کو کھادر کے بیٹ اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ اس طرح یہ عمل دریا کی سینکڑوں میل پوری لمبائی میں عرصہ قدیم سے جاری ہے اور کبھی بھی اختتام پذیر نہیں ہو سکتا۔

اس لئے ایسی حالت میں دریا کے بیٹ میں کسی قسم کی مداخلت نہ ہی قابل عمل ہے۔ اور نہ ہی حکومت اس کے اخراجات کی متحمل ہے۔

مقررہ مدت سے پہلے افسران کی تبدیلی

☆2521۔ جناب سرفراز نواز۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ آبپاشی و قوت برقی میں اگست 85ء تا حال کتنے افسروں کی تبدیلیاں تین سال کی مقررہ مدت سے پہلے یعنی Premature طور پر کی گئیں ماہانہ تفصیل کیڈر وار بمع نام اور وجوہات بیان کی جائے۔

(ب) اگست 1985ء سے تا حال مذکورہ افسروں میں سے جن کی تبدیلی کے احکام منسوخ کئے گئے ہیں ان کی ماہانہ تفصیل بمع نام اور وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی (سردار عارف رشید)

☆☆☆☆(الف) محکمہ آبپاشی و برقی میں اگست 85ء تا حال 193 افسران کی تبدیلی تین سال کی مقررہ مدت سے قبل (Prémature) کی گئیں۔ (ضمیمہ الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

☆☆☆(ب) اگست 1985ء سے تا حال مذکورہ افسروں میں سے جن کی تبدیلی کے احکام منسوخ کئے گئے ہیں ان کی تعداد 44 ہے ماہانہ تفصیل بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

☆ تفصیلات آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

جولائی تک میری رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

ذیلدار احمد یار خان

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست ذیلدار احمد یار خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

گذارش ہے کہ مجھے سخت بخار تھا۔ جس کی وجہ سے اسمبلی اجلاس منعقدہ 3/6/87 تا 2/7/87 کو شرکت نہ کرسکا تھا۔

از راہ کرم میری درخواست برائے منظوری رخصت ہاؤس میں پیش فرما دی جاوے۔

مشکور ہوں گا۔

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

عبدالحق بھٹی

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست عبدالحق بھٹی صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

گذارش ہے کہ میں ایک ضروری کام کی وجہ سے مورخہ 7/10/87 تا 8/10/87 دو یوم اسمبلی کی کارروائی میں حصہ نہ لے سکتا ہوں۔ برائے مہربانی 2 یوم کی رخصت عنایت فرمائی جاوے۔

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

میاں زاہد یٰسین

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست میاں زاہد یٰسین صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

میں اپنے نجی مسائل کے حل کے لئے راولپنڈی اسلام آباد جانا چاہتا ہوں جس کی وجہ سے اسمبلی کے اجلاس میں حاضر ہونے سے قاصر ہوں۔

لہٰذا گذارش ہے کہ مورخہ 6' اکتوبر۔ 1987ء تا 8 اکتوبر 1987ء تک کی رخصت منظور فرمائی جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

عبدالمجید

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست عبدالمجید صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

السلام علیکم میں مورخہ یکم اکتوبر کو ضروری کام کی وجہ سے اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکا براہ کرم یکم اکتوبر کی رخصت عطا فرمائی جاوے۔

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مہر غلام دستگیر لک

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست مہر غلام دستگیر لک صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

گذارش ہے کہ انتہائی ضروری کام میں مصروف ہونے کی وجہ سے یکم اکتوبر کو اجلاس اسمبلی میں حاضر نہ ہو سکا تھا۔ مہربانی فرما کر ایک یوم کی رخصت عطا فرمائی جائے۔

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری لیاقت علی

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست چودھری لیاقت علی صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

میں 87ر10ر1 کو یہاں لاہور آ کر بیمار ہو گیا اس لئے اجلاس میں حاضر نہ ہو سکا رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک محمد الطاف خان

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست ملک محمد الطاف خان صاحب رکن صوبائی

اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

عرض ہے کہ بوجہ بیماری مورخہ 1/10/87 کے اجلاس اسمبلی میں شرکت نہیں کر سکتا برائے کرم رخصت اتفاقیہ بیماری منظور فرمائی جائے۔ نوازش ہوگی۔

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مہر مقبول احمد فتیانہ

سیکرٹری اسمبلی:۔ مندرجہ ذیل درخواست مہر مقبول احمد فتیانہ صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

گذارش ہے کہ بندہ یکم اکتوبر کو لاہور موجود تھا لیکن طبیعت ٹھیک نہ تھی جس وجہ سے اجلاس میں حاضر نہ ہو سکا۔ برائے مہربانی ایک یوم کی رخصت عطا فرمائی جاوے۔

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

ڈاکٹر شیلا بی چارلس

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر شیلا بی چارلس صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

Most respectfully it is submitted that I have to attend a meeting of Advisory Council for Minorities and Religious Affairs at Islamabad Hotel, Islamabad which is going to be conducted on 5th October 1987 therefore, it is requested that

casual leave from 4th to 7th October 1987 may very kindly be granted.

Submitted please.

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

خان غلام سرور خان

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست خان غلام سرور خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

میں 1/10/87 کو اسمبلی کے اجلاس میں شمولیت نہ کر سکا اس روز کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

چودھری محمد اسلم

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست چودھری محمد اسلم صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

میں اسمبلی اجلاس میں شمولیت کے لئے 28/9/87 کو یہاں لاہور آگیا تھا۔ مگر اچانک میری طبیعت خراب ہو گئی جس کی وجہ سے میں یکم اکتوبر کو اسمبلی کے اجلاس میں شمولیت نہ کر سکا رخصت منظور کی جائے۔

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

لالہ مہرلال بھیل

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست لالہ مہرلال بھیل صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

مودبانہ گزارش ہے کہ کل مورخہ 87/10/5 کو میری وفاقی مشاورتی کونسل حکومت پاکستان کی میٹنگ ہے۔ اس لئے میں اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتا۔ برائے مہربانی ایک دن کی چھٹی عنایت فرمائی جاوے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

رائے نور محمد کھرل

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست رائے نور محمد کھرل صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

میں بروز ہفتہ یکم اکتوبر کو بوجہ ضروری کام کی وجہ سے حاضر اجلاس نہیں ہو سکا لہٰذا یکم اکتوبر کی چھٹی منظور فرمائی جائے۔

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

غلام رسول خان شادی خیل

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست غلام رسول خان شادی خیل صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

گذارش ہے بندہ ذاتی کام کی وجہ سے جمعرات کو حاضر نہیں ہو سکا لہٰذا یکم اکتوبر 1987ء کی چھٹی عطا فرمائی جائے۔

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

رائے احمد سعید خان

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست رائے احمد سعید خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

السلام علیکم۔ بوجہ ناسازی طبیعت میں مورخہ 1/10/87 کو اجلاس اسمبلی میں شرکت نہ کر سکا۔ برائے مہربانی چھٹی منظور فرما کر مشکور فرمائیں۔

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری گل نواز

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست چودھری گل نواز صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی

طرف سے موصول ہوئی:۔

میری طبیعت ٹھیک نہیں چیکنگ کے لئے راولپنڈی جانا چاہتا ہوں مہربانی فرما کر 5/10/87 تا 8/10/87 چار روز کی رخصت عطا کی جائے۔

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری نعمت ایم مسیح

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست چودھری نعمت ایم مسیح صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

گذارش ہے کہ مورخہ 5/10/87 کو میں ذاتی کام کی وجہ سے اسمبلی کے اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکتا۔

لہٰذا ایک یوم کی رخصت عنایت فرمائی جائے۔

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

میجر ڈاکٹر سموئیل

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست میجر ڈاکٹر سموئیل صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

I am required to attend the Federal Minority Council meeting on 5th October, 1987.

I may kindly be granted one day leave i.e. 5-10-87.
Thanking you with Best Regards.

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

جناب سپیکر۔ معزز اراکین ایک چیز میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کیے دیتا ہوں کہ پنجاب اسمبلی کی طرف سے ہم ایک بروشر بنانا چاہتے ہیں جس کو پنجاب اسمبلی مینوئل بھی کہہ سکتے ہیں بروشر بھی کہہ سکتے ہیں اور ہماری یہ خواہش ہے کہ ہمارے جملہ معزز اراکین کی تصاویر اور ان کے مختصر کوائف زندگی اس میں شامل کر لیں۔ اس سلسلہ میں آپ کی تصاویر کی یہاں ضرورت ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ تصاویر بھی رنگین ہوں تاکہ مینوئل دلکش اور دیدہ زیب نظر آئے۔ اس سلسلہ میں ہم نے فوٹوگرافر کا انتظام کر دیا ہے۔ ہم اس کے لئے علیحدہ بندوبست بھی کر دیتے ہیں۔ اگر آپ کے پاس فوٹوگرافس ہیں تو براہ مہربانی آپ دے دیں' اپنا Bio-data بھی اس کے ساتھ دے دیں اور اگر تصاویر آپ کے پاس موجود نہیں ہیں تو ہمارا فوٹوگرافر موجود ہے وہ یہیں اسمبلی سیکریٹریٹ میں آپ کی تصاویر بنا لے گا اور آپ اپنا Bio-data دیدیں گے۔

اب ہم تحاریک استحقاق کو لیتے ہیں۔ میاں ریاض حشمت جنجوعہ صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 5 ہے۔

عوامی سپورٹس کلب لاہور میں کتوں کی دوڑ کی آڑ میں قماربازی

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری معاملہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو کہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میاں محمد حیات سیکرٹری عوامی سپورٹس کلب نے.....

بیگم بشریٰ رحمٰن۔ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر۔ جی بیگم صاحبہ آپ پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنا چاہتی ہیں۔

بیگم بشریٰ رحمن۔ جناب سپیکر۔ میں آپ کے توسط سے جناب ریاض حشمت جنجوعہ صاحب سے مداخلت کی معافی چاہتی ہوں۔ جناب والا' ایک بڑی سنگین بات ہو گئی۔ نجمہ حمید کہتی ہیں کہ ضرور کہہ دے۔ ابھی آپ نے فرمایا تصاویر کے لئے نجمہ حمید کہتی ہیں کہ جو کوئی اپنی جوانی کی تصویر دینا چاہتا ہو وہ کیا کرے۔

(قہقہے)

چودھری محمد رفیق۔ جناب سپیکر جوانی کی تصویر کے بارے میں ایک شعر عرض ہے۔

کہتے ہیں عمر رفتہ کبھی لوٹتی نہیں
جا میکدے سے میری جوانی اٹھا کے لا

جناب سپیکر۔ جناب جنجوعہ صاحب۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب سپیکر معاملہ یہ ہے کہ میاں محمد حیات سیکرٹری عوامی سپورٹس کلب نے جناب آئی جی صاحب پنجاب پولیس کو مورخہ 6 جون 1987ء کو ایک درخواست دی جس میں استدعا کی گئی تھی کہ ہم چند دوستوں نے مل کر کاہنہ کاچھا روڈ پر دو مربع اراضی میں ایک تفریحی کلب تشکیل کی ہوئی ہے جس میں کبڈی والی بال اور گرے ہاؤنڈز کے مقابلے مختلف دنوں میں ہوتے ہیں جن کی سرپرستی سابقہ اور موجودہ ممبران اسمبلی اور ممبران ضلع کونسل کرتے رہتے ہیں۔ یہ کلب محکمہ ایکسائز میں رجسٹرڈ شدہ ہے۔ بلکہ ہم جو معمولی سی ٹکٹ لگاتے ہیں اس میں سے 50 فیصد (پچاس فیصد) محکمہ ایکسائز وصول کرتا ہے چنانچہ اس درخواست پر 6 جون کو جو کہ سرکاری دفاتر میں چھٹی کا دن تھا جناب آئی جی صاحب نے اپنے قلم سے جناب ڈی ایس پی صاحب گلبرگ

کو یہ حکم لکھا ہے کہ۔

" Since no gambling takes place, they may be allowed to hold races for breeding good pedigree of dogs".

اور اس طرح جناب آئی جی صاحب کی اجازت سے اس نام نہاد عوامی سپورٹس کلب میں سرعام کتوں کی دوڑ کی آڑ میں قمار بازی شروع ہو گئی جس پر علاقہ کے سیاسی سماجی اور دینی حلقوں نے احتجاج کیا اور مجبور ہو کر 8 جولائی 1987ء کو بوقت ساڑھے پانچ بجے شام علاقہ مجسٹریٹ کی قیادت میں مقامی پولیس نے چھاپہ مار کر ایک سو گیارہ قمار بازوں کو گرفتار کر لیا۔ اور قمار بازی کی غرض سے داؤ پر لگی ہوئی ایک لاکھ 25 ہزار 5 سو 75 روپے کی رقم 6 عدد شکاری کتے۔ ایک ٹی وی سیٹ ایک عدد وڈیو کیمرہ بیس عدد کاریں لا تعداد سکوٹر اور موٹر سائیکل قبضہ میں لے لیے۔

جناب والا اس نام نہاد عوامی سپورٹس کلب جو کہ دراصل ایک قمار خانہ تھا کے سرپرستوں میں موجودہ ارکان اسمبلی کو شامل کرنے سے ارکان کے وقار احترام اور شہرت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ علاوہ ازیں ان دنوں جب صوبہ میں بم پھٹ رہے تھے دن کی روشنی میں انسانی خون سے ہولی کھیلی جا رہی تھی اور پنجاب کے عوام عدم تحفظ کا شکار تھے۔ صوبہ کی پولیس کے سربراہ کی طرف سے غیر معمولی دلچسپی لے کر چھٹی کے دن قمار بازی کے لیے کتوں کی ریس جیسے غیر اسلامی فعل کی اجازت عطا کرنے سے قرار داد مقاصد جو کہ دستور پاکستان کا اصلی جزو ہے کہ شدید خلاف ورزی اور انحراف کا ارتکاب ہوا ہے۔ جس سے نہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کے ارکان کا استحقاق پامال ہوا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک استحقاق کو شرف پذیرائی بخش کر تحقیقات کے لیے اسمبلی کی مجلس برائے استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر میری یہ تحریک استحقاق اس اہم معاملہ کے متعلق ہے کہ عوام سپورٹس کلب کے سیکریٹری نے جناب آئی جی صاحب کو ایک درخواست لکھی جس میں انہوں نے یہ تحریک کیا کہ ہم چند دوستوں نے مل کر ایک سپورٹس کلب تشکیل دی ہے جس کی سرپرستی موجودہ ارکان اسمبلی کرتے ہیں اور اس طرح آئی جی صاحب کتوں کی دوڑ

منعقد کرنے کی اجازت لے کر اس نام نہاد عوامی سپورٹس کلب میں قمار بازی کا دھندہ شروع کر دیا گیا۔ اس علاقہ کے دینی سماجی اور سیاسی حلقوں کو جب یہ پتہ چلا کہ ایسے ملک میں جسے اسلام کے نام پر قائم کیا گیا تھا۔

رانا پھول محمد خان۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب والا میں آپ کی وساطت سے اپنے پیارے بھائی جنجوعہ صاحب سے گذارش کروں گا کہ جب وہ اراکین اسمبلی کا ذکر کیا کریں تو ان کے نام سامنے لے آیا کریں تمام ارکان کو اس میں ملوث نہ کریں۔ جو بات ان کے علم میں ہو اسے وہ صاف فرما دیا کریں تو بہتر ہو گا۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا میں نے معزز اراکین اسمبلی کا نام استعمال نہیں کیا۔ معزز اراکین اسمبلی کا نام اس نام نہاد عوامی سپورٹس کلب کے سیکرٹری نے اپنی درخواست میں کیا ہے اور اگر میرے محترم بزرگ رانا صاحب پسند فرمائیں تو میں ان کو اس عوامی سپورٹس کلب کے سیکرٹری کی درخواست کی ایک نقل فراہم کر سکتا ہوں۔ جس میں انہوں نے یہ لکھا ہے کہ اس کلب کی سرپرستی موجودہ اراکان اسمبلی کرتے ہیں۔ جس طرح رانا صاحب کو اس بات پر اعتراض ہے کہ میں نے ارکان اسمبلی کا نام کیوں استعمال کیا ہے۔ میں نے یہ تحریک استحقاق بھی اس اعتراض کی بنیاد پر کی ہے کہ درخواست دھندہ کو ان اراکان اسمبلی کا نام لکھنا چاہیے تھا۔

رانا پھول محمد خاں۔ میں نے تو یہ عرض کیا ہے کہ اگر کوئی ارکان اسمبلی کے نام آپ کے پاس ہیں تو ان کا نام لیں تمام ارکان کو اس میں ملوث نہ کریں۔ کیونکہ عوام کی نظروں میں یہ آجائے گا کہ تمام ارکان اسمبلی ہیں۔ وہ ارکان اسمبلی جن کا نام اس میں درج ہے آپ ان کا نام سامنے لائیں۔

جناب سپیکر۔ رانا صاحب بات کچھ یہی ہے کہ اس میں کچھ Misunderstanding ہو گئی ہے۔ جنجوعہ صاحب نے جو تحریک استحقاق پیش کی ہے وہ اس بناء پر کی ہے جیسے کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اراکین اسمبلی کا نام ایسے استعمال نہ کیا جائے کہ Generally اراکین اسمبلی کی بات ہے بلکہ Specifically نام لیا جائے۔ جنجوعہ صاحب کو بھی اس بات پر اعتراض ہے کہ درخواست دھندہ نے اراکین اسمبلی کا نام اس

انداز میں کیوں لیا ہے اس پر انہوں نے تحریک استحقاق پیش کی ہے۔ آپ کی سوچ میں اور ان کی سوچ میں کوئی فرق نہیں ہے۔

رانا پھول محمد خان۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہیں اپنی بات کو تفصیل سے کرنا چاہیے۔

جناب سپیکر۔ جی جنجوعہ صاحب۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا! اس دن جس دن یہ درخواست پیش کی گئی اس دن چھٹی کا دن تھا اور سرکاری دفتر بند تھے لیکن 6۔ جون کو جناب آئی جی صاحب نے اس پر جو حکم لکھا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جناب آئی جی صاحب کو اس درخواست پر حکم لکھنے کے لئے غیر معمولی دباؤ تھا یا انہیں اس امر سے غیر معمولی دلچسپی تھی جس کی وجہ سے چھٹی کے دن اس درخواست پر حکم لکھا گیا ہے۔ حالانکہ جناب آئی جی صاحب عام حالات میں بھی لوگوں کی درخواستوں پر دستخط کرنے سے گریز فرمایا کرتے تھے مگر چھٹی کے دن ایک ایسی درخواست پہ جو دراصل درخواست دھندہ قمار بازی کا سرٹیفکیٹ ان سے حاصل کرنا چاہتے تھے اور وہ یہی ہوا کہ وہاں پر قمار بازی شروع ہوئی اور علاقہ کے تمام رائے عامہ کے حلقوں نے اس پر تنقید کی اور مجبور ہو کر انتظامیہ نے اس پر چھاپہ مارا۔ اور قمار بازی کرتے ہوئے لوگوں کو وہاں سے گرفتار کیا گیا اور ایسا تمام سازو سامان جو عام طور پر ایسی ریسوں میں جہاں پر قمار بازی ہوتی ہو استعمال ہوتا ہے۔ وہ سارے کا سا امال مقدمہ کے طور پر قبضہ میں لیا۔

جناب والا۔ قرار داد مقاصد ہمارے ملک کے دستور کا ایک مستقل اور اصلی جزو ہے اس طرح ہمارے ملک میں ایک اسلامی نظریاتی کونسل موجود ہے اور اس کونسل نے ہر قسم ریسوں پر قمار بازی اور شرطیں لگانے کو ناجائز قرار دے رکھا ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس طریقہ سے جس طریقہ سے جناب آئی جی صاحب نے ریسوں کو منعقد کرنے کی اجازت دی ہے۔ اس طرح وہ آئین سے انحراف کے بھی مرتکب ہوئے ہیں اور انہوں نے آئین کے آرٹیکلز کی بھی خلاف ورزی کی ہے اور اس طرح اس مذموم طریقے سے اس بھونڈے طریقے سے جس طرح کہ درخواست دھندہ نے اراکان اسمبلی کا نام اس درخواست میں شامل کیا ہے اس سے اراکان اسمبلی کی شہرت وقار اور احترام کو بھی سخت

دھچکا لگا ہے۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ وہ حالات و واقعات و اسباب معلوم کرنے کے لئے جن کے تحت جناب آئی جی صاحب نے اس قسم کی درخواست پر ریلیس منعقد کرنے کا حکم دیا۔ اس کو معلوم کرنے کے لئے میری اس تحریک استحقاق کو مجلس برائے استحقاق کے سپرد کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب وزیر زراعت و قانون (چودھری عبدالغفور) جناب والا میں عرض کرنا چاہوں کہ آپ نے درست فرمایا ہے کہ اس میں جو الفاظ درج ہیں اس تحریک میں ظاہر ہوتا ہے کہ "سیکرٹری کلب نے اپنی درخواست میں Supporting element کے طور پر ایسی بات لکھی ہے۔ کہ کلب کی تشکیل ہو چکی ہے جس میں کبڈی والی بال اور Grey Hound کے مقابلے مختلف دنوں میں ہوتے ہیں جن کی سرپرستی سابقہ اور موجودہ ممبران اسمبلی اور ممبران ضلع کونسل کرتے رہتے ہیں۔ یہ کلب محکمہ ایکسائز میں رجسٹر شدہ ہے بلکہ ہم جو معمولی سی Tax لگاتے ہیں اس میں سے پچاس فیصد محکمہ ایکسائز وصول کرتا ہے اور اس کے لئے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس کے حتمی نتائج جس کے تحت یہ تحریک کی گئی ہے کہ Privilege Breach ہوا ہے۔ اس میں اس نام نہاد عوامی سپورٹس کلب جو کہ دراصل ایک کباڑ خانہ تھا اس کے سرپرستوں میں موجودہ ارکان اسمبلی کو شامل کرنے سے ارکان کے احترام وقار اور شہرت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔

علاوہ ازیں ان دنوں جب صوبہ میں بم پھٹ رہے تھے دن کی روشنی میں انسانی خون کی ہولی کھیلی جا رہی تھی اور پنجاب کے عوام عدم تحفظ کا شکار تھے۔ صوبہ کی پولیس کے سربراہ کی طرف سے ایک غیر معمولی دلچسپی لے کر چھٹی کے دن قمار بازی کے لئے کتوں کی ریس جیسے غیر اسلامی فعل کی اجازت عطا کرنے سے قرار داد مقاصد جو کہ دستور پاکستان کا اصلی جزو ہے کی شدید خلاف ورزی کی اور انحراف کا ارتکاب ہوا ہے۔ اس سے نہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کا بھی وقار مجروح ہوا ہے" میں عرض کرتا ہوں کہ فنی لحاظ سے یہ استحقاق نہیں بنتا۔

جناب سپیکر۔ میں سمجھتا ہوں کہ چودھری صاحب اس بارے میں Technical

Grounds پر ہی بات کریں۔

جناب وزیر زراعت و قانون۔ میں ویسے ہی بات کرنا چاہتا ہوں۔ وجہ یہ ہے کہ اس پر بات ہوئی ہے۔ اگر کسی پرائیویٹ ادارے نے اپنی کسی درخواست میں کسی جگہ کوئی ایسا مبہم فقرہ لکھا ہے کہ کچھ اراکین اسمبلی سابقہ یا موجودہ اس کی سرپرستی کرتے ہیں۔ یا ممبران ضلع کونسل کرتے ہیں تو پہلے بات ہے کہ That is actionable under the ordinary law. کوئی بھی ممبران اسمبلی جو سمجھتے ہیں کہ مجھے اس میں بلاوجہ شامل کیا گیا ہے یا مجھے اس میں ملوث کیا گیا ہے تو اس میں Damages claim کرنے کے لئے Notice دے سکتے ہیں اور Damages Claim کر سکتے ہیں کہ ان کو کیوں اس ایک غیر متعلقہ فعل میں شامل کیا گیا ہے؟ Under the ordinary law actionable. اس لئے کسی Breach کا یا کسی Granted Constitutional right. کا حوالہ دے کر یہ چونکہ اس درخواست میں لکھ دیا گیا ہے کہ اس میں کچھ لوگوں کی سرپرستی حاصل ہے۔ تو میں یہ کہنا چاہوں کہ اس سے Breach of Privilege قطعی نہیں ہوتا اور نہ ہی ایسا کوئی Privilege Available ہے کہ کوئی پرائیویٹ شہری اپنی درخواست میں کیا لکھتا ہے اور اس کو کس طریقے سے استعمال کرتا ہے؟ If that falls within the criminal offence. تو اس پر Criminal Offence ہو سکتا ہے اور اگر کیس صرف سول میں آتا ہے تو اس پر Damages claim ہو سکتا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ کسی ایسے Right کا جس کا حوالہ دیا گیا ہے۔ Breach نہیں ہوا ہے اور نہ اس کا Privilege breach ہوا ہے۔ جہاں تک پولیس کے آئی جی کا تعلق ہے۔ ہاں اگر ان کے علم میں کوئی ایسے ممبران اسمبلی ہیں جنہوں نے اپنے Influences استعمال کر کے یا انہوں نے کتوں کی دوڑ میں شمولیت کر کے اور وہاں پر کوئی جوا بازی کر کے کوئی ایسا فعل کیا ہے تو آپ باقاعدہ اس کو سامنے لائیں ان کے خلاف ضرور کوئی Actionable بات ہو سکتی ہے لیکن ایک ابہام کے طور پر یہ کہنا کہ Breach ہوا ہے یہ بات نہیں چاہیے۔ ممبران اسمبلی ہوں یا

کوئی اور ہو اگر وہ جوئے میں ملوث ہیں تو ان کے خلاف Action ہو سکتا ہے۔ رہ گئی بات یہ تو آئی جی صاحب نے ایک بڑا واضح ایک آرڈر لکھا کہ اخلاقی طور پر کتوں کی ریسیں Healthy Activities کے طور پر ہوتی رہتی ہیں۔ جنجوعہ صاحب جھنگ سے تعلق رکھتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہاں کے کتے تو بڑے مشہور ہیں۔ جو میلے ہوتے ہیں وہ اکثر ان میں حصہ لیتے ہیں بلکہ وہاں کے کتے تو انعام یافتہ ہیں۔ رہ گئی بات یہ کہ جو آئی جی صاحب نے آرڈر لکھا ہے کہ

"Since no gambling takes place they may be allowed to hold races for breeding good pedigree of dogs"

ان کا منشا تو یہ ہے کہ انہوں نے بڑے نیک نیتی سے بات کی اور رہ گئی بات یہ کہ انہوں نے جوئے کے لئے اہتمام کیا۔ جناب والا آپ نے اندازہ لگایا ہو گا کہ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آرڈر 7۔ جولائی 1987ء کو آئی جی صاحب کی طرف سے جاری ہوا۔ مجھے افسوس ہے جولائی نہیں بلکہ 6۔ جون 1987 کو آئی جی صاحب کی طرف سے یہ آرڈر جاری ہوا۔ محترم جنجوعہ صاحب 6 جون 1987ء کو یہ آرڈر ہوا ہے۔

جناب فضل حسین راہی۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر جب مقرر تقریر کر رہے ہوں یا وزیر صاحب تقریر کر رہے ہوں تو وہ کسی معزز رکن کو فاضل رکن کو براہ راست مخاطب ہو سکتے ہیں۔ جیسے انہوں نے ابھی کہا ہے "مسٹر جنجوعہ صاحب" انہوں نے اس سے پہلے ایک بات کہی ہے کہ جھنگ کے کتے بڑے مشہور ہیں اور بہاولپور کے گدھے بھی بڑے مشہور ہیں میں نے سنا ہے۔

وزیر قانون۔ میرا خیال ہے میں اس کو Mind نہیں کرتا۔ اگر میرے ذہن میں کوئی غلط بات تھی تو میں اس کا خمیازہ بھگتنے کے لئے تیار ہوں اور میں معافی چاہتا ہوں اگر آپ نے غلط بات کر دی اس کا بھی آپ کے ذہن میں جو کچھ بھرا ہوا ہے وہ اس کی عکاسی ہوتی ہے اس لئے میں اس کو Mind نہیں کرتا۔ کیونکہ ایک گدھا ہی گدھے کی بات کر سکتا ہے اس لئے میں اس کو مزید کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میں عرض کروں گا کہ میں نے اپنے محترم دوست حشمت جنجوعہ صاحب کو بڑے مودبانہ الفاظ سے ان کو مخاطب کیا ہے۔ میں قطعاً

ان کی کسی قسم کی تضحیک تصور بھی نہیں کر سکتا۔ میں معافی چاہتا ہوں کہ اگر آپ کے ذہن میں کوئی ایسی بات ہے۔

وزیر صنعت۔ جناب والا بڑی خوبصورتی سے ہم نے اس بات کو تسلیم کر لیا۔

وزیر قانون۔ جناب والا میں معافی چاہتا ہوں اگر کوئی ایسی بات ہے۔ قطعاً" یہ بات نہیں۔ واقعی جھنگ میں بہترین کتے پائے جاتے ہیں۔

جناب فضل حسین راہی۔ بہاول نگر میں بھی بہترین گدھے پائے جاتے ہیں۔

وزیر قانون۔ آپ وہاں تشریف لے جائیں۔ آپ کو اجازت ہے کہ آپ بہاول نگر منتقل ہو جائیں۔

جناب سپیکر۔ اس سلسلے میں مہر ظفر اللہ بھروانہ صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

مہر ظفر اللہ خان بھروانہ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ واقعی جھنگ میں بڑے اچھے کتے ہیں اور وہ سور مارنے کے لئے ہم نے رکھے ہوئے ہیں۔

جناب محمد صدیق سالار۔ میرے ساتھ کسی اور کو بھی بھیج دینا۔

رانا پھول محمد خان۔ وہ خود بھی کتوں کی بڑی اچھی نسلیں پیدا کرتے ہیں۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر۔ آرڈر۔ آرڈر

MINISTER FOR LAW: Not taken in bad taste.

اس کو bad taste میں نہ لیں یہ ایک معمولی سی بات ہے۔

جناب سپیکر۔ آپ سب اس کو برداشت کریں۔

وزیر قانون۔ میں جناب والا عرض کروں گا Within one month of that order. جب Complaint موصول ہوئی کہ وہاں کتوں کی دوڑ کی شکل میں جوا ہوتا ہے تو میں عرض کروں گا کہ اس پر فوری ایکشن ہوا اور اس ایکشن کے تحت یہ پرچہ درج رجسٹر ہوا اور اس کے خلاف اتنی موثر کارروائی ہوئی کہ ہمارے جو کینٹ کے ایس پی ہیں انہوں نے موقعہ پر جا کر اس کی تفتیش کر کے دریافت کیا کہ اس میں جوا کے لئے شرطیں لگی ہیں ایکشن ہوا اور اس کا مقدمہ باقاعدہ بنایا گیا۔ میں سمجھتا ہوں ہمارے

فاضل دوست کو اس کو Appreciate کرنا چاہیے تھا کہ پولیس Within one month یہ نہیں کہ Within a year اس کا Effective Step لیا اس کو نہ صرف چیک کیا اس کو گرفتار کیا۔ سارے گاڑیوں والوں کو قبضے میں لیا اور اس کے مطابق ایکشن لیا گیا۔ اس سے کوئی ایسی تضحیک ممبران اسمبلی کی نہیں نکلتی یا کوئی استحقاق مجروح ہوتا ہوا نہیں پایا جاتا بلکہ پولیس کی بہتر کارکردگی کا ایک ثبوت ہے کہ ایک ہی مہینے میں اس کو دریافت کر کے Effective ایکشن لے کر اس کو ختم کر دیا گیا۔ آپ کو اس پر Appreciate کرنا چاہیے کہ پولیس کو اپنی ذمہ داری کا احساس ہوا ہے اور ایک ایکشن ہوا۔ میں اپنے فاضل دوست سے یہ التماس کروں گا کہ انہوں نے ایک بات سامنے لائی انشاء اللہ آئندہ ایسی بات نہیں ہوگی۔ اور اس کو پریس نہیں کریں گے۔ شکریہ۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب سپیکر میرا یہ تحریک استحقاق پیش کرنے کا مقصد ارکان اسمبلی کے احساس کا امتحان تھا۔ ایک طرف تو وہ گذشتہ روز راہی صاحب نے بڑے غیر محسوس طریقے سے ایک بات کہی تھی اس پر یہ پورا ایوان سراپا احتجاج بن گیا تھا اور دوسری طرف ایک ایسے شخص نے جس کا اس اسمبلی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اس نے ارکان اسمبلی کا نام ایک درخواست میں استعمال کیا۔ اس شخص کے پس پردہ یہ عزائم تھے۔ کہ وہ ارکان اسمبلی کا نام استعمال کر کے قمار بازی کا مذموم دھندا کرنا چاہتا تھا اور وہ ایسا کرتا ہوا پایا بھی گیا۔ پکڑا بھی گیا اور قانون کے تحت اس کے خلاف کارروائی بھی ہو رہی ہے۔ جناب والا یہ اگر کسی ایک کا استحقاق مجروح ہوتا تو پھر اس کے پاس یہ Remedy تھی کہ وہ کسی سول کورٹ میں کسی Defamation کا کیس کرتا یا کوئی اور کارروائی کرتا۔ جناب والا یہ ایک اجتماعی استحقاق کی بات ہے جس میں ارکان اسمبلی کا نام استعمال کیا گیا ہے جس طرح کہ میرے بزرگ جناب رانا پھول محمد خان صاحب کو اس بات پر اعتراض ہے مجھے بھی اس بات پر اعتراض ہے کہ میرے جذبات کو زبردست ٹھیس پہنچی ہے کہ معزز ارکان اسمبلی چودھری صاحب نے یہ فرمایا ہے۔ کہ میرے علم میں کسی ایسے معزز رکن اسمبلی کا نام ہو تو میں اس کو ایوان میں پیش کروں۔ جناب والا میں معزز ایوان کے کسی رکن سے بھی یہ توقع نہیں کرتا اور مجھے ذرا بھر بھی شک نہیں ہے کہ اس ایوان

کا کوئی معزز رکن اس قسم کے کاروبار میں اس قسم کے دھندے میں ملوث ہو سکتا ہے۔ جناب والا کل کو کوئی شخص اگر ہیروئن سمگل کرتا ہوا پکڑا جائے گا اور وہ یہ کہے گا کہ یہ دھندا تو میں ارکان اسمبلی جو میرے سرپرست ہیں ان کی وجہ سے کرتا ہوں۔ کل کو کوئی بم بلاسٹ کرتا ہوا پکڑا جائے گا کب تک ہم یہ برداشت کریں گے کہ اس قسم کی مذموم حرکات کرنے والے لوگ ارکان اسمبلی کا نام استعمال کرتے رہیں گے۔

جناب سپیکر۔ جنجوعہ صاحب آپ اپنی پرویلیج موشن پڑھ چکے ہیں۔ شارٹ سٹیٹمنٹ دے چکے ہیں۔ اب جو وزیر قانون صاحب نے آپ کو اس بارے میں یہ بتایا ہے کہ نقطہ نظر سے اس کی Admissibillity کے بارے میں جو ان کی رائے ہے اس تحریک استحقاق کے جو ٹیکنیکل پہلو ہیں اس کی جو صورت حال ہے اس کے بارے میں اب آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب سپیکر یہ اسمبلی کے ارکان کے استحقاق کے بارے میں مسئلہ ہے۔ میں اس کو پورے شدومد کے ساتھ پریس کرتا ہوں اور اس پر آپ کا فیصلہ سننے کا منتظر ہوں کہ آپ اس پر کیا فیصلہ دیتے ہیں؟

وزیر قانون۔ With your permission I will only add... اگر کوئی آدمی یہ لکھ دے کہ کسی کلاس کی کوئی سرپرستی ہے تو اس سے تو کوئی تضحیک نہیں ہو جاتی البتہ غیر قانونی طور پر کوئی کاروبار میں ملوث ہوتا ہے۔ Then it may be an instance. یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ بات یہ لکھ دی گئی کہ کچھ کلبوں کی سرپرستی جیسے کلب میں کبڈی بھی ہوتی ہے۔ والی بال بھی ہوتا ہے اس میں اگر کوئی یہ کہ دے کہ اس کی اسمبلی کے ممبران بھی سرپرستی کرتے ہیں میرا خیال ہے کوئی ایسی بات نہیں البتہ اس میں کسی قسم کا غلط کام ہونا یا اس میں اس قم کا کوئی وقوعہ ہو وہ قابل اعتراض ہے۔ اس کے تحت ایکشن لیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں اس کو اتنا سنجیدگی سے نہیں لینا چاہیے۔ اگر کوئی غلط بات ہوئی ہے تو اس کا ایکشن لیا گیا ہے اور بڑا سخت ایکشن لیا گیا۔

جناب سپیکر۔ جنجوعہ صاحب یہی میں آپ کو عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک غلط بات ہوئی اس پر پولیس ایکشن ہوا۔ اس پہ کیس رجسٹرڈ ہوا اور وہ لوگ چالان ہو کر گرفتار ہو چکے ہیں اور معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہے جو معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہو جس پر ایکشن ہو چکا ہو کیا ہم اسے زیر بحث لا سکتے ہیں۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب سپیکر میں اس سے متفق ہوں کہ جو معاملہ کسی عدالت میں زیر سماعت ہو اس کو ایوان میں زیر بحث نہیں لایا جا سکتا۔ لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو ایکشن لیا گیا ہے اس میں ارکان اسمبلی کو کیا Remedy ملی ہے۔ جو قمار بازوں کے خلاف پولیس کی طرف سے ایکشن لیا گیا ہے اس میں ارکان اسمبلی کو کوئی Remedy نہیں دی گئی۔

جناب سپیکر۔ ارکان اسمبلی اس میں کیا Remedy چاہتے ہیں۔ ارکان اسمبلی اس میں کیا Relief چاہتے ہیں؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا جو غلط طریقے سے ارکان اسمبلی کا نام استعمال کرتے ہیں ان لوگوں کے خلاف ایکشن ہونا چاہیے۔ تحقیقات ہونی چاہیے۔ یہ ایوان اس بات کا اختیار رکھتا ہے کہ ان لوگوں کو سزا دے۔

جناب سپیکر۔ جنجوعہ صاحب یہ بہت معمولی بات ہے۔ ایک آدمی نے درخواست میں یہ لکھ دیا ہے کہ ارکان اسمبلی اور ضلع کونسل کے ممبران کی انہیں سرپرستی حاصل ہے۔ اس پر انہوں نے وہاں ایک Race کا اہتمام کیا۔ اس میں انہوں نے کچھ غلط معاملات ملوث کئے جس کی وجہ سے ان کے خلاف پولیس ایکشن ہو گیا اور وہ گرفتار ہو کر چالان ہو چکے ہیں اور مقدمہ عدالت میں ہے۔ جو معاملہ عدالت میں ہے اس پر ہم کیا کارروائی کر سکتے ہیں۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب سپیکر' میں راجہ صاحب کا حق ہمسائیگی ادا کرتے ہوئے اور ان کا احترام کرتے ہوئے ان کے حکم پر پریس نہیں کرتا۔

جناب سپیکر۔ جنجوعہ صاحب اس کو پریس نہیں کرتے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ کیونکہ جناب سپیکر۔ یہ پتا چلا ہے کہ ☆☆☆☆☆☆

---

* * * * * * * بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کیے گئے۔

جناب سپیکر۔ میاں عمر علی صاحب کی طرف سے تحریک استحقاق ہے۔ لیکن وہ تشریف نہیں رکھتے اور انہوں نے کہا ہے کہ اس کو آج ملتوی کر لیا جائے۔ کیونکہ چیف منسٹر صاحب سے ان کی ملاقات ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا۔ میں نے راجہ صاحب کے متعلق جو بات کہی ہے' اگر وہ ریکارڈ پر آگئی ہے تو اس کو حذف کر دیا جائے۔

جناب سپیکر۔ راجہ صاحب کے بارے میں جنجوعہ صاحب کے جو ریمارکس ہیں۔ ان کو حذف کیا جائے۔

جناب سپیکر۔ یہ تحریک التوا جناب چودھری اصغر علی گجر صاحب کی طرف سے ہے۔

جناب پیٹر گل۔ جناب سپیکر میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ " مسودہ قانون مالیہ اراضی (ترمیم) پنجاب مصدرہ 1987ء (مسودہ قانون نمبر102 بابت 1987ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے"

میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ " مسودہ قانون (ترمیم) مزارعت پنجاب مصدرہ 1987ء (مسودہ قانون نمبر103 بابت 1987ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ مسودہ قانون (ترمیم) مدت برائے ادائیگی...

تحاریک التوائے کار

انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں طلباء تنظیموں کے مابین تصادم

جناب سپیکر۔ یہ آپ تحریک التوا کے بعد پیش کریں تو زیادہ مناسب ہو گا۔ کیونکہ تحاریک التواء کو فوقیت حاصل ہے۔ ان کو ہم لے لیتے ہیں۔ اس کے بعد جس وقت غیر سرکاری کارروائی شروع ہو گی تو اس وقت آپ پیش کیجئے۔ مہربانی ہو گی۔

ہمارے پاس تحریک التوائے کار ہے۔ چودھری اصغر علی گجر صاحب کی طرف سے نمبر2 ہے اور اس طرح کی Identical جنجوعہ صاحب کی طرف سے ہے۔ وزیر تعلیم تشریف لا چکے ہیں۔ یہ پیش ہو چکی ہیں۔ ان پر اب بات شروع کی جائے۔

(اس مرحلے پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر تشریف فرما ہوئے)

وزیر تعلیم۔ جناب سپیکر تحریک التواء نمبر2 اور15 جناب چودھری اصغر علی گجر صاحب اور جناب ریاض حشمت جنجوعہ صاحب کی طرف سے پیش ہو چکی ہیں۔ اس کے متعلق میں عرض کرنا چاہوں گا۔ اس پر فنی اور قواعدہ و ضوابط کے نقطہ نگاہ سے اس پر بات کرنے سے پہلے میں چاہوں گا کہ میں نہ صرف اس کی تفصیلات سے بھی اس معزز ایوان کو آگاہ کروں' بلکہ دونوں محرک صاحبان سے استدعا کروں کہ اسلامی جمعیت طلباء اور مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے طلبہ کے درمیان انجینئرنگ یونیورسٹی میں جو بے چینی پائی جاتی ہے۔ اگر وہ واقعی اس میں اپنا کوئی مثبت رول ادا کرنے کے لیے تیار ہیں اور دونوں گروپوں کے طلباء آئی جے آئی والے اور ایم ایس ایف والے' اگر ان میں بیٹھ کر ان کا کوئی تصفیہ ہم کرا دیں تو میں اس کے لیے بے حد شکر گزار ہوں گا۔ اس واقعے کے متعلق جو اس وقت تحریک التواء کا موجب بنایا گیا ہے میں گذارش کروں گا کہ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں یہ صورت حال افسوس کے ساتھ اکتوبر 1986ء سے چلی آ رہی ہے' اکتوبر 1986ء میں وہاں ایک واقعہ ہوا جس میں اسلامی جمعیت طلباء نے مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے ریگولر طلباء کو ایک ہوسٹل سے جبراً نکال دیا۔ ان کا سامان لوٹ لیا اور کچھ سامان کو آگ بھی لگائی گئی۔ ظاہر ہے اس معاملے میں طلباء میں آپس میں اشتعال پیدا ہونا تھا۔ لیکن یونیورسٹی کی انتظامیہ نے اس پر کوئی کارروائی نہ کی۔ یہ بات میں اکتوبر 1986ء کی کر رہا ہوں۔ جس کے نتیجے میں یہ اشتعال آگے بڑھا۔ اور دونوں گروپوں کے طلباء کا آپس میں کچھ جھگڑا ہوا جس کے نتیجے میں پھر یونیورسٹی کی انتظامیہ نے ایم ایس ایف کے ساتھ طلباء اور اسلامی جمعیت طلباء کے سات طلباء کے خلاف کارروائی کا فیصلہ کیا۔ لیکن یہ بات بڑی ذمہ داری کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ جب ہم نے گہرائی کے ساتھ انتظامیہ کا جائزہ لیا تو ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ وہاں پر طلباء کا غلبہ اس قدر زیادہ ہے کہ

انتظامیہ اگر منصفانہ انداز سے کوئی کارروائی کرنی بھی چاہیے تو نہیں کر سکتی۔
میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر میرا نکتہ اعتراض یہ ہے کہ اس وقت ہمارے ملک میں طلبہ کی جتنی تنظیمیں ہیں' ان پر پابندی ہے۔ مگر وزیر موصوف بار بار اسلامی جمعیت طلباء اور مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کا ذکر کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں انہیں اپنی تصحیح کر لینی چاہیے کہ اس وقت طلباء کی کوئی تنظیم بھی زیر عمل نہیں اور ان پر قانونی طور پر پابندی لگی ہوئی ہے۔
جناب ڈپٹی سپیکر۔ وہ اس کا صرف نام پکار رہے ہیں۔ آپ کا کیا مطلب ہے کہ اس کے نام کے ساتھ "کالعدم" کا لفظ ایزاد کر لیں؟ ۔۔ وائیں صاحب اپنی تصحیح فرمالیں۔
وزیر تعلیم۔ جناب سپیکر میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا۔ لیکن میں جو بات کر رہا ہوں اپنی طرف سے ایک لفظ بھی نہیں کہہ رہا۔ میں تو تحریک التواء میں جو الفاظ ہیں' ان کے حوالے سے بات کر رہا ہوں۔ وہاں فاضل محرک نے خود اسلامی جمعیت طلباء اور ایم ایس ایف کا نام لیا ہے اور اس حوالے سے یہ بات آگے بڑھ رہی ہے۔
میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ میں نے کسی طلبہ کی تنظیم کا ذکر نہیں کیا۔
جناب ڈپٹی سپیکر۔ آپ درست فرما رہے ہیں۔ تشریف رکھیں۔ وائیں صاحب آپ ذرا تصحیح فرمالیں۔
وزیر تعلیم۔ جناب والا' میں یہ گذارش کر رہا تھا کہ اکتوبر 1986ء کے واقعے کے پس منظر میں سات طلباء ایک گروپ کے اور سات طلباء دوسرے گروپ کے خلاف یونیورسٹی کی انتظامیہ نے ابتدائی طور پر کارروائی کا فیصلہ کیا۔ لیکن بدقسمتی سے یونیورسٹی میں ایسا ماحول موجود ہے کہ وہاں پر ایسے معاملات سے انتظامیہ منصفانہ انداز سے نمٹ نہیں سکتی۔ اور وہ جارح طلباء تنظیم جس کو چودھری اصغر علی گجر صاحب نے اسلامی جمعیت طلباء کے نام سے پکارا ہے' اس کے سات طلباء کو تو Rustication سے پہلے بحال کر دیا گیا اور دوسری طلباء تنظیم جس کو میرے فاضل بھائی نے ایم ایس ایف کے نام سے یاد فرمایا ہے' ان کے سات طلبہ کو Rusticate کر دیا گیا' حالانکہ نکالا ان کو ہوسٹل سے گیا تھا۔ سامان ان کا لوٹا گیا تھا اور آگ ان کے سامان کو لگائی گئی تھی۔ یہ سلسلہ بدقسمتی سے وہاں جاری

رہا اور ان کی Tension کم نہ ہو سکی۔ اور بقول چودھری صاحب ایم ایس ایف کے گروہ نے یونیورسٹی کی انتظامیہ سے بار بار استدعا کی ہمیں نہ صرف انصاف فراہم کیا جائے' بلکہ ہم باقاعدہ سٹوڈنٹس ہیں' ہمیں ہوسٹل میں واپس جانے کی اجازت دی جائے جہاں سے کہ جبراً ان کو نکالا گیا تھا۔ یونیورسٹی کی انتظامیہ بدقسمتی سے ان کو انصاف نہ فراہم کر سکی جس کے نتیجے میں 5 جولائی کا افسوسناک واقعہ رونما ہوا اور ان طلباء نے جن کو میرے فاضل بھائی نے ایم ایس ایف کے نام سے یاد فرمایا ہے۔ انہوں نے اپنے اسی ہوسٹل میں جس میں پہلے ان کو جگہ ملی ہوئی تھی اس پر جا کر انہوں نے قبضہ کر لیا اس پر انتظامیہ پھر حرکت میں آئی اور ان کو آپس میں نارمل کرنے کے لئے یونیورسٹی انتظامیہ نے حکومت سے رابطہ قائم کیا اور ایک اعلیٰ سطح کی کمیٹی تشکیل دی گئی اس وقت میرے فاضل رفیق راجہ خلیق اللہ صاحب کی قیادت میں بطور وزیر تعلیم اور وائس چانسلر انجینئرنگ یونیورسٹی۔ ہوم سیکرٹری۔ جناب ارشد لودھی صاحب سیکرٹری تعلیم اور دیگر سینئر ایجوکیشن افسران اور آئی جی پولیس اے۔ آئی۔ جی پولیس پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جو ان واقعات کا جائزہ لے۔ اور وہاں پر طلباء کی محاذ آرائی کو نارمل کرنے کے لئے ضروری اقدامات عمل میں لائے۔ جس وقت اس کمیٹی نے ان واقعات کو پس منظر میں دیکھا تو انہوں نے محسوس کیا انجینئرنگ یونیورسٹی کا ایک گروپ جس کو چودھری صاحب نے اسلامی جمیعت طلباء کے نام سے یاد فرمایا ہے ان کا وہاں پر اتنا بھاری قبضہ ہے اور خوف و ھراس ہے کہ انتظامیہ وہاں پر ان کی مرضی کے خلاف کسی اور کو انصاف فراہم نہیں کر سکتی۔ ایم۔ ایس۔ ایف کے طلباء جن کو ہوسٹلوں سے نکال دیا گیا تھا۔ ان کا سامان لوٹ لیا گیا ار بعض کو آگ لگا دی گئی تھی۔ ان کے بار بار اصرار اور استدعا کے باوجود انتظامیہ ان کو وہ انصاف فراہم کرنے میں ناکام رہی اس بات کو اس کمیٹی نے بھی وائس چانسلر صاحب کی موجودگی میں محسوس کیا اور وائس چانسلر صاحب نے ان باتوں کا اقرار فرمایا کہ وہاں حالات ایسے ہیں۔ اس بحث کی روشنی میں وائس چانسلر صاحب نے اس بات کی یقین دھانی کرائی کہ اسلامی جمیعت طلباء کے خلاف اقدام واپس لیا جا چکا ہے۔ ان کو rustication سے واپس بحال کیا جا چکا ہے لہٰذا وہ ایم ایس ایف کے طلباء کے خلاف جو کارروائی ہوئی ہے اس پر

بھی ہمدردانہ غور کریں گے۔ اور اس کی بحالی کے لئے مناسب کارروائی جلد کریں گے۔ اور ان کو ان کے ہوسٹلز میں جلد بھجوا دیا جائے گا۔ یہ یقین دھانی وائس چانسلر صاحب نے اس ہائی پاور کمیٹی میں تمام گورنمنٹ کے senior most اراکین کی موجودگی میں دی لیکن جس وقت وائس چانسلر صاحب واپس یونیورسٹی گئے تو ان طلباء نے جن کو میرے بھائی نے اسلامی جمیعت طلباء کے نام سے پکارا ہے انہوں نے وائس چانسلر صاحب کا زبردست گھیراؤ کیا اور کہا کہ آپ کو یہ کیسے جرأت ہوئی کہ آپ نے یہ فیصلہ وہاں پر کر لیا ہے ہم آپ کو اس یقین دھانی کے باوجود بھی کسی ایسے طالب علم کو واپس آنے کی اجازت نہیں دیں گے اور نہ ہی آپ کو اس بات کی اجازت دیں گے کہ آپ ان کی rustication کے خلاف اقدامات کریں۔ صرف یہی نہیں ہوا بلکہ جناب سپیکر اس واقعہ کی افسوسناک صورت حال یہ ہے کہ وائس چانسلر صاحب کا انہوں نے گھیراؤ کیا اور میرے محترم نوجوانوں نے جن کا میرے بھائی نے اسلامی جمیعت طلباء کے نام سے پکارا ہے۔ انہوں نے وائس چانسلر صاحب کا گھیراؤ کیا۔ وہ مسٹر خلجی ہیں۔ اور ان سے جبراً استعفے پر دستخط کرائے۔

Resigned from the Vice Chancellorship of the University

اور استعفے سے پہلے ان طلباء کے ایک حامی وہاں پر پروفیسر مسٹر محبوب جو کہ Junior most ہیں ان کو Senior most کرانے کے لئے اس سے Orders پر جبراً دستخط کرائے۔ میں اس ایوان کے فلور پر بڑی ذمہ داری کے ساتھ اس ایوان کے نوٹس میں اور خاص طور پر اپنے بھائی چودھری اصغر علی گجر کی خدمت میں اور جنجوعہ صاحب کی خدمت میں یہ واقعہ عرض کر رہا ہوں اس استدعا کے ساتھ ——————

چودھری اصغر علی گجر۔ جھوٹ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ چودھری صاحب میں آپ سے استدعا کروں گا کہ وائیں صاحب آپ کی تحریک التوائے کار کا جواب دے رہے ہیں آپ اس قسم کے الفاظ کا استعمال نہ کریں۔

سیدہ ساجدہ نیر عابدی۔ (☆☆☆) انہوں نے کا لفظ استعمال کیا ہے اس کو واپس لیا جائے۔

****** بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ انہوں نے یہ نہیں کہا ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں میں نے ایسے لفظ کا استعمال نہیں کیا ہے۔

راجہ خلیق اللہ خاں۔ جناب وہ کہہ رہے ہیں میں نے کہا ہے۔

چودھری اصغر علی گجر۔ ویسے میں نے لفظ (☆☆☆) کی آواز کو ضرور بلند کیا ہے۔ لیکن میرے بھائی اور میری بہنوں نے اس (☆☆☆) کو کیا سمجھا ہے یہ میں نہیں کہہ سکتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ کیا آپ نے لفظ (☆☆☆) کا استعمال کیا ہے۔ کیا آپ اس کو واپس لیتے ہیں؟

چودھری اصغر علی گجر۔ جی ہاں! میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔

وزیر صنعت۔ جناب سپیکر میں بڑے ادب سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ میں یہ واقعات بڑے دکھ کے ساتھ اس ایوان کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں اور میں مؤدبانہ استدعا کروں گا جناب چودھری اصغر علی گجر صاحب اور جناب جنجوعہ صاحب سے اس معاملہ میں اس تلخی کو منصفانہ انداز سے ختم کرنے کے متعلق اگر وہ کچھ کر سکیں تو میں ان کا بے حد شکر گزار ہوں گا اور ان کو یقین دلاتا ہوں کہ اس معاملہ میں کسی بھی گروہ کی ناجائز حمایت ہرگز نہ کریں۔ میں اس ایوان میں آپ کو یقین دلاتا ہوں جناب سپیکر میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ وائس چانسلر صاحب سے نہ صرف جبراً استعفےٰ لیا گیا بلکہ اس تنظیم کے طلباء نے ایک پروفیسر جن کا نام میں نے لیا مسٹر محبوب جو Junior most ہونے کی بجائے ان کو Senior most کرنے کے لئے ایک ٹائپ آرڈر پر دستخط کرا کر ان کے احکامات پر جبراً دستخط بھی لئے۔

It is on record and it is an open secret for all concerned and even for the higher officers of the govt.

اس جبراً استعفے پر وائس چانسلر نے ایک پریس کانفرنس بھی کی تھی جو نوائے وقت اور جنگ

---

* * * * * * بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

میں آپ نے پڑھی ہو گی۔
جناب ڈپٹی سپیکر: میں وائیں صاحب کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ اس کے لئے جو وقت مقرر ہوتا ہے وہ ختم ہو رہا ہے آپ اس میں اختصار سے کام لیں۔
وزیر صنعت۔ جناب سپیکر میں یہ عرض کروں گا کہ یہ مسئلہ اتنا اہم ہے اور میں استدعا کروں گا کہ آپ اس کے پس منظر کو دیکھ لیجئے تاکہ یہ مسئلہ حل ہونے کی طرف آئے تو میں اسے welcome کرنے کو تیار ہوں یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔
تو جناب سپیکر! میں گزارش یہ کر رہا ہوں کہ اس پر بھی مسلم سٹوڈینٹس فیڈریشن کے طلباء کو یقین دھانی کرائی گئی تھی اور اس یقین دھانی پر وہ اپنے ہوسٹل میں جا کر پھر واپس آگئے تھے اور انہوں نے وہ قبضہ vacate کر دیا تھا۔ وہ بھی ان کو انصاف نہ ملا اور اس ناانصافی کے بعد جب پھر وہ انصاف حاصل کرنے کی کوشش میں ناکام رہے تو پھر اس کے بعد اگست کو ایک اور واقعہ پیش آیا جو کہ پھر افسوس ناک تھا اور اس افسوس ناک واقعہ کے بعد پولیس نے نہ صرف وہاں پر ایم ایس ایف کے طلباء کے خلاف کارروائی کی بلکہ ان کو گرفتار کیا۔ وہ آج بھی جیل میں ہیں اور ان میں سے کسی کی آج تک ضمانت نہیں ہوئی اور ان کو rusticate بھی کیا گیا۔ ہم یہ پیش رفت اس لئے کرنا چاہتے ہیں کہ اگر میرے بھائی چودھری اصغر صاحب یا وہ جماعت جو ان کی حمایت کرتی ہے یا سرپرستی کرتی ہے مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے اگر خدا کے لئے اس وطن کے لئے اس ملک میں نارمل حالات پیدا کرنے کے لئے اور ان نوجوانوں کے مستقبل کے لئے اور ان کے اپنے شاندار مستقبل کے لئے اگر ہم میز پر بیٹھ کر منصفانہ انداز سے اس tension کو حل کرنے کے لئے تیار ہیں تو انشاء اللہ آپ چودھری صاحب اور آپ کے وہ بزرگ جو اس معاملے میں کچھ کام کرنا چاہیں گے مجھے' حکومت کو آپ اپنے آپ سے زیادہ فراخدل پائیں گے۔ یہ بات میں آپ سے ذمہ داری کے ساتھ on the floor of the House عرض کر رہا ہوں۔ اور اس سلسلے میں آپ کے کسی مثبت فیصلے کا طلبگار رہوں گا۔ اور منتظر رہوں گا۔ یہ ہے جناب صورتحال کہ اس پر باقاعدہ کارروائی ہوئی۔ پرچے درج ہوئے اور ایک فریق کے خلاف یک طرفہ کارروائی ہوئی یعنی جو مسلم سٹوڈینٹس

فیڈریشن کے طلبا ہیں آج تک انجینئرنگ یونیورسٹی کا ماحول نارمل نہیں ہے اور وہاں پر اسلامی جمعیت طلباء کے نوجوان انتظامیہ کو انصاف فراہم کرنے کا موقع فراہم نہیں کر رہے۔ these are the facts لیکن میں فنی نقطہ نگاہ سے عرض کروں گا کہ یہ واقعہ نہ ہی حال میں وقوع پذیر ہونے والا ہے۔ نہ ہی اتنی اہمیت عامہ کا مسئلہ ہے اور اس کے باوجود بھی طلباء کے خلاف نہ صرف پرچہ ہو چکا ہے بلکہ ان کے چالان عدالت میں جا چکے ہیں اور sub - judice ہونے کی بنا پر یہ پیش رفت کے قابل نہیں ہو گا لیکن جو بات میں نے اس کے پس منظر میں عرض کی ہے چونکہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے I would request that چودھری صاحب اور جنجوعہ صاحب کہ اس معاملے میں مہربانی کر کے جذبات سے ہٹ کر اگر کوئی غلط بات سمجھتے ہیں تو میں آپ سے استدعا کروں گا کہ ہم میز پر بیٹھ کر اس کو thrash out کریں اور اس معاملے کو normalise کرنے کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔ اس معاملے میں اپوزیشن کے لیڈر جناب میاں صاحب اگر وہ بھی اس بات میں کوئی پیش رفت کرنا چاہیں گے تو

Government and I shall welcome it

Thank you very much.

جناب فضل حسین راہی۔ جناب سپیکر! ایک چھوٹی سی تجویز ہے اگر اس پر عمل کر لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ صورتحال ٹھیک ہو سکتی ہے۔ اور یہی سب کچھ کر سکتے ہیں ہم تو کچھ نہیں کر سکتے۔ تجویز صرف یہ ہے کہ یہ جو پابندیاں انہوں نے سٹوڈینٹس یونین پر اور طلباء کی activities پر لگا رکھی ہیں ان کو یہ ہٹا دیں۔ اور جس کو جواز بنا کر یہ لگائی گئی تھیں وہ چیزیں آپ دیکھ رہے ہیں اور تمام کالجز میں آپ کے سامنے ہیں۔ اس کو ختم کرنے کے لئے صرف جواز یہ تھا کہ اگلے الیکشن میں لڑائی جھگڑے ہونگے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ آپ کی تجویز کچھ لمبی ہو رہی ہے۔

جناب فضل حسین راہی۔ نہیں جناب۔ صرف چھوٹی سی تجویز ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی چودھری صاحب!

چودھری اصغر علی گجر۔ جناب سپیکر میں جناب غلام حیدر وائیں صاحب کا اس بات پر

بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے طلباء کے درمیان تصادم کو نپٹانے کے لئے اپنی طرف سے کھلی پیشکش کی ہے اور میں اسے منظور کرتا ہوں اور میں اپنی طرف سے پیشکش کرتا ہوں کہ اگر حکومت نیک نیتی سے اپنے اوپر سے طاقت کا خول اتار کر منصفانہ طور پر طلباء کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے تیار ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ طلباء کے درمیان جو موجودہ جھگڑا ہے وہ ختم نہ ہو سکے۔ میں یہاں پر گزارش کرتا ہوں کہ وہ چاہیں تو اس ایوان پر مشتمل کوئی بھی کمیٹی تشکیل دی جا سکتی ہے جسے میں بھی کھلے دل سے قبول کرتا ہوں اور میں چاہوں گا کہ اگر ایسی کمیٹی بن جائے تو انشاء اللہ طلباء کے جو مسائل ہیں آپس کے جھگڑے ہیں وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو سکتے ہیں۔ اسلامی جمیعت طلباء ——

جناب ڈپٹی سپیکر۔ آپ تجویز دے چکے ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر۔ جناب والا۔ میں عرض کر رہا ہوں مجھے وقت ملنا چاہیے۔ مجھے بالکل وقت نہیں ملا۔ میں بات سے بات نہیں کر رہا میں عقل سے بات کر رہا ہوں اور بڑے آرام اور تحمل سے بات کر رہا ہوں۔ جیسے محترم جناب وائیں صاحب نے مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کا مقدمہ پیش کیا ہے تو مجھے بھی اجازت ملنی چاہیے تاکہ میں آرام اور تحمل سے ان کی بات کا جواب دوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ آپ اپنی بات پہلے کر چکے ہیں۔ میں آپ کی تجویز کے مطابق اور آپ کے فرمان کے مطابق اس قسم کا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہتا ہوں اور جو آپ کی رائے ہے اسی کو پیش نظر رکھ کر فیصلہ کرنا چاہتا ہوں اس لئے آپ براہ کرم تشریف رکھیں۔ تو وائیں صاحب بھی اس مسئلے میں رضامند ہیں کہ اس کے اوپر کوئی کمیٹی بنا لی جائے اور آپ بھی اس میں اتفاق فرما رہے ہیں تو میرا خیال ہے وائیں صاحب آپ اور جنجوعہ صاحب اور راجہ صاحب بیٹھ کر اس مسئلہ کا حل ڈھونڈ لیں۔ تو آپ اپنی تحریک التوا واپس لیتے ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر۔ نہیں جناب۔ جناب والا۔ تحریک التوا کے متعلق تو وائیں صاحب خود کہہ چکے ہیں کہ یہ مسئلہ وقعی اہم اور In fact ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ اب تو کمیٹی بن چکی ہے اس کا کچھ تو فیصلہ کرنا ہو گا۔

چودھری اصغر علی گجر۔ اب کمیٹی بن جائے اس کے بعد کمیٹی جو بھی فیصلہ کرے گی

جناب ڈپٹی سپیکر۔ کمیٹی تو بن گئی ہے۔ ایجوکیشن منسٹر صاحب سے ملکر آپ اس مسئلہ کا کوئی حل ڈھونڈیں۔ طلباء کو جو پریشانی ہے اور اس قسم کے جو واقعات ہوتے ہیں ان کے لئے آپ آئندہ کے لئے کوئی ایسا لائحہ عمل اختیار کریں کہ اس قسم کے واقعات کا کوئی تدارک ہو سکے۔

چودھری اصغر علی گجر۔ جناب والا اس سلسلہ میں کمیٹی تو بنا رہے ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ یہ اتنا غیر اہم مسئلہ نہیں ہے کہ اتنی جلدی جلدی فیصلہ ہو سکے۔ میں کہتا ہوں کہ اس کی کمیٹی بنائیں۔ ہماری بھی اس میں رائے لیں اور وہ کمیٹی مسلم لیگ والوں پر مشتمل ہو میں یہ نہیں کہتا۔ اپوزیشن لیڈر کا جیسے نام لیا گیا میں ان کا بھی احترام کرتا ہوں۔ ان کو بھی اس کمیٹی میں شامل کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ آپ کی تحریک التوا کو بھی تو dispose of کرنا ہے۔

چودھری اصغر علی گجر۔ جناب والا dispose of تو اسی طرح ہو گا کہ وہ کمیٹی بنا دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ اس تحریک التوا کا فیصلہ تو اس طرح ہو گا کہ آپ اسے واپس لینگے یا یہ فیصلہ ہو گا کہ اس کی admissibility پر بات ہو گی۔

چودھری اصغر علی گجر۔ جناب والا میں بھی تو یہی گزارش کر رہا ہوں کہ ——

جناب ڈپٹی سپیکر۔ نہیں۔ اب جو کمیٹی بن چکی ہے وہ اس کا حل ڈھونڈ لے گی۔

چودھری اصغر علی گجر۔ جناب والا۔ ہماری بات بھی سن لی جائے۔ تو میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ کمیٹی میں ہماری رائے کو مد نظر رکھا جائے۔ کمیٹی میں بھلا مسلم لیگ والے ہوں میں ان کو قبول کرتا ہوں۔ اپوزیشن ہو اس کو بھی قبول کرتا ہوں لیکن اس میں جو ممبر ہوں وہ کم از کم مسلم لیگ اور میری مرضی کے مطابق مشترکہ طور پر ہونے چاہیں۔ ایوان سے باہر کے نہیں اندر کے ممبر ہوں۔ مسلم لیگ والے ہوں گے۔

وزیر صنعت۔ جناب سپیکر۔ میں ایک تجویز عرض کر رہا ہوں۔ اس میں تو اب کوئی ابہام

نہیں رہا کیونکہ ہم اس معاملے میں پیش رفت کرنا چاہتے ہیں اور یہ بڑی اچھی بات ہے۔ admissibility کے نقطہ نگاہ سے چودھری صاحب اس بات سے اتفاق فرمائیں گے کہ چونکہ یہ مسئلہ عدالت میں جا چکا ہے اور sub - judice ہونے کی وجہ سے یہ پیش رفت کے قابل نہیں ہے۔ اسے تو میرے خیال میں یہیں چھوڑیں۔ لیکن ایک کمیٹی اس مسئلہ کی چھان بین کے لئے اور اس کو حل کرنے کے لئے ایجوکیشن منسٹر۔ سابق ایجوکیشن منسٹر۔ ارشد خاں لودھی صاحب۔ بیگم فرحت خواجہ رفیق۔ لیڈر آف دی اپوزیشن۔ چودھری صاحب۔ اور جنجوعہ صاحب پر مشتمل ایک کمیٹی ہم تشکیل دے دیں اور اس میں کسی اور ممبر کی ضرورت ہو گی۔ ایک خاتون بہن کو بھی ہم لے لیتے ہیں۔ یعنی بیگم بشریٰ رحمان صاحبہ کو بھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ تو چودھری صاحب آپ کسی اور ممبر کو بھی شامل کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر صنعت۔ جناب والا۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو ان کو بھی شامل کر لینگے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ آپ اپنی مرضی سے کوئی ممبر شامل کرانا چاہتے ہیں؟

چودھری اصغر علی گجر۔ جناب والا۔ وہی رائے دینا چاہتا ہوں کہ اگر وزراء کی تعداد کو کم کر کے ممبران کی تعداد بڑھا دی جائے تو زیادہ اچھا ہے۔ سابق منسٹر ٹھیک ہے موجودہ منسٹر بھی ٹھیک ہے۔ اپوزیشن کے لیڈر بھی ٹھیک ہیں۔ اور میرا خیال ہے ان کے علاوہ اس کمیٹی میں ایک دو ممبران اور ڈال دئے جائیں۔ میرا خیال ہے میری طرف سے جو تجویز ہے وہ یہ کہ وہ کرنل صاحبان میں سے راجہ خالد صاحب اور خاور علی شاہ صاحب کو بھی اس کمیٹی میں شامل کیا جائے۔ تاکہ معتدل لوگ بھی اس میں شامل ہو سکیں۔ جناب وائیں صاحب نے یہ جتنے نام لئے ہیں یہ میری طرح agressive آدمی ہیں۔ ایک دوسرے کی وکالت کرنے والے ہیں۔ یہ اس معاملے کو ٹھیک طرح سے حل کر سکیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ آپ براہ کرم اس مسئلے کو مزید طول نہ دیں۔

چودھری اصغر علی گجر۔ جناب والا۔ اس مسئلے میں آپ جلدی نہ کریں۔ یہ ایک اہم مسئلہ ہے اور اسے آپ تسلی سے حل کرنے کی کوشش کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ آپ تھوڑا سا قواعد اور انضباط کار کو بھی سامنے رکھیں کیونکہ تحاریک التوا کے لئے وقت محدود ہوتا ہے۔
چودھری اصغر علی گجر۔ ٹھیک ہے آپ کمیٹی تشکیل دے دیں۔
جناب ڈپٹی سپیکر۔ کمیٹی میں ایک وائیں صاحب ہوئے۔
چودھری اصغر علی گجر۔ وائیں صاحب ٹھیک ہیں خاور علی شاہ صاحب ٹھیک ہیں۔
جناب محمد اقبال شاہ۔ جناب والا یہ کمیٹی کیسے تشکیل دی جائے گی۔ وائیں صاحب کمیٹی بنا رہے ہیں۔ یہ کمیٹی بنا رہے ہیں۔ یہ تو آپ کو اختیار ہے آپ کمیٹی تشکیل دے دیں۔
جناب ڈپٹی سپیکر۔ جو کچھ بھی ہو رہا ہے باہمی رضامندی اور صلاح مشورے سے ہو رہا ہے تو اس کے لئے وائیں صاحب! آپ کیا فرماتے ہیں؟
وزیر صنعت۔ جناب والا چودھری صاحب نے جو ارشاد فرمایا ہے مجھے اس سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ اس میں ہماری help ہو گی کیونکہ راجہ صاحب سابق وزیر تعلیم رہے ہیں ان کو بھی بہت سے حالات کا علم ہے وہ ہماری help کریں گے۔ ان کو ممبر لے آئیں۔ لودھی صاحب بھی آپ کی امداد کریں گے۔ آپ نے جو ارشاد فرمایا ہے اس کے مطابق کرنل صاحب کو بھی اس میں شامل کر لیں گے۔
جناب ڈپٹی سپیکر۔ چودھری صاحب تشریف رکھیں۔ اس کا ایک حل تو یہ ہے کہ اس کی ایک کمیٹی بنا دی جاتی ہے جو تمام مسئلہ کو غور و فکر سے دیکھ لے اور اس کے متعلق کوئی لائحہ عمل اختیار کرے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس کی admissibility پر بات ہو سکتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہی فیصلہ زیادہ بہتر ہے کہ ایک کمیٹی تشکیل دے دی جائے جو تمام مسئلہ کو غور و فکر سے دیکھ لے اور اس کے حل کو نکالے تو اس کی لئے میں مختلف ممبران پر مشتمل کمیٹی تشکیل کرنا چاہوں گا اس کے لیے ایک وائیں صاحب' وزیر تعلیم' چودھری اصغر علی گجر صاحب' ریاض حشمت جنجوعہ صاحب' میاں افضل حیات صاحب' ارشد لودھی صاحب' راجہ خلیق اللہ صاحب محترمہ بشریٰ رحمان صاحبہ اور بیگم خواجہ رفیق صاحبہ۔
چودھری اصغر علی گجر۔ جناب والا۔ شاید آپ نے میری عرض نہیں سنی۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ میں سن چکا ہوں آپ تشریف رکھیں۔
چودھری اصغر علی گجر۔ جناب والا۔ میری عرض ہے کہ اگر آپ نے کمیٹی تشکیل دینی ہے تو میں تو پھر خدا حافظ کہتا ہوں۔ میں تو کہہ رہا ہوں کہ یہ وہ کمیٹی ہے جو یک طرفہ کمیٹی ہو گی مسلم لیگ ہی کو میں چاہتا ہوں۔ normal آدمی رکھیں بیگم فرحت خواجہ رفیق صاحبہ میری بہن ہیں ماؤں جیسی ہیں لیکن ان کا تو اپنا ایک معاملہ ہے جو انہوں نے plead کرنا ہے وہ میری طرح plead کریں گی۔
جناب ڈپٹی سپیکر۔ آپ کرنل یامین صاحب کو شامل کرنا چاہتے ہیں؟
چودھری اصغر علی گجر۔ جی جناب والا۔ کرنل یامین صاحب کو خاور علی شاہ صاحب کو اور راجہ خالد صاحب کو۔ ان کو آپ ضرور رکھیں۔ یہ تینوں آدمی ضرور ہونے چاہیں۔
جناب ڈپٹی سپیکر۔ چلو ان تینوں کو اس میں شامل کر لیتے ہیں۔
چودھری اصغر علی گجر۔ شکریہ جی۔
جناب ڈپٹی سپیکر۔ تو کیا اب آپ اپنی تحریک التوائے کار کو واپس لیتے ہیں؟
وزیر صنعت۔ جناب والا جو کمیٹی تشکیل دی گئی ہے میں اس کے نام پڑھتا ہوں۔ تاکہ کوئی confusion نہ ہو۔
جناب ڈپٹی سپیکر۔ وائیں صاحب۔ آپ تشریف رکھیں۔ تو اس کے متعلق فیصلہ ہونا ہے کہ آپ کی جو تحریک التوائے کار ہے اسے ہمیں dispose of کرنا پڑیگا۔ اب آپ اسے واپس لے لیں کیونکہ اب اس پر کمیٹی تشکیل دی جا چکی ہے اس لئے اب اس کا pending رہنا خلاف قانون ہو گا۔
چودھری اصغر علی گجر۔ جناب والا۔ میں تھوڑا سا اور عرض کروں گا کہ اس میں کوئی مدت بھی مقرر کر دی جائے یہ نہ ہو چھ مہینے تک کمیٹی کا اجلاس ہی نہ ہو۔
جناب ڈپٹی سپیکر۔ آپ اس اجلاس کے دوران ہی اپنی میٹنگ کی رپورٹ بنا لیں۔ تو کیا اب اسے واپس لیتے ہیں؟
چودھری اصغر علی گجر۔ جناب والا پہلے اس کی مدت مقرر کر دیں پھر——
ملک ممتاز احمد بچھر۔ جناب والا۔ میں عرض کرتا ہوں۔ گجر صاحب نے ابھی فرمایا ہے کہ

normal آدمی رکھے جائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے ساتھ بہت زیادتی کی ہے کیا انہوں نے باقی ہم سب کو abnormal سمجھا ہے تو عرض ہے کہ یہ اپنے الفاظ واپس لیں یہ مسلم لیگ کی بہت بڑی توہین ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ ملک صاحب۔ انہوں نے normal کے لفظ کا جو استعمال فرمایا ہے۔ انہوں نے اس کا اچھے انداز میں استعمال کیا ہے۔ ان کا مقصد آپ لوگوں کی توہین کرنا نہیں تھا چودھری صاحب آپ فیصلہ فرمایئے یا مجھے فیصلہ کرنے دیجئے

چودھری اصغر علی گجر۔ جی میں عرض کر رہا ہوں کہ میں آپ کے سوال کا جواب دینا چاہتا ہوں اس سے پہلے کہ آپ اس کا وقت مقرر کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ میں تو کہہ چکا ہوں کہ کمیٹی اسی سیشن کے دوران اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔

چودھری اصغر علی گجر۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ تو کیا آپ اسے واپس لیتے ہیں؟

چودھری اصغر علی گجر۔ ٹھیک ہے جی۔ میں اس کو press نہیں کرتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ اب تحریک ہائے التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹوں کا پیش کیا جانا

جناب پیٹر گل۔ جناب والا۔ میں مسودہ قانون مالیہ اراضی (ترمیم) پنجاب مصدرہ ۱۹۸۷ء (مسودہ قانون نمبر ۱۰۲ بابت ۱۹۸۷ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ پنجاب مسودہ قانون مالیہ اراضی (ترمیم) مصدرہ ۱۹۸۷ء (مسودہ قانون نمبر ۱۰۲ بابت ۱۹۸۷ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ ایوان میں پیش کی گئی۔

(اس مرحلہ پر رپورٹ پیش کی گئی)

جناب پیٹر گل۔ جناب والا میں مسودہ قانون (ترمیم) مزارعت پنجاب مصدرہ ۱۹۸۷ء مسودہ قانون نمبر ۱۰۳ بابت ۱۹۸۷ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ مسودہ قانون ترمیم مزارعت پنجاب مصدرہ ۱۹۸۷ء مسودہ قانون نمبر ۱۰۳ بابت ۱۹۸۷ کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ ایوان میں پیش کی گئی۔

(رپورٹ پیش کی گئی)

جناب پیٹر گل۔ جناب والا۔ میں مسودہ قانون (ترمیم) مدت برائے ادائیگی معاوضہ کی توثیق و توسیع مزارعت پنجاب مصدرہ ۱۹۸۵ء مسودہ قانون نمبر ۱۰۷ بابت ۱۹۸۷ کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ مسودہ قانون (ترمیم) مدت برائے ادائیگی معاوضہ کی توثیق و توسیع مزارعت پنجاب مصدرہ ۱۹۸۵ء مسودہ قانون نمبر ۱۰۷ بابت ۱۹۸۷ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ ایوان میں پیش کی گئی۔

(رپورٹ پیش کی گئی) چودھری نعیم حسین چٹھہ۔ جناب والا۔ زرعی مجلس قائمہ کی ایک رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے لیے میں آپ سے اجازت کا طلب گار ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ جی فرمایئے

مجلس قائمہ برائے زراعت منصوبہ بندی ترقیات کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

چودھری نعیم حسین چٹھہ۔ جناب والا۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ مسودہ قانون (ترمیم) ہنگامی قانون منڈی ہائے زرعی پیداوار پنجاب مصدرہ ۱۹۸۷ء (مسودہ قانون نمبر ۹۱ بابت ۱۹۸۷ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت منصوبہ بندی و ترقیات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ مسودہ قانون (ترمیم) ہنگامی قانون منڈی ہائے زرعی پیداوار پنجاب

مصدرہ ۱۹۸۷ء مسودہ قانون نمبر۹ بابت ۱۹۸۷ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت منصوبہ بندی و ترقیات کی رپورٹ ایوان میں پیش کی گئی۔

جی۔ میاں ریاض حشمت جنجوعہ صاحب

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

گندم کی قیمت خرید کا تعین

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں۔ "اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ حال ہی میں کئے جانے والے دس فیصد اضافہ جو کہ تباہ حال معیشت پر ایک ناجائز بوجھ ہے کو واپس لے نیز فصل ربیع سے گندم کی امدادی قیمت خرید میں اڑھائی روپے فی من کے حقیر اضافہ کو بھی واپس لے کر پیداواری اخراجات کی روشنی میں گندم کی نئی حقیقت پسندانہ قیمت خرید کا تعین کرے"۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے۔

"کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ حال ہی میں کئے جانے والے دس فیصد اضافہ جو کہ تباہ حال زرعی معیشت پر ایک ناجائز بوجھ ہے کو واپس لے نیز فصل ربیع سے گندم کی امدادی قیمت خرید میں اڑھائی روپے فی من کے حقیر اضافہ کو بھی واپس لے کر پیداواری اخراجات کی روشنی میں گندم کی نئی حقیقت پسندانہ قیمت خرید کا تعین کرے"۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب سپیکر۔ وفاقی حکومت نے حال ہی میں گندم کی قیمت میں اڑھائی روپے فی من اور اس میٹنگ میں کھاد کی قیمت میں چودہ روپے فی بوری کے حساب سے اضافہ کیا ہے جو کہ بے زبان اور غیر منظم کاشتکاروں کے ساتھ ایک مذاق

کی حیثیت رکھتا ہے پاکستان کا کوئی بھی شہری اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ ہماری زراعت اب کوئی منفعت بخش پیشہ نہیں رہی اور کاشتکار اس پیشہ سے محض اس لئے وابستہ ہیں کہ ان کے لیے نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن' والا معاملہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ جنجوعہ صاحب۔ میں معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ حکومت کی طرف سے اس قرار داد کی مخالفت نہیں کی گئی۔

وزیر قانون۔ جناب والا۔ میں اس میں ایک explanatory بیان دینا چاہتا ہوں اس کے بعد اگر ایوان مناسب سمجھے تو اس پر عمل ہو سکتا ہے اس وقت جو صورتحال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ نہیں۔ جس وقت یہ قرار داد پیش کی گئی تھی اس وقت آپ کو جو کہنا تھا کہنا چاہئے تھا۔

وزیر قانون۔ جناب والا۔ آپ نے فاضل ممبر کو موقع دیا تھا کہ وہ پیش کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ کیا آپ اس کی مخالفت کرتے ہیں؟

وزیر قانون۔ جی! جناب والا۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ ٹھیک ہے۔ جی جنجوعہ صاحب فرمائیے۔

MINISTER FOR LAW: Let me explain the position. Sir, with certain reservations .....

جناب ڈپٹی سپیکر۔ آپ ان کو بات کرنے دیجئے۔

MINISTER FOR LAW : We are also with him so far as the feelings are concerned but the facts must be placed before the House that what is the factual position which concerns with Government. In this case unless the whole facts are brought before this House.....

اس کے متعلق صحیح فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے تو قرار داد پیش کر دی۔ لیکن یہ بتانا پڑے گا کہ اس کے بارے میں صحیح حقائق کیا ہیں اور اس کو کس شکل میں پاس کیا گیا۔

I will not have any oblection so far as the request to the Federal Government is concerned.

لیکن ہوتا یہ ہے کہ آیا اس کو کس شکل میں deal کیا جائے کہ یہ موثر ہو سکتی ہے یا نہیں ہو سکتی۔ because ineffective Resolution cannot be passed.

اور اگر آپ اس کو effective کر رہے ہیں

That the whole material should be placed before the house.

جناب ڈپٹی سپیکر۔ چودھری صاحب طریقہ کار کے مطابق چلنا پڑے گا۔ کیا آپ نے اپنی جوابی تقریر میں یہ فرمانا تھا؟

وزیر زراعت و قانون۔ جی ہاں۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب سپیکر! آپ کے تشریف لانے سے قبل میں اپنی قرار داد پر کچھ عرض کر رہا تھا تو جناب وزیر زراعت نے اس میں مداخلت کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ انہیں اصولی طور پر اس قرار داد سے کوئی اختلاف نہ ہے البتہ وہ اس معاملہ کو متعین کرنا چاہتے ہیں کہ اس قرار داد کو کس طریقہ سے کن الفاظ میں وفاقی حکومت کو بھجوایا جائے میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب حکومت کی طرف سے اس قرار داد کی با اتفاق منظوری پر کوئی اعتراض نہیں ہے تو پھر مجھے اس قرار داد کے حق میں کوئی بات کہنے کی قطعاً" ضرورت نہ ہے اس لئے میں ان کی اس بات کو تسلیم کرتا ہوں اور جس طرح وہ تجویز کرتے ہیں کہ اگر اس قرار داد کو کس متفقہ شکل میں تحریر کر کے اس ایوان میں پیش کیا جانا ضروری ہے تو میں ان کے ساتھ مل کر اس کو کوئی متفقہ شکل دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب محمد رفیق۔ جناب سپیکر ریاض حشمت جنجوعہ صاحب کی اس قرار داد میں میری طرف سے ایک ترمیم کا نوٹس بھی ہے۔

جناب سپیکر۔ جی میں آپ کو اس کے لیے زحمت دیتا ہوں آپ تشریف رکھیں چودھری صاحب! آپ اس بارے میں کچھ فرمانا چاہیں گے؟

وزیر زراعت و قانون۔ جناب سپیکر! میں عرض کروں کہ اس قرار داد کے دو جزو ہیں۔ ایک اس کا پہلو یہ ہے کہ جو ڈی اے پی اور بیرون ملک سے دیگر برآمد کی جانے والی کھادیں ہیں اس پر جو وفاقی حکومت نے ۱۰ فیصد اضافہ کیا ہے اس کو واپس لیا جائے اور دوسرا اس کا حصہ یہ ہے کہ گندم کی جو امدادی قیمت ڈھائی روپے فی من کے حساب سے مقرر کی ہے اس میں اضافہ ہوا ہے اس کا حقیقت پسندانہ تعین کیا گیا ہے۔ ان دو پہلوؤں کے بارے میں میں نے عرض کرنا چاہا تھا کہ اس کے خلاصہ یا اس میں ہمارے کاشتکاران حضرات کی طرف سے ان کی feelings کا تعلق ہے میں اس کو Oppose نہیں کرتا لیکن میں صرف چند حقائق جناب کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ آیا اس شکل میں کیا یہ قرار داد Effective ہو سکتی ہے یا کہ نہیں ہو سکتی۔ اس بارے میں عرض یہ ہے کہ جو Factual پوزیشن ہمارے سامنے ہے وہ میں ہاوس کے سامنے رکھتا ہوں کہ وفاقی حکومت نے ۱۸ر۹ کو فاسفورس والی کھادوں یعنی ڈی اے پی این ٹی' ایس ایس پی۔ ٹی ایس پی اور این پی کی قیمتوں میں ۱۰ فیصد اضافہ کیا ہے اور ڈی اے پی۔ ٹی ایس پی۔ این ٹی اور این پی کی کھادیں جو ہیں وہ ملکی کھپت کا ۸۰ فیصد حصہ ہے وہ تقریباً" ملک سے باہر سے درآمد کیا جاتا ہے اور ۲۰ فیصد ہم اپنے ملک میں تیار کرتے ہیں۔ اسلئے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کھادوں کی درآمد اور قیمتوں کا تعین بھی وفاقی حکومت کرتی ہے کھادوں کی قیمت مناسب طور پر رکھنے کے لئے subsidy دی جاتی ہے جو کہ وفاقی حکومت مہیا کرتی ہے Fertilizer Policy کے تحت وفاقی حکومت بتدریج کھادوں پر دی جانے والی subsidy کو ختم کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہے اور یہ پالیسی محبوب الحق کمیٹی جو World bank کے تعین سے اور اس میں شمولیت سے وضع کرتی ہے چونکہ انہوں نے اس کے مطابق امداد مہیا کرنی ہوتی ہے۔ تو طے یہ ہوا تھا کہ ہر سال ۱۰ فیصد subsidy کو ختم کیا

جائے اور دو تین سالوں میں فاسفورس والی کھادوں پر گورنمنٹ یہ subsidy ختم کرنا چاہتی ہے۔ اس پالیسی کے تحت جس کے تحت یہ سارا معاملہ Private Sector کو دیا گیا اب فاسفورس والی جو کھادیں ہیں ان پر ۲۵ فیصد subsidy ہے۔ اس طرح تین سالوں میں اس کو ختم کرنے کے لیے یہ فیصلہ طے ہو چکا ہے پوٹاس والی کھادوں پر ۷۵ فیصد subsidy ہے اور فاسفورس والی کھادوں پر ۲۵ فیصد subsidy ہے اب اس کے اندازے کے مطابق یہ subsidy عرصہ سات آٹھ سال میں بتدریج ختم ہو سکے گی۔ اس میں دوسرا پوائنٹ یہ ہے کہ گورنمنٹ نے پچھلے سال اس کی کھلی درآمد کی اجازت دی ہے کہ جب اس میں کچھ کمی آئی تو وفاقی حکومت نے صوبائی حکومت کے ایماء پر یہ فیصلہ کیا کہ تمام کھادوں کی درآمد کے لیے کھلی فہرست پر اس کو رکھ دیا جائے تاکہ اگر عام لوگ اس کو درآمد کرنا چاہیں تو وہ بھی کر سکتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ جہاں تک یوریا کھادوں کا تعلق ہے اس میں تو Compete کیا جا سکتا ہے۔ کوئی آدمی بھی درآمد کرلے جو کہ ملکی سطح پر اس کی قیمتوں میں Compete کر سکتا ہے لیکن اس میں چونکہ جو فاسفورس والی کھادیں ہیں اس پر ۲۵ فیصد اور جو نائٹروجن پوٹاس والی کھادیں ہیں اس پر ۷۵ فیصد subsidy ہے اب کوئی آدمی بھی import کر کے اس subsidy کے مقابلے میں اس کو compete نہیں کر سکتا اور وفاقی حکومت' عالمی بینک کے فیصلے کے تحت جو اس کو Deregulate کیا جا رہا ہے اس کے تحت پابند ہے کہ ۱۰ فیصد ہر سال اس کو تین چار سالوں میں اور جو پوٹاس والی کھاد ہے اس میں تو سات آٹھ سال لگ جائیں گے اس subsidy کو ختم کیا جائے۔ اس شکل میں جناب والا یہ ہے کہ ہم اس کو اپنے ملک میں بھی Formulate نہیں کر سکتے چونکہ اس کے جو Contents ہیں وہ پورے ملک میں موجود نہیں ہیں وہ بھی بیرون ملک سے درآمد کرنے پڑیں گے اور ان کے درآمد کرنے میں زیادہ لاگت آتی ہے بجائے اس کے کہ ہم ان کو بیرون ملک سے درآمد کریں کیوں نہ ہم بنی بنائی شکل میں کھاد کو ہی درآمد کریں۔ ایک تو یہ ہے کہ کھادوں کی کھپت تقریباً ۱۰ فیصد ویسے ہی بڑھتی جا رہی ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ یوریا کھاد میں ملک خود کفیل تھا لیکن اب اس کو درآمد کرنے کی بھی ضرورت محسوس ہو رہی ہے اور تین لاکھ

ٹن یوریا کھاد در آمد کرنے کا بندوبست بھی کیا گیا ہے اس کے علاوہ پرائیویٹ کمپنیاں بھی تقریباً" ایک سے ڈیڑھ لاکھ ٹن یوریا در آمد کر رہی ہیں یہ اس کے متعلق پوزیشن ہے۔ یہ وفاقی حکومت کا مسئلہ ہے اگر آپ چاہیں اور ہاؤس اس کو چاہے تو We have no objection. کہ اس کو ہم recommend کر کے بھیج دیں لیکن ایک Decision وفاقی حکومت کی سطح پر ہو رہا ہے۔ ہو چکا ہے۔ ۱۰ فیصد ہر سال جو subsidy واپس لی جانی ضروری ہے اس کے مطابق ۱۰ فیصد جو ہے یہ دو تین سال میں اس کو بڑھایا جانا ضروری ہے۔ جہاں تک دوسرا تعلق ہے کہ حکومت پنجاب نے اجناس کی قیمتوں میں ہماری گندم کی جو قیمت مقرر کی ہے اس کے لئے وفاقی سطح پر ایک کمیٹی مقرر ہے جو Cost of Production Committee کے نام سے مشہور ہے اور ہمارے اپنے پنجاب کی سطح پر بھی Cost of Production Committee جو بنائی گئی ہے جو تمام فصلات کی جو In puts ہیں اس کا خرچہ۔ اس پر محنت ان تمام چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کرتی ہے کہ ہماری Cost اس پر کتنی آتی ہے اور اس Cost کے مطابق ہم فیڈرل گورنمنٹ کو بھیجتے ہیں کہ اس کی قیمت مقرر کی جائے لیکن اس میں کئی ایک چیزوں کو مد نظر رکھنا پڑتا ہے کہ مثلاً اس میں غریب لوگ بھی شہروں میں بستے ہیں جو اس گندم کو استعمال کرتے ہیں۔ یہ بھی طے کرنا پڑتا ہے کہ ہمارے کاشتکاروں اور زمینداروں کو بھی اس کی اتنی قیمت مل جائے کہ وہ اس کا خرچہ برداشت کر سکیں اور وہ خسارے میں نہ جائیں۔ تو پنجاب نے جو Cost of Production Committee مقرر کر رکھی ہے جس نے گندم کی امدادی قیمت اور اس میں مزید اضافے کے لئے جو سفارش کرنی ہے اس کی آج میٹنگ ہو رہی ہے۔ آج 87۔ 10۔ 6 کو 00۔ 1 بجے اس کا اجلاس طلب کیا ہوا ہے۔ اس نے اس بارے میں مکمل رپورٹ پیش کرنی ہے۔ میں یہاں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ باقی جو ماہرین ہیں وہ یہ ہیں کہ ہمارے ڈائریکٹر جنرل Extension ہیں ریسرچ ہیں۔ جوائنٹ چیف اکانومسٹ ہیں۔ سیکرٹری پنجاب ایگریکلچر ریسرچ ہیں۔ کوآرڈینیشن بورڈ ہے۔ اکنامکس اینڈ مارکیٹنگ کے ڈائریکٹر ایگریکلچر ہیں ان کے علاوہ ایک ایم این اے جو سردار محمد سرفراز ہیں اور اس ہاؤس کے آٹھ ایم پی اے اس کمیٹی کے ممبر

ہیں مثلاً میں بتاتا چلوں کہ ملک ممتاز احمد بھچر صاحب سید اقبال احمد شاہ صاحب۔ نظام حیدر کھچی صاحب کیپٹن راجہ خالد خان صاحب مولانا غیاث الدین صاحب۔ چودھری گلنواز خان وڑائچ صاحب' خواجہ محمد اصغر کوریجہ صاحب' کرنل محمد یامین صاحب اور اسی طریقے سے ہمارے کپاس کے بڑے ماہر صدیق اکبر بخاری صاحب ملتان سے ہیں اور افضل حسین تارڑ' شیخ محمد نسیم اور اس طرح کے بے شمار لوگ موجود ہیں۔ ان لوگوں پر مشتمل ایک کمیٹی ہے جو آج 00۔1 بجے Meet کر رہی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ صرف ایک simple قرارداد بھیجنے کی بجائے ہمیں Facts پر آنا چاہئے۔ ہمیں اس قرارداد کے بھیجنے پر اعتراض تو نہیں لیکن اگر اس کے لئے تھوڑا سا انتظار کر لیا جائے تاکہ وہ کمیٹی بھی آج اس کی ایک میٹنگ کر لے اور اس کا Factual جائزہ لے لے کہ جو وفاقی حکومت نے قیمتیں متعین کی ہیں کیا وہ اس کے حقائق کے مطابق ہیں یا اس میں مزید اضافہ کیا جانا چاہئے۔ وہ کمیٹی آج اس پر مزید غور بھی کر لے گی اور یہ بات کہ کھاد کی قیمتوں میں کمی کی جائے یا اس میں ۱۰ فیصد نہ بڑھایا جائے یہ عملی طور پر تو ناممکن ہے لیکن اگر یہ چاہتے ہیں تو ہمیں حکومتی سطح پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کہ آپ وفاقی حکومت سے اس کی سفارش کر دیں۔ لیکن وہاں جو اس کا حشر ہے وہ آپ جانتے ہیں۔ ہم ان سے گزارش ہی کر سکتے ہیں۔ وفاقی حکومت سے یا اپنے ایم این ایز صاحبان سے کہ گورنمنٹ اس کے مزید مواقع مہیا کرے اور اس طرح سے قیمتوں کو کم لایا جا سکے۔ لیکن factually یہ اس وقت possible نظر نہیں آتا ہے۔ میں اس سلسلہ میں عرض کرنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر۔ اس سلسلہ میں ایک ترمیم پیش کی گئی ہے کہ جو

وزیر زراعت۔ اگر جنجوعہ صاحب چاہتے ہیں تو وہ اس کمیٹی میں آج تشریف لائیں اور اس میں کھاد والا معاملہ بھی زیر بحث آ جائے گا کیوں کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم فیڈرل گورنمنٹ کے پاس جائیں تاکہ کچھ وہاں بھی کامیابی ہو۔ میٹنگز تو ہم ان کے ساتھ کرتے رہتے ہیں لیکن جب حقائق ہمارے سامنے آتے ہیں تو اس میں کچھ مشکلات پیدا ہوتی ہیں تو اگر مناسب سمجھیں تو آج کی اس میٹنگ میں جنجوعہ صاحب بھی بیٹھ جائیں اور ہم سب بیٹھ کر اس میں مزید حقائق بھی دیکھ لیں گے تمام کارروائی بھی دیکھ لیں ماہرین کی رائے

بھی دیکھ لیں گے تمام کارروائی بھی دیکھ لیں ماہرین کی رائے بھی دیکھ لیں اور وہ تمام معلومات جو کہ اس فیصلہ کے لئے ضروری ہیں وہ دیکھ لیں اور اس کے بعد اگر وہ چاہیں گے تو ہم اس کے مطابق قرار داد بھیجنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر۔ اس میں چودھری محمد رفیق صاحب کی طرف سے ترمیم ہے۔

چودھری محمد رفیق۔ جناب سپیکر۔ "دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا"۔۔۔ جناب والا میاں ریاض حشمت جنجوعہ صاحب کی طرف سے یہ قرار داد جو کہ آج اس ایوان میں پیش ہوئی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں نے جو ترمیم پیش کی ہے ممکن ہے سہواً لکھنے سے اسمبلی سٹاف سے رہ گئی ہو۔ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس قرار داد کے اپنے بطن کے لحاظ سے یہ قرار داد واضح نہیں ہے۔ کیوں کہ ظاہر ہے کہ میں نے جو ترمیم اس میں پیش کی ہے کہ "اس قرار داد کی سطر ۲ میں وارد ہونے والے الفاظ "حال ہی میں" اور "کئے جانے والے" الفاظ کے درمیان الفاظ "فاسفورس والی کھاد کی قیمت میں" ایزاد کئے جائیں۔

جناب سپیکر۔ آپ یہیں رک جایئے چودھری صاحب' پہلے بھی بات غیر متعلقہ تھی اب بھی بات جو آپ کریں گے وہ بھی غیر متعلقہ ہو گی۔ صرف آپ اپنی ترمیم پیش کیجئے ترمیم آپ کی پیش ہو چکی ہے۔ آپ تشریف رکھیئے۔

یہ ترمیم پیش کی گئی ہے کہ "قرار داد کی سطر ۲ میں وارد ہونے والے الفاظ" حال ہی میں "اور کئے جانے والے" الفاظ کے درمیان الفاظ" فاسفورس والی کھاد کی قیمت میں" ایزاد کئے جائیں۔

اس ترمیم پر کسی کو اعتراض ہے' آیا محرک کو یا گورنمنٹ کو کسی کو کوئی اعتراض ہے۔ میرے خیال میں کسی کو اعتراض نہیں ہے۔ چودھری صاحب پھر آپ کو اس پر تقریر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیوں کہ اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہے۔

چودھری محمد رفیق۔ جناب سپیکر' ضرورت ہے۔ کیوں کہ جناب وزیر زراعت نے اپنے زور خطابت میں یہ بیان فرمایا کہ چوں کہ فاسفورس والی کھادیں باہر سے منگوانی پڑتی ہیں کیونکہ ان کے جو contents ہیں وہ اتنے مہنگے پڑتے ہیں کہ جس کے لئے فاسفورس والی کھاد کی قیمتوں میں اضافہ ناگزیر ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر۔ آپ چاہتے ہیں کہ اس کو oppose کیا جائے۔ آپ کی ترمیم اصل قرار داد کا حصہ بن چکی ہے۔

چودھری محمد رفیق۔ شکریہ جناب سپیکر حصہ تو بن چکی ہے۔ اس کی وضاحت سمجھنے لئے مجھے تھوڑا سا وقت تو عنایت فرمائیں۔ میں بات یہ کہنی چاہتا تھا کہ قیمتوں کا تعین' کاشتکار کی فصلوں کی قیمتوں کا تعین کیوں کہ اسلام آباد میں ہوتا ہے اور وہ قطعی طور پر اس بات کا خیال اور دھیان نہیں رکھتے ہیں کہ کاشتکار کی Cost of Production کیا ہے۔ جو بات انہوں نے کی ہے کہ فاسفورس والی کھادیں ہمیں منگوانا پڑتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر۔ چودھری صاحب آپ تشریف رکھئے گا۔ اب ترمیم شدہ قرار داد پیش ہوئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ

"صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ حال ہی میں فاسفورس والی کھاد کی قیمت میں کئے جانے والے دس فیصد اضافہ جو کہ تباہ حال زرعی معیشت پر ایک ناجائز بوجھ ہے' کو واپس لے نیز فصل ربیع سے گندم کی امدادی قیمت خرید میں اڑھائی روپے فی من کے حقیر اضافہ کو بھی واپس لے کر پیداواری اخراجات کی روشنی میں گندم کی نئی حقیقت پسندانہ قیمت خرید کا تعین کرے۔"

(قرار داد ترمیم شدہ منظور ہوئی)

وزیر زراعت۔ ہم نے ترمیم کو اور قرار داد کو بھی oppose نہیں کیا ہے۔ ہم نے کہا کہ بھجوا دیں۔ اس پر تو ووٹنگ کی ضرورت ہی نہیں۔ ہم نے تو ایک گزارش کی تھی کہ اگر وہ آج کی میٹنگ میں شامل ہو جائیں تو واقعات کا ان کو اچھی طرح سے علم ہو جائے گا

جناب سپیکر۔ آپ کی بات ریکارڈ پر آگئی کہ آپ نے اس کو oppose نہیں کیا ہے۔

وزیر زراعت۔ جی ہاں ہم نے اس کو oppose ہی نہیں کیا ہے۔

مختص کردہ نشستوں کی بنیاد پر داخلہ

جناب سپیکر۔ اگلی قرار داد ہے ملک صلاح الدین ڈوگر صاحب کی۔

ملک صلاح الدین ڈوگر۔ جناب سپیکر' اس ایوان کی رائے ہے کہ :۔
"حکومت صوبہ پنجاب کے تمام کالجوں میں ۱۹۸۵ء میں مختص کردہ سیٹوں کی بنیاد پر اس تعلیمی سال میں بھی داخلہ دے۔"
جناب سپیکر۔ یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ :
"حکومت صوبہ پنجاب کے تمام کالجوں میں ۱۹۸۵ء میں مختص کردہ سیٹوں کی بنیاد پر اس تعلیمی سال میں بھی داخلہ دے"۔

Is there any body to oppose this resolution?

وزیر تعلیم۔ جناب سپیکر! جو قرار داد کا متن ہم نے سمجھا ہے اس سے یہ دکھائی دیتا ہے کہ فاضل محرک کا مطلب یہ ہے کہ سال ۱۹۸۵ء میں کالجوں میں جتنے داخلے دیئے گئے تھے' ان کی تعداد کو کم نہ کیا جائے۔ اور کم از کم وہ تعداد جاری رہے۔ اگر بات یہی ہے جو کہ غالباً" یہی ہے تو میں فاضل محرک کو اور اس ایوان کو آگاہ کرنا چاہوں گا کہ محکمہ تعلیم اور حکومت اس بات کی مکمل طور پر یقین دھانی کراتی ہے کہ نہ صرف ۱۹۸۵ء بلکہ ۱۹۸۵ء' ۱۹۸۶ء اور ۱۹۸۷ء ان تینوں سالوں میں کسی ایک کالج میں جو زیادہ سے زیادہ داخلے ہوئے تھے۔ اس تعداد کے حدف کو جاری رکھا جائے گا اگر میرے فاضل بھائی کو اس معاملے میں کہیں دقت محسوس ہوتی ہے تو میں ان سے استدعا کروں گا کہ وہ مہربانی فرما کر میرے ساتھ چیمبر میں کسی وقت رابطہ قائم کریں یا سیکرٹری تعلیم سے رابطہ قائم کریں۔ انشاء اللہ اس تعداد کے تعین پر پوری طرح سے عمل درآمد کروایا جائے گا میں اس کی مخالفت نہیں کرتا۔
جناب سپیکر۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اس کی مخالفت نہیں کرتے ہیں۔
وزیر صنعت و تعلیم۔ میں اس کی مخالفت نہیں کرتا۔
جناب سپیکر۔ اس میں ایک ترمیم بیگم شاہین منور احمد صاحبہ کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔ بیگم صاحبہ آپ اپنی ترمیم پیش کریں۔
بیگم شاہین منور احمد۔ جناب سپیکر میں یہ ترمیم پیش کرنے کی اجازت طلب کرتی ہوں کہ "قرار داد کے آخر میں مندرجہ ذیل عبارت ایزاد کی جائے۔

"نیز انٹرمیڈیٹ کالجز سے پاس شدہ انٹرمیڈیٹ طلباء کو متعلقہ اضلاع کے ڈگری کالجوں میں ڈگری کلاسوں میں داخلہ کے لئے کم از کم ایک چوتھائی سیٹیں مختص کرے تاکہ انصاف کے تقاضے پورے ہو سکیں اور انٹرمیڈیٹ کالجوں کے طلباء کے ساتھ ناانصافی کا ازالہ ہو سکے"۔

جناب سپیکر۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ قرارداد کے آخر میں مندرجہ ذیل عبارت ایزاد کی جائے۔

"نیز انٹرمیڈیٹ کالجوں سے پاس شدہ انٹرمیڈیٹ طلباء کو متعلقہ اضلاع کے ڈگری کالجوں میں ڈگری کلاسوں میں داخلہ کے لئے کم از کم ایک چوتھائی سیٹیں مختص کرے تاکہ انصاف کے تقاضے پورے ہو سکیں اور انٹرمیڈیٹ کالجوں کے طلباء کے ساتھ ناانصافی کا ازالہ ہو سکے"۔

وزیر صنعت و تعلیم۔ جناب والا! میں اس قرارداد میں ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں اور اس پر میں اظہار خیال بھی کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر۔ بیگم صاحبہ آپ اس ترمیم کے حق میں کچھ کہنا چاہیں گی؟

بیگم شاہین منور احمد۔ جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے یہ کہنا چاہوں گی کہ یہ بڑی حیرت کی بات ہے وزیر تعلیم نے اس ترمیم کی مخالفت کی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت ممبران اسمبلی کو جو پیسے دیے گئے ہیں اس میں تعلیم کی مد میں آپ نے بہت سارا پیسہ دیا ہے اور اس میں پرائمری سکول کو مڈل سکول اور مڈل سکول کو ہائی سکول کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ اب یہ بڑی حیرت کی بات ہے کہ نئی روشنی سکول بھی کھل گئے ہیں۔ اور یہ سکول بھی چل رہے ہیں لیکن اس کے بعد طلباء کہاں پر داخلہ لیں۔ اگر آپ میری اس تحریک کی مخالفت کرتے ہیں تو میں وزیر موصوف سے صرف یہ پوچھنا چاہوں گی کہ انٹرمیڈیٹ کالج کے طلباء کہاں جائیں گے اور یہ کیا کریں گے۔ جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اس ایوان میں یہ کہنا چاہوں گی کہ حکومت نے اس سال کالجوں کو ایک Directive بھیجا ہے کہ آپ اپنے کالجوں کے بچوں کو Accommodate کریں جو آپ کے کالج سے پاس ہوتے ہیں پاس کا مطلب یہ ہے

فرسٹ ڈویژن حاصل کرنے والے بچے سیکنڈ ڈویژن حاصل کرنے والے بچے اور تھرڈ ڈویژن حاصل کرنے والے بچے اب آپ خود دیکھیں کہ ایک طرف تو ہم merit کی بات کرتے ہیں کہ دخلہ merit پر ہو گا دوسری طرف ہم یہ کہتے ہیں کہ تھرڈ ڈویژن والے کو بھی داخلہ دے دیں۔ لیکن جو بچے میں سمجھتی ہوں کہ بد قسمتی سے اپنی سن کالج میں پڑھتے ہیں یا کریسنٹ ماڈل سکول میں پڑھتے ہیں یا ڈویژنل پبلک سکول میں پڑھتے ہیں اور میں اس وقت لاہور کی بات کر رہی ہوں۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ ان کی بہت بڑی بد قسمتی ہے۔ آپ نے ان اداروں میں ایف۔ اے اور ایف۔ ایس۔ سی کے امتحانات کے لئے انتظامات کئے لیکن اس کے بعد جب داخلوں کا معاملہ آیا تو آپ ان پر پابندی لگا رہے ہیں اور اب میری تحریک کی بھی مخالفت کر رہے ہیں اور ان طلباء کے داخلے کے لئے کہیں جگہ نہیں ہے۔ آپ ان بچوں کو کھیلوں کی بنیاد پر داخل کرنا چاہتے ہیں۔ جب آپ ان بچوں کو کھیلوں کی بنیاد پر داخلہ دیں گے تو آپ ان کو ایک بے ایمانی کا راستہ دکھاتے ہیں۔ میں وائس صاحب کو چیلنج کرتی ہوں حالانکہ میرا اپنا بچہ بھی گورنمنٹ کالج لاہور میں کھیلوں کی بنیاد پر داخل ہوا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جتنے بچے بھی کھیلوں کی بنیاد پر داخل ہوئے ہیں کیا یہ درست طریقہ ہے؟ حالانکہ ان کا داخلہ پڑھائی کے merit پر ہونا چاہیے تھا جو ان کو ٹریننگ دی گئی ہے اس کی بنیاد پر داخلہ ہونا چاہیے اور آپ ان کو ان کی ٹریننگ سے ہٹا کر آپ نے چودہ چودہ Length کی Trial پر Consider کیا اور وہ بچے بے ہوش ہو گئے جو کہ بین الاقوامی معیار میں بھی نہیں ہے۔ کیونکہ ان کالجوں کے پرنسپل صاحبان کے لئے بھی یہ مسئلہ تھا کہ چند بچوں کو انہوں نے Accommodate کرنا تھا اور چند کو نہیں کرنا تھا۔ اس لئے میں یہ گزارش کروں گی کہ آپ کالجوں کے پرنسپلوں کو اور ان بچوں کو غلط راستہ کیوں دکھاتے ہیں؟ ان تین انٹرمیڈیٹ کالجوں کا تو میں نے آپ کو حوالہ دیا ہی جو کہ ملک کے بہترین ادارے ہیں پنجاب کے بہترین ادارے ہیں اور لاہور میں ان میں سے دو ادارے Residential ہیں یعنی ان میں بورڈنگ بھی ہے اور بورڈنگ بہت کم سکولوں میں ہے اس کے بعد جب وہ بچے ان اداروں سے پاس ہو کر آتے ہیں تو آپ کہتے ہیں ان کے لئے داخلوں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب ان کے لئے

آپ کے پاس کیا Remedy ہے۔ پھر آپ کہیں گے کہ لڑکے سڑکوں پر آجاتے ہیں یہ Natural reaction ہے اور ان کا Reaction ہمارے خلاف یہی ہو گا اور ہونا چاہیے۔ جب ہم ان کو کوئی راہ نہیں دکھاتے تو وہ یہی کچھ کریں گے آخر ہم لوگ یہاں کس لئے بیٹھے ہیں؟ ہم یہ تو کہہ رہے ہیں کہ پرائمری سکول بنائیں مڈل سکول بنائیں اور ہائی سکول بنائیں آخر اس کے بعد وہ کیا کریں گے۔ کیونکہ بی۔ اے کی کلاسوں میں ان کو داخلہ نہیں مل سکتا صرف کھیلوں کی بنیاد پر داخلہ مل سکتا ہے۔ اس لئے میں یہ سمجھتی ہوں کہ آپ نے جو Directive بھیجا ہے وہ غلط ہے میں یہ نہیں کہتی کہ داخلے merit پر نہ ہوں۔ لیکن جو لڑکے انٹرمیڈیٹ کالجوں سے آئیں گے ان کے لئے تو آپ ۷۵۰ نمبر مانگتے ہیں ۸۰۰ نمبر مانگتے ہیں۔ لیکن اسی ڈگری کالج کا لڑکا جس نے تین سو نمبر لئے ہیں وہ داخلہ لے سکتا ہے اور دوسری بات میں کہنا چاہتی ہوں کہ دوسرے بورڈ کا لڑکا کم نمبروں سے بھی داخلہ لے سکتا ہے۔ مثال کے طور پر سیالکوٹ سے آپ گورنمنٹ کالج لاہور میں ۳۱۴ نمبر لے کر Migration کروا کر داخل ہو گئے۔ لیکن آپ چونکہ بڑے Sports man ہیں اس لئے گورنمنٹ کالج میں ضرور داخلہ ملے گا۔ جناب سپیکر یہ بڑی زیادتی والی بات ہے جو میں آپ کے توسط سے وزیر تعلیم جناب وائیں صاحب کو کہنا چاہتی ہوں۔ کہ اس طرح سے آپ ماں باپ کو ہی اپنے خلاف نہیں کرتے بلکہ ان بچوں میں بھی اپنے خلاف نفرت پیدا کرتے ہیں۔ میں تو یہ سمجھتی ہوں کہ میں نے جو ترمیم پیش کی ہے یہ گورنمنٹ کو پیش کرنی چاہیے تھی۔ اگر آپ میری اس ترمیم کو منظور نہیں کرتے تو پھر میرا آپ کو مشورہ یہ ہے کہ لاہور میں جیسے آپ نے ایچی سن کالج اور ڈویژنل پبلک سکول کو جو انٹرمیڈیٹ کے امتحانات لینے کی اجازت دی ہوئی ہے اس کو آپ بند کر دیں۔ تاکہ ان اداروں کے بچے میٹرک کے بعد ہی ان کالجوں میں چلے جائیں۔ میری ذاتی رائے تو یہ ہے کہ ان سکولوں میں جو بچے یا بچیاں ہوتی ہیں وہ زیادہ بہتر ہوتی ہیں۔ They are more disciplined, کیونکہ وہ سکول کے ماحول میں رہتے ہیں لیکن گورنمنٹ کا Directive اس کے برعکس ہے میں تو اس کے خلاف یہی آواز بلند کر سکتی تھی۔ لیکن اگر وائیں صاحب یہ چاہتے ہیں اور یہ گورنمنٹ یہ چاہتی ہے کہ ہم اپنے بچوں کو نئی

روشنی سکول میں داخل کروا دیں تو پھر اچھی بات ہے مگر بچوں کو بھی پتہ چلنا چاہیے کہ ان کو پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے وہ میٹرک پاس کریں یا تو پھر وہ گورنمنٹ ڈگری کالجز میں داخلہ لے لیں۔ اگر نہیں تو پھر انہیں ایف۔ اے کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ جو آپ کی پالیسی ہے اس کے تحت تو وہ ڈگری کالجوں میں داخلہ نہیں لے سکتے۔ جناب آپ نے داخلے ضرور زیادہ کئے ہیں لیکن جس تناسب سے آپ خواندگی کو بڑھا رہے ہیں اسی تناسب سے آپ کالجوں میں بھی داخلے دیں۔ اگر آپ کے پاس Formal Education کی گنجائش نہیں ہے تو پھر ٹیکنیکل کالجوں میں انتظام کریں۔ لیکن میرا بنیادی طور پر جو resolution ہے اس کے بارے میں مجھے تو حکومت سے یہ امید تھی کہ چونکہ وزیر اعظم کے پانچ نکاتی پروگرام میں خواندگی کو بڑھانے کا پروگرام ہے اس لئے اس کو Oppose نہیں کیا جائے گا۔ اگر حکومت نے میرے resolution کی مخالفت کی بھی ہے تو میری اس ایوان سے یہی اپیل ہے کہ آپ لوگ اسے Sensibly دیکھیں کیونکہ وائیں صاحب نے میری اس تحریک کو غور سے نہیں دیکھا اور یہ نہیں سوچا کہ جن کے بچے انٹرمیڈیٹ کالجوں میں پڑھے ہیں وہ کدھر جائیں گے اس لئے میں آپ سے یہ اپیل کروں گی اور ایوان سے بھی یہ اپیل کروں گی کہ وائیں صاحب کو سمجھائیں کہ دوسروں کے بچے بھی آپ کے بچے ہیں اس لئے اس تحریک کی مخالفت نہ کریں۔

وزیر صنعت و تعلیم۔ جناب سپیکر مجھے اپنی بہن کے احساسات سے بڑی ہمدردی ہے لیکن افسوس یہ ہوا ہے کہ میری بہن نے جو باتیں کی ہیں قرار داد لکھتے وقت اسے سنجیدگی سے پڑھا نہیں۔ ان کی ترمیم کا عملی طور پر مقصد یہ ہے کہ صرف لاہور کے طلباء لاہور کے کالجوں میں داخل ہو سکیں اور پنجاب کے ۲۸ اضلاع میں سے کسی ضلع کا ذہین طالب علم لاہور کے کسی کالج میں داخل نہ ہو سکے۔

بیگم شاہین منور احمد۔ ذاتی نکتہ وضاحت۔ جناب سپیکر۔ میری قرار داد میں یہ کہیں بھی نہیں لکھا ہوا میں صرف اپنے نکتہ ذاتی وضاحت پر یہ کہنا چاہوں گی کہ میں نے تو آپ کو ایک مثال دی ہے اور آپ کو یہ بتایا ہے کہ آپ کے صوبے میں اور آپ کے لاہور میں جہاں پر اس وقت آپ بیٹھے ہیں اور یہاں کے جو تین بہترین سکول ہیں میں نے تو ان کی

آپ کو مثال دی ہے۔ لیکن میں نے آپ کو یہی کہا ہے کہ ہر ضلع کے ڈگری کالج میں داخلہ دیا جائے آپ وائیں صاحب میری اس تحریک کو پڑھ لیجئے۔

وزیر صنعت و تعلیم۔ جناب سپیکر! میں اپنی بہن کی اس قرار داد کے متن کو پڑھتا ہوں جس میں انہوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ "نیز انٹرمیڈیٹ کالجوں سے پاس شدہ انٹرمیڈیٹ طلباء کو متعلقہ اضلاع کے ڈگری کالجوں میں ڈگری کلاسوں میں داخلے کے لئے کم از کم ایک چوتھائی سیٹیں مختص کرے" اب ان الفاظ کا مقصد یہ ہے کہ ۲۵ فیصد ہم اضافی سیٹیں مانگ رہے ہیں اپنے تھرڈ ائر کے طلباء کے لئے اور متعلقہ اضلاع کے ہی کالجوں میں مانگ رہے ہیں اس کا عملی اور منطقی نتیجہ یہ نکلے گا۔ کہ لاہور کے ان Prestigeous کالجز میں صرف لاہور ضلعے کے ہی طلبا تھرڈ ایر میں داخلہ لے سکیں گے اور اس ترمیم کے بعد پنجاب کے باقی ۲۸ اضلاع میں سے کوئی تھرڈ ایر کا طالب علم کتنا بھی ذہین کیوں نہ ہو وہ لاہور کے کالجز میں داخلہ اس لیے نہیں لے سکے گا کیونکہ وہ متعلقہ ضلع کا باشندہ نہیں ہے۔

These are the words and I have repeated them.

اور یہ الفاظ میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا۔ یہ الفاظ میری فاضل بہن کے ہیں میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا۔ ترمیم آپ کے سامنے ہے۔ اس بنا پر میں نے اس کو Oppose کیا ہے۔ ترمیم "متعلقہ اضلاع کے ڈگری کالجوں میں" ہے۔ ان الفاظ میں تو کوئی ابہام نہیں ہے۔ اس لیے میں نے اسے Oppose کیا ہے اس بنا پر کہ یہ بات کو آگے لے جانے کی بجائے پیچھے کی طرف لے جا رہی ہے۔ یہ ترمیم پیش رفت کے قابل نہیں ہے اس جذبے اور مفہوم کے تحت جو میری بہن کہنا چاہتی ہیں۔ میں لاہور کے کالجز میں داخلہ کے اب تک کے کوائف آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں اور اس کے بعد آگے اپنی رائے کا اظہار کروں گا اس خواہش کے سلسلہ میں جس کا میری فاضل بہن نے اظہار فرمایا ہے۔

جناب سپیکر! گورنمنٹ کالج لاہور میں ۳۔ اکتوبر تک جو داخلے ہوئے ہیں ان میں آرٹس کے شعبہ میں اس کالج کے اپنے طلباء ۲۹۳ اور میرٹ کی بنیاد پر بیرونی طلبا کی تعداد

۸۵ ہے سائنس میں ۲۳۴ اور بیرونی طلبا کی تعداد ۱۴ ہے۔ اس لحاظ سے گورنمنٹ کالج میں ۳۔ اکتوبر تک باہر کے طلبا کو جو داخلہ ملا ہے ان کی آرٹس کی Percentage ۳۷ فیصد ہے۔ آرٹس اور سائنس دونوں کی اوسط ۳۷ فیصد ہے ۲۵ فیصد کی بجائے۔ اسی طرح ایف سی کالج لاہور میں باہر کے جن طلبا کو داخلہ ملا ہے ان کی تعداد ۳۔ اکتوبر تک ۱۸ فیصد ہے اور داخلہ ابھی جاری ہے۔ کینیرڈ کالج لاہور میں ۳۔ اکتوبر تک باہر کے طلبا کو جو داخلہ ملا ہے وہ ۲۰ فیصد ہے۔ لاہور کالج برائے خواتین میں جن باہر کی طالبات کو داخلہ ملا ہے ان کی تعداد ۴ فیصد ہے۔ اور تین دوسرے کالجوں میں جن باہر کی طالبات کو داخلہ ملا ہے ان کی تعداد.....

رانا پھول محمد خاں۔ میں جناب کی وساطت سے عرض کرنی چاہتا ہوں کہ اس ۳۰ فیصد میں دیہاتیوں کا ۱۵ فیصد کوٹہ بھی شامل ہے؟ یا اس کے علاوہ ہے؟

وزیر تعلیم۔ جناب والا یہ Aggregate Merit کی تعداد ہے۔ اس لحاظ سے میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جو میری بہن فرما رہی ہیں کہ کئی کالجز میں تو پہلے ہی ۲۵ فیصد سے زائد داخلہ ہمیں مل چکا تھا لیکن میں اس سے آگے بڑھنا چاہتا ہوں۔

BEGUM SHAHEEN MUNAWAR AHMAD : On point of personal explanation. I would like to bring some record before the House. کہ جو وائس صاحب نے گورنمنٹ کالج کا Percentage دیا ہے اس میں اگر وائس صاحب یہ بتا دیں کہ لاہور کے طلبا کتنے ہیں اور باہر کے کتنے ہیں میرٹ کی بنیاد پر تو سب آئے ہیں لیکن sports کی بنیاد پر اور merit کی بنیاد پر آنے والے طلبا کی تعداد بھی آپ بتا دیں کہ کیا Percentage ہے۔

وزیر تعلیم۔ مسئلہ اس وقت لاہور یا باہر کا نہیں ہے۔ میں نے تو پہلے ہی عرض کر دیا ہے کہ لاہور کے کالجز میں لاہور کے بھی اور باہر کے بھی جو لوگ merit پر آتے ہیں ان کو یہ حق ملنا چاہیے۔ اب میں اس طرف آ رہا ہوں۔

بیگم شاہین منور احمد۔ میں نے یہ سوچا کہ لاہور کے طلبا کو چاہیے کہ وہ باہر جائیں اور

باہر کے طلبا کو چاہیے کہ وہ ادھر آجائیں۔

جناب سپیکر۔ بیگم صاحبہ وائس صاحب کو اپنی بات مکمل کرنے دیں۔

وزیر تعلیم۔ جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ یہ درست بات ہے کہ لاہور سے باہر کے طلبا اور ان کالجوں میں جو طلبا زیر تعلیم نہیں ہیں ان کے والدین کی یہ شکایت ہے کہ ان کے طلبا کو تھرڈ ایر میں داخلہ کے لیے مشکلات پیش آرہی ہیں۔ ویسے تو مشکلات ہر جگہ پر ہی ہیں۔ اس مسئلے کا بھی ہمیں کوئی نہ کوئی حل تلاش کرنا ہو گا میری یہ رائے ہے کہ اس معاملے پر سنجیدگی سے غور کر لیا جائے اور جو بات میری بہن نے فرمائی ہے کہ ایک طالب علم گورنمنٹ کالج لاہور میں فرسٹ ایر میں داخل ہوا تھا اور تھرڈ ایر میں اس کے نمبر کم ہیں' کیا ہم اس بات کا فیصلہ کرنا چاہتے ہیں کہ تھرڈ ایر میں پھر ان کا merit دیکھا جائے اور اس کالج کا جو لڑکا دو سال پڑھا ہے اگر تیسرے سال اس کے نمبر کم آئے ہیں تو اس کو وہاں سے نکال دیا جائے میرے خیال میں یہ بات منصفانہ تقاضے پورے نہیں کرتی البتہ اس کالج میں باہر کے لڑکوں کو بھی داخلے ملنے کی حوصلہ افزائی ہونی چاہیے۔ اس بات پر ہم غور کریں گے۔ میری یہ رائے ہے کہ ان کالجز میں ۲۵ فیصد کی بجائے ہم ۵۰ فیصد تک جائیں اور ۵۰ فیصد تک merit رکھیں۔ اس میں merit کالج کے بچوں کا بھی ہو اور باہر کے آنے والے بچوں کا بھی ہو اور پچاس فیصد وہ لڑکے کہ جن کے نمبر کم آتے ہیں لیکن چونکہ وہاں وہ Regular student ہیں' ان کو وہاں پر حق دیا جائے اور اگر کسی کالج کے لڑکے جو وہاں پر پڑھ رہے تھے اور وہ پاس ہو گئے ہیں' ان کا merit کم ہے اور وہ پچاس فیصد سے زائد ہیں تو ان زائد سیٹوں پر غور کیا جائے اور ان کو وہاں رکھنے کے اقدامات کیے جائیں ان لڑکوں کو ان کالجوں سے نکالنا منصفانہ نہیں ہو گا۔ آپ نے ۲۵ فیصد کہا ہے میں تو اس سے بھی آگے جانا چاہتا ہوں کہ پچاس فیصد تک ہو

But on merit within the college or outside the college there should be competition. اور اس کالج کے جو طلبا ہیں ان کو شامل کیا جائے خواہ وہ اس کالج کے ہوں' باہر کے ہوں یا پورے پنجاب کے ہوں۔ چونکہ یہ مشکل موجود ہے اور اس مشکل کا ہمیں تدارک کرنا چاہیے۔ میں نے ایک تجویز

دی ہے۔ اگر اس سے میری بہن اتفاق فرمائیں تو اس کو منظور کر لیں۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

بیگم شاہین منور احمد۔ میں وائیں صاحب کی اس بات سے اتفاق کرتی ہوں اور میں آپ کے توسط سے یہ کہنا چاہوں گی کہ یہ کمیٹی کو بھیج دیں تاکہ وہ اس کی Details میں جا کر دیکھیں کہ کس طریقے سے کتنے لوگ کس طرح Accommodate ہوں کیونکہ مجھے تو وائیں صاحب کی بات سے یہ سمجھ آیا ہے کہ بچے نکالے بھی نہ جائیں اور ۵۰ فیصد میرٹ سے بھی آئیں۔ اس کو بھی کمیٹی میں بیٹھ کے Sort out کیا جائے تو بہتر ہے۔ اگر یہ ایسا کریں تو میں Agree ہوں۔

جناب سپیکر۔ اور اس امنڈمنٹ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ امنڈمنٹ کو واپس لیتی ہیں؟

بیگم شاہین منور احمد۔ جی! اگر وائیں صاحب اس بات سے اتفاق کر رہے ہیں کہ یہ مشکل ہے اور وہ اسے کمیٹی کو بھیجتے ہیں تو میں ترمیم واپس لیتی ہوں۔

جناب سپیکر۔ وائیں صاحب آپ اتفاق کرتے ہیں؟

وزیر تعلیم۔ جناب والا میں نے تو اس سے آگے بات کی ہے۔ بے شک وہ کمیٹی بنا کر دیکھ لیں اور اس پر فیصلہ کر لیں ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اس ترمیم کو آپ واپس لے لیں۔

جناب سپیکر۔ انہوں نے امنڈمنٹ واپس لے لی ہے۔

ملک صلاح الدین ڈوگر۔ جناب سپیکر وائیں صاحب نے اس قرار داد پر یہ یقین دھانی کرائی ہے کہ ۸۵ء، ۸۶ء اور ۸۷ء میں بھی زیادہ لڑکوں کو داخلہ ملے گا اور ابھی وائیں صاحب جو اعداد و شمار یہاں پڑھ رہے تھے میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سال فرسٹ ائر میں کتنے بچوں کو داخلہ ملا ہے۔ کیونکہ میری معلومات کے مطابق ——————

جناب سپیکر۔ ملک صاحب یہ وقفہ سوالات نہیں ہے۔ آپ کو اپنی قرار داد پر بات کرنے کا موقع دیں گے۔ آپ تشریف رکھیں —————— یہ دوسری ترمیم میاں مختار احمد شیخ صاحب کی طرف سے ہے۔ میاں صاحب تشریف نہیں رکھتے اس

لیے یہ ایسے تصور ہو گی کہ جیسے یہ پیش نہیں کی گئی ہے۔۔۔۔۔۔

ملک صلاح الدین صاحب چاہیں تو اپنی قرار داد کے حق میں بات کریں۔

ملک صلاح الدین ڈوگر۔ جناب سپیکر میں یہ عرض کر رہا تھا کہ وائس صاحب نے مکمل یقین دھانی کرائی ہے کہ جو داخلے ۱۹۸۵ء میں ہوئے تھے اس سے بھی زیادہ اس سال ہم بچوں کو داخل کریں گے۔ یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ میں ان کی یقین دھانی پر اطمینان کا اظہار کرتا ہوں لیکن ان سے یہ عرض کروں گا کہ پنجاب کے کالجز میں جو داخلے ۱۹۸۵ء میں ہوئے تھے اس سال وہ نہیں ہوئے اور پچھلے سال بھی ہر کالج میں کسی میں ۵۰ کسی میں ۱۰۰ اور کسی میں ۲۰۰ سیٹیں پورا سال خالی رہیں اور جب ہم وہاں جاتے تھے تو وہ کہتے تھے کہ یہ merit پر نہیں ہے اور merit پر نہ ہو تو سیٹیں خالی رکھ دی جاتی ہیں۔ اس سال بھی یہی ہو رہا ہے کہ اب بھی ہر کالج میں کسی میں ۵۰ اور کسی میں ۱۰۰ سیٹیں خالی ہیں تو میری اس ہاؤس سے گزارش ہے کہ میرٹ بالکل برقرار رکھیے لیکن جو کالج کی Capacity ہے اسے تو پورا کریں ان سیٹوں کا خالی چھوڑنا طلباء سے زیادتی ہے جب کہ ہزاروں طالب علموں کو نہ اس سال فرسٹ ایر میں داخلہ ملا ہے اور نہ ہی تھرڈ ایر میں داخلہ ملا ہے۔ جب انہیں داخلہ نہیں ملے گا تو وہ سڑکوں پر نکلیں گے اور تخریب کاریاں کریں گے۔ اور یہ جو خالی سیٹیں ہیں ان کا کوئی فائدہ نہ ہو گا۔ میری صرف یہی التجا ہے کہ ان سیٹوں کو پر کیا جائے۔ سپورٹس کے متعلق میری بہن ابھی عرض کر رہی تھی سپورٹس مینوں کے ساتھ تو سب سے زیادہ زیادتی ہوئی ہے۔ سپورٹس کی سیٹیں دس فیصد تھیں انہیں گھٹا کر چار فیصد کر دیا گیا ہے اور ان چار فیصد میں بھی Other activites شامل ہیں۔ ۱۹۸۵ء میں جیسا کہ دس فیصد سپورٹس کی سیٹیں تھیں اس سال بھی سپورٹس مینوں کو دس فیصد کے حساب سے داخلہ دیا جائے۔ چار فیصد کے حساب سے ہر کالج میں ہر ٹیم کے لئے وہ دو کھلاڑی رکھ سکتے ہیں اور جب ہر کالج میں مثلاً ہاکی کے دو کھلاڑی ہر سال ہوں گے تو اس طرح وہ نو سال میں اپنے اٹھارہ کھلاڑی پورے کر سکیں گے۔ اور نو سال میں ایک کالج اپنی ٹیم بنائے گا۔ یہ اتنی بڑی زیادتی اس ہاؤس میں ہو رہی ہے جس میں اکثر تعداد سپورٹس مینوں کی ہے اور ان کے ہوتے ہوئے اگر سپورٹس مینوں سے زیادتی کی جائے تو

یہ اچھی بات نہیں ہے۔ پہلے جو Talent ہمیں سکولوں اور کالجوں سے ملتا تھا وہ اب ختم ہو چکا ہے۔ میری عرض ہے کہ سپورٹس کے لئے ویسے ہی دس فیصد کا داخلہ رکھا جائے۔ اور ان سیٹوں کو یہ کہہ کر نہ چھوڑ دیا جائے کہ یہ merit پر نہ ہے۔ اگر چار سو کا merit ہے اور ایک بچے کے ۳۹۹ نمبر ہیں تو اس merit کو کم کر دیا جائے اور ۳۹۹ والے بچے کو بھی داخلہ دے دیا جائے اور وہ سیٹیں ہر حالت میں پوری کی جائیں سپورٹس کی بھی اور دوسری بھی۔ شکریہ!

رانا پھول محمد خاں۔ جناب والا مجھے اجازت بخشیں کہ میں کچھ عرض کروں۔

جناب سپیکر۔ جناب غلام حیدر وائیں صاحب۔

جناب وزیر صنعت و تعلیم۔ جناب والا میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی اور اب بھی اسے دھراتا ہوں کہ میں فاضل ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ ۱۹۸۵ء کے اجلاس میں کالجوں میں جتنی تعداد داخلوں کی تعین کی گئی تھی اس میں نہ صرف کمی کی جائے گی بلکہ اگر کسی کالج میں اس تعداد کے مطابق ابھی تک داخلہ نہیں ہوا تو اس تعداد کو پورا کیا جائے گا کیونکہ ہمارے بہت سے طلباء ابھی داخلے کے لئے پریشان ہیں۔ دوسری بات جو میرے دوست نے سپورٹس کے بارے میں زیادہ سیٹیں رکھنے کے بارے میں فرمائی ہے۔ میں اس بات کا اس ہاؤس میں اعتراف کرنا چاہتا ہوں کہ وہ Education Policy اور وہ Admission Policy جس کے تحت میرٹ کو معیار بنایا گیا ہے اگر اس میں اب تک کوئی خامی ہے تو ہمارے سپورٹس کے شعبہ میں ہے۔ ہم سپورٹس کے شعبہ میں بھی ان سیٹوں کو پر کرنے کے لئے سپورٹس کی Qualification اور Definition کو واضح کر رہے ہیں اور حکومت اس بات کی پوری کوشش کرے گی کہ سپورٹس میں بھی جو سیٹیں مختص کی گئی ہیں وہاں پر بھی بہترین کھلاڑی ہی آئیں اور سپورٹس کے پس منظر میں کوئی ایسے طلباء داخلہ نہ لے سکیں جو اس merit پر پورا نہیں اترتے۔ Admission Policy کے بارے میں میں یہ بات ایوان کی خدمت میں جناب سپیکر صاحب کی وساطت سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت Admission Policy کے merit کو In letter and spirit اس پر عمل درآمد کرنا چاہتی ہے اور اس پر عمل درآمد ہوتے

ہوئے دیکھنا چاہتی ہے ان دنوں میں ہمیں کئی ایک شکایات موصول ہوئی ہیں جن میں پتہ چلا کہ بعض اداروں اور Institutions میں merit کی روح کو پوری طرح سے ملحوظ خاطر نہیں رکھا گیا اور اس ایوان کو اس بات سے بخوبی آگاہی ہے کہ گذشتہ دنوں جب لیہ پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ کے متعلق Admission Policy میں شکایت آئی اور ابتدائی رپورٹ کے مطابق جب ہمیں پتہ چلا کہ وہاں پر گڑ بڑ ہوئی ہے تو نہ صرف ہم نے اس ہاؤس میں اس کا اعتراف کیا ہے بلکہ اس Institution کے پرنسپل کے خلاف انضباطی کارروائی کا میں نے یہاں پر یقین بھی دلایا ہے جو کہ انشاء اللہ کی جائے گی۔ مجھے آج ہی جناب قائد ایوان وزیر اعلیٰ صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ ان کے پاس بھی کچھ شکایات پہنچی ہیں اور کنیرڈ کالج کے متعلق بھی یہ شکایات آئی ہیں۔ وہاں پر جناب وزیر اعلیٰ نے کل ہی ایک High Powered Committee بھجوائی تھی کہ وہ ان باتوں کا جائزہ لے اور جائزے کے بعد یہ بات بادی النظر میں سامنے آئی ہے کہ وہاں پر بھی دو داخلے جو ہیں ان میں merit کی روح کو سامنے نہیں رکھا گیا۔ اور جناب قائد ایوان کے حکم کے مطابق کنیرڈ کالج کی بہت سینئر پرنسپل اور وائس پرنسپل دونوں کو ان کے عہدوں سے فوری طور پر خارج کر دیا گیا ہے اور انہیں واپس

They have been sent back to the Education Department for report.

کیونکہ اگر جناب وزیر اعلیٰ جناب گورنر کوئی وزیر اور جناب ہمارا کوئی معزز رکن اسمبلی اور پارلیمنٹ بھی اگر Out of merit نہیں جا سکتا تو ہم اس بات کو عملی طور پر دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس صوبے کا کوئی آفیسر بھی اس کی خلاف ورزی نہ کرے۔ ہمیں گورنمنٹ کالج لاہور کے متعلق بھی کچھ شکایات آئی ہیں اور ہم نے اس کے متعلق بھی ہائی پاور کمیٹی تشکیل دے دی ہے کہ وہ اس بات کی چھان بین کرے کہ اس اتنے معروف کالج میں بھی admission policy کی روح کو برقرار رکھا گیا ہے یا نہیں اور میں اس ہاؤس کو جناب سپیکر کی وساطت سے یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ جہاں پر بھی اس بات کی نشاندہی ہوئی اس پر نہ صرف فوری action لیا جائے گا بلکہ اس معاملے میں جنہوں نے لرزش کی ہو

گی انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ میں نے جو گزارش کی ہے میرے فاضل بھائی کی اس پر تسلی ہو گئی ہو گی۔ اور ہم انشاء اللہ ۱۹۸۵ء کے ان داخلوں کے معیار کو قائم رکھیں گے اور اس تعداد کو جہاں پر خالی جگہ ہے اس جگہ کو پر کرنے کے لئے ہم تمام ذرائع بروئے کار لائیں گے تاکہ ہمارے بچے اور بچیاں ہماری استعداد کے مطابق ہماری Capacity کے مطابق کالجوں میں داخلہ حاصل کر سکیں۔ شکریہ!

ملک صلاح الدین ڈوگر۔ جناب والا وائیں صاحب نے مکمل یقین دھانی کروا دی ہے لیکن میں ایک بات کی وضاحت کر دوں کہ سپورٹس کے لئے ہم کوئی اضافی سیٹیں نہیں مانگ رہے بلکہ وہی سیٹیں مانگ رہے ہیں جو ۱۹۸۵ء میں تھیں۔ اور میں جناب غلام حیدر وائیں صاحب کی اس یقین دھانی پر مطمئن ہوں۔

ہوائی اڈوں پر مسافروں کے ساتھ حفظ مراتب سلوک کرنا

جناب سپیکر۔ بیگم شاہین منور احمد صاحبہ کی طرف سے قرار داد نمبر ۳ ہے۔

بیگم شاہین منور احمد۔ جناب والا! میں یہ قرار داد پیش کرتی ہوں کہ "اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت ہوائی اڈوں پر پروازوں کے انتظار میں حاضر مسافروں کے ساتھ Warrant of Precedence کے مطابق ترجیحی سلوک کئے جانے کی اقدامات کرے۔"

جناب سپیکر۔ یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ "اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت ہوائی اڈوں پر پروازوں کے انتظار میں حاضر مسافروں کے ساتھ Warrant of Precedence کے مطابق ترجیحی سلوک کئے جانے کے اقدامات کرے۔

Is there any body to oppose

(ایوان کی طرف سے خاموشی)

جناب سپیکر۔ اب اس میں بیگم شاہدہ ملک کی طرف سے ترامیم ہیں۔

بیگم شاہین منور احمد۔ جناب والا جو میری قرار داد ہے اگر اس کے ساتھ ان ترامیم کی

روح نہ ملتی ہو تو پھر میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس پر ہمیں بحث کرنے کی اور بولنے کی اجازت ہے۔ یعنی ترامیم پر اور قرار داد پر الگ الگ بحث کریں گے۔

جناب سپیکر۔ جی ہاں الگ الگ Deal کریں گے۔ پہلے آپ کی قرار داد پر بحث ہوگی اور پھر ترامیم پر بحث ہوگی۔

جناب سپیکر۔ بیگم شاہدہ ملک صاحبہ۔

بیگم شاہدہ ملک ۔ جناب والا میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گی ——————— کہ مذکورہ قرار داد کی!

(الف) سطر ایک میں وارد ہونے والے الفاظ "کہ" اور "حکومت" کے درمیان الفاظ "صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے" ایزاد کئے جائیں۔

(ب) سطر دو میں وارد ہونے والے الفاظ "حاضر" اور "مسافروں" کے درمیان الفاظ "وی آئی پی" ایزاد کئے جائیں۔

(ج) سطر ۳ میں وارد ہونے والے الفاظ "اقدامات" اور "کرے" کے درمیان الفاظ "فوری طور پر" ایزاد کئے جائیں۔

جناب سپیکر۔ یہ تحرک پیش کی گئی ہے کہ مذکورہ قرار داد کی

(الف) سطر ایک میں وارد ہونے والے الفاظ "کہ" اور "حکومت" کے درمیان الفاظ "صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ" ایزاد کئے جائیں۔

(ب) سطر ۲ میں وارد ہونے والے الفاظ "حاضر" اور "مسافروں" کے درمیان الفاظ "وی آئی پی" ایزاد کئے جائیں۔

(ج) سطر ۳ میں وارد ہونے والے الفاظ "اقدامات" اور "کرے" کے درمیان الفاظ "فوری طور پر" ایزاد کئے جائیں۔

Is there any body to oppose

محرک یا گورنمنٹ اس کو oppose کرنا چاہتی ہے۔ اس کو کوئی Oppose نہیں کرنا چاہتی۔

BEGUM SHAHEEN MUNAWAR AHMAD: I oppose this amendment.

جناب سپیکر۔ کیا آپ اس کو Oppose کرتی ہیں؟
بیگم شاہین منور احمد۔ جی! میں اس کو Oppose کرتی ہوں۔
جناب سپیکر۔ اگر آپ اس کی مخالفت کرتی ہیں تو پھر آپ اپنی تقریر میں اس کی مخالفت ——— کریں گی۔
بیگم شاہین منور احمد۔ جی
جناب سپیکر۔ بیگم شاہدہ ملک آپ اپنی ترمیم کے حق میں کچھ کہنا چاہیں گی۔
بیگم شاہدہ ملک۔ جناب والا میری ترمیم واضح ہے میں کوئی تقریر نہیں کرنا چاہتی۔
جناب سپیکر۔ بیگم شاہین منور احمد صاحبہ آپ اس کی مخالفت کرتی ہیں کیا آپ کچھ کہنا چاہیں گی؟
بیگم شاہین منور احمد۔ جناب سپیکر! میں صرف یہ کہنا چاہتی تھی کہ میرے ریزولیوشن کی جو روح تھی اس میں یہ تھا کہ "وی آئی پی" کا لفظ شاید miss print ہو گیا ہے یا رہ گیا وہ تو ٹھیک ہے۔ اصل میں تو وی آئی پی کے لئے ہی Warrant of Precedence ہوتا ہے تو کسی کے لئے Warrant of Precedence ہوتا ہی نہیں ہے۔ یہ تو ان کی ترمیم درست ہے لیکن یہ ان کی ترمیم کہ "صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ" اس کی مخالفت میں اس لئے کرتی ہوں کہ یہ ایک صوبائی مسئلہ ہے۔ جو میں نے ریزولیوشن پیش کیا ہے اس کا مطلب یہ تھا کہ جو ہمارے Dignitaries باہر سے آتے ہیں یا ہم جاتے ہیں ان کو Receive کرنے کے لئے تب بھی Warrant of Precedence کارگر ہوتا ہے لیکن جب ہم لوگ ہوائی سفر کے لئے جائیں تب وہ مرکز کا موضوع بنتا ہے۔ اگر ہم وی آئی پی لاؤنج کی بات کریں ہمیں لاؤنج میں جانے کی اجازت ہو تو پھر درست ہے کہ ہم "وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کریں" لیکن جو میرا resolution ہے اس کا مطلب ہمارے محکمہ اطلاعات سے ہے۔ اس قرار داد کی اصل میں روح یہ ہے کہ Warrant of Precedence کی میں دو چار لائنیں آپ کو پڑھ کر سنا دیتی ہوں۔

Members Provincial Assembly to take precedent over all others in this rule within their own Province.

میرا جو resolution ہے

This concerns with the warrant of precedence which is of the Provincial Government. This is what I meant.

جب ہم کسی کو receive کرنے جاتے ہیں جو Dignitaries باہر سے آتی ہیں محکمہ اطلاعات وہاں کو تاہی یہ کرتا ہے وہ افسر جو دی آئی پی ہیں یا سرکاری اہل کار ہیں ان کو یہ نہیں بتاتے یا ان کے لیے انتظامات درست نہیں کرتے کہ انہوں نے کہاں کھڑے ہونا ہے۔ اگر یونیفارم میں ہیں میں سمجھتی ہوں کہ ان کا Percedence ہم سے بعد میں آتا ہے وہ پہلے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ممبر کو Point out کرنا تو بڑی عجیب بات ہے اسی لئے میں نے یہ قرارداد پیش کی تھی کہ یہ صوبائی حکومت کا موضوع ہے کیونکہ ہم صوبائی اسمبلی کے ممبر ہیں یہ اسی کے متعلق ہے۔ میرا resolution دی آئی پی لاؤنج کے متعلق نہیں تھا۔ اگر انہوں نے یہ سمجھا ہے دی آئی پی لاؤنج کے متعلق تو ترمیم کر سکتی ہیں لیکن انہوں نے اس کے متعلق بات نہیں کی اس پر میں آپ کے حکم کا انتظار کر رہی ہوں۔ یہ جو ہمارا صوبائی Dignitaries receive کرنے کا معاملہ ہے۔ یا See off کرنے کے انتظامات ہیں وہ درست ہوں۔

جناب والا میری گزارش یہی ہوگی کیونکہ انہوں نے یہ نہیں کیا اس کو اگر آپ کمیٹی کے پاس بھیج دیں وہ بیٹھ کر اس کی تفاصیل کو Work out کر لے کہ کس طرح اس کو طے کریں گے۔۔ گورنمنٹ کی طرف سے تو اس کا کوئی جواب نہیں آیا۔ یہ میں اس لئے کہہ رہی ہوں کہ میری پہلے بھی ایک قرارداد پیش ہو چکی ہے جو محکمہ ہیلتھ کے متعلق تھی جس پر مجھے وزیر قانون صاحب نے یہاں یہ کہا کہ اس کو یہاں منظور کر لیتے ہیں لیکن گورنمنٹ یہ کر رہی ہے۔ اس کے بعد یہ پتا چلا پرائیویٹ کلینک کا ایکٹ تو وہ لا رہے ہیں

لیکن ان کی درجہ بندی اور کیٹیگری کا نہیں لا رہے ہیں۔ یہ بات درمیان میں آکر sort out نہیں ہوتی۔ میں آپ سے گزارش کروں گی کہ گورنمنٹ کے بنچز پر جو وزرا ہیں ان سے پوچھئے اس کے متعلق ان کی کیا رائے ہے؟ اگر ہم گورنمنٹ کو قرار داد بھیجیں گے۔

What will be the result of this because they have not said anything and other resolutions have just been .....

بیگم شاہدہ ملک۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر میں بیگم صاحبہ سے یہ وضاحت چاہوں گی کہ ایر پورٹ کا عملہ مرکزی حکومت کے زیر انتظام ہوتا ہے یا صوبائی حکومت کے زیر انتظام ہوتا ہے؟

بیگم شاہین منور احمد۔ جناب سپیکر میں آپ کی اجازت سے عرض کروں گی کہ میرا Warrant of Precedence ہے وہ شاید میری بہن کو اس کا علم نہیں ہے یہ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ سے متعلق ہے۔ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ صوبائی حکومت کا محکمہ ہے۔ یہ ایر پورٹ پر جو عملہ ہے وہ آرگنائز نہیں کرتا۔ اس لئے میں نے یہ کہا تھا کہ میری بہن کو کچھ غلط فہمی ہوئی ہے۔ وی آئی پی لاؤنج کی اگر آپ بات کریں یا ایر پورٹ پر آپ اپنے ذاتی طور پر جانے کی بات کریں تو پھر آپ وفاقی حکومت سے سفارش کر سکتے ہیں لیکن میرا ریزولیوشن Redraft کے لئے ہے۔

Warrant of precedence is required when we go to see off a dignitary or to receive a dignitary.

اصل میں میرا resolution یہ تھا۔

جناب سپیکر۔ اس میں ایسا کر لیتے ہیں کہ یہ جو ترمیم ہے اس میں آپ دونوں بہنیں بیٹھ کر بات کر لیں اس معاملہ میں کسی تصفیہ پر پہنچ کر ہاؤس کو بتائیں تو گورنمنٹ کو اس ریزولیوشن کو قبول کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ نہ ہی ہاؤس کو کوئی اعتراض معلوم ہوتا ہے۔ یہ آپ کا اپنا معاملہ ہے۔ دونوں بیٹھ کر آپ اس کو Redraft کر لیں۔

بیگم شاہین منور احمد۔ جناب سپیکر آپ کی اجازت سے میں عرض کروں گی کہ میں سمجھتی ہوں کہ یہ Redraft نہیں ہو سکتا یہ دو مختلف معاملے ہیں۔

جناب سپیکر۔ یہ نہیں ہو سکتا تو آپ ان کو کہئے گا کہ وہ Withdraw کر لیں گی۔ آپس میں مل کر ذرا بات تو کریں۔ اس کو ہم مؤخر کر لیتے ہیں اس وقت تک جس وقت آپ آپس میں مل کر بات کریں۔ اس دوران ہم اگلی قرارداد take up کرتے ہیں۔

ملک سعید منظر۔ جناب والا کل میں نے سفر الاؤنس کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کی تھی۔

جناب سپیکر۔ وہ قرارداد آج یہاں ایجنڈے میں ہے۔

ملک سعید منظر۔ میں نے کل پیش کی تھی۔

جناب سپیکر۔ اگر کل پیش کی تھی تو وہ ابھی اسمبلی سیکرٹریٹ میں ہوگی اور وہ Under Process ہوگی۔

ملک سعید منظر۔ جناب والا ہم اس پر بات تو کر سکتے ہیں کیونکہ آج غیر سرکاری ارکان کی کارروائی کا دن ہے۔

جناب سپیکر۔ غیر سرکاری ارکان کی کارروائی میں اسی ترتیب سے بات ہوتی ہے جس ترتیب سے یہ ایجنڈا تیار ہوتا ہے۔ جیسے جیسے قراردادیں ہم نے یہاں رکھی ہیں اسی ترتیب سے ان کو Take up کریں گے۔ آپ اس قرارداد کی کاپی مجھے بھجوائیں۔

12 اگست کو قومی سطح پر منانے کے لئے تقاریب کا اہتمام

بیگم بشریٰ رحمٰن۔ جناب والا' میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ "اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چونکہ پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی نے سرکاری طور پر قائداعظم محمد علی جناح کو قائداعظم کا خطاب ۱۲۔ اگست ۱۹۴۷ء کو دیا تھا' اس لیے ۱۲۔ اگست کا دن قومی سطح پر منانے کے لیے تقاریب' تقسیم انعامات و ایوارڈز میں سے کوئی سرکاری تقریب ۱۲۔ اگست کو رکھی جائے تاکہ اس دن کی اہمیت قوم پر واضح ہوتی رہے۔" جناب سپیکر۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے "کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چونکہ پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی نے سرکاری طور پر قائداعظم محمد علی جناح کو

قائداعظم کا خطاب ۱۴۔ اگست ۱۹۴۷ء کو دیا تھا' اس لیے ۱۴۔اگست کا دن قومی سطح پر منانے کے لیے تقاریب' تقسیم انعامات و ایوارڈز میں سے کوئی سرکاری تقریب ۱۴۔ اگست کو رکھی جائے تاکہ اس دن کی اہمیت قوم پر واضح ہوتی رہے"۔

آوازیں۔ منظور ہے۔

وزیر تعلیم۔ جناب سپیکر'۔۔۔

جناب سپیکر۔ کیا کوئی اس کی مخالفت کر رہا ہے؟

وزیر تعلیم۔ میں مخالفت کرنے کی جرات نہیں کر سکتا۔ لیکن میں کچھ گزارش کرنے چاہوں گا۔

جناب سپیکر۔ وہ آپ اپنی باری پر کیجئے گا۔ میں آپ کو موقع دوں گا۔ اس قرار داد میں بیگم شاہدہ ملک کی ایک ترمیم ہے۔

بیگم شاہدہ ملک۔ شکریہ جناب سپیکر۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گی کہ قرار داد کے آخر میں الفاظ "نیز اس روز عام تعطیل کا بھی اعلان کیا جائے" ایزاد کیے جائیں۔

جناب سپیکر۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ قرار داد کے آخر میں الفاظ "نیز اس روز عام تعطیل کا بھی اعلان کیا جائے" ایزاد کیے جائیں۔

کیا اس پر کسی کو اعتراض ہے؟۔۔۔

بیگم بشریٰ رحمٰن۔ جناب والا' مجھے اس ترمیم میں اعتراض کوئی نہیں۔ جس وقت اس پر بحث ختم ہو گی' اس وقت اس کے بارے میں خود بخود ہی فیصلہ ہو جائے گا۔ جب ہم سرکاری سطح پر اس دن کو منائیں گے' تو ظاہر ہے کہ اس دن سرکاری' نیم سرکاری' نجی تقاریب ہوں گی تو وہ دن چھٹی کا ہی دن ہو گا' چھٹی منانے کا ہی دن ہو گا۔ ویسے اس کو ترمیم کے طور پر بھی شامل کر لیں تو مجھے اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر۔ اس ترمیم پر کسی کو کوئی اعتراض ہے؟۔۔ کوئی اعتراض نہیں۔ تو اب ہم اصل قرار داد کو لیتے ہیں۔ اس پر بیگم بشریٰ رحمٰن کچھ کہنا چاہیں گی؟

بیگم بشریٰ رحمٰن۔ جناب سپیکر' قوموں کی زندگی میں ایسا رہا ہے کہ جو قوم کے محسن

ہوتے ہیں' نہ صرف یہ کہ ان کے احسانات کو کبھی فراموش نہیں کیا جاتا' بلکہ ان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ رقم کیا جاتا ہے' ایک ایک سانس کی داستان لکھی جاتی ہے اور جس زمین پر وہ قدم رکھتے ہیں اس کو "پاک زمین" کہا جاتا ہے۔ جناب والا' اگر ہم جناب قائداعظم کی حیات سوانح پڑھیں تو ہمیں وہاں سے بہت سی باتیں ملتی ہیں۔ یہاں میں یہ بتانے سے پہلے یہ عرض کرنا چاہوں گی کہ میں نے خاص طور پر پنجاب کی صوبائی اسمبلی میں یہ قرارداد کیوں پیش کی ہے۔ جناب والا! اصولی طور پر محمد علی جناح کو ان کی حد درجہ مقبولیت کے باعث دوسری گول میز کانفرنس کے بعد ہی لوگوں نے قائداعظم کا خطاب دیا تھا۔ یہ اٹھائیس انتیس دسمبر ۱۹۳۸ء کی بات ہے۔ مسلم لیگ کا چھبیسواں اجلاس ہو رہا تھا جس میں میاں فیروز الدین نے یہ قرارداد پیش کی کہ "قائداعظم محمد علی جناح کی تمام کاوشوں' کوششوں' حب الوطنی اور اسلامی محبت کو دیکھتے ہوئے انھیں قائداعظم کا خطاب دیا جائے" تمام مسلم لیگیوں نے اس پر متفقہ طور پر اپنی رائے دی اور اس طرح جناب محمد علی ۱۹۳۸ء میں ہی قائداعظم کے نام سے مشہور ہو گئے۔ جناب والا! ان کا کردار' ان کا calibre اور ان کی کوششیں اس طرح کی تھیں کہ اس القاب میں' اس خطاب میں ان کا پیکر بالکل فٹ آتا تھا اور دنوں میں ہی یہ القاب اور یہ خطاب اس قدر مشہور ہوا کہ قائداعظم اور محمد علی جناح لازم و ملزوم ہو گئے حتی کہ قائداعظم محمد علی کے اوپر چھایا ہوا محسوس ہوا اور برصغیر کا بچہ بچہ انھیں قائداعظم کہنے لگ گیا۔ جناب والا! عام طور پر لوگوں کی زندگی میں یوں ہوتا ہے کہ عوامی طور پر انہیں کوئی خطاب عطا کر دیا جاتا ہے۔ عوام اس کو قبول کر لیتے ہیں۔ لیکن سرکار اس کو قبول نہیں کرتی۔ کبھی کبھی یوں بھی ہوا کہ سرکار نے نہایت شفقت و محبت سے اس کو کسی القاب سے نوازا۔ لیکن عوام نے اس کو قبول نہ کیا اور کبھی نہ بلایا۔ لیکن ہمارے قائداعظم اور پیارے قائداعظم کا یہ اعزاز ہے کہ انھیں سب سے پہلے عوام نے قبول کیا' برصغیر کے مسلمانوں نے انھیں قائداعظم کہا اور اصولی طور پر جب دس سالہ درمیانی کاوشوں میں پاکستان تخلیق ہوا۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر۔ آرڈر پلیز۔۔۔ حاجی صاحب' آپ اپنی سیٹ پر تشریف رکھیں گے۔۔۔ مہربانی سے مقرر کی تقریر میں مداخلت نہ کیجئے۔

بیگم بشریٰ رحمٰن جناب سپیکر' آپ کا بے حد شکریہ۔ میں یہ کہنا چاہتی تھی کہ میں قائداعظم پر بات کر رہی ہوں۔ ہمارے درمیان قائداعظم کی تصویر موجود ہے۔ میرا خیال تھا کہ میں جب اتنی عظیم ہستی کے اوپر بات کروں گی تو ہمارے ایوان کے تمام اراکین اپنے ذاتی کام اور دلچسپیاں چھوڑ کر ایوان کے اندر تشریف لے آئیں گے۔ جناب والا! جس طرح پاکستان کے جھنڈے کا احترام لازم ہے' اسی طرح جب قائد کا نام لیا جاتا ہے تو اس کا احترام لازم آتا ہے۔ جناب والا! میں سمجھتی ہوں کہ میں ایک اچھی مقرر نہیں ہوں اور میں اتنی خوبصورتی سے اپنا موقف پیش نہیں کر سکتی۔ لیکن ان کی طرف دیکھیں کہ ان کا کردار' ان کی گفتار' ان کا سب کچھ اس سے کہیں زیادہ عظیم اور خوبصورت ہے پہلے ہی میں اچھا نہیں بولتی۔ آپ اپنے دلوں میں عقیدتوں کے چراغ جلا کر کم از کم اپنے قائد کی بات تو سنیں۔ میں تاریخ کے چند اوراق پیش کرنا چاہتی تھی۔ مجھے معلوم ہے کہ جب جغرافئے بدل جاتے ہیں تو لوگوں کو تاریخ میں کوئی دلچسپی نہیں رہتی۔ ہم اپنی تاریخ بھولتے جا رہے ہیں' اس لیے روز روز کی تاریخ ہم سے چھن رہی ہے۔ خدا کے واسطے ایسا نہ کیجیے۔ آپ نے ہزار بار یہ باتیں سنی ہیں۔ میں لاکھ بار ان کو دہرانے کے لیے تیار ہوں' شاید میں اپنے نئی نسل کے لیے اس فلور پر کھڑے ہو کر یہ بات کرنا چاہتی ہوں جس کو معلوم نہیں کہ قائداعظم کو قائداعظم کیوں کہا جاتا ہے اور جب لفظ قائداعظم آتا ہے تو اس کے ساتھ احترام اپنے آپ ہی آجاتا ہے۔ خدا کے واسطے' چند لمحے خاموش رہ کر یہ بات سن ہی لیجیے۔ اس لیے سن لیجیے کہ پنجاب نے تشکیل پاکستان میں تحریک پاکستان میں' تعمیل پاکستان میں اور اب تعمیر پاکستان میں بہت نمایاں کارہائے انجام دیے ہیں۔ کاش! کہ آپ کو معلوم ہو کہ پنجاب نے کیا کیا ہے اور میں کیوں اس صوبائی اسمبلی سے پھر دوبارہ یہی بات جاری کرنا چاہتی ہوں کہ جناب والا' سب سے پہلے علامہ اقبال نے پاکستان کا تصور پیش کیا۔ میرا خیال ہے کہ ۱۹۲۸ء یا اس سے بھی پہلے علامہ اقبال نے پاکستان کا تصور پیش کیا۔ میرا خیال ہے کہ ۱۹۲۸ء یا اس سے بھی پہلے کی بات ہے اور اس کے بعد انہوں نے قائداعظم کے ساتھ مل کر اور خط و کتابت جاری رکھ کر اپنی موت سے پہلے تک ان کے ساتھ لگے رہے اور اس تصور کو حقیقت کی شکل دینے کے لیے اپنے افکار کی روح ان کے

کمزور جسم میں ڈال دی۔ اس کے بعد چودھری رحمت علی کا نام آتا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ تاریخ میں رقم ہے کہ چودھری رحمت علی نے پاکستان کا نام "پاکستان" تجویز کیا۔ آپ کو معلوم ہے' یہ اعزاز پنجاب کے حصے میں گیا۔ پنجاب کے ایک آدمی نے پاکستان کا نام تجویز کیا۔ اس کے بعد میاں فیروز الدین نے جناب قائداعظم کو "قائداعظم" کے خوبصورت' امر' لازوال اور ہمیشہ رہنے والے لقب سے یاد کیا۔ یہ اعزاز بھی پنجاب کے ایک آدمی کے حق میں جاتا ہے۔

جناب والا ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو جو تاریخی قرار داد لاہور کے مسلم لیگ کے جلسہ میں پیش کی گئی اس قرار داد کا ترجمہ مولانا عبدالمجید سالک نے کیا اس کا کریڈٹ بھی پنجاب کو جاتا ہے۔ جناب والا اس کے بعد پنجاب ہی اس زمیندار کے ایڈیٹر مولانا ظفر علی خان اور نوائے وقت کے ایڈیٹر حمید نظامی صاحب نے اس ضمن میں بہت سی اصطلاحات وضع کیں۔ بہت سی خدمات انجام دیں جناب والا! اس وقت مجھے یہ کہنے کی جرات ہوئی کہ پنجاب کی دستور ساز اسمبلی کو میں یہ کہوں ایک بار قائداعظم نے اپنے ہی بارے میں کہا تھا۔ میں یہ جی الانہ کی کتاب سے حوالہ دے رہی ہوں قائداعظم نے اپنے بارے میں ایک بار فرمایا تھا کہ میں پنجابی مسلمان راجپوت ہوں کئی پشتیں گذریں میرے جدِ امجد کاٹھیاوار چلے گئے تھے وہاں انہوں نے ایک خوجہ کی لڑکی سے شادی کرلی تھی وہ جدِ امجد جو کاٹھیاوار چلے گئے تھے ضلع منٹگمری کے رہنے والے تھے۔ جناب والا! اتنی باتیں کہنے کے بعد' آپ کو یہ بتانے کے بعد میں یہ عرض کرتی ہوں ۷ اگست کو جب پاکستان نقشے پر آگیا اس کی تشکیل ہو گئی اور اس کی تعمیر ہونے لگی۔ ۷ اگست ۱۹۴۷ء کو جناب قائداعظم کراچی تشریف لائے وہاں پر پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی کا پہلا اجلاس ۱۰ اگست کو ہوا اور جناب والا ۱۱ اگست کو قائداعظم نے اس دستور ساز اسمبلی میں تقریر کی اسی دستور ساز اسمبلی نے جناب والا! ۱۲ اگست کو ایک قرار داد سرکاری سطح پر پیش کی۔ اور جناب محمد علی جناح کو سرکاری طور پر "قائداعظم" کا خطاب دیا گیا اس سے سالوں پہلے لوگ ان کو "قائداعظم" کہنے لگے تھے۔ لیکن یہ بہت ضروری ہو گیا تھا کہ دستور ساز اسمبلی کی اس قسم کا ایک دستور رائج کرے اور سرکاری سطح پر ان کو "قائداعظم" کہا جائے۔ اگرچہ ہر

جگہ پر ان کو قائداعظم کہا جا رہا تھا اس کے بعد یہ خطاب قومی سے اٹھ کر بین الاقوامی ہو گیا تھا۔ اور میرا خیال ہے کہ قیامت تک ان کے نام کے ساتھ جاری و ساری رہے گا جناب والا یہ قرار داد پیش کرنے سے میرا مقصد یہ ہے ہم ۱۴۔ اگست کی تقریب بہت دھوم دھام سے مناتے ہیں مجھے معلوم ہے اور مجھے بہت احترام ہے ہمیں معلوم ہے کہ ہم پورے اگست میں بہت سی تقاریب کرتے ہیں لیکن جناب والا اس میں کیا حرج تھا؟اس میں سے 12تاریخ کو تھوڑا سا الگ کر کے دیکھا جاتا اور اس نسبت سے ان کے ساتھ قائد اعظم کی نسبت لگا دی جاتی حکومت کی طرف سے سرکاری سطح پر بہت سے Award دئے جاتے ہیں قومی سطح پر بہت سے Award دئے جاتے ہیں۔ اس سال پنجاب حکومت نے بہت ہی خوبصورت رسم نکالی تحریک پاکستان کے کارکنوں کوGold Medal دئے گئے میں سمجھتی ہوں اس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ ۴۰ سال بعد سہی ایسے دانشور اور باشعور لوگ آئے جنہوں نے سوچا جنہوں نے اپنا لہو دیا جنہوں نے اپنے جگر کے ٹکڑے دئے جنہوں نے اپنے گھر دئے جنہوں نے اپنی بیٹیاں دیں۔ جنہوں نے اپنی بہوؤیں دیں جنہوں نے اپنی ساری زندگی لٹا دی اگرچہ اس کے مقابلے میں گولڈ میڈل کچھ نہیں ہیں لیکن گولڈ میڈل ایک وفاداری کا ایک نشان ہے۔ اس وفاداری کا نشان اس خدمت گذاری کا نشان جناب والا میں حکومت پنجاب سے یہ گذارش کرنا چاہتی تھی کہ وہ تحریک پاکستان کے گولڈ میڈل دیتے ہیں اگر وہی ۱۴۔ اگست کو دینا شروع کر دیں۔ اور اس یاد میں دیں کہ دستور ساز اسمبلی نے ایک بہت خوبصورت کام ایک دفعہ پہلے بھی کیا تھا اور اب بھی کر رہے ہیں تو جناب والا اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ تاریخ کے صفحات گواہ ہیں کہ یہ ایسا ہی ہے پیشتر اس کے کہ جناب وائیں صاحب جواب دینے کے لئے اٹھیں حضور والا! میں جناح کیپ کے بارہ میں چھوٹی سی عرض کرنا چاہتی ہوں۔ جناب والا ہم جب سے پیدا ہوئے ہیں سن رہے ہیں اور آپ بھی جناح کیپ کے بارہ میں سن رہے ہیں۔ دیکھ بھی رہے ہیں۔ ایک زمانہ تھا لوگوں کے سروں پر جناح کیپ نظر آتی تھی۔ آج ٹوپیوں کا مذاق اڑانے کا زمانہ ہے۔ جناب والا اس زمانے میں بن ٹوپی سر کے زمانے میں میں ٹوپی کی بات کرنے چلی ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ جی چاہا کہ جب حضرت قائد اعظم کی بات کی جائے۔ تو ان کی ذات

سے متعلقہ ہر چیز کی بات کی جائے۔ جناب والا انہوں نے فرنگی لباس چھوڑا انہوں نے فرنگی زبان چھوڑی انہوں نے اچکن پہننا شروع کی اس کے ساتھ انہوں نے جناح کیپ پہننا شروع کی۔ کیوں اور کس طرح۔ یہ لوگوں کو معلوم نہیں۔ جناب والا تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ پٹنہ میں جب مسلم لیگ کا جلسہ ہو رہا تھا۔ اور یہ بھی غالباً ۱۹۳۷ء/۱۹۳۸ء کی بات ہے۔ وہاں پر کچھ قائد اعظم کے دوست بیٹھے ہوئے تھے۔ جن میں راجہ صاحب آف محمود آباد اور خان اسماعیل خان کے علاوہ دو چار اور بھی لوگ وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ جب خان اسماعیل خان تشریف لائے تو ان کے سر پر سمور کی ٹوپی تھی وہ بہت خوش لباس اور دیدہ زیب شخصیت تھے۔ اور حضرت قائد اعظم ان کو دیکھ کر مسکرائے۔ اور ان کو وہ ٹوپی اچھی لگی انہوں نے فرمایا آپ تھوڑی دیر کے لئے اس ٹوپی سے اپنی فرقت گوارہ کریں گے ان کو قائد اعظم کا اشارہ سمجھ میں آگیا۔ انہوں نے ٹوپی اتار کر قائد اعظم کے ہاتھ میں دکھانے کے لئے پکڑائی وہاں جتنے رفقاء حضرات موجود تھے جس طرح کہ دوستوں کی عادت تھی۔ انہوں نے کہا کہ حضرت اس کو اپنے سر پر رکھ کر دیکھئے۔ انہوں نے اپنے سر پر ٹوپی رکھی بہت خوبصورت اور دیدہ زیب نظر آئی جس طرح سروجنی نائیڈو انکے بارہ میں لکھتی ہیں۔ "ان کی جادوگر شخصیت تھی۔" لوگوں نے جب کہا کہ بہت اچھی لگی تو آپ کھڑے ہو گئے اور قد آور آئینے میں اپنا سراپا دیکھا۔ اچھا لگا۔ لوگوں نے کہا کہ حضرت اس جلسے میں یہی ٹوپی پہن کر جائیے اور تقریر کیجئے۔ جب قائد اعظم باہر تشریف لائے اتنے خوبصورت اور اچھے لگ رہے تھے۔ لوگوں نے تالیاں بجائیں اور ان کے سر پر ٹوپی دیکھ کر "اللہ اکبر" کے نعرے لگائے۔ اسی وقت پنڈال میں جناح کیپ 'جناح کیپ کا شور مچ گیا جناب والا! جلسہ ختم ہونے سے پہلے ہر آدمی بازار گیا اس طرح کی ٹوپی خرید کر لایا اور اپنے سر پر رکھ لی۔ حضور والا! لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ قائد اعظم میں وہ کیا دلکشی تھی ان میں وہ کیا بات تھی کہ راس کماری سے لے کر خیبر تک تمام لوگ ان کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ ان کے کردار میں صداقت اور ان کی گفتار میں صداقت تھی۔ اور انکی شخصیت میں ایسی جادو اثری تھی کہ ٹوپی پہنی تو وہ جناح کیپ ہوئی اور انڈیا کے مسلمانوں نے ٹوپی پہننا شروع کر دی۔ اچکن پہنی تو سارے مسلمانوں نے اچکن پہننا شروع کر دی۔ جناب

والا یہی ایک لیڈر کی خوبصورتی ہوتی ہے اور یہی اس کی سب سے بڑی اچھائی ہوتی ہے کہ وہ کچھ بھی کرتا ہے لوگ اس کی نقل کرتے ہیں۔ پھر لوگ پوچھتے ہیں کہ قائد اعظم میں کیا بات تھی؟ حضور والا میں یہ عرض کرتی ہوں

فقط نگاہ سے ہوتا ہے فیصلہ دل کا
نہ ہو نگاہ میں شوخی تو دلبری کیا ہے

نگاہ فقر میں شان سکندری کیا ہے
خراج کی جو گدا ہو وہ قیصری کیا ہے

شکریہ۔

چودھری رفیق احمد۔ جناب والا! قائد کی ٹوپی دلکش ہو گئی ہے اس لئے میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں اتنی اچھی تقریر سننے کے بعد کہ بابائے قوم کی تصویر بھی اس دیوار پر ٹوپی والی ہونی چاہئے۔

بیگم بشریٰ رحمٰن جناب والا! میں وائیں صاحب سے معذرت کیساتھ عرض کرتی ہوں اصل میں میں نے ٹوپی کا ذکر اس لئے کیا تھا میرا وہ فقرہ رہ گیا میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں میں نے یہ کہا تھا کہ ہمارے یہاں مختلف مواقع پر مختلف قسم کے اعزاز اور ایوارڈ دینے کی رسم ہے۔ اور ٹوپی کا خیال میرے ذہن میں اس طرح آیا جب میں نے یہ کہا کہ ۱۴ اگست کے دن کو آپ منائیں تو پھر میرے دل میں یہ بھی خیال آیا بہت سے اچھے واقعات ہو جاتے ہیں ہم اپنے نوجوانوں کو یا بہت سے ایسے لوگوں کو کچھ اعزاز دینا چاہتے ہیں جو ایوارڈ نہیں ہوتا مگر وہ اعزاز ہوتا ہے۔ اگر اس کو یہ جناح کیپ اعزاز کے طور پر پیش کی جائے تو میرا خیال ہے یہ بھی ایک اچھا اقدام ہے۔

جناب سپیکر۔ جناب غلام حیدر وائیں صاحب

وزیر صنعت (جناب غلام حیدر وائیں) جناب سپیکر! میری فاضل بہن نے جس موضوع پر اظہار خیال کیا ہے اس سے اختلاف کی تو کوئی پاکستانی جراءت نہیں کر سکتا اور قائد اعظم محمد علی جناح رحمتہ اللہ علیہ کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے زبان پورا ساتھ بھی

نہیں دیتی اور یہ وہ دنیا کے سیاستدانوں میں سے عظیم سیاستدان ہیں جن کے متعلق تاریخ نے یہ اپنا فیصلہ دیا ہے کہ یقینی طور پر قائد اعظم محمد علی جناح آج تک دنیا کے عظیم ترین سیاستدانوں میں سے عظیم تر تھے۔ جناب سپیکر! جیسا کہ میری فاضل بہن بشریٰ رحمٰن صاحبہ نے ارشاد فرمایا کہ قائد اعظم کو برصغیر کے مسلمانوں اور مسلم لیگ کے جھنڈے تلے ایک منفرد قیادت ملنے کے صلہ میں قائد اعظم کا خطاب لاہور کے ہمارے تحریک پاکستان کے کارکن میاں فیروز دین نے دیا اور وہ ایک قوم کے جذبات کی ایسی ترجمانی تھی کہ وہ لقب اس طرح دنیا میں مشہور اور معروف ہوا اب قائد اعظم کے اعتراف اوران کی عظمت اور عزت کے اعتراف کی وجہ سے ان کے نام سے زیادہ ان کے اس لقب کو قائد اعظم کو قوم اور پاکستانی عوام پکارتے ہیں۔

میاں فیروزالدین تحریک پاکستان کے اس کارکن کے اس قوم کی ترجمانی کے صلہ میں اس دفعہ ۱۴۔اگست کو تحریک پاکستان کے کارکنوں کو اعزاز کے طور پر جو سونے کے تمغے دیئے گئے ہیں ان میں میاں فیروزالدین (مرحوم) بھی شامل تھے اور یہ اعزاز اس لقب کے بابائے قوم کو دینے پر ان کے صاحبزادے مسٹر کمال مصطفےٰ پاشا ایڈووکیٹ نے حاصل کیا۔ اور یہ ایک حقیر سا اعتراف تھاان جذبات کے اعتراف کا جو کہ میاں فیروزالدین (مرحوم) نے برصغیر کے مسلمانوں کی طرف سے بابائے قوم کو یہ القاب دے کر ارشاد فرمایا تھا۔ میں اپنی بہن کے ایک ایک لفظ اور ان کے جذبے کا بھرپور اعتراف کرتے ہوئے ان کے ان جذبات پر ان کو ہدیہ سلام پیش کرتا ہوں۔ اور اس کے ساتھ ہی ساتھ نہایت سنجیدگی کے ساتھ ایک چھوٹی سی بات کی طرف ان کی توجہ مبذول کراتا ہوں اور فیصلہ انہی پر چھوڑتا ہوں۔ جو وہ ارشاد فرمائیں اس کے لئے میں ہاؤس سے گذارش کروں گا کہ اسے قبول فرما لیں۔ ۱۴۔اگست ہمارا یوم آزادی ہے اور یوم آزادی کی تقریبات پر ان دنوں ساری قوم لگی ہوئی ہوتی ہے اور ۱۴۔اگست قائد اعظم کی ناقابل فراموش خدمات کا وہ صلہ ہے جو کہ پاکستانی قوم کو انہوں نے اپنی بصیرت سے فراہم فرمایا اور ۱۴۔اگست کو اگر ہم ایک قومی دن کے طور پر یاد کرنا چاہتے ہیں۔ یاد رکھنا چاہتے ہیں۔ جسے کرنا چاہئے۔ جسے رکھنا چاہیے تو صرف اس بات پر غور فرمالیں کہ ایک دن کے بعد ۱۴۔اگست کی جو تقریبات ہونگی اس

میں اس کا گڈمڈ ہونے سے کہ وہ ۱۴۔اگست کی اس تقریب کی عظمتوں میں شائد کہیں کوئی کمی تو نہیں آ جائے گی۔ صرف اسی بات پر غور فرمالیا جائے۔ اگر یہ ہاؤس اور میری بہن محترمہ سمجھتی ہیں کہ کہ یہ بات درست ہے تو مجھے ہرگز ہرگز اس سے قطعاً کوئی اختلاف نہیں ہو گا اور میں ان کے جذبات کے ساتھ بالکل لبیک کہونگا جو ہم سب کو کہنی چاہیے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر۔ جی بیگم صاحبہ! وائیں صاحب نے تو سارا معاملہ آپ پر چھوڑ دیا ہے۔

بیگم بشریٰ رحمٰن۔ جناب سپیکر! میں ـــــــ

وزیر قانون۔ (چودھری عبدالغفور۔) جناب والا۔ اس سے قبل کہ بیگم صاحبہ اس کو Finally Conclude کریں' ایک دو باتیں ہیں اگر اجازت ہو تو میں بھی کہہ دوں۔

جناب سپیکر۔ جی چودھری صاحب!

وزیر قانون۔ جناب والا۔ میں عرض کروں کہ اپنے فاضل بھائی غلام حیدر وائیں صاحب کے خیالات کی تصدیق کرتے ہوئے اور اعتراف کرتے ہوئے خوبصورت الفاظ کا اور خوبصورت جذبات کا جو کہ حضرت قائد اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق کہے گئے۔ عرض یہ ہے کہ جب تک پاکستان اور پاکستانی زندہ رہیں گے انشاء اللہ قائد اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا نام تا قیامت زندہ اور تابندہ رہے گا۔ قائد اعظم رحمتہ اللہ علیہ کو پاکستان سے علیحدہ نہیں کیا جاسکتا۔ قائد اعظم ایک ایسا نام ہے جس طرح کہ صحیح فرمایا کہ ان کے اپنے اصل نام سے زیادہ پوری دنیا میں قائد اعظم رحمتہ اللہ علیہ قائد اعظم کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں اور اسی طرح قائد اعظم اور ان کے ساتھیوں نے بے شمار قربانیاں دیں جس طرح چودھری رحمت الٰہی کا ذکر آیا باقی ساتھیوں کا ذکر آیا۔ لیکن ایک بات بطور پوری قوم کے مدنظر ضرور رکھنی چاہیے کہ ۱۴۔اگست کا انعقاد اس کی تقاریب جو کہ ایک ہفتہ پہلے سے شروع ہو جاتی ہیں بلکہ ایک مہینے سے جب ۱۴۔اگست شروع ہوتا ہے تو آپ نے دیکھا ہو گا کہ حکومتی سطح پر تمام تعلیمی اداروں میں تمام سطح پر جو بھی ادارے ہیں ان کی تقاریب مدرسوں میں سکولوں میں گیموں کی شکل میں اور اس طرح سیمینار کی شکل میں شروع ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم ایک ایک دن کی اہمیت کو حضرت قائد اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے جو اپنی

زندگی میں جو اس مساعی میں پاکستان کو حاصل کرنے میں صرف کئے تو ایک ایک دن بلکہ ایک ایک لمحہ اس قابل ہے کہ اس کو منایا جائے لیکن کہنا یہ چاہتا ہوں کہ ۱۴۔اگست کو جو فائینل اس کے لئے تقریب ہوتی ہے جو پہلی تاریخ سے شروع کر دی جاتی ہے اسمیں ۱۴۔اگست اپنی حیثیت آپ رکھتا ہے۔ اسے مزید اجاگر کیا جائے۔ اس پر مزید تقاریب کی جائیں۔ اس دن مزید کچھ ہو سکتا ہے جو پہلی تاریخ سے شروع کر دیا جاتا ہے لیکن کہنا یہ چاہتا ہوں' جسارت یہ کر رہا ہوں کہ ایک تو آپ اسکو صرف پنجاب کے حوالے سے بات کرنا چھوڑ دیں کیونکہ قائد اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی شخصیت کسی ایک صوبے سے متعلق نہیں وہ تو ہمارے دلوں پر' ہماری اس سرزمین پر' سرزمین کے باہر پورے مسلمانوں کے دلوں پر' پاکستانیوں کے دلوں پر پوری طرح مسلط ہے۔ اور اس کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اس کو ہم علیحدہ نہیں کر سکتے۔ لیکن اگر ہر دن کو چھٹی قرار دیا جانے کے لئے مصر کیا گیا تو پھر میرا خیال ہے کہ پوری قوم کو بغیر اور کسی کام کے چھٹیوں پر لگا دیا جائے۔ اور کوئی کام کرنے کے لئے پہلے ہی کام نہیں ہوتے۔ یہ ایک اچھی رسم نہیں ہو گی کہ ہر دن ایک چھٹی کے دن پر منایا جائے۔ کسی محسن کو یاد رکھنے کے لئے قوم کو اس کے لئے اپنا نذرانہ عقیدت پیش کرنے کے لئے اور بھی بہت سے طریقے ہیں۔ اس دن کی یادگار کے لئے اور بھی بہت سے طریقے واضع ہو سکتے ہیں۔ لیکن ہم نے اگر اس طریقے سے سوچنا شروع کر دیا تو ہر کارکن ہر بات کے لئے ایک ایک لمحہ جس طرح میں نے عرض کیا قائد اعظم رحمتہ اللہ علیہ کی زندگی کا قیمتی ہے۔ ہر لمحے جو جو کارنامے انہوں نے سرانجام دیئے وہ قیمتی ہیں۔ بات نہ صرف پنجاب تک محدود رکھنی چاہیے بلکہ ایک قومی سطح تک اس کو قائم رکھنا چاہیے کہ جو چودہ دنوں کی ایک ایک دن کی اہمیت ہے جو کہ قائد اعظمؒ کے کارناموں پر منعقد ہوتی ہے اور ساری قوم اس دن شکرانہ تشکر پیش کر رہی ہوتی ہے تو اس کو ایک دن کم کر کے بارہ اگست کو چھٹی کر کے بارہ بجے تقریب کر کے پھر ایک دن چھوڑ کر چودہ کو تقریب کی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی سروس نہیں ہو گی۔ پاکستان کا Immage ۱۴۔اگست کے ساتھ ہے۔ حضرت قائد اعظمؒ کی خدمات کو جو تحفہ ہے وہ ۱۴۔اگست سے متعلق ہے اسے ہمیں اور طریقے سے تقسیم نہیں کرنا چاہیے۔ اس لئے یہ بڑی مؤدبانہ

گذارش ہے کہ ہمارے تمام جو جذبات ہیں وہ ان سے مختلف نہیں ہیں۔ ہم ان کی تائید کرتے ہیں لیکن اس کے لئے کوئی اور طریقہ واضع کر لیا جائے۔ تقاریب ضرور منعقد ہونی چاہیں۔ اور اس حوالے سے تمغات بھی دیئے جائیں۔ اس حوالے سے انعامات بھی دیئے جائیں' ایوارڈ بھی دیئے جائیں اور اس طریقے سے اور بھی کئی کام کئے جا سکتے ہیں لیکن اس کو ایک علیحدہ عنصر کے طور پر ایک علیحدہ دن چھٹی کے طور پر اسکو چودہ اگست سے ہٹ کر ایک بات کر کے یہ تمام تاریخ اور ان کی تمام زندگی کا احاطہ ہی چودہ اگست کو کیا جاتا ہے کہ انہوں نے کیا کارنامے سرانجام دیئے۔ یہ تحفہ ہی ان کی قربانیوں ان کی محنتوں اور کاوشوں کا ہے۔ تو پھر ہمیں اس کو ایک علیحدہ نہیں دیکھنا چاہیے۔ اور بہت Sober انداز سے اور بہت سلجھے ہوئے انداز سے اور سوچ سمجھ کر ایسے فیصلے کرنے چاہئیں۔ ہم پر کسی وقت یہ الزام نہ آئے کہ ہم نے بغیر سوچ سمجھے ایسے فیصلے کئے ہیں۔ اور ایک Concentration جو ہے۔ ایک Centralization Point جو ہے مرکزی نکتہ جو ہے اس سے ہٹ کر اور اس کو ہم تقسیم کر کے اہمیت کو ہمیں مزید کم نہیں کرنا چاہیے۔ تو میں یہ گذارش کرونگا کہ ۱۴۔اگست کے ہی دن بلکہ پہلی اگست سے تمام تقاریب شروع ہو جاتی ہیں۔ پہلی اگست سے ہی ۱۴۔ اگست کو مزید اہمیت دی جائے۔ کیونکہ صرف ۱۴۔اگست کو قائد اعظم قرار نہیں دیا گیا تھا۔ ٹھیک ہے سرکاری طور پر یہ ہے۔ قائد اعظم تو بہت پہلے سے ہمارے قائد اعظم تھے اور پوری پاکستانی قوم کی پورے ہندوستان میں ہر جگہ لوگوں کی زبانوں پر قائد اعظم تھے۔ اس لئے یہ کہنا کہ اس دن کو خاص کر قائد اعظم بنے۔ قائد اعظم تو بہت پہلے کے بن چکے تھے۔ اس لئے اس دن انعامات دیئے جائیں جو کچھ بھی کیا جائے لیکن اس کو ایک علیحدہ چھٹی کے طور پر منا کر ۱۴۔اگست کی اہمیت کو' ایک مرکزی نکتے کو مرکزیت کو کم کرنے کی کوشش ہوگی۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر۔ یہ چھٹی کا مسئلہ جو ہے یہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپس میں طے ہو سکتا ہے۔ کہ ۱۴۔اگست کے حوالے سے جیسے لاء منسٹر صاحب نے بات کی ہے کہ ۱۴۔اگست کو سارے ملک میں جوش احتشام سے Celebrate کیا جاتا ہے۔ ۱۴۔اگست کو بھی چھٹی ہو تو یہ معاملہ آپ دیکھ سکتی ہیں۔ اس معاملے کو تو میں سمجھتا ہوں کہ کیا جا سکتا ہے اب آپ

قرارداد کے بارے میں بات کیجئے کہ کیا آپ کی رائے ہے۔
بیگم بشریٰ رحمٰن - جناب سپیکر- میں اتنی کم علم ہوں کہ میری سمجھ میں یہ نہیں آیا کہ فاضل وزیر قانون نے میری مخالفت کی ہے یا میری قرارداد کی حمایت میں بات کی ہے جناب والا- ایک بار میں انگریزی کی کتاب پڑھ رہی تھی تو اس میں لکھا تھا کہ یورپ کے بچے اس طرح کا سلوک اپنے باپ سے کرتے ہیں لات مار کر اپنے باپ کے کمرے کا دروازہ کھولتے ہیں اور اندر جا کر کہتے ہیں۔

Papa: I like you, Papa I love you, Papa I admire you but Papa I can do without you.

یہ کوئی صورتحال اس قسم کی نظر آئی میں نے یہ تو نہیں کہا جناب والا میں نے تو چودہ اگست کو چھیڑا تک نہیں اور جناب والا- یکم اگست سے لیکر چودہ اگست تک بھی تو سرکاری تقریبات منائی جاتی ہیں ایک 'ایک دن منایا جاتا ہے میں نے تو یہ کہا کہ بے تحاشا تقاریب ہو جاتی ہیں بلکہ آپس میں انکا تصادم ہو جاتا ہے وقت طے نہیں ہو سکتا آپ مہمانان خصوصی کے پیچھے ہاتھ جوڑ کر پھرتے ہیں کہ وہاں سے ہو کر یہاں آیئے گا اگر آپ ایک تقریب اس کی یاد میں ویسے ہی رکھ لیں تاکہ یہ ۱۴۔اگست کو ہم یہ بھی کر لیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے تقریبات تو یکم اگست سے شروع ہو جاتی ہیں اگرچہ ان کی زندگی کا ایک 'ایک لمحہ یاد رکھنے کے قابل ہے لیکن تاریخ تو تاریخوں سے بھری ہوئی ہے اور بہت سے لوگوں کی آپ یونہی منانا شروع کر دیتے ہیں کہ آپ کے پاس اس دن کوئی اور کام نہیں ہوتا- جناب والا- یہ دستور ساز اسمبلی کا ایک فیصلہ تھا پہلا تاریخی فیصلہ تھا پہلی تقریب ہوئی تھی تو اس کی یاد میں اگر کہیں کہ قائد اعظم کے سلسلے میں ہم اتنے ایوارڈ دیتے ہیں اس تاریخ کو دیتے ہیں تو اس کا جناب والا- چودہ اگست پر تو بالکل کوئی اثر نہیں پڑتا چودہ اگست تو قیامت تک چودہ اگست ہی رہے گا اور اس کا مقصد بھی وہی رہیگا اور اس کو اسی طرح سے مناتے رہیں گے جناب چاند میں سے ایک کرن نکال دی جائے تو پورا چاند بیکار تو نہیں ہو جاتا تو انہوں نے یہ کیسے سوچ لیا کہ ہم چودہ اگست کی عقیدت کو کم

کرنے کے لئے یہ کہنا چاہتے ہیں میں نے تاریخ کا مطالعہ کیا میں نے سوچا کہ دستور ساز اسمبلی نے ایک بہت خوبصورت کام بھی کیا نہ بھی کرتی تو وہ قائد اعظم ہی رہتے تو ہم بھی کوئی ایسی رسم شروع کر دیں اور میری قرارداد یہ ہے کہ قومی سطح پر میں نے تو بالکل ایک صوبے کی بات نہیں کی میں تو صرف خدمات کی اس وقت بات کر رہی ہوں اور بتا رہی ہوں کہ ہماری صوبائی اسمبلی کو بھی اس قسم کے مستحسن کام کرنے چاہیں میں نے جناب والا۔ یہ کہا ہے نہ مہینے کی اہمیت کو کم کیا اور نہ چودہ اگست کی اہمیت کو کم کیا نہ چھٹی کرنے پر زور دیا کیونکہ میں نے پہلے عرض کیا کہ اگست کا مہینہ ہمارے اسکول ' کالجوں اور عدالتوں میں تقریباً چھٹی کا دن ہی گذرتا ہے اس میں سرکاری سطح پر چھٹی دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن چونکہ میں نے کہا کہ ترمیم ہے اس لئے میں نے خود ہی کہا تھا کہ اس پر بحث کے بعد فیصلہ ہو جائے گا آیا اس کو ہم چھٹی کا دن رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟ پس فیصلہ ہو گیا کہ اس میں خاص چھٹی کا اعلان نہیں ہو سکتا میں نے بہت سے بچوں سے پوچھا کہ ۱۴ اگست کو ایک اور بھی کام ہوا تھا۔ لیکن ان کو معلوم نہیں تھا بہت سے دن اور بہت سی یادیں آپ اس لئے مناتے ہیں کہ آپ کی نئی نسل کو پڑھنے کی فرصت نہیں ہے اور آپ ان کو بتاتے ہیں کہ اس دن یہ ہوا تھا جناب والا۔ میں یہ فیصلہ ایوان پر چھوڑتی ہوں کہ ایوان اس بارے میں کیا کہتا ہے؟

جناب سپیکر۔ بیگم صاحبہ۔ آپ کے اس Resolution کی کسی نے مخالفت نہیں کی ہے مسئلہ صرف یہ ہے کہ بیگم شاہدہ ملک چھٹی پر اصرار کرتی ہیں یا نہیں۔ اگر وہ اصرار نہیں کرتی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ معاملہ طے ہو گیا۔

بیگم شاہدہ ملک۔ اگر ایوان کی یہ مرضی ہے کہ اس روز تعطیل نہ کی جائے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

جناب سپیکر۔ شکریہ۔ آپ اس کو واپس لیتی ہیں تو یہ بشریٰ رحمٰن کا Resolution با اتفاق رائے منظور ہوتا ہے۔

بیگم بشریٰ رحمٰن۔ شکریہ جناب والا۔ آپ کا معزز ایوان کا اور فاضل وزراء کا۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب والا۔ آپ نے بشریٰ رحمٰن صاحبہ کی قرارداد منظور کروا دی

لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس پنجاب اسمبلی کی قراردادیں اتنی اہمیت کی حامل ہیں کہ اتنا کوئی قانون سازی کرنے کا کوئی حامل نہیں لیکن اس معزز ایوان کی متفقہ قرار دادوں کو اس طرح سے پھینک دیا جاتا ہے جیسے سلامتی کونسل کی قراردادیں۔ ۴۷ سے اب تک کشمیر کے متعلق جو قراردادیں منظور ہوئیں ان پر کوئی عمل نہیں ہوا۔ اور اس معزز ایوان کی متفقہ یا اکثریت سے منظور کی ہوئی کسی قرارداد پر عملدر آمد نہیں ہوتا اس کی وجوہات وہ محکمہ جات ہیں جو ان کو کہتے ہیں کہ زیر غور ہے ابھی زیر غور کا اختیار کسی محکمے کے اہلکار کو نہیں اور اگر ہماری منظور کی ہوئی قرارداد کو عملی جامہ نہ پہنایا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا استحقاق مجروح ہوتا ہے اگر ہم میں غیرت ہے ہم اپنے استحقاق کے لئے اگر آپ سے لڑیں تو وہ بے جا نہ ہو گا اور کسی کے سامنے تو ہم ہمت نہیں کر سکتے۔ لیکن اس کی اصل وجوہات کیا ہیں وہ یہ ہیں کہ اس محکمے کے وزیر صاحب جس کے متعلق کوئی قرارداد یہ صوبائی اسمبلی منظور کرتی ہے وہ بعد میں اس کی پڑتال نہیں کرتے حکومت کو اب غائب کا علم تو نہیں آتا کہ کون سی قرارداد کہاں پڑی ہے؟ یہ اس محکمے کے وزیر کا فرض ہے اس لئے میں جناب سے نہایت ادب کے ساتھ اور جناب کی اجازت سے جناب وزراء صاحبان سے گذارش کرونگا کہ آپ ان کو یہ حکم دیں اور وہ اس حکم کی پابندی کریں کہ ایک اجلاس میں منظور ہونے والی قرار داد کے متعلق آئندہ اجلاس میں وہ یہ بتائیں کہ اس پر عملدر آمد ہو چکا ہے اگر ایسا نہیں کیا جاتا تو جناب والا۔ یہ جو پرائیویٹ ڈے ہے ایک دن کا ہے اس کو کیوں ضائع کرتے ہیں یہ بھی سرکاری کام کے لئے استعمال کر لیا جائے یا وزیر صاحبان یہ یقین دلائیں کہ ہم منظور کی ہوئی قراردادوں کے متعلق آئندہ آنے والے اجلاس میں یہ بتائیں گے کہ اس پر عمل در آمد ہو چکا ہے اس پر عملدر آمد نہ کرنا تو کسی افسر کے بس کا کام نہیں' اختیار کا کام نہیں وہ پابند ہیں کہ جو ہم منظور کریں اور اگر ہماری متفقہ قرارداد کو بھی افسران ردی کی ٹوکری میں ڈال دیں اس کے اوپر برف کا ایک ڈلا رکھ دیں تو ہمیں باعزت طور پر گھر تشریف لے جانا چاہیئے میری یہ گذارش ہے اور وزراء صاحبان اس پر روشنی ڈالیں گے کہ واقعی ان قراردادوں پر عمل در آمد کرانے کے لئے پوری پوری کوشش فرمائیں گے یا نہیں؟

جناب سپیکر۔ شکریہ۔ رانا صاحب۔ جناب راجہ خلیق اللہ صاحب کچھ فرمانا چاہتے ہیں۔
راجہ خلیق اللہ خان۔ جناب والا۔ رانا صاحب نے اس قرارداد کی حمایت کی ہے کیا یہ حمایت آپ کے لئے تھی یا بیگم صاحبہ کے لئے؟
بیگم بشریٰ رحمٰن۔ جناب والا۔ رانا پھول صاحب کی اس بصیرت افروز تقریر کے بعد مجھے بھی ایک پرانا گلہ یاد آگیا چونکہ وزیر قانون صاحب یہاں تشریف فرما ہیں اور ان کی خوبی یہ ہے کہ یہ ہمیشہ تازہ دم رہتے ہیں تو میں ان سے پوچھنے کی جسارت کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔
جناب فضل حسین راہی۔ جناب سپیکر! میں ان سے یہ پوچھنے کی جسارت کر رہا ہوں کہ یہ ان کو کیسے اندازہ ہو گیا کہ وہ ہمیشہ تازہ دم رہتے ہیں۔
بیگم بشریٰ رحمٰن۔ جناب میں ان کی تقریر سے اندازہ کر لیتی ہوں۔

جناب والا۔ میں آپ کے توسل سے ان سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ دو سال ہوئے میں نے دانشوروں کے بارے میں ایک قرارداد منظور کروائی تھی اور ہم نے میٹنگز بھی کی تھیں اور ہم نے کابینہ میں رپورٹ بھی بھیج دی ابھی تک اس پر کوئی پیش رفت نہیں ہوئی بقول رانا پھول خان صاحب ابھی تک اس پر برف کا بہت بڑا ڈلا پڑا ہے یہ ان سے پوچھئے کہ وہ کب پگھلے گا اور کب ہمیں پتہ چلے گا؟
ملک سعید منظر۔ جناب والا اسی سلسلے میں ایک اور عرض ہے کہ اسی ایوان میں ایک قرارداد پیش ہوئی تھی اور ہمارے سفر خرچ کے لئے بل بھی سٹینڈنگ کمیٹی سے بھی منظور ہو گیا تھا لیکن وہ پھر اٹھا کر کون سے کھاتے میں ڈال دیا گیا؟
جناب سپیکر۔ مجھے اجازت دیجئے میرے پاس ابھی ایک اور قرارداد باقی ہے وہ میں Take Up کر لوں اس کے بعد آپ بات کر لیجئے۔ یہ قرارداد چودھری محمد اکرم صاحب کی طرف سے ہے۔
بیگم شاہین منور احمد۔ جناب والا ایک قرارداد جو Pending ہے اس کے متعلق حکم دیا تھا۔
جناب سپیکر۔ چودھری محمد اکرم صاحب۔۔۔۔

(معزز ممبر ہاؤس میں موجود نہیں تھے)

جناب سپیکر۔ یہ قرار داد چودھری محمد اکرم صاحب کی تو پیش نہیں ہو سکی۔ جی بیگم صاحبہ آپ فرمائے۔۔۔۔

بیگم شاہین منور احمد۔ جناب سپیکر بیگم شاہدہ ملک سے میری بات ہوئی ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر۔ آپ کی بات انہوں نے مان لی ہے؟

بیگم شاہین منور احمد۔ جی' میں نے ان کو Warrant of precedence دکھایا ہے تو اس پر وہ اتفاق کرتی ہیں اور میرا خیال ہے کہ اپنی Amendment Withdraw کرتی ہیں۔

جناب سپیکر۔ تو بیگم صاحب کی جو قرارداد ہے کیا اس پر کسی کو کوئی اعتراض ہے۔ ان کی ریزولیوشن یہ ہے کہ۔۔۔

" حکومت ہوائی اڈوں پر پروازوں کے انتظار میں حاضر مسافروں کے ساتھ Warrant of Precedence کے مطابق ترجیحی سلوک کئے جانے کے اقدامات کرے۔"

وزیر زراعت و قانون۔ No objection.

جناب سپیکر۔ تو یہ آپ کی قرارداد جو ہے یہ بااتفاق رائے منظور ہوئی۔

بیگم شاہین منور احمد۔ جی اور جیسا کہ رانا صاحب نے کہا ہے کہ بہت سی قراردادیں جو ہیں وہ اس طرح پاس ہوتی ہیں تو ان کے متعلق آپ کوئی حکم دیں۔

جناب سپیکر۔ نہیں وہ ایک الگ بات ہے۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب سپیکر! اس ضمن میں اس قرار داد کو منظور کرنے کے بعد میں جناب سے یہ گذارش کروں گا کہ ہم مرکزی حکومت کو یہ لکھیں کہ اس صوبے کے نمائندہ ایوان کی منظور کردہ قرار دادوں کو وہ وہاں ردی کی ٹوکری میں نہ پھینک دیں بلکہ ہم کو اس کا مرکزی حکومت جواب دیا کرے کہ آپ کی قرار داد پر ہم نے کیا عمل کیا ہے۔ یہ منظور کی ہے یا نا منظور کی ہے۔ ہمیں کوئی جواب موصول نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر۔ رانا صاحب! اس کے لئے یونہی بات کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس

بارے میں آپ غور کریں اور اس کو دیکھیں کہ اس کو کیسے Ensure کیا جا سکتا ہے کہ آپ کی قرار دادوں پر عمل ہو۔ آیا اس سلسلے میں کوئی قرار داد آنی چاہئے۔ جس پر Discussion ہو یا اس کو پراونشل گورنمنٹ سے Take up کیا جائے۔ اس بارے میں ذرا غور کر کے آپ اس بات کو Take up کریں۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب سپیکر! آپ اس ہاؤس کی رائے سے ایک کمیٹی تشکیل دے سکتے ہیں کہ جو اس کے لائحہ عمل کے لئے ایک فارمولا تیار کرے۔

جناب سپیکر۔ یقیناً کمیٹی کو تشکیل دے سکتے ہیں لیکن آپ اس پر مزید تھوڑا غور کر لیں۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ جناب ایک کمیٹی خود ہی تشکیل دے دیں یا چیف منسٹر صاحب نامزد کر دیں۔

جناب سپیکر۔ ایسے کرتے ہیں کہ اگلا جو غیر سرکاری کارروائی کا دن ہے اس وقت تک ہم اس کو اٹھا رکھتے ہیں اور اس پر آپ بھی سوچ لیں میں بھی سوچ لیتا ہوں۔ لاء منسٹر صاحب تشریف رکھتے ہیں یہ بھی اس بارے میں غور کر لیں کہ یہ جو ہماری پنجاب اسمبلی کی قرار دادیں ہیں اس پر عملدرآمد کو Ensure کرنے کے لئے کیا اقدامات ہونے چاہیں۔ یہ سعید منظر صاحب کی طرف سے ایک قرارداد مجھے موصول ہوئی ہے۔اور یہ قرارداد جو ہے یہ اس وقت موصول ہوئی ہے۔ اور یہ چاہتے ہیں کہ آپ قواعد کو معطل کر کے اس قرارداد کو Take up کریں۔ میں کہوں گا کہ آپ اس قرارداد کی ایک کاپی جو ہے یہ لاء منسٹر صاحب کو بھی دیں۔

ملک سعید منظر۔ جناب سپیکر! میں اس کو پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر۔ ٹھیک ہے آپ اس کو پڑھ دیں تاکہ ہاؤس کو پتہ چل جائے۔ لیکن ابھی آپ اس کو یہ نہ سمجھیں کہ میں نے اس کی اجازت دے دی ہے یا میں نے قواعد کو معطل کر دیا ہے۔

ملک سعید منظر۔ ٹھیک ہے سر۔ "اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت پنجاب نے گذشتہ اسمبلی کے اجلاس میں ارکان اسمبلی کے سفر خرچ کے متعلق ایک بل پیش کیا تھا جس کو

متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی نے بھی منظور کر لیا تھا۔ اس بل کو سابقہ وزیر قانون نے واپس لے لیا تھا۔ اس اجلاس میں یہ بل متوقع تھا لیکن اب تک یہ بل پیش نہیں ہوا۔ لہٰذا یہ رواں اجلاس میں بل پیش کیا جائے۔"

وزیر زراعت و قانون۔ جناب والا! میں ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس قرارداد کے بغیر میں نے چیف منسٹر صاحب سے یہ بل Discuss کیا تھا اور میرے نوٹس میں یہ بات آئی تھی کہ اس طرح ہو رہا ہے کہ ہم اس بل کو پیش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر۔ کیا آپ اس بارے میں بل پیش کر رہے ہیں؟

وزیر زراعت و قانون ۔ جی بالکل! ہم اس بل کو پیش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر۔ تو پھر آپکو یہ موو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھئے۔ اجلاس کل صبح ۹ بجے تک کے لئے Adjourn ہوتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی مورخہ 7 اکتوبر ۱۹۸۷ء صبح ۹ بجے تک کے لئے ملتوی کی گئی)

سوال نمبر 2521

از جناب سرفراز نواز ممبر صوبائی اسمبلی

تبدیلیاں جو پلاننگ اینڈ ریونیو زون نے 8/85 تا 3/87 تین سالہ مدت سے پہلے جاری کیں۔

نام افسر مع عہدہ	ماہ جس میں تبدیلی ہوئی	مقام جہاں سے تبدیل کیا گیا	مقام جہاں پر تبدیل کیا گیا	وجہ تبدیلی
1۔ خالد محمود چیف انجینئر	9/86	لاہور	اسلام آباد	گورنمنٹ نے وفاقی حکومت اسلام آباد میں بطور چیف ایڈوائزر مقرر کر دیا
2۔ اکبر انصاری ڈائریکٹر	9/86	لاہور	ملتان زون	بطور سپرنٹنڈنگ انجینئر تقرر کیا گیا
3۔ ملک مقصود احمد ڈائریکٹر	2/87	لاہور	لاہور	بطور ڈائریکٹر ڈیزائن تقرر کیا گیا
4۔ سرفراز رضوی ڈپٹی ڈائریکٹر	9/85	لاہور	منڈی بہاؤالدین	بطور ایکسین سرگودھا زون تقرر کیا گیا۔
5۔ افضال مہدی ڈپٹی ڈائریکٹر	9/85	لاہور	سرگودھا زون	بطور ایکسین سرگودھا زون تقرر کیا گیا
6۔ خواجہ علی عباس ڈپٹی ڈائریکٹر	1/86	لاہور	خانیوال	بطور ایکسین خانیوال ڈویژن تقرر کیا گیا۔

7۔ سید اظہر علی شاہ ڈپٹی ڈائریکٹر	6/86	لاہور	ڈرینج اینڈ فلڈ لاہور	بطور ایکسین ڈرینج اینڈ فلڈ لاہور تقرر کیا گیا۔
8۔ چودھری عبدالرحمان ڈپٹی ڈائریکٹر	10/86	لاہور	منڈی بہاؤالدین	بطور ایکسین منڈی بہاؤالدین تقرر کیا گیا۔
9۔ شیخ ظفرالحق اے ڈی ای	4/86	لاہور	سرگودھا زون	بطور ایس ڈی او سرگودھا زون تقرر کیا گیا۔
10۔ چودھری محمد اسلم اے ڈی ای	2/86	لاہور	ملتان زون	بطور ایس ڈی او ملتان زون میں تقرر کیا گیا۔
11۔ محمد اسلم بیگ اے ڈی ای	6/86	لاہور	لاہور	بطور ایس ڈی او کالا باغ ڈائریکٹوریٹ لاہور میں تقرر کیا گیا۔
12۔ محمد الطاف احمد اے ڈی ای	3/86	لاہور	ملتان زون	بطور ایس ڈی او ملتان زون تبدیل کیا گیا۔
13۔ چودھری امجد علی اے ڈی ای	2/86	لاہور	سیکرٹری I&P	سیکرٹری انہار کے دفتر میں تقرر ہوا۔
14۔ عابد علاؤالدین اے ڈی ای	2/86	لاہور	سرگودھا زون	بطور ایس ڈی او سرگودھا زون میں تقرر کیا گیا۔
15۔ مسٹر ضیاء اللہ سمبل اے ڈی ای	1/86	لاہور	سیکرٹری I&P	سیکرٹری انہار کے دفتر میں تقرر کیا گیا۔
16۔ زاہد علی شاہ اے ڈی ای	12/86	لاہور	سانگلہ ہل	بطور ایس ڈی سانگلہ ہل میں تقرر

17۔	توصیف الحسن صدیقی اے ڈی ای	6,86	لاہور	منگلا ڈیم	کیا گیا۔ بطور ایس ڈی او منگلا ڈیم میں تقرر کیا گیا۔
18۔	محمد ناصر اے ڈی ای	11,86	لاہور	فیصل آباد	بطور ایس ڈی او فیصل آباد زون میں تقرر کیا گیا۔
19۔	عابد سعید ملک اے ڈی ای	4,86	لاہور	شیخوپورہ ڈویژن	بطور ایس ڈی او شیخوپورہ ڈویژن میں تقرر کیا گیا۔
20۔	شعیب اکبر اے ڈی ای	7,86	لاہور	راول لنک سب ڈویژن	بطور ایس ڈی او راول لنک سب ڈویژن سیالکوٹ میں تقرر کیا گیا۔
21۔	محمد یوسف اے ڈی ای	12,85	لاہور	خانقاں ڈوگراں	بطور ایس ڈی او خانقاں ڈوگراں میں تقرر کیا گیا۔
22۔	جماداد خان اے ڈی ای	12,86	لاہور	ڈائریکٹر فلڈ دفتر	دفتر ڈائریکٹر فلڈ میں بطور ایس ڈی او تقرر کیا گیا۔
23۔	عاطف علی خان اے ڈی	2,87	لاہور	بہاولپور	دفتر چیف انجینئرنگ بہاولپور زون میں تبدیل کر دیا گیا۔

سوال نمبر 2521

تبدیلیاں جو لاہور ارریگیشن زون نے 8/85 تا 3/87 تین سالہ مقررہ مدت سے پہلے جاری کیں۔

جناب سرفراز نواز ممبر صوبائی اسمبلی

نام افسر مع عہدہ	ماہ جس میں تبدیلی ہوئی	مقام جہاں سے تبدیل کیا گیا	مقام جہاں پر تبدیل کیا گیا	وجہ تبدیلی
1۔ چودھری عبدالطیف ایس ڈی او	9/85	رینالہ ڈرینج سب ڈویژن اوکاڑہ	ڈرینج سب ڈویژن ساہیوال	یہ باہمی تبادلہ تھا۔ جو ہر دو افسران کی مرضی سے کیا گیا تھا۔ اس تبدیلی میں کوئی ٹی اے/ڈی اے نہیں دیا گیا تھا
2۔ نعیم جاوید چوہان ایس ڈی او	//	ڈرینج سب ڈویژن ساہیوال	ڈرینج سب ڈویژن رینالہ اوکاڑہ	
3۔ محمد نواز ایس ڈی او	12/85	سب انجینئر اسکارپ iv	نارنگ ٹیوب ویل سب ڈویژن	بوجہ ترقی بطور ایس ڈی او (یہ آڈرز سرانجام نہیں پا سکے تھے)
4۔ محمد اسلم (6)	//	نارنگ ٹیوبل سب ڈویژن نارنگ	مرید کے سب ڈویژن مرید کے	یہ ایس ڈی او سول کوالیفائیڈ تھا۔ اور مکینیکل سائیڈ پر کام کر رہا تھا۔ اس لئے تبدیل کیا گیا۔
5۔ عنایت اللہ وڑائچ ایس ڈی او	12/85	گورایا سب ڈویژن ڈسکہ	سادھوکی سب ڈویژن میانوالی ریسٹ ہاؤس	سادھوکی سب ڈویژن اہم سب ڈویژن تھی۔ یہاں سے چودھری گلزار احمد ایس ڈی او ساٹھ سال پورے کرنے کے بعد ریٹائر ہو گئے تھے۔ لہٰذا اس سب ڈویژن کو خالی نہیں رکھا جا سکتا تھا۔

6۔ چودھری خوشی محمد ایس ڈی او	2/86	ڈرینج سب ڈویژن سیالکوٹ۔ نارووال	لنک سب ڈویژن بابک وال	یہ باہمی تبادلہ تھا۔ جو ہر دو افسران کی مرضی سے کیا گیا تھا۔ اس تبدیلی میں کوئی ٹی اے رڈی اے نہیں دیا تھا۔
7۔ انوار احمد سید ایس ڈی او	2/86	لنک سب ڈویژن بابک وال	سیالکوٹ ڈرینج سب ڈویژن نارووال	
8۔ محمد حنیف خالد ڈی۔او	3/86	ڈسکہ ڈرینج سب ڈویژن ڈسکہ	نوشہرہ سب ڈویژن گوجرانوالہ	یہ باہمی تبادلہ تھا۔ جو ہر دو افسران کی مرضی سے کیا گیا تھا۔ اس تبدیلی میں کوئی ٹی اے رڈی اے نہیں دیا گیا تھا۔
9۔ امان اللہ چودھری ایس ڈی او	//	نوشہرہ سب ڈویژن گوجرانوالہ	ڈسکہ ڈرینج سب ڈویژن ڈسکہ	
10۔ محمد نواز	//	اسسٹنٹ ڈیزائن انجینئر لاہور زون لاہور	نارنگ سب ڈویژن نارنگ	یہ ایس ڈی او مکینیکل تھا۔ جو سول پوسٹ پر کام کر رہا تھا۔ لہٰذا یہ تبدیلی ضروری سمجھی گئی تاکہ گورنمنٹ کا کام احسن طریقہ سے انجام پائے۔
11۔ چودھری محمد سرور (۲) ایس ڈی او	6/86	چھانگا مانگا سب ڈویژن چھانگا مانگا	گورایا سب ڈویژن ڈسکہ	گورایا سب ڈویژن سے عبدالقیوم اختر ایس ڈی او فوت ہو گیا تھا۔ یہ سب چونکہ بہت اہم تھی۔ لہٰذا چودھری محمد سرور کو یہاں تعینات کر دیا گیا۔ اس سب ڈویژن کو خالی چھوڑنا ممکن نہ تھا۔
12۔ مہر محمد امین ایس ڈی او	1/87	اسسٹنٹ ڈیزائن انجینئر لاہور زون۔ لاہور	پارہ سب ڈویژن پاک پتن	پارہ سب ڈویژن سے سید حسین علی شاہ ایس ڈی او ریٹائر ہو گیا تھا۔ چونکہ یہ سب ڈویژن اہم ریونیو سب ڈویژن تھا۔ جس کو خالی نہیں چھوڑا جا سکتا تھا۔

محمود الحسن زیدی
29-3-87
انتظامی آفیسر محکمہ انہار
لاہور زون

جواب اسمبلی سوال نمبر 2521 (مقررہ مدت سے پہلے افسران کی تبدیلی)
متعلقہ ملتان ارریگیشن زون ملتان

نمبر شمار	نام	سکیل	عہدہ	ماہ تبدیلی احکام	وجوہات
1	خان زادہ اشتیاق ملیخان	19	S.E(L.B.D.C)	6/86	مفاد عامہ
2	محمد انور خان	18	X.En خانیوال ڈویژن	9/85	//
3	محمد انور خان	18	//	11/85	//
4	محمد انور خان	18	//	1/86	//
5	مسٹر محمد سلیم چیمہ	18	XEn مظفر گڑھ کینال	3/87	//
6	مسٹر چودھری ریاض حسین	18	X.En تونسہ بیراج	4/86	//
7	سید منصوب علی زیدی	18	//	3/87	//
8	شیخ عبدالرشید	//	X.En اپریشن چیف آفس ملتان	---	//
9	جاوید مجید قریشی	//	X.En ٹیوب ویل اپریشن ڈویژن مظفر گڑھ	---	//
10	رحیم بخش پرواز	//	X.En تونسہ بیراج ڈویژن	---	//
11	اکبر حسین شاہ	//	X.En راجن پور ڈویژن	---	//
12	محمد اشرف چیمہ	19	ڈیرہ جات S.E	---	//
13	چودھری محمد صدیق	18	X.En جام پور ڈویژن	---	//
14	عطا محمد ملک	18	X.En شجاع آباد ڈویژن	---	//
15	چودھری بشیر احمد	//	X.En ملتان ڈویژن	---	//
16	چودھری فتح محمد	//	X.En روہتانی ہیڈ ورکس عبدالحکیم	---	//
17	مختار احمد شاکر	17	S.D.O تونسہ ہیڈ ورکس سب ڈویژن	---	//
18	محمد رمضان بھٹی	//	بند سب ڈویژن	---	//
19	مسٹر صفدر علی ظفر	//	ٹی ایس لنک سب ڈویژن	---	//

20	عنایت اللہ چیمہ	//	DhinganSub.Div	---	//	
21	خادم حسین	//	تریموں ہیڈ ورکس سب ڈویژن	---	//	
22	مسٹر الطاف احمد	//	ٹیوب ویل اپریشن	---	//	
23	ریاض حسین شاہ	//	قادرہ	---	//	
24	مسٹر محمد افضل شہزی	//	HillfoorSub-Div راجن پور	---	//	
25	ریاض حسین شاہ	//	ٹیوب ویل اپریشن سب ڈویژن II گڑھ مہاراجہ	---	//	
26	چودھری محمد اسلم	//	A.D.E ذونل آفس ملتان	---	//	
27	محمد صدیق	17	A.D.E ذونل آفس ملتان	---	//	
28	عنایت اللہ چیمہ	//	DhinganSub-DivS.D.O	---		
29	شیخ محمد نواز	//	GojjarinSub-Div	---	//	
30	اختر علی	//	رنیالہ سب ڈویژن	10/85	//	
31	محمد زبیر خان	//	ساہیوال سب ڈویژن	2/86	//	
32	بشیر احمد	//	بلوکی ہیڈ ورکس	4/86	//	
33	راشد منصور	//	چنوں سب ڈویژن	4/86	//	
34	خواجہ مختار احمد	//	چیچہ وطنی	5/86	//	
35	مسٹر محمد سلیم ملک	//	اوکاڑہ گوگیرہ	9/86	//	
36	مسٹر وسیم نذیر	//	ہیڈ ورکس بلوکی	10/86	//	
37	مسٹر مقبول احمد	//	چنوں سب ڈویژن	11/86	//	
38	ملک خورشید الزماں	//	گنجی بار	1/87	باہمی رضامندی سے تبادلہ ہو	
39	مسٹر عبدالرشید	//	جتوئی سب ڈویژن	2/86	مفاد عامہ	
40	مسٹر عبدالحمید	//	//	10/86	//	
41	مسٹر عبدالحمید	//	خان گڑھ	1/86	//	
42	مسٹر خالد محمود	17	S.D.O خان گڑھ	1/86	//	
43	مسٹر نثار اکبر	//	احمد پور	11/87	//	
44	خورشید علی	//	//	3/87	//	
45	محمد اختر	//	بند	10/85	//	

46	خالد حسین	//	ورکشاپ	10/85	//
47	مسٹر آفتاب افضل	//	//	11/86	//
48	مسٹر محمد حبیب	//	ڈرنج	3/87	//

1	محمد انور خان	18	X.En خانیوال ڈویژن	10/85	منسٹر کے حکم پر منسوخ ہوا
2	محمد انور خان	//	//	11/85	مفاد عامہ
3	مسٹر اختر علی	17	S.D.O رنیالہ سب ڈویژن	11/85	//
4	خواجہ مختار احمد	//	چیچہ وطنی	5/86	//
5	مسٹر محمد سلیم ملک	//	گوگریرہ	9/86	//
6	شیخ عبدالرشید	18	X.En اپریشن ذونل آفس	—	//
7	رحیم بخش پرواز	//	X.En تونسہ بیراج ڈویژن	—	//
8	اکبر حسین شاہ	//	راجن پور ڈویژن	—	//
9	عطا محمد ملک	//	شجاع آباد ڈویژن	—	//
10	چودھری بشیر احمد	//	X.En ملتان ڈویژن	—	//
11	مختار احمد شاکر	17	S.D.O تونسہ ہیڈ ورکس	—	//
12	محمد رمضان بھٹی	//	S.D.O ہیڈ سب ڈویژن	—	//
13	عنایت اللہ چیمہ	//	DhinganSub-Div	—	//

Administrative Officer
for Chief Engineer Irrigation
Multan.

اسمبلی سوال نمبر-2521- بہاول پور ارریگیشن زون

نام افسران و عہدہ		تبادلہ کا اسٹیشن از - تا	جس چٹھی نمبری کے تحت تبادلہ کیا گیا	جتنا عرصہ گزارنے کے بعد تبادلہ کیا گیا۔ سال-ماہ-یوم	وجہ تبدیلی
		ایگزیکٹو انجینئر			
حافظ محمد گلزار	زونل آفس	خانیوال ڈویژن	Estt.I/GPT-3/84	22-4-1	انتظامی امور کے تحت
ایکسین (اپریشن)	بہاولپور	خانیوال	dated6-11-85	22-4-1	
الطاف حسین چوہان	احمد پور	دفتر چیف انجینئر	Estt.I/GPT-3/84	3-5-0	ایضاً
ایکسین	ڈویژن	پلاننگ اینڈ ریویو زون لاہور برائے مزید تعیناتی	Dated1-12-85		
شاکر احمد قریشی	لودھراں	ایضاً	-do-	22-6-0	ایضاً
ایکسین	ڈویژن				
سید ظفر عباس	پنجند	مظفر گڑھ ڈویژن	Estt.I/GPT-3/84	10-1-0	ایضاً
ایکسین	ڈویژن	مظفر گڑھ	dt.17-12-85		
حافظ محمد گلزار	زونل آفس	راجنپور ڈویژن	Estt.I/GPT-3/86	17-11-1	ایضاً
ایکسین آپریشن	بہاولپور	راجنپور	dt.1-6-86		

جعفر کبیر انصاری ایکسین	میلی سائنین ڈویژن	سول ڈیز آرگنائزیشن اسلام آباد	Estt.I/GPT/3/84 dt.23-1-86	22-7-1	ایضاً
محمد سعید کھوکھر ایکسین	ایسٹرن بار ڈویژن	گوگیرہ ڈویژن شیخوپورہ	Estt.I/GPT-3/86 dt.26-8-86	13-7-1	ایضاً
نذیر احمد ایکسین	ویسٹرن بار ڈویژن خفگی	ڈپٹی ڈائریکٹر پلاننگ اینڈ ریویو زون لاہور۔	Estt.I/GPT-3/86	29-3-1	ایضاً
غلام قادر ملک ایکسین	ٹیوبویل ڈویژن اللہ آباد	ایضاً	Estt.I/GPT-3/86 dt.15-10-86	3-4-2	ایضاً
فرزند علی ایکسین	بہاولپور ڈویژن بہاولپور	دفتر سیکرٹری صاحب لاہور برائے مزید تعیناتی	Estt.I/GPT-3/86 dt.23-10-86	8-4-2	ایضاً
محمد غفران ایکسین	میلی سائنین ڈویژن خفگی	شجاع آباد ڈویژن ملتان	Estt.I/GPT-3/86 dt.13-11-86	28-4-0	ایضاً
		سب ڈویژن آفیسرز			
عبدالستار	قائم پور	شاہپور سب ڈویژن	AI/85/18503-8	27-0-2	کام زیادہ ہونے کی وجہ

ایس۔ڈی۔او	سب ڈویژن		dated10-8-85		سے اور ترقیاتی امور کو احسن طریق سے کرنے کے لئے انکا انتخاب کیا گیا۔
عبدالرشید ایس۔ڈی۔او	رسول پور	سلیمانکی سب ڈویژن	AI/85/20548-55 dated7-9-85	18-1-2	تجربہ اور کارکردگی کی بناء پر افسر کی تقرری کی بجائے افسر مذکور کو تبدیل کر کے لگایا گیا۔
احسان احمد ایس۔ڈی۔او	ملکانی	احمد پور سب ڈویژن	AI/85/23140-47 dated14-10-85	1-7-1	موجودہ ایس ڈی او کی ریٹائرمنٹ کی وجہ سے سب ڈویژن کی اہمیت کو مدنظر رکھ کر تبادلہ کیا گیا۔
مسٹر خالد محمود خاں ایس۔ڈی۔او	مانجھا کوٹلہ	ملتان زون	Estt.I/GPT-4/84 dated20-11-1985	19-11-0	انتظامی امور کے تحت جناب سیکریٹری صاحب نے تبادلہ کے آرڈرز جاری کئے۔

رب نواز ایس۔ڈی۔او	ملک سب ڈویژن	ڈاہرانوالہ	AI/86/3545-53 dated15-2-86	19-7-2	سیکریٹری صاحب کی اجازت سے امور کے تحت تبادلے کے لئے گئے۔
محمد صدیق سرفراز ایس۔ڈی۔او	ڈاھرانوالہ	سلیمانکی	-do-	12-5-0	
اورنگزیب ایس۔ڈی۔او	سلیمانکی	ملک	-do-	11-5-0	
فیض رسول	ڈریخ	جال والہ	AI/86/4648-54 dated1-3-86	26-7-2	موجودہ ایس ڈی او کی ریٹائرمنٹ کی وجہ سے اور سب ڈویژن کی اہمیت کو مد نظر رکھ کر تبادلہ کیا گیا۔
محمد ظفر اقبال	اللہ آباد	رحیم یار خان	AI/86/8565-74 dated19-4-86	29-10-0	صحت کی خرابی کی بنا پر ذاتی التجاء پر تبادلہ کیا گیا۔
مسٹر غلام سرور	رسول پوسٹ ڈویژن	دفتر سیکرٹری صاحب لاہور	AI/P6-4/78 dated6-5-86	2-1-0	انتظامی امور کے تحت جناب سیکرٹری صاحب نے تبادلے کے آرڈر کئے
مسٹر عبدالرشید عالم	قطب پور سب ڈویژن	〃	〃	20-10-1	
محمود خالد ایس۔ڈی۔او	ڈلن	اسلام ہیڈ ورکس	AI/86/10230-47 Dated17-12-86	25-2-2	انتظامی امور کے تحت تبادلہ کیا گیا۔
چودھری محمد شفیع	سینچانوالہ	وانوالہ سب ڈویژن	AI/86/19253-61	9-4-1	منسٹر صاحب ارینگیشن

ایس۔ڈی۔او			Dated31-8-86		کے زبانی حکم مورخہ 30-8-86 کے مطابق تبادلہ کیا گیا۔
محمد اسلم	وانوالہ	پکالانواں	-do-	13-6-0	
ایس۔ڈی۔او					
محمد افضل انجم طور	عباسیہ	پنجند	AI/86/21594-605 dated30-9-86	11-4-1	سیکریٹری صاحب آبپاشی کی اجازت سے انتظامی امور کے تحت تبادلے کیے گئے
ایس ڈی او					
رب نواز ایس ڈی او	ملک	ہارون آباد	-do-	19-7-2	
علی احمد	ہارون آباد	ملک	C.W.NO922 dated9-10-86	19-7-2	
ایس۔ڈی۔او	سب ڈویژن				
مسٹر محمد اسلم	وانوالہ سب ڈویژن	لاہور زون	EI/GPT.4/86 dated9-10-86	19-7-0	
ایس۔ڈی۔او					
شفیع احمد جام	پنجند	رحیم یار خان	Secy.IPNO.Est.I/G.P.T 4/86dated15-10-86	8-10-1	منسٹر صاحب آبپاشی کی ہدایت پر سیکریٹری صاحب ارریگیشن نے تبادلہ کے آرڈر جاری کئے
ایس ڈی او					
محمد ظفر اقبال	رحیم یار خان	کوٹلہ موسے خان	-do-	18-5-0	
ایس۔ڈی۔او	سب ڈویژن				
علی احمد ملک	ڈلن سب ڈویژن		AI/86/23270-79 dated20-10-86	20-0-0	انتظامی امور کے تحت تبادلہ کیا گیا۔
ایس۔ڈی۔او	سب ڈویژن				

عنایت اللہ ایس۔ڈی۔او	ورکشاپ اینڈ سٹور سب ڈویژن	میلسی سائنین سب ڈویژن	AI/86/22296-304 dated 8-10-86	18-2-0	سیکریٹری صاحب آبپاشی کی اجازت لینے کے بعد انتظامی امور کے تحت تبادلے کئے گئے۔
امتیاز احمد ایس۔ڈی۔او	پکا لانڑاں سب ڈویژن	قطب پور سب ڈویژن	AI/86/25077-83 dated 1-11-86	14-5-2	ایس ڈی او مذکور کے خلاف اینٹی کرپشن رحیم یار خان نے کیس رجسٹرڈ کیا اور معطل کیا گیا۔ بحال ہونے کے بعد وہاں سے تبدیل کیا گیا۔
شفیع احمد جام ایس۔ڈی۔او	کوٹلا موسے خان	لودھراں سب ڈویژن	AI/86/26025-33 dated 17-11-86	8-10-1	منسٹر صاحب آبپاشی کی ہدایت مورخہ 17-11-86 بذریعہ فون تبادلے کئے گئے۔
حشمت علی ایس۔ڈی او	لودھراں	کوٹلا موسے خان	-do-	25-5-1	
شفیع احمد جام ایس۔ڈی۔او	لودھراں	محمود سب ڈویژن	AI/86/26468-79 dated 22-11-86	1-0-0	سیکریٹری صاحب کے حکم کے مطابق انتظامی امور کے تحت تبادلہ کیا گیا۔

محمد اکرم سلیم ایس۔ڈی۔او	محمود سب ڈویژن	ڈریچ سب ڈویژن بہاولنگر	AI/86/26678-88 dated 23-11-86	6-6-2	انتظامی امور کے تحت تبادلہ کیا۔
الطاف احمد ایس۔ڈی۔او	پکالانواں سب ڈویژن	سینچانوالہ سب ڈویژن	AI/87/30554-61 dated 11-2-87	15-5-0	منسٹر صاحب آبپاشی اور سیکریٹری صاحب آبپاشی کے حکم کے مطابق جو کہ ایس ڈی او مزکور کی درخواست پر دیئے گئے' تبادلہ کیا گیا۔
محمد اکرم سلیم ایس۔ڈی۔او	ڈریچ بہاولنگر	چکھندی رحیم یار خان	AI/87/4523-32 dated 3-3-87	19-2-0	سیکریٹری صاحب آبپاشی کے حکم پر انتظامی امور کے تحت تبادلے کئے گئے۔
احسان احمد خان ایس۔ڈی۔او	احمد پور سب ڈویژن	چکھندی ڈویژن رحیم یار خان	-do-	4-4-1	
علی محمد ورق ایس۔ڈی۔او	پاکپتن سب ڈویژن	جال والہ سب ڈویژن	AI/87/6512-20 dated 25-3-87	8-10-2	ایس ڈی او صاحب کی درخواست پر منسٹر صاحب آبپاشی کے آرڈرز کے مطابق تبادلے کئے گئے۔
فیض رسول ایس۔ڈی۔او	جال والہ سب ڈویژن	پاکپتن سب ڈویژن	-do-	22-0-1	

ڈپٹی کلکٹرز

محمد شفیع	احمد پور	ہاکڑہ	AI/86/13984-92 dated16-7-86	17-3-1	وزیر آبپاشی کے ٹیلیفون مورخہ 16-7-86 کے تحت تبادلہ کیا گیا۔
نوردین	ہاکڑہ	احمد پور	-do-	11-3-0	ایضاً
نواب دین	فورڈواہ	بہاولنگر	Estt.II-3-1/84 dt.13.11.86	25-6-1	بحیثیت اے ایل آر او' ترقی کی وجہ سے تبادلہ ہوا' اور 30-11-86 کو ریٹائر ہوا۔
رفیق احمد	ویسٹرن بار	بہاولنگر	-do-	3-6-2	بحیثیت اے ایل آر او ترقی کی وجہ سے تبادلہ ہوا۔
مختار علی	ایسٹرن بار	بہاولپور	AI/86/27363-74 dt.1-12-86	9-8-1	سابقہ ڈپٹی کلکٹر بہاولپور کی تعیناتی بطور اے ایل آر او' کی ترقی کی وجہ سے تبادلہ ہوا۔
عبدالرحیم	ڈالس	رحیم یار خان	S.O.II(E)3-1/84 dt.11-1-87	3-10-1	تعیناتی بطور اے ایل آر او' کی وجہ سے تبادلہ ہوا۔
محمد مرغوب	بہاولپور	سلیمانکی	AI/87/3148-65 dt.11-1-87		انتظامیہ امور کے تحت تبادلہ کیا گیا۔

محمد مرغوب	بہاولپور	ڈالس	AI/87/52446-64 dt.11-3-87		
عبدالغفور	سلیمانکی	ایسٹرن بار	AI/87/3148-65 dated12-2-87	10-11-1	انتظامیہ امور کے تحت تبادلہ کیا گیا۔
نذیر احمد اسلام	رحیم یار خان	چکبندی ڈویژن	AI/87/3141-47 dated12-2-87	19-2-1	وزیر آبپاشی کے حکم مورخہ 18-12-86 کے تحت تبادلہ کیا گیا۔
غلام اکبر	صادقیہ	سلیمانکی	AI/87/5246-64 dated11-3-87		انتظامیہ امور کی بنا پر تبادلہ کیا گیا۔
جاوید اختر	اسلام	فورڈواہ	954/AI/87/5767-75 dated14-3-87	10-0-0	باہمی تبادلہ کی رضامندی پر وزیر آبپاشی کے حکم مورخہ 4-3-87 کے تحت تبادلہ کیا گیا۔
محمد شریف امجد	فورڈواہ	اسلام			

اسمبلی سوال نمبر۔2521۔ بہاولپور ار یگیشن زون

نام و عہدہ	تبادلہ کا اسٹیشن از	تبادلہ کا اسٹیشن تا	منسوخی کے آرڈر نمبر	وجہ منسوخی
1۔ حافظ محمد گلزار ایکسین اوپریشن	زونل آفس بہاولپور	خانیوال ڈویژن	Estt.1/GPT-3/84 dated26-2-1986	انتظامی امور کے تحت تبادلہ منسوخ کیا گیا۔
2۔ مسٹر الطاف حسین چوہان ایکسین	احمد پور ڈویژن	مزید تعیناتی کیلئے خدمات چیف انجینئر پی اینڈ آر زون لاہور کے سپرد کی گئی	Estt:1/GPT-3/84 dated5-12-1986	ایضاً
3۔ مسٹر شاکر احمد قریشی ایکسین	لودھراں ڈویژن ملتان	——ایضاً——	-do-	ایضاً
4۔ سید ظفر عباس ایکسین	پنجند ڈویژن	مظفر گڑھ ڈویژن	Estt:1/GPT-3/84 dated7.1.1986	ایضاً
5۔ حافظ محمد گلزار ایکسین	زونل آفس	راجن پور ڈویژن	Estt:1/GPT-3/84 dated2-2-1986	ایضاً
6۔ مسٹر جعفر کبیر انصاری ایکسین	میلی سائنین ڈویژن ٹھینگی	سمال ڈیم آرگنائزیشن اسلام آباد	724/PS/ASIP/86/ dated2-2-1986	ایضاً

7۔ مسٹر محمد سعید کھوکھر ایکسین	ایسٹرن پاور ڈویژن پاکپتن	اپر گوگیرہ ڈویژن شیخوپورہ	Estt:1/GPT-3-86/ dated 8.10.1986	ایضاً
8۔ چودھری نذیر احمد ایکسین	ویسٹرن پاور ڈویژن ٹھینگی	ڈائیکٹر پی اینڈ آر زون لاہور	Estt:1/GPT-3/86 dated 23.10.1986	ایضاً
9۔ مسٹر غلام قادر ملک ایکسین	ٹیوب ویل آپریشن ڈویژن الہ آباد	ڈپٹی ڈائیکٹر پی اینڈ آر زون لاہور	Estt:1/GPT-3/86 dated 27.10.1986	ایضاً
10۔ مسٹر فرزند علی ایکسین	بہاولپور ڈویژن	مزید تعیناتی کیلئے آبپاشی و توانائی سیکرٹریٹ لاہور حاضر ہونے کی ہدایت کی گئی۔		مسٹر آبپاشی برقیات کے ٹیلیفون پر کینسل ہوا
11۔ مسٹر محمد غفران	میلسی سائفن ڈویژن	شجاع آباد ڈویژن	Estt:1/GPT-33/86 dated 18.11.1986	ایضاً

سب ڈویژن آفیسر

1۔ مسٹر عبدالرشید ایس۔ڈی۔او	رسول پور سب ڈویژن	سلیمانکی سب ڈویژن	AI/85/28545-55 dated 8.12.1985	مسٹر صاحب کے آرڈر برائے منسوخی سیکرٹری صاحب نے بحوالہ چٹھی نمبری Estt:1/GPT-4/84

2۔ مسٹر رہنواز ایس۔ڈی۔او	ملک سب ڈویژن	ڈاھرانوالہ سب ڈویژن	C.E.C.W.NO.276 dated27.2.1986	dt:20.11.1985 بھیجے۔ منسٹر صاحب آبپاشی و برقیات نے بذریعہ ٹیلیفون چیف انجینئر صاحب کو آرڈرز عارضی طور پر روکنے کیلئے کہا۔
3۔ مسٹر محمد صدیق سرفراز ایس۔ڈی۔او	ڈاھرانوالہ سب ڈویژن	سلیمانکی سب ڈویژن	-do-	
4۔ مسٹر اورنگزیب	سلیمانکی سب ڈویژن	ملک سب ڈویژن	-do-	
5۔ مسٹر محمود خالد	ڈلن سب ڈویژن	اسلام ہیڈ ورکس سب ڈویژن	C.E.BWPC.W.NO2416 dated24.5.86	
6۔ مسٹر شفیع احمد جام ایس۔ڈی۔او	پنجند ہیڈ ورکس سب ڈویژن	رحیم یار خان سب ڈویژن	SecyIPNO. EI/17/84(R) dt.28-10-86	منسٹر صاحب آبپاشی و برقیات کی ہدایات کے مطابق تبادلہ کے آرڈرز منسوخ کردیئے۔
7۔ مسٹر محمد ظفر اقبال ایس۔ڈی۔او	رحیم یار خاں سب ڈویژن الہ آباد	کوٹلہ موسیٰ خان سب ڈویژن		
8۔ مسٹر عنایت اللہ ایس۔ڈی۔او	ورکشاپ اینڈ سٹور سب ڈویژن الہ آباد	میلسی سائیفن سب ڈویژن	AI/86/23894-901 dated27.10.1986	سیکریٹری صاحب کی ہدایت پر انتظامی امور کے تحت تبادلہ کے آرڈرز منسوخ کردیئے۔

9۔ مسٹر مقبول احمد	میلسی سائیفن ڈویژن سب ڈویژن الہ آباد	ورکشاپ اینڈ سٹور	-do-	انتظامی امور کے تحت تبادلہ کے آرڈر منسوخ کر دیئے۔
10۔ مسٹر احسان احمد	احمد پور ڈویژن	چکبندی سب ڈویژن	AI/87/4721-29 dated 4.3.1987	

چیف انجینئر
محکمہ آبپاشی و تبادلہ

TRANSFER OF SUPERINTENDENT ENGINEERS GRADE 19 RELATING TO IRRIGATION SARGODHA ZONE FROM 8/1985 TO DATE.

Sr.No.	Name of Officer	Designation	Grade	Transferred From	Transferred To	Transfer order issued cancelled vide No. & date with reason.	whether transfer was premature.
1	2	3	4	5	6	7	8
1.	Malik Mohammad Yousaf	S.E	19	On Promotion	Sgd: Drg: Circle Sgd:	Transfer orders cancelled vide Secy: I&P No. Estt:I/GPT-2/84 dated 15.10.85 and posted in Scarp-II Circle Sargodha.	
2.	Mr. Mohammad Ismail Shaheed	S.E. Circle Sgd.	19	Sgd:Drg: Circle Multan.	M.Garh Canal	Transfer orders cancelled and and posted to Scarp-II Circle vice Mr. Abdul Hamid Arif S.E.	Transfer of Abdul Hamid Arif was before 3 years.
3.	Mr. Mazhar Hussain Syed	S.E.	19	Thal Canal Circle	Director Design P & R Lahore.	Transfer orders cancelled vide No. Estt:I/GPT-2/84 dated 23-01-1984.	Transfer of Mr. Mazhar Hussain was before three years.
4.	Mr. Riaz Ahmed Khan	S.E.	19	UJC Circle	Lower Bari Doab Canal Circle,Sahiwal	—	Transfer was not Prematured.

TRANSFERS OF EXECUTIVE ENGINEERS GRADE 18 RELATING TO IRRIGATION SARGODHA ZONE MADE FROM 8/85 TO DATE

Sr.No.	Name of Officer	Designation	Grade	Transferred From	Transferred To	Reason of cancellation of Transfer order	whether transfer was premature
1	2	3	4	5	6	7	8
1.	Mr. Ifzal Mehdi	XEN	18	Dy. Director (P&R) Cell	T.O.D.Lalian of of Scarp-II	Transfer orders cancelled vide Secy: I&P NO.Estt:I/GPI-3/84 Dated 25.3.85	—
2.	Mr. Muzaffar Hussain	XEN	18	T.O.D.Lalian Scarp-II circle	Kalabagh Divn:	Transfer orders cancelled vide Secy: No.Estt:I/GPT-3/84 dated 25.8.85.	—
3.	Mr. M. M. Khan	XEN	18	Store & Work-shop Divn:M.B. Div	M.I.W.Divn: Lahore.	-do-	The transfer was Premature as XEN joined Workship Divn: On 6-11-84
4.	Mr. Ifzal Mehdi	XEN	18	Under Transfer	Store & W/shop Divn: M.B.Din.	Transfer orders cancelled vide Secy: No.Estt: I/-3/84 dated 10.9.85	—
5.	Sh. Mohammad Feroze	XEN	18	M.B.Din Drg: Divn: M.B.Din.	Deputy Director (P & R) Lahore.	vide Secy: I&P No.Estt:I/GPI-3/84 dated 15-9-85.	Transfer was not prematured
6.	Mr. Mumtaz Ahmed	XEN	18	T/Well Opera-Divn.	T/Well Operation Divn Lalian.	C.E.Sgd. No. AI/85/23819-26/344/74 dated 7-10-85	Transfer was pre-mature

7.	Mr. Muzaffar Hussain	XEN	18	T.O.D.Lalian.	T/Well Divn. Sargodha.	(	do -
8.	Sh. Nazir Ahmed	XEN	18	Rasul Divn: LJC	Kalabagh H/Works Divn.	(C.E.Irrigation Sargodha No. Al/85/ dated 5-10-85.	Transfer was pre-mature as XEN was posted in Rasul Divn on 20-4-85.
9.	Sh. Mohammad Feroze	XEN	18	Intrasit	Rasul H/Works Divn: Rasul.	Secy: No. Estt I/AGPI-3/84 dated 19-11-85.	do -
10.	Mr. Abdul Hakeem	XEN	18	Khushab Divn. Mianwali.	P & R Zone LHR. for further posting.	Secy: Nol Estt/I/GPI-3/84 dated 1-12-85	Transfer was pre-mature and cancelled vide No.Estt:I/GPI-3/84 dated 5-12-85.
11.	Mr. Mohammad Yamin	XEN	18	XEN(OP) Zonal Officer	Qadirabad Barage Divn.	Secy: No. Estt.I/GPI-3/84 dated 4-3-86.	Transfer was pre matured
12.	Mr. Zia-Ullah	XEN	18	Awaiting posting	Bhakkar Divn. Bhakkar.	Secy: Estt:I/GPI-3/84 dated 20-3-86.	do -
13.	Mr. Muzaffar Hussain	XEN	18	T.O.D.Sgd:	Sgd:Drg: Divn.	Secy: No. Estt:I/GPI-3/84 dated 21-4-86	do
14.	Mr. Asghar Mahmood	XEN	18	Sgd.Drg: Divn.	I&P Secretariat. for further posting.	- do -	do -

15.	Sh. Mohammad Feroze	XEN	18	Rasul Divn:	Dy. Director P & R Lahore.	Transfer order issued vide No:Estt: I/GPT-3/86 dated 15-10-86 and cancelled vide No: Estt:I/GPI-3 /86 dated 23-10-86.	Transfer was pre-matured and order was cancelled on the accepta-nce of repre-sentation of Sh. Feroze XEN on the ground that he remained at LHR for over 3 years.
16.	Mr.Inyat Ullah Warith.	XEN	18	On promotion	Rasul Divn. Rasul.	- do -	
17.	Mr. Usman Akram	XEN	18	Jhelum Divn. Jhelum.	Dy.Director P & R Lahore.	Secy: No. Estt:I/LV-31/76 dated 20-10-86.	Transfer was pre-matured
18.	Mr. Waheed Iqbal	XEN	18	On promotion	Jhelum Divn.	- do -	do -
19.	Mr. Moin-ud-Din Shah	XEN	18	T.O.D.Sgd: Divn.	T.O.D.South Sheikhupura	Secy: I & P No. Estt: I/3/86/ dated 19-10-86.	do -
20.	Mr. Ali Muhammad	XEN	18	T.O.D.South, Sheikhupura.	T.O.D.Sgd.	Secy No. Estt:I/3/86 dated 19-10-86	Transfered
21.	Mr. Abdul Rehman	XEN	18	Dy. Director P&R Zone LHR	Store & W/shop	Transfer orders issued vide Estt: I/GPI-3/86 dated 19-11-86. and cancelled vide No. Estt:I/GPI-3/86 dated 23-11-86.	

22.	Mr. Iftikhar Ahmed	XEN	18	On promotion	M.B.Din Drg: Divn: vice Sarfraz Ali Rizvi.	Secy: I & P No. Estt:I/GPI-3/86 dated 20-11-86
23.	Abdul Rehman	XEN	18	Dy. Director P&R Zone, LHR.	T.O.D.M.B. Din.	Secy: No. Estt: I/GPI-3/86 dated 8-12-86.

TRANSFER OF SUB DIVISIONAL OFFICERS GRADE- 17 RELATING IRRIGATION SARGODHA ZONE MADE FROM 8/85 TO DATE.

Sr.No.	Name of Officer	Designation	Grade	Transferred From	Transferred To	Transfer order issuered cancelled vide No. & date with reason.	whether transfer was premature..
1.	Mr. Rafique Ahmad Chatta	S.D.O.	17	Notak Sub Div.	Hujjan Sub Division LJC.	Vide No. AI/85/18948-60 dated 6-8-85.	Transfer was pre- mature.
2.	Mr. Mohammad Younis Bhatti	S.D.O.	17	Hujjan Sub Division	Notak Sub Div.	- do -	do -
3.	Mr. Mohammad Aslam Baig.	S.D.O.	17	On his new appointment.	Saline Zone No. III.	S.E.Scarp-II Circle letter No. 9414-18 dated 11-8-85.	do -
4.	Mr. Pervez Akhtar Jafri	S.D.O.	17	Saline Zone	Ara T/Well Sub	AI/85/27038-44 dated 18-11-85.	do -
5.	Malik Nisar Ahmad.	S.D.O.	17	Ara T/Well Sub Division.	Sargodha T/Well Sub Division.	- do -	Premature transfers made on the recom-mendation of S.E. in the interest of Govt. work.
6.	Mr. Riaz Ahmad	S.D.O.	17	Bosal T/Well Sub Division.	Store & W/Shop Sub Div. M.B.Din.	- do -	
7.	Mr. Mohammad Idrees	S.D.O.	17	On promotion.	Busal T/Well Sub Division.	- do -	
8.	Mr. Mohammad Bashir Awan.	S.D.O.	17	Bakhar Sub Division.	Bhakkar Sub Div.	No.AI/85/27020-28 dated 18-11-85	Premature mutual transfer made on recommendation of

نشان زد سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

9.	Mr. Manzoor Bilal	S.D.O.	17	Bhakkar Sub Division.	Bakhat Sub Div.	- do -	S. E. Thal Canal Circle.
10.	Mr. Khalid Nisar.	S.D.O.	17	On leave.	Jauharabad Sub Division.	on leave	do -
11.	Mian Mohammad Amin	S.D.O.	17	Jauharabad Sub Division	Inayat Sub Div.	- do -	Premature
12.	Mr. Abdul Ghafoor	S.D.O.	17	Inayat Sub Div.	Hayat Sub Div.	- do -	do -
13.	Mr. Abid Masood	S.D.O.	17	Qaidabad Sub Division	Survey & Investigation Sub Div.	- do -	do -
14.	Mr. Muhammad Asghar	S.D.O.	17	Servey & Investigation Sub Division.	Khushab Drainage Sub Division.	- do -	
15.	Mr. Amir Mohammad	S.D.O.	17	Khushab Drainage Sub Division.	Bhagal Sub Division	Transferred vide No. Al/85/29 447-55 dated 11-12-85.	do -
16.	Mr. Mohabat Khan	S.D.O.	17	Rasul Drainage Sub Div.	Bhagal Sub Division	Transfer orders issued vide Secy: f & P No. Estt: 1/GPT-4/84	It was premature transfer.
17.	Mr. Mohabat Khan	S.D.O.	17	Rasul Drainage Sub Division.	Tahir Sub Division of Khanewal Div.	dated 31-10-85 & cancelled vide even No. dated 6-11-85 vide No. Estt: 1/GPT-4/84	
18.	Mr. Tasnim-ul-Husnain	S.D.O.	17	Bhagal Sub Division.	Khundian Sub Div.	vide No. Al/85/29 308-14 dated 10-12-85.	It was premature transfer.

19.	Mirza Safdar Baig	S.D.O.	17	On promotion	Saline Zone No. II Sargodha.	Transferred vide No.AI/85/30115-25 dated 21-12-85.	do -
20.	Mr. Fayyaz Hussain	S.D.O.	17	Sohawa T/Well Sub Division.	Rasul Drainage Sub Division.	- do -	Premature transfer and cancelled.
21.	Mr. Zahid Ali Shah	S.D.O.	17	Rasul Drainage Sub Division.	Khokhra Sub Div.	Transferred vide order No. Estt: I/GPT -4/86 dated 21-1-86.	Premature
22.	Mr. Abdul Sattar Malik.	S.D.O.	17	Lalian T/Well Sub Division.	Saline Zone No. I	Transfer order issued vide No. AI/86/ 1403-11 dated 21-1-86.	Premature
23.	Mr. Mohammad Aslam	S.D.O.	17	Saline Zone No. III	P&R Zone as A.D.E.	vide No. Estt:I/GPT-4/84 dated 16-2-86.	- do
24.	Mr. Abid Alauddin	S.D.O.	17	P & R Zone.	Saline Zone III		
25.	Mr. Ghulam Amir Qamar	S.D.O.	17	Kalabagh II/ Works Sub Div.	Marala II/Works Sub Division.	vide No. Estt: I/GPT-4/84 dated 17-2-86.	do -
26.	Mian Mohammad Amin	S.D.O.	17	Hayat Sub Div.	Inayat Sub Div.	Transfer order issued vide No. AI/86/5539-45 dated 17-3-86.	Premature
27.	Haji Abdul Ghafoor	S.D.O.	17	Inayat Sub Div.	Hayat Sub Div.		
28.	Mr. Khalid Pervez	S.D.O.	17	T.O.Sub Div. Sialkot.	Sohawa T/Well Sub Division.	Estt:I/GPT-4/84 dated 17-3-86.	Placed at the disposal of this Zone & posted to Sohawa T/Well.

29.	Mr. Mohammad Aslam	S.D.O.	17	R.Q.Lind Sub Division.	Small Dams Organization.	Transferred orders issued vide No. Estt:I/GPT-4/84 dated 13-2-86 & cancelled vide No. Even date 2-4-86.	
30.	Sh Zafar-ul-Haq	S.D.O.	17	P & R Zone Lahore.	Quarry Sub Div.	No. Estt:I/GPT-4-86 dated 14-4-86.	
31.	Mr. Atta Elahi	S.D.O.	17	Quarry Sub Division.	Kirana Sub Div.	No AI/86/8705-14 dated 21-4-86.	
32.	Rai Hamid Mahmood	S.D.O.	17	Karana Sub Division.	Khadir Sub Div	No.AI/86/9023-32 dated 26-4-86.	
33.	Mr. Mohammad Yaqub	S.D.O.	17	Khadir Sub Division.	Lahan T/Well Sub Division	- do -	
34.	Mr Mohammad Mehmood Arshad	S.D O	17	Ara Sub Div.	Mona Drainage Sub Division.	- do -	Premature
35	Mehr Mohammad Amin	S.D.O.	17	Mona Drainage Sub Division.	Ara Sub Div. and then to I&P Secretariat.	- do -	
36.	Mr. Nazir Ahmad	S.D.O.	17	Under Transferred.	Phalia Drainage Sub Division.	Posting orders issued vide Secy: I&P Deptt: No. Estt:I/GPT-4/86 dated 3-4-86.	
37.	Mr. Fayyaz Hussain	S.D.O.	17	On return from leave.	Rasul Drainage Sub Division.	Posting orders issued vide No AI/86/10011-18 dated 10-5-86.	
38.	Mr. Imtiaz Elahi	S.D.O.	17	On return from leave	Mandi Bhauddin Drainage Sub Div.	No. Estt:I/PF-51/83 dated: 14-5-86.	
39.	Mr. Abid Allauddin	S.D.O.	17	Saline Zone No. 3.	Qutabpur Sub Div. of Bahawalpur Zone	No. Estt:I/GPT-4/86 dated 25-5-86.	Premature Transfer

40	Mr. Tosif-ul-Hassan Siddiqui	S.D.O.	17	A.D.E. KBG Project Directorate, LHR.	Mangla H/Works Sub Division.	No. Estt:I/GPT-4/86 dated 4-6-86.	
41.	Mr. Tariq Anwar Khan	S.D.O.	17	Dullewala Sub Division.	Ara Sub Div.	Estt: I/GPT-4-86 dated 2-7-86.	Premature
42.	Miss Mohammad Arshad	S.D.O.	17	Servicing Sub Div. Sargodha	Shahjewana T/Well Sub Div.	No. Estt:I/GPT-4-/86 dated 20-7-86.	Premature
43.	Mr. Nazir Ahmed	S.D.O	17	Phalia Drainage Sub Div. Gujrat.	Drainage Sub Div. Gujranwala.	No. Estt: I/GPT-4/86 dated 13-7-86.	Premature
44.	Mr. Mohammad Munir Sadiq	S.D.O.	17	Aminpur Sub Division.	Phalia Drainage Sub Division.		
45.	Mr. Mahmood-ul-Hassan	S.D.O.	17	Gujrat Sub Div. Gujrat.	S.O.Tech: I&P Secretariat.	No. Estt. I/GPT-4/78 dated 27-8-86.	Transfer orders were cancelled.
46.	Mr. Mohammad Aslam Tabassam	S.D.O.	17	Malikwal T/ Well Sub Div.	A.D.E. in P&R Zone.	Estt: I/GPT-/86 dated 16-10-86.	
47.	Mr. Ghulam Rasul	S.D.O.	17	Shahjewana	Rajowal Link Sub-Div. LHR	Estt: I/GPT-4/86 dated 12-2-87.	

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

بدھ 7 اکتوبر 1987ء
(چہارشنبہ 13 صفر 1408ھ)

جلد 11-شمارہ 5

سرکاری رپورٹ

مندرجات

بدھ 7 اکتوبر 1987ء
(جلد 11 بشمول شمارہ جات 1 تا 18)

	صفحہ نمبر
تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ	475
نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	476
نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	518
مسئلہ استحقاق:-	
آئین کے مطابق اسلامی نظریاتی کونسل کی حتمی رپورٹ اور عبوری رپورٹوں کا پیش نہ کیا جانا	565
تحاریک التوائے کار:-	
بجلی کے نرخوں میں اضافہ	586
مارشل لاء دور میں فوجی عدالتوں کی طرف سے لوگوں پر عائد کردہ جرمانوں کی وصولی	589
مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و سماجی بہبود اور اوقاف کی رپورٹ کا پیش کیا جانا	598
حکمت عملی کے اصولوں کی تعمیل اور عملدرآمد کے بارے میں رپورٹ بابت 1985ء پر بحث (جاری)	599

صوبائی اسمبلی پنجاب

صوبائی اسمبلی پنجاب کا گیارہواں اجلاس

بدھ، 7 اکتوبر، 1987ء

(چہار شنبہ، 13 صفر، 1408ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں صبح 9 بج کر 38 منٹ پر منعقد ہوا۔ جناب سپیکر میاں منظور احمد وٹو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری علی حسین صدیقی نے پیش کیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْٓا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا
لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا اللّٰهُ ۠ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٥﴾
أُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَنِعْمَ أَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿١٣٦﴾
وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوْتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ۭ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ
الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْأٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۭ وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٤٥﴾

(س آل عمران ۳ - آیت ۱۳۵ - ۱۳۶ - ۱۴۵)

اور وہ لوگ جو کوئی کھلا گناہ یا اپنے حق میں کوئی اور برائی کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرنے لگتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا گناہ بخش بھی کون سکتا ہے اور پھر وہ جان بوجھ کر اپنے کاموں پر اڑے نہیں رہتے۔

ایسے ہی لوگوں کا صلہ پروردگار کی طرف سے بخشش اور باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ وہ ہمیشہ ان میں بستے رہیں گے اور ایسے اچھے کام کرنے والوں کا صلہ بھی بہت اچھا ہے۔

اور کسی شخص میں طاقت نہیں کہ اللہ کے حکم کے بغیر مرجائے۔ اس نے موت کا وقت مقرر کرکے رکھا ہے اور جو شخص دنیا میں اپنے اعمال کا بدلہ چاہے اس کو ہم یہیں بدلہ دے دیں گے۔ اور جو آخرت میں ثواب اور اجر کا طلب گار ہو تو اس کو ہم وہاں اجر عطا کریں گے اور ہم شکر گزار بندوں کو بہت جلد اچھا صلہ عطا کریں گے۔

وما علینا الا البلاغ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر۔ وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

محکمہ زراعت

وباکش ادویات کی قیمتوں میں معقولیت کے لئے اقدامات

☆ 719 جناب ملک ممتاز احمد ۔ بچر۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

کیا یہ حقیقت ہے کہ نجی شعبہ کو منتقلی کے بعد سے وباکش ادویات کی قیمتوں میں زبردست اضافہ ہوا ہے اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں اور حکومت ان کی قیمتوں کو معقول بنانے کے لئے کیا اقدام کر رہی ہے؟

وزیر زراعت (چودھری عبدالغفور)

جی ہاں! یہ حقیقت ہے کہ کرم کش ادویات کا کام نجی شعبہ کو منتقلی کے بعد ادویات کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے۔

ایک وجہ یہ ہے کہ سرکاری شعبہ میں ادویات کی پوری قیمت سی اینڈ ایف قیمت میں صرف 10 فیصد کراچی تک کے متفرق اخراجات شامل کر کے مقرر کی جاتی تھیں۔ جس میں کوئی نفع شامل نہیں ہوتا تھا۔ جب کہ نجی شعبہ میں قیمت فروخت میں تمام اخرجات اور نفع بھی شامل ہو گیا۔ جو ناگزیر ہے۔ اس کے علاوہ روپے کے ڈالر کے ساتھ عدم منسلک ہونے کی بنا پر روپے کی قیمت غیر مستحکم ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے قیمتوں میں مسلسل اضافہ ہوا ہے۔ جب یہ کام نجی شعبہ کی تحویل میں دیا گیا اس وقت ڈالر کی قیمت تقریباً 9.90 روپے تھی۔ جب کہ ڈالر کی قیمت تقریباً 16.00 روپے ہے۔ نیز خام مال کی قیمت اور اجرتوں میں مسلسل اضافہ کے باعث پوری دنیا میں قیمتوں میں اضافہ کا رجحان ہے۔ اگرچہ زرعی قومی پالیسی میں قیمت فروخت کا تعین نجی شعبہ کی صوابدید یعنی مارکیٹ میں طلب اور سپلائی پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ مگر حکومت نے

نجی شعبہ سے صلاح و مشورہ کے بعد انہیں پابند کیا ہوا ہے کہ زرعی ادویات کو اس کی اصل سی اینڈ ایف قیمت میں 80 فیصد سے زیادہ مارک اپ شامل کرکے فروخت نہیں کرسکتے اس 80 فیصد مارک اپ میں 10 فیصد کراچی پورٹ تک کے مختلف اخراجات 5 فیصد سرچارج 5 فیصد خرچ باربرداری مختلف ٹیکسز خرچہ پبلسٹی ' بنک کا سود ' ٹیکنیکل سروسز کے اخراجات اور متفرق اخراجات کے علاوہ منافع شامل ہیں۔

ملک ممتاز احمد ۔ بچر۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ۔

کرم کش ادویات دوبارہ سرکاری شعبہ کے پاس دینے کا آپ کچھ ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر زراعت۔ اب تو پالیسی یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ Deregulate کیا جائے اور اس کو نجی شعبہ زراعت میں مستحکم کیا جائے۔ ایسا کوئی ارادہ گورنمنٹ کا نہیں ہے۔

ملک ممتاز احمد ۔ بچر۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ سرکاری شعبہ میں جو ناکارہ ادویات تھیں ان کو ٹھکانے لگانے کا کیا بندوبست کیا گیا ہے؟

وزیر زراعت۔ ویسے اس سے وہ متعلقہ نہیں ہے چونکہ یہ بہت پرانا اور بڑا مسئلہ ہے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کے پاس ہے۔ اس میں بہت سے افسران ملوث پائے گئے۔ کچھ تو Cases میں ملوث ہونے کی بنا پر اور کچھ اتنا بڑا مسئلہ ہے جس کی بنا پر اس کو Dispose کرنے کے لئے کس سمندر میں پھینکا جائے وہاں بھی وہ نقصانات ہیں۔ وہاں بھی مچھلیوں وغیرہ کا نقصان ہوگا۔ زمین میں دبایا جائے۔ اس پر کافی رپورٹیں تیار ہوئی ہیں۔ بلکہ پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے یہ متواتر فیڈرل گورنمنٹ کو لکھا جاتا ہے کہ Storage پر کافی اخراجات آ رہے ہیں اور فوری طور پر اس کا بندوبست کیا جائے کیونکہ ان کا ہی یہ سارا کیس ہے لیکن میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ چند یوم قبل جب میں نے دوبارہ اس کو Take up کیا تو حتمی طور پر اس پر ایک نوٹ تیار کیا جا رہا ہے ہم اس کو جو اس میں کار آمد چیزیں ہیں وہ زمینداروں کے پاس Dispose Of کر سکیں بے شک ان کو مفت ہی کیوں نہ کرنی پڑے۔ ایسی بات یعنی زیر غور ہے۔ ابھی حتمی فیصلہ نہیں ہوا۔

ملک ممتاز احمد ۔ بچر ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ یہ ناکارہ ادویات جو ہوئی ہیں ۔ حکومت کے اس وقت کے مشیر یا وزیر کے جلد بازی کے فیصلے سے حکومت کو اور عوام کو کروڑوں روپے کا نقصان ہوا ہے ان کے خلاف کوئی اقدام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر زراعت ۔ جناب والا ! یہ بہت پرانا مسئلہ ہے ۔ میں عرض کروں گا کہ یہ صوبائی حکومت میں اب Pending نہیں ہے ۔ وفاقی حکومت کی حد تک صرف یہ Pendnig ہے کہ اس کو کس طرح Dispose Of کیا جائے ۔ اس پر جو اخراجات ہیں وہ کتنے ہیں۔

جناب سپیکر ۔ یہ ضمنی سوال متعلقہ سوال نہیں ہے ۔ نئی ادویات کے بارے میں سوال ہے ۔ ملک صاحب آپ نے پرانی ادویات کے بارے میں سوالات کرنے شروع کر دیئے ہیں ۔

جناب سجاد احمد چیمہ ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ قیمتوں کے اضافے کے رجحان کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ 80 فیصد Mark up میں 10 فیصد کراچی پورٹ تک کے مختلف اخراجات 5 فیصد سرچارج 5 فیصد خرچ بار برداری اور اخراجات کے علاوہ منافع شامل ہے ۔ منافع کی شرح فیصد بھی بتا سکیں گے کہ وہ کتنی ہے؟

وزیر زراعت ۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے اس کو غلط سمجھا ہے ۔ یہ 80 فیصد کی تفصیل ہے کہ 80 فیصد Mark up جو Allowed ہے ۔ اس میں یہ چیزیں ان کی آتی ہیں اور اس صف میں ان اخراجات میں ان کا منافع بھی شامل ہے ۔ منافع کی حد تک میں عرض کروں کہ واقعی میں خود بھی محسوس کرتا ہوں کہ کافی سارے رعائتی نرخوں پر وہ دیتے ہیں بلکہ ہمارا اپنا محکمہ زرعی سپلائی کارپوریشن جو ہے اس سے لے کر زمیندار کو 18 فیصد سے لے کر 29 فیصد تک رعائتی نرخوں پر دیتے ہیں ۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان کے پاس منافع کا کافی سارا Margin موجود ہے ۔ اس بارے میں ہم نے اپنے طور پر وفاقی حکومت کو سفارش کی ہے جس کے تحت ہم انتظامات کر

رہے ہیں کہ اس کو کم سطح پر لایا جائے۔

جناب سپیکر۔ چودھری صاحب! یہ جو آپ کا جواب ہے یہ سوال اس کے متعلقہ ہے۔ جواب میں محکمہ نے یہ سارا درج کیا ہے کہ سارے اخراجات 80 فیصد Mark up میں شامل ہیں اور آخر میں یہ لکھا ہے کہ Technical Services وغیرہ Publicity بنک کا سود' سروسز کے اخراجات اور متفرق اخراجات کے علاوہ منافع شامل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر اس کے علاوہ منافع ہے تو اس کی شرح منافع بھی بتائی جائے۔

وزیر زراعت۔ اخراجات کے علاوہ اس 80 فیصد Mark up میں ان کا منافع بھی شامل ہے۔

جناب سپیکر۔ اسی میں شامل ہے۔

وزیر زراعت۔ جی اسی میں شامل ہے۔

ملک طیب خان اعوان۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے علاوہ جو چارجز یہ وصول کرتے ہیں' وہ کیا بنتے ہیں؟ کراچی کی قیمت کیا ہے اور ہمارے پاس پہنچنے تک اس کی قیمت کیا بن جاتی ہے؟ کسی ایک دوائی کے بارے میں بتا دیں۔

وزیر زراعت۔ میرا خیال ہے کہ یہ تو علیحدہ سوال کی بات ہے۔ میں ایک ایک دوائی کے متعلق نہیں کہہ سکتا۔

جناب سپیکر۔ ملک صاحب' اس کے لئے تازہ سوال کی ضرورت ہے۔

ملک طیب خان اعوان۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے یہ بھی دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ان کی ادویات پر کئی ایسے چارجز ہیں جن کی زمیندار کو ضرورت نہیں۔ مثلاً اس میں Technical Charges ہیں تو ہمیں یہ کیا Tecincal بات بتاتے ہیں اور یہ Carges ہم سے کیوں وصول کیے جاتے ہیں؟ خواہ مخواہ بہانہ بنا کر اخراجات شامل کر لیتے ہیں۔ کیا محکمہ اس بات پر سوچتا ہے کہ یہ چارجز نہ لیے جائیں؟

وزیر زراعت - میرا خیال ہے کہ میرے جواب کو سمجھا نہیں گیا - بات پرائیویٹ سیکٹر کی ہے - پرائیویٹ سیکٹر میں کروڑوں اربوں روپے کے لئے گورنمنٹ کو اپنا زر مبادلہ خرچ کیے بغیر پرائیوٹ کمپنیاں اس کی درآمد کرتی ہیں اور ان کو جو بھی جائز منافع طلب اور رسد کے مطابق بنتا ہے - وہ ان پر چھوڑ دیا جاتا ہے - لیکن حکومت نے مزید محتاط ہوتے ہوئے Work out کیا کہ ان کے کیا کیا Charges آسکتے ہیں - سی اینڈ ایف قیمت پر آنے کے بعد ان کے کیا کیا اخراجات ہو سکتے ہیں - اس کا ایک اندازہ لگایا گیا اور اس کے بعد ان پر قدغن لگا دی گئی کہ آپ 80 فیصد سے زیادہ 'سی اینڈ ایف قیمت سے زیادہ چارج نہیں کر سکتے - کم بے شک چالیس فیصد کرلیں ' پچاس فیصد کرلیں ساٹھ فیصد کرلیں یا کمپنی مقابلہ میں آکر مزید کم کر دے - لیکن 80 فیصد سے زیادہ نہیں جا سکتے - یہ ضروری نہیں کہ وہ ٹیکنکل یا دوسرے چارجز لازمی وصول کریں - یہ تو ایک حد ہے کہ اس سے اوپر نہیں جا سکتے - اس سے کم وہ جتنے بھی چاہیں ' کر سکتے ہیں - یہ کمپنیوں کا آپس کا مقابلہ ہے - میں یہ بھی عرض کروں کہ حکومت کی پالیسی کے تحت صوبائی حکومت نے "پاپا" کے لوگوں سے مل کر ذرائع دریافت کیے ہیں کہ کس طرح ان کو کنٹرول کیا جائے - اس کی رجسٹریشن بھی ایک مسئلہ تھا - کہ تین سال تک نئی ادویات رجسٹر نہ ہوتی تھیں - انہوں نے ایک اجارہ داری قائم کر رکھی تھی - ہم نے اس کو بھی کم کرکے دو دو سال میں رجسٹر کر دیا ہے تاکہ نئی کمپنیاں میدان میں آئیں - مقابلہ بڑھے اور منافع کم سے کم لیا جائے تاکہ کاشتکاروں کو اس سے فائدہ ہو - چنانچہ ضروری نہیں کہ وہ اخراجات لازمی آپ سے وصول کریں -

ملک طیب خان اعوان - جناب سپیکر! اس جواب سے جو مجھے معلوم ہوتا ہے ' وہ یہ ہے کہ ہر ادویات کی اصل قیمت 20 فیصد اور اس پر 80 فیصد منافع یا اخراجات لیے جاتے ہیں - کیا دنیا میں کہیں یہ اصول ہے کہ 20 فیصد قیمت 80 فیصد چارجز منافع کے لیے جائیں ؟ سوال کے جواب سے تو یہی پتا چلتا ہے کہ وہ ان پر 80 فیصد اخراجات لگاتے ہیں - میرے خیال میں دنیا میں کوئی کاروبار ایسا نہیں ہے جس میں

20 فیصد قیمت والی 80 فیصد منافع اور اخرجات وصول کیے جائیں ۔ اس سوال کے جواب سے تو یہی اخذ ہوتا ہے ۔ اتنا منافع ! اتنے اخراجات !کیا محکمہ اس کی طرف کچھ سوچتا ہے یا سوچ رہا ہے کہ زمیندار سے ' جس کی کپاس کو بھی ' یا گنے یا گندم کو بھی Nationalize کر گئے ۔ اتنے اخراجات وصول کرتے ہیں ۔ کیا ان کمپنیوں کو کوئی ہدایت کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ؟

وزیر زراعت ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ یہ تو ایک طویل بحث کا انداز ہو گیا ہے ۔ میں تو اس وقت صرف اس پوزیشن میں ہوں کہ وفاقی حکومت اس کو لائسنس جاری کرتی ہے یہ تمام معاملات وفاقی حکومت طے کرتی ہے ۔ ہم ان کی سفارش کرتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ ہم اس کو زیادہ سے زیادہ کنٹرول کر سکیں ۔ 30 Mark up فیصد سے 80 فیصد تک کہیں رہ ہی نہیں سکتا میں خود بھی محسوس کرتا ہوں کہ 30 فیصد زیادہ ہے۔ قیمتیں بہت زیادہ کر دی گئی ہیں ۔ ان کے منافع کا Margin بہت زیادہ ہے ۔ اب بتدریج آپ دیکھیں گے کہ مارکیٹ میں قیمتیں دوسرے ممالک میں بھی بڑھ رہی ہیں ۔ لیکن اب کمپنیاں زیادہ آ رہی ہیں تو مقابلہ کافی زیادہ بڑھ رہا ہے ۔ اور امکانات پیدا ہو رہے ہیں وفاقی حکومت کے تعاون سے ہم قانون کو تھوڑا سا سخت کر رہے ہیں ' کچھ ترامیم لا رہے ہیں ۔ لیکن یہ چیزیں وفاقی حکومت کے قبضہ و اختیارات میں ہیں ۔ ان کو ہم نصیحت کرتے ہیں ' ان کو پریس کرتے ہیں ۔ اور اسی طریقے سے جو ہمارے اپنے پاس ہیں ' ان کو سخت کر دیں تاکہ کسی طریقے سے قیمتیں کم ہو جائیں ۔ لیکن یہ بات میں تسلیم کرتا ہوں کہ ان کے پاس منافع کا کافی Margin موجود ہے لیکن وہ اب مارکیٹ کے مقابلے کی بات ہے ۔بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ اگر کواپریٹو لوگ چاہیں ' اور ہمارے پاس کئی ایسے زمیندار ہیں جو اپنی دوائی خود در آمد کرتے ہیں اور آپ بھی کر سکتے ہیں ۔ اس میں کوئی پابندی نہیں ۔ اگر آپ چاہیں اور زمیندار اتنے ہوشیار ہو جائیں تو Cooperation کی بنیاد پر اپنی ضرورت کے لئے ادویات خود در آمد کرنی شروع کر دیں ۔ اور اپنے طور پر منگوا کر قیمت جتنی مرضی کم کر دیں ۔ اب مقابلے کی بات ہے ۔ تو پرائیویٹ سیکٹر کو جتنی حد تک کنٹرول

کیا جا سکتا ہے ' وہی کیا جا سکتا ہے ۔ اگر ہم زیادہ گلا گھونٹنے کی کوشش کریں گے تو پرائیویٹ سیکٹر پیچھے ہٹ جائے گا ۔ اور گورنمنٹ اتنے اربوں روپے کی دوائی اپنے زر مبادلہ سے منگوا کر زمیندار کی سروس نہیں کر سکتی ۔ تو دیکھنا پڑتا ہے کہ توازن کو قائم رکھا جائے ۔

میاں محمد اسحاق ۔ جناب سپیکر ! نجی شعبے میں وبا کش ادویات لانے سے قیمت میں اضافے کے علاوہ ادویات میں ملاوٹ کے رجحان میں بھی اضافہ ہوا ہے میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ محکمے نے اس کے لیے کیا سدباب کیا ہے ؟

وزیر زراعت ۔ میں عرض کرنا چاہوں گا کہ اس ضمن میں ایک تو کمپنیاں خود ہی بہت محتاط ہو گئی ہیں اس کے لئے ہم نے قوانین لاگو کیے ' کچھ کیسز پکڑے اور ہم ان کو عدالتوں میں لے گئے ہیں ۔ ہم نے سخت اقدامات کیئے ہیں کہ جہاں کہیں کوئی قیمتی دوا ہے ' اس کی سیل کو انہوں نے بدلا ہے اس کو ہم نے ثابت کیا ہے ۔ اپنی انسپکشن کو ہم نے Tight کیا ہے ۔ جو کیسز پکڑے ہیں ' ان کو ہم عدالتوں میں لے گئے ہیں۔ قانون میں کچھ تھوڑا سا نقص پایا گیا ہے ۔ ہم نے وفاقی حکومت کو رپورٹ کیا کہ اس قانون کو درست کیا جائے ۔ ہم نے تو اپنے طور پر سختی سے اس پر نگاہ رکھی ہوئی ہے کہ اس میں کوئی ملاوٹ نہ ہو ۔ امکانات موجود ہیں ' لیکن کوشش کرتے ہیں کہ اس میں ایسی ملاوٹ نہ ہو ۔

میاں اسحاق ۔ جناب والا ! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا حکومت یا اس کا کوئی نمائندہ اس فلور پر متضاد بیان دے سکتا ہے ؟

جناب سپیکر ۔ یہ کیا سوال ہوا ؟

میاں محمد اسحاق ۔ میں اپنے سوال کی وضاحت کر دیتا ہوں ۔ جواب میں لکھا ہوا ہے ۔

" اس 80 فیصد Mark up میں 10 فیصد کراچی پورٹ تک کے مختلف اخراجات 5 فیصد سرچارج 5 فیصد خرچ باربرداری مختلف ٹیکسز' خرچہ پبلسٹی ' بنک کا سود

یہ جو بنک کا سود ہے تو ہمیں جو حکمت عملی دی گئی ہے یہ آرٹیکل 38 کے تحت اس

میں لکھا گیا ہے کہ۔

The state shall eliminate " Riba " as early as possible.

اب اس میں سود بھی لیا جا رہا ہے۔ جب کہ بنکوں میں سے اس کی ممانعت ہو چکی ہے اور سود کا جاری کیا جانا ختم کیا جا چکا ہے تو پھر اس میں یہ کیوں شامل کیا جاتا ہے اور عوام پر اس کا بوجھ کیوں ڈالا جاتا ہے؟

وزیر زراعت۔ اس کی وضاحت یہ ہے کہ مجھے افسوس ہے کہ یہ لفظ استعمال ہوا۔ اصل میں آپ بھی جانتے ہیں کہ بنکوں سے جو رقم لی جاتی ہے یا Credit لیا جاتا ہے تو اس پر کچھ فیصد اس حصے میں سے چاہے وہ شراکت کی بنا پر ہی کیوں نہ ہو' انہیں دینا پڑتا ہے۔ اس لیے ایسی بات نہیں ہے کہ یہ بطور سود ان سے لیا جاتا ہے۔

میاں محمد اسحاق۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ سوال میں جو سود کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اور حکومت خود اجازت دے رہی ہے' یہ صحیح ہے یا جو حکمت عملی حکومت نے ہمیں دی ہے' آرٹیکل 38 کہ۔

The state shall eliminate " Riba " as early as possible.

وہ صحیح ہے یا یہ صحیح ہے؟

جناب سپیکر۔ وہ انہوں نے کہہ دیا ہے کہ یہ سود لکھا گیا ہے۔ ان کا مطلب یہ نہیں تھا کہ وہ سود کا لفظ لکھیں۔

میاں محمد اسحاق۔ میرا ایک سوال آ رہا ہے۔ اس میں سود کا لفظ لکھا ہے حکومت سود کے لئے خود اجازت دے رہی ہے۔ جو کاروبار کرتے ہیں وہ منافع سود میں شامل کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر۔ انہوں نے یہ لکھنے پر معذرت کی ہے۔ ہم یہ نہیں چاہتے تھے کہ یہ لکھا جائے لیکن یہ لکھا گیا ہے۔ جناب احمد خان بلوچ

جناب احمد خان بلوچ۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ نجی شعبہ کے ساتھ زرعی شعبہ بھی یہ ادویات کاشتکار کو مہیا کرے تاکہ وہ مقابلہ میں منافع بھی کم لیں اور اخراجات بھی کم ہوں۔ کیا ایسی کوئی تجویز زیر غور ہے؟

ملک طیب خان اعوان - جناب یہ 80 فیصد Mark up بتایا گیا ہے اس میں 20 فیصد تفصیل تو لکھی گئی ہے اگر بقایا تفصیل لکھوا دیں کہ کون کون سے ٹیکس ہوتے ہیں کیا یہ مناسب نہ تھا - اس سے ایوان کی بھی اور عوام کی بھی تسلی ہو جائے - 20 فیصد کی تفصیل تو درج ہے لیکن بقایا 80 فیصد کی تفصیل نہیں ہے - کیا اس کی بھی تفصیل بتا دی جائے گی کہ کیا کیا اور کہاں کہاں اور کس کس مد میں اخراجات ہوتے ہیں -

وزیر زراعت - جناب سپیکر! 80 فیصد Mark up شامل کرنے کا مطلب یہی تھا 10 فیصد کراچی پورٹ تک کے مختلف اخراجات 5 فیصد سر چارج 5 فیصد خرچ باربرداری مختلف ٹیکسز اس کے بعد خرچہ پبلسٹی ' بنک سود ٹیکنیکل سروسز کے اخراجات جو کہ ملازمین ہیں ان کی تنخواہیں وغیرہ اور متفرق اخراجات کی علاوہ منافع شامل ہے - اور یہ اجمالاً بیان کیا گیا ہے اور اس کو بیٹھ کر ڈائریکٹوریٹ میں طے کیا کہ It is not for me to determine. یہ 80 فیصد سے 120 فیصد 130 فیصد تک جا سکتی ہے اس کے لئے

It is not for me to determine it is for the companies.

یہ Determine ہوا کہ حکومت نے اس پر ایک حد لگا دی لیکن یہ بات کہنا

It is not for me to determine it is for the companies.

لیکن حکومت نے ایک حد مقرر کی ہوئی ہے کہ اس سے آپ آگے نہیں جا سکتے -

وبا کش ادویات کی در آمد

☆ 721 ملک ممتاز احمد ٹھچر - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ - کیا یہ حقیقت ہے کہ وبا کش ادویات کو عام ناموں کے تحت در آمد کرنے کی اجازت نہیں ہے - اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہ کیا ہے؟

وزیر زراعت - (چودھری عبدالغفور)

جی ہاں اس کی وجہ یہ ہے کہ وفاقی حکومت نے پیسٹی سائیڈز آرڈیننس کے تحت صرف برانڈ ناموں کے تحت رجسٹرڈ شدہ ادویات درآمد کرنے کی اجازت دی ہے جس کی وجوہات حسب ذیل ہیں۔

1۔ ایگریکلچرل پیسٹی سائیڈز آرڈیننس 1971ء اور رولز 1973ء کے تحت صرف رجسٹرڈ شدہ زرعی کرم کش ادویات ہی درآمد کی جا سکتی ہیں۔ نیز رجسٹریشن صرف برانڈ نام پر ہو سکتی ہے۔ رجسٹریشن کا خواستگار جو نام بھی چاہے پاکستان میں بطور برانڈ نام رجسٹرڈ کرا سکتا ہے۔ پھر اس نام سے درآمد ہو گی۔

2۔ عام ناموں کے تحت درآمد کی اجازت سے دوائی کا معیار متاثر ہوتا ہے۔

3۔ درآمد کنندگان اپنے برانڈ ناموں سے ادویات کے استعمال، اضافہ بہتری اور ترقی کے لئے جو کوششیں اور پبلسٹی وغیرہ کرتے ہیں اس سے زمینداروں کو بھی فائدہ ہوتا ہے۔ اگر درآمد۔ جنرک ناموں سے ہوگی تو یہ کوشش ختم ہو جائے گی۔

4۔ مجوزہ بین الاقوامی قانون کے تحت کسی بھی دوائی کو ایجاد ہونے سے بارہ سال تک سوائے موجد کمپنی کے کوئی دوسری کمپنی نہیں تیار کر سکتی۔ کیونکہ یہ ایجاد موجد کمپنی کا پروپرائٹری آئٹم رہے گا۔

ملک ممتاز احمد وٹو۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آپ نے جس Publicity کا ذکر کیا ہے کہ اس سے کاشتکار کو فائدہ ہوا ہے۔ کیا Publicity سے کاشتکار کو فائدہ ہوا ہے یا نقصان، کیا کپاس کی چاندی سے سونا بنانے والے اشتہارات سے کاشتکار متاثر ہو کر دوائیوں کا بے جا اور غلط استعمال نہیں کر رہا ہے؟

وزیر زراعت۔ یہ بات بالکل درست ہے لیکن میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ محکمہ کے ایکشن ونگ میں یہ کام کیا گیا ہے کہ لوگوں کو Advice کیا جائے کہ کسی موسم میں کس Spray کے لئے کس فصل کے لئے کس موقع کے لئے Plant Protection Department کتنا چست و چالاک ہے اس نے گاؤں گاؤں جا کر پتے پتے کو دیکھ کر کاشتکاروں کو Advice کرتے ہیں کہ کس وقت کس دوائی کو استعمال یا Spray کیا جائے۔ لیکن شروع شروع میں یہ شکایت ضرور ہوئی لیکن اب بھی کچھ شکایت ہو

سکتی ہے لیکن اس میں یہ بات بھی موجود ہے کہ پبلسٹی سے لوگوں کو پتہ چلا کہ Spray کے استعمال سے کس قدر پیداوار میں اضافہ ہوا اور لوگوں نے اس کو کتنا اپنایا اس سے کمپنیوں کے درمیان مقابلہ سے لوگوں کو بہت فائدہ ہوا ہے۔

سید اقبال احمد شاہ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ جو ادویات درآمد کی جاتی ہیں ان کو لائسنس جاری کیا جاتا ہے۔ اگر لائسنس جاری کیا جاتا ہے۔ جو دوائیاں آتی ہیں ان پر حکومت کنٹرول کرتی ہے۔

وزیر زراعت۔ ہم ان کو رجسٹرڈ کرنے کے بعد لائسنس جاری کرتے ہیں لیکن میں یہ کنٹرول کا پتہ نہیں چل سکا اسکا کیا مطلب ہے۔

جناب سپیکر۔ کنٹرول سے مراد ان کی قیمتوں پر کنٹرول ہے۔

سید اقبال احمد شاہ۔ جی ہاں۔

جناب سپیکر۔ وہ بات ہو چکی ہے۔

دیہاتوں کے عوام کی شہروں میں منتقلی روکنے کے لئے اقدامات

☆ 380۔ بیگم نجمہ تابش الوری۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ مختلف زرعی کاموں سے متعلق تجربہ کار زرعی مزدور دیہات سے شہروں میں منتقل ہو گیا ہے اور مسلسل منتقل ہو رہا ہے۔ جس کے نتیجے میں دیہات میں عمومی طور پر مزدور کی زبردست قلت ہو گئی ہے اور آئندہ اس کی بحرانی صورت کا امکان پیدا ہو رہا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت صورت حال کی اصلاح کے لئے نئے زرعی مزدوروں کی تربیت اور زرعی ترقی کے فروغ کے لئے کیا تدابیر بروئے کار لا رہی ہے؟

وزیر زراعت۔ (چودھری عبدالغفور)

(الف) یہ درست ہے کہ دیہاتوں میں بسنے والے کھیت مزدوروں میں شہروں کی طرف منتقلی کا رجحان پایا جاتا ہے البتہ یہ کہنا ٹھیک نہیں کہ دیہاتوں میں عمومی طور پر زرعی مزدور کی زبردست قلت پیدا ہو گئی ہے دیہاتوں میں کھیت مزدور کی قلت عام طور پر فصلات کی بوائی اور کٹائی کے وقت زیادہ محسوس ہوتی ہے کیونکہ تھوڑے وقت میں زیادہ کام مکمل کرنا ہوتا ہے ۔ اس کمی کو ایگریکلچرل میکنائزیشن (Agricultural Mechanisation) کافی حد تک پورا کر رہی ہے۔

(ب) ہماری آبادی ہر سال تین فیصد کے حساب سے بڑھ رہی ہے ۔ قدرتی بات ہے کہ ہر سال دیہاتوں سے شہروں میں کام کرنے والوں کی تعداد بڑھ رہی ہے جہاں تک مزدوروں کی تربیت کا سوال ہے تو اس ضمن میں کئی ادارے مزدوروں کو مختلف ٹریڈز (Trades) میں ٹریننگ دے رہے ہیں ۔ مثلاً ترکھان ' لوہار ' ویلڈر ' مکینک ' ٹریکٹر آپریٹر ' ٹیوب ویل مستری ' آٹو فارم مشینری ' میکنک بلڈوزر آپریٹر غرض کہ دیہاتوں یا شہروں میں جس کام کے تجربہ کی ضرورت ہے اس کے مطابق حکومت ہر سال ہزاروں کی تعداد میں مزدوروں کو تربیت دے رہی ہے ۔

جناب سجاد احمد چیمہ ۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کل کے ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا تھا کہ بہت سا رقبہ زیر آب آگیا ہے ۔ آج کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ Agricultural Mechanisation " کافی حد تک " پورا کر رہی ہے اس کے علاوہ " کئی ادارے " مزدوروں کو مختلف Trades پر ٹریننگ دے رہے ہیں ۔ اس کے آگے بتایا گیا ہے کہ " ہزاروں کے تعداد میں " ہر سال ۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ " کافی حد تک " " کئی ادارے " " ہزاروں کی تعداد میں " اس کی یہ کیوں وضاحت نہیں کردیتے اور اس میں اس کی Percentage اور تعداد کیوں نہیں بتا دیتے ؟

جناب سپیکر ۔ چیمہ صاحب آپ کا ضمنی سوال کیا ہے ؟

جناب سجاد احمد چیمہ ۔ جناب میرا ضمنی سوال نہیں تھا ۔

جناب سپیکر ۔ آپ ایک تجویز دے رہے ہیں ۔

جناب سجاد احمد چیمہ ۔ جی ہاں ! میں تجویز دے رہا ہوں ۔

میاں محمد اسحاق ۔ جناب سپیکر! میں آپکی وساطت سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ باقی Trades میں ٹریننگ دینے کے لئے ترکھان ' لوہار ' ویلڈر ' میکنک ' ٹریکٹر ' ٹیوب ویل مستری ' آٹو فارم ' مشینری میکنک ' بلڈوزر آپریٹر تمام میں یہ ادارے مقرر کئے گئے ہیں جہاں یہ ٹریننگ دی جاتی ہے ۔ کیا محکمہ زراعت میں جن کے پاس اربوں روپوں کا بجٹ ہے کیا ہار ٹیکلچر ڈیپارٹمنٹ میں کوئی ایسا ادارہ مقرر کیا ہے ۔ جہاں لوگوں کو ٹریننگ دی جا سکے ۔

وزیر زراعت ۔ اس سے مجھے پتہ چل گیا کہ آپ ہار ٹیکلچر میں کس قدر دلچسپی رکھتے ہیں ۔ اور یہ ایوان پہلے بھی جانتا ہے کہ آپ اس میں بڑے ماہر ہیں اس بارہ میں ایک ادارہ قائم کر رہے ہیں یہ باغ جناح میں ہوگا اس میں آپ کی تجاویز اور آپ کی مشاورت بھی شامل ہو گی ۔

میاں محمد اسحاق ۔ جناب والا میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ وہ کس سال شروع کیا جائے گا اور اب کس سٹیج پر ہے ؟

وزیر زراعت ۔ اس سال نومبر میں شروع ہو گا ابھی ہم نے ایک ڈھانچہ بنایا ہے آپ کو یہ کسی وقت دکھائیں گے ۔

ملک ممتاز احمد وٹو ۔ ابھی وزیر موصوف نے زرعی مزدوروں کا ذکر فرمایا ہے ۔ تربیت کے بعد وہ شہر میں جائے گا یا دیہات میں رہے گا ۔ اس طرح کیا آپ اور Incentive نہیں دے رہے کہ وہ شہروں کی طرف جائیں اور دیہاتوں سے منتقل ہو جائیں ۔

وزیر زراعت ۔ اس کا زیادہ تر کام فارم ٹو مارکیٹ روڈز اور بجلی کی ترسیل بھی اور یہ چھوٹی چھوٹی گھریلو انڈسٹریز اور Agro Industry جو ہیں ان میں یہ تمام کی تمام شہروں کی بجائے دیہاتوں میں ہونے لگی ہیں ۔ Agro base industry اور ہوم انڈسٹری کے طور پر بجلی کی موجودگی سڑکوں کی موجودگی کی وجہ سی کافی سارے کام دیہاتوں میں ہونے لگ گئے ہیں ۔ اور موجود ہیں اور یہ بات میں اس کے علاوہ بھی عرض کروں کہ فیکٹریز کے سلسلے میں ہم نے Liberal policy اختیار کی کہ جتنے لوگ

جتنا چاہیں اور اس کیلئے کوئی پچاس ہزار کے قریب لوگوں کو روزگار مہیا کئے گئے۔ دیہاتوں میں کافی چیزیں ایسی ہو رہی ہیں جس سے دیہاتوں میں لوگوں کے لئے ایسے کام بڑھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر۔ اگلا سوال میاں محمود احمد صاحب

ڈائریکٹر زراعت اور مزارعین کے درمیان اختلافات سے حکومت کو مالی نقصان

☆ 973۔ میاں محمود احمد۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ کی فارم چک نمبر 86 ایل 9 میں ڈاکٹر افضل ڈائریکٹر زراعت نے اختلافات کی بناء پر فصل خریف 1982ء میں کپاس کی چنائی کروانے میں تاخیر کروائی جس سے مزارعین کے ساتھ ساتھ حکومت کو بھی لاکھوں روپے کا نقصان ہوا۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نائب تحصیل دار نے انکوائری میں ثابت کیا کہ انتظامیہ کی وجہ سے کپاس کی چنائی میں تاخیر کے سبب گندم کی کاشت بھی تاخیر ہوئی۔ لیکن ذمہ دار شخص کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔

(ج) کیا یہ درست کہ متذکرہ ڈائریکٹر کے خلاف اور بھی کئی الزامات ہیں علاوہ ازیں ضابطے کے تحت کوئی سرکاری ملازم ایک جگہ تین سال سے زائد عرصہ تعینات نہیں رہ سکتا۔ جب کہ وہ عرصہ چار سال سے وہاں تعینات ہے۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ ڈائریکٹر کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے کو تیار ہے اور اس کی موجودہ جگہ پر عرصہ تین سال سے زیادہ تعیناتی کی کیا وجہ ہے؟

وزیر زراعت (چودھری عبدالغفور)

(الف) معزز رکن اسمبلی نے جو کچھ فرمایا ہے وہ درست نہیں۔ 1982ء میں چک مذکورہ میں کپاس کی چنائی بروقت یعنی 1982-11-23 کو شروع کروا دی گئی تھی۔ فارم مینجر کی طرف سی صرف چنائی کا اعلان کیا جاتا ہے۔ چنائی کپاس ہر مزارعہ اپنے اہل خانہ کی مدد سے خود کرواتا ہے۔ البتہ چند مزراعین نے عدم تعاون کی وجہ سے دوسری چنائی کروانے میں تاخیر سے کام لیا۔ لیکن اس سے پیداوار پر کوئی اثر نہیں پڑا اور نہ ہی اصولاً کوئی فرق پڑتا ہے اس لئے حکومت یا مزراعین کو اس وجہ سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ ایسی کوئی انکوائری نہیں ہوئی۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔ مذکورہ ڈائریکٹر کے خلاف کوئی بھی الزام درست ثابت نہیں ہوا۔ اس لئے وہ قصور وار نہیں ہے۔ جہاں تک تین سالہ ضابطہ کا تعلق ہے۔ اس کا اطلاق محکمہ زراعت کے ریسرچ اسٹیشنوں پر نہیں ہوتا محکمہ کے ماہرین ریسرچ ایک ہی جگہ پر کام کرتے رہتے ہیں۔ اور ریسرچ کا کام جاری رکھتے ہیں۔ کیونکہ ان کا تعلق مخصوص شعبہ یا فصل وغیرہ سے ہوتا ہے۔ اس لئے ان کا اس شعبہ اور اسٹیشن پر ہی مسلسل تحقیقات کرنا ضروری اور قومی مفاد میں ہے۔

(د) کیونکہ جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں نہیں ہے۔ اس لئے محکمہ زراعت اس سلسلہ میں مزید کارروائی کرنے کو ضروری نہیں سمجھتا۔

میاں ریاض حسین پیرزادہ۔پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر۔ جناب پیرزادہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتے ہیں۔

میاں ریاض حسین پیرزادہ۔ جناب والا میرا پوائنٹ آف آرڈر سوال نمبر 973 اور اس کے بعد سوال نمبر 974 کی Admissibility پر جیسے کہ یہ سوالات جب اسمبلی میں دیئے جاتے ہیں تو اس میں قواعد و ضوابط کا خیال رکھنا ہر ممبر کا فرض ہے۔ اور اگر ایک سوال دیتے ہوئے قواعد و ضوابط کی خلاف وزری ہو تو وہ صرف کسی کو Malign کرنا یا کسی پر الزامات صرف اسمبلی کے Forum پر نہیں اٹھائے جا سکتے۔

جناب والا! میں آپ کی توجہ سیکشن 45 صفحہ 19 پر دلانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ

"In order that a question may be admissible, it shall satisfy the following conditions, namely:-
(a) It shall not bring in any name or statement not strictly necessary to make the question intelligble.
(b) If it contains a statement, the member shall make himself responsible for the accuracy of the statement.

جناب والا۔ اس میں پہلے سوال میں دیکھیں تو میاں صاحب نے سوال کے جز (ب) میں کہا ہے کیا یہ بھی درست ہے کہ نائب تحصیلدار نے انکوائری میں ثابت کیا کہ انتظامیہ کی وجہ سے کپاس کی چنائی میں تاخیر کے سبب گندم کی کاشت میں بھی تاخیر ہوئی' اور اس سے پہلے جز (الف) میں انہوں کے ایک خاص نام mention کیا ہے۔ اور دونوں سوالات کو اگر آپ غور سے پڑھیں تو یہ کسی صورت میں رولز میں نہیں آتا اور اس کی admissibility جناب والا کے اختیارات میں اس طرح ہے جو کہ سیکشن 47 میں دیا گیا ہے۔

47. "The Speaker shall decide on the admissibility of a question and shall disallow any question which, in his opinion, is in contravention of these rules,or he may, in his discretion, amend its form."

جناب والا۔ ان دونوں سوالات پر مجھے یہ اعتراض ہے کہ یہ کسی صورت بھی اور اس میں اگر سیکشن 45 پیرا (سی) میں دیکھیں کہ

45.(c) It shall not contain arguments, inferences, ironical expressions, imputations, epithets or defamatory statements."

تو یہ اے بی اور سی تینوں کو اگر غور سے پڑھا جائے تو یہ سوال کسی صورت میں بھی اس اسمبلی کے لئے نہیں بنتا۔

جناب سپیکر۔ آپ نے پوائنٹ آف آرڈر پر جو قواعد کا حوالہ دیتے ہوئے ان سوالات کی admissibility کے بارے میں بات کی ہے تو اس کے بارے میں یہ کہنا چاہتا ہوں سوالات کی admissibility کے سلسلے میں جناب ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی

بطور سپیکر decide کرتے ہیں اور چونکہ ان سوالات کی admissibility پر decision ہو چکا ہے اس لئے اس سٹیج پر اس بارے میں کسی قسم کا کوئی اعتراض نہیں اٹھایا جا سکتا میاں محمود احمد سوال نمبر 973 - ان کی طرف سے جناب حاجی جمشید عباس بھیم صاحب نے پوچھا ہے اور پڑھا ہوا تصور ہو گا۔ کوئی ضمنی سوال ؟ جی جنجوعہ صاحب!

میاں ریاض حشمت جنجوعہ - جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ چک نمبر 86 کے فارم پر مکی کے علاوہ خریف کی دوسری فصلیں کیوں کاشت کی جا رہی ہیں ؟

وزیر زراعت - جناب والا! معزز ممبر ایک دفعہ سوال دہرا دیں۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ - جناب والا! میں نے یہ دریافت کرنا چاہا تھا کہ چک نمبر 86 ایل 9 کے فارم پر مکی کے علاوہ خریف کے دیگر فصلیں کیوں کاشت کی جا رہی ہیں ؟

وزیر زراعت - جناب والا! میں اس میں عرض کروں کہ وہ بہت بڑا فارم ہے اور اسے ہم مکی فارم کے نام سے پکارتے ہیں لیکن اس میں تجرباتی طور پر اور فارم میں بیج پیدا کرنے کے لئے مختلف فصلات کو کاشت کیا جاتا ہے اور لوگوں کو بیج مہیا کرکے Quality seed process کرتے ہیں۔ مکی کے تجربات کے علاوہ دیگر فصلات کو بیج کے طور پر کاشت کیا جاتا ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ - جناب والا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ڈاکٹر افضل صاحب مکی فارم چک نمبر 9 ایل 86 پر کونسی فصل کے ماہر ریسرچ ہیں ؟

وزیر زراعت - جناب والا یہ Group of scientists ہوتے ہیں But he is Incharge of that وہ جو سائنسدان ہوتے ہیں وہ کئی فصلات پر تجربات کرتے ہیں لیکن وہ مکی کے انچارج ہیں اور وہ اس پر تجربات کر رہے ہیں۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ - جناب والا فارم کی انتظامیہ اور مزراعہ کی درمیان عدم تعاون کی کیا وجوہات تھیں جس کی وجہ سے کپاس کی دوسری چنائی میں تاخیر ہوئی

اور ان وجوہات کا کیا حل تلاش کیا گیا؟

وزیر زراعت - جناب والا - اس کی تردید کی گئی ہے کہ نہ تو چنائی میں تاخیر ہوئی ہے اور نہ ہی بیج کی وجہ سے کپاس کا نقصان ہوا ہے - اور نہ یہ ممکن ہے کہ چنائی میں تاخیر کی وجہ سے نقصان ہوتا ہے - کہیں وقتی طور پر کوئی ژالہ باری یا کوئی ایسی بات نہ ہو جائے - اس میں کوئی ایسی تاخیر نہیں ہوئی کہ بعد میں نقصان ہوا ہو -

میاں ریاض حشمت جنجوعہ - جناب والا - وزیر موصوف نے جواب میں کہا ہے کہ " البتہ چند مزارعین نے عدم تعاون کی وجہ سے دوسری چنائی کروانے میں تاخیر سے کام لیا " جناب والا - یہ تسلیم کرتے ہیں اور اب تردید کر رہے ہیں کہ تاخیر ہوئی؟

وزیر زراعت - اس میں کوئی نقصان نہیں ہوا - میں نے بتایا ہے کہ جیسے تاخیر معمولی ہو گی تو اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا - چند مزارعین کی وجہ سے کوئی نقصان ہوا -

میاں ریاض حشمت جنجوعہ - جناب والا - میں نے یہ پوچھا ہے کہ کیا وجوہات تھیں کہ انہوں نے عدم تعاون کیوں کیا اور اس کی وجہ سے تاخیر ہوئی -

وزیر زراعت - جناب والا - میں یہ کہوں گا کہ ہوتا یہ ہے کہ جو پرائیوٹ مزارعین ہیں ان کی اپنی کاشت ہوتی ہے ہم نے کچھ Inputs مہیا کرنی ہوتی ہیں اور Supervise کرنا ہوتا ہے - جہاں تک اس کی چنائی کی Supervision کا تعلق ہے ہم اس کو Announce کرتے ہیں کہ فلاں تاریخ کو یہ چنائی ہو گی - اگر وہ اس میں چنائی نہ کرے تو اس میں وجوہات کی وجہ سے اس کا Dispute مختلف عدالتوں میں چل رہا ہے - مثلاً کوئی کہہ رہا ہے کہ ہمیں یہ زمین مالکانہ حقوق پر دے دی جائے یا کوئی اور اس قسم کی بات ہو سکتی ہے - اس میں چند مزارعین کے ساتھ تو اختلاف ہو سکتا ہے - لیکن اس کی وجوہات جو ہیں وہ چند کیس تھے ان کے اختلافات کی وجہ سے لیکن ان کو ختم کر دیا گیا ہے -

میاں محمد اسحاق - جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے ماہرین ریسرچ کا تبادلہ ایک جگہ سے دوسری

جگہ تین یا پانچ سال کے بعد نہیں کیا جاتا۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا تین سال یا پانچ سال کے ضابطے کا جن ماہرین پر اطلاق ہوتا ہے ان کو تین یا پانچ سال کے بعد تبدیل کر دیا جاتا ہے ان کے محکمے میں یا نہیں اگر نہیں کیا جاتا تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر زراعت۔ جناب والا۔ میں نے تو یہ عرض کیا ہے یہ تین سالہ پیریڈ تو ایک ایسا پیریڈ ہے جو اس کے لئے دیا گیا ہے لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ کسی سائنسدان کو تین سال یا پانچ سال کے بعد اسے تبدیل کیا جا سکتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ تین یا پانچ سال کے بعد اسے تبدیل کر دیا جائے۔

میاں محمد اسحاق۔ آپ میرا سوال سمجھے نہیں میں دوبارہ عرض کیئے دیتا ہوں۔

وزیر زراعت۔ میں نے سمجھ لیا ہے

میاں محمد اسحاق۔ جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ میاں صاحب! اپنا سوال دہرائیے

میاں محمد اسحاق۔ جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ ماہرین کا تبادلہ ایک سنٹر سے دوسرے سنٹر میں کرنا اس لئے مشکل ہے کیوں کہ وہاں پر ریسرچ کرتے ہیں۔ میری معلومات کے مطابق محکمہ زراعت میں ایک جگہ پر افسر یا دوسرے ماہرین کام کر رہے ہیں وہ دس دس سال یا بیس بیس سال سے ایک جگہ پر کام کر رہے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے جب کہ آج آپ کے محکمہ میں تین سال یا پانچ سال کے بعد ایک محکمہ سے دوسری جگہ دوسری سیٹ پر تبادلہ کرنا ہوتا ہے۔ اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر زراعت۔ اگر آپ زرعی کام کریں اور اگر Scientific research سے منسلک ہوں تو آپ کو پتہ چلے کہ کپاس کی جنس کا ایک نیا بیج لانے کے لئے سات سال کا عرصہ درکار ہوتا ہے۔

میاں محمد اسحاق۔ جناب والا! میں ان کی بات نہیں کر رہا۔ جناب فاضل وزیر میرا سوال نہیں سمجھے۔ میں عرض کر رہا ہوں کہ ماہرین کے لئے تو یہ Exceptional ہے

یہ ٹھیک ہے کہ انہیں وہاں ہی رہنا چاہئے ۔ آپ کے ماہرین کے علاوہ جو آپ کے محکمے کے افسران ' عملہ یا ملازمین ہیں وہ تین سال سے لے کر پانچ سال تک یا اس سے کہیں اور زیادہ ایک ہی سیٹ پر کام کر رہے ہیں اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر زراعت ۔ اس کی کوئی وجوہات نہیں ہیں ۔ اس کے خلاف اگر کوئی شکایت ہو گی اور اگر ضروری ہوا تو بدل دیں گے ورنہ نہیں ۔ ایسی تو کوئی خاص بات نہیں ہے ۔

میاں محمد اسحاق ۔ جناب والا ! آپ نے ایک ضابطہ لکھا ہے اور یہ ضابطہ ہے کہ تین یا چار سال کے بعد ایک جگہ سے دوسری جگہ آپ کا ملازمین کو بدلنا ضروری ہے ۔ یہ آپ کا ضابطہ ہے ۔

وزیر زراعت ۔ یہ کوئی ضروری نہیں ہے ۔

مزارعین کی نوجوان لڑکیوں سے زیادتی

☆ 974 میاں محمود احمد ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مکی فارم چک نمبر 86/9 ایل جو کہ مکی فارم یوسف والا کا ایک ذیلی ادارہ ہے میں جنوری 1983ء میں مینڈ باٹسنٹ ڈاکٹر افضل کے ایماء پر مزارعین کی نوجوان لڑکیوں کی ساتھ زیادتی کی گئی جب کہ وہ کپاس چن رہی تھیں ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس معاملے کی تحقیقات کی گئی اور ڈاکٹر افضل نے اپنے عہدے کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے آپ کو بچا لیا جب کہ انکوائری آفیسر نے فیلڈ اسسٹنٹ ارشد اور فارم منیجر غلام علی کو مجرم ثابت کیا ۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ بالا ملزمان کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے اگر نہیں کی گئی تو اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر زراعت (چودہری عبدالغفور)

(الف) یہ بات درست نہیں ہے اور سراسر الزام ہے ۔

(ب) فارم ھذا کے مزارعین نے اس طرح کی الزام تراشی کی تھی جس پر اے ۔ سی ساہیوال نے 1983 ۔ 12 ۔ 27 کو تحقیقات کی اور ڈاکٹر افضل مذکورہ کو اس الزام

سے بری الزمہ قرار دیا۔ انکوائری آفیسر نے اپنی رپورٹ میں فیلڈ اسسٹنٹ محمد ارشد اور فارم منیجر غلام علی کو بھی بے قصور بتایا اور ان کے خلاف بھی یہ الزام ثابت نہیں ہوا۔

(ج) چونکہ جزو ہائے بالا کا جواب نفی میں ہے۔ اس لئے محکمہ زراعت نے اس سلسلہ میں نہ ہی پہلے کوئی کارروائی کی اور نہ ہی کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

سردار امجد حمید خان دستی - جناب والا ! اس میں ایک لفظ " زیادتی " کا لکھا ہوا ہے۔ فاضل ممبر میاں محمود صاحب یہاں موجود نہیں ہیں نہ ہی ان سے یہ سوال کیا جاسکتا ہے تو کیا وزیر موصوف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ یہ جو لفظ زیادتی کا ہے It can be a hurt case. غلط کیس ہو سکتا ہے Abusive language ہو سکتی ہے اور

It can be an offence under section 354.
It can be an offence under section 376. What type of offence was it.
Was he informed about the type of offence or would he require some time to get this information.

جناب سپیکر - چودھری صاحب ! کیا آپ نے سردار صاحب کے ضمنی سوال کو سمجھ لیا ؟

وزیر زراعت - جناب والا ! بہتر ہے کہ فاضل ممبر میاں محمود احمد صاحب سے پوچھیں۔

سردار امجد حمید خان دستی - جناب والا اگر میاں محمود احمد صاحب یہاں ہوتے بھی تو میں قانونی طور پر ان سے نہیں پوچھ سکتا تھا۔ میں آپ سے جناب سپیکر صاحب کی اجازت سے پوچھ رہا ہوں کہ انہوں نے جو زیادتی کا لفظ استعمال کیا ہے۔

جناب سپیکر - سردار صاحب ! یہ تو ایسے لگتا ہے جیسے آپ ان سے براہ راست پوچھ رہے ہوں۔

سردار امجد حمید خان دستی - جناب والا ! میں نے عرض کیا ہے کہ آپ کی

وساطت سے۔

وزیر زراعت۔ جی۔ میں سوال نہیں سمجھا۔ فاضل ممبر ایک دفعہ دھرا دیں۔

سردار امجد حمید خان دستی۔ جناب والا میں اپنا سوال دھراتا ہوں کہ زیادتی کے معنی کئی طرح سے لئے جا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر۔ سردار صاحب! مجھے افسوس ہے کہ یہ سوال Bad taste میں ہے۔

سردار امجد حمید خان دستی۔ میں عرض کرتا ہوں

جناب سپیکر۔ سردار صاحب! مجھے افسوس ہے۔ میں یہ سوال ہی تصور نہیں کرتا ہوں۔

سردار امجد حمید خان دستی۔ جناب والا میں اسے دوسری شکل میں پیش کرتا ہوں۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب والا! میری گذارش ہے کہ سردار صاحب کو خواتین کی موجودگی میں اس قسم کے سوال کی وضاحت نہیں فرمانی چاہئے۔

سردار امجد حمید خان دستی۔ جناب والا! میرے عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر یہ Cognizable Offence ہے اگر یہ 376 کا کیس ہے۔

Was it got registered. If not, why?

یہ اگر اتنا سنجیدہ جرم تھا

Why was it limited to the Departmental Enquiry and why the case was not registered if the allegation was very serious.
It was of the type of an offence under 376. It should have been registered with the police. This is what I mean.

جناب سپیکر۔ تو آپ کے سوال پوچھنے کا مقصد یہ ہے کہ اس کیس کی نوعیت کیا تھی اور اگر یہ سنگین نوعیت کا کیس تھا تو اس پر کیا کارروائی ہوئی؟

SARDAR AMJAD HAMEED KHAN DASTI:- Was it got registered with the Police?If not, why?

جناب سپیکر۔ یہ ٹھیک ہے۔ وزیر زراعت

وزیر زراعت - جناب والا ! میں عرض کروں کہ جہاں تک اس ایس کے رجسٹر کروانے کا تعلق ہے اور اس کی نوعیت کا تعلق ہے تو شکایت کنندہ سے پوچھیں کہ اسے کیوں رجسٹر نہیں کروایا۔ اگر میرے پاس شکایت آتی اور اس کے بارے میں کوئی شکایت ہوتی تو میں اسے رجسٹر کرواتا۔ لیکن چونکہ میرے پاس ایسی کوئی شکایت نہیں ہے اگر شکایت کنندہ نے اسے رجسٹر نہیں کروایا تو محکمہ قصوروار نہیں ہے۔ اور نہ ہی ہم۔ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ ایک عام قسم کی شکایت تھی اس میں ایسی کوئی بات نہ تھی جس کے بارے میں آپ نے خدشات کا اظہار کیا ہے اور میرے خیال میں آپ کو اپنے ذہن کو اتنا دور تک لے جانا چاہئے۔ اس عمر میں آپ کی یہ سوچ اچھی نہیں لگتی۔

SARDAR AMJAD HAMEED KHAN DASTI: It was a very heinous offence then why it was not got registered with the Police?

رانا پھول محمد خان - نکتہ اعتراض ! جناب سپیکر ! میرا نکتہ اعتراض یہ ہے۔ یہ بالکل غلط ہے ان کی عمر اتنی زیادہ نہیں ہے وہ تو ابھی بالکل نوجوان ہیں اور وہ عمل سے ثابت کر سکتے ہیں۔

SARDAR AMJAD HAMEED KHAN DASTI: I am afraid that the house is not in a serious mood. My question is very serious.

کہ یہ جو Offence ہے It is cognizable offence وزیر موصوف خود وکیل ہیں میں ان کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اگر اطلاع محکمے کے افسر کو بھی ملتی ہے۔

Then it lies with the Office of the Department to get the case registered with the Police.

یہ ضروری نہیں ہے کہ شکایت کنندہ نے صرف ان کے افسر کو پہنچائی ہے That finishes there اگر شکایت کنندہ پہلی شکایت کے طور پر شکایت افسر کو دے دیتا ہے تو یہ محکمے کے افسر کا فرض ہے

That he should have got the case registered with the police یہ میرا مطلب ہے۔

سید حسنات احمد ۔ جناب والا !
جناب سپیکر ۔ شاہ صاحب کیا آپ کوئی ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں؟
سید حسنات احمد ۔ نہیں جناب ! سوال تو نہیں ہے میں نکتہ وضاحت پر بات کرنا چاہتا ہوں۔
جناب سپیکر ۔ کیا آپ محکمہ زراعت کی طرف سے جواب دینا چاہتے ہیں؟
سید حسنات احمد ۔ نہیں جناب والا ! میں محکمہ زراعت کی طرف سے کوئی جواب نہیں دینا چاہتا۔ چونکہ کچھ باتیں ایسی ہیں۔
جناب سپیکر ۔ کیا یہ پوائنٹ آرڈر ہے ؟
سید حسنات احمد ۔ نہیں ' جناب والا ! یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے یہ نکتہ وضاحت ہے۔ یہ جو اس وقت بحث ہو رہی ہے یہ غالباً صاحبان سمجھ نہیں رہے کہ بات کیا ہے ۔ وہاں لفظ استعمال ہوا کہ " زیادتی " کی ہے۔ تو جناب والا " زیادتی " جو ہے اس کا مطلب برائی سے نہیں ہوتا " زیادتی " کا مطلب ہوتا ہے Molestation اور Molestation جو ہے وہ مختلف ہے اور rape بالکل مختلف ہے اور اگر کسی بچی کے والدین شکایت نہ کرنا چاہیں تو آپ ان کو مجبور نہیں کر سکتے کوئی ایسا قانون نہیں ہے کہ محکمہ جا کر ان کو مجبور کرے کہ آپ ضرور شکایت کرائیں۔ یہ کہاں لکھا ہوا ہے۔
جناب سپیکر ۔ شاہ صاحب ! شکریہ
سردار صاحب کے ضمنی سوال پر وزیر زراعت جواب دینا چاہتے ہیں
وزیر زراعت ۔ جناب والا ! میں عرض کرتا ہوں کہ جہاں تک رجسٹریشن کا تعلق ہے میرے خیال میں حسنات صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ جہاں تک الزام کا تعلق ہے اس کی باقاعدہ انکوائری ای۔ اے۔ سی سے کرائی گئی۔ اور ای۔ اے۔ سی کی رپورٹ میرے پاس موجود ہے۔ جس کے تحت یہ الزامات بے بنیاد پائے گئے کوئی ایسا وقوعہ موقع پر نہیں۔ میرے پاس رپورٹ کی نقل موجود ہے پورا موقع دیا گیا ہے۔ کئی مہینے لگے تاکہ کوئی ایسی بات ثابت ہو جائے مگر کوئی ایسی بات

ثابت نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر۔ جناب ریاض پیرزادہ صاحب

میاں ریاض حسین پیرزادہ۔ جناب والا! وزیر موصوف نے جواب دے دیا ہے میں اس سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر۔ جناب محمد رفیق۔

جناب محمد رفیق۔ جناب سپیکر! جواب کے (ج) جزو کے جواب میں یہ فرمایا گیا ہے کہ چونکہ جزو ہائے بالا کا جواب نفی میں ہے اس لئے محکمہ زراعت نے اس سلسلہ میں نہ ہی پہلے کوئی کارروائی کی اور نہ ہی اب کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ تو جناب والا! یہ "نہ ہی" قابل توجہ بات ہے "نہ ہی" پہلے کارروائی کی اور نہ ہی اب کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ جناب سپیکر! چونکہ ملزمان جن پر یہ الزام لگایا گیا تھا یہ با اثر تھے محکمے کو فوری طور پر چاہئے یہ تھا کہ محکمہ ان کو معطل کرتا یہ تادیبی کارروائی لازمی تھی تب تحقیقاتی افسر کی رپورٹ صحیح ہو سکتی تھی۔ تو جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ محکمہ کی Intention پہلے بھی Malafide تھی۔ کیونکہ انہوں نے کوئی تادیبی کارروائی نہیں کی کیونکہ وہ خود لکھتے ہیں کہ پہلے کوئی کارروائی کی حالانکہ یہ اتنا سنگین الزام ہے چاہئے تو یہ تھا کہ ایک پرچہ بھی رجسٹر ہوتا چونکہ پرچہ بھی رجسٹر نہیں ہوا دوسرا اقدام یہ چاہئے تھا کہ ان ملزمان کو معطل کیا جاتا یہ کارروائی تحقیقات سے پہلے لازمی تھی چونکہ ان کو معطل نہیں کیا گیا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ تحقیقات یک طرفہ تھی اور ملزمان نے اپنے اثر رسوخ سے.....

سید اقبال احمد شاہ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر! جناب سپیکر یہ ضمنی سوال ہے یا کہ تقریر ہے۔

جناب سپیکر۔ یہ تقریر ہے ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب محمد رفیق۔ جس پس منظر میں یہ بات کرنا چاہتا تھا اس پس منظر میں یہ سوال اب آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان میں لے کر آ رہا ہوں۔ جناب سپیکر میرا ضمنی سوال یہ ہے۔

جناب سپیکر۔ وقفہ سوالات میں تقریر کی اجازت نہیں ہے۔
جناب محمد رفیق۔ جناب سپیکر میرا ضمنی سوال یہ ہے....
جناب سپیکر۔ اور جو پہلے آپ نے ارشاد فرمایا ہے وہ کیا تھا؟..... (قہقہے)
جناب محمد رفیق۔ وہ تو اس سوال کا پس منظر تھا اور اس پس منظر میں میرا اب یہ ضمنی سوال ہے۔
جناب سپیکر۔ تو اب میں آپ کے ضمنی سوال کو Disallow کرتا ہوں۔ Will you please take your seat. اگلا سوال جناب طاہر احمد شاہ صاحب

زرعی فارموں کو مالی طور پر مستحکم بنانے کے اقدامات

☆ 1237 جناب طاہر احمد شاہ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ زراعت کے تحت آنے والے زرعی فارموں (بشمول تحقیق فارموں) کے گذشتہ پانچ سالوں کے نفع و نقصان کی مکمل تفصیلات کیا ہیں۔

(ب) حکومت ایسے فارموں (ما سوائے تحقیق فارموں) کو مالی طور پر مضبوط و مستحکم بنانے کے لئے کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت۔ (چودھری عبدالغفور)

(الف) محکمہ زراعت کے تحت آنے والے تحقیقی فارموں کی کل تعداد 33 عدد اور شعبہ توسیع کے تجرباتی، نمائشی و بیجوں کی افزائش کے فارموں کی تعداد 30 عدد ہے۔ زرعی فارموں (بشمولہ تحقیقی فارموں) کے گذشتہ پانچ سالوں 81۔ 1980ء یا 85۔ 1984ء کے مجموعی نفع و نقصان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(رقم لاکھ روپوں میں)

	تحقیقی شعبہ	توسیعی شعبہ
کل آمدن	530.01	670.30

کل خرچ	1813.05	431.10
نفع یا نقصان (+-)	-1283.05	+239.30

زراعت کے تحقیقی شعبہ کا مقصد نئی ترقی دادہ اقسام کی دریافت کھادوں کے مناسب استعمال ' بیماریوں و کیڑے مکوڑوں کی روک تھام ' پانی کے صحیح استعمال اور دیگر زرعی عوامل کے متعلق تحقیق کرنا ہے تاکہ اوسط پیداوار بڑھا کر ملک کی زرعی پیداوار میں اضافہ کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان کوششوں کے نتیجہ میں پچھلے سال صوبہ پنجاب میں کپاس اور گندم کی ریکارڈ پیداوار حاصل ہوئی ہے۔ تحقیقی شعبہ کے فارم نفع حاصل کرنے کے لئے نہیں بلکہ ملک کے وسیع تر مفاد میں چلائے جاتے ہیں۔ اور ان پر ہونے والا خرچ کل صوبائی اور ملکی پیداوار میں اضافہ کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

(ب) محکمہ زراعت کے شعبہ توسیع کے فارموں میں ضلعی نمائشی (ڈسٹرکٹ ڈیمانسٹریشن) فارم اور بیج پیدا کرنے والے فارم شامل ہیں۔ اول الذکر فارم بڑے شہروں کے ساتھ واقع ہیں اور ان کا بیشتر رقبہ محکمہ زراعت کے دیگر شعبہ جات کو بہتر مقاصد کی لئے منتقل کر دیا گیا ہے۔ ان کے فاضل عملہ کو فارموں سے ہٹا کر محکمہ کے دوسرے شعبوں میں تعینات کیا جا رہا ہے۔

نتیجتاً فارموں کے خرچ میں کافی حد تک کمی ہو جائے گی۔ اس طرح منافع بڑھ جائے گا اور فارموں کی مالی حالت مستحکم ہو جائے گی۔

مزید برآں زرعی فارموں کی پیداوار اور کل آمدنی بڑھانے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

(1) زمین کی مکمل تیاری اور صحیح طریقہ کاشت
(2) نئی ترقی دادہ اقسام کی کاشت
(3) فصلوں کا شفارش کردہ ہیر پھیر
(4) پانی کا مناسب اور بروقت استعمال

(5) تجزیہ زمین کے مطابق کھادوں کا استعمال
(6) فصلوں کو بیماریوں اور کیڑے مکوڑوں سے بچانے کے لئے کرم کش ادویات کا صحیح اور بروقت استعمال۔
(7) فصلات کی مناسب گوڈی اور دیگر شفارش کردہ زرعی طریقہ کار کا استعمال
(8) بروقت برداشت و فروخت
(9) دیگر زرعی امور پر عمل درآمد

مندرجہ بالا اقدامات زرعی توسیعی فارموں کو مالی طور پر مضبوط و مستحکم بنانے میں کافی حد تک مدد و معاون ثابت ہوں گے۔

MR SPEAKER: It may be taken as read. Any Supplementary.

جناب سجاد احمد چیمہ ۔ جناب سپیکر! اس سوال کے جواب جز (ب) کے سیکشن (3) میں انہوں نے فرمایا ہے کہ "فصلوں کی سفارش کردہ ہیر پھیر" جناب میں یہ نہیں سمجھ سکا کہ یہاں فصلوں کا کیا مطلب ہے۔ محکمے میں سفارش اور ہیر پھیر کی تو سمجھ لگی ہے لیکن میں اس کو Follow نہیں کر سکا۔ اس کی ذرا وضاحت فرمائیں۔
وزیر زراعت جہاں تک آپ کا ذہن پہنچتا تھا وہاں تک آپ کو سمجھ آگئی باقی آپ کو بات سمجھ آنے والی نہیں ہے۔ اس میں variation of crops ہوتا ہے۔ ہیر پھیر ہوتا ہے کہ ایک فصل میں اس کی Rotation crops .....
جناب سپیکر۔ صحیح ہے۔ جناب رانا صاحب! کیا یہ سپلیمنٹری سوال ہے؟
رانا پھول محمد خاں ۔ جناب والا! کیا وزیر زراعت صاحب جب ان کے علم میں ایک ایسا معاملہ آگیا ہے، ممکن ہے تحقیقاتی افسران نے ناانصافی سے کام لیا ہو، اس معاملہ میں خود ایک کمیٹی بنا کر تحقیقات کرانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟
جناب سپیکر۔ کون سے معاملے میں .....
وزیر زراعت۔ یہ ضمنی سوال نہیں ہے۔
رانا پھول محمد خاں ۔ میں ضمنی سوال نہیں کر رہا جناب! پوائنٹ آف آرڈر پر بول رہا

ہوں کہ ایک غیرت کا معاملہ ہے چاروں طرف سے بوچھاڑ ہے آپ اس کی تحقیقات کروائیں گے ؟

جناب سپیکر۔ Sorry رانا صاحب وہ سوال جو ہے وہ اب ختم ہو چکا ہے .....

رانا پھول محمد خان۔ جناب میں پوائنٹ آف آرڈر عرض کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر۔ یہ سید طاہر احمد شاہ صاحب کا سوال ہے .....

رانا پھول محمد خان۔ یہ تو مجھے پتہ ہے جناب۔

جناب سپیکر۔ نہیں یہ آپ کو علم ہوتا تو آپ یہ ضمنی سوال نہ کرتے .....

رانا پھول محمد خان۔ جناب میں نے پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے ..... (قطع کلامیاں) میں تو جائز بات کرتا ہوں کہ چوہدری صاحب کو کچھ گرمی آئی ہے کہ ممکن ہے کہ تحقیقات غلط ہوں اور کمیٹی ان کی صحیح رپورٹ دے سکے....

جناب سپیکر۔ شکریہ رانا صاحب۔ سپلیمنٹری میاں محمد اسحاق۔

میاں محمد اسحاق۔ جناب والا ! میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا تحقیقی شعبہ میں کوئی Advisory Committee مقرر کی گئی ہے ؟ اگر کی گئی ہے تو ان پر محکمہ جات کی طرف سے کتنی رقوم اٹھتی ہیں اور وہ تحقیقی شعبہ جات میں کس حد تک سود مند ثابت ہوئے ہیں یا ان کی خدمات کیا ہیں ؟

جناب سپیکر۔ میاں صاحب یہ کیا سوال ہوا ؟

وزیر زراعت۔ جناب اس سوال سے اس کا کوئی تعلق نہیں بنتا۔

میاں محمد اسحاق ۔ جناب والا ! اس میں لکھا ہے کہ تحقیقی شعبہ پر کل خرچ 1813ء05 آتا ہے اور اس شعبے میں نقصانات دکھائے گئے ہیں۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اس میں کوئی Advisory Committee آپ نے مقرر کی ہے ؟ اگر کی ہے تو ان کے ذمہ کیا کام ہے ؟ اور یہ جو Advisory Committee ہے اس کو کتنی رقوم محکمہ کی طرف سے دی جاتی ہیں اور تحقیقی شعبہ میں ان کی کیا خدمات ہیں ؟

جناب سپیکر۔ میاں صاحب کیا اس سوال میں کسی Advisory Committee کا ذکر ہے ؟

وزیر زراعت۔

It is entirely a different question کہ اس میں نفع نقصان کتنا ہوا ہے اور یہ Advisory اور بجٹ کی طرف چلے گئے۔ اس میں اس بات کا کوئی شائبہ تک نہیں پڑتا۔ اس کا سایہ تک نہیں پڑتا۔

جناب سپیکر۔ اس میں کوئی Advisory کمیٹی کا ذکر نہیں ہے۔

میاں محمد اسحاق۔ جناب سپیکر! شاید وزیر موصوف کو اس کے متعلق علم نہ ہے۔ اس میں ایک Advisory Committee ہے .....۔

وزیر زراعت۔ مجھے پتہ ہے لیکن Why should I answer.

جناب سپیکر۔ اس سوال کے متعلقہ یہ بات نہیں ہے۔ میاں صاحب I..am..sorry. جی ملک ممتاز احمد ۔ بچر ضمنی سوال ہے؟

ملک ممتاز احمد ۔ بچر۔ نہیں جناب! میری ایک گزارش ہے کہ ایک سوال ایوان زراعت کا آگے آرہا ہے اور میرا خیال ہے کہ اس کو Intentionally avoid کیا جارہا ہے۔ تو میں گزارش کروں گا کہ ہماری ساری زراعت کا اس پر انحصار ہے تو اس کے متعلق اگر مہربانی کریں....

جناب سپیکر۔ اگلا سوال سردار الطاف حسین ..

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں داخلہ کے لئے گورنر / چیف منسٹر کے کوٹہ سے داخلہ

☆ 1311۔ سردار الطاف حسین۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) تعلیمی سال 86-1985ء اور 1984ء کے دوران زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں داخلہ کے لئے گورنر / چیف منسٹر کے کوٹہ میں داخلے کے لئے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں۔ ان کے نام پتہ اور حاصل کردہ نمبر کیا تھے۔

جزو (الف) میں بتائے گئے ناموں میں سے کتنے طالب علموں کو گورنر / چیف منسٹر کے

اسپیشل کوٹہ میں داخل کیا گیا اور ان کے نام پتہ اور حاصل کردہ نمبر کیا تھے ۔ ایوان کو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر زراعت (چوہدری عبدالغفور)

(الف و ب) فرسٹ ڈگری کورس زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں سال 85-1984ء اور 86-1985ء کے دوران داخلہ کیلئے گورنر / چانسلر اور وزیر اعلیٰ پنجاب کے نامزد کردہ امیدواران اور ان میں سے داخل کردہ امیدواران کی تعداد درج ذیل ہے ۔

	1984-85ء		1985-86ء	
	نامزد کردہ	داخل کردہ	نامزد کردہ	داخل کردہ
گورنر / چانسلر	5	5	18	16
وزیر اعلیٰ	دوران سال پنجاب میں کوئی وزیر اعلیٰ نہ تھے۔		25	14

ان میں سے ہر امیدوار کے کوائف یعنی نام و پتہ اور حاصل کردہ نمبر اور آیا وہ داخل ہوا یا نہیں۔ لف ہذا ہے۔

کوائف نامزد کردہ امیدواران بابت سوال نمبر 1311

امیدواران جنہیں گورنر پنجاب / چانسلر نے برائے سال 85-1984ء نامزد کیا

	نام و پتہ امیدوار	نمبر حاصل کردہ	داخل ہوا	داخل نہیں ہوا
1	عامر عزیز ولد سردار محمد	672.72/1000	ہاں	....
2	مقبول حسین ولد غلام رسول	491.81/1000	ہاں	....

3	عادل علی ولد جابل علی موضع دین پور خورد تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ	639 / 1000	ہاں	....
4	ظہیر احمد ولد ظہور احمد گوندل سب انجینئر گورنر ہاؤس لاہور	585 / 1000	ہاں	....
5	محمد جعفر جسکانی ولد سیف اللہ خان جسکانی چاہ مسیان والا موضع خاکی غربی ڈیرہ غازی خان	508 / 1000	ہاں	....

امیدواران جنہیں گورنر پنجاب / چانسلر نے برائے سال 86-1985ء نامزد کیا

1	رشید مسعود ولد محمد ارشد مکان نمبر 4 گلی نمبر 3 ڈاک خانہ باغبانپورہ محمود کالونی لاہور	542.72 / 1000	ہاں	.....
2	محمد طارق ولد ملک محمد اکبر موضع مٹھ سنہارہ شاہ تحصیل علی پور ضلع حافظ آباد	570 / 1000	ہاں	.....
3	مقبول احمد ولد بشیر احمد چک نمبر 1 / 8 آر میاں چنوں ضلع خانیوال	540 / 1000	ہاں	.....

4	سہیل افضل ولد محمد افضل مکان نمبر 337 بی سٹیلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ	682/1000	ہاں	.....
5	خرم مسعود ولد مسعود احمد معرفت یعقوب انڈسٹریز۔ پاور ہاؤس روڈ۔ فیصل آباد	583/1000	ہاں	.....
6	صفدر علی ولد شیر محمد C-494 پیپلز کالونی نمبر 2 فیصل آباد	531/1000	ہاں	...
7	اللہ وسایا ولد ملک مکھو چک نمبر 51 ٹی۔ ڈی۔ اے بھکر	653/1000	ہاں	....
8	نوید اعوان ولد لیفٹیننٹ کرنل اے بی اعوان (ریٹائرڈ) 120-E گلی نمبر 7 کیولری گراؤنڈ لاہور چھاؤنی	534/1000	ہاں	....
9	فرخ ظہیر ولد بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) ظہیر احمد معرفت سی ایس ڈی ہیڈ آفس۔ عباسی شہید روڈ پوسٹ آفس بکس نمبر 3908 کراچی	575/1000	ہاں	...
10	امجد علی ولد اکبر علی مکان نمبر 185 وارڈ نمبر 2 کلور کوٹ بھکر	509/1000	ہاں	وزیراعلیٰ کی طرف سے بھی نامزدگی موصول ہوئی

11	محمد ارشد ولد شہاب الدین چک نمبر1/ ٹی شمالی ڈاک خانہ چک نمبر7/ 7 ۔ ملتان	610/1000	ہاں	.....
12	سیف الرحمٰن ولد منظور علی چک نمبر308/ جے ۔ بی تحصیل و ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	678/1000	ہاں ۔	
13	سعد احمد ولد فضل حسین صابری	711/1000	ہاں	....
14	محمد خالد ولد محمد لطیف گلی شیخ غلام حسین اندووال شیخوپورہ	482/1000	ہاں	...
15	اعجاز ہاشمی ولد بدرالسلام ہاشمی مکان نمبر807 ایف ۔ عید گاہ روڈ محلّہ شاہ حسین گجرات	600/1000	ہاں	...
16	وحید انجم ولد چودھری محمد شفیع خیال ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول ' دولت نگر ضلع گجرات	534/1000	نہیں	نہ ہوا
17	محمد نوید اقبال ولد منظور احمد ایس ۔ وی ٹیچر ۔ محلّہ شاہ حسین ۔ گجرات	610/1000	نہیں	نہ ہوا
18	احمد نسیم گورایہ ولد چودھری محمد بشیر گورایہ موضع عطاواں گوجرانوالہ	482/1000	ہاں	....

امیدواران جنہیں وزیر اعلیٰ پنجاب نے برائے 86-1985ء نامزد کیا

نمبر شمار	نام و پتہ امیدوار	نمبر حاصل کردہ	داخل ہوا	داخل نہیں ہوا
1	تنویر نواز ولد حق نواز 40 سی سمن آباد فیصل آباد	627/1000	ہاں	...
2	اختر علی عباس ولد خضر حیات چاہ عمر والا موضع کیمانہ جھنگ	667/1000	ہاں	...
3	تنویر حسین ولد محمد حسین مکان نمبر 172 وی۔ زیڈ۔ 5 جنڈیالہ روڈ شیخوپورہ	522/1000	ہاں	...
4	شیخ محمد ارشد ولد حافظ محمد نواز ورسو آستانہ جھنگ	639/1000	ہاں	...
5	مبشر فضل ولد پروفیسر فضل کرسچین ٹاؤن۔ سیالکوٹ نمبر 2	497/1000	ہاں	....
6	الطاف محمود ولد محمد خان	508/1000	....	نہ ہوا

7	عبدالرحمٰن ولد عبداللطیف	474 / 1000	....	نہ ہوا
8	واجد حسین ساجد ولد محمد شریف	2078 / 3200	....	نہ ہوا
9	فیض الرحیم ولد عبدالرحیم	651 / 1000	....	نہ ہوا
10	احمد ندیم ولد چودھری محمد علی گرین ویو کالونی میاں سٹریٹ راجہ والا فیصل آباد	521 / 1000	ہاں	.....
11	امین اقبال ولد اختر اگسٹن	660 / 1000	...	نہ ہوا
12	ندیم اللہ خان ولد مزمل اللہ خان مکان نمبر 11 بلاک 5 ڈیرہ غازی خان	530 / 1000	ہاں	....
13	متین الحق ولد لال محمد اعوان	543.92 / 1000	....	نہ ہوا
14	طارق جاوید ولد عبدالستار موضع نونکی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ	616 / 1000	ہاں	....
15	محمد اسلم ولد حاجی محمد شفیع	614 / 1000	....	نہ ہوا
16	محمد عمر ولد تاج دین	474 / 1000	....	ہاں
17	منظور احمد ولد محمد رفیق چک نمبر 3/1 آر اے ڈاک خانہ ریالہ خورد اوکاڑہ	596.4 / 1000	ہاں	....

18	اشتیاق حسین ولد احمد شجاع 60۔ علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور	452 / 1000	ہاں	....
19	محمد اکرم ولد جلال دین	577 / 1000	ہاں	....
20	مظہر اقبال ولد میاں خان	543 / 1000	....	ہاں
21	محمد اعجاز ولد حاجی عبدالرحمٰن	496 / 1000	....	ہاں
22	محمد الطاف ولد میاں غلام رسول	496 / 1000	....	ہاں
23	وحید احمد ولد محمد صادق موضع فیض پور خورد فیروز والا شیخوپورہ	638 / 1100	....	ہاں
24	میاں ایم زبیر باری ولد میاں معراج دین موضع کرباتھ تحصیل و ضلع لاہور۔	504 / 1000	ہاں	....
25	حسین رضا ولد منظور حسین مکان نمبر ایف۔ 119 بازار سرائیاں والا لاہور۔		ہاں	....

Mr. Speaker. Any supplementary?

میاں ریاض حشمت جنجوعہ ۔ جناب والا! سوال کے جز (الف) میں یہ دریافت کیا گیا ہے کہ گورنر / چیف منسٹر کے کوٹہ میں داخلے کے لئے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں۔ ان کے نام پتہ اور حاصل کردہ نمبر کیا تھے؟ لیکن جناب والا! اس جز کا جواب نہیں دیا گیا اور صرف ان لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے جنہیں داخلے دیئے گئے ہیں؟

وزیر زراعت ۔ جناب سپیکر! میں سمجھا نہیں کہ کیا بات ہوئی ہے؟ اور کس بات پر اعتراض ہے؟

جناب سپیکر ۔ ضمنی سوال یہ ہے کہ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں گورنر / چیف منسٹر کوٹہ میں داخلہ کے لیے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں ان کے نام پتہ اور حاصل کردہ نمبر کیا تھے ۔ ان کا سوال یہ ہے کہ جن کو داخلے دیئے گئے ہیں ہمیں صرف ان کے نام اور پتے درج کئے گئے ہیں جنہوں نے داخلے کے لئے اپنی درخواستیں دی تھیں ان کے نام اور پتے درج نہیں کئے گئے ۔

وزیر زراعت ۔ اس کے لئے اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں اس کے اگلے صفحے پر کوائف نامزد کردہ تمام امیداوران بابت سوال نمبر 1311 درج ہیں ۔ اس میں پہلے سال کے پانچ داخلے دیئے گئے ہیں ۔ دوسرے سال میں ہم نے 18 گورنر / چانسلر کی طرف سے داخلے کئے ہیں ان کے نام اور پتے درج ہیں اور وزیر اعلیٰ کی طرف سے 25 داخلے ہوئے ہیں اور 25 کے 25 نام اور پتے درج ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ ان کا غالباً مقصد یہ ہے کہ اس میں صرف ان لوگوں کے نام درج ہیں جن کو داخلے دیئے گئے ہیں لیکن جنہوں نے apply کیا تھا ان کے نام درج نہیں ہیں۔

وزیر زراعت۔ ان کے نام درج ہیں میں نے عرض کیا ہے کہ سب کے نام درج ہیں نام درج کردہ Means ٹوٹل جنہوں نے apply کیا اور چیف منسٹر کے کوٹہ میں داخلے کے لئے کتنی درخواتیں وصول ہوئیں ہمارے پاس جو ان کی طرف سے درخواستیں آئیں ہم نے ان کا جواب دے دیا ۔ جتنی انہوں نے سفارش کرکے ہمارے پاس بھیجیں

مثلاً 85 ۔ 84 میں گورنر / چانسلر نے 5 سفارش کر کے بھیجیں اور 5 کو ہی ہم نے داخلہ دے دیا اور 86 ۔ 85میں گورنر / چانسلر نے 18 درخواتیں سفارش کر کے بھیجیں ان میں سے 16 کو داخلہ ملا ۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے 25 درخواستیں بھیجیں ان میں سے 14 کو داخلہ ملا اور سب کے نام پتے درج ہیں ہمیں کیا پتہ ان کے پاس کوئی اور درخواست آئی بھی یا کہ نہیں یہ تو ایک مفروضہ ہے ۔ جتنی انہوں نے ہمیں ارسال کر دیں ہم نے ان کے بارے میں بتا دیا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ صحیح ہے

میاں ریاض حشمت جنجوعہ ۔ جناب والا ! کیا یہ سارا سسٹم ہی مفروضوں پر چل رہا ہے؟ سوال یہ دریافت کیا گیا ہے کہ کتنے لوگوں نے گورنر اور چیف منسٹر کے کوٹہ کے لئے apply کیا ۔ درخواستیں دیں ۔ انہوں نے صرف یہ بتایا کہ ان ان لوگوں کو داخلہ دے دیا گیا ہے ۔ جو سوال کرنے والا ہے اس کی جو منشاء تھی وہ یہ تھی وہ یہ دریافت کرنا چاہتا تھا کہ جن لوگوں کو داخلہ دیا گیا ہے اور جتنے لوگوں نے apply کیا ہے کیا ان کے لئے کوئی marit تجویز کیا گیا تھا کہ جن کے زیادہ نمبر تھے ان کو داخلہ دیا گیا ہے ۔ ان کا منشاء criteria دریافت کرنا تھا اس لئے وہ تمام apply کرنے والوں کے نام دریافت کرنا چاہتا تھا ۔

وزیر زراعت ۔ جناب والا ! میرا خیال ہے کہ میں نے اپنے فاضل دوست کو بتایا ہے کہ ہمارے پاس جتنی درخواستیں بھجوائی گئی ہیں ہمیں تو ان کا ہی علم ہو گا کہ جتنی درخواستیں بھجوائی گئی ہیں مجھے کیا پتہ کہ ان کے پاس کوئی اور درخواست بھی آئی ہے یا نہیں آئی ۔ یا مجھے کیا پتہ کہ چیف منسٹر کے پاس کتنی درخواستیں آئی ہیں ۔ انہوں نے 25 درخواستیں بھجوائی ہیں ' ان میں سے 14 کو داخلہ ملا ہم نے 25 کی ہی فہرست اور اس میں سے جن کو داخلہ ملا وہ ان کو بتا دیا ہے اس میں یہ کس طرح سے ممکن ہے کہ میں یہ اندازہ لگاؤں کہ ان کے پاس کتنی درخواستیں آئیں ۔ نہ ہم نے کوئی رجسٹر رکھا ہے اور نہ ہی مجھ میں یہ ہمت ہے کہ ہم گورنر سے پوچھیں کہ آپ کے پاس کوئی دیگر درخواست بھی آئی ہے یا نہیں آئی ہے جو ان کی طرف سے درخواستیں بھجوائی گئی

ہیں میں نے ان کی کل تعداد بھی بتا دی ہے اور جن کو داخلہ ملا ہے وہ بھی بتا دیا ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آپ کا سوال بھی واضح ہے اور میرا جواب بھی واضح ہے لیکن یہ ممکن نہیں کہ میں یہ بتاؤں کیوں کہ یہ ایک مفروضہ ہے کہ شاید اس کے علاوہ اور بھی درخواستیں آئی ہوں۔ یہ میں نے اس لیے مفروضہ کہا تھا۔ مجھے پتہ نہیں کہ ممکن ہے کہ ان کے علاوہ اور کوئی درخواست بھی ان کے پاس آئی ہو۔

جناب سپیکر۔ جنجوعہ صاحب! اس کو ذرا آپ دیکھیں تو یہ بات واضح ہے کہ یہ کل درخواستیں ہیں جو کہ چیف منسٹر کو جنہوں نے درخواست دی اور اس میں سے جن کو داخلہ ملا "وہ ہاں" میں درج ہیں اور جن کو داخلہ نہیں ملا وہ "نہیں" میں درج ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ چیف منسٹر کو کل 25 درخواستیں وصول ہوئیں۔ جن میں سے "ہاں" والوں کو داخلہ مل گیا اور "نہ" والوں کو داخلہ نہیں ملا۔ یہ صورت حال ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا! صورت حال یہ نہیں ہے کہ جناب چیف منسٹر نے تو ان کو داخلہ دے دیا تھا۔ جن لوگوں نے وہاں داخلہ نہیں لیا ہے یا کسی وجہ سے وہاں داخل نہیں ہو سکے ہیں۔ اس لئے ان کے نام کے آگے "نہیں" لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر۔ جن کو admission نہیں ملا وہاں لکھا ہے کہ داخل نہیں ہوا۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ یعنی admission چیف منسٹر اور گورنر صاحب کی طرف سے کیا لیکن وہ امیدوار وہاں داخلہ لینے کے لئے نہیں گیا۔

جناب سپیکر۔ اس میں وزیر زراعت نے اپنے محکمے کی طرف سے black and white میں جواب دیا۔ اور وہ اپنے جواب پر مصر ہیں کہ یہ جواب درست ہے کیا آپ کے پاس اس کی contradiciton میں کوئی ثبوت ہے؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ مجھے تو ایسے لگتا ہے کہ آپ بھی ان کے جواب پر مصر ہیں اچھا جناب والا! یہ ثابت کرنے کے لئے ہمارے پاس اور ذرائع بھی موجود ہیں۔

جناب سپیکر۔ اس کے لئے بھی forum موجود ہے۔ جی جناب احمد خان صاحب۔

جناب احمد خان بلوچ ۔ جناب سپیکر! یہ جو وزیر اعلیٰ نے لسٹ بھیجی ہے اس میں نمبر 11 پر امین اقبال ہیں اس کے نمبر 660 بتائے گئے ہیں اسے داخلہ نہیں ملا اور تیسرے نمبر پر ہے تنویر حسین ' اس کے نمبر ہیں 522 ۔ یہ دونوں ہی نامزد ہو کر آئے ہیں جناب والا ! 522 والے کو داخلہ ملا ہے 660 کو نہیں ملا ہے اس کی کیا وجہ ہے۔ نامزد دونوں وزیر اعلیٰ کے ہیں؟

وزیر زراعت ۔ جناب والا ! میں یہ وجہ نہیں بتا سکتا ہوں ۔ یہ تو جب درخواستیں آئی ہوں گی ان کی پڑتال ہوئی ہوگی یا Acadmic council کا ہو گا ۔ یہ وجوہات تو میں نے نہ تو وجوہات پوچھی ہیں اور نہ ہی بتا سکتا ہوں کہ اس کی کیا وجوہات ہوں گی ۔ یہ تو ممکن نہیں ہے کہ میں اس کی selection کے بارے میں بھی آپ کو بتاؤں ۔

جناب سپیکر ۔ یہ درست ہے کہ وزیر زراعت اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ وہ یہ بتا سکیں کہ اس کے لئے خصوصی کوٹے میں selction کے لئے کیا طریقہ کار مقرر کیا گیا؟

جناب احمد خان بلوچ ۔ جناب والا ! یہ وضاحت تو ہونی چاہئے کہ زیادہ نمبروں والے کیوں محروم ہو گئے ہیں اور تھوڑے نمبر والوں کو داخلہ مل گیا ہے ۔ حالانکہ وہ بھی وزیر اعلیٰ کے نامزد ہیں ۔ اور زیادہ نمبروں والے بھی وزیر اعلیٰ صاحب کے ہیں میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آیا وہ گڑ بڑ ادھر کالج والوں نے تو نہیں کی ہے یونیورسٹی نے وہاں پر اپنی مرضی تو نہیں کی ہے ۔

چوہدری محمد صدیق سالار ۔ جناب والا ! چیف منسٹر کو یہ اختیار ہے کہ وہ کم نمبر والوں کو بھی رعایت دے کر داخلہ دے سکتے ہیں ان کے اختیارات کو چیلنج نہیں کیا جا سکتا ہے ۔

جناب احمد خان بلوچ ۔ جناب دونوں کو وزیر اعلیٰ صاحب نے بھیجا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ خان صاحب ! یہ بھیجنے کا مسئلہ نہیں ہے ۔ خصوصی کوٹہ میں کم نمبر والے کو بھی نامزد کیا جا سکتا ہے ۔ جناب صدیق سالار صاحب نے صحیح بات کی ہے ۔

جناب احمد خان بلوچ ۔ جناب میری بات یہ نہیں ہے کہ نامزد نہیں کیا جاتا وہ

خصوصی کوٹہ میں کر سکتے ہیں۔ بات صرف یہ ہے کہ خصوصی کوٹہ میں زیادہ نمبر والے کو بھی بھیجا گیا ہے اور کم نمبر والے کو بھی بھیجا گیا ہے۔ وہاں پر زیادہ نمبر والوں کو چھوڑ دیا گیا ہے اگرچہ وہ بھی وزیر اعلیٰ کے نامزد تھے اور جو تھوڑے نمبر والا تھا اسے داخلہ دیا گیا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ آیا یونیورسٹی میں تو گڑبڑ نہیں ہوئی ہے یہ نامزد تو دونوں ہو گئے تھے لیکن آگے انہوں نے اپنی مرضی تو نہیں کی یہ پوچھنا تھا؟

جناب سپیکر۔ خان صاحب یہ ممکن نہیں ہے۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر زراعت۔ جناب والا! میں باقی سوالات اور ان کے جوابات کو ایوان کی میز پر رکھتا ہوں

جناب سپیکر۔ باقی ماندہ سوالات ایوان کی میز پر رکھ دئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع ملتان کی زرعی ترقی کے لئے مختص کی گئی رقم کی تفصیلات

☆ 1448 دیوان عاشق حسین بخاری۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کی معیشت کا تعلق زیادہ تر زراعت سے ہے اور ملتان ضلع زرعی پیداوار کے لحاظ سے منفرد مقام رکھتا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو زرعی ترقی کے لئے صوبہ بھر کے لئے کتنی رقم مخصوص ہے اور اس میں سے ضلع ملتان کے لئے کسی قدر رقم مختص کی جاتی ہے۔

وزیر زراعت (چودھری عبدالغفور)

(الف) یہ درست ہے کہ صوبہ کی معیشت کا زیادہ تر تعلق زراعت سے ہے اور ضلع

ملتان کا پنجاب کی زراعت میں اہم مقام ہے یہ ضلع کپاس کی کاشت اور بہترین آموں کی اقسام کے لئے مشہور ہے۔

(ب) محکمہ زراعت کے پروگرام اور منصوبے صوبائی سطح پر بڑے غور و خوض سے بنائے جاتے ہیں۔ ان میں تمام علاقوں اور فصلات کے حساب سے پروگرام مرتب کئے جاتے ہیں۔ جس سے سب اضلاع کو یکساں فائدہ پہنچتا ہے۔ کسی بھی ضلع کے لئے تخصیص شدہ رقم کے اعداد و شمار مہیا کرنا اخراجات اور ترقیاتی کاموں کی صحیح عکاسی نہیں کرے گا۔ بہر حال ملتان ضلع کی زرعی اہمیت کے پیش نظر محکمہ زراعت کے مختلف شعبہ جات مثلاً توسیع، انجینئرنگ، تحقیق، اصلاح آبپاشی، زرعی اطلاعات سیڈ کارپوریشن و زرعی ترقیاتی سپلائی کارپوریشن پوری تن دہی سے اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

ضلع گوجرانوالہ میں مارکیٹ کمیٹیوں کی بحالی

☆ 1464 جناب شوکت حیات چٹھہ - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع گوجرانولہ میں مارکیٹ کمیٹیاں کب سے معطل ہیں۔

(ب) کیا ایڈمنسٹریٹر مارکیٹ کمیٹیاں چلا رہے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو کیا یہی طریقہ کمیٹیاں چلانے کے لئے درست ہے۔

(ج) اگر یہ طریقہ درست نہیں تو مارکیٹ کمیٹیاں بنانے میں کیا دشواریاں حائل ہیں۔

(د) اگر حکومت مذکورہ کمیٹیاں بنانا چاہتی ہے تو کمیٹیاں بنانے میں کتنا وقت لگے گا؟

وزیر زراعت (چودھری عبدالغفور)

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں قائم دس مارکیٹ کمیٹیوں میں سے پانچ یعنی نوشہرہ ورکاں، گکھڑ، سکھیکی، وزیر آباد اور پنڈی بھٹیاں دوران مدت 84-9-2 تا 87-7-19 معطل رہیں۔ جب کہ مارکیٹ کمیٹی کاموکی اور علی پور چٹھہ 1984-9-2 تا 87-2-4 مارکیٹ کمیٹی قلعہ دیدار سنگھ 84-9-2 تا 1987-8-10 حافظ آباد

2-11-1984 تا 19-7-87 اور گوجرانوالہ 7-3-1985 تا 19-7-87 کی مدت کے دوران معطل رہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ مارکیٹ کمیٹیوں کی مدت معطلی کے دوران ایڈمنسٹریٹران کے کام کی نگرانی کرتے رہے۔ یہ طریقہ با امر مجبوری اختیار کیا گیا تھا تاکہ روز مرہ کے کام میں کسی قسم کی دقت پیش نہ آئے اور زرعی منڈیوں میں کاروبار حسب معمول چلتا رہے۔

(ج) از روئے قانون زرعی منڈیاں ضلع کونسل گوجرانولہ کو نام ہائے ممبران برائے تشکیل مارکیٹ کمیٹیاں ارسال کرنا تھے اور اس کے ساتھ کونسل ہذا کی تازہ ترین پاس کردہ قرار داد لف کرنا تھی۔ اس مسئلے پر محکمہ زراعت حکومت پنجاب اور ضلع کونسل گوجرانوالہ کے درمیان خط و کتابت جاری تھی کے چیئرمین ضلع کونسل بد قسمتی سے ایک حادثہ میں انتقال کر گئے۔ جس کی وجہ سے مارکیٹ کمیٹیوں کی تشکیل جلد نہ ہو سکی۔

(د) بہرحال اب ضلع گوجرانوالہ میں تمام مارکیٹ کمیٹیوں کی تشکیل ہو چکی ہے اور فی الوقت یہ تمام کی تمام مارکیٹ کمیٹیاں عوامی نمائندوں کی زیر نگرانی چل رہی ہیں۔ مارکیٹ کمیٹی نوشہرہ ورکاں، گکھڑ، سکھیکی، وزیر آباد، پنڈی بھٹیاں، حافظ آباد، گوجرانولہ کی تشکیل کے سلسلے میں حکومت پنجاب نے نوٹیفکیشن نمبر V-16/84/P-D/X مورخہ 19-7-1987 کو جاری کیا جب کہ مارکیٹ کمیٹی علی پور چٹھہ اور کاموکی کا نوٹیفکیشن مورخہ 4-2-1987 اور قلعہ دیدار سنگھ کے لئے مورخہ 10-8-1987 کو جاری ہوا۔ مارکیٹ کمیٹی قلعہ دیدار سنگھ، گوجرانوالہ، نوشہرہ ورکاں، گکھڑ، وزیر آباد، علی پور چٹھہ، حافظ آباد، پنڈی بھٹیاں کے چیئرمین اور وائس چیئرمین حضرات نے مورخہ 9-9-1987 کو اپنے عہدوں کا چارج سنبھال لیا ہے۔ جب کہ مارکیٹ کمیٹی کاموکی اور سکھیکی کے چیئرمین اور وائس چیئرمین حضرات نے اپنے عہدوں کا چارج بالترتیب 4-6-1987 اور 12-9-1987 کو سنبھالا۔

ایوان زراعت کی تکمیل

☆ 1465 جناب شوکت حیات چٹھہ :- کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی طرف سے یہ مژدہ سنایا گیا تھا کہ 1986ء تک ایوان زراعت مکمل ہو جائے گا۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کاشت کار جو کہ موجودہ وقت میں سب شعبوں سے زیادہ پس رہا ہے۔ حکومت اس طبقے کی طرف سے چشم پوشی کر رہی ہے اور اس طبقہ کے ادارہ کو قائم کرنا نہیں چاہتی۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ایوان زراعت کے قیام میں کونسی دشواریاں ہیں کیا حکومت فوری طور پر مذکورہ ایوان کو قائم کرنے کے لئے تیار ہے اگر ایسا ہو تو کب تک؟

وزیر زراعت (چودھری عبدالغفور)

(الف) یہ درست ہے کہ چیمبر آف ایگریکلچر (ایوان زراعت) کے قائم کرنے کے بارے میں ستمبر 1985ء کے اجلاس میں بات ہوئی تھی اور اس وقت کے وزیر زراعت صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ حکومت اس معاملے پر پوری دلچسپی کی ساتھ غور کر رہی ہے۔ اور ہماری کوشش ہے کہ ایوان زراعت جلد سے جلد قائم ہو جائے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔

(ج) صوبہ پنجاب میں ایوان زراعت قائم کر دیا گیا ہے اور اس کے بارے میں محکمہ زراعت پنجاب نے نوٹیفکیشن نمبر SOA / Ext / VI / 7 / 81 بتاریخ 9 دسمبر 1986ء جاری کر دیا ہے۔ اس بارے میں مزید کارروائی ایوان زراعت کی کمیٹی کرے گی۔

زراعت کو منافع بخش کاروبار بنانے کے لئے اقدامات

☆ 1510 جناب نصر اللہ خان دریشک :- کیا وزیر زراعت از راہ کرم

بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا حکومت کے زیر غور کوئی ایسی سکیم ہے جس سے زراعت کو منافع بخش معاشی کاروبار بنایا جائے گا۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو پھر حکومت نے اس سلسلے میں کیا منصوبہ بندی کی ہے اور کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت (چودھری عبدالغفور)

(الف) محکمہ زراعت حکومت پنجاب کا سارا پروگرام اور منصوبہ بندی ہی اس بات پر مرکوز ہے کہ زراعت کو منافع بخش معاشی کاروبار بنا کر زمینداروں کی حالت بہتر بنائی جائے۔ اس مقصد کے لئے محکمہ زراعت نے مندرجہ ذیل پروگرام شروع کر رکھے ہیں۔

1۔ منصوبہ اصلاح آبپاشی میں کھالوں کو جدید سائنسی طریقوں کے مطابق پختہ کیا جاتا ہے تاکہ پانی کے ضیاع کو روک کر زیادہ پیداوار حاصل کی جائے۔ اور کسانوں کی آمدنی میں اضافہ کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے ٹیکنیکی رہنمائی کے علاوہ کھالوں کو پختہ بنانے کے لئے سیمنٹ اینٹیں ریت بھی مفت مہیا کی جاتی ہے۔

2۔ محکمہ اشتمال اراضی نے ایسے علاقوں کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا ہے جہاں زمینیں بنجر ہیں اور کاشتکار کسمپرسی کی حالت میں رہ رہے ہیں۔ ان علاقوں میں ٹیوب ویل لگا کر زمیندار کو بذریعہ استعمال جپسم بہتر بنا کر زراعت کو منافع بخش بنایا جا رہا ہے۔ اور دو سال تک ٹیوب ویل پر بجلی کے اخراجات رعائتی شرح پر وصول کئے جاتے ہیں

3۔ محکمہ زراعت کا شعبہ انجینئرنگ کسان کی معاشی بہتری کے لئے درج ذیل کام سر انجام دے رہا ہے۔

(الف) زمیندار کو ڈیزل ٹیوب ویل کی تنصیب پر نہری علاقوں میں 16000 روپے سیلابہ علاقوں میں 18000 روپے اور بارانی علاقوں میں 20000 روپے فی ٹیوب ویل مالی امداد دی جاتی ہے۔

(ب) بارانی علاقوں میں جہاں پانی کم سطح پر دستیاب ہے ڈیزل پمپ پچاس فیصد

رعائیتی قیمت پر مہیا کئے جاتے ہیں۔ تاکہ کاشتکار اس رعائیت سے فائدہ اٹھا کر پیداوار میں اضافہ کر سکیں۔

(ج) مزید برآں زمین ہموار کرنے کے لئے رعائتی کرایہ پر بلڈوزر اور ٹیوب ویل ڈرلنگ کے لئے مشینری بھی زمیندار کو رعایتاً مہیا کی جاتی ہے۔

4۔ زرعی اجناس کی قیمتیں بھی پیداواری لاگت میں اضافے کو مد نظر رکھ کر ہر سال مقرر کی جاتی ہیں۔ تاکہ کاشتکار کی آمدنی میں بتدریج مناسب اضافہ ہوتا رہے۔

5۔ بین الاقوامی منڈی میں کپاس کے بھاؤ میں کمی کے باوجود حکومت نے کپاس کے کاشتکاروں کو مقرر کردہ امدادی قیمت دلانے کے لئے 2 ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی ہے۔

6۔ چاول کی Monoply procurement scheme کو ختم کر دیا گیا ہے اور اب دھان یا چاول کی نقل و حمل پر کوئی پابندی نہیں ہے اور کاشتکار جہاں چاہیں اپنی فصل فروخت کر سکتے ہیں۔

7۔ کپاس کے کاشتکاروں کو رعائیتی قیمتوں پر سپریئر مہیا کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ اور اسی مقصد کے لئے 50 ٪ رعائت پر (Hand) ہینڈ سپریئر اور 33٪ رعائت پر (Power) پاور سپریئر مہیا کئے جا رہے ہیں۔

8۔ چھوٹے کاشتکاروں کے لئے بغیر سود قرضہ کی سہولت 10000 روپے سے بڑھا کر 12000 روپے فی کس سالانہ کر دی گئی ہے تاکہ وہ مختلف زرعی عوامل استعمال کرکے زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کر سکیں

9۔ محکمہ زراعت کے شعبہ توسیع کی کوشش ہے کہ زمیندار کو جدید زرعی طریقوں سے روشناس کرایا جائے۔ اس مقصد کے لئے ٹی اینڈ وی پروگرام شروع کیا گیا ہے جس میں محکمہ زراعت کے توسیعی کارکن زمینداروں کو پندرہ روز میں ان کے کھیتوں میں جا کر جدید طریقوں سے روشناس کراتے ہیں تاکہ زراعت کو منافع بخش کاروبار بنایا جا سکے۔ مزید برآں موسم ربیع اور خریف میں اہم فصلوں کے لئے خصوصی منصوبہ جات بنائے جاتے ہیں۔

محکمہ زراعت پنجاب کے ترقیاتی پروگرام جس کی کل رقم 44 کروڑ روپے ہے سب سے بڑا مقصد ہی یہی ہے کہ زراعت کو منافع بخش کاروبار بنایا جا سکتا ہے۔

(ب) محکمہ زراعت کے ترقیاتی پروگرام میں ان منصوبوں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ جن سے کاشتکاروں کو پیداوار میں اضافہ کی ترغیب دی جا سکے۔ اور وہ جدید طریقہ زراعت پر عمل پیرا ہو کر زراعت کو منافع بخش کاروبار بنا سکیں۔

محکمہ زراعت کے سالانہ ترقیاتی پروگرام 87 - 1986ء میں مختلف شعبہ جات کا حصہ درج ذیل ہے۔

	(روپے لاکھوں میں)
1- فارم ٹو مارکیٹ روڈ	5710.00
2- ٹیوب ویل الیکٹریفیکیشن	273.10
3- اصلاح آبپاشی	2326.91
4- بیج	225.00
5- زرعی توسیع	248.80
6- ایگریکلچر میکنائزیشن اور زرعی ذرائع آب	483.79
7- زرعی تعلیم تربیت	11.28
8- تحفظ ارضیات	277.81
9- زرعی تحقیق	595.31
10- ریجنل پلاننگ	35.63

غرضیکہ محکمہ زراعت کا ہر شعبہ ہمہ وقت کوشاں ہے کہ کسان کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہو اور زراعت کو منافع بخش کاروبار کی حیثیت حاصل ہو۔ تاکہ کسان کی خوشحالی کے ساتھ ساتھ ملکی زرعی پیداوار میں بھی اضافہ ہو۔

صوبہ میں کھاد کی قیمتوں میں اضافہ کے اسباب

☆ 1511 جناب نصراللہ خان دریشک :- کیا وزیر زراعت از راہ کرم

بیان فرمائیں گے کہ
(الف) کیا یہ امر واضح ہے کہ ڈی اے پی کی قیمتوں میں دس فیصد اور پوٹاش کھاد کی قیمتوں میں پچیس فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے۔
(ب) کیا یہ امر واقع ہے کیا یوریا کھاد کی قیمتوں پر سے کنٹرول اٹھا لیا گیا ہے
(ج) کنٹرول سے پہلے یوریا کھاد کی مختلف اقسام کی بحساب فی بوری قیمت کیا تھی اور اب کیا ہے۔
(د) کیا یہ امر واقع ہے کہ ہر قسم کی کھاد کی فروخت بند کر دی گئی ہے اگر ایسا ہے تو کیوں اور کتنے عرصہ کیلئے پابندی لگائی گئی ہے؟

وزیر زراعت (چودھری عبدالغفور)
(الف) یہ درست ہے کہ ڈی اے پی کھاد کی جو کہ بیرون ملک سے منگوائی جاتی ہے اور تقسیم کی جاتی ہے کی قیمت فروخت میں دس فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے اور اس طرح دیگر غیر ملکی کھادوں مثلاً ایس او پی' این پی کے اور ٹی ایس پی کی قیمت میں بھی 25 فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔
(ب) ہاں یہ درست ہے۔
(ج) یوریا کھاد ہر قسم کی قیمت کنٹرول ختم کرنے سے پہلے فی بوری 128 روپے تھی۔ لیکن مارکیٹ میں اب یوریا کی بوری 118 روپے سے 122 روپے تک بکتی ہے۔
(د) کھاد کی فروخت 5 مئی 1986ء سے 12 مئی 1986 تک سٹاک کی گنتی کے لئے بند کی گئی تھی 13 مئی 1986ء سے فروخت دوبارہ کھول دی گئی ہے۔

کھاد کی قیمتوں میں اضافہ کی روک تھام

☆ 1513 میاں محمد اسحاق:۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ امر واقع ہے۔ کہ حال ہی میں ڈی اے پی کھاد اور پوٹاش کھاد کی

قیمتوں میں علی الترتیب دس فیصد اور پچیس فیصد کے حساب سے اضافہ کر دیا گیا ہے۔
(ب) کیا حکومت نے کھاد کے قیمتوں میں اس بلا جواز اضافے سے اتفاق کیا تھا۔
(ج) اگر جزو (ب) کا جواب نفی اثبات میں ہے تو پھر اس فیصلہ کی تائید کی کیا وجہ ہے۔
(د) اگر جزو (ب) کا جواب نفی میں ہو تو حکومت نے کسانوں اور خصوصاً چھوٹے کسانوں کے مفاد کے تحفظ کے لئے موزوں نرخوں پر کھاد حاصل کرنے کے معاملہ میں کیا اقدام کیا ہے جس سے وہ موزوں نرخوں پر کھاد حاصل کر سکیں؟

وزیر زراعت۔ (چودھری عبدالغفور)

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت پاکستان نے ایک پالیسی کے تحت کھاد پر سے بتدریج امداد ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس سے درآمد شدہ ڈی اے پی اور پوٹاش کی قیمت میں بالترتیب دس فیصد اور پچیس فیصد اضافہ ہو گیا ہے۔
(ب و ج) حکومت پنجاب نے مرکزی حکومت کو آگاہ کیا تھا کہ فی الحال یوریا کھاد پر سے کنٹرول نہ اٹھایا جائے اور نہ ہی فاسفورس اور پوٹاش والی کھادوں کی قیمتوں میں اضافہ کیا جائے۔ لیکن وفاقی حکومت کو بین الاقوامی اور اہم اقتصادی صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کرنا پڑا۔
(د) کھاد کی قیمتوں میں اضافے کا فیصلہ قومی سطح پر کیا گیا ہے چھوٹے اور بڑے کسانوں کیلئے یکساں طور پر نافذ العمل ہے۔ کھادوں کی تقسیم پر سے کنٹرول ہٹانا حکومت کی معاشی پابندیاں ہٹانے کے پروگرام کا ہی ایک حصہ ہیں۔ جس سے قومی خزانے پر سے اخراجات کا بار بتدریج کم ہو جائے گا اس پالیسی کا فوری اثر یہ ہوا کہ یوریا کھاد کی قیمتوں میں کمی ہو گئی ہے آئندہ اس کی سپلائی اور قیمت میں مناسب توازن پیدا ہو جائے گا حکومت پنجاب نے کھادوں کی رسد کے پروگرام کو بہتر بنانے کیلئے بہت سے اقدامات کئے ہیں اور جہاں بھی کھاد کی کمی محسوس ہو وہاں کھاد فوراً پہنچا دی جاتی ہے تاکہ قیمتوں میں توازن برقرار رہے۔

اس کے علاوہ چھوٹے کاشتکاروں کو بارہ ہزار روپے تک بلا سود قرضہ بھی فراہم کیا

جاتا ہے تاکہ وہ آسانی سے کھاد خرید کر اپنی فصلوں میں استعمال کر سکیں۔

وباکش ادویات کی قیمتوں میں اضافہ کا سدباب

☆ 1514 میاں محمد اسحاق:۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) نجی ادارے کو منتقلی سے قبل اہم وباکش ادویات کی قیمتیں کیا تھیں۔

(ب) ان ادویات کی تقسیم کرنے والی کمپنیوں نے 1986ء کے لئے کن قیمتوں کا اعلان کیا ہے۔

(ج) قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ کے پیش نظر حکومت نے کیا اقدامات تجویز کئے ہیں۔

(د) کیا یہ امر واقع ہے کہ تقسیم کرنے والی ایجنسیوں کو غیر معمولی شرح سے منافع دیا جارہا ہے اور اگر ایسا ہے تو ایسے غیر معمولی شرح منافع کی نوعیت کیا ہے۔

(ہ) کیا قیمتوں میں بہت زیادہ اضافہ کے پیش نظر حکومت ایجنسیوں کی غیر معمولی شرح منافع کو کم کرنے کو تیار ہے؟

وزیر زراعت (چودھری عبدالغفور)

(الف) نجی ادارے کو منتقلی سے قبل اہم کرم کش ادویات کی قیمتیں لف ھذا جدول نمبر1 میں درج ہیں۔

(ب) نجی ادارے کی ان کمپنیوں کی 1986ء کیلئے اعلان کردہ قیمتوں کی طبع شدہ فہرست بطور جدول نمبر2 لف ہے۔

(ج) قومی زرعی پالیسی کے تحت درآمد کنندہ کمپنیاں اپنی کرم کش زہروں کی قیمتیں خود مقرر کرنے کی مجاز ہیں۔ تاہم حکومت ان قیمتوں کو محدود رکھنے کے لیئے مندرجہ ذیل اقدامات کر رہی ہے۔

(1) مارکیٹ میں صحت مند مقابلہ پیدا کرنے کیلئے حکومت زیادہ سے زیادہ فرموں کو رجسٹر کر رہی ہے۔ اور انکی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ کرم کش

زہروں کو عام استعمال کیلئے نہ صرف منظور کر رہی ہے بلکہ انکی درآمد کیلئے فراخدلانہ درآمدی لائسنس جاری کر رہی ہے۔

(2) حکومت ان کرم کش زہروں کی قیمت فروخت درآمدی قیمت (سی اینڈ ایف) سے صرف 50 تا 80 فیصد زائد مقرر کرنے کی اجازت دیتی ہے اس سلسلے میں ہردرآمد کنندہ کمپنی درآمدی ڈاکومنٹس محکمہ زراعت کو فراہم کرتی ہے اگر اور کسی کرم کش زہر کی قیمت فروخت درآمدی قیمت 80 فیصد سے زائد ہو تو اس کی درآمد پر دس فیصد سیل ٹیکس کی رعائت نہیں دی جاتی (3) وزارت زراعت میں پیسٹی سائیڈز پرائس مانیٹرنگ سیل کا قیام وفاقی حکومت کے زیر غور ہے۔

(4) محکمہ زراعت ہر سال کرم کش زہروں کی قیمتیں کتابی صورت میں چھپوا کر زمینداروں میں تقسیم کرتا ہے اور وسیع پیمانے پر اسکی تشہیر کی جاتی ہے نیز زمیندار حضرات کو تاکید کی جاتی ہے کہ اس سے زائد قیمت ہرگز ادا نہ کریں۔

(د) پرائیویٹ سیکٹر ہمیشہ مناسب منافع کی خاطر سرمایہ لگاتا ہے اور کاروبار کرتا ہے تاہم منافع کی شرح پر مختلف اقتصادی عوامل اثر انداز ہوتے رہتے ہیں اس ضمن میں بعض اوقات ان فرموں کو کچھ زائد اخراجات بابت باربرداری و برائے شٹنگ برائے اسٹاک بھی ادا کرنے پڑتے ہیں۔

وفاقی حکومت کرم کش زہروں کی قیمتوں کو مناسب سطح پر رکھنے کے لیئے درآمد کنندہ فرموں کو انکی سی اینڈ ایف قیمت پر صرف 80 فیصد تک مارک اپ کی اجازت دیتی ہے جس میں ان کے تمام اخراجات مثلاً (باربرداری' انشورنس کلیئرنگ و فارورڈنگ چارجز' رپورٹ چارجز' سرچارج (5 فیصد)' اقرا چارج (5 فیصد)' بنک کا سود' اخراجات پبلسٹی ٹیکنیکل سروسز' ڈیلرز کمیشن۔ لوکل ٹیکسز اور منافع شامل ہیں۔

(ہ) حکومت کرم کش زہروں کی قیمتوں پر مسلسل نظر رکھتی ہے اور درآمد کنندہ فرموں کو ان کی سی اینڈ ایف قیمت پر 80 سے زیادہ مارک اپ نہیں رکھنے دیتی نیز انتظامی احکامات کے ذریعے انکی قیمتیں کم نہیں کروا سکتی ہے۔ بہرحال انکے رسد اور تقسیم کے نظام کو بہتر بنایا جا رہا ہے سپلائی کے ذرائع کو بہتر بنانے کی کوشش کی جا رہی

ہے - مارکیٹ میں صحت مند مقابلہ پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جسکے مثبت اثرات ظاہر ہونا شروع ہو گئے ہیں - اور پتہ چلا ہے کہ ان دنوں بعض کرم کش زہریں کمپنیوں کی اعلان کردہ قیمتوں سے بھی کم قیمت پر مل رہی ہیں - اور مستقبل میں زہروں کی قیمتوں میں مزید کمی متوقع ہے -

ANNEXURE-I

COMPARATIVE PRICES OF PESTCIDES PER KG/LIT,IN THE PUNJAB FROM 1980 TO 1985

S. No.	Name of Pesticide	Prices of pesticides in Public sector before transfer to Private Sector	
		Subsidised price on 23.02.1980	Full Price after transfer on 24.02.1980
1	2	3	4
	FOR COTTON CROP		
	(A) INSECTICIDES		
	(I) PYRETHROIDS		
1	Ambush 10 EC	...	...
2	Cymbush 10 EC	...	...
3	Ripcerd 10 EC	...	...
4	Arrivo 10 EC	...	...
5	Polytrin-C 440 EC	...	...
6	Polytrin-C 220 ULV	...	...
7	Decis 2.5 EC	...	...
8	Danitol 10 EC	...	...
9	Nurelle 20 EC	...	...
10	Baythreid 050 S.L	...	...

11 Samicidin 20 KG	...	...
12 Mavrih 2 EC	...	...
13 Sherpa 5 E	...	...
(II) PHOSPHATIC CHLORINATED CARBONATE ETC.		
(a) Granulars		
1 Diaystor 10 G	4.35	15.18
2 Sevirex 10 G	4.35	13.50
3 Thimet 10 G	3.93	12.05
4 Temik 10 G	...	37.99
5 Dacamox 6 G		
(b) Powder's and E.C.S Phosphatic		
1 Anthie 25 KG	33.09	49.35
2 Azodrin 40 WCS	50.23	76.10
3 Gusathio 20 EC	25.88	74.65
4 Lebayaid 50 EC	14.30	21.55
5 Methriparathic n 50 EC	13.54	20.40
6 Malathion 40 EC	14.30	21.55
7 Metasytox 26 EC	32.78	49.75
8 Nuvacron 40 EC	50.23	74.75
9 Sumithion 50 EC	48.25	67.45
10 Zolone 35 EC	37.42	35.75
11 Zolone DT 41.25	26.28	39.25
12 Orthona 75 SP	28.85	154.88
13 Elasn 50 EC	47.60	70.80
14 Folidol 50 M	20.82	31.15
15 Dimecron 100 EC	66.08	130.82

16 DDT 25 EC	...	98.20
17 Ekalu, 25 EC	9.36	14.20
18 Celathion 50 EC	40.22	61.00
19 Roxion 50 EC	...	133.21
20 Perfekthion 40 EC	...	51.03
21 Piestathion 40 EC	12.53	18.90
22 Roger L-40	52.02	103.14
23 Cidial 50-L	...	...
24 Lersban 40 EC	...	...
25 Bidrin 85 WSC	...	...
26 Mipoin 50 WP	7.90	86.10
27 Acellie 50 EC	...	...
28 Pirimor 50 EC	...	...
29 Gurasrom 500 EC	...	...
30 Formanct 25 EC	...	...
31 Lannate 90 EC	...	...
32 Monitor 50 EC	...	...
33 Gesfid 24 EC	...	...
34 Nexiem 25 EC	...	...
35 Neragen 80 EC	24.37	36.45
36 Ofuvak 40 EC	53.95	80.25
37 Dimecron 100 EC	...	...
38 Tamaron 600 SL	66.06	130.82
39 Pheadrin 24 EC	...	...
40 Apadrin 40 EC	20.85	31.20
41 Cygon 40 EC	...	...

	(ii) CHLORINATED		
1	Thiodan 35 EC	35.61	54.05
2	Sialan 35 EC	...	...
	(iii) CARBONATE	...	...
1	Sevin 85 SP	22.03	50.10
2	Sevin 10 Dust	2.25	3.65
	(B) MITICIDES		
1	Ethion 40.6 EC	18.09	20.25
2	Akar 50 EC	...	...
3	Tedion V-18	13.45	20.25
4	Omite 57 EC	...	...
5	Kelthane-P-42	22.55	33.75
6	PLIETHRAN 50 wp	...	...
	FOR RICE CROP		
	(A) INSECTICIDES		
	FOR NURSERY		
1	B. H. G. 10 Per Dust	3.60	5.80
2	D. D. T. 10 Per Dust	2.84	4.50
3	Cotton Dust	3.16	5.00
	FOR CROP		
1.	Busudin 10G.	04.25	12.95
2.	Diazinon 10 G	04.25	12.95
3.	Furadan 3 G.	02.48	07.70
4.	Padan 4 G	02.20	06.80
5.	Biriane 10 G.	06.72	20.52

6. Lorabad 5 G	...	...
7. Sevidel 8/8	04.56	13.90
8. Sevidol 4/4	...	...
9. Padan 10 G.	03.51	13.20
10.Curaterr 1 G	...	...
FOR OTHER CROPS INSECTICIDES.		
1. Negos 100 BC	42.64	6350
2. D.D.V.P. 100 EC.	31.89	48.40
3. Diptrex 80 SP	22.76	34.05
4. Birlano 24 EC	34.42	54.31
5. Bnsudin 60 EC	35.98	53.60
6. Lebaycid 5 G	02.50	08.80
7. Thiodan 5 G	02.36	07.35
8. Fyfanan 57 EC	...	...
9. Oaties	14.00	21.15
10.Diazinon 60 EC	35.98	53.60
11.Antimucin-T	...	...
12.Phoavit 100 EC	...	...
13.Emmates 57 EC	...	...
14.Dieldria 20 EC	15.50	34.73
15.Reptachlor 32.1 EC	14.20	21.35
16.Endrin 19.05 EC	16.80	28.00
17.Sevin 10 G		
(C) FUNGICIDES FOR ALL CROPS		
1. Antrcaso 170 WP	25.80	38.55
2. Copper Oxyehlcride 30 WP	14.09	21.15

3. Dithane M-45	19.90	29.80	
4. Vitavax-200	72.96	108.36	
5. Boniato 50 WP	95.15	141.30	
6. Cobox 50 WP	...	...	
7. Peremez 50 WP	03.01	04	(old)
8. Daconil WP 75	...	...	
9. Dopain M-70	...	...	
10. Lire Manzeb 80 WP	...	...	
11. Saprol 19 EC	...	...	
12. Caplan 50 WP	...	...	
13. Rabcido 30 WP	...	...	
14. Cupravit 50 WP	14.07	21.15	
15. Bayleton WP 25	...	...	
16. Polyram Combi 80 WP	12.83	19.35	
17. Kaaumin 2 WP	...	...	
18. Qainolate 15-S	...	...	
19. Afugan 30 EC	...	...	
20. Trimileox Forte	...	...	
(D) REEDICIDES FOR ALL CROPS			
1. Gramoxone 20 EC	32.43	58.43	
2. Banvel 40.6 EC	65.38	97.20	
3. Dicuran MA-60	...	...	
4. Buctril M-60	...	...	
5. Arelon 70 WP	...	...	
6. Gexapax Combi	...	80.02	
7. Preimextra 500 PW	...	...	

8. Tribunil WP	...	...
9. Machete 60 EC	...	...
10.Satura 10 G	...	...
11.Stomp 330 E	...	...
12.Karmex 80 WP	...	...
13.DMA 6(69%) WP	...	...
14.Pillaraxone 20 EC	...	...
15.Dosanex 80 WP	...	...
16.Royal MH-30	...	...
(E) FUMIGANTS		
1. Phostoxin 56-T	100.64	152.15
2. Detia Gas-Ex-T	100.64	152.15
3. Methyl Bromide (Terabol)	...	...
4. Dowpon-M	...	...
(F) RODENTICIDES		
1. Zine Phosphid	14.26	21.45
2. Klerat Wax Blocks	...	...

پرنسپل ویٹرنری کالج لاہور کی غیر قانونی تعیناتی کی تحقیقات

☆ 1536 جناب طاہر احمد شاہ :- کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ویٹرنری کالج لاہور زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کا ایک حصہ ہے اور پرنسپل وٹرنری کالج لاہور کی تقرری کی میعاد موجودہ ایکٹ کے تحت دو سال ہے -

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ پرنسپل کی تقرری چانسلر کے حکم کے مطابق دو سال کے لئے نومبر 1982ء میں کی گئی تھی -

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرنسپل موصوف دو سال کی مدت پوری کرنے کے بعد مزید ڈیڑھ سال سے بغیر چانسلر یا سنڈیکیٹ کی منظوری کے کام کر رہے ہیں -

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بے ضابطگیاں کرنے پر متعلقہ افسران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر زراعت - (چودھری عبدالغفور)

(الف) وٹرنری کالج (بیطاری کالج) لاہور کا زرعی یونیورسٹی کے ساتھ نومبر - 1971ء میں الحاق ہوا تھا فرسٹ سٹیٹیوٹس (First Statutes) کے پیراگراف (4) 3 کے تحت پرنسپل کے عہدہ پر تقرری کی معیاد دو سال مقرر ہے - مگر اس میں تقرری کا طریق کار معین نہیں اور نہ ہی ایک شخص کی ایک سے زائد بار تعیناتی پر کوئی قدغن ہے -

(ب) عزت ماب گورنر پنجاب ر چانسلر صاحب کی منظور کردہ تقرری کی مدت نومبر 1984ء میں ختم ہوئی مگر چونکہ یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ اور سینٹ نے قواعد میں ترمیم تجویز کردی ہے جس کے تحت آیندہ پرنسپل کی آسامی پر تقرری سنڈیکیٹ کے دائرہ اختیار میں ہوگی اس لئے موجودہ آفیسر کی تقرری کی میعاد میں سنڈیکٹ نے تا حکم ثانی

توسیع کر دی ہے - تاہم عزت ماب چانسلر صاحب کی طرف سے جواب آنے پر اس معاملہ میں مزید کارروائی کی جائیگی -

(ج) یہ درست نہیں ہے - موجودہ پرنسپل کی مدت ملازمت میں توسیع سنڈیکیٹ نے اپنے اجلاس منعقدہ 13 دسمبر 1984ء میں منظور کی تھی -

(د) مندرجہ بالا جوابات سے عیاں ہے کہ اندریں بارہ کوئی بے ضابطگی نہیں ہوئی لہٰذا مزید کسی کارروائی کی گنجائش نہیں ہے -

ڈیزل پمپنگ سیٹ کی سب سڈی میں ضلع سیالکوٹ کو مستثنیٰ کرنے کی وجوہات -

☆ 1557 سید اقبال احمد :- کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

ڈیزل پمپنگ سیٹ کی سب سڈی کی تقسیم کے سلسلہ میں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کو مستثنیٰ کرنے کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر زراعت (چودھری عبدالغفور)

لفٹ اری گیشن سکیم کے تحت ابتدا صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع شامل تھے - سال 82-1981ء محکمہ پلاننگ اور ڈویلپمنٹ - حکومت پنجاب نے جاری اسکیم ایک تفصیلی اور تنقیدی جائزہ افادیت کیا جسکی بناء پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ 29 اضلاع میں سے 12 اضلاع جو کہ نہری ہیں اسکیم کے دائرہ عمل سے خارج کردیئے جائیں تاہم ضلع سیالکوٹ کے بارہ میں یہ فیصلہ ہوا کہ ماسوائے ڈسکہ اور سیالکوٹ کے وہ حصے جہاں نہری آبپاشی کی سہولت میسر ہے اس ضلع کو شامل رکھا جائے بنا بریں ڈسکہ اس وقت اس اسکیم کے دائرہ عمل میں شامل نہیں ہے-

ڈائریکٹر جنرل زراعت (توسیع) لاہور کے خلاف کارروائی کرنے کیلئے اقدامات

☆ 1599- میاں ریاض حشمت جنجوعہ :- کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان

فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈائریکٹر جنرل زراعت (توسیع) پنجاب لاہور نے اپنے ٹھیکیداروں کو پچاس ہزار روپے سے زائد ادائیگی کرتے وقت سینٹرل بورڈ آف ریونیو کی ہدایت کے مطابق تین فیصد انکم ٹیکس وضع نہ کیا اور یہ رقم علی الحساب 276261 روپے بنتی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ آڈیٹر جنرل کی رپورٹ کے مطابق مذکورہ کٹوتی نہ کئے جانے کی نشاندہی اپریل 1981ء میں کر دی گئی تھی لیکن مذکورہ رقم کی بازیابی کے لئے کوئی کارروائی نہیں کی گئی ہے اس کا کیا سبب ہے۔

(ج) کیا ڈائریکٹر جنرل مذکور کے خلاف سرکاری خزانہ کو نقصان اور ٹھیکداروں کو ناجائز مفاد پہنچانے کے ضمن میں کوئی کارروائی زیر غور ہے اگر نہیں تو اسکی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر زراعت۔ (چودھری عبدالغفور)

(الف) یہ درست ہے کہ 81-1980ء کے دوران فرموں کو ادائیگی کرتے وقت 50 ہزار روپے سے زیادہ رقم کی ادائیگی پر انکم ٹیکس وضع نہیں کیا گیا تھا۔ ناظم اعلیٰ زراعت (توسیع) کا دفتر نیا نیا قائم ہوا تھا اور اس دفتر میں انکم ٹیکس کی تازہ ہدایات موجود نہیں تھیں۔ تاہم سپلائرز کی فہرست اور ان کو ادا کی جانے والی رقوم کی تفصیل متعلقہ انکم ٹیکس آفیسر کو اس درخواست کے ساتھ فراہم کر دی گئی تھی کہ وہ انکم ٹیکس کی رقم وصول کر لیں۔ مراسلہ کی نقل لف ہذا ہے یہ تمام رجسٹرڈ فرمیں تھیں اور اس حالت میں انکم ٹیکس کی ادائیگی سے بچ نہیں سکتی تھیں بورڈ آف ریونیو کی جاری کردہ ہدایات کے مطابق 2٪ کے حساب سے کل رقم 276260 کے بجائے 187696 روپے ہوتی ہے۔ فرموں کو ادائیگی کی تفصیل پر مشتمل گوشوارہ لف ہذا ہے۔ چار فرموں سے مطلوبہ انکم ٹیکس کی وصولی ان کے دیگر بلوں کی رقم سے وضع کر کے محکمہ انکم ٹیکس کو ادا کر دی گئی تھی دو فرموں نے محکمہ انکم ٹیکس کے سرٹیفکیٹ پیش کر دیئے

تھے کہ انہوں نے محکمہ انکم ٹیکس کو ادائیگی کر دی ہے - باقی دو فوموں نے بھی سرٹیفکیٹ پیش کر دیئے تھے کہ انہوں نے بھی محکمہ انکم ٹیکس کو ٹیکس کی ادائیگی کر دی تھی -

(ب) یہ درست ہے کہ آڈٹ نے یہ بے قائدگی 1981ء میں معلوم کی تھی لیکن یہ درست نہیں کہ محکمہ نے انکم ٹیکس کی وصولی کے لئے کوشش نہیں کی - محکمہ نے پوری کوشش کی جسکے نتیجہ میں گورنمنٹ کی رقم وصول ہو سکی -

(ج) ناظم اعلیٰ زراعت (توسیع) نے سپلائرز کی کوئی ناجائز طرفداری نہیں کی - اور نہ ہی حکومت کو اس سے کوئی نقصان ہوا - یہ نظر اندازی بھی صرف اس حقیقت کے پیش نظر ہوئی کہ دفتر میں تازہ ہدایات موجود نہ تھیں -

No 18930-32/P.L.ADGA) E)/A sc:
DIRECTORATE GENERAL AGRICULTURE
EXTENSION (PUNJAB), LAHORE.
Dated The 24th September 1980.

To,

1. The Income Tax Officer, Lahore
2. the Income Tax Officer, Rawalpindi.
3. the Income Tax Officer , Karchi.

Subject:- Collection of Income Tax.

MEMORANDUM

It is to inform you that payments on account of the purchase of pesticides/formulation charges have been made to the following firms:-

S. No.	Name of firm	Amount Rs.	Cheque No. and Date
1.	M/s Ittehad Pesticides, Kala Shah Kaku	24,89,000	05939/591301 Dt. 7.2.1979
2.	M/s Pesticides Formulation Industry Ferozepur Road, Lahore	71,750	05939/591302 Dt. 3.3.1979
3.	M/s Ittehad Pesticides, Kala Shah Kaku	23,64,860	05939/591303 Dt 3.3.1979
4.	Al Madina Goods Transport Company, Karachi	4,16,338.20	05930/591304 Dt 4.3.1979
5.	_ditto_	67,450	05939/591305 Dt 31.3.1979
6.	M/s Three Stars Goods Transport, O/s Sheranwala, Lahore	48.944	05939/591306 Dt 31.3.1979

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

۵۳۱

7.	M/s Pesticides Formulation Industry, Ferozepur Road, Lahore	3,43,520	05939/591307 Dt 17.4.1970
8.	M/s Agro Chemical Ltd., Karachi	1,31,080	05939/591308 Dt 31.5.1979
9.	M/s Pesticides Formulation Industry, Ferozepur Road, Lahore	1,08,480	05939/591309 Dt 10.6.1979
10.	M/s Ittehad Pesticides Kala Shah Kaku	1,46,188.50	05039/591310 Dt 10.6.1979
11.	M/s Three Stars Goods Transport, O/s Sheranwala, Lahore	82.915	05939/591311 Dt 5.8.1979
12.	M/s Agro Chemical, Karachi	8,34,390	05939/591312 Dt 5.8.1979
13.	M/s Farms Chemical Ltd., Karachi	61,436.25	05939/591313 Dt 5.8.1979
14.	M/s Pesticides Formulation, Industry, Ferozepur Road, Lahore	85,880	05939/591314 Dt 11.8.1979
15.	M/s Granulars Ltd., Lahore	16,89,930	05939/591315 Dt 11.8.1979
16.	M/s National Insecticides Company Ltd., Karachi	2,35,680	05939/591317
17.	-ditto-	1,61,440	05939/591319 Dt 13.2.1980
18.	M/s Three Stars Goods, O/s Sheranwala, Lahore	3,450	05939/591324 Dt 5.8.1980

Sd /-
Assistant Director (A and A)
For Director General Agriculture (Ext.) Punjab, Lahore

Serial No.	Name of Parties Concerned	Cheque No.	Amount Rs.		Income Tax deducted Rs.	Date on Which payment made
1	2	3	4	5	6	7
1.	M/s.Ittehad Chemicals Kala Shah Kaku	591301	24,89,000	52,05,688,51	1,04,113,77	16.5.1985
2.	Ditto	591303	2364,860			
3.	Ditto	591310	1,46,188,51			
4.	Ditto		2,05,640			
5.	M/s Pesticides formulation, Lahore	591302	71,750	609,630	12,192.60	He has obtained a certificate from the Income Tax Department that he has cleared the amount of Income Tax for the Year 1977-78, 1978-79, 1979-80,

						1980-81, 1981-82 and 1982-83.
6.	Ditto	591307	3,43,520			
7.	Ditto	591309	1,08,480			
8.	Ditto	591314	85,880			
9.	M/s.Al-Madina Transport Co. Karachi	591304	4,16,338.20	4,83,788.20	10,074.30	16.5.1983
10.	Ditto	591305	67,450			
11.	M/s.Three Star Goods Transport Co., Lahore	591306 Dt 31.3.1979	48,994	1,32,350	1,658.30	21.4.1986
12.	Ditto	591311 Dt 5.8.79	82,915			
13.	Ditto	591324	3,450			
14.	M/s.Agro Chemicals Ltd. Karachi	591312	8,34,390	16,687.80		The firm produced a certificate from Income Tax Deptt. that payment has been

						made by the firm.
15.	M/s National Inseticides Co. Karachi	591317	161440.80	3,97,120.80	7942.40	15.4.1986. The firm produced a certificate that Income Tax has been paid to the Income Tax Department. Verification is awaited.
16.	Ditto	591319	2,35,680.00			
17.	M/s Farm Chemical Karachi	591313	61,436.25	1,229.00	15.4.1986	
18.	M/s Granulars Limited, Lahore	591315	16,89,930.00	33,798.60	33798.00	15.4.1986
		Total			1,87,696.77	

کیڑے مار ادویات کی رقوم سرکاری خزانہ میں تاخیر سے جمع کروانے کی تحقیقات

☆ 1600 میاں ریاض حشمت جنجوعہ :- کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ درست ہے کہ آڈیٹر جنرل کی رپورٹ کے مطابق محکمہ زراعت پنجاب کو اکتوبر 1978ء سے دسمبر 1980ء تک کیڑے مار ادویہ وغیرہ کی فروخت سے تقریباً 87855424 روپیہ آمدنی ہوئی مگر محکمہ کی جانب سے مذکورہ رقم کو داخل خزانہ کرنے میں نہایت تاخیر کی گئی جو کہ عارضی غبن کے مترادف تھی -

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کی جانب سے اس تشویشناک صورت حال کے تدارک کے لئے کیا لائحہ عمل مرتب کیا گیا ہے مزید براں سٹیٹ بنک کی موجودہ شرح کے مطابق وصولی رقم اور سرکاری خزانہ میں ادخال کی درمیانی مدت کا سود کیا بنتا ہے - تاخیر کے ذمہ دار حکام کے نام اور عہدے کیا ہیں ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے - نیز دسمبر 1980ء کے بعد آمدنی داخل خزانہ کرنے میں حسب سابق تاخیر روا رکھی گئی ہے یا نہیں ؟

وزیر زراعت (چودھری عبدالغفور)

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت نے اکتوبر 1978ء سے دسمبر 1980ء تک مبلغ 8 کروڑ 78 لاکھ - 55 ہزار - چار سو چوبیس روپے کرم کش ادویات کی فروخت سے وصول کئے لیکن یہ درست نہیں ہے کہ یہ رقم پرسنل لیجر اکاونٹ میں بہت تاخیر سے جمع کرائی گئی پنجاب میں کرم کش ادویات کے تقسیم کنندگان میں جو کرم کش ادویات حاصل کی ان کی قیمت اور محکمہ کے اہلکاروں نے جو ادویات فروخت کیں ان قیمت کے بنک ڈرافٹ کی تفصیل پر مشتمل ایک گوشوارہ لف ہذا ہے - گوشوارہ کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ بیشتر بنک ڈرافٹ وصولی کے روز ہی یا پھر 7 سے 15 یوم کے اندر اندر اکاؤنٹ میں جمع کرا دیئے گئے تھے تاہم بعض بنک ڈرافٹ جو اندرون

صوبہ سے متعلقہ دفاتر تک ترسیل کے مراحل سے ہوتے ہوئے موصول ہوئے ایک تا دو ماہ میں جمع کرائے گئے یہ حقیقت مزید واضح ہو جاتی ہے کہ کرم کش ادویات کی فروخت سے حاصل ہونے والی رقم ہمیشہ بنک ڈرافٹس کے ذریعہ ہی وصول کی جاتی رہی ہے اور انہیں کبھی کیش نہیں کرایا گیا اور براہ راست ہی پرسنل لیجر اکاونٹ میں جمع کرایا جاتا رہا ہے لہٰذا خرد برد کا سوال پیدا نہیں ہوتا لہٰذا گورنمنٹ کو کسی قسم کا نقصان نہیں ہوا - ضابطہ کی رو سے کسی افسر یا اہلکار پر نقصان کی ذمہ داری عاید نہیں ہوتی ان کے خلاف کسی تادیبی کارروائی کا جواز نہیں ہے دسمبر 1980ء کے بعد سے تمام بنک ڈرافٹ تاریخ اجراء سے 7 تا 15 یوم کے اندر جمع کرائے جاتے رہے ہیں -

گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا۔

دھان کی ممنوعہ اقسام کی کاشت پر پابندی

☆ 1690 حاجی سردار خان :- کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) حکومت نے دہان کی کونسی اقسام کی کاشت ممنوعہ قرار دے رکھی ہے اس کی تفصیل کیا ہے -

(ب) کیا یہ صحیح ہے کہ ممنوعہ اقسام کی کاشت روکنے کے لئے حکومت بعض اضلاع میں دفعہ 144 نافذ کرتی رہی ہے - لیکن اس کے باوجود ممنوعہ اقسام کی کاشت بند نہیں ہوئی -

(ج) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ یہ ممنوعہ اقسام باسمتی چاول میں ملاوٹ کا باعث بنتی ہے -

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نے ایسی کوئی پالیسی وضع کی ہے جس کی رو سے دھان کی ممنوعہ اقسام کی کاشت کو مکمل طور پر روکا جاسکے -؟

وزیر زراعت (چودھری عبدالغفور)

☆ گوشوارہ آخر میں ملاحظہ فرمائیں -

(الف) دھان کی جن اقسام کی کاشت ممنوع قرار دی گئی ہیں - وہ یہ ہیں - مشکن- پلمن - سٹھی - ہنسراج (باڑہ) - پی کے 177 - پی کے 178 - کے 196 - نیاب (اری) 9 - کشمیر باسمتی کی کاشت ممنوع ہے - ان اقسام کی کاشت اس لئے ممنوع قرار دی گئی ہے کہ اس سے دھان کی فصل میں بیماری پھیلتی ہے اور کیڑے مکوڑوں کا حملہ زیادہ ہوتا ہے -

(ب) یہ درست ہے کہ بعض اضلاع میں ممنوعہ اقسام کی کاشت کو روکنے کے لئے دفعہ 144 نافذ کی جاتی رہی ہے - تاہم محکمہ زراعت زیادہ تر نصیحت اور ترغیب سے کام لے کر ممنوعہ اقسام کی کاشت کو روکنے کی کوشش کرتا ہے - ممنوعہ اقسام کی کاشت یکسر بند نہ ہونے کی وجہ سے اقتصادی عوامل ہیں - چونکہ چاول کے تاجران ایسی اقسام کی کاشتکاروں کو بہتر قیمت ادا کر کے حوصلہ افزائی کرتے ہیں -

(ج) یہ بات حکومت کے علم میں ہے کہ ایک ممنوعہ قسم نیاب (اری-9) باسمتی میں ملاوٹ کا باعث بنتی ہے چاول کی خرید کا کام رائس ایکسپورٹ کارپوریشن کے پاس ہے جو محکمہ خوراک پنجاب کے ساتھ مل کر کام کرتی ہے - رائس ایکسپورٹ کارپوریشن اپنے مقرر کردہ گریڈ کے مطابق چاول خریدتی ہے اگر مقررہ حد سے زیادہ ملاوٹ ہو تو چاول نہیں خریدا جاتا - باسمتی چاول میں 5 فیصد بڑھیا اور 5 فیصد موٹے چاول کی ملاوٹ کی حد مقرر ہے - اس سے اوپر ہو تو کٹوتی ہوتی ہے - اور اگر ملاوٹ 15 فیصد سے زیادہ ہو تو چاول کی خرید روک دی جاتی ہے -

(د) چاول کی خرید و فروخت پر مرکزی حکومت (Commerce Ministry) اور اس کے تحت رائس ایکسپورٹ کارپوریشن کی اجارہ داری ہے - اگر منظور شدہ اقسام یعنی باسمتی اری چھ اور کے ایس 282 کی قیمت کم رکھی جائے اور ممنوعہ اقسام کی قیمت تاجر لوگ زیادہ ادا کریں تو ممنوعہ اقسام کی کاشت روکنا ناممکن ہے۔ حکومت پنجاب مرکز پر زور دیتی رہی ہے کہ منظور شدہ اقسام کی قیمت اتنی بڑھائی جائے کہ ممنوعہ اقسام کی کاشت غیر منافع بخش ہو جائے۔

اب اجارہ داری کی سکیم ختم ہو گئی ہے اور چاول کی خرید و فروخت کھلی منڈی

ہو رہی ہے۔ علاوہ ازیں کاشتکاروں کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے گزشتہ سال باسمتی مونجی کی قیمت 93 روپے فی 40 کلوگرام سے بڑھا کر 103 روپے کر دی تھی اس سال قیمت میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا ہے اور اب باسمتی مونجی کی قیمت 130 روپے فی 40 کلوگرام ہو گئی ہے اسی طرح کے ایس 282 قسم مونجی کی قیمت 60 روپے سے بڑھا کر 63 روپے فی 40 کلوگرام کر دی ہے۔

ان تمام اقدامات کے نتیجہ میں ممنوعہ اقسام کی کاشت کی یقیناً حوصلہ شکنی ہو گی اور ان کی کاشت میں کمی واقع ہو جائے گی۔

بلڈوزروں کے کرایہ میں اضافہ کی وجوہات

☆ 1825۔ بیگم شاہدہ ملک۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت زمینداروں سے بلڈوزروں کا کرایہ 154 روپیہ فی گھنٹہ وصول کر رہا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ زراعت نے محض پنجاب میں بلڈوزروں کا کرایہ 106 روپیہ فی گھنٹہ سے بڑھا کر 154 روپے فی گھنٹہ کر دیا ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت زمینداروں کی حوصلہ افزائی کی خاطر انھیں زیادہ سے زیادہ سہولتیں پہنچانے میں دلچسپی رکھتی ہے نیز یہ کہ پاکستان کہ باقی تمام صوبوں میں بلڈوزر کا کرایہ زمیندار سے 106 روپیہ فی گھنٹہ کی بجائے 154 روپے فی گھنٹہ وصول کیا جاتا ہے۔

(د) اگر جزو ھائے بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت زائد کرایہ وصول نہ کرنے پر نظر ثانی کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس ناانصافی کی کیا وجوھات ہیں؟

وزیر زراعت (چودھری عبدالغفور)

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے نومبر 1985ء سے کماٹسو بلڈوزر

ماڈل 40- ڈی کا کرایہ -/106 روپے فی گھنٹہ سے بڑھا کر -/154 روپے فی گھنٹہ کر دیا ہے -

(ج) یہ درست ہے کہ حکومت زمینداروں کی حوصلہ افزائی کی خاطر انھیں زیادہ سے زیادہ سہولتیں بہم پہنچانے کے حوصلہ افزائی کرتی ہے - چنانچہ بلڈوزروں کے کرایہ میں نہری علاقوں میں 20 تا 40 فیصد سبسڈی اور بارانی علاقوں میں 35 تا 55 فیصد سبسڈی دی جاتی ہے - کماٹسو بلڈوزر ماڈل 40 - ڈی صوبہ سرحد میں بھی ہے - جہاں پر بارانی علاقوں کے لیئے کرایہ -/101 فی گھنٹہ وصول کیا جاتا ہے - جبکہ پنجاب میں -/125 روپے وصول کیا جاتا ہے۔

(د) جی ہاں حکومت پنجاب بلڈوزروں کے کرایہ میں تخفیف کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے - جیسا کہ میں نے پنجاب اسمبلی کے گزشتہ اجلاس میں یہ بتایا تھا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے ہدایت فرمائی ہے کہ بلڈوزروں کے کرایہ پر نظر ثانی کی جائے مزید براں اس معاملے پر قائمہ کمیٹی برائے زراعت ' پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ کے اجلاس مورخہ 11 نومبر 1986ء اور 19 نومبر 1986ء میں غور ہوا اور کچھ سفارشات مرتب کی گئی ہیں یہ سفارشات جلد ہی صوبائی کابینہ کو برائے غور و فیصلہ پیش کی جا رہی ہیں -

ضلع خوشاب میں محکمہ زراعت کی جانب سے سپرے مشین سپلائی کرنے کے لئے اقدامات

☆ 1861 بیگم شاہدہ ملک - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قبل ازیں محکمہ زراعت علاقہ سون ضلع خوشاب میں سپرے مشین آدھی قیمت پر سپلائی کیا کرتا تھا - مگر اب ایسا نہیں کیا جاتا -

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وادی سون ایک پہاڑی و بارانی علاقہ ہے اور یہاں کے عوام کو یہاں کی جغرافیائی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ سہولتیں بہم پہنچانا محکمہ زراعت کا فرض ہے -

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ علاقہ کے عوام کو سپرے مشینیں ارزاں نرخوں پر سپلائی کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں۔؟

وزیر زراعت (چودھری عبدالغفور)

(الف) محکمہ زراعت ضلع سرگودھا بشمول خوشاب میں دستی سپرے مشین 50 فیصد رعایت پر اور پاور مشینیں 33 فیصد پر مہیا کرتا ہے اور اب بھی کر رہا ہے۔ ضلع خوشاب میں دی گئی رعایتی قیمت پر مہیا کی گئی مشینوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

سال	ضلع سرگودہا بشمول خوشاب میں سپلائی کی گئی مشینوں کی تعداد	
	دستی مشینیں	پاور مشینیں
1976-77	450	70
1977-78	2050	160
1979-80	272	24
1980-81	427	60
1981-82	716	40
1982-83	660	60
1983-84	600	27
میزان	5175	441
	صرف ضلع خوشاب میں	
1984-85	8	5
1985-86	18	10
1986-87	15	6
میزان	41	21

(ب) یہ درست ہے کہ وادی سون ایک پہاڑی اور بارانی علاقہ ہے یہاں کے مخصوص حالات کے پیش نظر محکمہ زراعت نے یہاں کے عوام کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں پہنچانے کے لئے کئی ایک منصوبہ جات شروع کر رکھے ہیں مثلاً کٹاؤ بہاؤ سے تحفظ اراضی پشتے بنانا اور ندی نالوں کے کناروں کو مستحکم کرنا قابل کاشت اراضی کی اصلاح جنگلات لگانا چراگاہوں کی اصلاح بند تعمیر کرنا وغیرہ اس سکیم پر 86-1985ء سے عمل درآمد ہو رہا ہے اور ترقیاتی کاموں پر 10 لاکھ روپے خرچ کیئے گئے اور 87-1986ء کیلئے 15 لاکھ روپے مختص کیے گئے جبکہ اس پر کل 2 کروڑ 70 لاکھ روپے خرچہ ہوگا۔

نیز پھلوں کی پیداوار بڑھانے کیلئے 83-1982ء میں ایک منصوبہ پر کام شروع کیا گیا جسکی کامیابی کے بعد دو نئے منصوبہ جات 85-1984ء میں شروع کیے گئے جن کے تحت وادی میں زعفران کی کاشت کو بھی فروغ دیتا ہے - علاوہ ازیں شہد کی مکھیوں کی افزائش کیلئے 85-1984ء میں ایک سکیم کا اجراء کیا گیا - وادی سون میں سبزیوں کے فروغ کے لیے 79-1978 میں تحقیق شروع کی گئی جس کے نتیجہ میں آلو مولی ٹماٹر اور تربوز کی کامیاب اگیتی کاشت سے یہاں کے کاشتکار زیادہ منافع حاصل کر رہے ہیں -

(ج) حکومت آئندہ بھی صوبہ کے کاشتکاروں کو سپرے مشینیں ارزاں نرخوں پر سپلائی کرتے وقت اس علاقے کے کاشتکاروں کو ہرگز نظرانداز نہیں کریگی -

راولپنڈی ڈویژن کے علاقے میں گندم کے بیج کی فراہمی -

☆ 1903 خان غلام سرور خان - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ سیڈ کارپوریشن ہر سال گندم کا بنیادی بیج بارانی علاقے

کے کاشتکاروں کو مہیا کرتی ہے اور خریدتی بھی ہے۔
(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ گندم کا بنیادی بیج راولپنڈی ڈویژن کے بارانی علاقے میں بھی تقسیم کیا جاتا تھا۔ مگر اب یہ سہولت ختم کی جارہی ہے۔
(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت راولپنڈی ڈویژن کے زمینداروں کو بھی حسب سابق یہ سہولت دینے کو تیار ہے اگر نہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت (چودھری عبدالغفور)

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ پنجاب سیڈ کارپوریشن ہر سال گندم کا بنیادی بیج بارانی علاقے کے کاشتکاروں کو مہیا بھی کرتی ہے اور خریدتی بھی ہے۔
(ب) یہ بھی درست ہے کہ گندم کا بنیادی بیج راولپنڈی ڈویژن کے بارانی علاقوں میں بھی تقسیم کیا جاتا تھا۔ مگر یہ درست نہیں ہے کہ یہ سہولت ختم کی جارہی ہے بلکہ یہ جاری رہے گی۔
(ج) پنجاب سیڈ کارپوریشن حسب سابق یہ سہولت جاری رکھے گی۔

تحصیل پسرور میں ٹربائینوں کی تعمیر

☆ 1915 ڈاکٹر شیلا بی چارلس۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں ٹربائینوں کی تعمیر کی منظوری ہو چکی ہے۔
(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ تعمیر کی منظوری کے باوجود تا حال محکمہ نے کام شروع نہیں کرایا۔
(ج) اگر جزو ھائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت تحصیل پسرور میں فی الفور ٹربائینیں تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں۔؟

وزیر زراعت (چودھری عبدالغفور)
(الف) جی نہیں - تاہم تحصیل پسرور میں ٹربائینوں کی تنصیب کے متعلق وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت کے مطابق ایک سکیم تیار کی گئی ہے - جو حکومت کے زیر غور ہے -
(ب) جی نہیں - مذکورہ سکیم ابھی تک منظور نہیں ہوئی -
(ج) جی نہیں - مذکورہ سکیم منظوری کے آخری مراحل میں ہے - حسب فیصلہ مجاز کمیٹی ٹربائینوں کی تنصیب کیلئے ایک تفصیلی سروے کے مطابق ایسے رقبہ جات کی نشان دہی کی گئی ہے - جہاں مناسب پانی وافر مقدار میں میسر ہے - مجاز کمیٹی کی حتمی منظوری کے بعد ہی 88-1987ء میں سکیم پر عملدرآمد ہو گا-

محکمہ زراعت کی جانب سے زمینداروں کی فلاح و بہبود کی تفصیلات

☆ 1979 میاں افضل حیات - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -
(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ زمینداروں کو بیج سیڈ کارپوریشن کی طرف سے سپلائی کیا جاتا ہے -
(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ کھاد اور سپرے مختلف پرائیویٹ سیکٹر کی طرف سے زمینداروں کو مہیا کیا جا رہا ہے -
(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ زراعت زمینداروں کی فلاح و بہبود کے لئے کون سے کام سرانجام دے رہا ہے تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے -
وزیر زراعت (چودھری عبدالغفور)
(الف) جی ہاں - یہ حقیقت ہے - پنجاب سیڈ کارپوریشن بھی محکمہ زراعت کا ہی حصہ ہے کارپوریشن زیادہ پیداواری صلاحیت کا حامل بیج شعبہ زرعی تحقیق سے حاصل کرتا ہے پھر تصدیق شدہ معیاری بیج بڑی مقدار میں تجارتی پیمانے پر کاشتکاروں تک بہم

پہنچاتا ہے کپاس، گندم، دھان اور چنا کی فصلات کے بیج کی فروخت اپنے ڈیلروں زرعی ترقیاتی کارپوریشن اور زرعی توسیع کے کارکنوں کے زریعے ہوتی ہے۔

(ب) جی ہاں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ کھاد اور سپرے مختلف پرائیویٹ سیکٹرز کی طرف سے بھی زمینداروں کو مہیا کیا جا رہا ہے لیکن یہ کام صرف نجی شعبہ کے پاس ہی نہیں۔ بلکہ پنجاب زرعی ترقیاتی و سپلائی کارپوریشن جو کہ محکمہ زراعت پنجاب ہی کا ایک شعبہ ہے درآمد شدہ فاسفورس اور پوٹاش کا 23 فیصد اور درآمد یوریا کا 34 فیصد حصہ اور جپسم کو فروخت کرتی ہے۔ اس طرح اگرچہ کرم کش ادویات کی درآمد اور تقسیم نجی شعبے کے اداروں کے سپرد ہے۔ پھر بھی صوبائی محکمہ زراعت کرم کش ادویات کی فراہمی (سپلائی لائن) کا بندوبست نجی اداروں کے قریبی تعاون سے کرتا ہے تاکہ کسان کی ضروریات بر وقت پوری ہو سکیں۔ نیز صوبائی محکمہ زراعت توسیعی سروس کے ذریعے کپاس کے کاشتکاروں خصوصاً چھوٹے اور درمیانے کاشتکاروں کو ہر سال پاور اور دستی سپریئرز مہیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ فصلوں کی بیماریوں کا انسداد کر سکیں۔ 85-1984ء سے 87-1986 تک 20559 ہینڈ سپریئرز اور 8486 پاور سپریئرز بالترتیب 50 فیصد اور 33 فیصد رعایت کی بنیاد پر تقسیم کئے جا چکے ہیں اور اب تک تقسیم ہونے والے سپریئرز کی کل قیمت 38185554 روپے بنتی ہے۔

(ج) محکمہ زراعت کاشتکاروں کے لئے مندرجہ ذیل تمام پیداواری عناصر اور عوامل کو منظم طریقے سے بروئے کار لا رہا ہے۔

1۔ زمین کی ڈویلپمنٹ ر ہمواری زمین اور بنجر زمینوں کی آباد کاری ان مقاصد کیلئے کرایہ پر مشینری کی دستیابی۔

2۔ فصل اور موسم کے مطابق آبپاشی کی ضروریات کی تشہیر۔

3۔ ذرائع آبپاشی کو بہتر بنانا اور ذرائع مہیا کرنا مثلاً ٹیوب ویلوں کی تنصیب وغیرہ۔

4۔ فصلوں کی زیادہ پیداوار والی ترقی دادہ اقسام پیدا کرنا۔ جس میں فصلات، پھل، سبزیوں اور دیگر زرعی ٹیکنالوجی پر بھی تحقیق شامل ہے۔

5۔ جدید زرعی تحقیق کی کاشتکاروں تک منتقلی۔

6 - کاشتکاروں کو فصل کی کٹائی، گہائی وغیرہ کیلئے کرایہ پر مشینری کی دستیابی
7 - فصل کی برداشت کے بعد منڈیوں میں کاشتکاروں کے حقوق کی نگہداشت -

محکمہ تحفظ اراضیات کی جانب سے جہلم اور چکوال کے متاثرین کی امدادی شرح

☆ 1982 سردار غلام عباس - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ جہلم اور چکوال کے اضلاع میں زمین کے کٹاؤ کو بچانے کے لئے محکمہ تحفظ اراضیات (soil conservation) زمینداروں کو امداد دیتا ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اسوقت محکمہ کی طرف سے زمینداروں کو کس شرح سے امداد دی جا رہی ہے اور رواں مالی سال میں چکوال اور جہلم کے اضلاع میں الگ الگ کس شرح سے اور کتنی امداد دی گئی؟

وزیر زراعت - (چودھری عبدالغفور)

(الف) یہ درست ہے -

(ب) زمین کو کٹاؤ سے بچانے کے لئے کاشت کاروں کو مندرجہ ذیل شرح سے امداد دی جا رہی ہے -

(1) تحفظ اراضی کے لئے پشتے بنانا - ندی نالوں کے کنارے مستحکم کرنا - تالابوں کی اصلاح و دیگر کام ماسوائے جنگل بانی 50 فیصد

(2) نجی رقبہ میں جنگل بانی کا کام - 100 فیصد اس سلسلے میں رواں مالی سال کے دوران ضلع چکوال میں ماہ نومبر تک 144194 روپے کی مالی امداد دی جا چکی ہے جبکہ سال 87-1986ء کا ہدف ساڑھے پانچ لاکھ روپے ہے اور ضلع جہلم میں ماہ نومبر تک 231595 روپے کی مالی امداد دی جا چکی ہے - جبکہ سال 87-1986ء کا ہدف تین لاکھ روپے ہے -

(3) اس کے علاوہ ضلع جہلم کے علاقہ سوہاوہ میں ایک خصوصی پراجیکٹ ایشین ترقیاتی بینک کی امداد سے چل رہا ہے - جس کے تحت تحفظ اراضیات کے کاموں کے لئے 100 فیصد مالی امداد دی جاتی ہے جبکہ 87-1986ء کا ہدف 60 لاکھ روپے ہے -

(4) علاوہ ازیں شعبہ تحفظ اراضیات اصلاح اراضی - کھنڈر شدہ کی بازیابی اور بند وغیرہ بنانے کے لئے بلڈوزر 35 فیصد رعائتی نرخ پر مہیا کرتا ہے - نیز ایشین ترقیاتی بنک کے امدادی پراجیکٹ کے تحت علاقہ سوہاوہ ضلع جہلم میں کاشتکاروں کو ٹریکٹر بھی 75 فیصد رعائتی کرایہ پر دیئے جاتے ہیں -

بلڈوزروں کے کرایہ کی رعایت کی صورت میں ماہ نومبر تک ضلع چکوال میں 16 لاکھ روپے اور ضلع جہلم میں 468882 روپے کی امداد دی گئی - نیز ضلع جہلم میں ٹریکٹروں کے کرایہ میں رعایت کی صورت میں 304560 روپے کی امداد دی گئی -

باغ جناح لاہور کے گرد لوہے کے جنگلوں پر خرچ آنے والی رقوم کی تفصیلات

☆ 2201 جناب سجاد احمد چیمہ - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ باغ جناح لاہور کے ارد گرد جو دیوار تھی اسے گرا کر لوہے کا جنگلہ لگا دیا گیا ہے حالانکہ دیوار کی حالت خراب نہیں تھی -

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ جنگلہ ایک دفعہ لگا کر توڑا گیا اور پھر دوبارہ بنوایا گیا -

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ دیوار توڑنے پہلا جنگلہ لگانے اور دوسرا جنگلہ لگانے پر کتنی رقم خرچ ہوئی تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائی جائے اور تمام کام کس ٹھیکیدار نے کیا؟

وزیر زراعت (چودھری عبدالغفور)

(الف) یہ درست ہے کہ باغ جناح لاہور کے ارد گرد جو دیوار تھی اسے گرا کر لوہے کا جنگلہ لگا دیا گیا ہے - دیوار کی حالت ٹھیک نہیں تھی ویسے بھی باغ کی خوبصورتی کو اجاگر کرنے کے لئے ضروری سمجھا گیا۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ مذکورہ جنگلہ ایک دفعہ لگا کر توڑا گیا اور پھر دوبارہ بنوایا گیا۔

(ج) 1- دیوار توڑنے پر خرچہ (990853) روپے۔

2- جنگلہ لگانے پر خرچ (2390025-47) روپے آیا - جنگلہ لگانے کا کام جہانگیر ٹریڈنگ کمپنی نے کیا جس کے پروپرائٹر کا نام محمد جہانگیر ہے۔

بنجر زمینوں کی آباد کاری

☆ 2244 چودھری اصغر علی گجر - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ پنجاب لینڈ یوٹیلائزیشن اتھارٹی جس کو حکومت نے جون 1980ء میں بنجر زمینوں کی آبادی کا کام سونپا تھا' نے گزشتہ پانچ سالوں میں کتنی بنجر زمین کی آباد کاری کی؟

وزیر زراعت (چودھری عبدالغفور)

31-12-86 تک 850 ٹیوب ویل لگائے - جن سے 150500 ایکڑ اراضی آباد کی جا چکی ہے

ماہ جون 1987ء تک 350 ٹیوب ویل اور لگ جائیں گے اور 16500 ایکڑ مزید بنجر زمین زیر کاشت آجائے گی۔

ٹیوب ویلوں کی الاٹمنٹ

☆ 2245 - چودھری اصغر علی گجر - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب لینڈ یوٹیلائزیشن اتھارٹی محکمہ مال کا خاصا پرانا ریکارڈ استعمال کر رہی ہے۔
(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ پرانے ریکارڈ کے مطابق ان بنجر زمینوں کو ٹیوب ویل الاٹ کر دیئے جاتے ہیں جو کہ حقیقتاً اصل ریکارڈ کے مطابق زرعی زمینیں بن چکی ہیں اور اس طرح بنجر زمین کی آباد کاری کی بجائے پہلے سے ہی زرعی زمینوں پر ٹیوب ویل الاٹ کر دیئے جاتے ہیں۔
(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہو تو ایسا کیوں ہو رہا ہے؟

وزیر زراعت (چودھری عبدالغفور)

(الف) سروے سے پہلے متعلقہ تحصیل کے اسسٹنٹ کمشنر سے ریونیو ریکارڈ حاصل کر کے علاقہ کا سروے کیا جاتا ہے۔ سروے کے دوران ریکارڈ کی پڑتال کی جاتی ہے اور جو بھی صورت حال سامنے آتی ہے۔ وہ ہی منصوبہ بنانے میں استعمال کی جاتی ہے۔
(ب) ایسا نہیں ہے۔ بلکہ متعلقہ پراجیکٹ ڈائریکٹر موقع ملاحظہ کرنے کے بعد بنجر زمین میں ہی ٹیوب ویل لگواتے ہیں۔
(ج) مندرجہ بالا جوابات کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔

بورنگ فیس کی وصولی کی تفصیلات

☆ 2369 - سردار غلام عباس خان - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔
زرعی انجینئرنگ کا شعبہ زمینداروں سے زرعی مقاصد کے لئے کس ریٹ پر بورنگ فیس وصول کرتا ہے کیا موجودہ شرح پچھلے سال سے کم ہے یا زیادہ اور اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت (چودھری عبدالغفور)

محکمہ زراعت کا شعبہ زرعی انجنیئرنگ زمینداروں سے زرعی مقاصد کے لئے ہینڈ بورنگ پلانٹ (Hand boring plant) اور پاور رگ پلانٹ

(Power Rig Plant) کی فیس مندرجہ ذیل شرح سے وصول کرتا ہے۔

(الف) ہینڈ بورنگ پلانٹ (Hand Boring Plant) بورنگ ریٹ فی فٹ

7"	5 روپے
8"	8 روپے
10"	11 روپے
12"	21 روپے
14"	24 روپے
16"	27 روپے
18"	38 روپے

(ب) پاور رگ پلانٹ (Power Rig Plant)

10"-8"	30 روپے
15"-12"	44 روپے
18"-16"	66 روپے
20"-19"	130 روپے
24"-21"	186 روپے

موجودہ شرح وہی ہے جو گزشتہ سال یعنی 1986ء میں تھی۔

مقررہ مدت سے پہلے افسران کی تبدیلی

☆ 2512۔ جناب سرفراز نواز۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ زراعت میں اگست 1985ء سے تا حال کتنے افسران کی تبدیلیاں تین سال مقررہ مدت سے پہلے یعنی (Pre - mature) طور پر کی گئیں ماہانہ تفصیل کیڈر

وار بمع نام اور وجوحلت بیان کی جائیں۔
(ب) اگست 1985ء سے تا حال مذکورہ افسروں میں سے جن کی تبدیلی کے احکام منسوخ کئے گئے ہیں ان کی ماہانہ تفصیل بمع نام اور وجوہات بیان کی جائیں؟
وزیر زراعت (چودھری عبدالغفور)
(الف) محکمہ زراعت پنجاب میں اگست 1985ء سے لیکر تا حال (مئی 1987ء) 262 افسران کی تبدیلی تین سال کی مقررہ مدت پورا ہونے سے پہلے کی گئی ان کی ماہانہ تفصیل کیڈروار بمعہ نام اور وجوحات لف ھذا ہے۔
(ب) اگست 1985ء سے تاحال مذکورہ افسران میں سے کل 9 افسران کی تبدیلی کے احکامات منسوخ کیئے گئے ان کی ماہانہ تفصیل بمعہ نام اور وجوحات لف ھذا ہے۔

جریدی اور غیر جریدی آسامیوں پر تقرری کی تفصیلات

☆ 2538۔ جناب سرفراز نواز۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) محکمہ زراعت میں اگست 1985ء سے تاحال کتنی جریدی اور غیر جریدی آسامیوں پر تقرریاں کی گئیں۔ تفصیل کیڈر وار بمع تقرر شدہ فراد کے نام و تعلیمی قابلیت بتائی جائے۔
(ب) مذکورہ کیسوں میں سے کتنے افراد کی تقرری (Relaxation of Rules) کے تحت کی گئی تفصیل بمع نام و وجوہات بیان کی جائے۔
(ج) کیا جز (الف) میں مندرج جریدی غیرجریدی آسامیوں پر تقرریاں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ اخبارات میں اشتہارات دے کر دی گئیں۔ اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں۔
(د) کیا جز (الف) میں مندرج جریدی و غیر جریدی آسامیوں پر تقرریاں مطلوبہ

☆ (گوشوارہ "ب" آخر میں ملاحظہ فرمائیں)

تعلیمی معیار اور میرٹ پر کی گئیں - اگر نہیں تو اس کے کیا وجوہ تھیں ؟

وزیر زراعت (چودھری عبدالغفور)

(الف) محکمہ زراعت پنجاب کے ماتحت متعدد شعبہ جات اور نیم خود مختار ادارے کام کر رہے ہیں جن میں مختلف گریڈوں اور کیڈروں (Caders) کے سینکڑوں ملازمین کام کر رہے ہیں ان تمام افراد کے جن کی وقتاً فوقتاً تقرری کی جاتی رہی ہے کے مفصل کوائف مثلاً نام کیڈر اور تعلیمی قابلیت وغیرہ مہیا کرنا مشکل ہے -

تاہم اگر فاضل ممبر کسی خاص شعبہ کی نشان دہی کریں تو اس کی تفصیل مہیا کی جاسکتی ہے -

(ب) جیسا کہ جز الف کے جواب میں بیان کردیا گیا ہے -

(ج) جو آسامیاں مستقل طور پر پر کی گئیں ان پر تعیناتی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے اخبارت میں اشتہارات دے کر کی گئیں نیز عارضی آسامیوں پر تقرریاں بھی اخبارات میں اشتہار دیکر قواعد و ضوابط کے مطابق میرٹ کی بنیاد پر کی گئیں -

(د) جز الف میں مندرج تمام جریدی و غیر جریدی آسامیوں پر تقرری مطلوبہ تعلیمی معیار اور میرٹ پر کی گئیں -

اسٹیٹسٹیکل انویسٹیگیٹر کو گریڈ 17 دینے کے لئے اقدامات

☆ 2600 جناب فضل حسین راہی - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اسٹیٹسٹیکل انویسٹیگیٹرز (Statistical Investigators) کو آپ رپورٹنگ سروس محکمہ زراعت صوبہ پنجاب گریڈ 16 میں کام کر رہے ہیں -

(ب) کیا یہ امر واقع ہے - کہ مرکزی حکومت نے بذریعہ نوٹیفکیشن نمبری Pd/80 No. 2/3Expg/ مورخہ 8 اگست 1983ء پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈویژن اسلام آباد اسٹیٹسٹیکل انویسٹیگیٹر کو گریڈ 17 دے دیا ہے -

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مرکزی حکومت اور محکمہ زراعت (کراپ رپورٹنگ سروس پنجاب) کے اسٹیٹسٹیکل انویسٹیگیٹر کی بنیادی تعلیم اور کام کی نوعیت ایک جیسی ہے۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے محکمہ زراعت (کراپ رپورٹنگ سروس پنجاب) میں اسٹیٹسٹیکل انویسٹیگیٹرز گریڈ 17 کو نہیں دیا گیا اگر دیا جا رہا ہے تو حتمی تاریخ بتائی جائے تاکہ متذکرہ اہلکاروں کے ساتھ ناانصافی کا ازالہ ہو سکے؟

وزیر زراعت (چودھری عبدالغفور)

(الف) جی ہاں یہ درست ہے

(ب) جی ہاں یہ بھی درست ہے۔

(ج) جی ہاں یہ بھی درست ہے۔

(د) اسٹیٹسٹیکل انویسٹیگیٹرز کو گریڈ 17 دینے کا کیس مورخہ 10 مئی 1987ء کو فنانس ڈیپارٹمنٹ کو برائے حتمی منظوری بھیجا گیا تھا۔ جو کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ نے چٹھی نمبری UO. NO. FD PC 14-10-78 مورخہ 25 مئی 1987ء کے ذریعہ نامنظور کر کے واپس کر دیا ہے۔

رانا پھول محمد خاں۔ جناب والا! اس میں ایک اہم سوال ہے اور اس صوبے کی اکثریتی آبادی سے متعلقہ ہے۔ اور اس کا جواب بھی درست نہیں ہے اگر آپ اس کی اجازت بخش دیں تو ہم یہ سوال پوچھ لیتے ہیں اور یہ جواب دے دیں۔ یہ اہم سوال ہے یا اس کو کل کے لئے پینڈنگ کریں۔ یہ ایوان زراعت سے متعلقہ ہے

جناب سپیکر۔ یہ اس وقت تو نہیں پوچھا جا سکتا ہے۔ جناب پیرزادہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں

جناب ریاض حسین پیرزادہ۔ جناب والا! آپ کے اختیار میں یہ ہے کہ کوئی معاملہ جو کہ (Public Importance) کا ہو جو سوالات کی فہرست میں آیا ہو۔ اس کو آپ discussion کے لئے رکھ سکتے ہیں۔

Rule 52(3) The Speaker shall decide whether the matter is of sufficient public importance to be put down for discussion. but he may not admit a notice which, in his opinion, seeks to revise the policy of the Government.

لیکن سوالات کے بارے میں اس میں یہ ہے کہ -

Discussion on a matter of public importance arising from an answer to a question.

کیوں کہ اس ایوان کی اکثریت یہ چاہتی ہے کہ یہ ایک Public importance کا مسئلہ ہے اور اس پر Discussion ہو لہٰذا اس پر آپ مہربانی کر کے وقت مقرر کر دیں۔

جناب سپیکر - چودھری صاحب آپکی کیا رائے ہے ؟

وزیر زراعت - جناب والا ! - آپ چیمبر میں ایک وقت مقرر کر لیں ' اس میں بیٹھ کر اس کے لئے فیصلہ کر لیں گے ہم نے اس پر Work out کر لیا ہے -

جناب سپیکر - ملک صاحب کیا خیال ہے ؟

جناب خادم حسین - جناب والا ! اسمیں وقت مقرر کر لیں ' ہمیں کوئی اعتراض نہیں

جناب سپیکر - ابھی مقرر کر لیتے ہیں - اجلاس کے فوراً بعد آپ اور ملک صاحب میرے ساتھ بیٹھ کر اور اس پر ٹائم مقرر کر لیں گے اور ساری بات کر لیں گے -

ملک اللہ یار خان - جناب والا ! اس ضمن میں میری یہ گزارش ہے کہ یہ جو جوابات جناب وزیر زراعت نے کئے ہیں - اس پر بھی مجھے اعتراض ہے کیوں کہ انہوں نے اپنے جواب میں یہ فرمایا ہے کہ اس صوبے میں سابق وزیر زراعت نے یہ یقین دھانی کرائی تھی انہوں نے اس ایوان میں واضع الفاظ میں یہ کہا تھا اور یہ یقین دھانی کرائی تھی کہ 31 دسمبر 1985ء سے پہلے پنجاب میں ایوان زراعت کا قیام عمل میں لایا جائے گا - تو جناب والا ! اس صورت میں اگر یہ جواب درست نہ ہو تو اس ایوان کا استحقاق مجروح بھی ہو سکتا ہے میں اس ضمن میں یہ گزارش کروں کہ سب سے پہلے وزیر زراعت اس بارے میں اپنے جواب کے بارے میں مزید غور فرمائیں اور اس ایوان کو اعتماد میں لیں کیوں کہ اس بارے میں ان کے خلاف ایک استحقاق کی تحریک

بھی پیش ہو سکتی ہے

وزیر زراعت - یہ بات بھی ہم وہاں دیکھ لیں گے اور اگر ملک صاحب بھی تشریف لانا چاہیں تو وہ بھی تشریف لا سکتے ہیں ساری باتیں ہم انکی موجودگی میں دیکھ لیں گے -

سردار امجد حمید دستی - یہ میٹنگ ہو رہی ہے اسمیں رانا صاحب اور ملک اللہ یار صاحب کو بھی شامل کر لیں -

جناب سپیکر - جی ملک اللہ یار خان اور رانا پھول محمد خان کو شامل کر لیتے ہیں - ریاض حسین پیرزادہ صاحب بھی بے قرار ہیں انکو بھی شامل کر لیتے ہیں - تو یہ طے ہوا کہ ہم اس سلسلے میں ایک میٹنگ کریں گے اور جو بات طے ہوگی اس بارے میں وزیر زراعت ایوان کو اعتماد میں لیں گے -

وزیر زراعت - جناب یہ نہیں ہو سکتا کہ آج کی بجائے کل پر رکھ لیں تاکہ باقی چیزیں بھی منگوا لیں گے -

جناب سپیکر - آج تو ہم نے صرف ٹائم طے کرنا ہے یعنی صرف ٹائم ٹیبل

وزیر زراعت - ٹھیک ہے -

مسئلہ استحقاق

جناب سپیکر - اب استحقاق کی تحریکیں پیش ہونگیں -

آئین کے مطابق اسلامی نظریاتی کونسل کی حتمی رپورٹ اور عبوری رپورٹوں کا پیش نہ کیا جانا

میاں ریاض حشمت جنجوعہ - جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری معاملہ کو زیر بحث لانے کیلئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں - جو کہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے معاملہ یہ ہے کہ دستور پاکستان 1973ء کے آرٹیکل 23 کے تحت ایک اسلامی نظریاتی کونسل قائم ہے یہ کونسل پاکستانی

مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو قرآن و سنت کی روشنی میں اسلام کے سانچہ میں ڈھالنے اور ملک کے موجہ قوانین کو اسلام سے ہم آہنگ کرنے کیلئے جامع سفارشات مرتب کرتی ہے آرٹیکل 230 کی ذیلی شق (4) اس امر کا شدت سے تقاضا کرتی ہے کہ کونسل اپنی سفارشات پر مبنی مکمل اور حتمی رپورٹ اپنے قیام کے سات سال کے اندر پیش کرے گی اور حتمی رپورٹ کے پیش ہونے تک ہر سال ایک عبوری رپورٹ بھی پیش کرے گی متذکرہ رپورٹیں پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلی میں زیر بحث لائیجائیں گی - جہاں ان پر غور و خوض کے بعد حتمی رپورٹ کے پیش ہونے کے دو سال کے عرصہ کے اندر کونسل کی سفارشات کے مطابق قانون سازی کی جائے گی -

اب جب کہ اسلامی نظریاتی کونسل کے قیام کو 7 سال سے زائد عرصہ گزر گیاہے - تاحال کونسل کی طرف سے نہ تو کوئی حتمی رپورٹ پیش کی گئی ہے اور نہ ہی 86-85-87-86ء سے متعلق عبوری رپورٹیں پیش ہوئی ہیں - جس کی وجہ سے ایوان ان رپورٹوں پر بحث کرنے اور ان رپورٹوں کی روشنی میں قانون سازی کرنے کے حق سے محروم ہو گیا ہے جو ایک اسلامی جمہوریہ کے آئین کی روح کے منافی ہے - اسطرح آئین پاکستان کی اسلامی دفعات کی شدید خلاف ورزی ہوئی ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ موجودہ حکومت اسلام کو نافذ کرنے اور اسلام کی رو سے قانون سازی کر نے میں کس قدر غیر سنجیدہ ہے لہذا استدعا ہے کہ اس ایوان کے انفرادی اور اجتماعی آ ئینی استحقاق کو مجروح کرنے کے معاملہ پر غور کرنے کیلئے میری اس تحریک استحقاق کو اسمبلی کی مجلس قائمہ برائے استحقاقات کے سپرد کیا جائے -

جناب سپیکر ! بڑے مختصر الفاظ میں یہ عرض کروں گا ' حالانکہ میری یہ تحریک استحقاق بڑی واضح ہے اور اس میں کوئی بات بھی مبہم طریقہ سے بیان نہیں کی گئی ہے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ آئین پاکستان کی ہر دفعہ کا احترام اور اس کے مطابق عمل پاکستان کے ہر شہری کا فرض ہے اور پاکستان کی حکومت آئین کی رو سے اخلاقی طور پر اس بات کی پابند ہے کہ وہ آئین کے تقاضوں کو پورا کرے - آئین کے آرٹیکل نمبر 230 اس بات کا تقاضا کرتا کہ ملک کے اندر اسلامی نظریات کی ترویج ان کی تبلیغ اور

اسلامی تعلیمات کی روح کے مطابق قانون سازی کرنے کے لئے ایک اسلامی نظریاتی کونسل قائم کی جائے گی اس کونسل کے فرائض میں یہ بات شامل ہے آئین کے آرٹیکل نمبر (4) 230 کے تحت ' اسلامی نظریاتی کونسل اس امر کی پابند ہے کہ وہ ہر سال اپنی رپوٹوں پر مشتمل عبوری رپورٹ صوبائی اسمبلیو ں اور پارلیمنٹ میں پیش کریں - اور اپنے قیام کے سات سال کے اندر اسلامی نظریاتی کونسل پر یہ لازم ہے کہ وہ اپنی حتمی رپورٹ پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں میں پیش کریں تاکہ صوبائی اسمبلیاں اور پارلیمنٹ اس پر غور و خوض کے بعد اس کی سفارشات کے مطابق کام کر سکیں -

مگر جناب سپیکر ! اسلامی نظریاتی کونسل کے قیام کو سات سال سے بھی زیادہ عرصہ بیت چکا ہے مگر آج تک کونسل کی طرف سے کوئی حتمی رپورٹ اس ایوان میں پیش نہیں کی گئی ہے - حتیٰ کہ 86-1985ء اور 87-1986ء کے متعلق عبوری رپورٹیں جنہیں ہر قیمت پر اس ایوان میں پیش ہونا چاہیئے تھا - وہ بھی پیش نہیں کی گئی ہیں جس کی وجہ سے یہ معزز ایوان اسلامی تعلیمات اور اس کے بنیادی تصورات کے مطابق قانون سازی کرنے کے حق سے محروم ہوا ہے اور اس طرح اس پورے ایوان کا استحقاق پامال کرنے کی کوشش کی گئی ہے جناب والا ! اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ میری اس تحریک استحقاق کو منظور کیا جائے اور مجلس قائمہ برائے استحقاق کے سپرد کیا جائے -

جناب نسیم احمد (پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف) - جناب والا ! آج ملک صاحب تشریف نہیں رکھتے اس بارے میں آپ سے یہ اجازت چاہوں گا کہ مجھے اس تحریک استحقاق کا جواب دینے کی اجازت دی جائے -

جناب سپیکر - جی ارشاد فرمایئے -

جناب نسیم احمد - جناب والا ! اس سے پہلے کہ میں تحریک استحقاق کا جواب شروع کروں - مجھے آپ سے یہ گزارش کرنا ہے کہ یہ تحریک استحقاق - تحریک التواء یا سوالات کے بارے میں ہم پارلیمانی سیکرٹریوں کو کبھی اعتماد میں نہیں لیا گیا - کبھی ایسا

نہیں کیا گیا کہ ہم سے جواب لے لیا جائے یا اس کیلئے تیاری کروائی جائے تاہم میں آپ سے صرف اتنی گزارش کروں گا کہ کم از کم آپ ہی ہمارا خیال رکھا کریں۔

اے شاہ حسن تو نے ہمیں کبھی نہ پوچھا
اہل کرم تو اکثر سائل کو ڈھونڈتے ہیں

جناب سپیکر۔ آپ خود اس بات کے گواہ ہیں کہ آپ نے پہلی دفعہ کسی بات پر بات کرنا چاہی ہے تو میں نے آپ کو اجازت دی کہ آپ بات کیجئے۔

جناب نسیم احمد۔ جناب والا! میں آپ کا مشکور ہوں۔

جناب سپیکر۔ اور اب اگر آپ یہ پسند کرتے ہیں اور آپ کے ساتھی بھی یہ پسند کرتے ہیں میں خود پارلیمانی سیکرٹریوں کو دعوت دوں کہ وہ جواب دیں تو پھر آپ محسوس نہ فرمائیے گا۔

جناب نسیم احمد۔ جی۔ انشاء اللہ تعالیٰ! ہم جواب دیا کریں گے۔

جناب سپیکر۔ تو میں خود آپ کو دعوت دیا کروں گا۔

جناب نسیم احمد۔ ٹھیک ہے ملک صاحب آج کسی میٹنگ کے سلسلے میں تشریف لے گئے اور یہ فائل آج مجھے ملی ہے میں جناب ریاض حشمت صاحب کی تحریک کے بارے میں اتنا عرض کروں گا کہ یہ تحریک استحقاق جو یہاں پیش کی گئی ہے۔ اس تحریک استحقاق کا براہ راست تعلق صوبائی حکومت سے یا صوبائی حکومت کے کس ادارے یا کسی محکمے سے کوئی تعلق یا واسطہ نہیں ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل وفاقی حکومت کا ایک اہم اور خود مختار ادارہ ہے۔ ہم اس میں کسی قسم کی کوئی دخل اندازی نہیں کر سکتے۔ پنجاب حکومت کا کوئی محکمہ یا کوئی ادارہ اسلامی نظریاتی کونسل کو کسی قسم کی کوئی ہدایات جاری نہیں کر سکتا۔ جہاں تک میرے فاضل دوست جنجوعہ صاحب نے رپورٹ کے بارے میں فرمایا ہے تو غالباً 78-1977ء سے 84-1983ء تک آئین پاکستان کے آرٹیکل (4) 230 کے تحت یہ رپورٹیں چھ ماہ کے اندر اندر جب ہمیں موصول ہوئیں تو پیش کر دی گئیں اور ایوان کی میز پر رکھ دی گئیں تھیں اور یہ غالبا فروری 1986ء میں ایوان کی میز پر رکھ دی گئیں تھیں ان کی تحریک استحقاق

85-1984ء اور 86-1985ء کے بارے میں ہے تو اس بارے میں یہ عرض کروں کہ یہ وفاقی کونسل کے ادارے کے قیام میں دو سال کا وقفہ رہا - دو سال کے عرصہ کے بعد معرض وجود میں آیا - یعنی اب جب کہ نئی وفاقی نظریاتی کونسل تشکیل دی گئی ہے - اس طرح 85-1984ء اور 86-1985ء کی رپورٹیں کسی صورت میں بھی یہاں نہیں پہنچ سکتی تھیں - ان کے بس کی بات بھی نہیں تھی - اب میں اس تحریک کی technical grounds کی طرف آتا ہوں کہ جنجوعہ صاحب نے دفعہ 230 شق نمبر 4 کے بارے میں بیان فرمایا ہے تو آئین پاکستان کی دفعہ 254 کو دیکھیے جس میں یہ صاف اور واضح لکھا ہوا ہے -

Article No. 254.

When any act or thing is required by the Constitution to be done within particular period and it is not done within that period. The doing of the act or thing shall not be invalid or other-wise ineffective by reason only that it was not done within that period.

اگر کوئی عمل یا فعل جو معینہ مدت کے اندر اندر پایہ تکمیل کو نہ پہنچ سکے تو ایسی صورت میں یہ بات ضابطے کے خلاف یا غیر موثر نہیں ہوتی - اس طرح صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار میں تحریک استحقاق کے بارے میں جو جنجوعہ صاحب نے پیش کی ہے دفعہ 55(4)

55 (4)

The matter shall be such as required by the intervention of the Assembly.

تو چونکہ اس معاملہ کا آئین کی رو سے فیصلہ ہو چکا ہے لہٰذا اس موضوع پر ہم بحث نہیں کر سکتے نہ ہی یہ خلاف قانون اور خلاف قاعدہ ہے کوئی معاملہ جو پنجاب اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہو اس پر بحث ہو سکتی ہے چونکہ یہ کسی قاعدہ یا قانون کے خلاف نہیں ہے اس لئے میں جنجوعہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ اسے پریس نہ کریں -

جناب سپیکر - شکریہ نسیم صاحب -

میاں ریاض حشمت جنجوعہ - جناب سپیکر! محترم پارلیمانی سیکریٹری صاحب نے میری تحریک استحقاق کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ یہ نہ تو تحریک استحقاق ہے اور نہ ہی

آئین کی کوئی خلاف ورزی ہوئی ہے - جناب والا ' آئین کے آرٹیکل نمبر 230 اور اس کی ذیلی دفعہ 4 جس کا حوالہ میں نے اپنی تحریک استحاق میں دیا ہے اس میں جناب والا واضح طور پر آئین تقاضا کرتا ہے -

The Islamic Council shall submit its final report within seven years of its appointment.

کہ اسلامی نظریاتی کونسل اپنے قیام کے سات سال کے اندر ایک حتمی رپورٹ پیش کرے گی جو کہ پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں بحث کے لیے پیش کی جائیں گی اور رپورٹ کے پیش ہونے کے دو سال کے اندر پارلیمنٹ اور اسمبلیاں اس کی سفارشات کے مطابق قانون سازی کریں گی - جناب سپیکر! جس نظریاتی کونسل کی تشکیل کا ذکر انہوں نے کیا ہے وہ غالبا 1985ء میں تشکیل دی گئی تھی - اس سے قبل دو اسلامی نظریاتی کونسلیں حکومت کی طرف سے نامزد کی گئی تھیں - اور اسلامی نظریاتی کونسل کو قائم ہوئے سات سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے یہ الگ بات ہے کہ ہر کونسل اپنی مدت پوری کرنے کے از خود ختم ہو جاتی ہے اس کے بعد صدر کو یہ اختیار ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کے ممبران کو از سر نو نامزد کر کے اسلامی نظریاتی کونسل کی تشکیل کرے لیکن جس دن اسلامی نظریاتی کونسل کی تشکیل کی گئی تھی اس وقت سے لے کر آج تک جتنا عرصہ بھی گزرا ہے اس میں کوئی حتمی رپورٹ کسی بھی ایوان میں ' پارلیمنٹ میں یا صوبائی اسمبلی میں پیش نہ کی گئی ہے اور یہ ہمارا آئینی استحقاق ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل سات سال کے بعد اپنی حتمی رپورٹ اس ایوان میں پیش کرے گی - علاوہ ازیں وہ اپنی عبوری رپورٹ ہر سال اس ایوان میں پیش کرتی رہے گی - نہ تو سات سال کا عرصہ گزر جانے کے بعد کوئی حتمی رپورٹ اس ایوان میں پیش کی گئی ہے اور نہ ہی 86 - 1985ء اور 87 - 1986ء کی عبوری رپورٹیں اس ایوان میں پیش کی گئی ہیں جس کی وجہ سے وہ استحقاق جو آئین کے آرٹیکل نمبر 230 کی ذیلی شق 4 اس اسمبلی کو عطا کرتی ہے اس استحقاق کی پامالی کی گئی ہے اس سے انحراف کیا گیا ہے اور یہ بات آئین کی روح کے خلاف ہے - جناب والا ' جہاں تک ان کے آرٹیکل 254 کا حوالہ دینے کا تعلق ہے اس بات سے کسی آدمی کو بھی

اختلاف نہیں ۔ اس کی تشریح سے ' اس کی تفصیل اور اس کی تاویل سے کوئی بھی ذی فہم آدمی انحراف نہیں کر سکتا لیکن اس میں بڑی واضح طور پر یہ بات لکھی ہوئی ہے کہ اگر کوئی کام جس کے لئے کہ آئین میں کوئی مدت مقرر کی گئی ہو وہ اس مدت کے اندر مکمل نہیں کیا جاتا تو جب وہ مکمل کر دیا جائے گا مکمل ہونے کے بعد کوئی شخص اس پر اعتراض نہیں کر سکتا کہ وہ مقررہ مدت کے اندر مکمل نہیں کیا گیا ۔ تو جناب والا ' نہ تو حتمی رپورٹ اس ایوان میں پیش کی گئی ہے اور 87 ۔ 1986ء کی عبوری رپورٹیں اس ایوان میں پیش ہوئی ہیں اگر وہ پیش کر دی جائیں اور ہماری طرف سے کوئی شخص یہ اعتراض کرتا کہ وہ مقررہ مدت کے اندر پیش نہیں کی گئیں تو اس وقت ہمارا اعتراض invalid ہوتا ۔ ابھی تک وہ رپورٹ تو پیش ہی نہیں ہوئی ۔ وہ پیش کریں 'اس کے بعد اگر ہم اعتراض کرتے ہیں تو پھر آئین کا آرٹیکل نمبر 254 لاگو ہوتا ہے۔ جناب والا ' ہم تو یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ آئین کے آرٹیکل نمبر 230 کی شق 4 کے تحت نہ حتمی رپورٹ اور نہ عبوری رپورٹ پیش ہی کی گئی اگر پیش ہوں گی اور پھر ہم اعتراض کریں گے تو پھر آئین کا آرٹیکل 254 لاگو ہو گا ۔ تو جناب والا 'ان گزارشات کے بعد میں ان سے گزارش کروں گا کہ انہوں نے اسمبلی کے قواعد کا حوالہ دیا ہے جو اسمبلی کی کارروائی کو منضبط کرتے ہیں اس کے بعد صاف لکھا ہوا ہے کہ کوئی بھی رکن اپنے استحقاق اسمبلی کے استحقاق کے متعلق تحریک استحقاق پیش کر سکتا ہے میری یہ تحریک استحقاق اسمبلی کے استحقاق سے متعلقہ ہے اور پنجاب اسمبلی کو اس میں دخل اندازی کا پورا حق حاصل ہے ۔ شکریہ ۔

جناب سپیکر ۔ جی میاں افضل حیات صاحب ' آپ کیا ارشاد فرمانا چاہتے ہیں ؟

میاں محمد افضل حیات ۔ جو جنجوعہ صاحب نے کہا ہے میں اس کو دھرانا نہیں چاہتا ۔ میں ان میں صرف کچھ اضافہ کرنا چاہوں گا جناب سپیکر ! اگر آپ ممبران اسمبلی کی oath جو صفحہ 234 پر دی گئی ہے اور یہی چیزیں گورنر ' چیف منسٹر ' سپیکر ' ڈپٹی سپیکر اور منسٹرز کی اوتھ میں بھی واضح ہیں کہ

I will perform my function honestly to the best of my ability, faithfully in accordance with the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan

اور اس کے دوسرے پیراگراف میں ہے

That I will strive to preserve the Islamic Ideology which is the basis for the creation of Pakistan

جناب والا ! میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جب یہ رپورٹیں اس ایوان میں پیش نہیں ہوئیں تو یہ آئین کی خلاف ورزی ہوئی ہے اور ایسی خلاف ورزی ہوئی ہے کہ جس کا تعلق اس ایوان کے ساتھ ہے - یہ ٹھیک ہے کہ پیش اسلامی نظریاتی کونسل نے کرنی تھیں - لیکن اس کا تعلق اس ایوان کے ساتھ ہے اور دوسری بات جو ہم نے کہی کہ

That I will strive to preserve the Islamic Ideology of Pakistan which is the basis for the creation of Pakistan.

کی بھی violation ہو رہی ہے - اس کے لئے اگر ہم بات نہیں کریں گے اور اس فورم میں بات نہیں ہو گی تو پھر کہاں پر ہو گی - اور وہ صرف تحریک استحقاق کے ذریعے ہی اس forum پر بات ہو سکتی ہے اگر ہم اپنی oath کے حساب بھی چلیں کیونکہ جو violation ہوئی ہے اس کا تعلق اس ایوان کے ساتھ ہے - اس لئے اس ایوان میں یہ بات ہو سکتی ہے -

MINISTER FOR LAW: With your permission, Sir, I would submit that it is a most important question where in my learned friend has referred to Article 230(4) of the Constitution. We must consider comprehensively the entire set before us besides admissibility of the motion. Time and again I have tried to stress on the point that in cases of privilege motions there are two or three points to be considered in order to make out a breach of privilege. The question is that some time privileges are breached and they are violated but the breach of privilege has to be decided , considered and ascertained in the light of the Articles of Constitution and the Rules of Procedure. The questions we have to decide is -

(1) whether any breach of privilege has taken place or any privilege has been violated;
(2) who has violated that privilege granted by the constitution or any Act or Rule made thereunder?

We are also to lay our hands and ascertain the authority of the person who has violated that privilege. The second point is as important as the first one. Suppose, we find that the privilege has been breached or has been violated and we also come to know as to who has violated that privilege granted by the Constitution even then it will be difficult to decide the question. As you know, nobody can act beyond his scope and beyond his powers and it is a well-known fact that I, being the Law Minister of the Provincial Government, have no authority to interfere or to judge or to do anything or to prevail upon the opinion on the act of any authority beyond the control of the Provincial Government. Anything done in the Province of Baluchistan or NWFP or the Central Government or by any authority which is not within my purview, I would not be able to exercise those powers granted in regard by the Constitution and any Act or Rule made thereunder in regard to the privilege. The question arises as to what is Article 230(4). Before I go to that Article, I would draw your attention to Article 228(2) which lays down-

> (1) There shall be constituted within a period of ninety days from the commencing day a Council of Islamic Ideology, in this part referred to as the Islamic Council.
>
> (2) The Islamic council shall consist of such members, being not less than eight and not more than twenty as the President may appoint from amongst persons having knowledge of the principles and philosophy of Islam as enunciated in the Holy Quran and Sunnah, or understanding of the economic, political, legal or administrative problems of Pakistan.

Meaning thereby that it is the President and the President alone who has the authority to appoint that Council and the Provincial Government or the Governor or the Chief Minister or anybody from the Provincial Government has no say in the appointment of the Islamic Ideology Council. It is a matter which rests entirely with the Federal Government. Now, I will refer you to Article 230 which has been read out by my learned friend Mr. Riaz Hashmat Janjua. Sir, it is very important and lays down-

> "(4) The Islamic Council shall submit its final report within seven years of its appointment, and shall submit an annual interim report. The report, whether interim or final, shall be laid for discussion

before both Houses and each Provincial Assembly within six months of its receipt, and Majlis-e-Shoora (Parliament) and the Assembly, after considering the report, shall enact laws in respect there of within a period of two years of the final report."

I have already pointed out, before I started referring to the articles of the Constitution, that when the question of privilege is to be determined and enforced, it has also to be determined and decided whether the Provincial Assembly has any scope or any authority or any supervision over the Islamic Ideology Council; whether we have any authority to remove any member and whether we have any authority to force the Islamic Ideology Council to submit its report within that period. If it is not done by the Islamic Ideology Council then what action can be taken by the Speaker of the Provincial Assembly or the Assembly itself. So, this point is very clear.

The second point which I have raised is also very important and relevant. The question is who is the authority which has violated the privilege and whether we have any control or supervision over that authority. So, the first point raised by the learned parliamentary Secretary on that issue that the Provincial Government has no authority over the Islamic Ideology Council is very pertinent. Supposing, the Islamic Ideology council has submitted its report and Provincial Government has failed to lay it before the Provincial Assembly, then the question would have been very relevant that the Provincial Government or any department of the Provincial Government has failed to abide by the provisions of the Constitutions and they have not acted in accordance with the provisions of the Constitution. But what have we done? What fault has been committed by us? The report has not been submitted by the Islamic Ideology Council and we have no control over it. How can we act or exercise any power over an authority which is beyond our control? Why this breach is being argued against us? Why a by discredit is being given to the Provincial Government?

With all these submissions I would also like to bring certain facts before your honour. The present House was constituted in 1985 and the first interim report was received for 1984-1985. After the report was received it was immediately laid on the Table of the House and we are discussing it after placing it on the agenda of the Provincial Assembly. The facts ascertained and given by Auqaf Department are that the present Islamic Ideology Council working at the present moment, against which not we, not the Provincial Government

can take any action but at least the Federal Government can take any action against the body which was constituted on 7th May, 1986. Its first meeting was held on 06.07.1986 and the first year was completed on 7th or 8th May, 1987. Only one year has been completed and we are awaiting the report of that body., This body is to make its final report within seven years of its appointment and it was appointed on 7th May, 1986. So, Sir, by taking into account all the facts which have been placed before this House the only conclusion that can be drawn is that the present Islamic Ideology Council was constituted by the President on 7th May, 1986 and its first year was completed on 8th May, 1987 and the Provincial Government has not yet received any interim or final report from any of the bodies whether working at present or the previous ones. Therefore, we cannot conclude or draw any inference against the present Provincial Government which came into being in 1985 that any breach of privilege has been occasioned due to the failure of the present Provincial Government. Even if it is admitted that the Islamic Ideology Council has failed to submit its report, no privilege motion can be admitted against the Provincial Government. We can only draw the attention of the Federal Government not through a privilege motion but through another method which may be considered later on by the House or by my learned friend. We can only request the Federal Government that the Islamic Ideology Council may be asked to submit its interim or final report.

I would submit briefly, coming to the conclusion, that no breach or privilege has taken place against the Provincial Government and, as such, no action can be taken against the Provincial Government. Supposing, Sir, if the privilege motion is admitted what would be the logical conclusion. Can you call for the explanations from the President or the Federal Government regarding Islamic Ideology Council or any other body which is beyond your control so that is why it has not been done? If we cannot summon them before our Committee then what is the use of admitting the privilege motion and it would be like doing an ineffective exercise. We can only request the Federal Government to ask the Islamic Ideology Council to submit its report. This is the only thing which we can do. I would submit that this privilege motion is completely out of order, completely beyond the scope of the present House. Therefore, I would request that the motion may not be admitted and it should be rejected.

جناب سپیکر۔ جنجوعہ صاحب ابھی آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا میں کچھ عرض کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر۔ جنجوعہ صاحب۔ وزیر قانون کے دلائل کی روشنی میں کہ آئین کے

آرٹیکل 230 کو آپ نے refer کیا ہے جس میں بلا شبہ یہ ہے کہ سات سال کے اندر Islamic Ideology Council اپنی رپورٹ پیش کرے گی اور اسکے علاوہ وہ اپنی سالانہ رپورٹ بھی پیش کرے گی لیکن اسکے ساتھ ساتھ یہ بات کہیں نہیں ہے کہ صوبائی اسمبلی کی ذمہ داری میں یہ بات آتی ہے کہ وہ سات سال کے اندر اپنی رپورٹ پیش کرے یا سالانہ رپورٹ پیش کرے۔ یہ تو Islamic Ideology Council نے رپورٹ پیش کرنی ہے پھر آئین کے آرٹیکل 230 کے سب آرٹیکل 4 میں یہ ہے کہ

The report, whether interim or final, shall be laid for discussion before both Houses and each Provincial Assembly within six months of its receipt,. . . . .

اس میں کیا آپ کو ایسی صورت نظر آتی ہے کہ یہ رپورٹ Islamic Ideology Council نے ہمیں بھجوا دی ہیں اور یہ اسمبلی کے سامنے پیش نہیں ہوئیں - اور اسکو چھ ماہ گزر چکے ہیں - اگر یہ ایسا ہے تو واقعی یہ breach of privilege ہے -

دوسری بات یہ ہے کہ کیا پنجاب گورنمنٹ کے دائرہ اختیار میں یہ آتا ہے کہ وہ Islamic Ideology Council کو Force کرے کہ وہ رپورٹ in time submit کرے اور پھر یہ ہے کہ کیا ہم Islamic Ideology Coumncil کے ممبران کو یہاں طلب کر سکتے ہیں - کیا پنجاب اسمبلی کا breach of previlege جسکو آپ کہہ رہے ہیں اسکو کمیٹی میں یا پنجاب اسمبلی میں Punish کر سکتے ہیں کہ انہوں نے اپنی رپورٹ submit نہیں کیں - finally اس میں ایک بات اور بھی ہے جو میری طرف سے ہے کہ اس میں جو پچھلا سیشن تھا اور اس سے جو پچھلا سیشن تھا اس میں کیفیت Islamic Ideology Council کی رپورٹ بھی یہی تھی جو آج ہے - اس میں یہ معاملہ نہیں اٹھایا گیا ہے اور آج اٹھایا گیا ہے اس لئے تحریک استحقاق پیش کرنے کے لئے First available opportunity وہ بھی آپ نے Avail نہیں کی -

اس بارے میں میاں افضل حیات صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں ؟

میاں محمد افضل حیات - جناب والا ' جو آپ نے آخر میں پوائنٹ اٹھایا ہے - اس کے متعلق تو میں یہ عرض کروں گا کہ یہ ایک

Continuous Breach of Privilege ہے یہ اس اجلاس میں بھی Breach of Privilege تھی اور اگر یہ آج پیش ہو چکی ہوتی تو پھر اس اجلاس میں نہ آ سکتی تھی - کیونکہ یہ اس اجلاس میں بھی نہیں آئی ' اگر جنجوعہ صاحب آج یہ پوائنٹ نہ بھی اٹھاتے اور یہ اگلے اجلاس میں بھی رپورٹ نہ آتی پھر یہ اس وقت بھی Within time تھی - کیونکہ یہ Continuous Breach of Privilege ہے - اس کے متعلق تو میں یہ عرض کروں گا - جہاں تک دوسری بات کا تعلق ہے کہ ہم ان کو بلا سکتے ہیں ' یا نہیں بلا سکتے اور یہ ہمارے دائرہ اختیار میں ہے یا نہیں ' تو میں اس میں یہ سمجھتا ہوں کہ جنجوعہ صاحب کا اپنا نقطہ نظر بھی ہو سکتا ہے ' اس میں پنجاب اور یہ ایوان مظلوم ہے - مظلوم کم از کم یہ تو کر سکتا ہے کہ وہ اپنا پوائنٹ Agitate یا Stress کرے آج تک ہماری حکومت یا اس ایوان نے اسلامی نظریاتی کونسل یا وفاقی حکومت کے سامنے اس پوائنٹ کو Agitate ہی نہیں کیا - جیسا کہ لاء منسٹر صاحب نے ابھی فرمایا ہے کہ اگر کہیں گے تو ہم ان سے یہ درخواست کر سکیں گے - جناب والا! یہ ہمارا Right اور Privilege breach ہوا ہے - یہ درخواست تو بعد میں بنے گی ' ہم نے اس کو Agitate کرنا تھا - صاف ظاہر ہے کہ ہم نے آج تک اسلامی نظریاتی کونسل ' وفاقی حکومت یا پریذیڈنٹ کے سامنے اس پوائنٹ کو Agitate بھی نہیں کیا - یہ ہمارا Right تھا' ہمیں یہ رپورٹیں آنی چاہئیں تھیں اور یہ کیوں نہیں آئیں اگر آج بھی یہ گورنمنٹ Agitate کر چکی ہوتی کیوں کہ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ہمارا ایوان اس سلسلے میں مظلوم ہے - سارے ایوان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے - اور اس لئے اس کی ضرورت یہ بھی تھی کہ اگر ہماری Agitation یا ہمارا پوائنٹ یا درخواست نہ مانی جاتی تو چونکہ آئین کی خلاف ورزی ہوئی ہے ہمیں عدالت سے رجوع کرنا چاہیے تھا- لیکن ہم آج تک کوئی بھی ایسی بات نہیں کر سکے - میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ Breach of Previlege اس لیے ہے کہ ہمارے ایوان سے اور حکومت سے یہ کوتاہی ہوئی ہے کہ آج تک انھوں نے اس پوائنٹ کو Agitate اور Stress نہیں کیا - جناب والا ! اس کے علاوہ جب سے مارشل لاء لگا اور 1973ء سے ہم کہتے آ رہے ہیں ' جیسا کہ میں نے پڑھ کر آپ سے عرض کیا ' کہ ہم

اسلامی نظریات کے مطابق حکومت اور ملک چلائیں گے - اور کیا وجہ ہے کہ اس وقت سے اسلامی نظریاتی کونسل کام نہیں کر رہی تھی اور پھر اسے توڑ دیا گیا اور پھر' جیسا کہ لاء منسٹر صاحب نے فرمایا ہے' 7 مئی 1986ء کو اسے پھر سے تشکیل دیا گیا - یعنی مارشل لاء کے خاتمہ کے بعد جو موجودہ حکومت بنائی گئی ہے' اس میں بھی اس کو اولین کام سمجھ کر نہیں کیا گیا - اس کی تشکیل دینے میں بھی ڈیڑھ سال کی تاخیر ہوئی ہے - اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت اور ہم اسلامی قوانین بنانے میں سنجیدہ نہیں ہیں۔

یہ میرا پوائنٹ ہے -

جناب سپیکر - اس میں پنجاب حکومت یا پنجاب حکومت کی کیا غلطی ہے ؟

میاں محمد افضل حیات - جناب والا ! ہماری غلطی یہ ہے کہ ہم نے آج تک اسے Agitate ہی نہیں کیا -

جناب سپیکر - Agitate تو اب ہم کر رہے ہیں -

میاں محمد افضل حیات - آج شروع کیا ہے' آج تک کیا ہوا ہے ؟

جناب سپیکر - جنجوعہ صاحب کی تحریک استحقاق کی شکل میں کر رہے ہیں -

میاں محمد افضل حیات - چونکہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ ایک منتخب حکومت ہے جس نے اس کے مطابق حلف اٹھایا ہے اور اس کا فرض تھا - جنجوعہ صاحب نے آج اس لیے پوائنٹ اٹھایا ہے کیونکہ وہ مایوس ہو چکے ہیں کہ صوبائی حکومت اور ایوان اس کو Agitate نہیں کر رہا ہے - اس لیے انھوں نے آج آپ کے سامنے یہ رونا رویا ہے کہ کیوں نہیں Agitate کیا گیا ؟

جناب سپیکر - جو آرٹیکل 230 ہے اس کا بھی مجھے تھوڑا سا بتائیے - کہ اسلامی نظریاتی کونسل نے اپنی رپورٹ Submit کرنی ہے یا پنجاب گورنمنٹ نے یہ رپورٹ Submit کرنی ہے -

میاں محمد افضل حیات - جناب والا ! میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ پنجاب گورنمنٹ نے تب Circulate کرنی تھی' اگر ان کے پاس آچکی ہوتی -

جناب سپیکر - اور وہ اگر چھ مہینے میں Default کر جاتی تو یہ Clear Breach of Privilege تھا -

لیے کہ یہ ایک Breach of Constitution ہوئی ہے جس کا تعلق صوبائی حکومت اور اس ایوان سے ہے - اگر انھیں نہیں ملی ' تو اس کو آج تک انھوں نے Agitate کیوں نہیں کیا ؟ ہمارے ایوان کا یہ Breach of Privilege ہوا ہے -

MR SPEAKER: What should we do at the present moment.
Mian Muhammad Afzal Hayat: We should go to the Government and House should go to the Court.

جناب سپیکر - جنجوعہ صاحب اور آپ کو کون چیک کر رہا ہے کہ آپ کورٹ میں نہ جائیں ؟

میاں محمد افضل حیات - جناب والا ' اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے -

جناب سپیکر - وہ تو ظاہر ہے کہ جو جانا چاہے ' اسے ہی جانا ہے -

میاں محمد افضل حیات - نہیں جناب - ایوان نے جانا ہے ' بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو جانا ہے -

جناب سپیکر - جنجوعہ صاحب ' آپ فرمایئے کہ اب ان حالات میں اس لمحے آپ کی تحریک استحقاق پر پنجاب اسمبلی کو کیا کرنا چاہیے ؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ - جناب والا ! میں آپ کے ارشاد کی تعمیل میں آپ کی توجہ صرف مسئلہ استحقاق کی طرف دلانا چاہوں گا - ہمارے قواعد و انضباط کار کی دفعہ 53 یہ کہتی ہے -

" 53 " ہر رکن مجاز ہوگا کہ وہ سپیکر ! کی رضامندی سے کسی رکن یا اسمبلی یا کسی مجلس کے استحقاق کی پامالی سے تعلق رکھنے والے کسی مسئلے کو اٹھایئے - "

جو مسئلہ استحقاق اس وقت ایوان میں آپ کی اجازت سے میں نے پیش کیا ہے ' وہ پوری اسمبلی کے استحقاق کی پامالی سے تعلق رکھتا ہے - اور دفعہ 55 (اول) کے تحت -

55 (الف) " مسئلہ آئین ' کسی قانون یا کسی قانون کے تحت وضع کردہ قواعد کے تحت عطا کردہ استحقاق سے متعلق ہوگا - "

تو جناب والا ! یہ استحقاق اسمبلی کو آئین پاکستان کے تحت عطا کیا گیا ہے کہ جس دن

آئین نافذ العمل ہوگا' اس کے 90 دن کے اندر ایک اسلامی نظریاتی کونسل تشکیل دی جائے گی جو کہ سات سال کے اندر اپنی حتمی رپورٹ پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں میں پیش کرے گی - تو یہ وہ استحقاق ہے جو اس اسمبلی کو آئین پاکستان نے دیا ہے - اسمبلی کے اس استحقاق کی خلاف ورزی کی گئی ہے - جناب سپیکر! اس بات سے کسی کو بھی اختلاف نہیں' نہ معزز وزیر قانون کو ہے' نہ محترم پارلیمانی سیکرٹری کو ہے اور نہ ہی مسٹر پریزیڈنٹ' آپ کو ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل سات سال کے اندر اپنی حتمی رپورٹ پیش کرنے کی پابند تھی اور وہ رپورٹ پیش کرنے میں ناکام رہی - جناب والا' ہم نے جو حلف لیا ہوا ہے' جیسا کہ میاں صاحب اس سے پہلے کہہ چکے ہیں' اس میں بڑا واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ ہم آئین پاکستان کا تحفظ کریں گے' Preserve کریں گے - اگر ہمارا استحقاق پامال ہوتا ہے' مجروح ہوتا ہے اور آئین نے ہمیں جو استحقاق دیا ہے اس کے متعلق نہ ہم ذکر کرتے ہیں' نہ ہم Agitate کرتے ہیں اور نہ اس کے لئے آواز بلند کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم آئین پاکستان کے اور اپنے حلف کے تقاضوں سے منحرف ہوتے ہیں -

جناب سپیکر! اب مسئلہ یہ ہے کہ کیا صوبائی اسمبلی اسلامی نظریاتی کونسل کے اراکین کو یا اس کونسل کے کسی چیئرمین کو یہاں طلب کر سکتی ہے یا نہیں ؟ تو جناب سپیکر! ہمارے قواعد انضباط کار میں ہمارے استحقاق کے متعلق جو باب موجود ہے اس میں مجھے کہیں بھی یہ نظر نہیں آیا کہ ہم صرف اس مسئلے کے متعلق تحریک استحقاق پیش کریں گے جس کا تعلق صرف صوبائی حکومت کے ساتھ ہو گا - میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس قسم کی کوئی پابندی لگانی مقصود ہوتی یا قانون سازوں کا کوئی ایسا منشاء ہوتا تو وہ صوبائی اسمبلی کو اس بات کے پابند کر دیتے کہ صوبائی اسمبلی کا کوئی رکن صرف اس شکل میں مسئلہ استحقاق پیش کرے گا - جبکہ اس مسئلے کا تعلق صوبائی اسمبلی اور صوبائی حکومت کے ساتھ ہوگا چونکہ قواعد میں اس قسم کی کوئی پابندی نہیں لگائی گئی' اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ اسمبلی اپنے اس آئینی استحقاق کے متعلق یہ تحریک استحقاق منظور کرنے کا پورا حق رکھتی ہے - قواعد و ضوابط اور آئین کسی بھی جگہ مانع نہیں ہیں -

شکریہ جناب والا -

MINISTER FOR LAW: I am not going to substantiate and add any thing which has been said.

لیکن میں ایک بات جناب کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ -

Whatever has been said I want to correct it.

کہ قواعد میں یہ بات ہے -

The ordinary man with ordinary prudence.

یہ بات ظاہر ہے کہ استحقاق کے باب کی دفعہ 55 سوم میں یہ ہے -

Rule 55. (iii) The question shall relate to a specific matter of recent occurrence;

اس کے آگے ہے -

55(iv) The matter shall be such.....

جناب سپیکر - کونسے صفحہ پر ہے -

وزیر قانون - یہ 24 پر ہے اور اسکا باب ہے " استحقاق " اسکا پیراگراف 55 ہے اسکا نمبر 4

Rule 55. (iv) The matter shall be such as required the intervention of the Assembly. Now, Sir ...

میرا خیال ہے کہ Interpretation of law جو ہے اور میرے فاضل دوست اسکو تھوڑا سا سمجھتے یا سمجھتے ہوتے تو مجھے خوشی ہوتی اسکی وجہ یہ ہے کہ ایک دن میں تمام مراحل طے نہیں ہو سکتے لیکن میں کوشش کروں گا کہ -

Intervention of the Assembly, intervention of the Speaker and intervention of the Law Minister and within and the scope of the jurisdiction.

اگر آپ یہ تصور کر لیں تو میں اگر برطانیہ کے کسی واقعہ کو یا برطانیہ کے کسی پارلیمنٹرین کے خلاف تحریک استحقاق کا مسئلہ اٹھاؤں یا میں کسی ایسی فارن باڈی کے خلاف اٹھاؤں جس پر کوئی -

Question of the intervention of the Assembly would require the scope of the jurisdiction of the Provincial Assembly. This is an ordinary interpretation of these words. What is required under the intervention of the Assembly. What is meant is meant by the intervention. What is meant by the intervention of the Governor. What is required by the

intervention. of the Chief Minister... not beyond of the scope of the jurisdiction. The Provincial Assembly only can intervene and can assist or come to the assistance of the particular member in case of breach of privilege which we have the power to exercise. If we cannot have the power to exercise beyond the scope of the Provincial Assembly or whatever is granted by the Constitution.

آئیں - **Can we order that** یہ بڑا واضح واقعہ ہے

This is the interpretation of the case.

Whatever is required to be intervened by the Provincial Assemblies within the scope and within the powers of Provincial Assemblies, therefore, whatever is within the scope of the Assemblies to that extent we can exercise the powers in regard to the breach of privilege.

اس میں ایسی کوئی بات نہیں -

راجہ خلیق اللہ خان - جناب سپیکر! وزیر قانون صاحب نے بڑے واضح انداز میں کہا ہے ہم اس شخص کے خلاف یا اس ادارے کے خلاف کوئی ایکشن لے سکتے ہیں جو ہماری صوبائی اسمبلی کے ماتحت ہو یہ ادارہ نہ تو فیڈرل اسمبلی کے ماتحت ہے اور نہ ہی صوبائی اسمبلی کے ماتحت ہے - دونوں کو کوئی استحقاق نہیں ہے - اسکو تشکیل دے یا اسکو توڑے یا چھوڑے اسکے تمام اختیارات صدر کی حد تک ہیں - اس سلسلے میں سیکشن 228 ہے اسکا سیکشن 2 ہے میں سپیکر صاحب کی توجہ دلاؤنگا اس میں لکھا ہوا ہے

Article 228 (2) The Islamic council Shall consist of such members, being not less than eight and not more than twenty as the President may appoint from amongst persons having knowledge....

نہ فیڈرل حکومت کو اختیار ہے نہ صوبائی حکومت کو اختیار ہے یہ صرف صدر کو اختیار ہے کہ وہ اسکا تقرر کرے لہٰذا قانونی لحاظ سے صوبائی اسمبلی کیونکہ وہ **Appointing authority** نہیں ہے اور نہ ہی فیڈرل اسمبلی اسکی **Appointing authority** ہے حضور والا ادارے کے خلاف آپ کسی قسم کی کوئی کارروائی نہیں کر سکتے - آپ کسی ایک فرد واحد کے خلاف کر سکتے ہیں کہ اس نے غلط کام کیا ہے - اس نے آئین کے تحت کیوں نہیں کیا یا آئین کے تحت کام نہیں کیا آئین کی کسی شق کو نقصان پہنچایا ہے - لیکن اس سلسلے میں قطعی طور پر کسی ادارے کے بارہ میں یا یہ صوبائی اسمبلی اسکا تقرر نہیں کر سکتی جیسے جج آف ہائی کورٹ ہیں یا محتسب اعلیٰ ہیں اس نے بھی رپورٹ دینی ہوتی ہے - اگر اسکے خلاف اگر کوئی

اتھارٹی ایکشن لے سکتی تو وہ اتھارٹی صدر ہے اسکے علاوہ کوئی اتھارٹی نہیں لے سکتی اسکے بعد رول کا کیا طریقہ کار ہے اس ضمن میں آپکو دفعہ 4 کی ذیلی شق نمبر6 کی طرف آپکی توجہ مبذول کراؤنگا کہ کسطرح سزا دی جا سکتی ہے - یا وہ کیسے remove ہو سکتے ہیں - یہ بڑا واضح طور پر کہا ہے -

Article 220 (6) A member may, by writing under his hand addressed to the President, resign his office or may be removed by the President upon the passing of a resolution for the removal by a majority of the total membership of the Islamic Council.

یہ طریقہ ہے وہ تمام کے تمام یا تو کونسل کے اپنے پاس ہیں یا صدر کے پاس ہیں میں یہ عرض کرونگا نہ تو کسی صوبائی اسمبلی کو کوئی اختیار حاصل ہے اور نہ فیڈرل حکومت کو کوئی اختیار حاصل ہے - نہ فیڈرل اسمبلی کو کوئی اختیار حاصل ہے - انکے خلاف کوئی ایکشن لیا جائے - آپ زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ رپورٹیں اسمبلی میں جلد بھیج دی جائیں یا آپ ریزولیشن پاس کر کے یہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ اپنی رپورٹیں جلد بھیج دی جائیں اسکے علاوہ صوبائی اسمبلی کو کوئی اختیار نہیں ہے -

حاجی جمشید عباس ٹھیم - جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ چیمہ صاحب بہت دیر سے ورق گردانی کر رہے ہیں انکو بھی موقع دیا جائے کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں -

میاں ریاض حشمت جنجوعہ - جس دفعہ کا حوالہ دیا گیا یہ 4 ہے اور اس میں واضح لکھا ہوا ہے کہ جو اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہو انہوں نے اسکا مفہوم یہ نکالا ہے اور انہوں نے اسکی تفصیل اس انداز میں پیش کی ہے - اسکا مطلب یہ ہے کہ ایسا مسئلہ ہو گا جس میں صوبائی اسمبلی کی دخل اندازی کا جو امر تقاضا کرے اس امر کے متعلق جو مسئلہ استحقاق ہو گا وہ Valid ہو گا - جناب والا راجہ صاحب نے تو معاملہ ہی صاف کر دیا ہے - اور میرے خیال کے مطابق چودھری صاحب کی طرح وہ بھی وکیل ہیں اور ایسے وکیل جنکے متعلق ہے کہ

پیدا ہوا وکیل تو شیطان نے کہا
لو آج ہم بھی صاحب اولاد ہو گئے

راجہ خلیق اللہ خان - جناب سپیکر! یہ میرے چھوٹے بھائی ہیں -
جناب سپیکر - جنجوعہ صاحب آپکے اس مسئلہ کے بارہ میں لیڈر آف دی اپوزیشن یہ بات نہیں کہہ سکے میرے دریافت کرنے پر کہ اس تحریک استحقاق کو ایڈمٹ کر کے استحقاقات کمیٹی کو بھیج دینا چاہئے اور Islamic Ideology Council کے ممبرز جو ہیں یا اسکے سربراہ جو ہیں انکو یہاں طلب کرنا چاہئے ان سے بات کرنی چاہئے کہ آپ نے آئین کے آرٹیکل نمبر 230 کے مطابق عمل نہیں کیا اسلئے ہم آپکو سزا دیتے ہیں کیا ہم یہ کر سکتے ہیں کیا یہ ہمارے اختیار میں ہے کیا ہماری تحریک استحقاق کی کمیٹی انکو بلا سکے گی کیا ہم اس پر کوئی ایکشن لے سکیں گے - ؟
میاں ریاض حشمت جنجوعہ - کیا آئین کا کوئی آرٹیکل اس بارہ میں مانع ہے ؟
جناب سپیکر - یہ تمام آئین کا ہی آرٹیکل ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ انکو صدر پاکستان تقرر کرتے ہیں - اور انکو Remove کرنے کا طریقہ کار بھی آئین میں دیا گیا ہے اور کیا انکو کسی قسم کی سزا پنجاب اسمبلی کی استحقاق کمیٹی دے سکتی ہے ؟
میاں افضل حیات صاحب تھوڑی سی روشنی ڈالیں گے -
میاں افضل حیات - جناب والا ! اگر ہم کچھ نہ کریں تو ہم انکے خلاف یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے Violate کیا ہے - پروونشل اسمبلی کسی کے لئے سزا کی صرف سفارش کرتی ہے - خود سزا نہیں دیتی - مسئلہ تصفیہ طلب ہے - ہم خود کر سکتے ہیں یا نہیں لیکن کم از کم ہم سفارش تو کر سکتے ہیں - انہوں نے Violate کیا ہے انہوں نے کوتاہی کی ہے - انہیں یہ رپورٹ پیش کرنی چاہئے تھی وہ نہیں کر سکے - اور استحقاق کمیٹی Facts کو دیکھ کر Finding دے سکتی ہے - اور ایوان بھی Finding دے سکتا ہے -
وزیر قانون - یہ تو وہی ہوا کہ میں جناب اس تنخواہ پر کام کرنے کو تیار نہیں ہوں وگرنہ کیا کرو گے اس نے کہا کہ اسی تنخواہ پر کام کرونگا - یہ سفارش کرنے والی بات اور ہے - استحقاق اور چیز ہے - یہ کیسی بات کرتے ہیں -
میاں ریاض حشمت جنجوعہ - جناب سپیکر ! ہماری استحقاق کمیٹی کو پہلے بھی کسی کو

سزا دینے کا اختیار نہیں ہے - وہ پہلے بھی صرف سزا دینے کی سفارش کر سکتی ہے اور سزا دینے کا حق صرف اس ایوان کے پاس ہے -

جناب سپیکر - کیا ایوان Islamic Ideology Council کو سزا دے سکتا ہے ؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ - جناب والا ! وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش تو کر سکتا ہے

وزیر قانون - پھر قرار داد لے آئیں -

میاں ریاض حشمت جنجوعہ - جناب والا ! یہ ایوان اور اس ایوان کی استحقاق کمیٹی فیڈرل گورنمنٹ سے اس امر کی سفارش تو کر سکتی ہے کہ ہمارے استحقاق کو آپ کی اسلامی نظریاتی کونسل نے پامال کیا ہے اور اس کا نوٹس لیا جائے -

چودھری محمد رفیق - جناب سپیکر! ماں بھی دودھ نہیں دیتی جب تک بچہ واویلہ نہیں کرتا کیا خیال ہے آپ کا ؟

راجہ خلیق اللہ خان - جناب والا ! یہ بچہ Nedo milk پر لگا ہوا ہے ' ماں کا دودھ نہیں مانگتا -

سید حسنات احمد - جناب سپیکر ! میرا خیال ہے کہ یہاں مجلس استحقاق پر بحث کے علاوہ غالباً اور کوئی کام نہیں ہے یہ ان لوگوں کے پاس بھجوا دیجئے حالانکہ وہ اس کے متعلق کچھ بھی نہیں کر سکتے اگر اور کوئی کام نہیں ہے تو بھجوا دیجئے وہ پھر آپ کو واپس بھیج دیں گے - وقت ہی ضائع کرنا ہے -

Mr. Speaker ! We can't do any thing about it. I hold the motion out of order.

تحاریک التوائے کار

تحریک التوا نمبر 3 یہ جناب غلام حیدر وائیں صاحب کی وجہ سے Pending تھی یہ اصغر علی گجر صاحب کی طرف سے تھی - آج وہ تشریف نہیں لائے ؟

وزیر قانون - جناب والا ! وہ چیف منسٹر صاحب کے ساتھ کسی جگہ تشریف لے گئے

ہیں ابھی ان کی Request آئی ہے کہ میں پہنچ نہیں سکتا۔
جناب سپیکر۔ چودھری اصغر علی گجر صاحب بھی نہیں ہیں تو پھر اس کو pending کر دیں۔ جنجوعہ صاحب! آپ کو تو اعتراض نہیں ہے؟
میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جی نہیں۔
جناب سپیکر۔ تحریک التواء نمبر 14۔ جناب ریاض حشمت جنجوعہ۔

بجلی کے نرخوں میں اضافہ

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے مسئلہ یہ ہے کہ یکم جولائی سے بجلی کے گھریلو، صنعتی، تجارتی اور زرعی صارفین کے لئے نرخوں میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ 4 جولائی کو وفاقی بجٹ کا اعلان کرتے وقت بجلی کے نرخوں میں اضافہ کی تجویز حکومت نے پیش کی تھی جس پر شدید عوامی رد عمل ہوا اور قومی اسمبلی میں وزیر اعظم نے یقین دلایا کہ بجلی کے نرخوں میں اضافہ کا فیصلہ واپس لے لیا گیا ہے۔ مگر وزیر اعظم کے اعلان کے باوجود بھی بجلی کے عام صارفین کے لئے تقریباً 20 پیسہ فی یونٹ کا اضافہ اور زرعی ٹیوب ویلوں کے لئے 10 روپے فی ہارس پاور فلیٹ ریٹ میں اضافہ کر دیا گیا ہے جو حکومت کے قول و فعل میں تضاد کے مظہر ہے۔ اور اس سے سول حکومت کی سخت بدنامی ہوئی ہے بجلی کے نرخوں میں اس ہوش ربا اضافہ سے تمام صارفین اور زرعی معیشت پر بوجھ میں زبردست اضافہ ہوا ہے جس سے معاشرہ میں بے چینی افراتفری اور انتشار پھیلنے کا خدشہ ہے اور ممکن ہے یہ ناقابل برداشت صورتحال امن و امان کا مسئلہ بھی پیدا کر دے لہٰذا استدعا ہے کہ اس زبردست اہمیت عامہ کے حامل معاملہ پر بحث کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

رانا پھول محمد خان۔ جناب سپیکر! میں یہ گذارش کروں گا کہ یہ تحریک التوائے کار

نہیں بنتی اگر جنجوعہ صاحب اس کو ایک قرار داد کی شکل میں لے آئیں - یہ واقعی صوبے کا ایک اہم مسئلہ ہے - لوگ اس معاملہ میں پریشان ہیں - ان پر ناگوار بوجھ پڑ رہا ہے - میں جناب کی وساطت سے گزارش کروں گا کہ رولز معطل کر کے اس تحریک التوا کو قرار داد میں تبدیل کر دیں تاکہ مرکزی حکومت کو اس سلسلے میں سفارش کی جاسکے -

جناب ڈپٹی سپیکر - رانا صاحب پہلے اس کا فیصلہ ہو لینے دیں -

وزیر آبپاشی - (سردار عارف رشید) - جناب والا ! میں یہاں کہہ سکتا ہوں کہ صوبائی حکومت نے بجلی کے نرخوں میں کوئی اضافہ نہیں کیا - اور جس طرح رانا پھول محمد خان صاحب نے کہا ہے کہ یہ سنٹرل گورنمنٹ کا معاملہ ہے اور جو اضافہ بجلی کے نرخوں میں ہوا ہے یہ ایک قرار داد کی شکل میں اگر اس ہاؤس میں لایا جاتا تو شائد بہت بہتر تھا۔ بہر حال جہاں تک اس تحریک التوا کا تعلق ہے - اگر آپ رولز دیکھیں اس میں یہ ہے کہ -

Rule 67 (c) The motion shall relate to a matter which is primarily the concern of Government or to a statutory body under the control of Government or to a matter in which the Governments have a substantial financial interest;

It doesn't concern the Provincial Government at all. It concerns WAPDA which is primarily under the control of the Federal Government, therefore, this adjournment motion is not valid.

جناب ڈپٹی سپیکر - جنجوعہ صاحب ! ار یگیشن منسٹر صاحب کی وضاحت کے بعد کوئی مزید کمی آپ محسوس کرتے ہیں کہ آپ کی تحریک التوا صوبائی حکومت سے متعلقہ نہیں ہے -

میاں ریاض حشمت جنجوعہ - جناب سپیکر ! اگر آپ اجازت دیں اور یہ ایوان اتفاق فرمائے تو جیسے رانا پھول محمد خان صاحب نے فرمایا ہے متعلقہ قاعدے کو معطل کر کے مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے جو ہمارے صوبے کے کاشتکاروں کے اس انتہائی اہم مسئلہ کی نشاندہی کرتی ہے اور یہ قرار داد منظور کر کے وفاقی حکومت کو

بجھوانے میں اگر حکومت کی طرف سے کوئی اعتراض نہ ہو تو جناب والا !.....
جناب ڈپٹی سپیکر - جی ار یگیشن منسٹر صاحب !

Minister for Irrigation : I object to this totally.

جناب والا ! اس تحریک التوا کے متعلق انہیں کم از کم پہلے ہی سوچنا چاہئے تھا -

This is not within the purview of the Provincial Government.

اور اس کی قرار داد دیتے Now when the time has come اس دن قرار داد دیں We will accept that.

جناب ڈپٹی سپیکر - تو اس کے لئے یہی بہتر ہوگا کہ آپ اس کو قرار داد کی شکل میں لائیں - آپ کی تحریک التوا صوبائی معاملہ نہیں ہے اس کا وفاق سے تعلق ہے اس لیے بہ خلاف ضابطہ قرار دی جاتی ہے تو آپ اس مسئلہ کو ایک قرار داد کی شکل میں لائیں تو میرا خیال ہے وہ زیادہ بہتر ہے گا -

میاں ریاض حشمت جنجوعہ - جناب والا ! - آپ قواعد کو معطل کر دیں تو میں ابھی قرار داد کی شکل میں پیش کرنے کے لئے تیار ہوں -

جناب ڈپٹی سپیکر - اس کے لئے آپ رانا صاحب کے ساتھ اور ار یگیشن منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر ایک قرار داد بنا لیں تو یہ کل بھی ہو سکتی ہے اور Next working day پر بھی ہو سکتی ہے -

وزیر قانون - جناب والا ! بات یہ ہے کہ اس کو Regular day پر لے آئیں لیکن میرے فاضل دوست نے جو ہاؤس کا وقت ضائع کیا ہے - یہ تو ریزولوشن دینے میں بڑے ماہر ہیں اور دن رات یہی کام کرتے ہیں تو ان کو پتا ہونا چاہیے تھا کہ یہ Irregular دے رہے ہیں اور آپ کا کتنا ٹائم انہوں نے ضائع کیا - آپ کو چاہیے تھا کہ پہلے ہی وہیں دفن کر دیتے یا اگر آپ نے نہیں کیا تو کم از کم ان کی جھولی میں ڈالتے -

جناب ڈپٹی سپیکر - میرا خیال ہے کہ اس میں اب مزید وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے

اس کا فیصلہ ہو چکا ہے۔
وزیر قانون۔ Time and again ایسی قرار دادیں رہی ہیں جن کا کوئی تعلق ہی نہیں۔ ان کو ان کی جھولی میں ڈالیں گے۔ یہ ان کو پتہ تو چلے کہ یہ صحیح بات ہے یا غلط۔
میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا!۔ چودھری صاحب نے اس طرح فرمایا ہے کہ میں نے ایوان کا وقت ضائع کیا ہے۔ اگر وہ کاشتکاروں کے مسائل اور ان کی معاشی پریشانیوں کو دفن کرنے کو وہ وقت کا ضیاع سمجھتے ہیں تو میں اس کے لیے دعا کر سکتا ہوں کہ اللہ تعالے ان کی حالت پر رحم کرے اور اگر وہ واقعی سمجھتے ہیں کہ میں نے وقت ضائع کیا ہے وہ جناب جس قدر جرمانہ کہتے ہیں وہ میں ادا کر دیتا ہوں۔
جناب ڈپٹی سپیکر۔ جنجوعہ صاحب۔ آپ تشریف رکھیں یہ تحریک التوائے کار نمبر16 بھی جنجوعہ صاحب آپ ہی کی ہے۔
میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا!۔ میں اسے پیش نہیں کرنا چاہتا۔
جناب ڈپٹی سپیکر۔ Not pressed
میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جی۔ جناب والا!۔
جناب ڈپٹی سپیکر۔ تحریک التوائے کار نمبر17 بھی آپ ہی کی ہے۔

مارشل لاء دور میں فوجی عدالتوں کی طرف سے لوگوں پر عائد کردہ جرمانوں کی وصولی

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہونگا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اور فوری معاملہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حال ہی میں وزارت داخلہ نے تمام اضلاع کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو ہدایات جاری کی ہیں کہ مارشل لاء دور میں فوجی عدالتوں کی طرف سے جن لوگوں کو جرمانے اور معاوضہ کی سزائیں دی گئی تھیں ایسے

لوگوں کی جائیدادیں نیلام کر کے جرمانے اور معاوضہ کی رقوم وصول کی جائیں۔

وزیر قانون - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا ! - جنجوعہ صاحب کی ایک تو ہو چکی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر - نہیں - وہ تو Out of order قرار دی جا چکی ہے۔

وزیر قانون - وہ dispose of ہو گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر - جی وہ dispose of ہو چکی ہے - وہ out of order قرار دی جا چکی ہے۔

وزیر قانون - اسلئے وہ dispose of ہو گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر - وہ dispose of ہو گئی ہے اسلئے اب اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔ یہ پہلے ہی آؤٹ آف آرڈر قرار دی جا چکی ہے۔

وزیر قانون - تو پھر اس کا طریقہ کار اب کیا ہو گا ؟

جناب ڈپٹی سپیکر - طریقہ کار یہی ہے کہ جو تحریک التوائے کار ہو وہ ایک دفعہ ایوان میں ضرور پیش کی جاتی ہے - یہ اب تحریک التوائے کار نمبر 17 ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ - جناب سپیکر ! - وہ حساس سیاسی کارکن جو مارشل لاء کے آہنی شکنجوں سے قوم کو نجات دلانے کے لئے سینہ سپر ہو گئے تھے اور مارشل لاء کے خلاف جدوجہد کی پاداش میں انصاف کے فطری تقاضوں کو نظر اندازی کر کے جن سیاس کارکنوں پر سنگین سزاؤں بھاری جرمانے عائد کئے گئے تھے اور وہ تا حال زنداں خانوں میں قید و بند کی اذیتیں سہہ رہے ہیں خدشہ ہے کہ حکومت ایسے لوگوں کی جائیدادیں نیلام کر کے مارشل لاء کی باقیات کی تابع مہمل ہونے کا ثبوت فراہم کرنا چاہے گی۔

اس صورت حال کے خلاف سیاسی قیدیوں کے زیر کفالت کنبوں کے افراد جو کہ پہلے ہی معاشی لحاظ سے تباہ ہو چکے ہیں خوف و ہراس میں مبتلا ہو گئے ہیں اور عوام الناس میں بھی جو مارشل لاء کی بے مہار عدالتوں کے بارے میں غیر متضاد رائے کے امین ہیں زبردست ہیجان ' اضطراب اور اشتعال پیدا ہو رہا ہے جس سے افراتفری اور

امن عامہ میں بھی خلل پڑنے کا امکان ہے - لہٰذا استدعا ہے کہ اسمبلی کی معمول کی کارروائی کو معرض التوا میں ڈال کر میری اس تحریک پر بحث کی جائے جناب سپیکر! 14 - جولائی کے اخبار کا تراشہ جس میں یہ خبر شائع کی گئی ہے وہ میں نے اپنی تحریک التوائے کار کے ساتھ لف کر دیا ہے - شکریہ -

چودھری محمد صدیق خان سالار - پوائنٹ آف آرڈر - میں عرض کروں گا کہ اسی بات پر قومی اسمبلی میں بحث ہو رہی ہے اور قومی اسمبلی میں جو متعلقہ وزراء صاحبان ہیں بلکہ وزیر اعظم پاکستان بھی ہیں وہ کچھ دنوں کے بعد اسی ہاؤس میں جو اس وقت چل رہا ہے ان عدالتوں کے فیصلوں پر کچھ اعلان کرنے والے ہیں کیا اس بات کی بحث جب قومی اسمبلی میں ہو رہی ہو اسی پر اب صوبائی اسمبلی میں اس مسئلہ پر جو مسئلہ ہمارے دائرہ اختیار میں بھی نہیں ہے اس پر ہم بحث کریں -

جناب ڈپٹی سپیکر - نہیں پنجاب اسمبلی ایک با اختیار ادارہ ہے اس میں بحث ہو سکتی ہے اس تحریک التوائے کار کا فیصلہ قانون کے مطابق کیا جائے گا - وزیر قانون

وزیر قانون - جناب والا ! - میں عرض کرنا چاہوں گا کہ جس تراشے کو اس کی بنیاد بنائی گئی ہے اس میں یہ ہے کہ فوجی عدالتوں کے جرمانے وصول کرنے کے لئے مجرموں کی جائیدادیں ضبط کرنے کا حکم معاوضے کی رقوم مقتولین کے ورثا کو ادا کر دی جائیں - محکمہ داخلہ کی ہدایت دوسری بات یہ ہے کہ یہ ایم - ایل - او 107 کے تحت ایک دفعہ ہے جس کے تحت یہ سزا ہے اور اس کی وصولی کیلئے سزا کا حکم دیا گیا ہو اس کی وصولی ہو سکتی ہے اور

MLO - 107 is protected under the Constitution,

آئین میں باقاعدہ اس کی Protection دی گئی رہ گئی یہ بات کہ جو لفاظی سے کام لیا گیا ہے جنہوں نے بہت ماشاء اللہ بنک لوٹے ہیں اور جو ہمارے ریاض حشمت جنجوعہ صاحب کے ہیرو ہیں انہوں نے جو بنک لوٹے ہیں جو قتل کئے ہیں اور جو انہوں نے تخریبی کارروائیاں کی ہیں وہ ان کے ہیرو ہیں اور بجائے اس کے کہ ہم ان سے جرمانہ وصول کریں میرا خیال ہے کہ ہم چندہ اکٹھا کر کے بھی ان کو دیں -

میاں ریاض حشمت جنجوعہ - جناب والا ! - وزیر قانون غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں حالانکہ میں نے صرف ان لوگوں کا ذکر کیا ہے جنہوں نے .....

جناب ڈپٹی سپیکر - یہ میں آپ کی اطلاع کیلئے عرض کر دوں کہ غلط بیانی کہنا ایک غیر پارلیمانی لفظ ہے تو براہ کرم آپ اس لفظ کا استعمال نہ کریں -

میاں ریاض حشمت جنجوعہ - جناب سپیکر ! - میں غلط بیانی کا لفظ واپس لیتا ہوں میں اب اس انداز میں کہونگا کہ چودھری صاحب حقائق پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں اور میں نے جن لوگوں کا ذکر کیا ہے میں نے ان لوگوں کا ذکر کیا ہے جن لوگوں نے چودھری صاحب کے ان داتا مارشل لاء کے خلاف جدوجہد کی تھی اور ان کو فوجی عدالتوں سے جو مادر پدر آزاد فوجی عدالتیں تھی جن کا کوئی باپ تھا نہ کوئی ماں تھی ان عدالتوں کی طرف سے جرمانے کی سزائیں دی گئی تھیں ان لوگوں سے اب جرمانے وصول کئے جا رہے ہیں میں نے ان لوگوں کا ذکر کیا ہے وہ جن کے ہیرو تھے - اگر وہ ہیرو تھے تو وہ موجودہ حکومت کے تھے کیونکہ آج وہ لوگ دندناتے پھر رہے ہیں وہ اسی طرح ڈاکے ڈال رہے ہیں اور کئی سال سے حکومت ان کی سرپرست بنی ہوئی ہے -

جناب ڈپٹی سپیکر - آپ تشریف رکھیں -

وزیر قانون - جناب والا ! - میں عرض کر رہا تھا کہ چودھری حشمت کے ہیرو جن کی بابت یہ ذکر کر رہے ہیں -

جناب ڈپٹی سپیکر - میں چودھری صاحب سے یہ استدعا کرونگا کہ آپ بھی ایسے الفاظ کا استعمال نہ فرمائیں جس میں ذاتی حملے کی صورت ہو -

جناب ڈپٹی سپیکر - جنجوعہ صاحب - آپ تشریف رکھیں -

وزیر قانون - اور جناب والا ! - مجھے علم ہے اور قوم کو بھی علم ہے کہ یہ جو مارشل لاء اٹھایا گیا.....

جناب ڈپٹی سپیکر - چودھری صاحب - میں آپ سے استدعا کروں گا کہ اس تحریک التوائے کار کا قانون کے مطابق اور ضابطہ کے مطابق جواب دیں -

وزیر قانون - جناب والا ! میں نے بتایا ہے کہ یہ جو 107 ضابطہ ہے -

جناب سعید اکبر خان - پوائنٹ آف آرڈر -
جناب ڈپٹی سپیکر - دیکھیے کہ آپ ایسی بات کیجیے جو کسی کی دل شکنی کا باعث نہ ہو -
جناب سعید اکبر خان - جی - اسے چاہیے آپ نکتہ وضاحت سمجھ لیں کہ جنجوعہ صاحب نے جس Umbrella کے تحت الیکشن لڑا کیا وہ اسی طرح کہ باتیں کر رہے ہیں یا ان کے ساتھ ان کے ممد و معاون تھے -
جناب فضل حسین راہی - جناب والا ! - ہمارا تو خیال تھا کہ شاید کوئی با ضمیر آدمی الیکشن جیت جائیں اور قوم کی بھلائی کر دیں لیکن یہاں پر تو کام الٹا ہو گیا ہے -
جناب ڈپٹی سپیکر - جی چودھری صاحب فرمائیے -
وزیر قانون - اللہ کا شکر ہے کہ ہم با ضمیر لوگ ہیں اور ساری دنیا جانتی ہے -
جناب فضل حسین راہی - جناب والا ! - آپ میری بات سنئے -
وزیر قانون - آپ میرے بھائی ہیں اور میں نے آپ کی تعریف کی ہے -
جناب فضل حسین راہی - جناب والا ! - مجھے ان کی تعریف کی قطعاً ضرورت نہیں ہے اگر انہوں نے تعریف کرنی ہے تو نواز شریف صاحب کی کریں ان سے کہیں کہ ان کے بال بڑے خوبصورت ہیں - یا جونیجو صاحب کی تعریف کریں جن کے طفیل یہ یہاں تک پہنچے ہیں - ہماری تعریف تو آپ کیلئے نقصان دہ ہو سکتی ہے -
جناب ڈپٹی سپیکر - راہی صاحب ' براہ کرم آپ غیر متعلقہ الفاظ کا استعمال نہ کریں -
وزیر قانون - جناب والا ! یہ بات کہ جن کے طفیل میں یہاں پہنچا ہوں یہ بھی ان ہی کی طفیل یہاں پہنچے ہیں - یہ کوئی اپنی بہادری سے یہاں نہیں پہنچے - ورنہ اب تک یہ کسی کھوکھے پر بیٹھے ہوتے -
جناب ڈپٹی سپیکر - چودھری صاحب میں نے کہا تھا کہ آپ اس معاملہ کو ختم ہونے دیں ....چودھری صاحب کو اپنی بات جاری رکھنے دیں - (قطع کلامیاں)
وزیر قانون - جناب میں معذرت چاہتا ہوں - راہی صاحب میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں -

جناب ڈپٹی سپیکر۔ شاہ صاحب! میں آپ سے عرض کر رہا تھا کہ آپ ذرا تشریف رکھیں میری بات سن لیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ موضوع کوئی زیادہ اہم نہیں ہے جس پر کہ آپ بحث کرنا چاہتے ہیں۔ چودھری صاحب کو یہ جو تحریک التوائے کار ہے اس کا جواب دینے کا موقع فراہم فرمائیں۔۔

سید اقبال احمد شاہ۔ جناب سپیکر! میں صرف پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں بڑی ضروری بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ جی فرمائیے۔۔

سید اقبال احمد شاہ۔ جناب سپیکر! آپ کرسی پر تشریف فرما ہیں۔ آپ سپیکر ہیں۔ آپ کی اجازت کے بغیر کوئی رکن بات نہیں کر سکتا۔ مگر راہی صاحب بغیر اجازت طلب کیے باتیں کرتے جاتے ہیں۔ یہ ہمارے ایوان کی توہین ہے۔ جو بھی ممبر، کسی بھی ممبر کو اگر بات کرنی ہو تو پہلے آپ سے اجازت لے اور اگر آپ اجازت دیں تو تب وہ بات کرے یہ نہیں کہ جب چاہا کھڑے ہو کر جو مرضی باتیں کرے۔ یہ اصول کے خلاف ہے۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ یہ آپ شاہ صاحب درست فرما رہے ہیں۔ میں راہی صاحب سے یہ توقع کروں گا کہ آئندہ وہ اس سلسلے میں ذرا محتاط رہا کریں تو میں راہی صاحب سے یہ امید کروں گا کہ وہ اب اپنی سیٹ پر تشریف فرما ہوں گے۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ راہی صاحب آپ اپنی بات مکمل کر چکے ہیں اور اس وقت کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ جس پر آپ کو پوائنٹ آف آرڈر Raise کرنے کی ضرورت محسوس ہو۔۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہو سکتا ہوں یہ میرا Right ہے۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ یہ میرا بھی Right ہے کہ آپ بلاوجہ کھڑے ہوں تو میں آپ کو یہ عرض کر سکتا ہوں کہ آپ تشریف فرما ہوں۔۔

جناب فضل حسین راہی - جناب والا! میں پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوں میں کوئی تقریر نہیں کرنا چاہتا..
جناب ڈپٹی سپیکر - میں آپ سے عرض کر رہا ہوں کہ آپ براہ کرم اپنی سیٹ پر تشریف فرما ہوں - آپ کو موقع دیا جائے گا کہ آپ اپنی بات مکمل کر سکیں - میں آپ کو اس وقت اجازت نہیں دوں گا..
جناب فضل حسین راہی - یہ کون سے قاعدے اور کون سے قانون کے تحت آپ آرڈر کر رہے ہیں
وزیر قانون - یہ آپ کے اس آرڈر کو چیلنج نہیں کر سکتے - کوئی ممبر یہ چیلنج نہیں کر سکتا کہ آپ کونسے قانون اور کون سے قاعدے کے تحت رولنگ دے رہے ہیں -
جناب ڈپٹی سپیکر - میں آپ کو اجازت نہیں دے سکتا آپ تشریف رکھیں..

(قطع کلامیاں)

اگر آپ اپنی سیٹ پر تشریف فرما نہیں ہوں گے تو میں مجبور ہو جاؤں گا کہ آپ کو ہاؤس سے باہر نکال دوں.... جی چودھری صاحب فرمایئے -
رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر سر..
جناب ڈپٹی سپیکر - رانا صاحب تشریف رکھیں - میں آپ کو ضرور موقع فراہم کروں گا -
رانا پھول محمد خان - جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوں...
جناب ڈپٹی سپیکر - شاہ صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر فرمایا تھا اب آپ پوائنٹ آف آرڈر پر پوائنٹ پر پوائنٹ آف آرڈر Raise نہیں کر سکتے - چودھری صاحب کو اپنی بات کرنے دیں - اس کے بعد آپ اگر کسی نکتہ وضاحت پر بات کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو اجازت دی جائے گی اور میں آپ کو موقع فراہم کروں گا کہ آپ اپنی بات کر سکیں- تشریف رکھیے - (قطع کلامیاں) جی چودھری صاحب..
وزیر قانون - جناب والا! اس سے قبل کہ میں یہ حقائق بیان کروں اگر میری طرف سے کوئی راہی صاحب کی یا کسی کی دل شکنی ہوئی ہو تو میں ان سے معافی کا طلب گار

ہوں ہمارا مقصد یہ نہیں ہے کہ کسی کی دل شکنی ہو - یہ ہمارے دوست ہیں بھائی ہیں - ہم کوئی ایسی بات نہیں کرنا چاہتے کہ جس کی وجہ سے ہمارے بھائیوں کی دل شکنی ہو یہ ہمارے دوست ہیں ' بھائی ہیں - ہم کوئی ایسی بات نہیں کرنا چاہتے کہ جس کی وجہ سے ہمارے بھائیوں کی دل شکنی ہو اور ان کے ذہن میں آئے - میں تو بڑا Courteous کرتا ہوں اور میں اپنے بھائیوں کی عزت کرتا ہوں اور میں اپنی طرف سے معذرت چاہتا ہوں - میں عرض یہ کر رہا تھا کہ جہاں تک حقائق طلب کئے گئے ہیں یقین کریں کہ میرے پاس یہی حقائق ہیں کہ ان ملزمان سے جرمانے وصول کئے گئے جو قاتل ہیں تاکہ مقتولین کو معاوضہ ادا کیا جائے یا وہ بینک ڈکیتی کیسز اور دیگر ڈکیتی کیسز میں ملزمان ہیں جنہوں نے بڑی بڑی رقمیں لوٹیں اور بینک لوٹے یا بینک فراڈ کئے اور بینک کی رقمیں کھا گئے ان سے وہ وصولی کر کے گورنمنٹ ان کی واپسی کا یہ ارادہ کرتی ہے - اس لئے ایسی بات کہنا کہ انہوں نے مارشل لاء اٹھانے میں کوئی بڑی خدمات انجام دی تھیں ایسی بات نہیں ہے یہ ان جرائم پیشہ افراد کی بات ہے ان مجرموں کی ہم لوگ بات کر رہے ہیں جن کو سزائیں دی گئیں - جن سے وصولی کرنے کے لئے قانون کے تحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کارروائی کر رہے ہیں اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اس ضابطے کے تحت اس قانون کے تحت جو کہ آئین کے تحت Protected ہے اس کے تحت یہ تمام کارروائی کر رہے ہیں -

اس لیے اس سے نہ تو کوئی ایسی لا اینڈ آرڈر کی صورتحال پیدا ہو رہی ہے اور نہ ہی ایسے مجرموں ' تخریب کاروں اور ملک و قوم کے دشمن ' جن کو جرمانے ادا کرنے کے لیے کہا جا رہا ہے اور وصولی کی جا رہی ہے پوری قوم کو بے چین ہونے کی ضرورت ہے بلکہ یہ تو اطمینان کی بات ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ویسے بات ہی ایسی ہے جو فیڈرل گورنمنٹ کے دائرہ کار میں ہے اور ان کا ضابطہ بنا ہوا ہے - فیڈرل گورنمنٹ کا یہ قانون ہے- اس میں Constitutional Protection ہے اور جو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو تفویض شدہ فرائض ہیں اس کے تحت یہ تمام کارروائی ہو رہی ہے - اس لیے میں عرض کروں کہ یہ جو تحریک ہے یہ Lie نہیں کرتی -

میاں محمد افضل حیات - جناب والا ! جہاں تک Admissibility یا جنجوعہ صاحب کی جو تحریک التوا ہے اگر کوئی ملک کا دشمن ہے کوئی قانون کا دشمن ہے کوئی اسلام کا دشمن ہے کوئی آئین کا دشمن ہے ' تو اس کے ہم خود دشمن ہیں- اور چودھری صاحب سے پہلے دشمن ہے لیکن جو مارشل لاء کا دشمن ہے ہم صرف ان کی بات کر رہے ہیں کہ جو مارشل لاء کے دشمن ہیں وہ واقعی ہمارے ہیرو ہیں -

جناب ڈپٹی سپیکر - تو جہاں تک جناب جنجوعہ صاحب کی اس تحریک التواء کا تعلق ہے یہ قانون اور ضابطہ کے دائرہ میں نہیں آتی لہٰذا میں اس کو آوٹ آف آرڈر قرار دیتا ہوں - اب تحریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے اب میں راہی صاحب سے یہ استدعا کروں گا کہ وہ جو کچھ فرمانا چاہتے تھے تو ان کو اجازت ہے آپ فرمایئے اور دل کھول کر بات کیجیے -

جناب فضل حسین راہی - آپ کی بڑی مہربانی ' بہت شکریہ ' جناب والا ! میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں منسٹر صاحب نے ارشاد فرمایا کہ اگر اسے الیکشن نہ لڑ دے تے کسے کھوکھے تے بیٹھے ھوندے ...

جناب ڈپٹی سپیکر - میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ انہوں نے معافی بھی مانگ لی ہے اب ایسی بات نہ کیجیے جس سے معاملہ مزید طول پکڑ جائے -

جناب فضل حسین راہی - نہیں حضور میں تے ایہاں دے نالج وچ اضافہ کرنا چاہنا کہ الیکشن وی میں لڑ لیا جت وی میں لیا بیٹھا فیر وی میں کھوکھے تے آں - الیکشن جت کے کھوکھے تے بیٹھاں جناب ...

جناب ڈپٹی سپیکر - تو آپ کو اپنا کھوکھا مبارک ہو .... (قہقہے) رانا صاحب آپ کوئی بات کرنا چاہتے تھے ..

رانا پھول محمد خان - میں تحریک التوئے کار پر ایک قانونی نکتہ جناب سے دریافت کرنا چاہتا تھا اب آپ نے وہ خلاف قاعدہ قرار دے دی ہے اس لئے مجھے کچھ نہیں پوچھنا ..

جناب ڈپٹی سپیکر - ٹھیک ہے جناب ' تشریف رکھیں - جی شاہ صاحب آپ کیا فرمانا

چاہتے ہیں۔

سید اقبال احمد شاہ۔ جناب سپیکر! راہی صاحب نے آپ سے کافی تکرار کی ہے۔ اب اس میں ایک بات جو سامنے آئی ہے جو یہ ہے کہ انہوں نے کہا تھا کہ آپ جذباتی ہیں تو یہ لفظ آپ کے لیے زیب نہیں دیتا جو لفظ انہوں نے بولا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ راہی صاحب بادشاہ لوگ ہیں وہ اس قسم کے الفاظ استعمال کرتے رہتے ہیں ان کے الفاظ کو محسوس کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ تشریف رکھیں کوئی بات نہیں ہے۔

جناب فضل حسین راہی۔ اگر میں نے ایسا کوئی لفظ استعمال کیا ہے تو میں اس کو Withdraw کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ کوئی بات نہیں راہی صاحب آپ تشریف رکھیں۔

مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و سماجی بہبود اور اوقاف کی رپورٹ

مولانا محمد غیاث الدین۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ.....

"مسودہ قانون (ترمیم مقامی حکومت پنجاب مصدرہ 1987 مسودہ قانون نمبر 108 بابت 1987 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و سماجی بہبود اور اوقاف کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے"

جناب ڈپٹی سپیکر۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے:۔

"کہ مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مصدرہ 1987 مسودہ قانون نمبر 108 بابت 1987 کے بارے میں مجلس قائمہ بارئے لوکل گورنمنٹ و سماجی بہبود اور اوقات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے"

(رپورٹ پیش کی گئی)

حکمت عملی کے اصولوں کی تعمیل اور عملدرآمد کے بارے میں رپورٹ بابت 1985 پر بحث (جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر۔ راھی صاحب، حکمت عملی کے اصولوں پر بحث شروع ہونے والی ہے تو اس کا آغاز آپ ہی سے کیاجائے۔ گزشتہ روز میاں محمد اسحاق صاحب کی تقریر جاری تھی وہ چونکہ اب تشریف نہیں رکھتے ہیں تو اگر آپ تقریر فرمانا چاہیں تو آپ شروع کر دیں۔

جناب فضل حسین راھی۔ جناب سپیکر! حکمت عملی کے اصولوں پر مبنی رپورٹ 1985ء جو کہ اس ایوان میں بحث کے لئے پیش کی گئی ہے اور میں نے جہاں تک اس کا مطالعہ کیا ہے اس میں سے میں نے چند نکات نکالے ہیں ان کا سب سے بڑا اصول جو ہے جوکہ حکومت پنجاب نے اس رپورٹ میں جو پیش کیا ہے انہوں نے یہ کہا ہے کہ Islamisation کے سلسلے میں ہم بتدریج معاشرے کو اسلامی رنگ میں ڈھال رہے ہیں اور اس سلسلہ میں انہوں نے جو خدمات انجام دی ہیں اس میں انہوں نے لکھا ہے کے ہم نے قوم کو عربی پڑھائی ہے ہم نے قرات اور سیرت کانفرنس کا اہتمام کیا ہے ہم نے احترام رمضان آرڈیننس جاری کیا ہے اور اس قسم کی اس میں مثالیں بھی دی گئیں ہیں لیکن جناب سپیکر دیکھنے والی چیز یہ ہے کہ آپ احترام رمضان آرڈیننس جاری کرتے ہیں آپکا مجسٹریٹ رمضان مبارک کے مہینے میں لوگوں کو عام مزدور پیشہ لوگوں کو جو گاؤں سے خرید و فروخت کرنے کے لئے شہروں میں آتے ہیں یا مزدوری کرنے کے لیئے آتے ہیں اور جو مسافر لوگ ہوتے ہیں اس کی تحقیق ہی نہیں کرتے ہیں کہ وہ آدمی کہاں سے آیا ہے اور اس نے روزہ کیوں نہیں رکھا ہے تو وہ رمضان آرڈیننس اس پر لگا دیتے ہیں لیکن جناب سپیکر! میں آپ کو گزشتہ رمضان کی ایک مثال سناتا ہوں کہ وہاں اس طرح کچھ لوگوں کو گرفتار کیا گیا تو میں مجسٹریٹ

صاحب کو ڈھونڈنے کے لئے عدالت میں گیا تو مجھے یہ پتہ چلا کہ وہ گھر پر ہیں میں ان کے گھر گیا میں نے وہاں پوچھا کے مجسٹریٹ صاحب کہاں ہیں وہ کہنے لگے کے کھانا کھا رہے ہیں وہ دوپہر کے وقت کھانا کھا رہے تھے اور لوگوں کو کھانا کھاتے ہوئے گرفتار کر کے جیل میں بند کر کے آپ خود کھانا کھانے میں مصروف ہوگئے

مولوی محمد غیاث الدین - پوائنٹ آف ارڈر - جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ میں نے خود راہی صاحب کو رمضان المبارک میں یہاں پر سگریٹیں پیتے ہوے دیکھا ہے -

جناب فضل حسین راہی - جناب سپیکر! میں اب یہ نہیں کہتا ہوں مولوی صاحب جھوٹ بولتے ہیں یہ ان کی مرضی ہے جو یہ کہیں ... تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ یہ دو عملی کیوں ہے اگر آپ چند آدمیوں کو عربی پڑھا کر یا اس کو پھیلا کر بڑا کام کیا ہے یا آپ نے جو صلوٰۃ کمیٹیاں بنائی ہیں - زکوٰۃ کمیٹیاں بنائی ہیں یا یہ کہیں کہ ہم نے عربی پڑھائی ہے اور اس وجہ سے اسلام پھیل جائے گا اور اس کو آپ بطور کارنامہ کے پیش کریں گے تو یہ بات صاف واضح ہے کہ اتنی اللہ تعالے نے انسان کی طلب ہی نہیں کی - جتنا اللہ نے انسان کوانسان کی خدمت پر مامور کیا ہے اللہ تعالے نے انسان سے اتنی طلب حقوق اللہ پر توجہ دینے کے لئے نہیں کی جتنی توجہ حقوق العباد پر توجہ دینے کے لئے کی ہے - اسلام بنیادی طور پر سچائی کا مذہب ہے سچائی کا دین ہے اور سادگی کا مذہب ہے - اور بنیادی طور پر اسلام غریبوں کو یتیموں کو اور کمزور لوگوں کو تحفظ دیتا ہے - یہی وجہ تھی کہ اسلام کو پھیلانے میں جتنابنیادی کردار بھی تھا وہ غریب لوگوں کا تھا - نچلے لوگوں کا تھا -

وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی بن کر ' ان غریبوں نے اپنی جان کی قربانیاں دے کر اسلام کے مفاد کے لئے ایک راہ عمل متعین کی اور اس کو آگے بڑھایا تھا -

لیکن یہاں پر جناب سپیکر! اتنا بڑا تضاد اس معاشرے میں دیکھنے کو ملتا ہے کہ ایک طرف آسمانوں کو چھوتے ہوئے امیروں کے محل ہوتے ہیں اور کھلے آسمان کے سایہ

تلے غریبوں کی جھونپڑیاں بنی ہوئی ہوتی ہیں - تو یہ جو تضاد ہے - اگر اس کو پسند کرنے والا اگر کوئی اپنے آپ کو امیر المومنین کہتا ہے تو یہ اس کا اپنے لئے ایک فتویٰ ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تضاد قطعاً پسند نہیں تھا یہی وجہ تھی کہ ان کے دور میں ایک صحابی نے ایک مکان کو گرا کر دوبارہ بنا لیا تھا - اور وہ مکان عام مکانوں سے ہٹ کر بنایا گیا تھا - اگر چہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مکان کے بننے پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ تم میری امت کے درمیان میں امتیاز پیدا کرنے لگے ہو - تم اس امت میں تضاد کی بنیاد رکھنے لگے ہو جس امت کو ہم بھائی چارہ اور مساوات کی بنیاد پر چلانا چاہتے ہیں - ان لوگوں کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے اتنی محبت تھی کہ اس شخص نے اسلام کی محبت میں اپنے اس مکان کو اپنے ہی ہاتھوں سے گرا دیا اور اس صحابی نے پھر عام سا مکان بنا کر اس میں رہائش اختیار کی - ان کی پسندیدگی کا یہ عالم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بلال حبشی رضی اللہ عنہ سے پیار کرتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نچلے طبقے کے لوگوں سے پیار کرتے - غریبوں سے پیار کرتے تھے - اسلام کے اندر جو انقلابی فلسفہ ہے وہ صرف اور صرف یہ ہے آپ حجتہ الوداع کے خطبے کو لے لیں اس خطبے کے اندر بھی یہی پایا گیا ہے کہ کسی کو رنگ، نسل یا امیر اور غریب ہونے کی بنیاد پر کسی کو کسی پر فوقیت نہیں ہے لیکن جناب والا! آپ اپنی اس پاکستان کی تصویر کو دیکھئے - آج آپ اپنے اس پنجاب کو دیکھیئے، سندھ کو دیکھئے، بچوں کو چھوٹے چھوٹے بچوں کو ہوٹلوں پر کام کرتے ہوئے دیکھیئے - لوگوں کو کام کرتے ہوئے دیکھئے - قالین بافی کرتے ہوئے دیکھئے - اور پھر بتایئے کہ آپ کس طرح سے اسلام کے دعویدار ہو سکتے ہیں پھر بتایئے کہ یہاں پر اسلام کی بات کرتے ہوئے ان لوگوں کو شرم کیوں نہیں آتی میں یہ کہتا ہوں کہ اتنی ڈھٹائی نہ کریں - کم از کم اگر یہ اقتدار پر رہنا چاہتے ہیں رہیں، لیکن اسلام کے نام پر نہ کریں انسانیت کو قتل کرنے کے نام پر نہ کریں میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسلام بنیادی طور پر جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلام جو ہے وہ سچا اسلام ہے۔ ضیاء الحق کا اسلام جھوٹا اسلام ہے -

سید محمد اقبال شاہ - جناب والا ! اس ایوان میں صدر کو زیر بحث نہیں لایا جا سکتا ہے جناب والا ! ان کو چاہیے کہ یہ خود بھی اسلام پر عمل کریں -

جناب ڈپٹی سپیکر - یہ آپ درست فرما رہے ہیں -

جناب فضل حسین راہی - جناب سپیکر ! میں اسلام کی ہی بات کر رہا ہوں - جناب والا ! پھر یہ کہا گیا ہے کہ زکوٰۃ اور عشر کے نظام سے صلوٰۃ کمیٹیوں کے نظام سے ' حکومت نے اسلامی معاشرہ قائم کرنے کی کوشش کی ہے - جناب سپیکر ! ' یہ ایک حقیقت ہے اور یہ ایک کھلی حقیقت ہے ------ جناب والا ! میں یہ گزارش کروں گا کہ ذرا آپ ایوان کو In Order فرمائیں -

جناب ڈپٹی سپیکر - آرڈر پلیز - آرڈر پلیز -

جناب فضل حسین راہی - جناب والا ! میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب تک صدیوں پرانے اس نظام کو اس سماجی نظام کو آپ تبدیل نہیں کرتے - اس سماجی ڈھانچے کو آپ تبدیل نہیں کرتے اور اس کو جدید تعلیم کی بنیاد پر اور سائنسی ترقی کو سامنے رکھتے ہوئے اس کی تشکیل نہیں دیتے - امن انصاف اور بھائی چارے کی بنیاد پر آپ یہاں پر ایک سماجی ڈھانچہ تشکیل نہیں دیتے تو اس وقت تک اپ کا کوئی بھی Welfare کا قدم Welfare کیلئے نہیں ہوگا - آپ نے اس Corrupt سماج میں زکوٰۃ کمیٹیاں تشکیل دیں آپ نے ان کو فنڈز بھی دیے لیکن یہ معاملے اخبارات کی زینت بنتے رہے ہیں - اور یہ بات یہاں اسمبلی میں بھی پیش ہوتی رہی ہے کہ فلاں زکوٰۃ کمیٹی کا چیئرمین اتنے لاکھ روپے کھا گیا فلاں ضلع کی زکوٰۃ کمیٹی اتنے لاکھ روپے کھا گئی تو اس کرپٹ سماجی ڈھانچے کے اندر اگر آپ زکوٰۃ کمیٹیاں بھی بنائیں گے تو ان کے بھی Corrupt ہونے کے امکان ہیں - وہ اسلئے کہ جب آپ اسلام کی بنیادی روح کو تسلیم نہیں کرتے آپ دولت کی دوڑ کو ختم نہیں کرتے آپ امتیاز کو ختم نہیں کرتے آپ تفریق کو ختم نہیں کرتے آپ دولت کی کشش کو ختم نہیں کرتے تو آپ کیسے یہاں اسلامی معاشرہ قائم کر سکتے ہیں - جناب والا ! آج ہر شخص پیسے کی دوڑ میں اتنی تیزی کے ساتھ مصروف ہو گیا ہے - وہ اتنی تیزی کے ساتھ پیسے بنانے لگا ہے کہ آپ دیکھیں کہ کچھ

دیر پہلے ' کچھ سال پہلے ' دس پندرہ سال پہلے ہمارے اپنے ایک شہر کی معزز ہستی ہیں وہ لاری اڈے پر کھڑے ہو کر " شاہ کوٹ شیخوپورہ شاہ کوٹ شیخوپورہ " میں سفر کرتی تھیں - آج وہ ذاتی کاروں میں سفر کرتی ہے جناب سپیکر! یہ Islamisation نہیں ہے ' وہ اسلئے نہیں ہے کہ اس میں دولت کی کشش آچکی ہے ' لالچ آچکی ہے اور وہ دولت جس کے بارے میں قرآن حکیم میں یہ ارشاد فرمایا گیا ہے - یہ قیامت کے دن بچائی ہوئی دولت تمہارے پشتوں پر ڈال دی جائے گی اس کے باوجود یہ اپنے بچوں کے مستقبل کیلئے بڑی بڑی کوٹھیاں تعمیر کرنے والے لوگ - یہ اپنے بچوں کے مستقبل کیلئے بڑے تعلیمی اداروں میں تعلیم دلوانے والے لوگ یہ بات بھول جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس عمل سے ان لوگوں کو منع فرمایا ہے - اگر دولت میں اتنی کشش ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے .....

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر -

جناب سپیکر - اس رپورٹ کی ایک کاپی ارکان اسمبلی میں تقسیم ہونی چاہیے تھی لیکن ہمیں یہ علم نہیں کہ یہ کس وجہ سے ہمیں تقسیم نہیں کی گئیں - اب اس میں اگر کوئی ترمیم دینا چاہے تو کیسے دے گا - دو دن آپ نے ترمیموں کیلئے دیئے ہیں یہ ہم کس کاپی سے پیش کریں گے - میں نے ابھی یہ کاپی مانگی ہے اور مجھے پھر وہی بلدیات والی کاپی پکڑا دی گئی ہے -

جناب ڈپٹی سپیکر - رانا صاحب دفتر سے یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ تقسیم ہو چکی ہیں ہو سکتا ہے آپ کو نہ ملی ہو -

رانا پھول محمد خان - جناب مجھے تو نہیں ملی -

جناب ڈپٹی سپیکر - یہ آپ کو پہنچا دی جائے گی بہر حال یہ تقسیم ہو چکی ہے -

رانا پھول محمد خان - جناب والا ! یہ کسی کو نہیں ملی - آپ کا دفتر کوئی کارروائی کرتا ہی نہیں -؟

جناب ڈپٹی سپیکر - کوئی معزز رکن اس بات کی نشاندہی کریں گے کہ ان کو یہ کاپی مل

چکی ہے - ؟ جس صاحب کو اس کاپی کی ضرورت ہو گی ' اسے یہ کاپی فراہم کردی جائے گی - راہی صاحب آپ اپنی تقریر جاری رکھیں - اس سلسلے میں ایک تجویز یہ بھی پیش ہوئی ہے کہ اس پر تقریر کیلئے وقت مقرر کر دیا جائے - تاکہ تمام معزز اراکین کو تقریر کرنے کیلئے موقع مل سکے - اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے - ؟ دس منٹ ٹھیک ہیں ؟-

آوازیں - ٹھیک ہے -

سید حسنات احمد شاہ - جناب والا ! ایک آدمی بات کرتا ہے تو اسے بات کرنے دیں-

جناب فضل حسین راہی - جناب ٹھیک ہے - بڑی مہربانی کوئی بھی بولنے کیلئے نہیں اٹھتا ہے .....

جناب ڈپٹی سپیکر - بہر حال اس کیلئے دس منٹ رکھ لیتے ہیں ' اگر کوئی مزید بولنا چاہے گا تو تھوڑی بہت توسیع کردیں گے - راہی صاحب آپ فرمائیں -

جناب فضل حسین راہی - جناب والا ! آپ کی بڑی مہربانی جناب والا ! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ دولت میں اگر کشش ہوتی تو خدا تعالیٰ کی ذات کی طرف سے اس کا ذکر آنا چاہیے تھا ' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے پسندیدگی کا اظہار ہونا چاہیئے تھا - اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں اور ایمانداری کے ساتھ سمجھتا ہوں جو لوگ زندگی کے شعبے میں ہیں اور پیسے کی دوڑ میں شامل ہیں وہ میرے نزدیک اور اسلام کے نزدیک غیر مسلم ہیں ان کو مسلمان رہنے کا حق نہیں پہنچتا -

مولانا محمد غیاث الدین - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر ! میں آپ کی وساطت سے راہی صاحب کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ اسلام نے دولت کی کہیں بھی نفی نہیں کی اگر دولت کی نفی ہوتی تو زکوٰۃ کا حکم لاگو نہ ہوتا - زکوٰۃ کا جو حکم ہوا ہے تو یہ دولت مند کیلئے ہوا ہے جو کہ صاحب نصاب ہے اور یہ خوا مخواہ قرآن پاک اور اسلام پر اختراع باندھ رہے ہیں اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ اس قسم کی بات نہ کریں- اسلام نے صرف اس دولت کی نفی کی ہے جن کو ناجائز ذرائع سے کمایا گیا ہو حلال کا کمایا ہوا مال حلال کی کمائی ہوئی دولت کی اسلام میں کہیں نفی نہیں -

جناب ڈپٹی سپیکر۔ یہ آپ درست فرما رہے ہیں ۔ راہی صاحب آپ اپنی تقریر کریں۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب والا! اسلام میں تو یہ ہے کہ آپ....

رانا پھول محمد خان۔ جناب والا! مولانا صاحب نے جو مسئلہ پیش کیا ہے اس کی شریعت میں دلیل نہیں ہے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ " مسلمان تو کھانا کھائے اور اگر کھانا بچتا ہے تو" ہمسایوں کو دے اور شام کی امید مجھ سے رکھ ۔ اگر دولت جمع کرنے کی ہدایت ہوتی تو پھر شام کیلئے یہ نہ ہوتا کہ تو اس سے امید رکھ اور باقی ان غریبوں کو دے دو جو بھوکے ہیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں میں آپ کو موقع فراہم کروں گا ۔ راہی صاحب اپنی بات جاری رکھیں ۔

مولانا محمد غیاث الدین۔ جناب والا! میں اس کی وضاحت کرتا ہوں ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے رانا صاحب کی خدمت میں یہ عرض کروں گا ۔ کہ اسلام میں یہ جو زکوٰۃ کا مسئلہ آیا ہے ۔ اس میں یہ ہے کہ نصاب کا مال ۔ صاحب مال کے پاس ایک سال تک اس کی حاجات اصلیہ سے باقی رہے تو تب جا کر زکوٰۃ لاگو ہوتی ہے یعنی جب ایک سال تک اس کے پاس مال رہے گا تو پھر زکوٰۃ لاگو ہوگی رانا صاحب یہ کہتے ہیں کہ زکوٰۃ رہے ہی ناں تو زکوٰۃ کہاں سے آئے گی ایک سال تک باقی رہے تو پھر زکوٰۃ عائد ہوئی ساڑھے سات تولے سونا ساڑھے باون تولے چاندی یا اس کے برابر قیمت ایک سال تک رہے تو پھر زکوٰۃ لاگو ہوتی ہے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں آپ درست فرما رہے ہیں میرے خیال میں اب اس مسئلے پر مزید بحث نہیں ہونی چاہیے ۔ (قطع کلامیاں)

رانا صاحب آپ تشریف رکھیں ۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب والا! ہر سال اگر زکوٰۃ نکالتے رہیں تو سونا ختم ہو جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ رانا صاحب آپ تشریف رکھیں ۔

بیلم سیدہ ساجدہ نیر عابدی - پوائنٹ آف آرڈر -
جناب والا ! اسلام کی سب سے زیادہ مالدار خاتون حضرت خدیجۃ الکبریٰ تھیں اور ان کے مال و دولت کے باوجود رسول نے انہیں اپنی زوجیت میں لیا تھا اور ان کے مال ومتاع سے رسول نے تجارت کو آگے بڑھایا تھا اور اگر یہ مال رکھنے کی اجازت نہ ہوتی تو رسول شادی کرنے سے پہلے یا شادی کرنے کے فوراً بعد حضرت خدیجہ الکبریٰ کی ساری دولت کو تقسیم کروا دیتے' تو پھر وہ تجارت کہاں سے کرتے ؟
جناب ڈپٹی سپیکر - آپ تشریف رکھیں راہی صاحب آپ اپنی بات جاری رکھیں ۔
چودہری محمد صدیق سالار - جناب والا ! اس معمولی سی بات کو خوامخواہ بڑھایا جارہا ہے -
جناب ڈپٹی سپیکر - آپ تشریف رکھیں یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر زیادہ بحث کی ضرورت نہیں ہے - یہ ایک مصدقہ بات ہے ....
چودہری محمد صدیق سالار - جناب سپیکر ! ہمارے صحابہ میں سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت ہی امیر تھے اور ان کا سرمایہ پوری قوم کیلئے صرف ہوتا تھا اور سرکار کے حکم سے ہوتا تھا - اب راہی صاحب یہ بات کر کے تفریق پیدا کر رہے ہیں جو کہ ملک کیلئے بھی نقصان دہ ہے -
جناب ڈپٹی سپیکر - آپ تشریف رکھیں - راہی صاحب اپنی تقریر جاری رکھیں -
جناب فضل حسین راہی - جناب والا ! میں اس کی اس طرح سے وضاحت کردیتا ہوں کہ ...
جناب ڈپٹی سپیکر - راہی صاحب میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ ایک مذہبی معاملہ ہے اس لئے اس میں احتیاط سے کام لیں اور آپ اپنی بات جاری رکھیں -
جناب فضل حسین راہی - میں اس کو قطعاً مسئلہ نہیں بنانا چاہتا - معاملہ یہ ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل مبارک لگی ہوئے تھی - وہاں حضرت بلال حبشی نے اپنی جیب سے کھجوریں نکال کر افطاری کے وقت اس مجلس میں رکھ دیں- افطاری ہو گئی کھجوریں کھالی گئیں - کچھ کھجوریں بچ گئیں جو حضرت بلال حبشی

نے واپس اکٹھی کر کے جیب میں رکھ لیں - حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ بلال آپ نے یہ کھجوریں جیب میں کیوں رکھیں - انہوں نے کہا ' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سحری کے وقت انہیں کھالوں گا - انہوں نے ارشاد فرمایا ' اس طرح دو چیزوں سے آپ کا اعتقاد اٹھ جاتا ہے ایک اللہ تعالیٰ کی ذات سے اور اس کے رازق ہونے سے اور دوسرا اللہ تعالیٰ کے مختار کل ہونے سے - آپ یہ طے کر کے سو رہے ہیں کہ آپ کو صبح اٹھنا ہے اور ضرور اٹھنا ہے آپ نے صبح کا سامان اپنی جیب میں رکھ لیا ہے اور دوسری بات یہ آپ طے کر کے سو رہے ہیں کہ آپ جب صبح سو کر اٹھیں گے جس نے آپ کو زندگی دی ہے وہ آپ کو کھجوریں نہیں دے گا ' ان دو چیزوں سے جب آپ کا اعتقاد ہی اٹھ گیا .... مجھے بتایا جائے جناب سپیکر! یہ تو الجھنیں ہیں جتنی آپ ڈالنا چاہیں گے ڈال لیں گے جتنا ان کو لمبا کرنا چاہیں گے کر لیں گے - ورنہ دین اتنا سادہ ' اتنا مکمل اتنا جامع اور اتنا جلدی سمجھ آنے والا ! ہے کہ اسے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا جو امی تھے ' ان پڑھ تھے انہوں نے پیش کیا - امی لوگوں نے اس پہ عمل درآمد کیا - آج آپ ایم - اے ' ایم - ایس سی اور ڈاکٹریٹ کرنے والے سے اسلام کے بارے میں پوچھیں - وہ آپ کو اسلام اتنا critical بنا کر دے دے گا - اتنا الجھا کر دے دے گا کہ اگر آپ اسلام کی صحیح سمت نکال کر اس پہ چلیں گے تو آپ ایک نئے فرقہ کے طور پر مشہور ہو جائیں گے اور صحیح مسلمان کے طور پر مشہور نہیں ہوں گے - اس لیے اس کو اتنا الجھایا گیا - اور اس کو الجھانے کی ضرورت ان لوگوں کو تھی - یہ بات بھی تاریخی طور پر ثابت ہے کہ ہمیشہ حکمران یہ چاہا کرتے ہیں کہ ان کی خواہشات کے مطابق مسجدوں سے آوازیں بلند ہونی شروع ہو جائیں ' ان کی خواہشات کے مطابق علما سو کا ٹولہ ان کے حق میں پراپیگنڈہ کرتا چلا جائے - یہ ان کی خواہشات ہوتی ہیں - جتنے بھی آج تک ادوار بدلے ہیں ' اسلام کے ظہور سے قبل آج تک کے دور میں تمام ادوار میں اسلام کو آہستہ آہستہ بتدریج نقصان پہنچایا گیا ہے -

جناب ڈپٹی سپیکر - میں معزز ممبران سے التماس کروں گا کہ یہ بیٹھے بٹھائے تبصرہ سے

تھوڑی سی احتیاط برتیں۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب والا! میں اس بات کو یہاں ختم کرتا ہوں کہ اگر دولت میں ہی عزت ہوتی، اگر دولت میں ہی عافیت ہوتی، اگر دولت میں ہی آپ کا سب کچھ ہوتا تو پھر آج سہگل عزت دار ہوتا، آج داؤد عزت دار ہوتا، اج بلے شاہ عزت دار نہ ہوتا، آج شاہ حسین عزت دار نہ ہوتا آج داتا گنج بخش عزت دار نہ ہوتا یہ دولت مند لوگ عزت دار ہوتے اور عزت کس کو ملی .....

مولوی محمد غیاث الدین۔ جناب سپیکر! یہ جو غلط باتیں کر رہے ہیں، ہم برداست نہیں کر سکتے۔

جناب فضل حسین راہی۔ یہ برداشت نہیں کر سکتے تو باہر چلے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ میں مولانا صاحب سے یہ عرض کرنی چاہوں گا کہ اسلام میں مال رکھنا ناجائز نہیں ہے۔ جو راہی صاحب فرما رہے ہیں یہ جذبے کی بات ہے لگن کی بات ہے۔ اور اپنے اپنے کردار کی بات ہے اس میں یہ جذبہ زیر بحث نہیں ہے اور نہ ہی براہ کرم اس مسئلے کو الجھائیں۔ اسلام میں مال رکھنا ناجائز بات نہیں ہے لیکن مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنا بھی ایک اچھا کام ہے۔ اس لئے آپ اس مسئلہ کو براہ کرم اسمبلی کے forum پر اس انداز سے نہ الجھائیں میں آپ سے یہی التماس کروں گا۔ تشریف رکھیں۔ وقت کی نزاکت کا احساس فرمائیں۔ ابھی بہت سے ممبران نے میرے پاس چٹیں بھیجی ہیں کہ وہ اس مسئلہ پر بات کرنا چاہتے ہیں، آپ براہ کرم غیر ضروری امور سے اجتناب کریں۔

سیدہ ساجدہ نیر عابدی۔ جناب والا، بات یہ ہے کہ جیسے کہ آپ نے ابھی فرمایا کہ راہی صاحب اپنا نقطہ نظر بیان فرمائیں، وہ اسلام کی Exploitation نہ کریں۔ اسلام کے پلیٹ فارم سے بات نہ کریں۔ اسلام کے پلیٹ فارم سے بات کریں گے تو ہر مسلمان کے فرض میں شامل ہے کہ جہاں پر وہ غلطی کریں ہم اٹھ کر ان کی تصحیح کریں۔ وہ اپنا منشور، اپنے رائے یا اپنے کسی نئے مذہب کا طریق کار ہاؤس کے سامنے بیان کر دیں وہ اسلام کے نام کی Exploitation نہ کریں۔

سید اقبال احمد شاہ ۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنا چاہتا ہوں ۔ راہی صاحب نے ابھی ارشاد فرمایا تھا اور حضرت بلال کی کھجوروں کا ذکر کیا تھا تو میں ان سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس بنیاد پر کوڑے .....

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ میرا خیال ہے کہ یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے جس پر آپ بحث کرنا چاہتے ہیں ۔

سید اقبال احمد شاہ ۔ اگر انہوں نے اسلام کی بات کرنی ہے تو میں یہ کہوں گا کہ کوڑے وہ شخص مارے کہ جس نے گناہ نہیں کیا ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ میں آپ سے استدعا کروں گا کہ اس مسئلے کو مزید نہ الجھائیں ۔

میاں محمد افضل حیات ۔ میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ ایک معزز رکن کو دوسرے سے اختلاف ہو سکتا ہے ۔ اسلام میں بھی ایسی تعلیم ہے کہ جس میں اختلاف ہو سکتا ہے لیکن اس کے لئے اٹھ کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا مناسب نہیں ہے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ جی ' یہی میں عرض کر رہا تھا کہ اس مسئلے کو الجھانے کی کوشش نہ کریں ۔

میاں محمد افضل حیات ۔ ہر ممبر کو اس پہ بولنے کی اجازت ہے ۔ جب اس کی اپنی باری آئے اور اس میں اتنی سکت ہو تو وہ اس وقت اس بات کو اپنے نقطہ نظر سے بات کر سکتا ہے ۔ اس پر پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنایا جا سکتا ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ راہی صاحب میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ آپ اپنے موضوع کے مطابق تقریر جاری رکھیں اور براہ کرم اس قسم کی باتوں سے اجتناب فرمائیں جس میں معاملہ مزید کسی اور طرف چل پڑے آپ ذرا اختصار بھی فرمائیں کیونکہ ابھی بہت سے لوگ اس بات کے منتظر ہیں ۔

جناب فضل حسین راہی ۔ شکریہ ' جناب والا ! اس رپورٹ میں حکومت پنجاب نے یہ کہا ہے کہ ہم نے بلدیاتی ادارے مضبوط کیے ہیں یہ حکومت پنجاب کا موقف ہے ۔ جناب والا !! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ مقامی حکومت کے ادارے لوکل کونسلز وغیرہ ' کے قوانین کا اگر آپ جائزہ لیں تو صاف اور واضح نظر آئے گا کہ کبھی کمشنر صاحب

اور کبھی سیکریٹری صاحب اپنے اختیار کی تلوار لے کو منتخب میئر کی گردن اڑانے کے لئے ہر لمحہ تیار کھڑے ہوتے ہیں اور کبھی دفعہ 29 سی یا کسی دوسری دفعہ کے تحت نوٹس serve کر کے ان کو بر طرف کر کے ان کو جیل میں بھی ڈال سکتے ہیں' ان کے ساتھ سب کچھ کر سکتے - کراچی کی Metropolitan Corporation کو بھی توڑا گیا اور اس طرح مختلف ضلعی چیئرمینوں کے خلاف ایکشن ہوئے - یہ کہا جاتا ہے کہ ہم نے بلدیاتی اداروں کو مضبوط کیا ہے - مقامی حکومت میئر کے پاس ہے لیکن جو میئر کے سر پر بیٹھا ہوا کمشنر اس کو کرسی سمیت اتار سکتا ہے - اس کے پاس اتنے اختیارات ہیں اور لوکل کونسلز کے پاس کیا ہے میں پوچھتا ہوں کہ آپ کہتے ہیں کہ ہم نے لوکل کونسلز کو مضبوط کیا ہے میں کہتا ہوں آپ نے اپنے صوبے کی حکومت کو مضبوط نہیں کیا پنجاب کے عوام نے جو ذمہ داریاں آپ کو سونپی تھیں اور یہ کہا تھا کہ قومی مالیاتی کمشن کا ایوارڈ لے کر صوبوں اور مرکز کے درمیان جو فیصلہ ہے اس پر عمل درآمد کروایا جائے گا - پنجاب کبھی اپنے حصے کے پیسوں کا مطالبہ نہیں کرتا - پنجاب بھیک مانگنے کے لیے مرکز کے پاس جاتا ہے - پنجاب اپنے حصے وصول کرنے کے لئے مرکز کے پاس نہیں جاتا - ہماری پنجاب اسمبلی پنجاب کا سب سے مقتدر ادارہ ہے اس کا یہ عالم ہے کہ اس نے پی سی ایس افسران کی حمایت میں یہاں فیصلہ کر کے حکومت کو عملدرآمد کے لئے بھیجا لیکن پاکستان کے چیف ایگزیکٹو وزیر اعظم پاکستان نے ڈائریکٹو جاری کر دیا.....کہ صوبائی اسمبلی کے اس فیصلے پر عملدرآمد نہ کیا جائے - یہ ہمارے صوبے کی حکومت کا حال ہے جو Directive غیر قانونی طور پر' غیر آئینی طور پر بھیجا گیا ہے اس پر عملدرآمد ہو گیا - اس مقتدر ادارے کے فیصلے پر اس معزز ایوان کے فیصلے پر عملدرآمد نہیں ہوا لیکن محمد خان جونیجو صاحب نے ان کو جو Directive جاری کیا کہ آپ اس کو روک دیں اس پر عملدرآمد نہ کریں اس پر عمل ہو گیا - میں کہتا ہوں کہ محمد خان جونیجو کا وہ مراسلہ صوبائی خود مختاری اور Provincial autonomy کے اوپر ایک زبردست داغ کی صورت اختیار کر گیا ہے - اور جو لوگ ایسے Directive تسلیم کرتے ہیں وہ اپنے صوبے کے عوام کے

حقوق کو کاٹ کر دوسرے کی جھولی میں پھینکتے ہیں - اور میں کہتا ہوں کہ پہلے آپ اپنی حکومت کو تو مضبوط کریں ' آپ پنجاب کی حکومت کو مضبوط کریں ' پانی کے مسئلے کو حل کریں آپ تو ہر مسئلے کو ایڈھاک کی بنیاد پر چلا رہے ہیں آپ اپنے Rights نہیں مانگتے۔

جناب والا ! یہاں رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ہم نے نسلی ' لسانی ' گروہی اور مذہبی اختلافات کو ہم نے کم کیا ہے اور ذات پات کی تفریق کو ختم کیا ہے حکومت پنجاب اس رپورٹ میں یہ دعویٰ کرتی ہے کہ ہم نے نسلی ' لسانی گروہی اور مذہبی اختلافات کو ختم کیا ہے - لیکن جناب سپیکر ! عملاً یہ صورت حال ہے کہ پچھلے کئی برسوں سے ان مسائل کو صرف ہوا دی جا رہی ہے بلکہ ان میں شدت پیدا کی جارہی ہے اور یہ بڑی گھناؤنی اور خوف ناک صورت میں یہ مسائل عوام کے سامنے کھڑے ہوئے ہیں کبھی اسلام آباد میں کبھی لاہور میں اور کبھی کسی جگہ پر مذہبی تصادم ہوتے ہیں گروہی تصادم ہوتے ہیں اور لسانی فسادات ہوتے آپ جانتے ہیں کہ کراچی کو بیروت کس نے بنایا ہے - آپ کہتے ہیں کہ ہم نے لسانی ' گروہی اور نسلی معاملات میں اختلافات کو کم کیا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ پٹھان ' مہاجر پنجابی اور دوسرے تیسرے نعرے اس دور میں پیدا ہوئے ہیں اور یہ بلکل ایسے لگتا ہے کہ جیسے یہ رپورٹ پاکستان کے حالات کو دیکھ کر مرتب نہیں کی گئی پنجاب کے حالات کو دیکھ کر یہ رپورٹ مرتب نہیں کی گئی بلکہ مفروضے کی بنیاد پر یہ رپورٹ مرتب کر کے ان لوگوں نے اسے پیش کر دیا - اب دیکھیں کہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے ذات پات کی تمیز کو ختم کیا ہے لیکن اب برادری بنیاد پر امیدوار کھڑے ہو رہے ہیں اب برادری کے create Pressure کئے جاتے ہیں اور یہ نسلی فسادات اور یہ گروہی تصادم اور یہ مذہبی اختلافات اور یہ برادری ازم جو ہے یہ خالصتاً اس دور کی پیداوار ہے - اور اس میں شدت بھی اس دور میں آئی ہے - جناب والا ! اگر ہم یہ کہنا چاہیں تو بے جا نہ ہو گا کہ حکومت نے ایسا ماحول پیدا کرنے کیلئے تصادم Create کرنے کیلئے اپنے آدمیوں اور ایجنسیوں کو بھی استعمال کیا ہے ان کے ذریعے ایسے حالات پیدا کئے گئے ہیں -

جناب والا ! اس رپورٹ میں کہا جاتا ہے کہ زندگی کے تمام شعبوں میں عورتوں کو مساوی نمائندگی دی گئی ہے اب آپ یہ اندازہ کیجئے کہ یہ کتنا بڑا جھوٹ ہے کہ ہمارے ملک جے پچاس فیصد آبادی عورتوں کی ہے - ہمارے پنجاب میں 6 کروڑ میں سے 3 کروڑ خواتین کیلئے ہم نے برابری کے مواقع فراہم کئے ہیں - آپ دیکھیں کہ آپ کے دفاتر میں خواتین کی ملازمت کی ratio کیا ہے آپ دیکھیے تین کروڑ کی خواتین کی آبادی کیلئے کتنے Day Care Centres بنائے گئے ہیں صرف پانچ Centres Day Care بنائے گئے ہیں اور یہ پورے پنجاب میں 3 کروڑ خواتین کے لیے یہ صرف 5 Day Care Centres کھول کر حکومت یہ کہتی ہے کہ ہم نے عورتوں کو ان کا حق دے دیا ہے میں پوچھتا ہوں کہ آپ یہ بتائیے کہ Working Women Vocational Hostels آپ نے کتنے بنائے ہیں؟ صرف پانچ بنائے ہیں - اور اب یہ دس ادارے بنا کر حکومت کہتی ہے کہ ہم نے خواتین کو برابری کے حقوق دے دیئے ہیں - جناب والا ! یہ بڑی عجیب بات ہے کہ آپ کے عائلی قوانین کے اندر ایک آدمی ایک جھٹکے کے اندر ایک سیکنڈ کے اندر اپنی بیوی کو اپنے سے الگ کرنے کا اختیار رکھتا ہے لیکن عورت کئی کئی سال تک عائلی قوانین کے تحت مقدمے بھگتے بھگتے بوڑھی ہو جاتی ہے اور اس کی اس معاشرے میں سننے والا ! کوئی نہیں ہے - اب دیکھئے یہ کہتے ہیں کہ ہم نے انہیں برابری کے مواقع دے دیئے ہیں ' اب آئین میں یہ کہتے ہیں کہ جب تعمیل شہادت کو جب متعارف کرواتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ ایک مرد کی گواہی دو عورتوں کے برابر ہو گی اور دو عورتیں ایک مرد کے برابر ہوں گی- میں کہتا ہوں کہ اب ان لوگوں کو شرم آنی چاہیئے کہ جو کہتے ہیں کہ ہم نے عورتوں کو برابری کے مواقع دے دیئے ہیں اور آئین میں آپ یہ درج کرتے ہیں آپ تو آدھی آبادی کو ویسے ہی قتل کرنے کہ در پے کھڑے ہیں

جناب والا ! میں اب یہاں پر ہاؤس کی مثال دینا چاہوں گا کہ بیس اکیس وزراء کی کابینہ تھی یا جتنی بھی کیبنٹ تھی اس کو توڑا گیا پھر نئی کابینہ میں دس وزراء لے لئے گئے اور

ان میں ایک بھی خاتون ممبر نہیں ہے اب آپ اندازہ کیجئے کہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے انہیں برابری کے مواقع دے دیئے ہیں جبکہ ایک بھی خاتون ممبر کابینہ میں شامل نہیں حالانکہ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ دس میں سے ایک خاتون ممبر تو اس میں ہوتی۔

جناب والا! ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم خواتین کیلئے یونیورسٹیوں کا انتظام کریں ان کیلئے کالجوں کا انتظام کریں ہم خواتین کیلئے Day Care Centres میں اضافہ کریں' ان کیلئے ہاسٹل بنائیں ان کیلئے ملازمت کے مواقع فراہم کریں اور ہم ان کے مستقبل کو محفوظ کرنے کیلئے ان کے تحفظ کیلئے میدان میں اتریں اور ہمیں یہ انقلابی فیصلہ کرنا ہوگا اور اس ملک کی آدھی آبادی کو ساتھ لے کر اور انہیں زندگی کے پیداواری شعبوں کے اندر انہیں بھی Adjust کرنا ہو گا۔ جناب والا! اب ماحول بدل چکا ہے اب ذرائع پیداوار تبدیل ہو چکے ہیں اور آپ کا زمانہ بدل چکا ہے اور بدلے ہوئے زمانے کے پیش نظر اور سائنسی ترقی کے پیش نظر ہمیں اب اس قسم کے فیصلے کرنے ہوں گے۔جناب والا! عورتوں کیلئے بجٹ میں مخصوص فنڈ ہونا چاہیئے۔ اور میں ایک بات اور کہوں گا کہ شائد ان حکمرانوں کو ان عورتوں کا احساس ہی نہیں ہوتا جو غربت کے عالم میں اپنے بچے کے دودھ کیلئے اپنے بچوں کی روٹی کیلئے بیوہ عورتیں لوگوں کے گھروں میں معمولی سی تنخواہ پر کام کرنے کے لئے مجبور ہیں۔ آپ کو اس سماج کے اندر ایسی لاکھوں عورتیں ملیں گی جو ایک گھر میں کام کرتی ہیں اور دوسرے دو گھنٹوں کیلئے دوسرے گھر میں تیسرے دو گھنٹوں کیلئے تیسرے گھر میں کام کرتی ہیں اور یوں وہ ایک ایک سو روپیہ مختلف گھروں سے اکٹھا کر کے وہ ایک مہینے کے بعد آٹھ نو سو روپیہ اکٹھا کر کے اپنی زندگی کا سلسلہ چلاتی ہیں۔

جناب والا! رپورٹ میں یہ کہتے ہیں کہ ہم نے شادی اور خاندان کے اداروں کو مضبوط کیا ہے۔ حکومت یہ کہتی ہے کہ ہم نے شادی اور خاندان کے اداروں کو مضبوط کیا ہے میں پوچھتا ہوں کہ اس پنجاب کا کونسا حصہ ایسا ہے جس میں جہیز ایکٹ پر عمل ہو رہا ہے مجھے بتایا جائے جہیز ایکٹ بنا تو لیا گیا ہے مگر اس پر عملدرآمد کیوں نہیں ہوتا۔ اور اتنی بڑی بڑی شادیوں کو سربراہ مملکت بھی Attend کرتے ہیں' جونیجو صاحب بھی

Attend کرتے ہیں اور نواز شریف صاحب بھی Attend کرتے ہیں اور یوں آپ کہہ دیتے ہیں کہ پانچ ہزار روپے کے اندر اندر شادی ہونی چاہیئے لیکن پانچ ہزار روپیہ Per head کے حساب سے ان شادیوں میں خرچہ آتا ہے جن میں ہمارے اتنے بڑے بڑے ذمہ دار لوگ جاتے ہیں۔

جناب والا! میں کہتا ہوں کہ اداروں کا تحفظ تو ایک طرف ہو گیا اب تو یہاں انسان کو بھی تحفظ حاصل نہیں ہے۔ اب انسان اتنا مشکوک ہے۔ جیسے ایک شعر صفدر سلیم سیال کا ہے:

اتنے مشکوک ہیں انسان کہ جہاں رات پڑے
میزبان پہلے شرافت کی نشانی مانگے

یہ کہ ان لوگوں نے ایسے ماحول پیدا کئے ہیں جس سے عدم تحفظ پیدا ہوتا ہے آپ لاٹھی چارج کرتے ہیں عدم تحفظ پیدا ہوتا ہے۔ کالجز میں گروہی تصادم ہوتے ہیں آپ انجینئرنگ یونیورسٹی پر حملہ کرتے ہیں وہ عدم تحفظ پیدا ہوتا ہے۔ آپ تو اداروں کے تحفظ کی بات کرتے ہیں یہاں تو انسان کو بھی تحفظ نہیں ہے۔ لوگ ٹھیکری پہرہ دے کر راتیں گزارتے ہیں۔ لوگ جاگ جاگ کر راتیں گزارتے رہے ہیں اور آپ اداروں کے تحفظ کی بات کرتے ہیں۔ جناب سپیکر! یہ بھی کہا گیا ہے.....

جناب ڈپٹی سپیکر۔ راہی صاحب ذرا اختصار سے کام لیں۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب سپیکر! اب حکومت کہنے کو تو کہہ دیتی ہے کہ پسماندہ علاقوں کے اندر تعلیم اور پسماندہ علاقوں کے اندر معیشت پر خصوصی توجہ دی جائے گی یہ اصول تو بنا لیا جاتا ہے۔ یہ ایک راہنما اصول تو بنا لیا جاتا ہے۔ لیکن اس اصول پہ عمل درآمد نہیں ہوتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر کروڑوں روپے کے ٹھیکے دے کر آپ مال روڈ کی ایک دیوار کو گرا کر وہاں جنگلے لگوا کر کروڑوں روپے یہاں ضائع کرتے ہیں تو آپ بجائے اسکے مہربانی یہ کریں کہ آپ ان علاقوں کو ڈھونڈیں جو آپ کے پنجاب میں شامل ہیں۔ جہاں پینے کیلئے پانی بھی نہیں ہے۔ جہاں لوگوں کو جوتے بھی میسر نہیں ہیں۔ وہاں لوگ پرانی کے جوتے پہننے پر مجبور ہیں وہ آپ کے پنجاب کے

لوگ ہیں - آپ کے پنجاب کے خطے کے لوگ ہیں - وہ لوگ مجبور ہیں آپ ان لوگوں کو ڈھونڈیں - ان کی فلاہ وبہبود کے لئے کام کریں - آپ ان کی حالت کو بدلنے کیلئے کام کریں - یہ نہیں ہونا چاہیے کہ ایک ٹھیکیدار کو راضی کرنے کے لیے دس بیس لاکھ کا اسکو فائدہ دینے کیلئے آپ کہیں کہ مال روڈ کو پھر سے بنا دیں - اسکی Carpeting ٹھیک نہیں پھر سے اسکو بنا دیں - یہ طریقہ نہیں ہوتا - اصول تو آپ کہہ دیتے ہیں کہ ہمارا ہے لیکن اس پر عمل درآمد نہیں ہے -

جناب سپیکر! یہ ایک بڑا اہم مسئلہ ہے - حکومت یہ کہتی ہے کہ ہم اردو کو رائج کرتے ہیں -اس رپورٹ میں ہے کہ اردو کو رائج کریں گے لیکن عمل یہ ہے کہ جتنی بھی نرسریاں سرکاری سرپرستی میں کھل رہی ہیں ڈویژنل پبلک سکولز کھل رہے ہیں - ماڈل سکولز کھل رہے ہیں -کریسنٹ سکولز کھل رہے ہیں - یہ جتنے بھی سکولز ہیں ان میں بنیادی طور پر وہ پہلی جماعت سے انگریزی پڑھانی شروع کردیتے ہیں اور مجھے سمجھ نہیں آتی کہ حکومت کی اردو کے معاملے پر عمل کرنے پر رفتار کیا ہے - یہ بات آئین میں طے کردی گئی ہے - پاکستان کے آئین میں ہی بات طے ہے کہ 89ء تک ملک کا تمام کاروبار زندگی قومی زبان میں ہوگا - وہ اردو زبان میں ہو گا - یہ بات طے ہو چکی ہے - آئینی طور پر حکومت پابند ہے کہ وہ ۸۹ء تک اس ملک میں اردو کو رائج کرے -

چودھری محمد صدیق سالار - 88ء تک -

جناب فضل حسین راہی - چاچا 89 آپ 89 کا مطلب جانتے ہیں کہ کیا ہوتا ہے؟

چودھری محمد رفیق - جناب سپیکر! میں یہ جاننا چاہوں گا کہ راہی صاحب کون سے آئین کی بات کررہے ہیں - جو معطل رہا - جو آج بھی معطل و مفلوج ہے۔

جناب سپیکر - وہ پاکستان کے آئین کی بات کر رہے ہیں - راہی صاحب آپ فرمائیں-

جناب فضل حسین راہی - جناب والا! اب جو بیرونی یونیورسٹیاں ہیں ان کو ہم نے

اجازت دے دی وہ اپنے کالجز بورڈ کی سطح پر یا جیسے بھی ہیں وہ یہاں قائم کریں اور یہاں جو لوگوں کو پڑھائیں - اب وہ ادارے لوگوں نے کھولے ہیں لیکن یہ عجیب بات ہے کہ 45 - 45 ہزار روپے فیس ان اداروں کو دی جاتی ہے یہ بھی اس استحصال کا راستہ ہے - یہ بھی زرمبادلہ کو باہر منتقل کرنے کا موقع ہے - ہمیں ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے اداروں کو مستحکم کریں اور وہاں تعلیم پر لوگوں کے جو اخراجات ہیں ان میں جتنا بوجھ ہم کم کر سکتے ہیں وہ کرنے کی کوشش کریں لیکن ہم 45 ہزار روپے میں ابھی اپنے بچوں کو وہاں تعلیم دلوائیں - اب یہاں جو ماحول پیدا کیا جاتا ہے سکولوں میں کالجز میں ان میں میں سمجھتا ہوں کہ بچوں میں اعتماد کا فقدان ہوتا ہے - وہ اسلئے کہ آپ باہر کی زبان میں ان کو پڑھائیں گے وہ باہر کی تہذیب کا اثر لیں گے اور باہر کی تہذیب سے متاثر ہو کر وہ اس سماج کو متاثر کرنے کی کوشش کریں گے - وہ ایک علیحدہ حکمران کلاس کی حیثیت اختیار کریں گے اسلئے ہمیں ضرورت اس بات کی ہے کہ جن میں غریبوں کے بچے پڑھتے ہیں جن میں مزدوروں کے بچے پڑھتے ہیں - جن میں ریڑھی والوں کے بچے پڑھتے ہیں جن میں چھابڑی والوں کے بچے پڑھتے ہیں ان اداروں کو مضبوط کریں - ہم ان اداروں میں سہولتیں پیدا کریں - ہم ان بچوں میں اعتماد پیدا کرنے کے لئے ان کی جو بنیادی ضرورتیں ہیں وہ سکولوں میں فراہم کریں -اب آپ اندازہ کیجئے جس میونسپل کمیٹی کے سکول میں میں پڑھتا رہا ہوں وہاں پانچویں جماعت میں بھی ٹاٹ نہیں تھا اور اب بھی وہاں ٹاٹ نہیں ہے - اگر ہمیں گرانٹ ملتی - اگر ہمیں پیسے ملتے تو شاید ان میں ٹاٹ آ جاتے - یا ان میں کوئی فرنیچر آجاتا -بہر حال حزب اختلاف میں ہیں اور رہنا بھی چاہتے ہیں اس لئے پیسے بھی نہیں چاہتے لیکن مسئلہ ضرور بتائیں گے - آج بھی وہ سکول جس میں میں پچیس تیس سال پہلے پڑھتا رہا ہوں وہ آج بھی ٹاٹ سے محروم ہے - آج بھی اس میں فرنیچر نہیں ہے - اب ان بچوں کیلئے کام کرنے کی ضرورت ہے چونکہ حکومت ان لوگوں کی ہوتی ہے جو خود بڑے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں امیر ہوتے ہیں - ان کے جسم پر نہ دھوپ بڑی شدت سے پڑتی ہے - نہ ان کے جسموں پر ژالہ باری اثر کرتی ہے - نہ ان کے جسموں پر ٹھنڈی

ہواؤں کا اثر ہوتا ہے - اس لئے Origional ماحول سے وہ بھاگے ہوئے لوگ ہوتے ہیں Origional ماحول کی شدت کا احساس ان لوگوں میں نہیں ہوتا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ بعض اوقات ہمارے چھوٹے بچے ۔غریبوں کے بچے وہ تعلیم سے محروم رہ جاتے ہیں کیونکہ ابھی تک ان کے مسائل کو جاننے والے لوگوں کی حکومت ہی نہیں بنی - ضرورت اس امر کی ہے کہ عوام کو یہ چاہیے کہ وہ نچلے لوگوں کو نچلے طبقے کے لوگوں کو اقتدار میں بھیج کر اس ملک کی قسمت کا فیصلہ بہتر کریں -

جناب سپیکر ! بہت مہربانی بہت شکریہ - میں آپ کا بہت مشکور ہوں آپ نے بڑے تحمل سے سنا اور میں پورے ہاؤس کا بھی مشکور ہوں کہ اس نے بھی میری تقریر کو تحمل سے سنا -

جناب ڈپٹی سپیکر - محترمہ بشریٰ رحمٰن صاحبہ -

بیگم بشریٰ رحمٰن - جناب سپیکر ! انصاف کا تقاضا تو یہ ہے کہ آپ نے جتنا وقت جناب راہی صاحب کو دیا ہمیں بھی اتنا وقت دیں -

جناب ڈپٹی سپیکر - مگر ایک بات کا خیال رکھیں کہ جو انہوں نے وقت لیا اس میں بھی آپ لوگوں کی تعریف کرتے رہے ہیں آپکے حقوق کی وہ بات کرتے رہے ہیں-

رانا پھول محمد خاں - پوائنٹ آف آرڈر- جناب والا ! یہ ہماری حق تلفی ہے چونکہ یہاں مرد بھی موجود ہیں اور راہی صاحب نے جو وقت لیا ہے مستورات کی نمائندگی بھی کی ہے اور جنس کی تبدیلی کی وجہ سے ہم انہیں آدھی عورت بھی سمجھتے ہیں اس لئے دونوں کو ملا کر ایک آدمی کی تقریر بنے گی - ہمارے لوگوں کا بھی خیال کیجئے -

جناب فضل حسین راہی - مجھے راناپھول خاں صاحب کی کسی بات پر اعتراض نہیں ہے اس لئے اس عمر میں ایسی باتیں ہوتی ہیں -

جناب ڈپٹی سپیکر - میں راہی صاحب سے استدعا کروں گا کہ آپ تقریر فرما چکے ہیں اب تقریر کرنے کا دوسروں کو موقع فراہم کریں - بیگم صاحبہ آپ اپنی بات جاری رکھیں اور جس خدشہ کا آپ اظہار فرما رہی ہیں امید ہے انشااللہ اسکی آپکو ضرورت محسوس نہیں ہوگی -

بیگم بشریٰ رحمٰن - جناب والا ! اب آپ معزز اراکین سے فرما دیجئے جسطرح سے ابھی آپ کہہ رہے تھے کہ انہوں نے مداخلت سے وقت ضائع کیا - اگر وہ کسی بات کو مذاق نہیں بنائیں گے تو ہمارا وقت ضائع نہیں ہو گا - (قطع کلامیاں)-

جناب ڈپٹی سپیکر - آرڈر - آرڈر - معزز ممبران سے میں التماس کروں گا کہ وہ اپنی سیٹوں پر تشریف فرما ہوں -

بیگم بشریٰ رحمٰن - جناب سپیکر! بلھے شاہ صاحب نے کہا ہے :

سچ سن کے لوک نہ سہندے نیں
فیر سچے کول نہ بہندے نیں
سچ آکھیے تے گل پیندے نیں
سچ مٹھا عاشق پیارے نوں
چپ کر کے کریں گزارے نوں

جناب والا ! بہت سی باتوں میں چپ کر کے گزارہ نہیں ہوتا اور بہت سی اچھی باتیں جو ہمارے معاشرے میں ہو جاتی ہیں ان کا اعتراف نہ کرنا بھی میں سمجھتی ہوں کہ بہت بڑی زیادتی ہے - جناب والا ! ہمارے پاس یہ حکمت عملی کی رپورٹ آئی ہے یہ بہت طویل رپورٹ ہے اور میں راھی صاحب کو داد دیتی ہوں کہ انھوں نے اس کے بہت سے حصوں پر بحث تو کرلی ہے - لیکن اس کے بہت سے حصے رہ گئے ہیں -

جناب والا ! آرٹیکل - 31 کے تحت اسلامی طرز حیات میں یہاں پر بہت سی باتیں بتائی گئی ہیں اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ محکمہ اوقاف نے ایک علماء کمیٹی بنائی ہے جس میں دو سالہ تبلیغی کورس بھی ہو گا اور اس کا ذریعہ تعلیم عربی ہو گا جناب والا ! اس سے پہلے یہ اعتراض اٹھا کہ ذریعہ تعلیم عربی کیوں ہو گا تو اس سلسلے میں میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ کیونکہ ہمارے مذہب کی زبان عربی زبان ہے کسی ملک میں دو زبانیں رائج ہو سکتی ہیں ایک تو اس کے مذہب کی زبان اور ایک جو سرکاری زبان ہوتی ہے - اگر علماء کے لیے یہ تمام کورسز عربی زبان میں ہوں گے تو یہ زیادہ بہتر ہو گا کہ ہم اس زبان میں ہم کلام پاک پڑھتے ہیں جس زبان میں ہم نماز پڑھتے ہیں اور جس زبان میں ہم

دعائیں پڑھتے ہیں - جناب والا ! سب سے بڑی بات یہ ہے کہ حج کے مبارک موقع پر بھی اسی زبان میں تمام مناسک حج ادا کیے جاتے ہیں ہم نے وہاں پر جا کر دیکھا ہے کہ عربی زبان سے نابلد ہونے کی وجہ سے بہت سے مسائل پیدا ہوتے ہیں اسی پالیسی میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ سکولوں میں عربی زبان کو متعارف کروایا جا رہا ہے - جناب والا ! یہ بہت اچھا رہے گا کہ ہمارے لیے عربی زبان کوئی اجنبی زبان نہیں رہے گی بلکہ ہم ابتدائی گفت و شنید عربی زبان میں کر سکیں گے اس سلسلے میں محکمہ اوقاف نے جہاں اسلام کی ترویج اور تبلیغ کے لیے سیمینار سیرت کانفرنس لیکچرز اور سمپوزیمز وغیرہ کا بندوبست کیا ہے وہاں پر انھوں نے اپنے کچھ اور پروگرام بھی دیے ہیں اور انہوں نے خاص طور پر اس بات کا خیال رکھا ہے کہ متضاد طبقہ فکر کے علماء اس اکیڈمی میں شامل نہ ہوں بلکہ متوازن طبیعت کے اور متوازن سوچ کے لوگ اس اکیڈمی میں آئیں یہ ان کا ایک مستحسن اقدام ہے -

جناب والا ! اس رپورٹ میں لکھا ہے

Islamiat has been made compulsory upto secondary school level وغیرہ وغیرہ۔

اس بات کی میں بہت تعریف کرتی ہوں کہ انٹرمیڈیٹ تک انھوں نے اسلامیات کو لازمی مضمون قرار دیا ہے اس کو دیکھنے کے بعد میں نے پہلی جماعت سے لے کر انٹرمیڈیٹ تک کے اسلامیات کے تمام نصاب کو دیکھا۔ اس میں سے میں کچھ تجاویز پیش کرنا چاہتی ہوں۔ ایک تو یہ ہے کہ اسلامیات کی جتنی کتابیں ہیں اس اکیڈمی اور حکومت پاکستان نے ان پر دوبارہ نظر ثانی کر کے پہلی جماعت سے لے کر میرے خیال میں آٹھویں جماعت تک ان کو دوبارہ ترتیب دیا ہے۔ نویں دسویں اور انٹرمیڈیٹ میں وہی کتابیں لگی ہوئی ہیں - جناب والا ! انھوں نے کلام پاک ناظرہ ضروری قرار دیا ہے جو ایک بہت اچھا اقدام ہے۔ جب بچہ چھوٹا سا ہوتا ہے تو ہم اس کو نرسری سکولوں میں داخل کر دیتے ہیں ساڑھے تین یا چار سال کی عمر میں ہمارا بچہ نرسری سکول میں جانے لگتا ہے پہلے زمانے میں تو نرسری سکول نہ ہوتے تھے۔ اس لیے بچوں کو سب

سے پہلے عربی قاعدہ اور کلام پاک گھر میں شروع کروا دیا جاتا تھا اب ماحول کچھ ایسا ہے خاص طور پر بڑے شہروں میں کہ بچوں کو کلام پاک گھر میں شروع نہیں کروایا جا سکتا تو اس کے لیے انھوں نے سکولوں میں بندوبست کر دیا ہے جو بہت اچھا ہے۔ لیکن ایک بات ہماری سمجھ میں نہیں آئی کہ سیپاروں کی تقسیم کس طرح سے کی گئی ہے تیسری جماعت کی اسلامیات کی کتاب میں صرف کچھ صورتیں رکھی گئی ہیں چوتھی جماعت کی نصاب کی کتاب میں پارہ 27 سے لیکر 29 تک رکھا گیا ہے پانچویں جماعت میں پارہ ایک سے لے کر 6 تک ہے چھٹی جماعت میں پارہ 7 سے 16 تک ہے اور کچھ سورتیں بھی زبانی یاد کرنی ہوتی ہیں ساتویں جماعت میں پارہ 17 تا چھبیس ہے اور آٹھویں جماعت میں صرف سورتوں کا ترجمہ اور تشریح رکھا گیا ہے نویں دسویں جماعت میں کوئی سپارہ نہیں ہے اور انٹرمیڈیٹ میں صرف دس منتخب آیات اور دس منتخب احادیث کا ترجمہ رکھا گیا ہے۔ جناب والا! یہ ٹھیک ہو گا لیکن اگر اس تقسیم کو دیکھا جائے تو یہ محسوس نہیں ہوتا کہ سکول چھوڑنے سے پہلے بچہ کلام پاک ناظرہ تمام کا تمام پڑھ چکا ہو گا اس لئے میری ایک چھوٹی سے تجویز ہے کہ آپ اس کو تیسری جماعت سے شروع کریں اور تیسری جماعت کے لحاظ سے پہلا دوسرا اور تیسرا سپارہ پڑھائیں یہ جو آپ نے 27 تا 29 سپارے تیسری جماعت میں لگا لیے تو میرے خیال میں انتیسواں سپارہ تو کچھ آسان ہے لیکن ستائیسواں اور اٹھائیسواں سپارہ چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کے لیے پڑھنا بہت مشکل ہے یا تو پھر آپ ان کو صرف تیسواں سپارہ پڑھائیں جیسا کہ اس میں صرف سورتیں ہوں نویں دسویں جماعت تک کے بعض بچوں نے کلام پاک ناظرہ نہیں پڑھا ہوتا اس لیے یہ ضروری ہو کہ جب دسویں کا فائنل امتحان ہو تو اس سے پہلے ان کے اپنے سکول میں بچوں کا کلام پاک ناظرہ کا ایک امتحان ہو جائے جو سکول کے اندر ہو جائے اور اس میں بچے جتنے بھی نمبر لیں وہ سالانہ امتحان کے نمبروں میں داخل کر دیے جائیں - جناب والا! اسلامیات کے نصاب میں ایک عجیب بات دیکھی کہ غالباً پانچویں جماعت کے کورس میں نمازیں پڑھنے کے طریق درج ہیں میں نے پانچویں جماعت کا اسلامیات کا نصاب دیکھا ہے

جناب ڈپٹی سپیکر۔ میں معزز ممبران سے التماس کروں گا کہ وہ وائیں صاحب کو ہال میں بیٹھنے دیں جس طرح آپ نے ان کا گھیراؤ کیا ہوا ہے شاید وہ گھبرا کر باہر نہ چلے جائیں۔

رانا پھول محمد خاں۔ میں یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوں کہ آپ وائیں صاحب کو اس لیے فارغ کرنا چاہتے ہیں کہ آپ وائیں صاحب اور بیگم صاحبہ کا شعر و شاعری کا کوئی مقابلہ کروانا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ میرا خیال ہے کہ وائیں صاحب ذہنی طور پر شعر و شاعری کے لیے تیار نہیں ہیں۔

بیگم بشریٰ رحمٰن۔ جناب والا! آپ جس مقابلے کو روکنے کا بندوبست کر رہے ہیں کہ ان کے گھیراؤ کا وقت ہے۔ نہ ہی میری بات سنیں گے نہ ہی مداخلت کریں گے اور نہ ہی مجھے شعر سنانا پڑے گا یہ ہے تو میرے حق میں اچھا۔ لیکن جناب سپیکر! ایک بات ہے کہ ہم ایسے لوگ ہیں کہ ہمیں نہ تو اپنی حکمت عملیاں جاننے کی ضرورت ہے نہ ہمیں پڑھنے کی فرصت ہے اور نہ بولنے کا ہمیں شوق ہے مجھ جیسے دیوانے اگر پڑھ کے آ جاتے ہیں تو کسی کو سننے کا شوق نہیں ہے لیکن اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا یہ آواز اس ایوان سے باہر بھی جاتی ہے تو ہم ان کے لیے بولتے ہیں جو باہر بیٹھے ہیں ہم تو سننا چاہتے ہیں اور سن رہے ہیں اصولاً تو یہ چاہیے کہ معزز اراکین اسمبلی جب تقریر ہو رہی ہو اور خاص طور پر کسی خاتون کی تقریر ہو رہی ہو تو اس وقت تو لحاظ کریں اور اپنا کام وام چھوڑ دیا کریں جناب والا! یہ رپورٹ بہت لمبی ہے مجھے اس کی کچھ شقوں پر بات کرنی ہے اسلئے میں اپنی بات کو جاری رکھتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ آرڈر پلیز۔ فرمائیے بیگم صاحبہ۔

بیگم بشریٰ رحمٰن۔ جو لوگ ہنسنا چاہتے ہیں میں بعد میں انھیں ایک لطیفہ بھی سنا دوں گی۔ جناب والا! وزارت تعلیم نے جو نصاب ترتیب دیا ہے میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ جہاں انھوں نے بچوں کے لیے ارکان اسلام کے طریقے لکھے ہیں

وہاں مجھے حیرت اس بات پر ہوئی کہ پانچویں جماعت کی کتاب میں نماز پڑھنے کے طریقے دعا مانگنے کے طریقے سب لکھنے کے بعد انھوں نے نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ درج کیا ہے مجھے اس بات پر بہت حیرت ہوئی کہ پانچویں جماعت کے بچے بہت چھوٹے ہوتے ہیں اور ان کے نصاب میں یہ درج کرنے کی ضرورت نہ تھی اور اگر ہے تو نویں دسویں اور انٹرمیڈیٹ کی جماعت میں اس نماز کو شامل کرنا چاہیے کہ اس زمانے میں بچے پڑھ لیتے ہیں تو انھیں یاد بھی رہتا ہے۔ خصوصیت سے لڑکوں کو ایسے موقعوں پر جانا بھی پڑتا ہے۔ لیکن پانچویں جماعت کے بچوں کے نصاب میں اس کو شامل کرنا بالکل ٹھیک نہیں ہے۔

جناب والا! میں نے یہ رپورٹ پڑھنے کے بعد میٹرک اور نویں جماعت کے طلباء کے کچھ تھوڑے سے انٹرویو کیے میں نے کہا کہ اگر ان کے کچھ مسائل ہوں تو ہم اسمبلی میں بیان کریں۔ تو انھوں نے کہا کہ جب دسویں کا فائنل امتحان ہوتا ہے تو اس امتحان میں انھیں جوابات لکھنے کے لئے جو sheets دی جاتی ہیں انہوں نے خلوص نیت سے یہ کہا کہ یہ ہم سے 160 روپے داخلہ فیس لیتے ہیں لیکن یہ اتنی ناقص Sheets ہمیں سپلائی کرتے ہیں جب ہم اس پر لکھتے ہیں تو اس پر سیاہی پھیلتی چلی جاتی ہے اور اسکے دوسرے صفحے پر نہیں لکھا جا سکتا میں سمجھتی ہوں کہ یہ معصوم بچوں کی بالکل جائز خواہش ہے بچے چاہتے ہیں کہ اچھے کاغذ پر لکھا جائے کیونکہ وہ اچھا لکھنا چاہتے ہیں۔ میں حکومت پنجاب سے پوچھتی ہوں ایسا کیوں نہیں ہو سکتا کہ ہمارے معصوم بچوں کی کتابوں کا معیار بھی بلند کیا جائے اسکی طباعت بھی معیاری کی جائے انکو جو جوابات کے لئے Sheets دی جاتی ہیں خدا کے واسطے اس سال سے شروع کر دیجئے اسکا کاغذ تھوڑا سا اچھا ہو علم کے لئے تو آپ ردی کاغذ استعمال کرتے ہیں لیکن اپنی سٹیشنری کے لئے اور غیر ضروری کاموں کے لئے آپ بڑے اچھے کاغذ کو استعمال کرتے ہیں یہ ہمارے بچوں کا حق بنتا ہے اور انہوں نے یہ آپ تک پہنچایا ہے بلکہ میں نے نصاب کی بہت سی کتابوں کا جائزہ لیا ہے اردو خاص طور پر اسلامیات کی کتابیں بہت ناقص کاغذ پر چھاپی جاتی ہیں بچوں نے ایک سال تک یہ کتابیں پڑھنی ہوتی ہیں اور انکے صفحے

بار بار الٹنے ہوتے ہیں اور بچے معصوم ہوتے ہیں اور انکو صفحے الٹنے کا سلیقہ نہیں آتا اور صفحے الٹنے میں وہ پھٹ جاتے ہیں۔

جناب والا! اس بات کا بطور خاص خیال رکھا جائے۔ جسطرح آپ نے اس رپورٹ میں فرمایا ہے کلام پاک کی طباعت اور اشاعت کے لئے خاص کمیٹیاں بنائی گئی ہیں پریس بنائے گئے ہیں تصحیح کے لئے کتابت کے لئے اور اسکا معیار بلند کرنے کے لئے بنائے گئے ہیں۔اسی طرح جناب والا! بچوں کی کتابوں کا معیار بلند کرنے کے لئے طباعت کتابت اور اشاعت کا بہترین بندوبست کیا جانا چاہئے۔ باقی احترام رمضان کے سلسلے میں جو انہوں نے کمیٹیاں بنائیں ہیں ان میں سب سے اچھی بات یہ ہے اس میں ہر طبقہ کے لوگوں کو اس میں نمائندگی دی گئی ہے۔ جناب والا! آرٹیکل 31 کی سب کلاز (س) میں زکوٰۃ۔ اوقاف اور مساجد کے بارہ میں بہت تفصیل کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ جناب میں اس سلسلہ میں کہنا چاہتی ہوں کہ یہ تو انہوں نے ٹھیک کہا ہے ہماری مساجد اور مقبرے.....

جناب ڈپٹی سپیکر۔ میں معزز ممبران سے التماس کرونگا کہ وہ اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف فرما رہیں۔

بیگم بشریٰ رحمٰن۔ ہماری مساجد اور مقبرے مسلمانوں کی ثقافتی معاشرتی تہذیبی اور روحانی مراکز ہیں۔ لیکن ابھی تک ہماری بہت سی پرانی قدیم ثقافتی ورثہ کی جو مساجد ہیں.....

جناب ڈپٹی سپیکر۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو وائیں صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں

بیگم بشریٰ رحمٰن۔ جناب والا! یہاں پر بہت سے پنجاب میں مقبرے اور مزارات ہیں جو ہمارے محکمہ اوقاف کی توجہ کے طالب ہیں چونکہ وہ ہمارے ثقافتی ورثے ہیں اور اسطرح مساجد اور مقبرے دوبارہ نہیں بن سکتے مثلاً حال ہی مجھے بی بی جوندی کا مزار دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ اور میں نے دیکھا ہے کہ وہ ہماری ثقافت اور ہماری فن تعمیرات کا ایک نادر نمونہ ہے۔ لیکن جناب والا! اسکا پچھلا حصہ دریا برد ہو چکا ہے۔ اور اسکے آگے ایک دیوار اور ایک گنبد رہ گیا ہے۔ اسکو دیکھ کر انسان کی خوبصورت

ہاتھوں کی بنائے ہوئی خوبصورت چیزوں پر ایمان آ جاتا ہے - لیکن محکمہ اوقاف کی بہت توجہ دلوانے کے باوجود انہوں نے اسکی مرمت نہیں کرائی اسکو دوبارہ ٹھیک نہیں کیا حالانکہ اگر اسکا پچھلا حصہ بن جائے وہ ہمارا ایک ثقافتی ورثہ ہو گا اور ہمارے سیاحوں کے لئے مرکز نگاہ ہو جائیگا جناب والا ! اسکے علاوہ زکوٰۃ کے بارہ میں اس میں تفصیل سے درج ہے اس میں میں صرف ایک بات عرض کرنا چاہوں گی زکوٰۃ کمیٹیاں بنا دینے کے باوجود زکوٰۃ اکثر مستحق لوگوں تک نہیں پہنچ سکتی اصل میں زکوٰۃ ان لوگوں کے لئے ہوتی ہے جو سفید پوش ہیں - جو اپنی سفید پوشی کا بھرم رکھنا چاہتے ہیں جو اپنے چہرے پر غربت کا نقاب اٹھائے بغیر پیٹ بھر کر روٹی کھانا چاہتے ہیں جن کے گھروں میں جوان بیٹیاں بیٹھی ہوئیں ہیں - اور انکو رات کو سکون کے ساتھ نیند نہیں آ سکتی جو سفید پوش ہیں لیکن اپنے بچوں کو اعلےٰ تعلیم نہیں دلوا سکتے اور ہاتھ نہیں پھیلا سکے - ہماری زکوٰۃ کمیٹیوں میں کچھ ایسا بندوبست ہونا چاہئے یا کچھ ایسے لوگ شامل کرنا چاہئے - جو اپنے شہر اپنے محلے اپنے علاقے کے ان لوگوں پر نظر رکھیں جو بظاہر سفید پوش ہیں لیکن وہ اسطرح سے زکوٰۃ کا پیسہ لینا چاہتے ہیں ایک ہاتھ دے تو دوسرے ہاتھ کو خبر نہ ہو - یہاں پر یہ دستور ہے بوڑھی بوڑھی غمزدہ عورتوں کو بلا لیا جاتا ہے - ایک ڈرامہ سا ہو جاتا ہے اور 50 روپے کا نوٹ اسکے ہاتھ میں تھما کر وزیر موصوف اسکے ساتھ اپنی تصویر کھنچوا لیتے ہیں تصویر زیادہ آتی ہے نوٹ کم آتا ہے - جناب والا ! یہ تصویر کھنچوانے کا سلسلہ نہیں ہونا چاہئے غریبوں کی اپنی عزت نفس بھی کوئی شے ہے - انکو اگر آپ اسطرح سے دینا چاہتے ہیں تو 50 روپے کی کوئی وقعت نہیں ہے- کم از کم کسی غریب کو آجکل 500 روپے زکوٰۃ کے حساب میں سے دیں اور لفافے میں بند کر کے دیں اور یہ ضروری نہیں ہے کہ فوٹو گرافر اس وقت موجود ہو اور یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ اسکی خبر لگے کہ فلاں زکوٰۃ کمیٹی نے فلاں جگہ اتنا پیسہ دیا ضرورت اس امر کی ہے کہ زکوٰۃ کمیٹیوں میں خانہ نشیں خواتین کو شامل کیا جائے اور انکو زیادہ نمائندگی دی جائے کیونکہ وہ جانتی ہیں کہ انکے محلے کے مسائل کیا ہیں انکے عزیزوں میں غریب کون ہیں یتیم کون ہیں آپ نے کبھی یہ نہیں سوچا خانہ نشین خواتین کو بھی یہاں

نمائندگی ملنی چاہئے۔
اسکے بعد آرٹیکل نمبر34 اس میں انہوں نے لکھا ہے۔

34. Steps shall be taken to ensure full participation of women in all spheres of life.

جناب والا! یہ فقرہ بہت خوبصورت ہے۔ انہوں نے خواتین سے یہ کہا کہ قومی سطح پر انکو بھرپور نمائندگی دی جائیگی۔ لیکن جناب والا! ہم لوگ اس بھرپور نمائندگی سے اسلئے محروم ہیں ان خواتین کے لئے انہوں نے کہا ہے۔ ہر دفتر میں ہر ادارے میں اور ہر Institution میں انکے لئے سیٹیں مقرر کی گئی ہیں وہاں پر جناب والا! ایسا نہیں ہے کچھ لوگوں کو وہاں پر حقوق ملے ہیں لیکن تمام عورتوں کو نہیں مل سکے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے عورتوں کے حقوق کی دہائی دہائی ہو رہی تھی تو میں دل میں سوچ رہی تھی جب میڈیکل میں خواتین کی سیٹیں کم کی گئیں تو اسوقت کسی کو تکلیف نہیں پہنچی اس معاشرے کے مردوں نے یہ کہا میڈیکل پڑھ کر کیا کریں گی انکی نشستیں کم کر دیجئے اس معاشرے کے مرد یہ کہتے ہیں جو اسمبلیوں میں تو بلند بانگ دعوے کرتے ہیں لیکن باہر نکل کر کہتے ہیں کہ اگر سی ایس ایس کے امتحانوں میں بھی عورتیں آگے نکل گئیں اور اگر ہر فیلڈ میں عورتیں آ گئیں تو ہمارا حق مارا جائیگا حالانکہ انصاف سے سوچئے اور خلوص نیت سے کہئے عورتیں آجکل مردوں کی نسبت زیادہ لائق ہوتی ہیں۔ اور زیادہ اچھے نمبر لیتی ہیں لیکن انکو باہر اس قسم کی نمائندگی بھی نہیں ملتی۔ اور انکو انکی سیٹیں بھی نہیں ملتیں۔

جناب والا! یہ Family laws کی بات کر رہے تھے۔ تو میں سمجھتی ہوں کہ ازدواجی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے گاؤں کی سطح پر شہر کی سطح پر قصبے کی سطح پر ہیں Marriage Councillors کی ضرورت ہے۔ ابھی جو طلاق کی بات ہو رہی تھی۔ اور اسطرح ہو رہا تھا حضور اس میں سارا قصور تو شوہر کا ہے اب یہ قانون تو بن گیا Marriage Law بھی بن گیا ہمیں کاغذوں پر تحفظ مل گیا لیکن حضور مرد کے دل میں یہ بات کون ڈالے گا۔ آئین نے تو ہمیں تحفظ دے دیا لیکن مرد نے عورت کو تحفظ نہ دیا شریعت نے عورت کو حقوق دے دئے لیکن شوہر نے عورت کو حقوق نہ دئے تو

عورت کے حقوق کون غصب کر رہا ہے حکومت کر رہی ہے یا مرد کر رہا ہے اس بات کو ہم لوگ اکثر کہتے ہیں کہ ہر کام حکومت کو کرنا چاہئے - میاں بیوی کی لڑائی ہو تو حکومت کو صلح کرانی چاہئے بچہ صبح سکول جانے کے لئے نہ اٹھتا ہو تو حکومت کو آ کر اٹھانا چاہئے - ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ - ہم رات کو آرام سے سوئیں علی الصبح حکومت آ کر ہمارا دروازہ کھٹکھٹائے اور کہے حضور جاگئے صبح ہو گئی سورج نکلنے کی اجازت چاہتا ہے - پھر حکومت ہم سے کہے کہ اگر آپ اٹھ گئے ہیں منہ دھو لیجئے - منہ دھو لیا ہے تو نماز پڑھ لیجئے - نماز پڑھ لی ہے تو ناشتہ کر لیجئے ناشتہ کر لیا ہے تو دفتر چلے جائے دفتر چلے گئے ہیں تو کچھ بھی نہ کیجئے واپس آ جایئے اگر ہم اپنی ذات کو احتساب کے لئے پیش کریں تو ہم کہتے ہیں کہ ہم نے کچھ بھی نہیں کرنا جو کچھ کرنا ہے حکومت نے کرنا ہے حالانکہ ترقی یافتہ ممالک میں آپ جا کر دیکھیں حکومتیں سوتی ہیں لوگ کام کرتے ہیں ہم لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم نے ایک قانون بنا دیا ہے اب حکومت کو چاہئے کہ اس قانون کو اٹھا کر اپنے سر پر رکھے اور گلی گلی محلے محلے جائے اور ڈھنڈورا پیٹے یہ قانون ہے یہ قانون ہے لیکن اگر قانون بن گیا ہے اور اگر قانون کاغذوں پر آ گیا ہے تو اس کی Implementation کس نے کرنی ہے - ہم نے کرنی ہے جناب والا ! ہر آدمی اگر اپنے دل میں سوچے کہ خواتین کے لئے یہ قوانین بنائے گئے ہیں اور ہمیں ان کا احترام کرنا ہے تو وہ اپنے دل سے اس کا احترام کرنا شروع کرے -

جناب والا ! ایک چھوٹی سی مثال ابھی میں آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتی ہوں - کہ چند دن ہوئے ہیں پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے یہ فرمایا تھا کہ آپ سادگی اختیار کریں اور شادیوں پر One dish party کا دستور ڈالیں - اور پھر انہوں نے ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا کہ میں تو وہیں جاؤنگا کہ جہاں پر صرف ایک dish کی دعوت ہو گی - لیکن آپ کو معلوم ہے جناب والا ! اس کا اثر کیا ہوا ہے - اس کا اثر بہت دور رس ہوا ہے حقیقت میں لوگ دس دس پندرہ پندرہ dishes پکا پکا کر تھک گئے تھے اور سفید پوشوں کی کمر ٹوٹ گئی تھی - کوئی بڑا آدمی اٹھ کر یہ بات نہیں کہہ رہا تھا - جب وزیر اعلیٰ نے پہلے پہل یہ بات کی تو لوگوں کو بہت مذاق سا لگا - مگر جب انہوں نے ثابت کیا اور میں

نے دیکھا کہ اکثر وہ ان جگہوں پر تشریف لے گئے جہاں پر بڑے بڑے طرم خاں اور پھنے خاں قسم کے لوگوں نے ان کی خوشنودی کے لئے صرف ایک dish بنائی ہوئی تھی۔ ہمیں بہت خوش ہوئی کہ ان کی انا کا جھنڈا ذرا سا چھوٹا سا نیچے ہوا لیکن پھر میں نے اپنے محلے میں جا کر دیکھا اور جن شادیوں میں گئی وہاں بڑے بڑے امراء سے فیشن ایبل بیگمات سے اور پڑھے لکھے لوگوں سے پوچھا کہ بھائی آپ کو یہ بات کیسے لگی۔ انہوں نے کہا کہ بھائی سچی بات ہے یہ بات ہمارے دل کو لگی ہے۔ اندر سے تو ہر آدم ٹوٹا ہوا تھا۔ مگر شامیانے لگا کر شادیانے بجا کے بارہ بارہ کھانے پکا کے وہ برادری کو کھلاتا تھا اور آپ نے دیکھا کہ کھانے اور گوشت کی کتنی بے حرمتی ہوتی تھی۔ میں بڑے صاحب حیثیت اور صاحب دماغ لوگوں کو سنا انہوں نے کہا کہ یہ بڑا اچھا اقدام ہے اگر یہ جاری رہے۔ میرے ہی محلے کے لوگ میرے پاس آئے اور کہنے لگے اگرچہ ہم وزیراعلیٰ کو نہیں بلا رہے چونکہ ہمارے ان سے مراسم نہیں ہیں لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم One dish party اپنے بیٹے کے ولیمے پر کریں۔ آپ کا کیا خیال ہے؟ میں نے کہا اس طرح سے عوامی سطح پر اگر آپ اس کی ابتدا کر دیں گے تو بہت سے لوگوں کا مسئلہ خود باخود حل ہو جائے گا۔

جناب والا! اب یہ جہیز کی بات کرتے ہیں۔ کون دیتا ہے جہیز؟ اور کون دیکھتا ہے جہیز؟ خود ہی دیتے ہیں اور خود ہی واویلا کرتے ہیں۔ کیا حکومت نے کہا ہے کہ 236 جوڑے بنائیں۔ پچاس سیٹ دیں اور پہلے دن کا جوڑا پچاس ہزار کا ہونا چاہیے۔ کیا یہ حکومت کہتی ہے اسے؟ حکومت کا تو کام ہے کہ مسائل کو سامنے دیکھ کر دستور ساز اسمبلیاں بنائے اور دستور ساز اسمبلیوں کا یہ دستور رہا کہ مسائل کو سامنے رکھ کر وہ ایک قانون بنا دیں اور قانون کو گھر گھر نشر کر دیں۔ پھر قانون کا جو بھی آپ حشر کریں یہ تو آپ کے اوپر منحصر ہے یہ بات نہیں ہے کہ یہاں پر آپ جہیز کے خلاف تقاریر کریں۔ کتنا عرصہ ہو گیا۔ پچیس برس ہو گئے جہیز کے خلاف بولتے ہوئے لیکن آج ہی میں نے لوگوں سے سنا ہے میکے والے آ کر کہتے ہیں "ساڈا منڈا اینا لیق ہیگا اسیں تاں کوٹھی تے پلاٹ لاں گے تے اک کار لاں گے تے یہ وہ لاں گے"۔ جناب یہ تو اس

طرح سے ہے - اب میں Marriage Council کی بات کرتی ہوں - خواتین کے لئے انہوں نے اس میں بہت سے کام لکھے ہیں اور یہ Mothercare Centres بنے ہیں - ہوسٹل بنے ہیں - سب کچھ ہوا ہے - اور Industrial Home اور Cottage Industry کے بارے میں بات کرتے ہیں لیکن مختصراً میں عرض کردوں-

جناب والا ! عورت صرف اس قابل ہی تو نہیں ہے کہ وہ بس سارا دن Cottage Industry میں لگی رہے - پڑھت بنت میں لگی رہے اس کے کوئی اور مسائل نہیں ہیں اس کے ذمے کوئی اور کام نہیں ہیں ؟ یہاں میں حکومت پنجاب کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہونگی خواتین کے لئے کچھ اور بھی کام ہیں - مثلاً Small Industry میں میں آپ کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ وہ جو چھوٹی چھوٹی صنعتیں ہوتی ہیں مثلاً چوڑیاں بنانے کی انڈسٹریاں - کتنی عجیب بات ہے جناب والا ! کہ چوڑیاں اب تک مرد بناتے ہیں- آخر آپ نے کبھی یہ کیوں نہیں سوچا کہ چوڑیاں بنانے کی فیکٹریاں عورتوں کو دینی چاہیں - اور ان عورتوں کو جو پڑھی لکھی نہیں ہیں - جو نیم خواندہ عورتیں ہیں اور کوئی اور کام نہیں کر سکتیں بٹن بنانے کی فیکٹری دوسرے بٹن بنانے کی فیکٹری -دھاگہ بنانے کی فیکٹری یہ سب کام خواتین کر سکتی ہیں - جناب والا ! اس کے بعد یہ ہے کہ قالین بافی کے لئے چھوٹے بچوں کو تو لیا جاتا ہے لیکن گاؤں کی خواتین بھی یہ کام کر سکتی ہیں -پھر یہ ہے جناب والا ! کہ کتابت ایک بہت ہی خوبصورت کام ہے -آپ ادارے بنائیں کہ آٹھ دس جماعت پڑھی ہوئی عورتیں کتابت سیکھیں - یہ ہمارا قومی ورثہ ہے -یہ ہماری ثقافت کا ایک حصہ ہے - اور اس میں پیسے بھی بہت ملتے ہیں -ایک صفحے کی کتابت کے بہت پیسے ہوتے ہیں اور ایک نیم خواندہ عورت اپنے گھر میں بیٹھ کر روز پچیس سے لیکر تیس روپے تک کما سکتی ہے- اگر آپ اس کے لئے یہ بندوبست بھی کر دیں اور سوچیں کہ وہ کر سکتی ہیں پھر یہ ہے کہ وہ کر سکتی ہیں -پھر یہ ہے کہ گاؤں کی عورتیں مونجی بوتی ہیں اور پھٹی چنتی ہیں - جناب والا ! ان کی اجرت ہوتی ہے وہ کبھی Directly ان کے ہاتھوں میں نہیں گئی -

اجرت تو ساری ان کا سائیں لے جاتا ہے اور سارا دن وہ اپنے ہاتھوں کو زخمی کر کے خون کر کے پھٹی چنتی ہیں لیکن اجرت رات کو ان کا سائیں لیجاتا ہے اس واسطے جناب والا! ان کے لئے بھی یہ اجرت کا کوئی قانون مقرر ہونا چاہیے۔

جناب والا! سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ میں اور دوسرے محکموں میں خواتین کے لئے انہوں نے کہا ہے کہ امتیازی سلوک نہ کیا جائے۔ اس سلسلے میں میں کس محکمے کا نام لئے بغیر یہ عرض کرنا چاہونگی کہ جن جن محکموں میں خواتین کے ساتھ اور خاص طور سے شریف خواتین کے ساتھ امتیازی برتاؤ ہوتا ہے اور ان کی شرافت کی وجہ سے ان کی تبدیلیاں دور دراز کے شہروں میں کردی جاتی ہیں۔ جناب والا! اس کی روک تھام کی جائے۔ اور ان کو انتقام کا نشانہ بننے سے بچایا جائے۔

(اس مرحلہ پر محترمہ بیگم سیدہ ساجدہ نیر عابدی صاحبہ کرسی صدارت پر متمکن ہوئیں)

محترمہ سپیکر صاحبہ! آنکھ اٹھائی تو نقشہ ہی بدلا ہوا نظر آیا۔ بہر حال آپ کے رخ انور کو دیکھ کر کچھ اچھی باتیں ہو جائیں گی۔ جناب والا! دو پوائنٹ اور رہ گئے ہیں جن پر میں بولنا چاہونگی۔ ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ اس پالیسی میں حکومت پنجاب نے کہا ہے کہ انہوں نے ملک سے فحاشی ختم کرنے کے لئے فحش لٹریچر اور اس قسم کی تمام چیزوں پر پابندیاں لگائی ہیں اور جو جو انہوں نے کارکردگی کی ہے وہ اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ اس کے بعد انہوں نے فرمایا ہے جتنا بھی فحش لٹریچر باہر سے آتا ہے یا اپنے ملک میں چھپتا ہے۔ جوا بازی قمار بازی اور منشیات اور فحاشی اس کے اوپر انہوں نے بڑے اچھے اقدام لئے ہیں لیکن خدا کرے کہ ہم اس قابل ہو جائیں کہ ان ساری باتوں کو قانون کے زمرے میں لے آئیں۔ کہ وہی لوگ جو یہ سب کچھ کرتے ہیں وہی ہم لوگوں کے پاس فحاشی کے لئے تشریف لے آتے ہیں اور ایسا کرنا پڑتا ہے۔ میں اس ضمن میں یہ کہونگی کہ اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ فحش لٹریچر اس ملک میں آنا بند ہو جائے یا اس کا ترجمہ ہونا بند ہو جائے یا فحش لٹریچر بکنا بند ہو جائے تو جناب والا! آپ کو آج کے پبلشر اور پرنٹر کے مسائل کو بھی زیر بحث لانا ہو گا۔ آج کا پبلشر اور پرنٹر بہت ہی مسائل میں گھرا ہوا ہے۔ اس کو کاغذ کی سہولتیں دیجئے۔ اس کو مشین کی

سہولتیں دیجئے یا اس کو نوری نستعلیق کی سہولتیں دیجئے یا کاغذ کا کوٹہ اس کے لئے مقرر کیجئے - جب تک اچھی کتابیں - جب تک بہتر کتابیں جب تک اعلیٰ اخلاق کی حامل کتابیں عام نہیں کی جائیں گے اس وقت تک چور دروازوں سے بکتی ہوئی یہ فحش کتابیں بکنا بند نہیں ہونگی لٹریچر کو عام کرنے کے لئے تعلیم کو عام کرنے کے لئے اور نئی روشنی کو پھیلانے کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ پرنٹر اور پبلشر کے مسائل کے اوپر پنجاب کی سطح پر ایک کانفرنس رکھی جائے ان کے مسائل دیکھے جائیں ان کے لئے کاغذ کا مسئلہ حل کیا جائے ان کے لئے قرضے منظور کیئے جائیں اور ان کو اجازت دی جائے کہ وہ اچھی اور سستی کتابیں چھاپ کر سارے ملک میں عام کر دیں - جناب والا ! یہ میرا آخری سوال جو ہے میرا خیال ہے کہ اس کو ذرا....

محترمہ چیئرمین - آرڈر پلیز-

محترمہ بیگم بشریٰ رحمٰن - جناب والا ! یہ آخری بات ہے لیکن یہ بہت اہم بات ہے اور میں معذرت کے ساتھ عرض کرتی ہوں -

مدد چاہتی ہے یہ حوا کی بیٹی
یشودھا کی ہم جنس رادھا کی بیٹی

ثناخواں تقدیس مشرق کو اگر برا نہ لگے تو یہاں پر لکھا ہے کہ Prostitution کو ختم کرنے کے لئے فلاں فلاں اقدامات کئے - اس کے عوامل کیا ہیں اس کے رد عمل کیا ہیں میں اس کے اوپر بحث نہیں کرنا چاہتی مگر یہاں پر درج ہے کہ ایسی عورتوں کو جو مجبوراً یہ پیشہ اختیار کرتی ہیں صحیح راستوں پر لانے کے لئے ان کی مدد کی جائے اور اس مدد کے لئے ایک طریقہ کار وضع کیا گیا ہے - سپیکر صاحبہ ! میں یہاں پر کہتی ہوں کہ کاش کبھی ایسا نہ ہوتا - کاش کبھی دنیا میں عورت بکتی نظر نہ آتی کاش کبھی عورت کو اپنے بچوں کے لئے اپنے پیٹ کے لئے وہ شے نہ بیچنا پڑتی جو اس کو سب سے زیادہ عزیز تھی - مگر یہ دنیا مردوں کی بنائی ہوئی دنیا ہے ہم اس دنیا کو اور اس کے قوانین کو بدل نہیں سکتے ہاں اسلامی فلاحی مملکت میں جھاڑو دے کر ایسی غلاظتیں صاف ضرور کی جا سکتی ہیں اس کے لئے ہمیں مردوں کی مدد کی بہت زیادہ ضرورت ہے

انہوں نے کہا ہے کہ جو Public representatives ہیں Elected representatives ہیں ان کی ہم نے ایک کمیٹی بنائی ہے اور ان کے سپرد یہ کیا ہے کہ وہ اس قسم کی خواتین کو راہ راست پر لائیں ان کے لئے فنڈ مقرر کریں ان کے لئے اچھے پیشے مقرر کریں ان کو راہ راست پر لائیں - جناب والا ! میں بھی یہی پرزور سفارش کرونگی کہ یہ کام آپ منتخب اراکین صوبائی وقومی اسمبلی کے مرد ممبروں کے سپرد کر دیں کہ وہ ان کے ساتھ رابطہ رکھیں ان کو سیدھے راستے پر لائیں جو ان میں سے شادیاں کرنا چاہیں ان کی شادیاں کردیں اور باقیوں کو شریفانہ زندگی بسر کرنے پر مجبور کریں - شکریہ-

محترمہ چیئرمین صاحبہ - جناب صدیق سالار صاحب - خطاب فرمائیں -

چودھری محمد صدیق سالار - جناب سپیکر ! - حکمت عملی پر بحث ہے کچھ لوگوں کو اپنے ملک کے اندر سوائے سیاہیوں کے اور کچھ نظر نہیں آتا وہ جب تقریر کرتے ہیں وہ اپنے ملک کے اندر کسی حکومت کی بنائی ہوئی پالیسیز کو اچھا نہیں کہہ سکتے بلکہ وہ ان تاریکیوں کی طرف لے جائیں گے وہ اس طرح اپنے ملک کو پیش کرتے ہیں جس طرح ہمارے اندر کوئی نظم و نسق یا ہمارے ملک کے اندر کوئی ایسی چیز موجود ہی نہیں کیا ہم نے اپنے ملک میں چالیس سال کے عرصہ میں کوئی ترقی ہی نہیں کی ان کی نظریں وہاں تک نہیں پہنچتیں ان لوگوں کو باہر کے ملکوں سے ایسی ڈیوٹیاں دی گئی ہیں کہ وہ اپنے ملک کے اندر طبقاتی نفرت بڑھائیں اور وہ اپنے ملک کے اندر اس طرح عوام کو جھگڑوں میں الجھائیں تاکہ ان کی مقاصد پورے ہو سکیں میں آج پھر سرعام کہتا ہوں " اے وطن میں تیری گلیوں پر نثار " - جناب والا ! یہ وہ خوبصورت وطن ہے جس کا ھر گوشہ جس کا ہر کھیت لہلہاتا ہوا ہے جس کی ہر گلی جس کی ہر پگڈنڈی جس کا ھر راستہ جس کا ھر کنارہ اے دیکھنے والو ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو اس وطن نے تمہیں کیا کچھ نہیں دیا انصاف کے تقاضوں کو دیکھو میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ ہمارے ملک کے اندر جو پالیسیاں ہیں ان میں کچھ کوتاہیاں بھی ہیں مگر حکومت کوشش کر رہی ہے کہ ان کوتاھیوں کو دور کیا جائے اس وقت میں اس بات پر آؤں گا- کہ حکومت کو چاہیئے کہ

عدالتوں کے اندر جو سسٹم ہے وہاں پر انصاف نہیں ملتا یہ بات کہی بھی جا رہی ہے اور یہ درست بھی ہے اگر پولیس بڑی جرات کے ساتھ کسی گروہ کو گرفتار کرتی ہے تو عدالتیں ایک ہفتے سے پہلے ان کی ضمانتیں لے لیتی ہے۔ تاکہ وہ لوگ پھر ڈکیتیوں میں شامل ہوں میں آپ کی وساطت سے حکومت سے درخواست کرونگا کہ وہ اپنی عدالتوں سے درخواست کریں کہ جب تک کوئی گروہ مکمل طور پر گرفتار نہ ہو جائے اس وقت تک یا چھ ماہ تک ان کی ضمانتیں نہ ہوں تاکہ نتائج سے پتہ چلے کہ ان لوگوں کے گرفتار ہونے سے اس ضلع میں یا اس علاقے میں اب امن وامان ہے یا نہیں۔

دوسری بات جناب والا! میں سول عدالتوں کے بارے میں عرض کرونگا کہ سول عدالتیں اتنی آزاد عدالتیں ہیں کہ کسی Owner کے بغیر کسی مالک کے بغیر کسی پٹواری کی رپورٹ کے بغیر جس زمین کا چاہو Stay Order حاصل کر لو بلکہ میرے پاس ایسے ثبوت ہیں کہ حکومت مالک تھی اور بغیر مالک کو طلب کئے وہ زمینیں لوگوں کے نام کر دی گئیں جب حکومت کے نوٹس میں آیا تو حکومت دوبارہ ان مقدمات کو لے کر چلی تو وہ زمینیں اب حکومت کو واپس ملیں اور کچھ ہائی کورٹ میں ہیں جن پر بحث نہیں ہو سکتی۔

جناب والا! میں تعلیم کے مسئلہ پر ایک درخواست آپ کی وساطت سے کرونگا کہ جہاں تک آپ نے ایف۔اے۔ تک کے کالج دیہاتوں میں اب موجودہ گورنمنٹ نے شہروں میں بنائے ہیں تو وہ لڑکے جو وہاں سیکنڈائر پاس کریں گے تو وہ لڑکے اب کہاں داخل ہونگے اس کے بارے میں کل بھی ایک سوال تھا آخر وہ طالب علم اسی ملک کے اسی صوبے کے اسی ضلع کے اور ان ہی ممبران میں سے خواہ وہ ایم این اے حضرات ہوں یا ایم۔پی۔اے حضرات ہوں وہ ان ہی کے علاقوں سے ہوں گے ان کے داخلے کیلئے بھی آپ کو کچھ نہ کچھ سوچنا ہو گا۔ میرٹ آپ ضرور رکھیں یہ بڑی اچھی بات ہے لیکن دیہات اور شہر کا فرق رکھیں یہ بھی بڑی اچھی بات ہے مگر ان کیلئے داخلوں کا انتظام بھی کریں کیونکہ ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہونگے جو Merit پر پورا اترتے ہونگے اسی طرح ہسپتال کے اندر یہاں پر وزیر صحت بیٹھے ہوئے ہیں میں ان

سے درخواست کرونگا کہ یہ خود دوسروں شہروں میں تشریف لے جائیں نہ کہ لاہور کی رعنائیوں میں اس طرح کھوئے ہوئے رہیں ہم آنکھیں اٹھا کر دیکھتے کہ ہمارا وزیر صحت جو کہ نوجوان اور ذہین ہے وہ دوسروں شہروں میں بھی آئے اور ان ہسپتالوں میں خرابیاں ہیں ان کی آمد سے وہ رفع ہو سکتی ہیں تو انہیں وہاں تشریف لے جانا چاہیئے اسی طرح ان سے یہ بھی توقع ہے اور ہم ان کی خدمت میں درخواست کریں گے کہ اس کمی کو وہاں پر دور کریں اور پھر میں اس کے ساتھ ساتھ یہ میری بیٹی یہاں موجود ہے ایک آبادی چک جھمرہ ہے اور وہ فیصل آباد کے پاس ہے یہ چک جھمرہ شہر سے بارہ میل دور ہے بارہ میل سانگلہ سے ہے اور اٹھارہ میل شاید وہ شاہ کوٹ سے ہے اس چک میں آج تک کوئی کالج نہیں ہے وہاں کی لڑکیاں اور لڑکے اس طرح دور دراز علاقوں میں چلے جاتے ہیں کہ ان کی بہنیں مائیں اور باپ جب تک کہ لڑکی گھر واپس نہ آ جائے اس طرح ڈر کے مارے بیٹھتے ہیں کہ شاید کوئی حادثہ نہ آ جائے تو میں آپ کی وساطت سے درخواست کرونگا کہ وہاں پر بھی اولین فرصت میں اور دیہات میں رہنے والے زمینداروں کیلئے وہاں ایک لڑکیوں کا کالج تعمیر کرایا جائے ہمارے ایڈوائزر باجوہ صاحب بھی وزیراعلیٰ سے درخواست کر چکے ہیں اور وہ کر رہے ہیں ہمیں ان کی ذات پر پورا بھروسہ ہے کہ وہ انشاء اللہ اس کام کو کروائیں گے اور ہمیں اپنا ساتھی پائیں گے کیونکہ یہ بہت ہی دیرینہ مطالبہ ہے اس کے ساتھ میں کل کیلئے اپنا حق محفوظ رکھتا ہوں کیونکہ آج کورم پورا نہیں ہے۔

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ - میں رفیق صاحب سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ خطاب فرمائیں۔

جناب محمد سلیم باجوہ - (ایڈوائزر) - جناب سپیکر! آپ مجھے ایک منٹ دیں اس ایوان میں چک جھمرہ کے بارے میں بات ہوئی - تو میں عرض کرونگا کہ چک جھمرہ میرے حلقے میں ہے وہاں پچاس ہزار کی آبادی ہے اور وہاں پر ایک بھی کالج نہیں ہے تو جو جناب صدیق سالار صاحب نے کہا ہے وہ بالکل درست فرمایا ہے وہاں فوری طور پر بچوں کا اور بچیوں کا کالج قائم کیا جائے۔

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ - جناب محمد رفیق صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ سے -
جناب محمد رفیق - شکریہ جناب سپیکر! لیکن جناب والا! یہاں پر کورم کا سوال اٹھایا گیا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ واقعی ایوان کورم میں نہیں ہے تو اس لحاظ سے میں معذرت سے عرض کرونگا کہ مجھے کل موقع دیا جائے میں کل تقریر کرنی پسند کرونگا -
محترمہ چیئرپرسن صاحبہ - کوئی اور صاحب اس موضوع پر گفتگو کرنا چاہیں ؟
جناب محمد رفیق - جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی یہ عرض کی تھی کہ جناب صدیق سالار صاحب نے کورم کا نکتہ اٹھا دیا ہے تو ایوان کی کارروائی غیر قانونی ہو گی پہلے ایوان کو کورم میں لایا جائے -
محترمہ چیئرپرسن صاحبہ - رفیق صاحب ' آپ سے ایک گزارش ہے کہ اگر آپ اپنی تقریر شروع کر لیں اور پھر کل اگر اسے جاری رکھیں کل آپ کو موقع بھی مل جائیگا جتنا وقت ابھی رہتا ہے اس میں اگر آپ اپنی تقریر شروع کر لیں میرے خیال میں جتنے احباب اس وقت ایوان میں تشریف فرما ہیں یہ اس سے یقیناً لطف اندوز ہونگے -
چودھری صدیق سالار - جناب والا! میں نے کورم کا نکتہ اٹھایا تھا اور چونکہ میری ہی تقریر جاری تھی اسلئے دوسرے دن میری ہی تقریر ہو سکتی ہے دوسرے کی نہیں ہو سکتی
محترمہ چیئرپرسن صاحبہ - سالار صاحب اس بارے میں گزارش ہے کہ آپ نے اچھی خاصی تقریر کر لی اور اگر آپ مزید تقریر کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو کل موقع مل جائے گا لیکن اگر دوسرے صاحب تقریر کر لیں اور اگر یہ اپنے پانچ چھ یا سات منٹ لے لیں تو اس میں آپ کو کیا اعتراض ہے ؟ جناب محمد رفیق صاحب -
جناب محمد رفیق - جناب سپیکر! کورم کا کیا ہو گا - جس صاحب نے ابھی کورم کا نکتہ اٹھایا ہے اس کا اب آپ کیا کریں گے اسی لئے تو وہ بولنے سے بند ہوئے ہیں کہ ایوان میں کورم نہیں ہے - تو اس صورت میں میں کیسے بول سکتا ہوں کہ ایوان کی کارروائی غیر قانونی ہو رہی ہے -
محترمہ چیئرپرسن صاحبہ - کل صبح نو بجے تک کیلئے اجلاس ملتوی ہوتا ہے -
(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی بروز جمعرات 8 اکتوبر 1987ء تک کیلئے ملتوی کی گئی)

گوشوارہ (الف)

(سوال نمبر 1600 ملاحظہ فرمائیں)

S.No.	Draft No.	Date of Draft	Amount	Source of Receipt	Issue Date	Date on which received in DGA (Ext)	Date of Deposit	REMARKS
1	2	3	4	5	6	7	8	9
1.	-	10/78	1185885.60)	Opening Balance		-	-	Opening Balance in Treasury.
			125453.80)	PLA opened in				
			149531.90)	the name of Secretary Agri. transfered to DGA (Ext).				
2.	-	11.02.1979	28700000.00	-	-	-	-	Amount provided to Punjab Gov[illegible] vide letter No. SO [illegible] (Fin-I/IV-Per-7) [illegible] removing Fund 06-11-78
3.	059316	05.02.1979	78150.00	DDA Sahiwal	07.02.1979	12.02.1979	15.02.1979	
4.	086329	29.01.1979	151242.00	Div. Forest Officer Lahore.	01.02.1979	03.02.1979	03.02.1979	Amount deposited in DFO and claim provided to the office
5.	785679	19.02.1979	455200.00	PAFCO	20.02.1979	20.02.1979	20.02.1979	
6.	785671	07.02.1979	176620.00	PAFCO	15 02.1979	15.02.1979	19.02.1979	
	785676	14.02.1979						

7.	2799084 2799083	08.02.1979	434672.50	Agro Chemical	08.02.1979	12.02.1979	19.02.1979
8.	242649	13.02.1979	67636.80	DDA (PP) Lahore	14.02.1979	15.02.1979	19.02.1979
9.	00874	22.02.1979	407750.00	Hoechst Chemicals	25.02.1979	25.02.1979	26.02.1979
10.	11637 1598	15.02.1979	325000.00	Chemedyes	15.02.1979	28.02.1979	28.02.1979
11.	114367 43286	01.03.1979	143218.00	Jaffer Brothers	01.03.1979	01.03.1979	01.03.1979
12.	358911	17.02.1979	58560.00	BAPCO	27.02.1979	01.03.1979	01.03.1979
13.	866714	11.02.1979	3220.14	Jaffer Brothers	24.02.1979	03.03.1979	03.03.1979
14.	077747	26.02.1979	1824700.00	Burmah Shell	04.03.1979	04.03.1979	05.03.1979
15.	785691	28.02.1979	234000.00	PAFCO	06.03.1979	06.03.1979	07.03.1979
16.	553452	03.03.1979	4692.00	DDA, Vehari	03.03.1979	07.03.1979	07.03.1979
17.	077820	07.03.1979	337900.00	Burmah Shell	07.03.1979	08.03.1979	08.03.1979
18.	466860	05.03.1979	163155.75	Agro. Chemical	05.03.1979	08.03.1979	08.03.1979

19.	007231	10.03.1979	34650.00	BAPCO	10.03.1979	10.03.1979	10.03.1979
20.	2426506	08.03.1979	229424.40	Granulars	10.03.1979	10.03.1979	10.03.1979
21.	102525	07.03.1979	1529600.00 3,68,20263-19	M/s. Chemedys	11.03.1979	11.03.1979	11.03.1979
22.	By Cash		3520.00	M/s. Chemedys	11.03.1979	11.03.1979	11.03.1979
23.	842522	11.03.1979	54600.00	PAFCO	11.03.1979	11.03.1979	12.03.1979
24.	114357-58 (56,57,58)	22.02.1979	88440.00	DDA/B.Pur	06.03.1979	10.03.1979	12.03.1979
	91-80-20	24.02.1979					
25.	466880	12.03.1979	131080.00	Agro Chemicals	12.03.1979	12.03.1979	14.03.1979
26.	043581	17.03.1979	119998.88	Jaffer Brothers	17.03.1979	17.03.1979	17.03.1979
27.	102537	11.03.1979	104000.00	ICI Limited	14.03.1979	16.03.1979	18.03.1979
28.	077805	18.03.1979	30625.00	P.B.S. Ltd.	18.03.1979	18.03.1979	19.03.1979
29.	918050	12.03.1979	67701.00	DDA/B.Pur	20.03.1979	25.03.1979	27.03.1979
30.	007320	27.03.1979	21004.50	A. M. Gill Co.	27.03.1979	27.03.1979	27.03.1979

31.	083744	26.03.1979	5405.74	EADA, Hyderabad	14.03.1979	29.03.1979	01.04.1979
32.	128720	25.03.1979	7577.71	EADA, B/Nagar	26.03.1979	29.03.1979	01.04.1979
33.	114346	28.03.1979	33800.00	Jaffar Bros	28.03.1979	28.03.1979	01.04.1979
34.	114388	29.03.1979	114843.00	Jaffar Bros	29.03.1979	29.03.1979	01.04.1979
35.	432385	28.03.1979	121548.70	Farm Services	29.03.1979	01.04.1979	01.04.1979
36.	432384	28.03.1979	86007.25	Farm Services	29.03.1979	01.04.1979	01.04.1979
37.	2317301	28.03.1979	7485.29	Farm Services	29.03.1979	01.04.1979	01.04.1979
38.	114395	01.04.1979	3380.00	Jaffar Bros	01.04.1979	02.04.1979	02.04.1979
39.	1-069913-14-15	26.03.1979	50815.38	EADA, Burewala	27.03.1979	31.03.1979	02.04.1979
40.	616212	27.03.1979	89186.75	EADA, Mailsi	27.03.1979	31.03.1979	02.04.1979
41.	514562	26.03.1979	1981.75	EADA, Pak Pattan	27.03.1979	01.04.1979	02.04.1979
42.	987398	26.03.1979	9281.48	EADA,	28.03.1979	31.03.1979	02.04.1979

Gujranwala

43.	280080	25.03.1979	9246.06	EADA, Minchinabad	27.03.1979	03.04.1979	03.04.1979
44.	142800	25.03.1979	91082.50	EADA, Lodhran	27.03.1979	03.04.1979	03.04.1979
	114382 to 85	28.03.1979	69840.00	EADA, Vehari	02.04.1979	05.04.1979	05.04.1979
46.	167020	31.03.1979	1035.56	EADA, Shujabad	31.03.1979	04.04.1979	05.04.1979
			13,23,486.55				
47.	588384	31.03.1979	4019.02	EADA, Hasilpur	31.03.1979	03.04.1979	05.04.1979
48.	119034	27.03.1979	13220.91	EADA, Bahawalpur	28.03.1979	03.04.1979	05.04.1979
49.	By Cash	07.04.1979	59080.00	DGA, (Ext)	07.04.1979	07.04.1979	07.04.1979
50.	079059	10.04.1979	769275.00	P.B. Shell	10.04.1979	11.04.1979	11.04.1979
51.	231890	04.04.1979	18250.00	EADA, Chishtian	05.04.1979	10.04.1979	12.04.1979
52.	128769	04.04.1979	7027.30	EADA, Bahawalnagar	05.04.1979	10.04.1979	12.04.1979
53.	955099	02.04.1979	3977.34	EADA, Rawalpindi	04.04.1979	09.04.1979	12.04.1979

54.	553568	03.04.1979	13500.66	EADA, Vehari	04.04.1979	10.04.1979	12.04.1979
55.	061081	07.04.1979	3169.45	EADA, Sanawan	07.04.1979	14.04.1979	16.04.1979
56.	553590	09.04.1979	18073.60	EADA, Vehari	10.04.1979	16.04.1979	18.04.1979
57.	2408740	07.04.1979	29100.00	DDA, Vehari	12.04.1979	16.04.1979	18.04.1979
58.	432386	28.03.1979	73230.00	Farm Services	18.04.1979	19.04.1979	19.04.1979
59.	432459	21.04.1979	47240.00	Farm Services	22.04.1979	23.04.1979	23.04.1979
60.	01217	17.04.1979	61729.20	Hoechst Co.	17.04.1979	25.04.1979	25.04.1979
61.	073142	15.04.1979	2294.60	DDA, Multan	18.04.1979	23.04.1979	25.04.1979
62.	311767	18.04.1979	17543.43	EADA, Liaquatpur	18.04.1979	23.04.1979	25.04.1979
63.	071727	26.03.1979	50273.29	EADA, Multan	16.04.1979	29.04.1979	03.05.1979
64.	564567	24.04.1979	1801.45	EADA, Pakpattan	25.04.1979	28.04.1979	03.05.1979
65.	958213	26.04.1979	9999.25	EADA, Sialkot	28.04.1979	02.05.1979	03.05.1979
66.	886316	16.04.1979	2329.82	EADA, Lahore	24.04.1979	28.04.1979	03.05.1979
67.	081181	26.04.1979	18375.00	P.B. Shell	30.04.1979	03.05.1979	03.05.1979

68.	By Cash	03.05.1979	8920.10	DDA, Green Belt	03.05.1979	03.05.1979	08.05.1979
69.	754170	05.05.1979	18307.50	Farm Services	05.05.1979	05.05.1979	05.05.1979
70.	432487	02.05.1979	47240.00	Farm Services	02.05.1979	05.05.1979	05.05.1979
71.	By Cash	06.05.1979	6009.30	DDA, Lahore	06.05.1979	06.05.1979	09.05.1979
			13,10,286.22				
72.	103116	03.05.1979	157950.00	Ciba Gigy	08.05.1979	08.05.1979	08.05.1979
73.	044352	09.05.1979	14550.00	Jaffer Bros.	09.05.1979	09.05.1979	10.05.1979
74.	080800	09.05.1979	1011150.00	A.M. Gill	10.05.1979	10.05.1979	14.05.1979
75.	061085	14.04.1979	3247.62	EADA, Sanawan	16.04.1979	03.05.1979	14.05.1979
76.	152976	28.04.1979	3646.13	EADA, Chishtian	30.04.1979	03.05.1979	14.05.1979
77.	635634	26.04.1979	11669.97	EADA, Lodhran	29.04.1979	03.05.1979	14.05.1979
78.	069916-17	24.04.1979) 25.05.1979)	14884.41	EADA, Burewala	29.04.1979	30.04.1979	14.05.1979
79.	924374-76	24.04.1979)	25843.46	EADA, Khanewal	29.04.1979	03.05.1979	14.05.1979

		24.04.1979)					
80.	119240	28.04.1979	11225.50	EADA, Bahawalpur	28.04.1979	03.05.1979	14.05.1979
81.	153658	22.04.1979	2080.14	EADA, Minchinabad	26.04.1979	03.05.1979	14.05.1979
82.	083757	26.04.1979	6192.03	EADA, Haroonabad	28.04.1979	04.04.1979	14.05.1979
83.	588389	26.04.1979	3736.41	EADA, Hasilpur	26.04.1979	30.04.1979	14.05.1979
84.	553620	23.04.1979	21154.52	EADA, Vehari	24.04.1979	30.04.1979	14.05.1979
85.	924373	24.04.1979	9761.21	EADA, Khanewal	24.04.1979	30.04.1979	14.05.1979
86.	003101	26.04.1979	12538.82	EADA, Depalpur	26.04.1979	30 05.1979	14.05.1979
87.	114316	13.05.1979	819922.35	Ciba Gigy	14.05.1979	14.05.1979	17.05.1979
88.	005205	02.05.1979	1425.42	EADA, Faisalabad	02.05.1979	06.05.1979	17.05.1979
89.	955270	30.04.1979	1914.30	EADA, Rawalpindi	30.04.1979	07.05.1979	17.05.1979
90.	005164	26.04.1979	56171.94	EADA, Faisalabad	02.05.1979	07.05.1979	17.05.1979
91.	189887	02.05.1979	32000.00	A.O. Chichawatni	03.05.1979	07.05.1979	17.05.1979

92.	859602, 059480.	30.04.1979	58345.00	DDA, Sahiwal	02.05.1979	06.05.1979	17.05.1979
93.	043992	17.04.1979	17460.00	A.O. Hasilpur	24.04.1979	10.05.1979	17.05.1979
94.	374944	05.04.1979	17460.00	EADA, Sahiwal	29.04.1979	09.05.1979	17.05.1979
95.	2408742	28.04.1979	36375.00	EADA, Multan	06.05.1979	09.05.1979	17.05.1979
96.	081304	04.05.1979	465125.00	P.B. Shell	16.05.1979	17.05.1979	17.05.1979
97.	754175	19.05.1979	58876.92	Farm Services	19.05.1979	19.05.1979	19.05.1979
98.	By Cash	22.05.1979	2260.46	DDA, Green Belt	22.05.1979	22.05.1979	22.05.1979
99.	754170	23.05.1979	12046.33	Farm Services	23.05.1979	23.05.1979	23.05.1979
100.	548482	30.05.1979	6760.76	EADA, Shiekhupura	02.05.1979	08.05.1979	23.05.1979
101.	384948	25.05.1979	34801.76	EADA, Okara	30.04.1979	08.05.1979	23.05.1979
102.	223587	25.05.1979	8844.00	EADA, Shujabad	03.05.1979	06.05.1979	23.05.1979
103.	938388	03.05.1979	8525.14	EADA, Layyah	03.05.1979	08.05.1979	23.05.1979
104.	444186	26.05.1979	6746.89	EADA, Ferozewala	05.05.1979	08.05.1979	23.05.1979

105.	06109	24.05.1979	4767.12	EADA, Sanawan	29.04.1979	07.05.1979	23.05.1979
106.	352078	30.05.1979	13797.64	EADA, Kabir Wala	30.04.1979	07.05.1979	23.05.1979
107.	984317	30.05.1979	13538.34	EADA, Ali Pur	30.04.1979	07.05.1979	23.05.1979
108.	970111	30.05.1979	4027.28	EADA, Ahmed Pur	30.04.1979	07.05.1979	23.05.1979
109.	754178	24.05.1979	2306.75	Farm Services	24.05.1979	24.05.1979	23.05.1979
110.	987451	25.04.1979	34435.87	EADA, Gujranwala	29.04.1979	07.05.1979	24.05.1979
111.	924372	15.04.1979	21747.58	EADA, Khanewal	15.04.1979	07.05.1979	24.05.1979
112.	073181	23.04.1979	58623.02	EADA, Multan	06.05.1979	09.05.1979	24.05.1979
113.	073244	26.04.1979	594.75	EADA, Multan	06.05.1979	09.05.1979	24.05.1979
114.	548521	05.04.1979	3230.00	EADA, Sheikhupura	06.05.1979	09.05.1979	24.05.1979
115.	384965	25.04.1979	1277.62	EADA, Sahiwal	29.04.1979	09.05.1979	24.05.1979
116.	069919	29.04.1979	852.80	EADA, Burewala	29.04.1979	10.05.1979	24.05.1979
117.	384944	25.04.1979	7341.85	EADA, Sahiwal	29.04.1979	09.05.1979	24.05.1979
118.	919936	03.05.1979	4528.05	EADA, Jhang	05.05.1979	10.05.1979	24.05.1979

119.	919911	28.04.1979	14545.24	EADA, Jhang	05.05.1979	09.05.1979	24.05.1979
120.	128866	03.05.1979	9129.29		06.05.1979.	10.05.1979.	24.05.1979
121.	1174000	05.05.1979	6239.04	EADA, Mianwali.	07.05.1979.	13.05.1979.	24.05.1979
122.	886326	26.05.1979	3592.69	EADA, Lahore.	12.05.1979.	13.05.1979.	24.05.1979
123.	970112	08.05.1979	2012.48	EADA,	09.05.1979.	15.05.1979.	24.05.1979
124.	061098	06.05.1979	4157.05	EADA, Sanawan.	07.05.1979.	15.05.1979.	24.05.1979
125.	958220	30.05.1979	15422.83	EADA, Sialkot.	10.05.1979.	15.05.1979.	24.05.1979
126.	85948	29.05.1979	21331.09	EADA, Sadiqabad.	07.05.1979.	15.05.1979.	24.05.1979
127.	085953	16.05.1979	12897.75	EADA, Sadiqabad.	16.05.1979.	21.05.1979.	24.05.1979
128.	073090	12.05.1979	9801.77	EADA,	12.05.1979.	15.05.1979.	24.05.1979
129.	080874	24.05.1979	133750.00	A. M. , Gill.	24.05.1979.	25.05.1979.	24.05.1979
130.	15218195	13.05.1979	501.69	EADA, Jhang.	13.05.1979.	25.05.1979.	26.05.1979
131.	218194	13.05.1979	433.71	EADA, Jhang.	13.05.1979.	20.05.1979.	26.05.1979
132.	970115	15.05.1979	1030.21	EADA,	15.05.1979.	20.05.1979.	26.05.1979

133.	924383	14.05.1979	5945.01	EADA, Khanewal.	15.05.1979.	19.05.1979.	26.05.1979
134.	134698	26.05.1979	26394.30	EADA, Kasur.	13.05.1979.	20.05.1979.	26.05.1979
135.	548543	17.05.1979	4201.84	EADA, Sheikhupura.	19.05.1979.	17.05.1979.	26.05.1979
136.	By Cash.	20.05.1979	2367.89	DDA, Lahore.	20.05.1979.	23.05.1979.	28.05.1979
137.	432564	24.05.1979	73230.00	Farm Services.	24.05.1979.	28.05.1979.	28.05.1979
138.	Challan-No. 48.	23.05.1979	12003.06	EADA, Lahore.	24.05.1979.	24.05.1979.	28.05.1979
139.	083759	20.05.1979	7649.36	EADA, Haroon Abad	20.05.1979.	27.05.1979.	02.06.1979
140.	167026	24.05.1979	424.41	EADA, Shujabad.	24.05.1979.	28.05.1979.	02.06.1979
141	924386	24.05.1979	11497.38	EADA, Khanewal.	24.05.1979.	28.05.1979.	02.06.1979
142.	984319	23.05.1979	5154.96	EADA, Ali Pur.	23.05.1979.	28.05.1979.	02.06.1979
143.	003106	22.05.1979	732.30	EADA, Depalpur.	23.05.1979.	29.05.1979.	02.06.1979
144.	003107	22.05.1979	16933.43	EADA, Depalpur.	23.05.1979.	28.05.1979.	02.06.1979
145.	938393	20.05.1979.	11338.76	EADA, Layyah.	21.05.1979.	27.05.1979.	02.06.1979

146.	385252	17.05.1979.	1641.31	EADA, Sahiwal.	21.05.1979.	27.05.1979.	02.06.1979
147.	29097	30.05.1979.	24321.00	EADA, Bahawalpur.	19.05.1979.	27.05.1979.	02.06.1979
148.	05339	17.05.1979.	8246.26	EADA, Faisalabad.	20.05.1979.	27.05.1979.	02.06.1979
149.	114432, 1144431.	10.05.1979.	32640.00	EADA, Jhang.	14.05.1979.	27.05.1979.	02.06.1979
150.	886372	24.05.1979.	1655.33	EADA, Lahore.	26.05.1979.	27.05.1979.	02.06.1979
151.	251771	19.05.1979.	2233.32	EADA, Liaquatpur.	19.05.1979.	27.05.1979.	02.06.1979
152.	548556	22.05.1979.	14570.26	EADA, Sheikhupura.	22.05.1979.	28.05.1979.	02.06.1979
153.	987505	26.05.1979.	6274.45	EADA, Gujranwala.	27.05.1979.	29.05.1979.	02.06.1979
154.	9807504	24.05.1979.	79859.76	EADA, Gujranwala.	27.05.1979.	29.05.1979.	02.06.1979
155.	059614	09.05.1979.	11201.50	EADA, Sahiwal.	23.05.1979.	28.05.1979.	02.06.1979
156.	11-701691	21.05.1979.	50000.00	EADA, Faisalabad	22.05.1979.	27.05.1979.	02.06.1979
157.	12868	23.05.1979.	345900.00	Chemdyes Pak;Ltd.	03.05.1979.	05.06.1979.	05.06.1979
158.	By Cash.	09.05.1979.	13.00	-do-	05.05.1979.	05.06.1979.	05.06.1979

159.		15.05.1979.	8684.50	-do-	30.05.1979.	03.06.1979.	05.06.1979
160.	153661-60	21.05.1979.	27306.34	EADA, Minchinabad.	26.05.1979.	03.06.1979.	05.06.1979
		20.05.9179.					
161.	069922	28.05.1979.	5450.06	EADA, Burewala.	28.05.1979.	31.05.1979.	06.06.1979
162.	548561	24.05.1979.	607.70	EADA, Sheikhupura	24.05.1979.	03.06.1979.	06.06.1979
163.	987510	28.05.1979.	11641.59	EADA, Gujranwala	28.05.1979	30.05.1979	06.06.1979
164.	073568	23.05.1979.	35248.65	EADA, Multan	27.05.1979.	31.05.1979.	06.06.1979
165.	385191	23.05.1979.	16596.86	EADA, Sahiwal.	27.05.1979.	03.06.1979.	06.06.1979
166.	970117	26.05.1979.	2715.11	EADA, Ahmed Pur.	27.05.1979.	03.06.1979.	06.06.1979
167.	564577	26.05.1979.	15674.42	EADA, Pak Pattan.	27.05.1979.	03.06.1979.	06.06.1979
168.	958325	30.05.1979.	9832.79	EADA, Sialkot.	31.05.1979.	07.06.1979.	07.06.1979
169.	152981	28.05.1979	7106.55	EADA, Chishtian	30.05.1979	07.06.1979	07.06.1979
170.	128937	31.05.1979	629.78	EADA, Bahawalnagar	31.05.1979	07.06.1979	07.06.1979
171.	548568	27.05.1979	230.55	EADA, Sheikhupura	27.05.1979	30.05.1979	07.06.1979

172.	117494	30.05.1979	2625.08	EADA, Mianwali	30.05.1979	07.06.1979	07.06.1979
173.	003569	26.05.1979	79487.61	EADA, Faisalabad	30.05.1979	06.06.1979	07.06.1979
174.	958320	27.05.1979	32583.33	EADA, Sialkot	31.05.1979	06.06.1979	07.06.1979
175.	141711	28.05.1979	1714.93	EADA, Sargodha	28.05.1979	05.06.1979	07.06.1979
176.	095954	23.05.1979	5348.57	EADA, Sadiqabad	23.05.1979	05.06.1979	07.06.1979
177.	141701	26.05.1979	18426.95	EADA, Sargodha	28.05.1979	06.06.1979	07.06.1979
178.	117480	28.05.1979	7429.56	EADA, Mianwali	28.05.1979	06.06.1979	07.06.1979
179.	553703	28.05.1979	6921.06	EADA, Vehari	29.05.1979	06.06.1979	07.06.1979
180.	588396	28.05.1979	11692.64	EADA, Hasil Pur	28.05.1979	06.06.1979	07.06.1979
181.	352079	26.05.1979	15276.75	EADA, Kabir Wala	29.05.1979	06.06.1979	07.06.1979
182.	128933	28.05.1979	3102.51	EADA, Bahawalnagar	28.05.1979	06.06.1979	07.06.1979
183.	955458	24.05.1979	2847.67	EADA, Rawalpindi	28.05.1979	06.06.1979	07.06.1979
184.	924389	27.05.1979	4552.00	EADA, Khanewal	28.05.1979	06.06.1979	07.06.1979
185.	553704	28.03.1979	13679.50	EADA, Vehari	29.05.1979	06.06.1979	07.06.1979

186.	835505	29.05.1979	4415.31	EADA, Lodhran	29.05.1979	06.06.1979	07.06.1979
187.	919964	24.05.1979	25855.87	EADA, Jhang	30.06.1979	07.06.1979	07.06.1979
188.	By Cash		2575.50	DDA, Lahore	09.06.1979	09.06.1979	12.06.1979
189.	By Cash		1685.52	DDA, Lahore	11.06.1979	11.06.1979	21.06.1979
190.	078313	31.05.1979	17025.89	EADA, Okara	04.06.1979	10.06.1979	12.06.1979
191.	119461	31.05.1979	15834.75	EADA, Bahawalpur	02.06.1979	10.06.1979	12.06.1979
192.	128956	02.06.1979	90.00	EADA, Bahawalpur	04.06.1979	10.06.1979	12.06.1979
193.	147476	29.05.1979	5261.03	EADA, Attock	02.06.1979	10.06.1979	12.06.1979
194.	197025	31.05.1979	3340.47	EADA, Muzaffargarh	31.05.1979	10.06.1979	12.06.1979
195.	170433	30.05.1979	5097.61	EADA, D.G.Khan	30.05.1979	10.06.1979	12.06.1979
196.	616214	25.04.1979	27929.55	EADA, Mailsi	28.04.1979	10.06.1979	12.06.1979
197.	616216	29.05.1979	11040.24	EADA, Mailsi	03.05.1979	10.06.1979	12.06.1979
198.	117543	14.06.1979	638523.60	Ciba Gigy	17.06.1979	17.06.1979	17.06.1979
199.	548619	29.06.1979	50000.00	EADA, Sheikhupura	10.06.1979	16.06.1979	20.06.1979

200.	870285	28.05.1979	866.42	EADA, Rajanpur	31.05.1979	16.06.1979	20.06.1979
201.	2408745	19.05.1979	43650.00	EADA, Shujabad	09.06.1979	16.06.1979	20.06.1979
	2408746	27.05.1979					
202.	085763	20.05.1979	4184.00	EADA, Haroonabad	02.06.1979	10.06.1979	20.06.1979
	085764	30.05.1979					
203.	718132	27.05.1979	14179.95	EADA, Khanpur	04.06.1979	10.06.1979	20.06.1979
	718133	27.05.1979					
204.	342901	20.06.1979	1926.00	A.M. Gill	20.06.1979	20.06.1979	20.06.1979
205.	11403075	13.06.1979	1342230.00	Azad Kashmir Muzaffar Abad	14.06.1979	20.06.1979	25.06.1979
206.	086597	20.06.1979	17150.00	D.F.O.	20.06.1979	23.06.1979	26.06.1979
207.	By Transfer	19501722.00	Punjab Govt. vide Authority No. CD/392, Dated 27.06.1979 / 28.06.1979				
208.	141879	24.06.1979	1007.86	EADA, Sargodha	24.06.1979	28.06.1979	01.07.1979

209.	548648	20.06.1979	911.96	EADA, Sheikhupura	21.06.1979	28.06.1979	01.07.1979
210.	548649	20.06.1979	2236.49	EADA, -do-	21.06.1979	26.06.1979	01.07.1979
211.	005551	12.06.1979	16793.47	EADA, Faisalabad	15.06.1979	25.06.1979	01.07.1979
212.	326576	07.06.1979	30700.50	EADA, Lodhran	10.06.1979	16.06.1979	01.07.1979
213.	311774	07.06.1979	1092.00	EADA, Liaquatpur	07.06.1979	16.06.1979	01.07.1979
214.	141801	10.06.1979	908.11	DDA, Sargodha	11.06.1979	16.06.1979	01.07.1979
215.	218204	02.06.1979	1326.00	EADA, Jhang	02.06.1979	16.06.1979	01.07.1979
216.	958481	26.05.1979	3490.39	EADA, Rawalpindi	04.06.1979	16.06.1979	01.07.1979
217.	117588	09.06.1979	2317.06	EADA, Mianwali	09.06.1979	13.06.1979	01.07.1979
218.	114453	03.06.1979	17460.00	EADA, Liaquatpur	05.06.1979	11.06.1979	01.07.1979
219.	212420	30.05.1979	17660.00	A.O. Basir Pur	02.06.1979	09.06.1979	01.07.1979
220.	328186	02.06.1979	23571.00	EADA, Khanewal	02.06.1979	10.06.1979	01.07.1979
221.	005420	31.05.1979	4015.94	EADA, Faisalabad	05.06.1979	10.06.1979	01.07.1979
222.	114443	22.05.1979	62832.00	EADA, Jhang	30.05.1979	-	01.07.1979

223.	418810	13.06.1979	22552.50	A.O. Depalpur	13.06.1979	18.06.1979	01.07.1979
224.	955517	10.06.1979	1043.80	DDA, Rawalpindi	13.06.1979	18.06.1979	01.07.1979
225.	548625	01.07.1979	308.70	EADA, Sheikhupura	13.06.1979	18.06.1979	01.07.1979
226.	13-745539	12.06.1979	17460.00	EADA, Bahawalnagar	13.06.1979	19.06.1979	01.07.1979
227.	852987	30.05.1979	4210.00	EADA, (Cotton) Muhammad Nagar.	30.05.1979	19.06.1979	01.07.1979
228.	134775	26.05.1979	39636.29	EADA, Kasur.	12.06.1979	19.06.1979	01.07.1979
229.	114481	19.06.1979	17660.00	DDA, Lahore.	21.06.1979	23.06.1979	01.07.1979
230.	937657	03.06.1979	12675.00	DDA, Sahiwal.	23.06.1979	27.06.1979	01.07.1979
231.	144922	18.06.1979	22462.90	EADA, Burewala.	20.06.1979	27.06.1979	01.07.1979
232.	044791	11.06.1979	202800.00	Jaffar Brothers.	02.07.1979	02.07.1979	02.07.1979
233.	409260	11.06.1979	17460.00	A.O. Arif Wala.	21.06.1979	02.07.1979	02.07.1979
234.	114497	02.07.1979	10140.00	Jaffar Brothers.	02.07.1979	02.07.1979	02.07.1979

235.	924400	21.06.1979	21131.75	EADA, Khanewal.	23.06.1979	28.06.1979	02.07.1979
236.	453826	24.06.1979	21992.34	EADA, Mian Channu.	25.06.1979	30.06.1979	02.07.1979
237.	553815	20.06.1979	298.50	EADA, Vehari.	22.06.1979	20.06.1979	02.07.1979
238.	081457	03.06.1979	8575.00	EADA, Shujabad.	24.06.1979	28.06.1979	02.07.1979
239.	842684	18.06.1979	104175.00	EADA, Multan.	25.06.1979	28.06.1979	02.07.1979
	937661	04.06.1979					
240.	14456	03.06.1979	26436.00	EADA, Bahawalpur.	13.06.1979	18.06.1979	02.07.1979
	086224	09.06.1979					
241.	153663	17.06.1979	4476.49	EADA, Minchinabad.	24.06.1979	01.07.1979	02.07.1979
	153664						
242.	2426591	05.07.1979	404874.00	M/s. Granulars.	07.07.1979	07.07.1979	08.07.1979
243.	342904	05.07.1979	126.00	M/s. Granulars.	07.07.1979	07.07.1979	09.07.1979
244.	987600	25.06.1979	17446.86	EADA,Gujranwala.	26.03.1979	02.07.1979	09.07.1979
245.	73956	21.06.1979	999.10	DDA, Multan.	25.06.1979	02.07.1979	09.07.1979

246.	15016766	21.06.1979	17460.00	A.O. , Pak Pattan.	23.06.1979	03.07.1979	09.07.1979
247.	553849	26.06.1979	1871.75	EADA, Vehari.	27.06.1979	02.07.1979	09.07.1979
248.	14835562	28.06.1979	5388.74	EADA, Lodhran.	28.06.1979	03.07.1979	09.07.1979
249.	937780	20.06.1979	2245.32	EADA, Shujabad.	27.06.1979	03.07.1979	09.07.1979
250.	2408571	14.06.1979	10912.50	-do-	27.06.1979	03.07.1979	09.07.1979
251.	141839	20.06.1979	18481.49	EADA, Sargodha.	21.06.1979	03.07.1979	09.07.1979
252.	117674	26.06.1979	8000.00	EADA, Mianwali.	28.06.1979	03.07.1979	09.07.1979
253.	147664	27.06.1979	6692.19	EADA, Attock.	28.06.1979	03.07.1979	09.07.1979
254.	83766	23.06.1979	15780.72	EADA, Haroonabad.	26.06.1979	03.07.1979	09.07.1979
255.	2408752	16.06.1979	21825.00	EADA, Ali Pur.	27.06.1979	03.07.1979	09.07.1979
256.	588404	27.06.1979	3590.43	EADA, Hasilpur.	27.06.1979	03.07.1979	09.07.1979
257.	119668	28.06.1979	3788.22	EADA, Bahawalpur.	28.06.1979	03.07.1979	09.07.1979
258.	656371	28.06.1979	19933.50	D.D.A .(P.P).	03.07.1979	04.07.1979	09.07.1979

259.	548661	24.06.1979	635.20	EADA, Sheikhupura.	26.06.1979	01.07.1979	09.07.1979
260.	130506	24.06.1979	2758.60	EADA, Sanawan.	28.06.1979	02.07.1979	09.07.1979
261.	197105	30.06.1979	8944.89	Muzaffar Garh.	30.06.1979	05.07.1979	09.07.1979
262.	385412	23.06.1979	38516.65	EADA, Sahiwal	26.06.1979	05.07.1979	09.07.1979
263.	548665	26.06.1979	4874.49	EADA, Sheikhupura	30.06.1979	05.07.1979	09.07.1979
264.	304044	25.06.1979	4698.50	EADA, Bahawalnagar	28.06.1979	07.07.1979	09.07.1979
265.	564590	28.06.1979	19105.80	EADA, Pak Pattan	30.06.1979	05.07.1979	09.07.1979
266.	621233	16.06.1979	47319.93	ADD, Bahawalpur	26.06.1979	03.07.1979	09.07.1979
	621234						
267.	920025	20.06.1979	30738.40	EADA, Jhang	28.06.1979	09.07.1979	09.07.1979
	920029						
268.	776829	24.06.1979	10961.98	EADA, Kabir Wala	26.06.1979	03.07.1979	09.07.1979
	775832	26.06.1979					

269.	059659 11705130	24.06.1979	24135.00	DDA, (P.P),Lahore	2.07.1979	12.07.1979	15.07.1979
270	937662- 99-01465	04.06.1979 20.06.1979 13.06.1979	80590.80	EADA, Okara	22.06.1979	03.07.1979	09.07.1979
271.	889529	09.07.1979	540000.00	PAFCO	04.07.1979	14.07.1979	15.07.1979
272.	442690	07.07.1979	73230.00	Farm Services	14.07.1979	14.07.1979	15.07.1979
273.	444192	28.06.1979	2276.90	EADA, Ferozewala	14.07.1979	15.07.1979	16.07.1979
274.	1506039	19.06.1979	9501.14	EADA,Liaquatpur	28.06.1979	10.07.1979	16.07.1979
275.	304074	30.06.1979	843.00	EADA, Bahawalnagar	02.07.1979	10.07.1979	16.07.1979
276.	13402	26.06.1979	478885.00	AD,(P.P), Karachi	02.07.1979	10.07.1979	16.07.1979
277.	13218212	27.06.1979	351.32	EADA, (Cotton)	27.06.1979	07.07.1979	16.07.1979
278.	003115	26.06.1979	18061.74	EADA, Depalpur	25.06.1979	07.07.1979	16.07.1979

279.	003116	28.06.1979	651.25	EADA, Depalpur	03.07.1979	09.07.1979	16.07.1979
280.	886444	05.07.1979	13811.58	EADA, Lahore	05.07.1979	08.07.1979	16.07.1979
281.	842699	26.06.1979	58410.00	EADA, Multan	04.07.1979	10.07.1979	16.07.1979
282.	117700	30.06.1979	5411.20	EADA, Mianwali	03.07.1979	09.07.1979	16.07.1979
283.	005641	25.06.1979	86304.60	EADA, Faisalabad	12.07.1979	14.07.1979	16.07.1979
284.	13515	02.07.1979		EADA, Kot Adu	14.07.1979	15.07.179	16.07.1979
285.	08219	16.07.1979		Pakistan Burma Shell	16.07.1979	16.07.179	17.07.1979
286.	889539	16.07.1979		PAFCO	17.07.1979	17.07.179	17.07.1979
287.	By Cash	07.07.1979		EADA, Seed Farm, Lahore	17.07.1979	17.07.179	17.07.1979
288.	069924 to 27			EADA, Burewala	14.07.1979	17.07.179	17.07.1979
289.	73976 353259	17.07.1979		EADA, Multan	04.07.1979	10.07.179	17.07.1979

290.	958461 958519	17.07.1979	EADA, Sialkot	09.07.1979	15.07.179	17.07.1979
291.	005585	18.07.1979	EADA, Faisalabad	19.07.1979	22.07.1979	25.07.1979
292.	548744	18.07.1979	EADA, Sheikhupura	19.07.1979	21.07.1979	25.07.1979
293.	947892	28.07.1979	EADA, Gujrat	12.07.1979	22.07.1979	25.07.1979
294.	5223763	11.07.1979	EADA. Shujabad	11.07.1979	22.07.1979	25.07.1979
295.	970123	11.07.1979	EADA, Ahmed Pur Sharkia	11.07.1979	22.07.1979	25.07.1979
296.	152984	30.07.1979	EADA, Chishtian	05.07.1979	21.07.1979	25.07.1979
297.	453908	05.07.1979	EADA, Mian Channu	05.07.1979	21.07.1979	25.07.1979
298.	117741	05.07.1979	EADA, Mianwali	08.07.1979	22.07.1979	25.07.1979
299.	548734	09.07.1979	EADA, Sheikhupura	11.07.1979	22.07.1979	25.07.1979
300.	955770	02.07.1979	EADA, Rawalpindi	03.07.1979	18.07.1979	25.07.1979

301.	134866	08.07.1979		EADA, Kasur	08.07.1979	19.07.1979	25.07.1979
302.	134828	25.07.1979		EADA, Kasur	07.07.1979	19.07.1979	25.07.1979
303.	775939	07.07.1979		EADA, Kabir Wala	14.07.1979	18.07.1979	25.07.1979
304.	938450	04.07.1979		EADA, Layyah	04.07.1979	18.07.1979	25.07.1979
305.	2408753	16.07.1979		EADA, -do-	04.07.1979	18.07.1979	25.07.1979
306.	By Cash	21.06.1979		EADA. Lahore	22.07.1979	23.07.1979	30.07.1979
307.	385633	16.07.1979		EADA, Sahiwal	21.07.1979	21.07.1979	05.08.1979
308.	144581	22.07.1979		EADA, Sargodha	23.07.1979	23.07.1979	05.08.1979
309.	025989	15.07.1979	13907.90	EADA, Sadiqabad	22.07.1979	31.07.1979	05.08.1979
310.	085969	20.06.1979	9702.53	-do-	22.07.1979	31.07.1979	05.08.1979
311.	987663	25.07.1979	21832.55	EADA, Gujranwala	26.07.1979	29.07.1979	05.08.1979
312.	083772	23.07.1979	5664.61	EADA, Haroonabad	23.07.1979	28.07.1979	05.08.1979
313.	984326	22.07.1979	14476.12	EADA, Ali Pur	22.07.1979	29.07.1979	05.08.1979

314.	938456	23.07.1979	7009.01	EADA, Layyah	23.07.1979	28.07.1979	05.08.1979
315.	153668	22.07.1979	3666.82	EADA, Minchinabad	23.07.1979	28.07.1979	05.08.1979
316.	588413	25.07.1979	14223.26	EADA, Hasilpur	25.07.1979	28.07.1979	05.08.1979
317.	003121	22.07.1979	8715.85	EADA, Depalpur	26.07.1979	30.07.1979	05.08.1979
318.	691397	23.07.1979	36375.00	EADA, Sadiqabad	21.07.1979	28.07.1979	05.08.1979
319.	444187 444188			EADA, Ferozewala	24.05.1979	27.05.1979	06.08.1979
320.	078387 078404		28367.92	EADA, Okara	29.07.1979	02.08.1979	06.08.1979
321.	By Cash	11.07.1979	1931.72	DDA, Seed Farm	11.08.1979	11.07.1979	11.08.1979
322.	082199	18.07.1979	514468.50	Pakistan Burma Shell	18.07.1979	18.07.1979	13.08.1979
323.	955869	08.07.1979	2267.88	EADA, Rawalpindi	09.07.1979	25.07.1979	13.08.1979
324.	955882	10.07.1979	915.36	-do-	11.07.1979	30.07.1979	13.08.1979

325.	955941	22.07.1979	25381.37	DDA, Rawalpindi	25.07.1979	30.07.1979	13.08.1979
326.	311783	18.07.1979	2486.20	EADA, Liaquatpur	19.07.1979	28.07.1979	13.08.1979
327.	718664	17.07.1979	5100.04	EADA, Hasilpur	19.07.1979	26.07.1979	13.08.1979
328.	083771	21.07.1979	11512.46	EADA, Haroonabad	21.07.1979	26.07.1979	13.08.1979
329.	984325	07.07.1979	4234.12	EADA, Ali Pur	07.07.1979	24.07.1979	13.08.1979
330.	924427	08.07.1979	23223.11	EADA, Khanewal	07.07.1979	25.07.1979	13.08.1979
331.	564597	11.07.1979	12348.90	EADA, Pak Pattan	14.07.1979	25.07.1979	13.08.1979
332.	310518	15.07.1979	2166.06	EADA, Sanawan	16.07.1979	25.07.1979	13.08.1979
333.	444194	29.07.1979	1550.32	EADA, Ferozewala	29.07.1979	05.08.1979	13.08.1979
334.	385668	25.07.1979	27096.09	EADA, Sahiwal	29.07.1979	02.08.1979	13.08.1979
335.	870289	26.02.1979	1523.48	EADA, Rajanpur	29.07.1979	02.08.1979	13.08.1979
336.	By Cash		1491.23	DDA, Lahore	15.08.1979	15.08.1979	15.08.1979

337.	By Cash		953.86	DDA, Seed Farm, Lahore			15.08.1979
338.	069928	23.07.1979	18725.62	EADA, Burewala	29.07.1979	02.08.1979	19.08.1979
	069929	24.07.1979					
	069930	25.07.1979					
	069931	29.07.1979					
339.	304203	28.07.1979	6862.04	EADA, Bahawalnagar	29.07.1979	02.08.1979	19.08.1979
340.	970128	24.07.1979	2776.79	EADA, Ahmed Pur	26.07.1979	02.08.1979	19.08.1979
341.	117815	24.07.1979	7531.83	EADA, Mianwali	24.07.1979	02.08.1979	19.08.1979
342.	117821	26.07.1979	248.00	EADA, -do-	26.07.1979	02.08.1979	19.08.1979
343.	886472	28.07.1979	4407.50	EADA, Lahore	31.07.1979	02.08.1979	19.08.1979
344.	147820	25.07.1979	4720.59	EADA, Attock	28.07.1979	02.08.1979	19.08.1979
345.	15086135	24.07.1979	5016.37	EADA, Lodhran	28.07.1979	02.08.1979	19.08.1979

346.	311786	28.07.1979	7074.00	EADA, Liaquatpur	30.07.1979	04.08.1979	19.08.1979
347.	117823	26.07.1979	2112.56	EADA, Mianwali	31.07.1979	11.08.1979	19.08.1979
348.	13218217	28.07.1979	221.67	EADA, (Cotton) Mochi Wala	28.07.1979	04.08.1979	19.08.1979
349.	12775965	31.07.1979	23702.07	EADA, Kabirwala	31.07.1979	04.08.1979	19.08.1979
350.	564599	25.07.1979	21584.29	EADA, Pak Pattan	31.07.1979	04.08.1979	19.08.1979
351.	889528	09.07.1979	140184.00	EADA, Chishtian	18.07.1979	28.07.1979	27.08.1979
352.	2408754	09.07.1979	21825.00	EADA, Dera Ghazi Khan	16.07.1979	26.07.1979	27.08.1979
353.	005903	25.07.1979	123272.89	EADA, Faisalabad	28.07.1979	02.08.1979	27.08.1979
354.	425199	07.07.1979	16925.12	EADA, Khanewal	20.07.1979	25.07.1979	27.08.1979
355.	617402	11.07.1979	744.20	EADA, Chichawatni	11.07.1979	25.07.1979	27.08.1979
356.	114454	03.07.1979	17460.00	EADA, Khanpur	19.07.1979	26.07.1979	27.08.1979
357.	114499	03.07.1979	10912.50	EADA, (P.P), Lahore	01.08.1979	04.08.1979	27.08.1979

358.	896204	25.07.1979	8944.96	EADA, (Cotton) Waryam	29.07.1979	02.08.1979	27.08.1979
359.	548753	29.07.1979	8113.17	EADA, Sheikhupura	29.07.1979	04.08.1979	27.08.1979
360.	130523	30.07.1979	3444.37	EADA, Kot Adu	05.08.1979	08.08.1979	27.08.1979
361.	119914	30.07.1979	37888.02	EADA, Bahawalpur	30.07.1979	08.08.1979	27.08.1979
362.	170620	12.07.1979	8009.23	EADA, Dera Ghazi Khan	12.07.1979	08.08.1979	27.08.1979
363.	947963	30.07.1979	15228.26	EADA, Gujrat	02.08.1979	08.08.1979	27.08.1979
364.	920107	24.07.1979	30568.11	EADA, Jhang	26.07.1979	07.08.1979	27.08.1979
365.	197190	28.07.1979	18292.27	EADA, Muzaffar Garh	28.07.1979	06.08.1979	27.08.1979
366.	144593	28.07.1979	8672.88	EADA, Sargodha	29.07.1979	07.08.1979	27.08.1979
367.	924439	25.07.1979	21977.43	EADA, Khanewal	25.07.1979	04.08.1979	27.08.1979

368.	170696	04.08.1979	14239.26	EADA, Dera Ghazi Khan	04.08 1979	07.08.1979	27.08.1979
369.	134892	26.07.1979	30945.14	EADA, Kasur	06.08.1979	08.08.1979	27.08.1979
370.		29.07.1979	3798.29	EADA, Khanpur	02.08.1979	11.08.1979	27.08.1979
371.	353748	07.08.1979	22972.92	EADA, (Cotton), Multan	07.08.1979	11.08.1979	27.08.1979
372.	462464	10.07.1979	29100.00	EADA, Khanpur	02.08.1979	11.08.1979	27.08.1979
373.	924444	06.08.1979	23075.42	EADA, Khanewal	07.08.1979	09.08.1979	27.08.1979
374.	170661	06.08.1979	11457.20	EADA, Dera Ghazi Khan	06.08.1979	11.08.1979	27.08.1979
375.	401461	13.06.1979	66477.60	EADA, Mianwali	06.08.1979	11.08.1979	27.08.1979
376.	085982	26.07.1979	1887.39	EADA, Sadiqabad	07.08.1979	12.08.1979	27.08.1979
377.	085981	22.07.1979	8510.60	-do-	07.08.1979	11.08.1979	27.08.1979
378.	152987	05.08.1979	8087.30	EADA, Chishtian	07.08.1979	12.08.1979	27.08.1979

379.		24.07.1979	32675.82	EADA, Multan	04.08.1979	12.08.1979	27.08.1979
380.	924445	11.08.1979	11279.80	EADA, Khanewal	13.08.1979	21.08.1979	27.08.1979
381.	144468	12.08.1979	714.54	EADA, Sargodha	15.08.1979	20.08.1979	27.08.1979
382.	564403	09.08.1979	2447.50	EADA, Pak Pattan	12.08.1979	21.08.1979	27.08.1979
383.	134925	15.08.1979	1792.84	EADA, Kasur	16.08.1979	20.08.1979	27.08.1979
384.	304250	05.08.1979	8449.50	EADA, Bahawalnagar	07.08.1979	20.08.1979	27.08.1979
385.	557931	09.08.1979	3261.88	EADA, Jam Pur	11.08.1979	14.08.1979	27.08.1979
386.	170721	23.08.1979	20052.07	EADA, Dera Ghazi Khan	28.08.1979	02.09.1979	02.09.1979
387.	By Cash		1585.56	DDA, Lahore	03.09.1979	03.09.1979	04.09.1979
388.	172291	02.09.1979	110250.00	EADA, Ciba Gigy	03.09.1979	04.09.1979	04.09.1979
389.	By Cash		6643.50	DDA, Seed Farm, Lahore	17.09.1979	18.09.1979	19.09.1979

390.	937825	09.08.1979	35046.00	DDA, Sahiwal	18.08.1979	29.08.1979	19.09.1979
391.	144691	20.08.1979	25631.24	EADA, Sargodha	20.08.1979	29.08.1979	19.09.1979
392.	444195	18.08.1979	28125.51	AD, Feroze Wala	22.08.1979	29.08.1979	19.09.1979
393.	937823	09.08.1979	35046.00	EADA, Pak Pattan	06.08.1979	29.08.1979	19.09.1979
394.	15274043	21.08.1979	5375.00	AD, Feroze Wala	22.08.1979	29.08.1979	19.09.1979
395.	553427	31.07.1979	5982.00	EADA, Vehari	01.08.1979	13.08.1979	19.09.1979
396.	003123	31.07.1979	586.66	EADA, Depalpur	07.08.1979	15.08.1979	19.09.1979
	003125	06.08.1979					
397.	956058	15.08.1979	1085.00	DDA, Rawalpindi	18.08.1979	29.08.1979	20.09.1979
398.	956086	19.08.1979	2030.96	EADA, Rawalpindi	22.08.1979	01.09.1979	20.09.1979
399.	167037	12.08.1979	1343.00	EADA, Shujabad	12.08.1979	15.08.1979	20.09.1979
400.	353770	08.08.1979	4108.65	EADA, Multan	16.08.1979	01.09.1979	20.09.1979
401.	153670	21.08.1979	4208.00	EADA, Minchinabad	22.08.1979	29.08.1979	20.09.1979
402.	15086195	23.08.1979	3769.85	EADA, Lodhran	23.08.1979	29.08.1979	20.09.1979

403.	78421	20.08.1979	19588.51	EADA, Okara	21.08.1979	01.09.1979	20.09.1979
404.	311789	22.08.1979	6700.00	EADA, Liaquatpur	22.08.1979	03.09.1979	20.09.1979
405.	385903	23.08.1979	27211.35	EADA, Sahiwal	28.08.1979	03.09.1979	20.09.1979
406.	924448	22.08.1979	44015.60	EADA, Khanewal	22.08.1979	03.09.1979	20.09.1979
407.	924453	23.08.1979	3417.39	EADA, Khanewal	23.08.1979	03.09.1979	20.09.1979
408.	616230	23.08.1979	821.49	EADA, Mailsi	22.08.1979	01.09.1979	20.09.1979
409.	616229	19.08.1979	14558.29	EADA, Mailsi	22.08.1979	01.09.1979	29.09.1979
410.	By Cash		2374.14	DDA, Lahore	15.09.1979	01.09.1979	09.09.1979
411.	003128	23.08.1979	35344.09	EADA, Depalpur	28.08.1979	01.09.1979	29.09.1979
412.	569604	23.08.1979	22885.55	EADA, Pak Pattan	23.08.1979	01.09.1979	29.09.1979
413.	984330	23.08.1979	9212.53	EADA, Ali Pur	23.08.1979	01.09.1979	29.09.1979
414.	167040	23.08.1979	399.00	EADA, Shujabad	27.08.1979	03.09.1979	29.09.1979
415.	588421	29.08.1979	21926.96	EADA, Hasilpur	30.08.1979	02.09.1979	29.09.1979

416.	987705	29.08.1979	83207.57	EADA, Gujranwala	23.08.1979	05.09.1979	29.09.1979
417.	987702	29.08.1979	203036.88	EADA, Gujranwala	30.08.1979	05.09.1979	29.09.1979
418.	353958	28.08.1979	3157.73	DDA, (Cotton), Multan	29.09.1979	05.09.1979	29.09.1979
419.	13386669	30.08.1979	20714.72	AD, (Agri), Ferozewala	01.09.1979	08.09.1979	29.09.1979
420.	548801	12.08.1979	8391.04	EADA, Sheikhupura	02.09.1979	04.09.1979	29.09.1979
421.	085987	29.09.1979	13929.00	EADA, Sadiqabad	02.09.1979	08.09.1979	29.09.1979
422.	920176	22.08.1979	39411.15	EADA, Jhang	28.08.1979	08.09.1979	29.09.1979
423.	958583	31.07.1979	6967.40	EADA, Sialkot	12.08.1979	08.09.1979	29.09.1979
	958629	08.08.1979					
424.	548117	30.08.1979	20312.41	EADA, Nankana Sahib	30.08.1979	08.09.1979	29.09.1979
425.	775995	30.09.1979	16867.62	EADA, Kabir Wala	30.08.1979	08.09.1979	29.09.1979
426.	444196	23.08.1979	6518.12	AD, Ferozewala	01.08.1979	09.09.1979	29.09.1979
427.	937824	09.07.1979	35046.00	EADA, Khanpur	10.08.1979	14.09.1979	29.09.1979

428.	778174	29.08.1979	14892.25	EADA, Khanpur	30.08.1979	04.09.1979	29.09.1979
429.	937831	13.08.1979	35046.00	EADA, Pak Pattan	19.08.1979	29.09.1979	30.09.1979
430.	937832 937833	13.08.1979	70092.00	EADA, Kabir Wala	10.08.1979	16.09.1979	30.09.1979
431.	117976 112975	27.08.1979 23.08.1979	14547.84	EADA, Mianwali	28.08.1979	05.09.1979	30.09.1979
432.	083777 083776	23.08.1979	24735.12	EADA, Haroonabad	28.08.1979	10.09.1979	30.09.1979
433.	938471	03.08.1979	2575.25	EADA, Layyah	04.08.1979	09.09.1979	30.09.1979
434.	152990	04.09.1979	8127.76	EADA, Chishtian	05.09.1979	10.09.1979	30.10.1979
435.	001086 85	30.08.1979	70092.00	EADA, Khanewal	05.09.1979	10.09.1979	09.10.1979
436.	001083 84	30.08.1979	70092.00	EADA, Shujabad	06.09.1979	12.09.1979	09.10.1979
437.	001093	05.09.1979	23130.36	DDA, Sahiwal	08.09.1979	13.09.1979	09.10.1979

438.	001119 to 001122	18.09.1979	140000.00	DDA, Dera Ghazi Khan	10.09.1979	20.09.1979	09.10.1979
439.	01081 01082	30.09.1979	70092.00	EADA, Depalpur	19.09.1979	26.09.1979	09.10.1979
440.	001104 to 001106	15.09.1979	105138.00	EADA, Bahawalnagar	23.09.1979	29.09.1979	09.10.1979
441.	001089 to 001091	05.09.1979	105138.00	EADA, Khanpur	29.09.1979	06.09.1979	09.10.1979
442.	601092	05.09.1979	35046.00	EADA, Vehari	01.10.1979	08.10.1979	09.10.1979
443.	444197	03.09.1979	4871.40	EADA, Ferozewala	04.09.1979	10.09.1979	09.10.1979
444.	117989	01.09.1979	1775.71	EADA, Mianwali	02.09.1979	12.09.1979	09.10.1979
445.	003129	02.09.1979	651.25	EADA, Depalpur	09.09.1979	12.09.1979	09.10.1979
446.	616232	02.09.1979	2607.43	EADA, Mailsi	08.09.1979	16.09.1979	09.10.1979
447.	197335	03.09.1979	2420.00	EADA, Muzaffar Garh	04.09.1979	12.09.1979	09.10.1979

448.	548865	02.09.1979	8370.73	EADA, Sheikhupura	04.09.1979	16.09.1979	09.10.1979
449.	120089	30.09.1979	16459.34	EADA, Bahawalpur	30.09.1979	16.09.1979	09.10.1979
450.	130526	28.09.1979	21750.31	EADA, Kot Adu	28.09.1979	17.09.1979	09.10.1979
451.	134951	23.09.1979	37305.16	EADA, Kasur	09.09.1979	18.09.1979	09.10.1979
452.	92497	05.09.1979	21004.20	EADA, Khanewal	05.09.1979	18.09.1979	09.10.1979
453.	274059	08.09.1979	34679.00	EADA, Ferozewala			09.10.1979
	274055	04.09.1979					
454.	956133	01.09.1979	3469.31	EADA, Rawalpindi	16.09.1979	20.09.1979	09.10.1979
455.	956173	13.09.1979	1363.10	EADA, Rawalpindi	09.09.1979	19.09.1979	09.10.1979
456.	005910	30.07.1979	104478.36	EADA, Faisalabad	12.09.1979	19.09.1979	09.10.1979
	005933	31.07.1979					
	006117	29.08.1979					
457.	304292	29.09.1979	7469.60	EADA, Bahawalnagar	10.09.1979	20.09.1979	09.10.1979

458.	217034	29.09.1979	13078.68	EADA, Attock	10.09.1979	20.09.1979	09.10.1979
459.	304303	04.09.1979	8154.83	EADA, Bahawalnagar	04.09.1979	10.09.1979	09.10.1979
460.	557933	04.09.1979	1684.52	EADA, Jampur	10.09.1979	19.09.1979	09.10.1979
461.	548880	10.09.1979	20036.89	EADA, Shiekhupura	13.09.1979	19.09.1979	09.10.1979
462.	0069933	19.09.1979	14933.44	EADA, Burewala	05.09.1979	20.09.1979	09.10.1979
	006934	01.09.1979					
463.	924458	12.09.1979	23951.50	EADA, Khanewal	12.09.1979	19.09.1979	09.10.1979
464.	385949	10.09.1979	18391.12	EADA, Sahiwal	15.09.1979	20.09.1979	09.10.1979
465.	948428	23.09.1979	49116.00	EADA, Gujrat	09.09.1979	20.09.1979	09.10.1979
466.	548881	15.09.1979	14121.99	EADA, Sheikhupura	23.09.1979	28.09.1979	09.10.1979
467.	958677	30.09.1979	50084.48	EADA, Sailkot	18.09.1979	29.09.1979	09.10.1979
	958689	02.09.1979					
468.	104121	15.09.1979	5412.61	A.D., Ferozewala	18.09.1979	24.09.1979	09.10.1979
469.	548894	22.09.1979	26907.68	EADA, Sheikhupura	23.09.1979	26.09.1979	09.10.1979

470.	274065	13.09.1979	77982.52	EADA, Ferozewala	20.09.1979	26.09.1979	09.10.1979
	274064	12.09.1979					
	444198	18.09.1979					
471.	924460	19.09.1979	66502.65	EADA, Khanewal	20.09.1979	29.09.1979	09.10.1979
472.	078456	20.09.1979	34288.15	EADA, Okara	20.09.1979	27.09.1979	10.10.1979
473.	069936	19.09.1979	5670.08	EADA, Burewala	19.09.1979	27.09.1979	10.10.1979
474.	144803	20.09.1979	4151.90	EADA, Sargodha	23.09.1979	29.09.1979	10.10.1979
475.	125129	17.09.1979	3279.19	EADA, Vehari	19.09.1979	29.09.1979	10.10.1979
476.	170790	22.09.1979	1731.36	EADA, D. G. Khan	22.09.1979	29.09.1979	10.10.1979
477.	924461	20.09.1979	45037.75	EADA, Khanewal	22.09.1979	29.09.1979	10.10.1979
478.	311793	23.09.1979	6515.35	EADA, Liaqatpur	24.09.1979	30.09.1979	10.10.1979
479.	173587	23.09.1979	36288.52	EADA, Lodhran	23.09.1979	30.09.1979	10.10.1979
480.	210530	19.09.1979	1043.36	EADA, Muh. Nagar	20.09.1979	30.09.1979	10.10.1979

481.	984336	23.09.1979	31213.40	EADA, Ali Pur	24.09.1979	03.09.1979	10.10.1979
482.	153672	23.09.1979	13591.03	EADA, Minchinabad	24.09.1979	03.09.1979	10.10.1979
483.	970131	24.09.1979	23600.67	EADA,	24.09.1979	03.09.1979	10.10.1979
484.	352081	19.09.1979	72018.11	EADA, Kabirwala	26.09.1979	03.09.1979	10.10.1979
485.	564610.	22.09.1979	87514.45	EADA, Pak Pattan	23.09.1979	03.09.1979	10.10.1979
486.	003133	20.09.1979	117351.23	EADA, Depalpur	29.09.1979	04.09.1979	10.10.1979
	003134	22.09.1979					
487.	588424	29.09.1979	64759.72	EADA, Hasilpur	29.09.1979	04.09.1979	10.10.1979
488.	167041	19.09.1979	2502.30	EADA, Shuja Abad	30.09.1979	06.09.1979	10.10.1979
489.	718186	29.09.1979	18579.01	EADA, Khanpur	29.09.1979	06.10.1979	10.10.1979
490.	948454	01.10.1979	77300.60	EADA, Gujrat	02.09.1979	08.10.1979	10.10.1979
491.	889623	03.09.1979	140184.00	DA, (Cotton)Multan	10.09.1979	19.09.1979	10.10.1979
492.	889643	19.09.1979	249216.00	EADA, Haroonabad	02.10.1979	08.07.1979	10.10.1979

493.	2799320	05.07.1979	903436.00	DDA, (P.P),Lahore	18.09.1979	20.09.1979	10.10.1979
	547666	09.08.1979					
	54788	19.08.1979					
494.	144830	29.09.1979	1809.64	EADA, Sargodha	01.10.1979	08.09.1979	10.10.1979
495.	352082	02.10.1979	8132.22	EADA, Kabirwala	02.10.1979	08.10.1979	10.10.1979
496.	38600	23.09.1979	96747.07	EADA, Sahiwal	01.10.1979	08.10.1979	10.10.1979
497.	082811	02.10.1979	372100.00	Pakistan Burma Shell	21.10.1979	22.10.1979	03:11.1979
498.	By Cash	29.09.1979	2560.27	DDA, Lahore	29.10.1979	30.10.1979	03.11.1979
499.	2426653	24.09.1979	16775.00	Granulars Limited	25.10.1979	28.10.1979	04.11.1979
500.	840260	20.09.1979	475.34	Chief,MLA,Rawalpindi	22.10.1979	18.10.1979	04.11.1979
501.	14474	07.10.1979	52100.00	Chemdyes Pak; Ltd	21.10.1979	28.10.1979	11.11.1979
502.	By Cash	17.11.1979	2429.82	DDA, Lahore	17.11.1979	17.11.1979	17.11.1979
503.	557935	03.10.1979	1397.07	EADA, Jam Pur	03.10.1979	10.10.1979	18.11.1979
504.	152993	02.10.1979	28400.17	EADA, Chishtian	03.10.1979	10.10.1979	18.11.1979

505.	120186	03.10.1979	57726.50	EADA, Bahwalpur	03.10.1979	10.10.1979	18.11.1979
506.	616234	20.10.1979	39591.88	EADA, Mailsi	01.10.1979	11.10.1979	18.11.1979
507.	217128	30.10.1979	14794.56	EADA, Attock	07.10.1979	11.10.1979	18.11.1979
508.	987727	27.10.1979	134794.21	EADA, Gujranwala	06.10.1979	11.10.1979	18.11.1979
509.	076338	03.09.1979	23107.45	EADA, Mianwali	03.10.1979	11.10.1979	18.11.1979
510.	167043	06.09.1979	4020.73	EADA, Shuja Abad	06.10.1979	11.10.1979	18.11.1979
511.	987731	29.09.1979	95072.00	EADA, Gujranwala	06.10.1979	11.10.1979	18.11.1979
512.	938479	30.09.1979	7576.30	EADA, Layyah	04.10.1979	11.10.1979	18.11.1979
513.	616236	26.09.1979	36449.74	EADA, Mailsi	01.10.1979	11.10.1979	18.11.1979
514.	676228	11.09.1979	697.96	EADA, Mailsi	30.10.1979	11.10.1979	18.11.1979
515.	548118	09.10.1979	17685.55	EADA, Nankana Sahib	10.10.1979	17.10.1979	18.11.1979
516.	920194	09.09.1979	5470.30	EADA, Jhang	09.10.1979	17.10.1979	18.11.1979
	920208	15.09.1979					
	920193	09.09.1979					

517.	956255	04.10.1979	5148.09	EADA, Rawalpindi	06.10.1979	11.10.1979	18.11.1979
518.	956288	10.10.1979	4045.66	EADA, Rawalpindi	13.10.1979	17.10.1979	18.11.1979
519.	006259	30.09.1979	119595.32	EADA, Faisalabad	06.10.1979	21.10.1979	18.11.1979
520.	041533	12.09.1979	77976.00	DA, (Ext) Cotton Zone, Multan	06.10.1979	11.10.1979	18.11.1979
521.	970134	08.09.1979	2154.42	EADA, Ahmed Pur	Re-Imbursed		18.11.1979
522.	130532	27.09.1979	10535.41	EADA, Kot Adu	09.10.1979	15.10.1979	18.11.1979
523.	354103	20.09.1979	16635.07	EADA, Multan	10.10.1979	17.10.1979	18.11.1979
524.	135000	23.09.1979	46265.91	EADA, Kasur	11.10.1979	17.10.1979	18.11.1979
	135002	24.09.1979					
	135025	07.10.1979					
525.	304394	09.10.1979	3219.56	EADA, Bahawalnagar	17.10.1979	11.10.1979	18.11.1979
526.	920224	29.10.1979	41739.44	EADA, Jhang	09.10.1979	17.10.1979	18.11.1979

527.	924465	06.10.1979	22914.69	EADA, Khanewal	06.10.1979	14.10.1979	18.11.1979
528.	304343	23.09.1979	22966.16	EADA, Bahawalnagar	06.10.1979	13.10.1979	18.11.1979
529.	085992	30.09.1979	8643.81	EADA, Sadiqabad	13.10.1979	20.10.1979	18.11.1979
530	14582468	15.09.1979	19903.69	EADA, Multan	16.10.1979	21.10.1979	19.11.1979
531.	069937	24.09.1979	26773.00	EADA, Burewala	15.10.1979	21.10.1979	19.11.1979
	069938	30.09.1979					
532.	444199	15.10.1979	46350.65	EADA, Ferozewala	17.10.1979	20.10.1979	19.11.1979
533.	386100	08.10.1979	20281.07	EADA, Sahiwal	15.10.1979	20.10.1979	19.11.1979
534.	021041	17.10.1979	502.30	EADA, Multan	10.10.1979	17.10.1979	19.11.1979
535.	001118	18.09.1979	70092.00	EADA, Sahiwal	15.10.1979	21.10.1979	19.11.1979
	001107	15.09.1979					
536.	118139	20.09.1979	44252.00	EADA, Lahore	11.10.1979	17.10.1979	19.11.1979
	54713119	30.09.1979					
537.	544613	03.10.1979	8832.41	EADA, Pak Pattan	16.10.1979	22.10.1979	19.11.1979

538.	924466	15.10.1979	14446.17	EADA, Khanewal	16.10.1979	22.10.1979	19.11.1979
539.	130535	10.10.1979	21954.65	EADA, Sanawan	17.10.1979	22.10.1979	19.11.1979
540.	13218236	15.10.1979	6567.44	EADA, Mochi Wala	15.10.1979	24.10.1979	19.11.1979
541.	11730671	17.10.1979	21454.61	EADA, Talamba	17.10.1979	24.10.1979	19.11.1979
542.	11730670	16.10.1979	2835.95	EADA, Talamba	17.10.1979	24.10.1979	19.11.1979
543.	170768	15.10.1979	30574.89	EADA, Dera Ghazi Khan	16.10.1979	24.10.1979	19.11.1979
544.	125579	10.10.1979	26095.04	EADA, Vehari	16.10.1979	24.10.1979	19.11.1979
545.	541627	15.10.1979	10955.09	EADA, Basti Kaluk	15.10.1979	24.10.1979	19.11.1979
546.	144925	21.10.1979	35684.22	EADA, Sargodha	21.10.1979	25.10.1979	19.11.1979
547.	564617	22.10.1979	96129.14	EADA, Pak Pattan	24.10.1979	03.10.1979	19.11.1979
548	541639	20.10.1979	40453.74	EADA, Lodhran	22.10.1979	25.10.1979	19.11.1979
549.	987787	25.10.1979	4499.00	EADA, Gujranwala	27.10.1979	03.10.1979	19.11.1979

550.	987782	23.10.1979	6075.55	EADA, Gujranwala	27.10.1979	03.10.1979	19.11.1979
551.	191494	23.10.1979	10,941.49	EADA, M/ Garh	23.10.1979	03.10.1979	19.11.1979
552.	167040	25.10.1979	2,082.00	EADA, Shujabad	25.10.1979	03.10.1979	19.11.1979
553.	958743	03.10.1979	150494.82	EADA, Sialkot	25.10.1979	03.10.1979	19.11.1979
	013927	03.10.1979	22290.50	EADA, Sialkot	25.10.1979	03.11.1979	19.11.1979
	013928	03.10.1979					
	013929	03.10.1979					
	013931	04.10.1979					
	013930	03.10.1979					
	013932-34	04.10.1979					
	013935	07.10.1979					
	013936	07.10.1979					
	013937	04.10.1979					
554.	144934	23.10.1979	2336.78	EADA, Sargodha	25.10.1979	03.11.1979	19.11.1979

555.	987770	22.10.1979	6575.85	EADA, Gujranwala	24.10.1979	29.10.1979	19.11.1979
556.	588432	23.10.1979	78998.79	EADA, Hasilpur	25.10.1979	29.10.1979	19.11.1979
557.	153675	23.10.1979	16499.37	EADA, Minchinabad	23.10.1979	29.10.1979	19.11.1979
558.	924668	20.10.1979	92881.18	EADA, Khanewal	21.10.1979	29.10.1979	19.11.1979
559.	083036	07.10.1979	260470.00	EADA, Pakistan Burmah Shell	15.10.1979	22.11.1979	22.11.1979
560.	354393	16.10.1979	20349.90	EADA, Multan	24.10.1979	29.10.1979	22.11.1979
	354364	13.10.1979					
561.	987785	24.10.1979	4072.61	EADA, Gujranwala	25.10.1979	29.10.1979	24.11.1979
562.	987768	22.10.1979	111194.12	EADA, Gujranwala	24.10.1979	29.10.1979	24.11.1979
563.	352083	18.10.1979	23476.13	EADA, Kabir Wala	22.10.1979	27.10.1979	24.11.1979
564.	217245	24.10.1979	13348.36	EADA, Kabir Wala	25.10.1979	05.11.1979	24.11.1979
565.	078484	21.10.1979	38076.96	EADA, Okara	24.10.1979	05.11.1979	24.11.1979

566.	924469	23.10.1979	71809.99	EADA, Khanewal	28.10.1979	05.11.1979	24.11.1979
	924470	28.10.1979					
567.	083784	21.10.1979	3218.48	EADA, Haroonabad	29.10.1979	06.11.1979	24.11.1979
568.	548990	27.10.1979	9498.68	EADA, Sheikhupura	29.10.1979	05.11.1979	24.11.1979
	548993	28.10.1979					
569.	304442	29.10.1979	5725.00	EADA, Bahawalnagar	29.10.1979	06.11.1979	24.11.1979
570.	548968	18.10.1979	23551.24	EADA, Sheikhupura	21.10.1979	10.11.1979	24.11.1979
571.	130539	22.10.1979	5245.63	EADA, Kot Adu	27.10.1979	08.11.1979	24.11.1979
572.	076437	27.10.1979	9420.95	EADA, Mianwali	28.10.1979	16.11.1979	24.11.1979
573.	15104136	25.10.1979	393.00	EADA, Ferozewala	30.10.1979	10.11.1979	24.11.1979
574.	718195	23.10.1979	11918.70	EADA, Khanpur	29.10.1979	10.11.1979	24.11.1979
	718194	20.20.1979					
575.	311799	28.10.1979	91.98	EADA, Liaquatpur	30.10.1979	10.11.1979	24.11.1979
576.	120352	27.10.1979	104816.51	EADA, Bahawalpur	29.10.1979	10.11.1979	24.11.1979

577.	970137	28.10.1979	10500.38	EADA, Ahmed Pur	29.10.1979	10.11.1979	24.11.1979
578.	548119	07.11.1979	10161.89	EADA, Nankana Sahib	07.10.1979	17.11.1979	24.11.1979
579.	152996	30.10.1979	35654.77	EADA, Chishtian	05.10.1979	12.11.1979	24.11.1979
580.	948516	30.10.1979	24822.89	EADA, Gujrat	06.10.1979	12.11.1979	24.11.1979
581.	920285	23.10.1979	48476.94	EADA, Jhang	30.10.1979	12.11.1979	24.11.1979
582.	616241	22.10.1979	43306.73	EADA, Mailsi	04.10.1979	13.11.1979	24.11.1979
583.	616242	30.10.1979	28078.37	EADA, Mailsi	04.10.1979	13.11.1979	24.11.1979
584.	616240	20.10.1979	47984.73	EADA, Mailsi	04.10.1979	13.11.1979	24.11.1979
585.	172005	06.11.1979	6092.47	EADA, Layyah	06.10.1979	13.11.1979	24.11.1979
586.	304423	23.10.1979	24241.55	EADA, Bahawalnagar	06.10.1979	14.11.1979	24.11.1979
587.	19218248	05.11.1979	559.57	EADA, Mochi Wala	05.10.1979	14.11.1979	24.11.1979
588.	386132	13.10.1979	136089.17	EADA, Sahiwal	27.10.1979	05.11.1979	24.11.1979
	386172	22.10.1979					

	386141	15.10.1979					
	386177	23.10.1979					
	386184	23.10.1979					
589.	111059	24.11.1979	94500.00	Ciba Gigy	26.11.1979	28.11.1979	08.12.1979
590.	54784	19.09.1979	318000.00	Farm Services	06.12.1979	06.12.1979	06.12.1979
591.	By Ca-sh	05.12.1979	2340.95	DDA, Lahore	05.12.1979	05.12.1979	05.12.1979
592.	111275	11.12.1979	708750.00	Ciba Gigy	12.12.1979	28.11.1979	13.12.1979
593.	By Ca-sh	15.12.1979	500.00	EADA, Lahore	15.12.1979	15.12.1979	15.12.1979
594.	By Cash	16.12.1979	8377.16	DDA, Seed Farm Lahore	29.11.1979	08.12.1979	16.12.1979
595.	956511	28.11.1979	4751.03	EADA, Rawalpindi	29.11.1979	08.12.1979	17.12.1979
596.	956427	12.11.1979	1890.26	DDA, Rawalpindi	17.11.1979	25.11.1979	17.12.1979
597.	001116	18.09.1979	70092.00	EADA, Sadiqabad	21.11.1979	03.12.1979	17.12.1979
	001117	18.09.1979					

598.	886567	29.09.1979	61578.16	EADA, Lahore	21.11.1979	27.11.1979	17.12.1979
	886811	29.10.1979					
	886849	26.11.1979					
599.	896223	19.11.1979	12819.78	EADA, (Cotton) Waryam	18.11.1979	27.11.1979	17.12.1979
600.	001403	14.11.1979	94.04	Chief MLA, Rawalpindi	25.11.1979	28.11.1979	17.12.1979
601.	336386	21.11.1979	76533.57	EADA, Lahore	25.11.1979	03.12.1979	17.12.1979
602.	387770	24.11.1979	10524.65	EADA, Mohammad Nagar	24.11.1979	29.11.1979	17.12.1979
603.	2426681	17.12.1979	22680.00	Granulars Limited	18.12.1979	19.12.1979	20.12.1979
604.	By Cash		2460.45	DDA, Lahore	23.12.1979	24.12.1979	24.12.1979
605.	111369	17.12.1979	693000.00	Ciba Gigy	19.12.1979	24.12.1979	24.12.1979
606.	By Cash	01.01.1979	1886.62	DDA, Seed Farm	01.01.1979	01.01.1979	01.01.1979

				Lahore			
607.	308170	18.12.1979	196.00	-do-	18.12.1979	20.12.1979	01.01.1979
608.	001425	20.12.1979	106.82	Chief MLA, Rawalpindi	30.12.1979	05.01.1979	13.01.1979
609.	387768	11.11.1979	23586.92	EADA, Mohammad Nagar	12.11.1979	20.11.1979	13.01.1979
610.	387775	08.12.1979	3882.00	EADA, Mohammad Nagar	18.12.1979	30.12.1979	13.01.1979
611.	547974	28.11.1979	17472.75	AD, (Tech.) Karachi	11.12.1979	18.12.1979	13.01.1979
612.	115074	11.12.1979	33618.03	-do-	11.12.1979	18.12.1979	13.01.1979
613.	548066	12.12.1979	127452.00	-do-	13.12.1979	20.12.1979	13.01.1979
614.	13121669	25.11.1979	1116.09	AO, Jhelum	25.11.1979	03.12.1979	13.01.1979
615.	886893	30.12.1979	18526.44	EADA, Lahore	06.01.1980	09.01.1980	13.01.1980
616.	557338	14.11.1979	35052.26	EADA, Burewala	01.01.1980	07.01.1980	13.01.1980
617.	006601	27.11.1979	88095.91	EADA, Faisalabad	18.12.1980	19.12.1980	13.01.1980

618.	006868	03.12.1979	51354.51	EADA, Faisalabad	03.01.1980	09.01.1980	13.01.1980
619.	32263	09.12.1979	3680.38	EADA, Rawalpindi	11.12.1979	18.12.1979	13.01.1980
	956568	09.12.1979					
620.	956665	27.12.1979	2401.43	EADA, Rawalpindi	30.12.1979	09.01.1980	13.01.1980
621.	956581	11.12.1979	372.95	EADA, Rawalpindi	16.12.1979	20.12.1979	13.01.1980
622.	956609	17.12.1979	1838.42	-do-	22.12.1979	27.12.1979	13.01.1980
623.	956645	22.12.1979	2533.54	-do-	26.12.1979	05.01.1980	13.01.1980
624.	956668	29.12.1979	15636.95	-do-	31.12.1979	06.01.1980	13.01.1980
625.	135061	22.10.1979	31106.13	EADA, Kasur	13.11.1979	17.11.1979	13.01.1980
	135069	27.10.1979					
	135077	04.11.1979					
626.	085993	30.10.1979	45490.33	EADA, Sadiqabad	14.11.1979	19.11.1979	13.01.1980
627.	924474	10.11.1979	1419.92	EADA, Khanewal	11.11.1979	19.11.1979	13.01.1980

628.	083787	12.11.1979	53850.04	EADA, Haroonabad	12.11.1979	19.11.1979	13.01.1980
	083788	30.09.1979					
	083783	02.10.1979					
	083780	29.09.1979					
629.	097315	12.1.1.1979	12552.33	EADA, Dera Ghazi Khan	12.11.1979	24.11.1979	13.01.1980
630.	197563	13.11.1979	2577.25	EADA, Muzaffar Garh	14.11.1979	20.11.1979	13.01.1980
631.	170986	06.11.1979	20404.32	EADA, Dera Ghazi Khan	08.11.1979	17.11.1979	13.01.1980
632.	549041	12.11.1979	10120.15	EADA, Sheikhupura	14.11.1979	17.11.1979	13.01.1980
633.	984344	08.11.1979	15608.82	EADA, Ali Pur	12.11.1979	17.11.1979	13.01.1980
634.	069942	21.10.1979	59811.49	EADA, Burewala	10.11.1979	17.11.1979	13.01.1980
	069943	22.10.1979					
	069944	23.10.1979					

	069945	24.10.1979					
635.	3044481	14.11.1979	3998.94	EADA, Bahawalnagar	17.11.1979	25.11.1979	13.01.1980
636.	513730	17.11.1979	938.99	EADA, Chakwal	19.11.1979	24.11.1979	13.01.1980
637.	934405	14.11.1979	3482.85	EADA, Taunsa	14.11.1979	25.11.1979	13.01.1980
638.	097317	13.11.1979	1253.00	EADA, Dera Ghazi Khan	13.11.1979	25.11.1979	13.01.1980
639.	616246	25.11.1979	22421.90	EADA, Mailsi	25.11.1979	04.12.1979	13.01.1980
640.	120470	25.11.1979	45393.07	EADA, Bahawalpur	25.11.1979	03.12.1979	13.01.1980
641.	718210	26.11.1979	15675.77	EADA, Khanpur	26.11.1979	04.12.1979	13.01.1980
642.	984347	25.11.1979	29492.13	EADA, Ali Pur	25.11.1979	04.12.1979	13.01.1980
643.	097349	24.11.1979	6625.41	EADA, Dera Ghazi Khan	24.11.1979	04.12.1979	13.01.1980
644.	549070	25.11.1979	3295.75	EADA, Sheikhupura	27.11.1979	04.12.1979	13.01.1980

645.	557937	27.11.1979	4607.13	EADA, Jam Pur	27.11.1979	04.12.1979	13.01.1980
646.	130544	25.11.1979	8511.83	EADA, Kot Adu	25.11.1979	04.12.1979	13.01.1980
647.	987826	25.11.1979	20395.38	EADA, Gujranwala	27.11.1979	27.12.1979	13.01.1980
648.	93343	20.11.1979	5102.51	EADA, Dera Ghazi Khan	20.11.1979	27.11.1979	13.01.1980
649.	987820	22.11.1979	171048.57	EADA, Gujranwala	24.11.1979	27.11.1979	13.01.1980
650.	130543	19.11.1979	2751.48	EADA, Sanawan	20.11.1979	27.11.1979	13.01.1980
651.	444204	17.11.1979	7040.00	EADA, Ferozewala	22.11.1979	27.11.1979	13.01.1980
652.	14582489	21.11.1979	36119.96	EADA, Cotton, Multan	21.11.1979	27.11.1979	13.01.1980
653.	003138-39	20.10.1979	105282.43	EADA, Depalpur	22.11.1979	27.11.1979	15.01.1980
	0033137	17.10.1979					
	103147'	21.11.1979					
654.	7182202	05.11.1979	3299.75	EADA, Khanpur	21.11.1979	27.11.1979	15.01.1980
	718207	13.11.1979					

655.	924476	18.11.1979	6657.60	EADA, Khanewal	18.11.1979	27.11.1979	15.01.1980
656.	145042	22.1.1979	1304.96	EADA, Sargodha	22.11.1979	03.12.1979	15.01.1980
657.	870313	09.09.1979	11356.15	EADA, Rajan Pur	19.11.1979	27.11.1979	15.01.1980
	870317	20.09.1979					
	870321	06.10.1979					
	87032	12.10.1979					
	870327	15.10.1979					
658.	318801	22.11.1979	7074.11	EADA, Liaquatpur	24.11.1979	03.12.1979	15.01.1980
659.	557936	19.11.1979	1020.26	EADA, Jampur	22.11.1979	03,12.1979	15.01.1980
660.	515224	13.11.1979	78802.10	EADA, Sialkot	24.11.1979	03.12.1979	15.01.1980
661.	924479	22.11.1979	103662.52	EADA, Khanewal	24.11.1979	03.12.1979	15.01.1980
	924478						
662.	616244	20.10.1979	12433.73	EADA, Mailsi	22.11.1979	03.12.1979	17.01.1980

663.	198035	21.11.1979	446.41	AAO, Jhelum	22.11.1979	03.12.1979	17.01.1980
664.	145639	21.11.1979	18265.46	EADA, Sargodha	21.11.1979	03.12.1979	17.01.1980
665.	549061	21.11.1979	4058.19	EADA, Sh/pura	25.11.1979	03.12.1979	17.01.1980
666.	11730695	22.11.1979	1914.60	EADA, Talamba	29.11.1979	03.12.1979	17.01.1980
667.	11730692	18.11.1979	15601.68	-do-	18.11.1979	03.12.1979	17.01.1980
668.	153678	25.11.1979	6511.77	EADA, Minchanabad	26.11.1979	05.12.1979	17.01.1980
669.	958819 -22 (4)	24.10.1979	19939.64	EADA, Sialkot	24.11.1979	03.12.1979	17.01.1980
670.	304510	22.11.1979	7777.86	EADA, Bahawalnagar	26.11.1979	05.12.1979	17.01.1980
671.	130546	27.11.1979	18450.10	EADA, Sanawan	28.11.1979	05.12.1979	17.01.1980
672.	970139	26.11.1979	16586.21	EADA, Ahmadpur East	27.11.1979	05.12.1979	17.01.1980
673.	304499	20.11.1979	14637.28	EADA, Bahawalnagar	27.11.1979	05.12.1979	17.01.1980
674.	304525	27.11.1979	9515.00	-do-	27.11.1979	05.12.1979	17.01.1980
675.	167049	28.11.1979	5230.37	EADA, Shuja-abad	28.11.1979	05.12.1979	17.01.1980

676.	097355	26.11.1979	3402.89	EADA, Dera Ghazi Khan	26.11.1979	05.12.1979	17.01.1980
677.	02403	13.01.1979	105395.46	Jaffar Bros Ltd.	16.11.1979	19.1.1980	19.01.1980
678.	386355	25.11.1979	66914.10	EADA, Sahiwal	26.11.1979	05.12.1979	19.01.1980
	386350	24.11.1979					
	386747	22.11.1979					
679.	541719	22.11.1979	9974.47	EADA, Basti Maluk Multan	22.11.1979	05.12.1979	19.01.1980
680.	352085	19.11.1979	45354.98	EADA, Kabirwala	28.11.1979	05.12.1979	19.01.1980
	352086	22.11.1979					
	352087	24 11.1979					
	352088	26.11.1979					
681.	076529	25.11.1979	119339.32	EADA, Mianwali	26.11.1979	05.12.1979	19.01.1980

682.	13607757	26.11.1979	1106.10	EADA, Dina, Jhelum	27.11.1979	05.12.1979	19.01.1980
683.	153000	26.11.1979	42591.55	EADA, Chishtian	28.11.1979	05.12.1979	19.01.1980
684.	356669	29.11.1979	1506.34	EADA, Fort-Abbas	29.11.1979	05.12.1979	19.01.1980
685.	970140	27.11.1979	274.61	EADA, Ahmad Pur East	27.11.1979	05.12.1979	19.01.1980
686.	197615	28.11.1979	14870.75	EADA, Muzaffargharh	28.11.1979	05.12.1979	19.01.1980
687.	076569	05.11.1979	218.45	EADA, Mianwali	06.11.1979	11.12.1979	19.01.1980
688.	153680	02.12.1979	2528.44	EADA, Minchanabad	03.12.1979	12.12.1979	19.01.1980
687.	167052	08.12.1979	11053.38	EADA, Shujaabad	08.12.1979	12.12.1979	19.01.1979
688.	197644	05.12.1979	246.48	EADA, Muzaffargarh	05.12.1979	12.12.1979	19.01.1979
689.	948536	08.12.1979	31831.46	EADA, Gujrat	04.12.1979	12.12.1979	19.01.1980
690.	588443	05.12.1979	86245.54	EADA, Hasilpur	06.12.1979	12.12.1979	19.01.1980
691.	083792	02.12.1979	11850.76	EADA, Haroonabad	05.12.1979	12.12.1979	19.01.1980
692.	217379	02.12.1979	11697.63	EADA, Attock	04.12.1979	12.12.1979	19.01.1980

693.	718213	29.12.1979	18059.07	EADA, Khanpur	06.12.1979	12.12.1979	19.01.1980
694.	145064	29.12.1979	702.14	EADA, Sargodha	02.12.1979	11.12.1979	20.01.1980
695.	304524	23.12.1979	9266.50	EADA, Bahawalnagar	02.12.1979	11.12.1979	20.01.1980
696.	172024	20.12.1979	6165.98	EADA, Lieah	03.12.1979	11.12.1979	20.01.1980
697.	167050	29.12.1979	22764.99	EADA, Shujabad	29.12.1979	12.11.1979	20.01.1980
698.	14496487	04.12.1979	13806.25	EADA, Mian Channu	05.12.1979.	11.12.1979	20.01.1980
699.	076555	02.12.1979	1290.15	EADA, Mianwali	05.12.1979	11.12.1979	20.01.1980
700.	986939	04.12.1979	19368.00	EADA, Gujranwala	05.12.1979	11.12.1979	20.01.1980
701.	616248	05.12.1979	2520.97	EADA, Mailsi	06.12.1979	11.12.1979	20.01.1980
702.	078515	26.11.1979	53717.69	EADA, Okara	09.12.1979	13.12.1979	20.01.1980
703.	003145	19.11.1979	68134.62	EADA, Depalpur	28.12.1979	09.12.1979	20.01.1980
	003146	21.11.1979					
	003149	15.11.1979					

	003150	28.11.1979					
704.	924481	29.11.1979	23710.00	EADA, Khanewal	03.12.1979	11.12.1979	20.01.1980
705.	616251	12.12.1979	35578.71	EADA, Mailsi	12.12.1979	11.12.1979	20.01.1980
706.	970134	08.10.1979	2153.02	EADA, Ahmed Pur East	11.12.1979	11.12.1979	20.01.1980
707.	845753	19.01.1980	630000.00	Pakistan Agro Forestory Ltd.	19.01.1979	11.12.1979	20.01.1980
708.	By Cash	21.01.1980	1846.72	DDA, Lahore	21.01.1979	11.12.1979	20.01.1980
709.	6052006	06.12.1979	25826.53	DDA, (P.P) Lahore	16.12.1979	11.12.1979	20.01.1980
710.	354463	24.12.1979	44692.05	EADA, Multan	11.12.1979	11.12.1979	20.01.1980
	354689	25.11.1979					
711.	076580	09.12.1979	492.00	EADA, Mianwali	10.12.1979	21.01.1980	20.01.1980
712.	548120	08.12.1979	8809.71	EADA, Nankana	09.12.1979	21.01.1980	21.01.1980

713.	444200	30.10.1979	2629.45	EADA, Ferozewala	04.12.1979	21.01.1980	21.01.1980
	444205	27.11.1979					
714.	097399	08.12.1979	2652.41	EADA, Dera Ghazi Khan	08.12.1979	21.01.1980	21.01.1980
715.	14941430	08.12.1979	2715.15	EADA, Ferozewala	10.12.1979	21.01.1980	21.01.1980
716.	272247	12.13.1979	8664.00	EADA, Okara	09.12.1979	21.01.1980	21.01.1980
717.	069947	25.11.1979	70144.64	EADA, Burewala	09.12.1979	21.01.1980	21.01.1980
	069948	26.11.1979					
	069949	27.11.1979					
718.	15104150	26.11.1979	8111.25	EADA, Ferozewala	02.12.1979	21.01.1980	21.01.1980
719.	559738	10.12.1979	6467.33	EADA, Jampur	11.12.1979	21.01.1980	21.01.1980
720.	By Cash	30.01.1980	6621.65	DDA(SF), Lahore	30.01.1980	30.01.1980	30.01.1980
721.	092307	07.01.1980	63307.02	DDA, Lahore	20.01.1980	20.01.1980	20.01.1980
722.	092311	30.01.1980	77050.00	D.F.O., Lahore	30.01.1980	03.02.1980	05.02.1980

723.	14496499	08.12.1979	5023.00	EADA, Mian Channu	09.12.1979	19.12.1979	02.06.1980
724.	564620	27.11.1979	138051.08	EADA, Pakpattan	10.12.1979	15.12.1979	06.02.1980
725.	549119	09.12.1979	1152.11	EADA, Sheikhupura	10.12.1979	15.12.1979	06.02.1980
726.	549116	09.12.1979	6131.14	EADA, Sheikhupura	09.12.1979	15.12.1979	06.02.1980
727.	870737	29.11.1979	2095.57	EADA, Rajan Pur	03.12.1979	06.02.1980	
728.	616250	11.12.1979	1526.27	EADA, Mailsi	11.12.1979	06.02.1980	
729.	444209	10.12.1979	4610.00	EADA, Ferozewala	11.12.1979	06.02.1980	
	444208	09.12.1979					
730.	120545	05.12.1979	1101.50	EADA, Bahawalpur	10.12.1979	06.02.1980	
731.	135090	10.11.1979	67998.52	EADA, Kasur	11.12.1979	06.02.1980	
	135093	12.11.1979					
	135098	13.11.1979					
	135100	15.11.1979					
	135121	25.11.1979					

732.	984353	23.12.1979	27975.01	EADA, Ali Pur	24.12.1979	06.02.1980
733.	541793	23.12.1979	22308.78	EADA, Lodhran	26.12.1979	06.02.1980
734.	520327	27.11.1979	48553.08	EADA, Jhang	08.12.1979	06.02.1980
	520321	25.11.1979				
735.	By Cash	06.02.1980	12971.41	DDA, Lahore	02.06.1980	06.02.1980
736.	444210	16.11.1979	16433.76	A.D.(Agri),Ferozewala	20.12.1979	07.02.1980
	444211	10.11.1979				
737.	167054	22.12.1979	8197.70	EADA, Shuja Abad	22.12.1979	07.02.1980
738.	130547	18.12.1979	14974.15	EADA, Sanawan	18.12.1979	07.02.1980
739.	356672	20.12.1979	4632.97	EADA, Fort Abbas	20.12.1979	07.02.1980
740.	444211	18.12.1979	30308.67	A. D.,Ferozewala	19.12.1979	07.02.1980
741.	654406	19.12.1979	585.51	A. O.,Dina-Jhelum	20.12.1979	07.02.1980
742.	145151	17.12.1979	394.24	DDA, Sargodha	18.12.1979	07.02.1980

743.	145152	17.12.1979	1106.92	DDA, Sargodha	18.12.1979	07.02.1980	
744.	924486	10.12.1979	34173.15	EADA, Khanewal	19.12.1979	07.02.1980	
745.	987865	23.12.1979	173090.30	EADA, Gujranwala	26.12.1979	07.02.1980	
746.	15274160	15.12.1979	334020.12	A.D. Ferozewala	22.12.1979	07.02.1980	
	444213	22.12.1979					
747.	167056	24.12.1979	7674.32	EADA, Shuja Abad	24.12.1979	07.02.1980	
748.	83796	22.12.1979	6339.43	EADA, Haroonabad	23.12.1979	07.02.1980	
749.	984351	20.12.1979	28268.45	EADA, Ali Pur	30.12.1979	01.01.1980	07.2.1980
750.	197701	23.12.1979	15196.19	EADA, Muzaffar Garh	23.12.1979	30.12.1979	07.02.1980
751.	616243	17.11.1979	23974.97	EADA, Mailsi	17.12.1979	24.12.1979	07.02.1980
752.	172035	16.12.1979	2710.78	EADA, Layyah	17.12.1979	24.12.1979	07.02.1980
753.	513744	18.12.1979	240.04	A.O., Chakwal	18.12.1979	24.12.1979	07.02.1980
754.	198036	22.12.1979	274.39	A.O., Dhudial	18.12.1979	24.12.1979	07.02.1980
755.	434606	18.12.1979	796.08	EADA, Taunsa	18.12.1979	24.12.1979	07.02.1980

756.	958970-73	12.12.1979	15837.39	EADA, Sialkot	18.12.1979	24.12.1979	07.02.1980
	14308935	04.12.1979					
	9961969	21.11.1979					
757.	957982	17.12.1979	12482.00	EADA. Sialkot	19.12.1979	24.12.1979	07.02.1980
758.	549133	17.12.1979	3624.93	EADA, Sheikhupura	19.12.1979	24.12.1979	07.02.1980
759.	549127	13.12.1979	15658.68	EADA, Sheikhupura	17.12.1979	24.12.1979	07.02.1980
760.	549144	22.12.1979	69960.92	EADA, Sheikhupura	26.12.1979	05.12.1979	07.02.1980
761.	549157	23.12.1979	17976.38	EADA, Sheikhupura	17.12.1979	02.12.1979	07.02.1980
762.	962101-2	18.12.1979	24784.29	EADA, Sialkot	20.12.1979	27.12.1979	07.02.1980
	14308951	15.12.1989					
763.	15210961	27.12.1979	1542.50	EADA, Arif Wala	27.12.1979	02.12.1979	07.02.1980
764.	153682	26.11.1979	6887.79	EADA, Minchinabad	26.12.1979	05.12.1979	07.02.1980
765.	170548	26.12.1979	7918.26	EADA, Kot Adu	26.12.1979	02.12.1979	07.02.1980

766.	011822	NIL	176250.00	PAFCO Limited	13.02.1979	16.12.1979	17.02.1980
767.	001449	27.01.1980	127.45	Chief, MLA Rawalpindi	07.02.1979	13.12.1979	17.02.1980
768.	057495	17.02.1980	620750.00	Chemdyes Pakistan Ltd:	17.02.1979	17.12.1979	18.02.1980
769.	311807	26.12.1979	5311.13	EADA, Liaquatpur	29.12.1979	06.12.1979	19.02.1980
770.	003156	22.12.1979	34457.59	EADA, Depalpur	27.12.1979	10.12.1979	19.02.1980
771.	154142	23.12.1979	645.83	A.O., Jhelum	26.12.1979	02.12.1979	19.02.1980
772.	154160	30.12.1979	404.33	EADA, Sanawan	30.12.1979	06.12.1979	19.02.1980
773.	924488	22.12.1979	72255.65	EADA, Khanewal	29.12.1980	06.01.1980	19.02.1980
774.	386496	13.12.1979	66696.70	EADA, Sahiwal	29.12.1980	06.01.1980	19.02.1980
775.	959021	29.12.1979	40361.46	EADA, Sialkot	31.12.1980	06.01.1980	19.02.1980
776.	145180	26.12.1979	9922.29	EADA, Sargodha	30.12.1980	06.01.1980	19.02.1980
777.	78537	24.12.1979	13668.63	EADA, Okara	29.12.1980	06.01.1980	19.02.1980
778.	076723	26.12.1979	10061.98	EADA, Mianwali	30.12.1980	06.01.1980	19.02.1980

779.	15274202	02.01.1980	20483.32	A. D, Ferozewala	06.01.1980	09.01.1980	19.02.1980
780.	870350	02.01.1980	3287.47	EADA, Rajan Pur	02.01.1980	09.01.1980	19.02.1980
781.	085999	11.12.1979	4207.65	EADA, Sadiqabad	23.12.1979	08.01.1980	19.02.1980
782.	120632	29.12.1979	20465.17	EADA, Bahawalpur	29.12.1979	07.01.1980	19.02.1980
783.	076741	02.01.1980	1504.40	EADA, Mianwali	03.01.1980	09.01.1980	19.02.1980
784.	116102	16.12.1979	11946.50	EADA, Sadiqabad	23.12.1979	09.01.1980	19.02.1980
785.	116103	19.12.1979	944.96	EADA, Sadiqabad	23.12.1979	09.01.1980	19.02.1980
786.	085997	27.11.1979	21687.20	EADA, Sadiqabad	23.12.1979	09.01.1980	19.02.1980
787.	669951	10.12.1979	5706.48	EADA, Burewala	31.12.1979	09.01.1980	19.02.1980
788.	948635	30.12.1979	15148.49	EADA, Gujrat	01.01.1980	08.01.1980	19.02.1980
789.	548121	31.01.1980	11255.61	Nankana Sahib	05.01.1980	09.01.1980	19.02.1980
790.	444215	01.01.1980	2111.90	Ferozewala	05.01.1980	09.01.1980	19.02.1980
791.	354947	16.12.1979	30650.87	EADA, Multan	03.01.1980	09.01.1980	19.02.1980

792.	153683	01.01.1980	2507.00	EADA, Minchinabad	02.01.1980	09.01.1980	19.02.1980
793.	588455	29.12.1979	3774.57	EADA, Hasilpur	01.01.1980	09.01.1980	19.02.1980
794.	172052	02.01.1980	4343.91	EADA, Layyah	03.01.1980	09.01.1980	19.02.1980
795.	920372	22.12.1979	37325.29	EADA, Jhang	30.01.1980	27.12.1980	19.02.1980
796.	958912	24.11.1979	113636.01	EADA, Sialkot	13.12.1979	20.12.1979	19.02.1980
797.	588454	29.12.1979	12031.16	EADA, Hasilpur	01.01.80	07.01.1980	25.02.1980
798.	549166	29.12.1979	9731.73	EADA, Sheikhupura	31.12.1979	06.01.1980	25.02.1980
799.	549173	30.12.1979	8520.43	EADA, Sheikhupura	31.12.1979	08.01.1980	25.02.1980
800.	944407	24.12.1979	1385.17	EADA, Taunsa	09.01.1980	09.01.1980	25.02.1980
801.	959031	30.12.1979	18241.20	EADA, Sialkot	03.01.1980	12.01.1980	25.02.1980
802.	308956	19.12.1979	37387.12	EADA, Sialkot	03.01.1980	12.01.1980	25.02.1980
803.	076745	03.01.1979	1842.32	EADA, Mianwali	05.01.1980	09.01.1980	25.02.1980
804.	145188	30.12.1979	3328.30	EADA, Sargodha	03.01.1980	09.01.1980	25.02.1980
805.	564626	22.01.1980	25977.77	EADA, Pak Pattan	31.12.1979	08.01.1980	25.02.1980

806.	924493	06.01.1980	15063.38	EADA, Khanewal	07.01.1980	14.01.1980	25.02.1980
807.	304602	24.12.1979	65870.84	EADA, Chishtian	07.01.1980	14.01.1980	25.02.1980
808.	By Cash		3474.56	DDA. Lahore	26.02.1980	26.02.1980	26.02.1980
809.	By Cash		1731.84	DDA.	26.02.1980	26.02.1980	26.02.1980
810.	96231	10.01.1980	24.52.49	EADA, Waryam	09.01.1980	15.01.1980	01.03.1980
811.	498906	28.01.1980	816.95	EADA, Waryam	28.01.1980	16.01.1980	01.03.1980
812.	293761	29.01.1980	62559.00		03.01.1980	14.01.1980	01.03.1980
813.	956727	07.01.1980	1371.22	DDA, Rawalpindi	27.01.1980	06.03.1980	06.03.1980
814.	956683	01.01.1980	20130.15	EADA. Rawalpindi	03.01.1980	24.01.1980	01.03.1980
815.	956782	16.01.1980	413.43	-do-	19.01.1980	24.01.1980	01.03.1980
816.	156804	20.01.1980	550.28	DDA, Rawalpindi	22.01.1980	30.01.1980	01.03.1980
817.	956819	26.01.1980	5169.74	EADA, Rawalpindi	27.01.1980	06.01.1980	01.03.1980
818.	007069	28.01.1980	44512.90	EADA, Faisalabad	09.01.1980	16.01.1980	01.03.1980

819.	959083	03.01.1980	1185.00	EADA, Sialkot	07.01.1980	14.01.1980	01.03.1980
820.	95935	01.01.1980	6911.41	-do-	07.01.1980	14.01.1980	01.03.1980
821.	114180	22.12.1979	11915.35	EADA, (Cotton) Kotla Sars Khan	03.01.1980	14.01.1980	01.03.1980
822.	970147	07.01.1980	168.00	EADA, Ahmadpur East	17.01.1980	14.01.1980	01.03.1980
823.	496604	08.01.1980	8287.95	EADA, Miandianoli	09.01.1980	14.01.1980	01.03.1980
824	114188	07.01.1980	5340.80	EADA,	08.01.1980	14.01.1980	01.03.1980
825.	076756	07.01.1980	289.92	EADA, Mianwali	08.01.1980	14.01.1980	01.03.1980
826.	549210	09.01.1980	7139.20	EADA, Sh/ Pura	10.01.1980	16.01.1980	01.03.1980
827.	959098	10.01.1980	7326.88	EADA, Sialkot	10.01.1980	16.01.1980	01.03.1980
828.	557939	10.01.1980	4011.75	EADA, Jampur	10.01.1980	16.01.1980	01.03.1980
828	104171	08.01.1980	1810.45	EADA, Ferozewala	13.01.1980	17.01.1980	01.03.1980
829.	304580	18.01.1980	15926.44	EADA, B/Nagar	08.01.1980	17.01.1980	01.03.1980
830.	549207	07.01.1980	2326.64	EADA, Sh/ Pura	10.01.1980	17.01.1980	01.03.1980

831.	275923	12.01.1980	35439.83	EADA, (Cotton) Lar	12.01.1980	17.01.1980	01.03.1980
832	178517	09.01.1980	31362.00	EADA, (Cotton) Oach	10.01.1980	17.01.1980	01.03.1980
833.	959096	09.01.1980	620.00	EADA, Sialkot	10.01.1980	19.01.1980	01.03.1980
834.	718226	24.12.1979	5338.18	EADA, Khanpur	10.01.1980	19.01.1980	01.03.1980
835.	907878	12.01.1980	142.51	Saidan Shah	12.01.1980	19.01.1980	01.03.1980
836.	167058	12.01.1980	251.15	EADA, Shuja Abad	12.01.1980	17.01.1980	01.03.1980
837.	549215	13.12.1979	155119.71	EADA, Sheikhupura	15.01.1980	19.01.1980	01.03.1980
838.	616258	27.12.1979	55909.53	EADA, Mailsi	14.01.1980	19.01.1980	01.03.1980
839.	616253	22.12.1979	534073.28	-do-.	14.01.1980	18.01.1980	01.03.1980
840.	616256	23.12.1979	38065.33	-do-	14.01.1980	19.01.1980	01.03.1980
	616257	15.12.1979					
841.	097531	05.01.1980	13062.33	EADA, D. G. Khan	13.01.1980	19.01.1980	01.03.1980
842.	588464	12.01.1980	19229.40	EADA, Hasilpur	14.01.1980	19.01.1980	01.03.1980

843.	588459	06.01.1980	8527.95	-do-	14.01.1980	17.01.1980	01.03.1980
844.	718231	07.01.1980	6405.11	EADA, Khanpur	22.01.1980	22.01.1980	01.03.1980
845.	959099	12.01.1980	196.55	EADA, Sialkot	14.01.1980	27.01.1980	01.03.1980
846.	924497	12.01.1980	13287.35	EADA, Khanewal	15.01.1980	21.01.1980	01.03.1980
	924496	12.01.1980					
847.	718235	14.01.1980	3301.90	EADA, Khanpur	14.01.1980	21.01.1980	01.03.1980
848.	959105	14.01.1980	1623.60	EADA, Sialkot	14.01.1980	21.01.1980	01.03.1980
849.	959102	13.01.1980	100.40	EADA, Sialkot	16.01.1980	21.01.1980	01.03.1980
850.	13386758	14.01.1980	73799.24	A. D, Ferozewala	19.01.1980	23.01.1980	01.03.1980
	13386755	09.01.1980					
	444219	15.01.1980					
	444218	15.01.1980					
851.	135143	06.12.1979	47714.89	EADA, Kasur	19.01.1980	23.01.1980	01.03.1980
	135147	09.12.1979					

	135181	23.12.1979					
	135184	24.12.1979					
852.	097579	19.01.1980	4294.30	DDA, D. G. Khan	19.01.1980	24.01.1980	01.03.1980
853.	15104671	17.01.1980	4902.60	A. D, Ferozewala	21.01.1980	24.01.1980	01.03.1980
854.	167060	21.01.1980	738.40	EADA, Shuja Abad	21.01.1980	24.01.1980	01.03.1980
855.	959132	19.01.1980	463.68	EADA, Sialkot	21.01.1980	24.01.1980	01.03.1980
856.	549233	21.01.1980	5962.27	EADA, Sheikhupura	23.01.1980	29.01.1980	01.03.1980
857.	083800	21.01.1980	7529.33	EADA, Haroonabad	23.01.1980	29.01.1980	01.03.1980
858.	564633	21.01.1980	5447.42	EADA, Pak Pattan	27.01.1980	29.01.1980	01.03.1980
859.	078562	21.01.1980	74441.50	EADA, Okara	23.01.1980	29.01.1980	01.03.1980
860.	924499	19.01.1980	61657.32	EADA, Khanewal	23.01.1980	30.01.1980	01.03.1980
	924500	21.01.1980					
861.	934408	21.01.1980	2450.91	EADA, Taunsa	21.01.1980	30.01.1980	01.03.1980

862.	217610	15.01.1980	9647.80	EADA, Attock	19.01.1980	30.01.1980	01.03.1980
863.	654434	21.01.1980	360.52	A. O Dina-Jhelum	21.01.1980	30.01.1980	01.03.1980
864.	352090	16.01.1980	85160.14	EADA, Kabir Wala	22.01.1980	30.01.1980	01.03.1980
	352092	18.12.1979					
	352093	23.12.1979					
	352094	24.12.1979					
	352095	26.12.1979					
865.	616259	07.01.1980	999.00	EADA, Mailsi	21.01.1980	30.01.1980	01.03.1980
866.	616260	15.01.1980	14783.67	EADA, Mailsi	21.01.1980	30.01.1980	01.03.1980
867.	356673	20.01.1980	1639.83	EADA, Fort Abbas	21.01.1980	30.01.1980	01.03.1980
868.	355001	21.01.1980	16881.54	EADA, Lodhran	23.01.1980	28.01.1980	01.03.1980
869.	130553	22.01.1980	12560.92	EADA, Sanawan	22.01.1980	30.01.1980	01.03.1980
870.	167061	23.01.1980	10008.54	EADA, Shuja Abad	22.01.1980	30.01.1980	01.03.1980
871.	355444	08.01.1980	5878.84	EADA, Multan	24.01.1980	30.01.1980	01.03.1980

872.	130555	23.01.1980	13190.94	EADA, Kot Adu	23.01.1980	30.01.1980	01.03.1980
873.	386723	24.01.1980	79223.78	EADA, Sahiwal	24.01.1980	29.01.1980	01.03.1980
874.	984360	22.01.1980	20961.19	EADA, Ali Pur	23.01.1980	30.01.1980	01.03.1980
875.	444220	21.01.1980	12435.50	A.D., Ferozewala	24.01.1980	30.01.1980	01.03.1980
	444221	22.01.1980					
876.	444225	05.02.1980	2437.06	-do-	05.02.1980	09.02.1980	01.03.1980
877.	15274261	28.01.1980	34273.34	A.D., Ferozewala	03.02.1980	08.02.1980	01.03.1980
	444224	29.01.1980					
878.	982914	22.01.1980	61236.03	EADA, Gujranwala	24.01.1980	06.02.1980	01.03.1980
879.	515230	16.01.1980	3700.27	EADA, Sialkot	26.01.1980	06.02.1980	01.03.1980
880.	145295	22.01.1980	18458.46	EADA, Sargodha	26.01.1980	06.02.1980	01.03.1980
881.	764630	27.01.1980	17806.73	EADA, Lahore	28.01.1980	06.02.1980	01.03.1980
882.	764642	04.02.1980	3824.62	EADA, Lahore	12.02.1980	17.02.1980	01.03.1980

	764552	10.02.1980					
883.	003168	23.01.1980	11906.96	EADA, Depalpur	26.01.1980	17.02.1980	01.03.1980
	003163	13.01.1980					
884.	515228	02.01.1980	3922.28	EADA, Sialkot	26.01.1980	06.02.1980	01.03.1980
885.	959138	21.01.1980	3795.93	EADA, Sialkot	26.01.1980	06.02.1980	01.03.1980
886.	154282	26.01.1980	488.45	A.O., Jhelum	28.01.1980	06.02.1980	01.03.1980
887.	154286	27.01.1980	271.00	A.O., Suhawa	27.01.1980	04.02.1980	01.03.1980
888.	557140	26.01.1980	7240.55	EADA, Jam Pur	27.01.1980	06.02.1980	01.03.1980
889.	167062	23.01.1980	5553.75	EADA, Shuja Abad	23.01.1980	06.02.1980	01.03.1980
890.	549247	24.01.1980	14078.76	EADA, Sheikhupura	26.01.1980	06.02.1980	01.03.1980
891.	987917	22.01.1980	13611.09	EADA, Gujranwala	24.01.1980	05.02.1980	01.03.1980
892.	198040	24.01.1980	233.56	A. O, Dhudial	24.10.1980	24.01.1980	01.03.1980
893.	175101	26.01.1980	84020.00	DDA, (P.P), Lahore	03.02.1980	03.02.1980	01.03.1980
894.	120787	29.01.1980	45289.21	EADA, Bahawalpur	30.10.1980	30.01.1980	01.03.1980

895.	549262	30.01.1980	10138.55	EADA, Sheikhupura	02.02.1980	09.02.1980	01.03.1980
896.	964145	20.01.1980	4158.96	EADA, Sjalkot	02.02.1980	09.02.1980	01.03.1980
897.	959150	27.01.1980	195.32	EADA, Sailkot	02.02.1980	09.02.1980	01.03.1980
898.	959149	26.01.1980	10805.45	EADA, Sailkot	02.02.1980	09.02.1980	01.03.1980
899.	549260	29.01.1980	17306.64	EADA, Sheikhupura	02.02.1980	09.02.1980	01.03.1980
900.	304788	27.01.1980	943.32	EADA, Bahawalnagar	28.10.1980	09.02.1980	01.03.1980
901.	304772	20.01.1980	9883.23	EADA, Bahawalnagar	28.10.1980	09.02.1980	01.03.1980
902.	927171	29.01.1980	694.46	EADA, Murree	20.10.1980	09.02.1980	01.03.1980
903.	259169	29.01.1980	33.05	EADA, Sialkot	02.02.1980	09.02.1980	01.03.1980
904.	076798	28.01.1980	7216.52	EADA, Mianwali	29.10.1980	09.02.1980	01.03.1980
905.	153685	28.01.1980	3036.97	EADA, Minchinabad	28.10.1980	09.02.1980	01.03.1980
906.	548102	05.02.1980	21827.23	EADA, Nankana Sahib	06.02.1980	16.02.1980	01.03.1980
907.	948721	29.01.1980	5246.46	EADA, Gujrat	30.10.1980	16.02.1980	02.03.1980

908.	730750	05.02.1980	12147.52	EADA, Talamba	05.02.1980	12.02.1980	02.03.1980
909.	197856	03.02.1980	14257.14	EADA, Muzaffarabad	03.02.1980	10.02.1980	02.03.1980
910.	167065	04.02.1980	14420.00	EADA, Shuja Abad	05.02.1980	16.02.1980	02.03.1980
911.	959171	02.02.1980	1028.77	EADA, Sialkot	06.10.1980	16.02.1980	02.03.1980
912.	920436	21.01.1980	20714.14	EADA, Jhang	27.10.1980	16.02.1980	02.03.1980
913.	304607	03.01.1980	35149.16	EADA, Chishtian	30.10.1980	12.02.1980	02.03.1980
914.	069957	29.01.1980	521.19	EADA, Burewala	19.02.1980	12.02.1980	02.03.1980
915.	896250	19.02.1980	5211.39	EADA Waryam	19.02.1980	01.03.1980	02.03.1980
916.	352096	16.01.1980	55243.86	EADA, Kabirwala	29.10.1980	16.02.1980	02.03.1980
	352097	19.01.1980					
	352098	20.01.1980					
	352099	20.01.1980					
	352100	22.01.1980					

917.	311801	22.01.1980	13703.92	EADA, Liaquatpur	02.01.1980	11.02.1980	02.03.1980
	311812	23.01.1980					
	311813	24.01.1980					
918.	003169	30.01.1980	8325.53	EADA, Depalpur	03.01.1980	11.02.1980	02.03.1980
919.	924502	28.01.1980	64648.37	EADA, Khanewal	03.01.1980	11.02.1980	02.03.1980
	924503	29.01.1980					
920.	970147	23.01.1980	1411.95	EADA, Ahmed Pur East	27.01.1980	11.02.1980	02.03.1980
921.	907596	26.01.1980	3789.59	EADA, Dera Ghazi Khan	06.01.1980	17.02.1980	02.03.1980
922.	870355	19.01.1980	9276.65	EADA, Rajan Pur	06.01.1980	17.02.1980	02.03.1980
	870354	08.01.1980					
923.	076824	05.02.1980	741.54	EADA, Mianwali	06.01.1980	17.02.1980	02.03.1980
924.	718246	06.02.1980	7735.35	EADA, Khanpur	07.01.1980	17.02.1980	02.03.1980

925.	724504	03.02.1980	14419.60	EADA, Khanewal	05.01.1980	17.02.1980	02.03.1980
926.	970148	03.02.1980	3882.00	EADA, Ahmadpur East	06.01.1980	17.02.1980	02.03.1980
927.	616270	06.02.1980	10892.90	EADA, Mailsi	09.01.1980	16.02.1980	02.03.1980
928.	616264	28.01.1980	50076.75	-do-	09.01.1980	17.02.1980	02.03.1980
929.	564636	04.02.1980	10207.80	EADA, Pakpattan	07.01.1980	17.02.1980	02.03.1980
930.	217642	28.01.1980	681.51	EADA, Attock	05.01.1980	17.02.1980	02.03.1980
931.	15276937	07.02.1980	34200.29	EA34DA, Basti Maluk	07.01.1980	17.02.1980	02.03.1980
932.	355483	15.01.1980	34983.27.	EADA, Multan	10.01.1980	17.02.1980	02.03.1980
	355422	06.01.1980					
933.	172065	27.01.1980	6362.76	EADA, Lieah	29.01.1980	17.02.1980	02.03.1980
934.	097645	06.02.1980	1985.10	EADA, Dera Ghazi Khan	07.01.1980	17.02.1980	02.03.1980
935.	304833	09.02.1980	207.41	EADA, Bahawalnagar	10.01.1980	16.02.1980	02.03.1980

936.	15274300	16.02.1980	29718.74	A.D. Ferozewala	17.01.1980	26.02.1980	02.03.1980
	15104199	16.02.1980					
937.	13386782	10.02.1980	30833.51	A.D. Ferozewala	23.01.1980	28.02.1980	02.03.1980
	13386787	14.02.1980					
	444228	19.02.1980					
938.	444226	10.02.1980	25088.00	-do-	12.01.1980	28.02.1980	02.03.1980
	444227	11.02.1980					
939.	076843	13.02.1980	3138.35	EADA, Mianwali		27.02.1980	02.03.1980
940.	135242	27.01.1980	44824.74	EADA, Kasur	11.02.1980	21.02.1980	02.03.1980
	135245	29.01.1980					
941.	311814-15	02.02.1980	16627.95	EADA, Liaquatpur	11.02.1980	21.02.1980	02.03.1980
	311819	04.02.1980					
942.	311817-18	04.02.1980	33638.73	-do-	11.02.1980	21.02.1980	02.03.1980

943.	588468	29.01.1980	4694.21	EADA, Hasilpur	10.02.1980	21.02.1980	02.03.1980
944.	003174	19.02.1980	16686.93	EADA, depalpur	21.02.1980	27.02.1980	02.03.1980
945.	764669	24.02.1980	711.70	EADA, Lahore	24.02.1980	27.02.1980	02.03.1980
946.	959229	12.02.1980	332.15	EADA, Sialkot	16.02.1980	26.02.1980	02.03.1980
947.	557942	16.02.1980	3259.46	EADA, Jam Pur	16.02.1980	26.02.1980	02.03.1980
948.	11730363	20.02.1980	6432.10	EADA, Talamba	20.02.1980	24.02.1980	02.03.1980
949.	167068	16.02.1980	6071.65	EADA, Shuja Abad	16.02.1980	26.02.1980	02.03.1980
950.	549304	13.02.1980	6838.34	EADA, Sheikhupura	17.02.1980	26.02.1980	02.03.1980
951.	616262	22.02.1980	21133.71	EADA, Mailsi	19.02.1980	26.02.1980	02.03.1980
952.	616271	09.02.1980	2511.90	EADA, Mailsi	19.02.1980	26.02.1980	02.03.1980
953.	616263	28.01.1980	23863.33	EADA, Mailsi	19.02.1980	26.02.1980	02.03.1980
954.	616266	30.01.1980	14682.89	EADA, Mailsi	19.02.1980	26.02.1980	02.03.1980
955.	616267	02.02.1980	1210.59	EADA, Mailsi	19.02.1980	26.02.1980	02.03.1980
956.	616269	05.02.1980	2966.15	EADA, Mailsi	19.02.1980	6.02.1980	02.03.1980

957.	371002	02.02.1980	38867.73	EADA, Kabirwala	18.02.1980	25.02.1980	02.03.1980
	371003	03.02.1980					
	371004	06.02.1980					
	371005	07.02.1980					
	371006	10.02.1980					
	371007	16.02.1980					
958.	616261	19.02.1980	24360.52	EADA, Mailsi	19.02.1980	26.02.1980	02.03.1980
959.	116105	27.02.1980	579.50	EADA, Sadiqabad	14.02.1980	26.02.1980	02.03.1980
960.	116119	28.02.1980	16022.95	EADA, Sadiqabad	14.02.1980	26.02.1980	02.03.1980
961.	116108	08.02.1980	5320.48	EADA, Sadiqabad	14.02.1980	26.02.1980	02.03.1980
962.	106109	08.02.1980	4123.42	EADA, Sadiqabad	14.02.1980	26.02.1980	02.03.1980
963.	356675	1802.1980	10945.56	EADA, Fort Abbas	18.02.1980	26.02.1980	02.03.1980
964.	116104	27.02.1980	9049.24	EADA, Sadiqabad	14.02.1980	26.02.1980	02.03.1980

1.	548123	17.02.1980	5056.03	Asstt. Director Nankana Sahib	18.02.1980	26.02.1980	02.03.1980
2.	764667	24.02.1980	21398.58	EADA, Lahore	26.02.1980	28.02.1980	02.03.1980
3.	956869	06.02.1980	560.61	DDA, R/ Pindi	18.02.1980	28.02.1980	
4.	448987	18.02.1980	55.31	Agril. Officer Choasaidan Shah	18.02.1980	01.03.1980	02.03.1980
5.	198045	23.02.1980	509.67	Agril. Officer Dhudial	23.02.1980	01.03.1980	02.03.1980
6.	654451	21.02.1980	220.44	Agril. Officer Dina	25.02.1980	01.03.1980	02.03.1980
7.	167069	19.02.1980	20751.11	EADA, Shujabad	21.02.1980	01.03.1980	02.03.1980
8.	513770	23.02.1980	896.52	Agril. Officer Chakwal	23.02.1980	01.03.1980	-do-

9.	564638	19.02.1980	23795.44	EADA, Pakpattan	23.02.1980	01.03.1980	-do-
10.	89250	19.02.1980	5211.39	EADA. Variam	28.02.1980	02.03.1980	-do-
11.	Cash	02.03.1980	8529.79	DDA, Seed Farm. Lahore	02.02.1980	01,03.1980	-do-
12.	-do-	02 03.1980	5045.92	DDA, Lahore	02.03.1980	02.03.1980	-do-
13.	-do-	20.02.1980	487.30	DDA, R/ Pindi	24.03.1980	02.03.1980	10.03.1980
14.	956961	26.02.1980	1263.94	-do-	24.02.1980	26.02.1980	10.03.1980
15.	956953	25.02.1980	3745.18	DDA, R/Pindi	24.02.1980	26.02.1980	-do-
16.	083807	23.02.1980	4865.43	EADA, Haroonabad	23.02.1980	01.03.1980	10.03.1980
17.	145429	24.02.1980	23177.48	EADA, Sargodha	24.02.1980	03.03.1980	10.03.1980
18.	371009	19.02.1980	21338.29	EADA, Kabirwala	24.02.1980	03.031980	10.03.1980
19.	371010	20.02.1980	3000.00	-do-	-do-	-do-	-do-
20.	371011	23.02.1980	7073.95	-do-	-do-	-do-	-do-

21.	920482	16.02.1980	3130.63	EADA, Jhang	23.02.1980	03.02.1980	10.03.1980
22.	920487	21.02.1980	19699.60	-do-	-do-	-do-	-do-
23.	11733078	28.02.1980	827.50	EADA, Tulamba	28.02.1980	06.03.1980	10.03.1980
24.	167072	26.02.1980	25215.38	EADA, Shujabad	-do-	-do-	10.03.1980
25.	003175	27.02.1980	8263.80	EADA, Depalpur	01.02.1980	04.03.1980	10.03.1980
26.	355785	24.02.1980	[illegible]	DDA, Multan	27.02.1980	[illegible]	[illegible]
27.	153687	25.02.1980	[illegible]	EADA, Mianchannu	25.02.1980	[illegible]	[illegible]
28.	145437	26.02.1980	1799.81	DDA, Sargodha Division	26.02.1980	06.03.1980	10.03.1980
29.	988763	24.02.1980	15192.03	EADA, Gujranwala	26.02.1980	06.03.1980	10.03.1980
30.	11730775	27.02.1980	8742.05	EADA, Talamba	27.02.1980	04.03.1980	10.03.1980
31.	11730776	27.02.1980	1551.44	-do-	27.02.1980	04.03.1980	10.03.1980
32.	78575	03.02.1980	178.05	EADA, Okara	13.02.1980	04.03.1980	10.03.1980

33.	548124	26.02.1980	3350.65	Asstt, Director Nankana Sahib	26.02.1980	04.03.1980	10.03.1980
34.	970151	26.02.1980	25222.41	EADA, Ahmadpur East	27.02.1980	04.03.1980	10.03.1980
35.	15276945	26.02.1980	18573.67	EADA, LAR, Cotton	27.02.1980	04.03.1980	10.03.1980
36.	145431	25.02.1980	579.27	EADA, Sargodha	25.02.1980	04.03.1980	10.03.1980
37.	355003	20.02.1980	46679.64	EADA, Lodhran	26.02.1980	04.03.1980	10.03
	355004	-do-	35381.62	-do-	-do-	04.03.1980	-do-
38.	386936	23.02.1980	11030.72	EADA, Sahiwal	26.02.1980	06.03.1980	10.03.1980
	386938	-do-	2703.15	-do-	-do-	-do-	-do-
	386947	25.02.1980	5817.00	-do-	-do-	-do-	-do-
39.	097667	12.02.1980	7316.89	EADA, D. G. Khan	26.02.1980	06.03.1980	10.03.1980
40.	987960	23.02.1980	47358.12	EADA, Gujranwala	24.02.1980	06.03.1980	10.03.1980
41.	549326	23.02.1980	20775.23	EADA, Sheikhupura	26.02.1980	06.03.1980	10.03.1980

42.	924513	27.02.1980	22083.82	EADA, Khanewal	28.02.1980	06.03.1980	10.03.1980
	924315	28.02.1980	3624.77				
	924514	-do-	19192.64				
43.	1670773	01.03.1980	8481.00	EADA, Shujabad	01.03.1980	06.03.1980	10.03.1980
44.	1154410	28.02.1980	897.70	Agri. Officer Jhelum	-do-	-do-	-do-
45.	924510	26.02.1980	53397.95	EADA, Khanewal	26.02.1980	-do-	-do-
46.	130560	24.02.1980	24066.81	EADA, Sanawan	27.02.1980	-do-	07.04.1980
	130561	27.02.1980	4144.00	Cotton			
47.	924509	20.02.1980	33354.83	EADA, Khanewal	26.02.1980	-do-	07.04.1980
48.	924508	12.02.1980	3384.00	-do-	26.02.1980	-do-	07.04.1980
49.	925250	24.02.1980	6722.62	EADA, Sialkot	27.02.1980	-do-	-do-
50.	959246	23.02.1980	15600.00	-do-	-do-	-do-	-do-

51.	444229	20.02.1980	3353.80	EADA, Ferozewala	23.02.1980	-do-	-do-
52.	444230	21.02.1980	396.50	-do-	08.03.1980	-do-	07.04.1980
53.	15274334	04.03.1980	17838.24	-do-	-do-	10.03.1980	-do-
54.	444232	05.03.1980	8793.50	-do-	-do-	-do-	-do-
55.	444233	05.03.1980	2851.34	-do-	-do-	-do-	-do-
56.	444234	06.03.1980	9078.18	-do-	-do-	-do-	-do-
57.	513776	27.02.1980	290.00	A.O., Balkassar Jhelum	28.02.1980	-do-	07.04.1980
58.	14907922	27.02.1980	938.77	A.O, Choa Saidan Shah	-do-	10.03.1980	07.04.1980
59.	14907923	28.02.1980	1692.25	-do-	-do-	-do-	-do-
60.	588474	-do-	16634.06	EADA, Hasilpur	03.03.1980	-do-	-do-
	120967	28.02.1980	97903.48	EADA, Bahawalpur	28.02.1980	-do-	-do-

	984364	-do-	11634.06	EADA, Alipur	01.03.1980	-do-	-do-
	078594	25.02.1980	17016.20	EADA, Okara	01.03.1980	10.03.1980	07.04.1980
	311823	24.02.1980	6951.61	EADA, Liaqatpur	01.03.1980	10.03.1980	07.04.1980
	311825	28.02.1980	15715.01	-do-	01.03.1980	10.03.1980	07.04.1980
15-	630226	01.03.1980	14726.14	EADA, Muhammad Nagar	01.03.1980	10.03.1980	07.04.1980
	154405	28.02.1980	426.33	A.O., Sohawa	28.02.1980	10.03.1980	07.04.1980
	513779	01.02.1980	1833.09	A.O., Chakwal	01.03.1980	10.03.1980	07.04.1980
	304864	23.02.1980	18462.08	EADA, Bahawalnagar	02.03.1980	10.03.1980	07.04.1980
	304911	05.02.1980	9528.33	EADA, Bahawalnagar	06.03.1980	12.03.1980	07.04.1980
	167074	03.02.1980	3488.57	EADA, Shujabad	03.03.1980	12.03.1980	07.04.1980
	304613	28.02.1980	22916.98	EADA, Chishtian	02.03.1980	12.03.1980	07.04.1980
	371012	25.02.1980	6793.83	EADA, Kabirwala	05.03.1980	12.03.1980	07.04.1980

371013	28.02.1980	21577.78	EADA, Kabirwala	05.03.1980	12.03.1980	07.04.1980
371014	02.03.1980	11586.56	EADA, Kabirwala	05.03.1980	12.03.1980	07.04.1980
549371	01.03.1980	15190.34	EADA, Sheikhupura	05.03.1980	12.03.1980	07.04.1980
870361	23.02.1980	2702.34	EADA, Rajanpur	26.02.1980	12.03.1980	07.04.1980
14308994	19.02.1980	3570.70	EADA, Sialkot	04.03.1980	12.03.1980	07.04.1980
14308997	23.02.1980	7189.38	EADA, Sialkot	04.03.1980	12.03.1980	07.04.1980
728663	23.02.1980	852.40	EADA, Sialkot	04.03.1980	12.03.1980	07.04.1980
959290	01.03.1980	16875.22	EADA, Sialkot	04.03.1980	12.03.1980	07.04.1980
135267	06.02.1980	544.81	EADA, Kasur	05.03.1980	12.03.1980	07.04.1980
135284	17.02.1980	2427.61				
135299	24.02.1980	29275.66				
924517	02.02.1980	13970.90	EADA, Khanewal	03.03.1980	12.03.1980	07.04.1980
924516	01.03.1980	3423.77	EADA, Khanewal	03.03.1980	12.03.1980	07.04.1980

712852	03.03.1980	3162.66	EADA, Khanewal	03.03.1980	12.03.1980	07.04.1980
197941	03.03.1980	12851.94	EADA, Muzaffargarh	03.03.1980	12.03.1980	07.04.1980
513780	01.03.1980	1366.20	A.O., Balkasar	04.03.1980	15.03.1980	07.04.1980
934409	05.03.1980	233668.68	EADA, Taunsa	05.03.1980	15.03.1980	07.04.1980
934410	10.03.1980	671.36	EADA, Taunsa	10.03.1980	15.03.1980	07.04.1980
145398	08.03.1980	25188.57	EADA, Sargodha	11.03.1980	15.03.1980	07.04.1980
304917	09.03.1980	19938.73	EADA, Bahawalnagar	11.03.1980	15.03.1980	07.04.1980
304921	10.03.1980	13213.09	EADA, Bahawalnagar	11.03.1980	15.03.1980	07.04.1980
15496517	08.03.1980	2061.60	EADA, Faisalabad	13.03.1980	15.03.1980	07.04.1980
15274344	10.03.1980	17746.26	EADA, Faisalabad	13.03.1980	15.03.1980	07.04.1980
444235	12.03.1980	1521.92	EADA, Faisalabad	13.03.1980	15.03.1980	07.04.1980
764697	09.03.1980	55972.03	EADA, Lahore	1703.1980	19.03.1980	08.04.1980
886610	17.03.1980	7853.98	EADA, Lahore	17.03.1980	19.03.1980	08.04.1980
007242	24.02.1980	65678.18	EADA, Faisalabad	11.03.1980	15.03.1980	08.04.1980

007262	26.02.1980	39606.12	EADA, Faisalabad	11.03.1980	15.03.1980	08.04.1980
956985	02.03.1980	5924.54	EADA, Rawalpindi	03.03.1980	12.03.1980	08.04.1980
959324	08.03.1980	7621.78	EADA, Sialkot	09.03.1980	15.03.1980	08.04.1980
959322	05.03.1980	2146.68	EADA, Sialkot	09.03.1980	15.03.1980	08.04.1980
987983	08.03.19806	230166.11	EADA, Gujranwala	09.03.1980	15.03.1980	08.04.1980
987984	08.03.1980	9000.00	EADA, Gujranwala	09.03.1980	15.03.1980	08.04.1980
167077	09.03.1980	4434.44	EADA, Shujabad	09.03.1980	16.03.1980	08.04.1980
097789	09.03.1980	413949	EADA, D.G. Khan	09.03.1980	16.03.1980	08.04.1980
14886706	08.03.1980	1156.88	A.O.,Dhudial	08.03.1980	16.03.1980	08.04.1980
5442201	09.03.1980	353.45	EADA, Sanawan	09.03.1980	16.03.1980	08.04.1980
588480	06.03.1980	66876.41	EADA, Hasilpur	12.03.1980	19.03.1980	08.04.1980
588481	09.03.1980	34516.89	EADA, Hasilpur	12.03.1980	19.03.19	8.04.1980
116124	26.02.1980	26075.30	EADA, Sadiqabad	11.03.1980	19.03.1980	08.04.1980

114201	12.02.1980	11362.92	EADA, Kotla Musa Khan	12.03.1980	19.03.1980	08.04.1980
097718	26.02.1980	16972.61	EADA, D.G. Khan	12.03.1980	1618.03.1980	08.04.1980
924518	05.02.1980	2507.84	EADA, Khanewal	05.03.1980	16.03.1980	08.04.1980
167075	05.02.1980	8292.01	EADA, Shujabad	06.03.1980	13.03.1980	08.04.1980
154436	01.02.1980	162.41	A.O. Dina	03.03.1980	16.03.1980	08.04.1980
076894	02.02.1980	3108.34	EADA, Mianwali	03.03.1980	16.03.1980	08.04.1980
076879	25.02.1980	10610.49	EADA, Mianwali	03.03.1980	16.03.1980	08.04.1980
130564	08.02.1980	81796.26	EADA, Kot Adu	03.03.1980	20.03.1980	08.04.1980
549394	08.02.1980	15457.72	EADA, Sheikhupura	10.03.1980	20.03.1980	08.04.1980
549395	10.02.1980	2325.47	EADA, Sheikhupura	12.03.1980	20.03.1980	08.04.1980
304615	08.02.1980	75716.89	EADA, Chishtian	17.03.1980	20.03.1980	08.04.1980
153690	15.02.1980	648.02	EADA, Minchanabad	17.03.1980	20.03.1980	08.04.1980
557945	17.02.1980	4707.37	EADA, Jampur	17.03.1980	20.03.1980	08.04.1980

557943	09.02.1980	4832.11	EADA, Jampur	13.03.1980	20.03.1980	08.04.1980
549404	15.02.1980	13274.41	EADA, Sheikhupura	16.03.1980	20.03.1980	08.04.1980
48792	28.02.1980	2532.01	EADA, Gujrat	15.03.1980	20.03.1980	08.04.1980
48791	27.02.1980	16927.48	EADA, Gujrat	15.03.1980	20.03.1980	08.04.1980
172086	06.03.1980	19081.11	EADA, Layyah	13.03.1980	20.03.1980	08.04.1980
152743547	16.03.1980	15017.86	EADA, Faisalabad	19.03.1980	20.03.1980	08.04.1980
444236	15.03.1980	11226.95				
444238	17.03.1980	5159.43				
444239	25.03.1980	4278.07				
386816	18.03.1980	1280.00	-do-	25.03.1980	26.03.1980	08.04.1980
496528	22.03.1980	1738.11				
496529	24.03.1980	1296.59				
548126	29.03.1980	18761.86	A.D., Nankana Sahib	30.03.1980	02.03.1980	08.04.1980

304942	24.03.1980	11679.50	EADA, Bahawalnagar	29.03.1980	02.03.1980	08.04.1980
959338	03.03.1980	266.04	EADA, Sialkot	19.03.1980	24.03.1980	08.04.1980
959340	17.03.1980	2511.95	-do-	19.03.1980	24.03.1980	08.04.1980
948813	03.03.1980	60058.44	EADA, Gujrat	18.03.1980	24.03.1980	08.04.1980
948820	15.03.1980	6360.25	-do-	18.03.1980	24.03.1980	08.04.1980
366234	18.03.1980	10841.05	D.D.A, Multan	20.03.1980	24.03.1980	08.04.1980
616280	16.03.1980	11206.17	EADA, Multan	19.03.1980	29.03.1980	08.04.1980
097822	19.03.1980	2575.82	EADA, D/G/Khan	19.03.1980	29.03.1980	08.04.1980
145541	19.03.1980	73184.44	EADA, Sargodha	20.03.1980	29.03.1980	08.04.1980
153691	22.03.1980	32750.71	EADA, Minchinabad	22.03.1980	29.03.1980	08.04.1980
718259	24.03.1980	18727.25	EADA, Khanpur	25.03.1980	31.03.1980	08.04.1980
097688	20.03.1980	1579.23	D.D.A. D.G.Khan	26.03.1980	31.03.1980	08.04.1980
548125	17.03.1980	12719.95	A.D, Multan	26.03.1980	31.03.1980	08.04.1980
959350	22.03.1980	15280.61	EADA, Sialkot	29.03.1980	01.03.1980	08.04.1980

959349	20.03.1980	31672.34	-do-	29.03.1980	01.03.1980	12.04.1980
959348	19.03.1980	2100.00	-do-	29.03.1980	01.03.1980	12.04.1980
505640	26.03.1980	25939.82	EADA, Kotla	27.03.1980	31.03.1980	12.04.1980
13774	27.03.1980	336.00	Musa Khan			
505639	26.03.1980	53364.22	EADA Uch	27.03.1980	31.03.1980	12.04.1980
970152	28.02.1980	4224.75	EADA, Ahmad Pur	25.03.1980	31.03.1980	12.04.1980
192004	22.03.1980	49661.09				
192005	24.03.1980	12687.43	EADA, Gujranwala	30.03.1980	01.04.1980	12.04.1980
192006	24.03.1980	16303.64	EADA,			
564643	22.03.1980	424478.23	EADA, Pak Pattan	25.03.1980	31.03.1980	12.04.1980
924521	22.03.1980	426.40	EADA, Khanewal	22.03.1980	31.03.1980	12.04.1980
557946	26.03.1980	10348.43	EADA, Jampur	27.03.1980	31.03.1980	12.04.1980
557944	13.03.1980	16231.99	EADA,			

386825	01.04.1980	6231.30	EADA, Faisalabad	05.03.1980	05.04.1980	12.04.1980
496538	03.04.1980	2089.82	EADA,	05.03.1980	05.04.1980	12.04.1980
444240	03.04.1980	1608.10	EADA,	05.03.1980	05.04.1980	12.04.1980
167078	11.03.1980	7213.72	EADA, Shujabad	18.03.1980	01.04.1980	12.04.1980
167079	13.03.1980	9320.69	EADA, Shujabad	18.03.1980	01.04.1980	12.04.1980
167078	16.03.1980	4203.78	EADA, Shujabad	18.03.1980	01.04.1980	12.04.1980
167081	18.03.1980	6931.74	EADA, Shujabad	18.03.1980	01.04.1980	12.04.1980
528602	12.03.1980	520.50	EADA, Basti Malook	12.03.1980	24.03.1980	12.04.1980
996123	02.01.1980	1060.00	EADA, Sialkot	17.03.1980	24.03.1980	12.04.1980
996124	02.01.1980	768.00	EADA, Sialkot	17.03.1980	24.03.1980	12.04.1980
15614534	11.03.1980	4425.20	EADA, Sialkot	17.03.1980	24.03.1980	12.04.1980
959333	13.03.1980	4162.39	EADA, Sialkot	17.03.1980	24.03.1980	12.04.1980
959330	11.03.1980	1296.00	EADA, Sialkot	17.03.1980	24.03.1980	12.04.1980
083810	26.03.1980	58300.00	EADA, Haroonabad	01.03.1980	08.04.1980	12.04.1980

192021	03.04.1980	3020.23	EADA, Gujranwala	05.03.1980	08.04.1980	12.04.1980
218280	26.03.1980	1814.50	EADA, Mianwali	26.03.1980	08.04.1980	12.04.1980
217815	03.03.1980	6797.50	EADA, Attock	19.03.1980	08.04.1980	12.04.1980
172097	31.03.1980	1774.31	EADA, Layyah	01.03.1980	08.04.1980	12.04.1980
605047	02.04.1980	2085.00	EADA, Basti Malook	01.03.1980	08.04.1980	12.04.1982
304954	27.03.1980	1037.53	EADA, Bahawalnagar	03.04.1980	08.04.1980	12.04.1980
167086	29.03.1980	10000.00	EADA, Shujabad	30.03.1980	06.04.1980	12.04.1980
167083	25.03.1980	2364.25	EADA, Shujabad	30.03.1980	06.04.1980	12.04.1980
356677	19.03.1980	128878.66	EADA, Fort Abbas	19.03.1980	06.04.1980	12.04.1980
718260	27.03.1980	13303.47	EADA, Khanpur	01.04.1980	06.04.1980	12.04.1980
948844	31.03.1980	293.17	EADA, Gujrat	01.04.1980	06.04.1980	12.04.1980
145545	20.03.1980	14023.85	EADA, Sargodha	29.03.1980	06.04.1980	12.04.1980
145562	25.03.1980	31543.20	EADA, Sargodha	29.03.1980	06.04.1980	12.04.1980

145564	25.03.1980	16087.14	EADA, Sargodha	29.03.1980	06.04.1980	12.04.1980
549435	26.03.1980	31285.70	EADA, Sheikhupura	30.03.1980	06.04.1980	12.04.1980
549444	29.03.1980	9115.85	EADA, Sheikhupura	30.03.1980	06.04.1980	12.04.1980
549426	20.03.1980	15299.79	EADA, Sheikhupura	30.03.1980	06.04.1980	12.04.1980
984367	24.03.1980	46299.29	EADA, Ali Pur	31.03.1980	06.04.1980	12.04.1980
355009	22.03.1980	129784.86	EADA, Lodhran	01.04.1980	06.04.1980	12.04.1980
355010	24.03.1980	56211.86	EADA, Lodhran	01.04.1980	06.04.1980	12.04.1980
355011	25.03.1980	13863.68	EADA, Lodhran	01.04.1980	06.04.1980	12.04.1980
355013	30.03.1980	12173.85	EADA, Lodhran	01.04.1980	06.04.1980	12.04.1980
003179	05.04.1980	48360.16	EADA, Depalpur	06.04.1980	09.04.1980	12.04.1980
097836	25.03.1980	6091.29	EADA, D. G. Khan	05.04.1980	09.04.1980	12.04.1980
630571	06.04.1980	1130.05	EADA, M/ Nagar	06.04.1980	09.04.1980	12.04.1980
730798	05.04.1980	4478.84	Feild A. Talamba	01.04.1980	09.04.1980	13.04.1980
920544	16.03.1980	184045.10	EADA, Jhang	01.04.1980	09.04.1980	13.04.1980

920545	17.03.1980	84.00	EADA, Jhang	01.04.1980	09.04.1980	13.04.1980
920546	17.03.1980	29275.50	EADA, Jhang	01.04.1980	09.04.1980	13.04.1980
920547	18.03.1980	479.62	EADA, Jhang	01.04.1980	09.04.1980	13.04.1980
920553	25.03.1980	23163.96	EADA, Jhang	01.04.1980	09.04.1980	13.04.1980
076962	03.04.1980	5600.00	EADA, Mianwali	05.04.1980	09.04.1980	13.04.1980
096960	02.04.1980	49676.29	EADA, Mianwali	05.04.1980	09.04.1980	13.04.1980
167666	11.04.1980	9743.75	EADA, Shujabad	05.04.1980	09.04.1980	13.04.1980
Cash	11.04.1980	5523.79	DDA, Lahore	07.04.1980	07.04.1980	14.04.1980
Cash	11.04.1980	4736.18	DDA, Lahore	17.04.1980	22.04.1980	22.04.1980
274398	12.04.1980	16750.25	AD, Faisalabad	15.04.1980	15.04.1980	24.04.1980
386833	14.04.1980	5696.95	AD, Faisalabad	15.04.1980	15.04.1980	24.04.1980
446242	14.04.1980	10346.33	AD, Faisalabad	15.04.1980	15.04.1980	24.04.1980
000204	21.04.1980	10000.00	DDA, (PP)	22.04.1980	23.04.1980	24.04.1980

162701	20.04.1980	10000.00	DDA, (PP)	22.04.1980	23.04.1980	24.04.1980
0228532	22.04.1980	10000.00	DDA, (PP)	22.04.1980	23.04.1980	24.04.1980
114741	22.04.1980	10000.00	DDA, (PP)	22.04.1980	23.04.1980	24.04.1980
001418	21.04.1980	10000.00	DDA, (PP)	22.04.1980	23.04.1980	24.04.1980
Cash	26.04.1980	4168.87	DDA, Lahore	26.04.1980	26.04.1980	26.04.1980
Cash	27.04.1980	2011.85	DDA, Lahore	27.04.1980	27.04.1980	27.04.1980
011945	22.04.1980	10000.00	DDA, (PP)	27.04.1980	27.04.1980	30.04.1980
199789	22.04.1980	10000.00	DDA, (PP)	27.04.1980	27.04.1980	30.04.1980
200382	22.04.1980	10000.00	DDA, (PP)	27.04.1980	27.04.1980	30.04.1980
084311	22.04.1980	10000.00	DDA, (PP)	27.04.1980	27.04.1980	30.04.1980
141873	22.04.1980	10000.00	DDA, (PP)	27.04.1980	27.04.1980	30.04.1980
02894	22.04.1980	10000.00	DDA, (PP)	26.04.1980	27.04.1980	30.04.1980
168905	23.04.1980	10000.00	DDA, (PP)	26.04.1980	27.04.1980	30.04.1980
168923	24.04.1980	10000.00	DDA, (PP)	26.04.1980	27.04.1980	30.04.1980

2924568	23.04.1980	10000.00	DDA, (PP)	26.04.1980	27.04.1980	30.04.1980
450634	24.04.1980	10000.00	DDA, (PP)	26.04.1980	27.04.1980	30.04.1980
755910	26.04.1980	10000.00	DDA, (PP)	26.04.1980	28.04.1980	30.04.1980
292261	24.04.1980	10000.00	DDA, (PP)	26.04.1980	28.04.1980	30.04.1980
2316787	23.04.1980	10000.00	DDA, (PP)	26.04.1980	28.04.1980	30.04.1980
082398	23.04.1980	10000.00	DDA, (PP)	26.04.1980	28.04.1980	30.04.1980
119565	24.04.1980	10000.00	DDA, (PP)	26.04.1980	28.04.1980	30.04.1980
000576	24.04.1980	10000.00	DDA, (PP)	26.04.1980	28.04.1980	30.04.1980
842050	26.04.1980	10000.00	DDA, (PP)	26.04.1980	28.04.1980	30.04.1980
172850	27.04.1980	10000.00	DDA, (PP)	30.04.1980	30.04.1980	30.04.1980
949108	28.04.1980	10000.00	DDA, (PP)	30.04.1980	30.04.1980	30.04.1980
134634	26.04.1980	10000.00	DDA, (PP)	30.04.1980	30.04.1980	30.04.1980
004778	26.03.1980	556357.25	EADA, Faisalabad	06.04.1980	13.04.1980	13.05.1980

194568	14.04.1980	15583.73	EADA, Rawalpindi	19.04.1980	23.04.1980	13.05.1980
194607	21.04.1980	577.50	DDA, Rawalpindi	23.04.1980	04.05.1980	13.05.1980
194618	23.04.1980	863.00	DDA, Rawalpindi	27.04.1980	04.05.1980	13.05.1980
197993	31.03.1980	52938.81	EADA, Muzaffargarh	31.04.1980	05.04.1980	13.05.1980
192054	21.04.1980	98613.54	EADA, Gujranwala	22.04.1980	27.14.1980	13.05.1980
386841	16.04.1980	1217.56	Asstt. Director	20.04.1980	21.14.1980	13.05.1980
444243	17.04.1980	1150.00	Asstt. Director	20.04.1980	21.14.1980	13.05.1980
496546	27.04.1980	4310.00	Asstt. Director	28.04.1980	21.14.1980	13.05.1980
548127	17.04.1980	2193.30	Asstt. Director	20.04.1980	27.14.1980	13.05.1980
368269	27.03.1980	5559.57	EADA, Talamba	27.03.1980	05.04.1980	13.05.1980
167091	12.04.1980	3613.50	EADA, Shujaabad	12.04.1980	20.04.1980	13.05.1980
145653	16.04.1980	72.65	DDA, Sargodha	19.04.1980	26.04.1980	13.05.1980
311832	05.04.1980	28490.82	EADA, Liaqatpur	20.04.1980	26.04.1980	13.05.1980
311831	03.04.1980	11499.52	EADA, Liaqatpur	20.04.1980	26.04.1980	13.05.1980

311830	30.03.1980	1601.40	EADA, Liaqatpur	20.04.1980	26.04.1980	13.05.1980
311829	26.03.1980	14871.43	EADA, Liaqatpur	20.04.1980	26.04.1980	13.05.1980
145641	14.04.1980	5258.00	EADA, Sargodha	20.04.1980	28.04.1980	13.05.1980
192070	28.04.1980	4662.27	EADA. Gujranwala	28.04.1980	05.05.1980	13.05.1980
153695	23.04.1980	435.55	EADA, Minchanabad	26.04.1980	05.05.1980	13.05.1980
371021	26.04.1980	2569.50	EADA, Kabirwala	27.04.1980	05.05.1980	13.05.1980
200580	27.04.1980	614.17	EADA, Muzaffargrah	27.04.1980	05.05.1980	13.05.1980
920593	07.04.1980	1138.00	EADA, Jhang	27.04.1980	05.05.1980	13.05.1980
920603	19.04.1980	3207.60	EADA, Jhang	27.04.1980	05.05.1980	13.05.1980
920604	19.04.1980	8400.00	EADA, Jhang	27.04.1980	05.05.1980	13.05.1980
920607	24.03.1980	14616.78	EADA, Jhang	27.04.1980	05.05.1980	13.05.1980
371016	16.03.1980	7181.72	EADA, Kabirwala	27.04.1980	05.05.1980	13.05.1980
371017	18.03.1980	29581.50	EADA, Kabirwala	27.04.1980	05.05.1980	13.05.1980

371019	19.03.1980	72767.65	EADA, Kabirwala	27.04.1980	05.05.1980	13.05.1980
371020	22.04.1980	29973.49	EADA, Kabirwala	27.04.1980	05.05.1980	13.05.1980
355016	23.04.1980	7964.51	EADA, Lodhran	26.04.1980	05.05.1980	13.05.1980
077026	24.04.1980	833.37	EADA, Mianwali	27.04.1980	05.05.1980	13.05.1980
077022	23.04.1980	3253.46	EADA, Mianwali	27.04.1980	05.05.1980	13.05.1980
192055	22.04.1980	2733.50	EADA, Gujranwala	23.04.1980	05.05.1980	13.05.1980
192059	23.04.1980	3759.14	EADA, Gujranwala	24.04.1980	05.05.1980	13.05.1980
217877	20.04.1980	17969.68	EADA, Attock	17.04.1980	05.05.1980	13.05.1980
21177899	31.04.1980	1608.24	EADA, Attock	17.04.1980	05.05.1980	13.05.1980
15630640	24.04.1980	506.00	EADA, Arif Wala	24.04.1980	05.05.1980	13.05.1980
167092	24.04.1980	4631.65	EADA, Shujabad	24.04.1980	05.05.1980	13.05.1980
886652	24.04.1980	4993.43	EADA, Lahore	28.04.1980	05.05.1980	13.05.1980
000158	17.04.1980	31150.60	EADA, Lahore	28.04.1980	05.05.1980	13.05.1980
192037	14.04.1980	3747.58	EADA, Gujranwala	14.04.1980	20.04.1980	13.05.1980

970155	09.04.1980	86471.79	EADA, Ahamedpur	12.04.1980	19.04.1980	13.05.1980
304616	30.03.1980	192804.34	EADA, Chishtian	04.04.1980	16.04.1980	13.05.1980
076987	08.04.1980	2855.34	EADA, Mianwali	09.04.1980	16.04.1980	13.05.1980
167090	09.04.1980	1901.38	EADA, Shujabad	10.04.1980	16.04.1980	13.05.1980
167089	08.04.1980	13608.03	EADA, Shujabad	08.04.1980	16.04.1980	13.05.1980
167085	29.03.1980	19127.47	EADA, Shujabad	08.04.1980	16.04.1980	13.05.1980
097889	05.04.1980	8756.44	EADA, D.G. Khan	07.04.1980	13.04.1980	13.05.1980
076974	06.04.1980	4400.00	EADA, Mianwali	07.04.1980	13.04.1980	13.05.1980
145609	02.04.1980	1960.00	EADA, Sargodha	06.04.1980	13.04.1980	13.05.1980
630574	07.04.1980	647.00	EADA, Arifwala	07.04.1980	13.04.1980	13.05.1980
564645	26.03.1980	1250.80	EADA, Pakpattan	06.04.1980	13.04.1980	13.05.1980
121242	14.04.1980	42562.50	EADA, Bahawalpur	15.04.1980	19.04.1980	13.05.1980
549501	13.04.1980	14210.07	EADA, Sheikhupura	14.04.1980	20.04.1980	13.05.1980

121223	09.04.1980	33149.73	EADA, Bahawalpur	14.04.1980	20.04.1980	13.05.1980
116126	25.03.1980	43431.18	EADA, Sadiqabad	06.04.1980	16.04.1980	13.05.1980
116128	08.04.1980	26047.91	EADA, Sadiqabad	09.04.1980	16.04.1980	13.05.1980
718266	08.04.1980	30405.75	EADA, Khanpur	09.04.1980	16.04.1980	13.05.1980
95936	25.04.1980	844.63	EADA, Sialkot	14.04.1980	19.04.1980	14.05.1980
959372	29.04.1980	142.78	EADA, Sialkot	14.04.1980	19.04.1980	14.05.1980
309004	08.03.1980	1086.25	EADA, Sialkot	14.04.1980	19.04.1980	14.05.1980
309007	11.03.1980	1738.00	EADA, Sialkot	14.04.1980	19.04.1980	14.05.1980
309008	18.03.1980	2479.00	EADA, Sialkot	14.04.1980	19.04.1980	14.05.1980
309013	27.03.1980	1151.65	EADA, Sialkot	14.04.1980	19.04.1980	14.05.1980
309011	22.03.1980	7557.50	EADA, Sialkot	14.04.1980	19.04.1980	14.05.1980
309012	26.03.1980	4267.97	EADA, Sialkot	14.04.1980	19.04.1980	14.05.1980
959424	05.04.1980	81.75	EADA, Sialkot	14.04.1980	19.04.1980	14.05.1980
516117	01.04.1980	1224.38	EADA, Sialkot	14.04.1980	19.04.1980	14.05.1980

959430	07.04.1980	702.07	EADA, Sialkot	14.04.1980	19.04.1980	14.05.1980
516119	07.04.1980	649.75	EADA, Sialkot	14.04.1980	19.04.1980	14.05.1980
962125	03.01.1980	644.00	EADA, Sialkot	14.04.1980	19.04.1980	14.05.1980
959439	12.04.1980	1860.95	EADA, Sialkot	14.04.1980	19.04.1980	14.05.1980
078631	06.04.1980	75.50	EADA, Okara	12.04.1980	16.04.1980	14.05.1980
078630	05.04.1980	19507.03	EADA, Okara	12.04.1980	16.04.1980	14.05.1980
078614	18.03.1980	7560.70	EADA, Okara	12.04.1980	16.04.1980	14.05.1980
078617	19.03.1980	4612.74	EADA, Okara	12.04.1980	16.04.1980	14.05.1980
078608	16.03.1980	1900.00	EADA, Okara	12.04.1980	16.04.1980	14.05.1980
078607	15.03.1980	267597.25	EADA, Okara	12.04.1980	16.04.1980	14.05.1980
167087	01.04.1980	18000.00	EADA, Shujabad	08.04.1980	16.04.1980	14.05.1980
924529	12.04.1980	648.00	EADA, Khanewal	12.04.1980	16.04.1980	14.05.1980
145634	09.04.1980	1202.29	EADA, Sargodha	13.04.1980	16.04.1980	14.05.1980

387120	18.03.1980	89046.00	EADA, Sahiwal	12.04.1980	16.04.1980	14.05.1980
387123	19.03.1980	11825.97	EADA, Sahiwal	12.04.1980	16.04.1980	14.05.1980
387135	22.03.1980	152551.22	EADA, Sahiwal	12.04.1980	16.04.1980	14.05.1980
387141	24.03.1980	77500.00	EADA, Sahiwal	12.04.1980	16.04.1980	14.05.1980
387156	29.04.1980	60144.12	EADA, Sahiwal	12.04.1980	16.04.1980	14.05.1980
387277	05.04.1980	23944.23	EADA, Sahiwal	12.04.1980	16.04.1980	14.05.1980
387316	09.04.1980	1484.18	EADA, Sahiwal	12.04.1980	16.04.1980	14.05.1980
154596	08.04.1980	590.31	EADA, Jhelum	08.04.1980	13.04.1980	14.05.1980
135307	28.02.1980	12819.82	EADA, Kasur	09.04.1980	16.04.1980	14.05.1980
135323	08.03.1980	1302.72	EADA, Kasur	09.04.1980	16.04.1980	14.05.1980
135353	24.03.1980	96679.01	EADA, Kasur	09.04.1980	16.04.1980	14.05.1980
003182	13.04.1980	5971.55	EADA, Depalpur	13.04.1980	16.04.1980	14.05.1980
355851	23.02.1980	38605.16	EADA, Multan	13.04.1980	16.04.1980	14.05.1980
368168	08.03.1980	71878.89	EADA, Multan	13.04.1980	16.05.1980	14.05.1980

924531	22.04.1980	336009.08	EADA, Khanewal	22.04.1980	19.04.1980	14.05.1980
717267	13.04.1980	13494.00	EADA, Khanpur	22.04.1980	19.04.1980	14.05.1980
718270	21.04.1980	3692.25	EADA, Khanpur	22.04.1980	27.04.1980	14.05.1980
076984	09.04.1980	1085.87	EADA, Mianwali	23.04.1980	27.04.1980	14.05.1980
076990	10.04.1980	2400.48	EADA, Mianwali	23.04.1980	27.04.1980	14.05.1980
076996	12.04.1980	3454.94	EADA, Mialwali	23.04.1980	27.04.1980	14.05.1980
077001	14.04.1980	5021.10	EADA, Mianwali	23.04.1980	27.04.1980	14.05.1980
548128	04.04.1980	11657.13	Asstt. Director Nankana Sahib	05.05.1980	10.05.1980	14.05.1980
121276	24.04.1980	50425.00	EADA, Bahawalpur	03.05.1980	10.05.1980	14.05.1980
315380	06.04.1980	6860.61	EADA, Kasur	30.04.1980	10.05.1980	14.05.1980
135384	07.04.1980	5274.58	EADA, Kasur	30.04.1980	10.05.1980	14.05.1980
135386	08.04.1980	14566.88	EADA, Kasur	30.04.1980	10.05.1980	14.05.1980

135390	10.04.1980	6131.20	EADA, Kasur	30.04.1980	10.05.1980	14.05.1980
135394	13.04.1980	8520.05	EADA, Kasur	30.04.1980	10.05.1980	14.05.1980
135401	14.04.1980	1335.68	EADA, Kasur	30.04.1980	10.05.1980	14.05.1980
135403	15.04.1980	8115.94	EADA, Kasur	30.04.1980	10.05.1980	14.05.1980
135415	22.04.1980	29843.37	EADA, Kasur	30.04.1980	10.05.1980	14.05.1980
387398	29.04.1980	76100.00	DDA, Sahiwal	05.05.1980	10.05.1980	14.05.1980
387399	30.04.1980	13500.00	DDA, Sahiwal	05.05.1980	10.05.1980	14.05.1980
000281	30.04.1980	304400.00	DDA, Sahiwal	05.05.1980	10.05.1980	14.05.1980
669040	03.05.1980	76100.00	DDA, Sahiwal	05.05.1980	10.05.1980	14.05.1980
002889	03.05.1980	152200.00	DDA, Sahiwal	05.05.1980	10.05.1980	14.05.1980
003463	03.05.1980	14709.75	DDA, Sahiwal	05.05.1980	10.05.1980	14.05.1980
Cash	14.05.1980	20600.31	DDA, Lahore	14.05.1980	14.05.1980	14.05.1980
083812	10.04.1980	9437.60	EADA, Haroonabad	23.04.1980	04.05.1980	14.05.1980
411796	08.05.1980	10000.00	A.G. Services	08.04.1980	12.05.1980	14.05.1980

Cash	26.05.1980	6198.90	D.D.A. Lahore	26.05.1980	26.05.1980	20.05.1980
Cash	26.05.1980	9087.10	D.D.A. -do-	26.05.1980	26.05.1980	26.05.1980
Cash	11.06.1980	6086.30	D.D.A. -do-	11.06.1980	11.06.1980	29.05.1980
192096	07.05.1980	4080.00	EADA, Gujranwala	11.06.1980	13.05.1980	14.06.1980
870370	22.03.1980	8117.57	EADA, Rajanpur	12.04.1980	17.05.1980	14.06.1980
970156	15.04.1980	30877.46	EADA, Ahmadpur	17.04.1980	23.04.1980	14.06.1980
078642	14.04.1980	212.50	EADA, Okara	23.04.1980	27.05.1980	14.06.1980
496545	24.04.1980	5665.80	EADA, Ferozewala	26.04.1980	27.04.1980	14.06.1980
1676932	27.04.1980	9359.25	EADA, Shujabad	27.04.1980	12.05.1980	14.06.1980
305005	24.04.1980	8539.55	EADA, B/Nagar	28.04.1980	10.05.1980	14.06.1980
145671	23.04.1980	9132.89	EADA, Sargodha	28.04.1980	10.05.1980	14.06.1980
145675	26.04.1980	8921.20	EADA, Sargodha	28.04.1980	10.05.1980	14.06.1980
078656	26.04.1980	6930.70	EADA, Okara	20.04.1980	27.05.1980	14.06.1980

083814	26.04.1980	2602.50	EADA, H/Abad	28.04.1980	07.05.1980	14.06.1980
097894	13.04.1980	1523.89	EADA, D.G.Khan	29.04.1980	07.05.1980	14.06.1980
549524	23.04.1980	13708.41	EADA, S/Pura	29.04.1980	07.05.1980	14.06.1980
069964	25.04.1980	4605.32	EADA, Gujranwala	29.04.1980	07.05.1980	14.06.1980
125655	24.11.1980	33731.63	EADA, Vehari	29.04.1980	10.05.1980	14.06.1980
125758	20.01.980	28413.61	EADA, Vehari	29.04.1980	10.05.1980	14.06.1980
127826	10.03.1980	64193.50	EADA, Vehari	29.04.1980	10.05.1980	14.06.1980
127890	28.04.1980	124264.10	EADA, Vehari	29.04.1980	10.05.1980	14.06.1980
549531	27.04.1980	6001.61	EADA, S/Pura	29.04.1980	10.05.1980	14.06.1980
616282	31.03.1980	49114.86	EADA, Mailsi	29.04.1980	10.05.1980	14.06.1980
970157	28.04.1980	23750.83	EADA, Ahmadpur	29.04.1980	10.05.1980	14.06.1980
008364	24.05.1980	233.60	D.D.A S/F Lahore	24.05.1980	24.05.1980	14.06.1980
Cash	14.06.1980	2088.08	D.D.A -do-	14.06.1980	14.06.1980	14.06.1980
Cash	14.06.1980	3070.31	D.D.A -do-	14.06.1980	14.06.1980	14.06.1980

069963	24.03.1980	6166.44	EADA, Burewala	29.04.1980	10.05.1980	14.06.1980
069965	26.03.1980	15804.97	EADA, Burewala	29.04.1980	10.05.1980	14.06.1980
130574	28.04.1980	31700.69	EADA, Kot Adu	29.04.1980	12.05.1980	14.06.1980
003185	28.04.1980	31626.31	EADA, Depalpur	30.04.1980	17.05.1980	14.06.1980
924534	29.04.1980	158270.00	EADA, Khanewal	30.04.1980	12.05.1980	14.06.1980
557947	05.03.1980	8657.10	EADA, Jampur	05.05.1980	12.05.1980	21.06.1980
549541	29.04.1980	5334.77	EADA, S/Bura	07.05.1980	12.05.1980	21.06.1980
14907986	04.05.1980	1683.62	A.O. Chua Saden Shah	04.05.1980	12.05.1980	21.06.1980
192094	06.05.1980	2605.87	EADA, Gujranwala	07.05.1980	12.05.1980	21.06.1980
616725	26.02.1980	32125.37	EADA, Mailsi	06.05.1980	12.05.1980	21.06.1980
616284	08.04.1980	110467.19	EADA, Mailsi	06.05.1980	12.05.1980	21.06.1980
616277	28.02.1980	61207.52	EADA, Mailsi	06.05.1980	12.05.1980	21.06.1980
616274	26.02.1980	6675.43	EADA, Mailsi	06.05.1980	12.05.1980	21.06.1980

371022	03.05.1980	8696.88	EADA, Kabirwala	14.05.1980	18.05.1980	21.06.1980
616276	26.02.1980	16358.03	EADA, Mailsi	06.05.1980	12.05.1980	21.06.1980
371022	03.05.1980	8696.88	EADA, Kabirwala	14.05.1980	18.05.1980	21.06.1980
371023	12.05.1980	2431.01	EADA, Kabirwala	14.05.1980	18.05.1980	21.06.1980
172120	08.05.1980	8626.52	EADA, Layyah	12.05.1980	17.05.1980	21.06.1980
549590	11.05.1980	3601.57	EADA, S/Pura	12.05.1980	17.05.1980	21.06.1980
387376	26.04.1980	68760.00	EADA, Sahiwal	11.05.1980	12.05.1980	23.06.1980
387395	29.04.1980	14719.32	EADA, Sahiwal	11.05.1980	12.05.1980	23.06.1980
924538	10.05.1980	28024.50	EADA, Khanewal	11.05.1980	18.05.1980	23.06.1980
924540	10.05.1980	12930.50	EADA, Khanewal	05.05.1980	18.05.1980	23.06.1980
924536	04.05.1980	44378.28	EADA, Khanewal	24.05.1980	18.05.1980	23.06.1980
564650	03.05.1980	8837.42	EADA, Pakpattan	22.05.1980	14.05.1980	23.06.1980
198047	20.05.1980	329.40	E.A.O. Chakwal	22.05.1980	28.05.1980	23.06.1980

192117	20.05.1980	38700.66	EADA, G/Wala	22.05.1980	28.05.1980	23.06.1980
192122	20.05.1980	16276.22	EADA, G/Wala	22.05.1980	28.05.1980	23.06.1980
192136	20.05.1980	1248.27	EADA, G/Wala	20.05.1980	28.05.1980	23.06.1980
192139	21.05.1980	14879.89	EADA, G/Wala	20.05.1980	28.05.1980	23.06.1980
167100	20.05.1980	12356.49	EADA, Shujabad	22.05.1980	28.05.1980	23.06.1980
167101	20.05.1980	4112.93	EADA, Shujabad	21.05.1980	28.05.1980	23.06.1980
35020	20.05.1980	8802.13	EADA, Lodhran		28.05.1980	23.06.1980
311835	15.05.1980	2470.24	EADA, Liaqatpur		28.05.1980	23.06.1980
003188	12.05.1980	20625.00	EADA, Depalpur	20.05.1980	27.05.1980	23.06.1980
116135	08.05.1980	16309.23	EADA, Sadiqabad	20.05.1980	26.05.1980	23.06.1980
116133	22.04.1980	21281.57	EADA, Sadiqabad	20.05.1980	27.05.1980	23.06.1980
924542	11.05.1980	19123.57	EADA, Khanewal	24.05.1980	28.05.1980	23.06.1980
224543	17.05.1980	44116.48	EADA, Khanewal	24.05.1980	28.05.1980	23.06.1980

924544	19.05.1980	25318.44	EADA, Khanewal	24.05.1980	28.05.1980	23.06.1980
924547	20.05.1980	4102.71	EADA, Khanewal	24.05.1980	28.05.1980	23.06.1980
924548	20.05.1980	18490.03	EADA, Khanewal	24.05.1980	28.05.1980	23.06.1980
924549	20.05.1980	44934.90	EADA, Khanewal	24.05.1980	28.05.1980	23.06.1980
924550	24.05.1980	13069.50	EADA, Khanewal	24.05.1980	28.05.1980	23.06.1980
14907990	06.05.1980	321.57	A.O. Chua Saden Shah	10.05.1980	15.05.1980	23.06.1980
116132	20.04.1980	9036.03	EADA, Sadiqabad	05.05.1980	27.05.1980	23.06.1980
311836	25.05.1980	1229.93	EADA, Liaqatpur	26.05.1980	04.06.1980	23.06.1980
371024	19.05.1980	34621.64	EADA, Kabirwala	26.05.1980	04.06.1980	23.06.1980
371025	24.05.1980	2838.77	EADA, Kabirwala	29.05.1980	04.06.1980	23.06.1980
371026	25.05.1980	8844.96	EADA, Kabirwala	29.05.1980	04.06.1980	23.06.1980
549647	29.05.1980	11152.68	EADA, Shaikhupura	01.06.1980	04.06.1980	23.06.1980
984373	27.05.1980	2930.45	EADA, Alipur	29.05.1980	04.06.1980	23.06.1980

304624	29.05.1980	1191.22	EADA, Chistian	31.05.1980	04.06.1980	23.06.1980
200641	26.05.1980	14401.85	EADA, M/Garh	26.05.1980	31.05.1980	23.06.1980
192151	25.05.1980	82393,29	EADA, G/Wala	26.05.1980	01.06.1980	23.06.1980
274426	28.04.1980	13791.90	EADA, Ferozewala	14.05.1980	02.06.1980	24.06.1980
496554	08.05.1980	1587.50	EADA, Ferozewala	14.05.1980	02.06.1980	24.06.1980
444244	08.05.1980	3802.43	EADA, Ferozewala	14.06.1980	02.06.1980	24.06.1980
444245	12.05.1980	5066.80	EADA, Ferozewala	14.05.1980	02.06.1980	24.06.1980
654489	26.05.1980	355.65	E.A.O Dina	27.05.1980	01.06.1980	24.06.1980
984371	28.04.1980	5202.44	EADA, Alipur	29.04.1980	31.05.1980	24.06.1980
003190	25.05.1980	29985.31	EADA, Depalpur	25.05.1980	31.05.1980	24.06.1980
368227	17.03.1980	169546.53	EADA, Multan	26.05.1980	31.06.1980	24.06.1980
513814	24.05.1980	711.76	EADA, Chakwal	25.05.1980	02.06.1980	24.06.1980
167102	27.05.1980	7897.12	EADA, Shujabad	29.05.1980	02.06.1980	24.06.1980

387592	25.05.1980	8496.14	EADA, Sahiwal	28.05.1980	02.06.1980	24.06.1980
356683	26.05.1980	8571.13	EADA, F/abad	26.05.1980	02.06.1980	24.06.1980
970159	25.05.1980	2694.94	EADA, Ahmadpur	27.05.1980	02.06.1980	24.06.1980
970181	27.05.1980	180.00	EADA, Ahmadpur	27.05.1980	02.06.1980	24.06.1980
167103	29.05.1980	4000.00	EADA, Shujabad	29.05.1980	02.06.1980	24.06.1980
920663	21.05.1980	87138.43	EADA, Jhang	27.05.1980	02.06.1980	24.06.1980
920666	24.05.1980	12951.96	EADA, Jhang	27.05.1980	02.06.1980	24.06.1980
363815	22.05.1980	101187.77	EADA, Multan	25.05.1980	31.05.1980	24.06.1980
153697	26.05.1980	2262.87	EADA, Minchanabad	26.05.1980	02.06.1980	24.06.1980
449009	22.05.1980	425.84	E A.O. P.D.Khan	26.05.1980	02.06.1980	24.06.1980
077107	24.05.1980	11843.21	EADA, Mianwali	27.05.1980	02.06.1980	24.06.1980
801621	22.06.1980	1830.55	D.D.A. Lahore	24.05.1980	24.06.1980	24.06.1980
Cash	08.07.1980	5610.48	D.D.A. Lahore	08.07.1980	08.07.1980	09.07.1980

268004	21.05.1980	1675.60	EADA, D.G.Khan	27.05.1980	02.06.1980	15.07.1980
548130	26.05.1980	4703.47	EADA, Nankanasahib	27.05.1980	02.06.1980	15.07.1980
549614	22.05.1980	15792.92	EADA, S/Pura	28.05.1980	01.06.1980	15.07.1980
549604	19.05.1980	5696.51	EADA, Nankanasahib	22.05.1980	01.06.1980	15.07.1980
548129	21.05.1980	18644.90	EADA, Nankanasahib	22.05.1980	01.06.1980	15.07.1980
387520	12.05.1980	13199.87	EADA, Sahiwal	28.05.1980	02.06.1980	15.07.1980
387559	15.05.1980	24087.00	EADA, Sahiwal	28.05.1980	02.06.1980	15.07.1980
387568	21.05.1980	14517.95	EADA, Sahiwal	28.05.1980	02.06.1980	15.07.1980
387581	24.05.1980	8481.05	EADA, Sahiwal	28.05.1980	02.06.1980	15.07.1980
387595	24.05.1980	8041.08	EADA, Sahiwal	28.05.1980	02.06.1980	15.07.1980
387594	26.05.1980	2586.05	EADA, Sahiwal	28.05.1980	02.06.1980	15.07.1980
386850	30.04.1980	1260.25	EADA, Ferozewala	08.05.1980	07.06.1980	15.07.1980
496551	30.04.1980	0253.93	EADA, Ferozewala	08.05.1980	07.06.1980	15.07.1980

097967	05.05.1980	1872.37	EADA, D.G.Khan	08.05.1980	15.05.1980	15.07.1980
948917	30.04.1980	5970.34	EADA, Gujrat	05.05.1980	12.05.1980	15.07.1980
549586	06.05.1980	1915.20	EADA, Shahpur	07.05.1980	12.05.1980	15.07.1980
444252	20.05.1980	4314.10	Asstt: Director Ferozewala	26.05.1980	27.05.1980	15.07.1980
444249	17.05.1980	4850.43	Asstt: Director Ferozewala	26.05.1980	27.05.1980	15.07.1980
444250	17.05.1980	7582.52	Asstt: Director Ferozewala	26.05.1980	27.05.1980	15.07.1980
444246	15.05.1980	2804.40	Asstt: Director Ferozewala	26.05.1980	27.05.1980	15.07.1980
444248	17.05.1980	3128.66	Asstt: Director Ferozewala	26.05.1980	27.05.1980	15.07.1980

000229	24.04.1980	304400.00	DDA, Sahiwal	29.04.1980	10.05.1980	15.07.1980
000170	17.04.1980	304400.00	EADA, Khanewal	05.05.1980	12.05.1980	15.07.1980
000504	15.05.1980	304400.00	EADA, Bahawalnagar	22.05.1980	27.05.1980	15.07.1980
081455	30.06.1980	30625.00	EADA, sheikhupura	22.05.1980	28.05.1980	15.07.1980
145228	29.04.1980	152200.00	DDA, Sahiwal	29.04.1980	10.05.1980	15.07.1980
578727	27.03.1980	13531.40	EADA, Burewala	29.04.1980	10.05.1980	15.07.1980
578712	24.03.1980	30862.83	EADA, Burewala	29.04.1980	10.05.1980	15.07.1980
578707	22.03.1980	146024.84	EADA, Burewala	29.04.1980	10.05.1980	15.07.1980
578704	20.03.1980	39526.59	EADA, Burewala	29.04.1980	10.05.1980	15.07.1980
350993	27.03.1980	5139.76	EADA, Burewala	29.04.1980	10.05.1980	15.07.1980
579233	20.05.1980	29954.79	EADA, Burewala	20.05.1980	28.05.1980	15.07.1980
578739	30.03.1980	10300.00	EADA, Burewala	20.05.1980	28.05.1980	15.07.1980
624063	18.05.1980	191772.00	EADA, Bahawalnagar	20.05.1980	26.05.1980	15.07.1980

222176	21.05.1980	183000.00	DDA, Bahawalpur	25.05.1980	03.06.1980	15.07.1980
211453	22.05.1980	88349.35	DDA, Bahawalpur	25.05.1980	03.06.1980	15.07.1980
194726	15.05.1980	978.61	DDA, Bahawalpur	20.03.1980	28.05.1980	15.07.1980
194791	27.05.1980	209.95	DDA, Bahawalpur	29.05.1980	04.06.1980	15.07.1980
007694	27.04.1980	31669.32	DDA, Bahawalpur	18.05.1980	26.05.1980	15.07.1980
194759	21.05.1980	3955.85	DDA, Bahawalpur	26.05.1980	31.05.1980	15.07.1980
194801	29.05.1980	5091.25	DDA, Bahawalpur	01.06.1980	07.06.1980	15.07.1980
194854	05.06.1980	6012.46	DDA, Bahawalpur	08.06.1980	11.06.1980	15.07.1980
194626	28.04.1980	5228.25	DDA, Bahawalpur	29.04.1980	10.05.1980	15.07.1980
001499	04.05.1980	62.54	DDA, Bahawalpur	31.05.1980	05.06.1980	15.07.1980
19961	02.05.1980	559200.00	DDA, Bahawalpur	24.04.1980	26.05.1980	15.07.1980
066206	17.05.1980	105050.00	DDA, Bahawalpur	24.05.1980	26.05.1980	15.07.1980
175193	24.04.1980	40734.00	DDA, Bahawalpur	24.05.1980	26.05.1980	15.07.1980

02985	19.05.1980	1030900.00	DDA, Bahawalpur	24.05.1980	26.05.1980	15.07.1980
886755	31.05.1980	25314.81	DDA, Bahawalpur	31.05.1980	02.06.1980	15.07.1980
162942	28.05.1980	251200.00	DDA, Bahawalpur	01.06.1980	08.06.1980	15.07.1980
078672	21.05.1980	10437.08	DDA, Bahawalpur	02.06.1980	09.06.1980	15.07.1980
192197	31.05.1980	28472.95	DDA, Bahawalpur	02.06.1980	09.06.1980	15.07.1980
564655	20.05.1980	121330.90	EADA, Pakpattan	03.06.1980	10.06.1980	15.07.1980
564657	25.05.1980	41938.00	EADA, Pakpattan	03.06.1980	10.06.1980	15.07.1980
564656	25.05.1980	1577.40	EADA, Pakpattan	03.06.1980	10.06.1980	15.07.1980
564658	26.05.1980	40950.00	EADA, Pakpattan	03.06.1980	10.06.1980	15.07.1980
002890	03.05.1980	76100.00	EADA, Pakpattan	03.06.1980	10.06.1980	15.07.1980
154728	27.05.1980	527.54	A. O, Jhelum	02.06.1980	10.06.1980	15.07.1980
948971	29.05.1980	31050.50	EADA, Gujrat	03.06.1980	10.06.1980	15.07.1980
145797	31.05.1980	1315.67	EADA, Sargodha	01.06.1980	10.06.1980	16.07.1980

130559	02.06.1980	25867.83	EADA, Kot Adu	03.06.1980	10.06.1980	16.07.1980
145776	25.05.1980	18590.86	EADA, Sargodha	03.06.1980	10.06.1980	16.07.1980
588501	26.05.1980	9042.10	EADA, Hasilpur	03.06.1980	10.06.1980	16.07.1980
154729	28.05.1980	306.52	EADA, Sohawa	28.05.1980	10.06.1980	16.07.1980
444261.	07.06.1980	790.00	EADA,Ferozewala	05.06.1980	10.06.1980	16.07.1980
386860	26.05.1980	6704.24	EADA,Ferozewala	05.06.1980	10.06.1980	16.07.1980
386874	14.06.1980	7059.15	Asstt. Dircetor Ferozewala	05.06.1980	10.06.1980	16.07.1980
444255	26.06.1980	3666.26	Asstt. Dircetor Ferozewala	05.06.1980	10.06.1980	16.07.1980
444257	01.06.1980	1509.49	Asstt. Dircetor Ferozewala	05.06.1980	10.06.1980	16.07.1980
444258	03.06.1980	5060.00	Asstt. Dircetor	05.06.1980	10.06.1980	16.07.1980

			Ferozewala			
444260	04.06.1980	2147.23	Asstt. Director Ferozewala	05.06.1980	10.06.1980	16.07.1980
274498	05.06.1980	4085.00	Asstt. Director Ferozewala	11.06.1980	12.06.1980	16.06.1980
121496	31.05.1980	16759.07	EADA, Bahawalpur	31.05.1980	12.06.1980	16.06.1980
355022	26.05.1980	735.00	EADA, Lodhran	03.06.1980	12.06.1980	16.07.1980
145777	26.05.1980	29836.16	EADA, Sargodha	05.06.1980	12.06.1980	16.07.1980
305081	21.05.1980	12143.29	EADA, Sargodha	08.06.1980	12.06.1980	16.07.1980
305086	26.05.1980	21245.00	EADA, Bahawalnagar	08.06.1980	12.06.1980	16.07.1980
305113	31.06.1980	15220.00	EADA, Bahawalnagar	08.06.1980	12.06.1980	16.07.1980
305126	02.06.1980	18075.00	EADA, Bahawalnagar	08.06.1980	12.06.1980	16.07.1980
924557	07.06.1980	13684.95	DDA, Khanewal	07.06.1980	12.06.1980	15.07.1980

924555	04.03.1980	48242.99	DDA, Khanewal	07.06.1980	12.06.1980	15.07.1980
516114	19.03.1980	5364.53	DDA, Khanewal	07.06.1980	12.06.1980	15.07.1980
516115	19.04.1980	2597.75	DDA, Sialkot	05.06.1980	12.06.1980	16.07.1980
959454	15.04.1980	256.79	DDA, Sialkot	05.06.1980	12.06.1980	16.07.1980
959456	15.04.1980	116.49	DDA, Sialkot	05.06.1980	12.06.1980	16.07.1980
959458	16.04.1980	644.82	DDA, Sialkot	05.06.1980	12.06.1980	16.07.1980
959380	16.04.1980	1836.00	DDA, Sialkot	05.06.1980	12.06.1980	16.07.1980
959474	23.04.1980	9939.24	DDA, Sialkot	05.06.1980	12.06.1980	16.07.1980
959478	26.04.1980	482.55	DDA, Sialkot	05.06.1980	12.06.1980	16.07.1980
614712	20.04.1980	1885.35	DDA, Sialkot	05.06.1980	12.06.1980	16.07.1980
437424	20.04.1980	270.00	DDA, Sialkot	05.06.1980	12.06.1980	16.07.1980
959549	06.05.1980	1992.76	DDA, Sialkot	05.06.1980	12.06.1980	16.07.1980
08819	26.06.1980	10422.31	EADA, Haroonabad	26.06.1980	12.06.1980	16.07.1980

518823	03.06.1980	611.68	A.O., Bal Kasor	26.06.1980	12.06.1980	16.07.1980
564662	07.06.1980	745.04	A.O., Pak Pattan	10.06.1980	18.06.1980	16.07.1980
564663	09.06.1980	21389.39	A.O., Pak Pattan	10.06.1980	18.06.1980	16.07.1980
371028	07.06.1980	12671.70	A.O., Kabir Wala	10.06.1980	18.06.1980	16.07.1980
153700	11.06.1980	1022.54	A.O., Minchanabad	11.06.1980	18.06.1980	16.07.1980
167106	11.06.1980	7735.42	A.O., Shujabad	11.06.1980	18.06.1980	16.07.1980
167098	17.06.1980	5465.13	A.O., Shujabad	17.06.1980	16.06.1980	16.07.1980
118281	28.06.1980	3500.00	A.O., Khanpur	09.06.1980	17.06.1980	16.07.1980
549694	19.06.1980	3877.16	A.O., S/Pura	11.06.1980	17.06.1980	16.07.1980
549701	08.06.1980	5224.68	A.O., S/Pura	12.06.1980	17.06.1980	16.07.1980
387759	11.06.1980	22820.00	DDA, Sahiwal	15.06.1980	18.06.1980	16.07.1980
387764	12.06.1980	6745.00	DDA, Sahiwal	15.06.1980	18.06.1980	16.07.1980
077155	09.06.1980	1581.30	EADA, Mianwali	14.06.1980	18.06.1980	16.07.1980

125861	01.06.1980	59319.75	DDA., Vehari	14.06.1980	18.06.1980	16.07.1980
Cash	16.06.1980	4519.80	DDA., Lahore	16.06.1980	16.06.1980	16.07.1980
Cash	16.06.1980	3010.80	DDA., Lahore	16.06.1980	16.06.1980	16.07.1980
Cash	26.06.1980	4432.88	DDA., Seed Farm	26.06.1980	26.06.1980	26.07.1980
Cash	29.06.1980	1902.28	DDA, Seed Farm	27.06.1980	27.06.1980	27.07.1980
Cash	26.07.1980	5120.66	DDA, Lahore	26.07.1980	30.07.1980	29.07.1980
927347	24.06.1980	793315.50	DDA, Murree	29.06.1980	30.07.1980	29.08.1980
927346	24.06.1980	1287842.72	DDA, Murree	30.06.1980	30.07.1980	29.08.1980
564661	07.06.1980	152200.00	EADA, Pak Pattan	05.07.1980	16.07.1980	07.08.1980
564666	17.06.1980	7634.70	EADA, Pak Pattan	05.07.1980	16.07.1980	07.08.1980
564667	22.06.1980	25442.15	EADA, Pak Pattan	05.07.1980	16.07.1980	07.08.1980
564671	28.06.1980	23665.95	EADA, Pak Pattan	05.07.1980	16.07.1980	07.08.1980
588505	14.06.1980	107666.10	EADA, Hasilpur	28.06.1980	08.07.1980	07.08.1980

588511	28.06.1980	15629.08	EADA, Hasilpur	28.06.1980	08.07.1980	07.08.1980
000617	10.06.1980	104500.00	DDA, (P.P)	23.07.1980	23.07.1980	07.08.1980
000618	10.06.1980	200000.00	DDA, (P.P)	23.07.1980	23.07.1980	07.08.1980
610214	19.06.1980	54840.00	DDA. (P.P)	23.07.1980	23.07.1980	07.08.1980
066288	22.06.1980	279600.00	DDA, (P.P)	23.07.1980	23.07.1980	07.08.1980
Cash	10.06.1980	3378.65	DDA, Lahore	10.08.1980	10.08.1980	10.08.1980
066302	30.06.1980	62500.00	DDA, (P.P)	01.07.1980	01.07.1980	11.08.1980
066303	30.06.1980	2355000.00	DDA, (P.P)	01.07.1980	01.07.1980	11.08.1980
052150	21.07.1980	4969.49	DDA, (P.P)	29.07.1980	03.08.1980	11.08.1980
03143	26.07.1980	2916275.00	DDA, (P.P)	29.07.1980	03.08.1980	11.08.1980
007875	26.05.1980	205957.92	EADA. Faisalabad	08.06.1980	16.07.1980	11.08.1980
924594	19.07.1980	33556.04	EADA, Khanewal	20.06.1980	24.07.1980	11.08.1980
970166	06.07.1980	75235.40	EADA, Ahmadpur	14.07.1980	20.07.1980	11.08.1980

959505	30.05.1980	78.00	EADA, Sialkot	19.06.1980	25.07.1980	11.08.1980
787903	28.05.1980	1782.00	EADA, Sialkot	19.06.1980	25.07.1980	11.08.1980
959555	11.05.1980	1377.19	EADA, Sialkot	19.06.1980	25.07.1980	11.08.1980
614751	18.05.1980	8897.74	EADA, Sialkot	19.06.1980	25.07.1980	11.08.1980
309031	19.05.1980	4496.85	EADA, Sialkot	19.06.1980	25.07.1980	11.08.1980
614753	20.05.1980	7294.73	EADA, Sialkot	19.06.1980	25.07.1980	11.08.1980
309032	20.05.1980	4197.10	EADA, Sialkot	19.06.1980	25.07.1980	11.08.1980
959562	18.05.1980	1060.00	EADA, Sialkot	19.06.1980	25.07.1980	11.08.1980
959567	19.05.1980	2270.38	EADA, Sialkot	19.06.1980	25.07.1980	11.08.1980
959577	22.05.1980	12309.61	EADA, Sialkot	19.06.1980	25.07.1980	11.08.1980
95579	22.05.1980	7129.27	EADA, Sialkot	19.06.1980	25.07.1980	11.08.1980
920736	22.06.1980	74411.46	EADA, Jhang	24.06.1980	29.06.1980	11.08.1980
387857	28.06.1980	1822.00	EADA, Sahiwal	02.06.1980	08.07.1980	11.08.1980

387838	24.06.1980	48696.32	EADA, Sahiwal	02.06.1980	08.07.1980	11.08.1980
387839	24.06.1980	103557.41	EADA, Sahiwal	02.06.1980	08.07.1980	11.08.1980
387818	22.06.1980	3500.00	EADA, Sahiwal	02.06.1980	08.07.1980	11.08.1980
387815	19.06.1980	12878.45	EADA, Sahiwal	02.06.1980	08.07.1980	11.08.1980
135440	05.05.1980	6513.14	EADA, Kasur	07.06.1980	22.06.1980	11.08.1980
135455	11.05.1980	8672.46	EADA, Kasur	07.06.1980	22.06.1980	11.08.1980
135458	12.05.1980	3209.82	EADA, Kasur	07.06.1980	22.06.1980	11.08.1980
135473	17.05.1980	5365.74	EADA, Kasur	07.06.1980	22.06.1980	11.08.1980
135484	22.05.1980	34610.86	EADA, Kasur	07.06.1980	22.06.1980	11.08.1980
135496	26.05.1980	5410.08	EADA, Kasur	07.06.1980	22.06.1980	11.08.1980
135500	28.05.1980	2457.76	EADA, Kasur	07.06.1980	22.06.1980	11.08.1980
135502	29.05.1980	3732.00	EADA, Kasur	07.06.1980	22.06.1980	11.08.1980
281/A/78	21.06.1980	306.62	CMLA R/Pindi	21.06.1980	28.06.1980	16.08.1980

765102	26.06.1980	25004.19	EADA, Lahore	26.06.1980	02.06.1980	16.08.1980
765137	26.07.1980	20867.28	EADA, Lahore	26.06.1980	02.06.1980	16.08.1980
194891	12.06.1980	4935.28	EADA, R/Pindi	17.06.1980	29.06.1980	16.08.1980
194981	24.06.1980	5912.48	EADA, R/Pindi	26.06.1980	24.06.1980	16.08.1980
194997	25.06.1980	4064.33	EADA, R/Pindi	28.06.1980	03.06.1980	16.08.1980
195030	29.06.1980	3725.00	Manager S.F	30.06.1980	08.06.1980	16.08.1980
195162	23.07.1980	5638.09	DDA, R/Pindi	26.07.1980	30.06.1980	16.08.1980
195157	20.07.1980	3066.85	DDA, R/Pindi	24.07.1980	29.06.1980	16.08.1980
610242	27.07.1980	54570.00	DDA, (PP) LHR	06.08.1980	07.06.1980	16.08.1980
549721	16.06.1980	2715.48	EADA, S/PURA	23.06.1980	30.06.1980	16.08.1980
276113	25.06.1980	6697.18	EADA, Attock	25.06.1980	30.06.1980	16.08.1980
380027	23.06.1980	16021.88	EADA, Mianwali	24.06.1980	30.06.1980	18.08.1980
198050	23.06.1980	275.11	A.O. Dhudial	23.06.1980	30.06.1980	18.08.1980

116138	26.06.1980	2428.23	EADA, Sadiqabad	01.06.1980	30.06.1980	18.08.1980
116137	28.06.1980	17331.56	EADA, Sadiqabad	01.06.1980	30.06.1980	18.08.1980
513887	28.06.1980	159.39	A.O. Chakwal	29.06.1980	07.07.1980	18.08.1980
154877	24.06.1980	200.12	A.O. Sohawa	26.06.1980	07.07.1980	18.08.1980
707201	28.06.1980	8871.90	EADA, Manchanabad	28.06.1980	07.07.1980	18.08.1980
130585	30.06.1980	2025.80	EADA, Kot Adu	30.06.1980	08.07.1980	18.08.1980
959698	25.06.1980	519.74	EADA, Sialkot	29.06.1980	08.07.1980	18.08.1980
548132	28.06.1980	603.60	EADA, Nankana Sahib	29.06.1980	08.07.1980	18.08.1980
920746	28.06.1980	651.95	EADA, Jhang	28.06.1980	08.07.1980	18.08.1980
167110	30.06.1980	3011.10	EADA, Shujabad	01.07.1980	08.07.1980	18.08.1980
167109	29.06.1980	18062.06	EADA, Shujabad	01.07.1980	08.07.1980	18.08.1980
718290	30.06.1980	1824.63	EADA, Khanpur	01.07.1980	08.07.1980	18.08.1980
654508	26.06.1980	258.78	A.O. Dina	29.06.1980	08.07.1980	18.08.1980

192231	28.06.1980	4140.77	EADA, G/Wala	02.07.1980	08.07.1980	18.08.1980
192243	29.06.1980	7496.76	EADA, G/Wala	02.07.1980	08.07.1980	18.08.1980
305223	28.06.1980	4804.30	DDA, B/Nagar	29.06.1980	08.07.1980	18.08.1980
984375	25.06.1980	4146.18	EADA, Alipur	25.06.1980	03.07.1980	18.08.1980
999681	22.06.1980	138787.99	EADA, Sialkot	25.06.1980	03.07.1980	18.08.1980
958684	23.06.1980	5649.75	EADA, Sialkot	25.06.1980	03.07.1980	18.08.1980
959690	23.06.1980	224.27	EADA, Sialkot	25.06.1980	03.07.1980	18.08.1980
083826	24.06.1980	12007.75	EADA, H/Abad	24.06.1980	03.07.1980	18.08.1980
268108	19.06.1980	8533.80	EADA, D.G Khan	26.06.1980	03.07.1980	18.08.1980
003197	25.06.1980	14781.15	EADA, Depalpur	28.06.1980	03.07.1980	18.08.1980
255023	14.06.1980	12204.10	EADA, Lodhran	26.06.1980	03.07.1980	18.08.1980
549743	23.06.1980	9147.48	EADA, S/Pura	25.06.1980	03.07.1980	18.08.1980
200705	28.06.1980	8110.44	EADA, M/Garh	28.06.1980	03.07.1980	18.08.1980

192223	24.06.1980	15606.00	EADA, Gujranwala	25.06.1980	03.07.1980	18.08.1980
513844	20.06.1980	563.04	EADA, Chakwal	02.06.1980	10.07.1980	18.08.1980
368459	10.06.1980	70447.43	EADA, Multan	05.06.1980	09.07.1980	18.08.1980
927319	05.06.1980	4003.75	EADA, Murree	17.06.1980	21.07.1980	18.08.1980
172129	28.06.1980	9388.12	EADA, Layyah	16.06.1980	22.07.1980	18.08.1980
369069	12.06.1980	1714.85	EADA, Multan	15.06.1980	22.07.1980	19.08.1980
268078	11.06.1980	5136.73	EADA, D.G. Khan	17.06.1980	24.07.1980	19.08.1980
548131	18.06.1980	13319.31	EADA, Nankana	18.06.1980	24.07.1980	19.08.1980
924565	17.06.1980	4247.40	EADA, Khanewal	19.06.1980	24.07.1980	19.08.1980
924561	16.06.1980	12473.75	EADA, Khanewal	19.06.1980	24.07.1980	19.08.1980
548133	05.07.1980	10540.42	EADA, Nankana	08.07.1980	15.07.1980	19.08.1980
864678	14.07.1980	455.93	EADA, Pak Pattan	15.07.1980	22.07.1980	19.08.1980
924593	15.07.1980	25607.00	EADA, Khanewal	16.07.1980	21.07.1980	19.08.1980

305272	08.07.1980	58050.00	EADA, B/Nagar	15.07.1980	21.07.1980	19.08.1980
496566	15.06.1980	1841.37	A.O F/Abad	19.06.1980	21.07.1980	19.08.1980
121724	28.06.1980	24509.52	EADA, Bahawalpur	06.07.1980	15.07.1980	19.08.1980
154975	05.06.1980	808.90	DDA, Jhelum	07.07.1980	15.07.1980	19.08.1980
352358	18.06.1980	148.40	EADA, B/Nagar	08.07.1980	15.07.1980	19.08.1980
305211	24.06.1980	26772.05	EADA, B/Nagar	08.06.1980	15.07.1980	19.08.1980
305229	29.06.1980	15220.00	EADA, B/Nagar	08.06.1980	15.07.1980	19.08.1980
192274	09.06.1980	30125.00	EADA, G/ Wala	12.06.1980	15.07.1980	19.08.1980
268191	10.06.1980	2275.00	DDA, D.G.Khan	10.06.1980	15.07.1980	19.08.1980
268201	15.07.1980	1818.00	DDA, D.G.Khan	15.06.1980	21.07.1980	19.08.1980
268190	09.06.1980	1137.50	DDA, D.G.Khan	09.07.1980	15.07.1980	19.08.1980
145853	08.06.1980	4127.00	EADA, Sargodha	28.06.1980	03.07.1980	19.08.1980
145894	17.06.1980	21217.15	EADA, Sargodha	28.06.1980	03.07.1980	19.08.1980

145900	18.06.1980	2415.00	EADA, Sargodha	28.06.1980	03.07.1980	19.08.1980
210030	24.06.1980	43660.04	EADA, Sargodha	28.06.1980	03.07.1980	19.08.1980
210043	26.06.1980	18424.91	EADA, Sargodha	28.06.1980	03.07.1980	19.08.1980
970167	09.07.1980	15100.44	EADA, Ahmadpur	14.07.1980	20.07.1980	19.08.1980
970163	30.06.1980	7125.94	EADA, Ahmadpur	14.07.1980	20.07.1980	19.08.1980
368680	04.05.1980	34057.45	EADA, Multan	15.07.1980	20.07.1980	19.08.1980
268198	14.07.1980	625.00	DDA, D. G. Khan	14.07.1980	20.07.1980	19.08.1980
167175	20.07.1980	2045.60	EADA, Shujabad	20.07.1980	26.07.1980	19.08.1980
135561	23.06.1980	26835.37	EADA, Kasur	19.07.1980	23.07.1980	19.08.1980
135516	04.06.1980	2254.58	EADA, Kasur	19.07.1980	23.07.1980	19.08.1980
356687	21.07.1980	21505.29	EADA, Fort Abbas	21.07.1980	24.07.1980	19.08.1980
309628	30.06.1980	6203.74	EADA, Chishtian	19.07.1980	24.07.1980	19.08.1980
003200	19.07.1980	3272.30	EADA, Depalpur	19.07.1980	24.07.1980	19.08.1980

718293	16.07.1980	1053.87	EADA, Khanpur	16.07.1980	24.07.1980	19.08.1980
317029	14.06.1980	905.18	EADA, Kabirwala	20.07.1980	24.07.1980	23.08.1980
371030	23.06.1980	5125.50	EADA, Kabirwala	20.07.1980	24.07.1980	23.08.1980
371032	20.07.1980	20172.88	EADA, Kabirwala	20.07.1980	24.07.1980	23.08.1980
125874	04.06.1980	61078.88	EADA, Vehari	08.07.1980	15.07.1980	23.08.1980
125891	15.08.1980	23610.00	EADA, Vehari	08.07.1980	15.07.1980	23.08.1980
125892	16.06.1980	23649.38	EADA, Vehari	08.07.1980	15.07.1980	23.08.1980
125896	24.06.1980	6406.50	EADA, Vehari	08.07.1980	15.07.1980	23.08.1980
125919	30.06.1980	3044.00	EADA, Vehari	08.07.1980	15.07.1980	23.08.1980
268180	08.07.1980	1605.00	EADA, D. G. Khan	15.07.1980	21.07.1980	23.08.1980
549814	09.07.1980	21296.87	EADA, Sheikhupura	16.07.1980	21.07.1980	23.08.1980
924315	21.07.1980	7250.00	DDA, Sahiwal	22.07.1980	27.07.1980	23.08.1980
192287	20.07.1980	10131.39	EADA, Gujranwala	23.07.1980	27.07.1980	23.08.1980

759224	22.07.1980	3917.50	F. A. Narowal	22.07.1980	27.07.1980	23.08.1980
198052	20.07.1980	241.65	A. O. Dhadial	21.07.1980	27.07.1980	23.08.1980
268208	21.07.1980	932.50	DDA, D. G. Khan	21.07.1980	28.07.1980	23.08.1980
192289	23.07.1980	798.85	EADA, Gujranwala	24.07.1980	28.07.1980	23.08.1980
564679	19.07.1980	14358.55	EADA, Pak Pattan	23.07.1980	28.07.1980	23.08.1980
564682	20.07.1980	62429.00	EADA, Pak Pattan	23.07.1980	28.07.1980	23.08.1980
564680	20.07.1980	56635.11	EADA, Pak Pattan	23.07.1980	28.07.1980	23.08.1980
924600	03.08.1980	13219.00	EADA, Khanewal	08.05.1980	18.08.1980	26.08.1980
078750	29.07.1980	40641.16	EADA, Okara	03.08.1980	16.08.1980	26.08.1980
003203	03.08.1980	12785.00	EADA, Depalpur	04.08.1980	16.08.1980	26.08.1980
369009	13.07.1980	34482.56	EADA, Multan	05.08.1980	16.08.1980	26.08.1980
369569	13.07.1980	33147.95	EADA, Multan	05.08.1980	16.08.1980	26.08.1980
369669	30.07.1980	17650.87	EADA, Multan	05.08.1980	16.08.1980	26.08.1980

121934	30.07.1980	14127.83	EADA, Bahawalpur	31.07.1980	16.08.1980	26.08.1980
121927	28.07.1980	15014.50	DDA, Bahawalpur	30.07.1980	16.08.1980	26.08.1980
444272	28.07.1980	16511.25	EADA, Ferozewala	09.08.1980	18.08.1980	26.08.1980
274537	26.07.1980	3175.00	EADA, Ferozewala	09.08.1980	18.08.1980	26.08.1980
274569	17.07.1980	2800.00	EADA, Ferozewala	09.08.1980	18.08.1980	26.08.1980
192290	24.07.1980	15363.75	EADA, Gujranwala	24.08.1980	29.08.1980	26.08.1980
130590	24.07.1980	10062.18	EADA, Kot Adu	24.08.1980	29.08.1980	26.08.1980
548134	19.07.1980	19628.62	Astt. Director Nankana Sahib	23.08.1980	30.08.1980	26.08.1980
920842	21.07.1980	38469.44	EADA, Jhang	24.08.1980	30.08.1980	26.08.1980
616298	07.07.1980	13698.00	EADA, Mailsi	24.08.1980	30.08.1980	26.08.1980
003201	20.07.1980	18070.98	EADA, Depalpur	28.08.1980	03.08.1980	26.08.1980
388007	24.07.1980	52305.75	EADA, Sahiwal	27.07.1980	05.08.1980	26.08.1980
387939	03.07.1980	7000.00	EADA, Sahiwal	27.07.1980	05.08.1980	26.08.1980

371033	21.07.1980	12091.33	EADA, Kabirwala	31.07.1980	05.08.1980	26.08.1980
588520	16.07.1980	51278.15	EADA, Hasilpur	28.07.1980	05.08.1980	26.08.1980
588523	24.07.1980	85532.11	EADA, Hasilpur	28.07.1980	05.08.1980	26.08.1980
305317	27.07.1980	28562.69	EADA, Bahawalpur	30.07.1980	05.08.1980	26.08.1980
380160	28.07.1980	5564.81	EADA, Mianwali	03.08.1980	07.08.1980	26.08.1980
380152	24.07.1980	13290.90	EADA, Mianwali	03.08.1980	07.08.1980	26.08.1980
380135	14.07.1980	61.50	EADA, Mianwali	03.08.1980	07.08.1980	26.08.1980
380165	30.07.1980	4818.75	EADA, Mianwali	03.08.1980	07.08.1980	26.08.1980
949127	30.07.1980	17912.35	EADA, Gujrat	02.08.1980	07.08.1980	26.08.1980
083831	31.07.1980	10712.85	EADA, Haroonabad	31.07.1980	07.08.1980	26.08.1980
268242	03.08.1980	17188.20	EADA, D. G. Khan	04.08.1980	16.08.1980	26.08.1980
135648	13.09.1980	11661.85	EADA, Kasur	06.08.1980	16.08.1980	26.08.1980
135671	23.07.1980	28825.93	EADA, Kasur	06.08.1980	16.08.1980	26.08.1980

135674	26.07.1980	4975.97	EADA, Kasur	06.08.1980	16.08.1980	26.08.1980
934413	04.08.1980	14266.25	EADA, Tounsa	04.08.1980	16.08.1980	26.08.1980
125955	22.07.1980	26291.26	EADA, Vehari	04.08.1980	16.08.1980	26.08.1980
970171	19.08.1980	102310.00	EADA, Ahmedpur	19.08.1980	24.08.1980	26.08.1980
122822	09.08.1980	38050.00	DDA, Bahawalpur	19.08.1980	24.08.1980	26.08.1980
116150	13.07.1980	15947.36	EADA, Sadiqabad	18.08.1980	24.08.1980	26.08.1980
371034	07.08.1980	15220.00	EADA, Kabirwala	18.08.1980	24.08.1980	26.08.1980
616301	13.07.1980	5900.68	EADA, Mailsi	26.07.1980	30.07.1980	26.08.1980
387844	25.06.1980	4047.80	DDA, Sahiwal	26.06.1980	30.06.1980	26.08.1980
Cash	26.08.1980	2764.60	DDA, Lahore	26.08.1980	26.08.1980	26.08.1980
Cash	26.08.1980	5984.80	DDA, Lahore	26.08.1980	26.08.1980	26.08.1980
134505	15.06.1980	3556134.00	Chemedyis Pak	17.06.1980	21.06.1980	27.08.1980
126829	21.08.1980	1218251.25	DDA, (PP) LHR.	31.08.1980	31.08.1980	01.09.1980
195227	09.08.1980	2830.30	DDA, R/ Pindi	11.08.1980	18.08.1980	01.09.1980

211781	27.07.1980	209033,38	EADA, F/abad	19.08.1980	27.08.1980	01.09.1980
765166	11.08.1980	1714.92	EADA, Lahore	18.08.1980	23.08.1980	01.09.1980
765178	26.08.1980	9367.37	EADA, Lahore	28.08.1980	31.08.1980	01.09.1980
579178	22.07.1980	46106.54	EADA, Burewala	28.08.1980	28.08.1980	01.09.1980
579100	28.07.1980			28.08.1980	28.08.1980	01.09.1980
370139	26.07.1980	8602.20	EADA, Burewala	05.08.1980	30.08.1980	01.09.1980
579295	01.06.1980	29270.92	EADA, Burewala	27.07.1980	30.08.1980	01.09.1980
388005	23.07.1980	1465.25	DDA, Sahiwal	24.07.1980	29.07.1980	02.09.1980
268210	22.07.1980	1375.00	DDA, D. D. Khan	22.07.1980	28.07.1980	02.09.1980
449033	21.07.1980	327.50	AO, C. S. Shah	21.07.1980	28.07.1980	02.09.1980
449035	23.07.1980	167.40	AO, Hasilpur	24.07.1980	29.07.1980	02.09.1980
513851	20.07.1980	149.98	EADA, Ballkasar	20.07.1980	30.07.1980	02.09.1980
355026	21.07.1980	4258.88	EADA, Lodhran	23.07.1980	30.07.1980	02.09.1980

355026	23.07.1980			23.07.1980	30.07.1980	02.09.1980
616300	12.07.1980	8620.00	EADA, Mailsi	26.07.1980	30.07.1980	03.09.1980
155046	26.07.1980	169.19	EADA, Jhelum	26.07.1980	30.07.1980	03.09.1980
449034	23.07.1980	130.93	AO, P. D. Khan	24.07.1980	30.07.1980	03.09.1980
200799	29.07.1980	3379.10	EADA, M/ Garh	29.07.1980	03.08.1980	03.09.1980
707203	27.07.1980	3798.89	EADA, Minchinabad	27.07.1980	03.08.1980	03.09.1980
304631	27.07.1980	5314.38	EADA, Chishtian	27.07.1980	03.08.1980	03.09.1980
578853	27.07.1980	815.85	EADA, Chakwal	30.07.1980	05.08.1980	03.09.1980
078724	25.06.1980	29496.16	EADA, Okara	28.06.1980	05.08.1980	03.09.1980
078700	07.06.1980			28.06.1980	05.08.1980	03.09.1980
718295	28.07.1980	2150.39	EADA, Khan pur	30.07.1980	05.08.1980	03.09.1980
654531	27.07.1980	313.19	AO, Dina	29.07.1980	05.08.1980	03.09.1980
276275	28.07.1980	5638.88	EADA, Attock	28.07.1980	05.08.1980	03.09.1980
192292	29.07.1980	1908.15	EADA, G/ Wala	30.07.1980	05.08.1980	03.09.1980

305318	28.07.1980	5909.80	DDA, B/ Nagar	29.07.1980	05.08.1980	03.09.1980
386919	23.07.1980	457.07	EADA, Ferozewala	29.07.1980	29.07.1980	03.09.1980
549827	23.07.1980	6509.98	EADA, S/ Pura	02.08.1980	07.08.1980	03.09.1980
984377	29.07.1980	4743.63	EADA, Ali Pur	29.07.1980	09.08.1980	03.09.1980
155052	31.07.1980	121.22	AO, Sohawa	31.07.1980	07.08.1980	03.09.1980
309055	21.07.1980			03.08.1980	07.08.1980	04.09.1980
201515	23.07.1980			03.08.1980	07.08.1980	04.09.1980
201525	28.07.1980	7247.25	EADA, Sialkot	03.08.1980	07.08.1980	04.09.1980
201537	31.07.1980			03.08.1980	07.08.1980	04.09.1980
052148	20.07.1980	3200.00	DDA, (PP), Lahore	10.08.1980	11.08.1980	04.09.1980
268263	07.08.1980	1032.00	DDA, D. G. Khan	07.08.1980	06.08.1980	04.09.1980
268257	06.08.1980	1000.00	DDA, D. G. Khan	07.08.1980	06.08.1980	04.09.1980
870364	01.03.1980	7629.17	EADA, Rajanpur	07.08.1980	06.08.1980	04.09.1980

870376	29.04.1980			07.08.1980	06.08.1980	04.09.1980
870382	24.05.1980			07.08.1980	06.08.1980	04.09.1980
870387	14.06.1980			07.08.1980	06.08.1980	04.09.1980
870389	28.06.1980			07.08.1980	06.08.1980	04.09.1980
870391	19.07.1980			07.08.1980	06.08.1980	04.09.1980
192295	03.08.1980	6633.00	EADA, Gujranwala	05.08.1980	06.08.1980	04.09.1980
970168	29.07.1980	6680.85	EADA, Ahmadpur	02.08.1980	06.08.1980	04.09.1980
549832	28.07.1980	1941.00	EADA, S/ Pura	04.08.1980	06.08.1980	04.09.1980
268226	28.07.1980	3298.25	EADA, D. G. Khan	03.08.1980	06.08.1980	04.09.1980
268245	04.08.1980	1125.00	DDA, D. G. Khan	04.08.1980	06.08.1980	04.09.1980
718297	31.07.1980	4000.00	EADA, Khanpur	03.08.1980	06.08.1980	04.09.1980
496595	06.08.1980	1834.52	EADA, Ferozewala	09.08.1980	18.08.1980	04.09.1980
003209	10.08.1980	190.28	EADA, Depalpur	11.08.1980	18.08.1980	04.09.1980
167120	06.08.1980	550.75	EADA, Shujabad	06.08.1980	18.08.1980	04.09.1980

003206	10.08.1980	5000.00	EADA, Depalpur	11.08.1980	18.08.1980	04.09.1980
003208	10.08.1980	320.00	EADA, Depalpur	11.08.1980	18.08.1980	04.09.1980
003207	10.08.1980	7870.00	EADA, Depalpur	11.08.1980	18.08.1980	04.09.1980
268267	10.08.1980	2080.00	DDA, D. G. Khan	10.08.1980	20.08.1980	04.09.1980
268266	09.08.1980	1125.00	DDA, D. G. Khan	10.08.1980	20.08.1980	04.09.1980
268262	07.08.1980	6715.11	EADA, D. G. Khan	09.08.1980	20.08.1980	04.09.1980
548135	20.08.1980	8254.84	AD, Nankana Sahib	21.08.1980	24.08.1980	04.09.1980
116153	24.08.1980	1838.38	EADA, Sadiqabad	18.08.1980	24.08.1980	04.09.1980
116151	13.08.1980	789.90	EADA, Sadiqabad	18.08.1980	24.08.1980	04.09.1980
547862	05.08.1980	674.80	EADA, S/ Pura	18.08.1980	24.08.1980	04.09.1980
311848	04.08.1980	373.96	EADA, Liaqatpur	17.08.1980	24.08.1980	04.09.1980
201593	11.08.1980	137.00	EADA, Sialkot	18.08.1980	23.08.1980	04.09.1980
924603	11.08.1980	7110.96	EADA, Khanewal	17.08.1980	23.08.1980	04.09.1980

195254	24.08.1980	5989.35	EADA. Rawalpindi	27.08.1980	02.09.1980	04.09.1980
190957	28.08.1980					
388070	04.08.1980	66821.90	DDA, Sahiwal	11.08.1980	23.08.1980	04.09.1980
388089	07.07.1980					
3880[illegible]0	09.07.1980					
444273	21.08.1980	1779.32	Astt. Director	23.08.1980	26.08.1980	07.09.1980
386933	19.08.1980		Agri., Faisalabad			
386934	19.08.1980	39829.59	Astt. Director	23.08.1980	26.08.1980	07.09.1980
444279	23.08.1980		Agri., Faisalabad			
198054	23.08.1980	281.50	AO, Dhudial	23.08.1980	26.08.1980	07.09.1980
192322	20.08.1980	23111.57	EADA, Gujranwala	23.08.1980	27.08.1980	07.09.1980
192326	24.08.1980	3106.90	EADA, Gujranwala	25.08.1980	28.08.1980	07.09.1980
355030	21.08.1980	14343.41	EADA, Lodhran	24.08.1980	28.08.1980	07.09.1980
449042	24.08.1980	132.62	A.O., Jalalpur	25.08.1980	28.08.1980	07.09.1980

513858	23.08.1980	789.35	EADA, Chakwal	25.08.1980	28.08.1980	07.09.1980
268278	24.08.1980	3392.75	EADA, D. G. Khan	24.08.1980	30.08.1980	07.09.1980
192325	24.08.1980	2939.13	EADA, Gujranwala	25.08.1980	30.08.1980	07.09.1980
172190	27.08.1980	5507.27	EADA, Layyah	04.08.1980	28.08.1980	07.09.1980
616308	18.08.1980	49624.80	EADA, Mailsi	24.08.1980	28.08.1980	07.09.1980
371036	19.08.1980	37442.75	EADA, Gujranwala	25.08.1980	28.08.1980	07.09.1980
371037	21.08.1980					
003210	20.08.1980	39473.38	EADA, Depalpur	24.08.1980	28.08.1980	07.09.1980
268274	21.08.1980	6500.00	DDA, D. G. Khan	23.08.1980	28.08.1980	07.09.1980
268273	21.08.1980	3267.25	DDA, D. G. Khan	23.08.1980	30.08.1980	07.09.1980
268275	23.08.1980	1500.00	DDA, D. G. Khan	23.08.1980	30.08.1980	07.09.1980
167121	10.08.1980	17018.06	EADA, Shujabad	24.08.1980	30.08.1980	07.09.1980
167122	18.08.1980		EADA, Shujabad	24.08.1980	20.08.1980	07.09.1980

616289	23.08.1980	9512.50	EADA, Mailsi	23.08.1980	30.08.1980	07.09.1980
083832	23.08.1980	34861.03	EADA, Haroonabad	23.08.1980	30.08.1980	07.09.1980
388145	25.08.1980	13150.75	DDA, Sahiwal	28.08.1980	31.08.1980	07.09.1980
920888	23.08.1980	32109.80	EADA, Jhang	25.08.1980	31.08.1980	07.09.1980
908094	23.08.1980	457.25	AO, C. S. Shah	23.08.1980	31.08.1980	07.09.1980
934415	21.08.1980	1412.21	EADA, Tounsa Sharif	24.08.1980	31.08.1980	07.09.1980
934414	18.08.1980	510.42	EADA, Tounsa Sharif	24.08.1980	31.08.1980	07.09.1980
548136	26.08.1980	2760.30	AD, Nankana Sahib	24.08.1980	02.09.1980	07.09.1980
548668	19.08.1980	15450.00	EADA, Shahpur	28.08.1980	02.09.1980	07.09.1980
268282	27.08.1980	22881.50	EADA, D. G. Khan	27.08.1980	02.09.1980	07.09.1980
616311	26.08.1980	23227.25	EADA, Mailsi	27.08.1980	02.09.1980	07.09.1980
707207	27.08.1980	10092.21	EADA, Minchinabad	27.08.1980	02.09.1980	07.09.1980
155126	28.08.1980	291.10	AO, Dina	28.08.1980	03.09.1980	07.09.1980
718300	27.08.1980	10636.92	EADA, Khanpur	28.08.1980	03.09.1980	07.09.1980

388069)	04.08.1980	84261.13	EADA, Sahiwal	27.08.1980	03.09.1980	07.09.1980
388130)	23.08.1980					
388129)	23.08.1980					
388144)	25.08.1980					
135693)	06.08.1980					
135718)	23.08.1980					
135723)	27.08.1980	35674.70	EADA, Kasur	31.08.1980	07.09.1980	07.09.1980
135727)	28.08.1980					
356689	24.08.1980	49723.36	EADA, Fort Abbas	25.08.1980	07.09.1980	07.09.1980
444275)	23.08.1980					
444276)	24.08.1980	81531.00	EADA, Ferozewala	28.08.1980	07.09.1980	07.09.1980
274618)	24.08.1980					
268279	24.08.1980	1500.25	DDA, D. G. Khan	30.08.1980	07.09.1980	07.09.1980

268283	27.08.1980	1648.00	DDA, D. G. Khan	30.08.1980	07.09.1980	07.09.1980
268285	30.08.1980	1400.00	DDA, D. G. Khan	30.08.1980	07.09.1980	07.09.1980
192331	28.08.1980	12338.00	EADA, Gujranwala	31.08.1980	07.09.1980	07.09.1980
924608	30.08.1980	7241.04	EADA, Khanewal	30.08.1980	07.09.1980	07.09.1980
513860	26.08.1980	699.21	A.O, Balkasar	Nil	07.09.1980	07.09.1980
371038	25.08.1980	20506.00	EADA, Kabirwala	30.08.1980	07.09.1980	07.09.1980
304634	25.08.1980	7637.34	EADA, Chishtian	30.08.1980	07.09.1980	07.09.1980
924604)	20.08.1980					
924605)	21.08.1980	71305.08	EADA, Khanewal	27.08.1980	07.08.1980	07.09.1980
924606)	24.08.1980					
Cash	08.09.1980	4356.13	DDA, Lahore	08.09.1980	08.09.1980	10.09.1980
Cash	08.09.1980	1218.00	DDA, Lahore	08.09.1980	08.08.1980	10.09.1980
195272	30.08.1980	2038.00	DDA, Rawalpindi	01.09.1980	09.09.1980	13.09.1980
616313	31.08.1980	69312.12	DDA, Mailsi	01.09.1980	09.09.1980	13.09.1980

200844	30.08.1980	32348.44	DDA, Muzaffarghar	31.08.1980	09.09.1980	13.09.1980
130593	28.08.1980	22529.43	EADA, Kot Adu	30.08.1980	09.09.1980	13.09.1980
388158)	31.08.1980	8747.13	DDA, Sahiwal	01.09.1980	09.09.1980	13.09.1980
449044)	25.08.1980	178.00	A.O.Pind Dadan Khan	28.08.1980	09.09.1980	14.09.1980
145986)	22.08.1980					
145997)	28.08.1980					
210162)	25.08.1980	97524.58	Sargodha	31.08.1980	09.09.1980	14.09.1980
210170)	27.08.1980					
200487	31.08.1980	981.01	EADA, Muzaffargarh	31.08.1980	09.09.1980	14.09.1980
125975)	05.08.1980					
125980)	23.08.1980					
125984)	20.08.1980	80162.19	EADA, Vehari	01.09.1980	14.09.1980	14.09.1980
125991)	31.08.1980					

125990)	31.08.1980					
276399	27.08.1980	21046.25	EADA. Attock	27.08.1980	09.09.1980	14.09.1980
210714	28.08.1980	3848.39	EADA, Shah Pur	31.08.1980	09.09.1980	14.09.1980
388209	02.09.1980	22868.37	DDA, Sahiwal	03.09.1980	08.09.1980	14.09.1980
155133	31.08.1980	143.56	A. O, Sohawa	31.09.1980	08.09.1980	14.09.1980
192336	02.09.1980	9207.50	EADA. Gujranwala	03.09.1980	08.09.1980	14.09.1980
984382	02.09.1980	1474.78	EADA. Ali Pur	03.09.1980	13.09.1980	14.09.1980
616312	25.08.1980	85823.19	EADA, Mailsi	04.09.1980	13.09.1980	14.09.1980
078773	25.08.1980	21060.20	EADA, Okara	03.09.1980	13.09.1980	14.09.1980
122904	31.08.1980	69670.36	EADA, Bahawalpur	02.09.1980	13.09.1980	14.09.1980
934416	02.09.1980	894,60	A.O., Taunsa Sharif	03.07.1980	13.09.1980	14.09.1980
154925	30.06.1980	130.73	A.O., Jhelum	01.07.1980	19.09.1980	14.09.1980
387952	06.07.1980	9465.25	DDA, Sahiwal	14.07.1980	19.09.1980	14.09.1980
211543	25.06.1980	278981.02	EADA, Faisalabad	13.09.1980	19.09.1980	14.09.1980

549924	09.07.1980	7249.74	EADA, Sheikhupura	09.09.1980	15.09.1980	14.09.1980
557949	08.09.1980	11830.00	EADA, Jam Pur	NIL	15.09.1980	14.09.1980
388228	04.09.1980	15936.74	EADA, Sahiwal	09.09.1980	15.09.1980	14.09.1980
549876	28.08.1980	3127.50	EADA, Sheikhupura	08.09.1980	15.09.1980	14.09.1980
549873	26.08.1980	24687.15	EADA, Sheikhupura	31.09.1980	15.09.1980	14.09.1980
268300	02.09.1980	1200.00	DDA, D.G. Khan	07.09.1980	15.09.1980	14.09.1980
268307	04.09.1980	1194.00	-do-	07.09.1980	15.09.1980	14.09.1980
268313	07.09.1980	8145.00	-do-	07.09.1980	15.09.1980	14.09.1980
305372	30.09.1980	4591.00	DDA, B/Nagar	07.09.1980	15.09.1980	14.09.1980
268314	08.08.1980	4054.64	EADA, D.G. Khan	08.09.1980	15.09.1980	14.09.1980
548138	28.0.1980	6655.87	EADA, Nankana	15.09.1980	15.09.1980	14.09.1980
380201	26.08.1980)					
380208	31.08.1980)	3643.77	EADA, Mianwali	07.09.1980	15.09.1980	15.09.1980

380218	04.09.1980)					
564688	19.08.1980)					
564687	19.08.1980)	181759.32	EADA, Pakpattan	01.09.1980	15.09.1980	15.09.1980
564686	19.08.1980)					
564690	25.08.1980)					
970175	02.09.1980	6106.12	EADA, Ahmadpur	03.09.1980	15.09.1980	15.09.1980
970175	04.09.1980	13455.04	-do-	07.09.1980	15.09.1980	15.09.1980
172203	02.09.1980	5948.62	EADA, Layyah	10.09.1980	20.09.1980	20.09.1980
380227	07.09.1980	14910.00	EADA, Mainwali	13.09.1980	20.09.1980	20.09.1980
949153	30.08.1980	17871.61	EADA, Gujrat	15.09.1980	20.09.1980	20.09.1980
052199	10.09.1980	142835.32	DDA, (P.P),Lahore	15.09.1980	20.09.1980	20.09.1980
By Cash	20.09.1980	1951.16	DDA, (P.P),Lahore	20.09.1980	20.09.1980	20.09.1980
211995	30.09.1980	149190.10	EADA, Faisalabad	10.09.1980	21.09.1980	21.09.1980
194938	22.06.1980)	4361.45	EADA, Rawalpindi	24.06.1980	28.06.1980	21.09.1980

194955	22.06.1980)					
549734	22.06.1980	2843.25	EADA, Shah Pur	24.06.1980	20.06.1980	21.09.1980
192210	22.06.1980	43486.89	EADA, Gujranwala	23.06.1980	28.06.1980	21.09.1980
444277	01.09.1980)	5242.21	EADA, Ferozewala	07.09.1980	18.09.1980	21.09.1980
444279	03.09.1980)					
444278	01.09.1980)					
446605	07.09.1980)	11619.14	EADA, Ferozewala	09.09.1980	18.09.1980	21.09.1980
444280	08.09.1980)					
616315	04.09.1980	61552.66	EADA, Mailsi	09.09.1980	21.09.1980	21.09.1980
924613	09.09.1980)					
924614	10.09.1980)	35877.17	EADA, Khanewal	09.09.1980	18.09.1980	21.09.1980
167124	07.09.1980	4256.25	EADA, Shuja Abad	08.09.1980	18.09.1980	21.09.1980
122882	24.08.1980	10505.00	DDA, Bahawalpur	07.09.1980	20.09.1980	21.09.1980

45258	21.06.1980)					
296113	25.08.1980)	579.19	DDA, (Seed Farm)	21.09.1980	21.09.1980	24.09.1980
296117	27.08.1980)		, Lahore			
201597	23.08 1980)					
201598	23 08.1980)					
201599	24.08.1980)					
309065	24.08 1980)					
309066	25 08.1980)					
309067	25 08.1980)					
309068	25.08.1980)					
309069	25.08.1980)					
309070	26.08.1980)	110796.14	EADA, Sialkot	14.09.1980	23.09.1980	27.09.1980
309071	27.08.1980)					
728688	26.08.1980)					

959839	28.08.1980)					
959845	31.08.1980)					
614905	01.09.1980)					
959894	04.09.1980)					
959847	07.09.1980)					
309074	03.09.1980)					
728690	04.09.1980)					
309077	04.09.1980)					
309078	07.09.1980)					
251122	10.09.1980	29555.24	EADA, Multan	10.09.1980	23.09.1980	27.09.1980
311849	20.08.1980			04.09.1980	23.09.1980	27.09.1980
311850	21.08.1980	2158.68	EADA, Liaqatpur	04.09.1980	23.09.1980	27.09.1980
311852	03.09.1980	150548.50	EADA, Hasilpur	13.09.1980	23.09.1980	27.09.1980

588531	26.08.1980			13.09.1980	23.09.1980	27.09.1980
588532	31.08.1980			13.09.1980	23.09.1980	27.09.1980
588536	10.08.1980			13.09.1980	23.09.1980	27.09.1980
588535	10.09.1980			13.09.1980	23.09.1980	27.09.1980
268316	13.09.1980	4710.00	EADA, D.G. Khan	14.09.1980	25.09.1980	27.09.1980
003216	14.09.1980	19575.43	EADA, Depalpur	14.09.1980	25.09.1980	27.09.1980
588528	19.08.1980	186882.00	EADA, Hasilpur	13.09.1980	25.09.1980	27.09.1980
588530	25.08.1980			13.09.1980	25.09.1980	27.09.1980
916606	04.09.1980	1233.65	EADA, Shahpur	14.09.1980	25.09.1980	27.09.1980
003712	24.08.1980	15378.75	EADA, Depalpur	14.09.1980	25.09.1980	27.09.1980
003711	28.04.1980	3244.45	EADA, Depalpur	14.09.1980	25.09.1980	27.09.1980
388258	16.09.1980	10273.50	EADA, Sahiwal	1609.1980	25.09.1980	27.09.1980
380245	16.09.1980	24850.00	EADA, Mianwali	17.09.1980	28.09.1980	28.09.1980
548139	17.09.1980	22195.13	EADA, Nankana	18.09.1980	28.09.1980	28.09.1980

924615	17.09.1980	2779.28	EADA, Khanewal	18.09.1980	28.09.1980	28.09.1980
003222	20.09.1980	47731.30	EADA, Depalpur	20.09.1980	28.09.1980	28.09.1980
003220	18.09.1980	8811.52	EADA, Depalpur	20.09.1980	28.09.1980	28.09.1980
003221	20.09.1980	50180.80	EADA, Depalpur	20.09.1980	28.09.1980	28.09.1980
003219	16.09.1980	82690.51	EADA, Depalpur	18.09.1980	28.09.1980	28.09.1980
616316	09.09.1980	58006.61	EADA, Mailsi	21.09.1980	28.09.1980	28.09.1980
616318	17.09.1980	14576.25	EADA, Mailsi	21.09.1980	28.09.1980	28.09.1980
970177	14.09.1980	47182.00	EADA, Ahmad East	20.09.1980	28.09.1980	28.09.1980
970176	14.09.1980	1159.30	EADA, Ahmad Pur	20.09.1980	28.09.1980	28.09.1980
718602	09.09.1980	29985.32	EADA, Khanpur	20.09.1980	28.09.1980	28.09.1980
513870	21.09.1980	1035.91	AO Balkasar	20.09.1980	28.09.1980	28.09.1980
513871	11.09.1980	1172.56	EADA, Chakwal	21.09.1980	28.09.1980	28.09.1980
549932	21.09.1980	7060.00	EADA, S/Pura	23.09.1980	28.09.1980	28.09.1980

549941	20.09.1980	6658.46	EADA, S/Pura	23.09.1980	28.09.1980	28.09.1980
155239	23.09.1980	508.54	OA, Dina	21.09.1980	28.09.1980	28.09.1980
850334	23.09.1980	21650.00	EADA, Bhalwal	23.09.1980	29.09.1980	30.09.1980
268329	19.09.1980	11714.00	EADA, D.G. Khan	22.09.1980	29.09.1980	30.09.1980
850336	23.09.1980	1733.85	EADA, Bhalwal	23.09.1980	29.09.1980	30.09.1980
388287	22.09.1980	18224.48	DDA, Sahiwal	24.09.1980	29.09.1980	30.09.1980
547594	18.09.1980	7870.00	DDA, Multan	23.09.1980	29.09.1980	30.09.1980
380252	21.09.1980	4303.00	EADA, Mianwali	24.09.1980	30.09.1980	30.09.1980
268341	22.09.1980	4138.45	DDA, D.G. Khan	23.09.1980	23.09.1980	30.09.1980
268336	22.09.1980	943.00	DDA, D.G. Khan	25.09.1980	25.09.1980	30.09.1980
35 693	21.09.1980	82497.61	EADA, Fortabbas	22.09.1980	22.09.1980	01.10.1980
5649863	04.09.1980	283575.54	EADA, Pakpattan	24.09.1980	24.10.1980	01.10.1980
564967	17.09.1980					
564968	20.09.1980					

564969	22.09.1980					
564700	24.09.1980					
513872	23.09.1980	48.44	EADA, Chakwal	24.09.1980	24.10.1980	01.10.1980
616322	22.09.1980	68996.55	EADA, Mailsi	23.09.1980	23.10.1980	01.10.1980
616319	18.09.1980	17223.35	EADA, Mailsi	23.09.1980	23.10.1980	01.10.1980
616323	23.09.1980	1008.00	EADA, Mailsi	23.09.1980	23.10.1980	01.10.1980
616320	21.09.1980	7256.92	EADA, Mailsi	23.09.1980	23.10.1980	01.10.1980
083837	24.09.1980	56756.68	EADA, Haroonabad	25.09.1980	01.10.1980	01.10.1980
268350	27.09.1980	568.00	DDA, D.G. Khan	27.09.1980	01.10.1980	01.10.1980
078794	21.09.1980	38825.00	EADA, Okara	27.09.1980	01.10.1980	01.10.1980
167125	16.09.1980	32169.51	EADA, Shujabad	24.09.1980	01.10.1980	01.10.1980
167126	22.09.1980					
167128	23.09.1980					

549949	23.09.1980	41239.79	EADA, Sheikhupura	24.09.1980	01.10.1980	01.10.1980
251206	22.09.1980	1522.00	DDA, Multan	24.09.1980	01.10.1980	01.10.1980
924616)	20.09.1980)	108687.42	Khanewal	25.09.1980	01.10.1980	01.10.1980
924617)	21.09.1980)					
579785	21.09.1980	50039.77	EADA, Burewala	25.09.1980	01.10.1980	01.10.1980
579801	24.09.1980	31826.16	EADA, Burewala	22.09.1980	02.10.1980	02.10.1980
765014)	27.09.1980)	26911.32	EADA, Lahore	27.09.1980	02.10.1980	02.10.1980
040643)	20.09.1980)					
124125	18.09.1980	31480.00	DDA, Rawalpindi	25.09.1980	04.10.1980	04.10.1980
127306	18.09.1980	1569840.00	DDA, (PP), Lahore	04.10.1980	05.10.1980	07.10.1980
195387	28.09.1980	3104.40	DDA, Rawalpindi	01.10.1980	07.10.1980	07.10.1980
By Cash	15.09.1980	4271.35	DDA, Lahore	15.09.1980	15.10.1980	09.10.1980
By Cash	06.09.1980	4852.68	DDA, Lahore	06.10.1980	06.10.1980	09.10.1980

386956)	15.09.1980	93738.59	EADA, Ferozewala	04.09. 1980	04.10.1980	09.10.1980
385958)	16.09.1980					
386959)	18.09.1980					
444284)	18.09.1980					
274661)	21.09.1980					
444281)	15.09.1980					
444283)	17.09.1980	19012.65	EADA, Frozewala	29.09. 1980	04.10.1980	09.10.1980
444285)	20.09.1980					
444286)	23.09.1980					
268353	29.09.1980	4519.77	EADA, D. G. Khan	01.10. 1980	07.10.1980	09.10.1980
003223	22.09.1980	353446.98	EADA, Depalpur	01.10. 1980	07.10.1980	09.10.1980
268357	01.10.1980	1264.62	EADA, D. G. Khan	02.10. 1980	07.10.1980	09.10.1980
934419	23.09.1980	1333.09	EADA, Taunsa	23.09. 1980	07.10.1980	09.10.1980
934417	20.09.1980	99.08	EADA, Taunsa	23.09. 1980	07.10.1980	09.10.1980

920910)	03.09.1980					
920913)	09.09.1980	60896.58	EADA, Jhang	24.09. 1980	07.10.1980	09.10.1980
920936)	23.09.1980					
496616)	30.09.1980					
444288)	01.10.1980					
444287)	01.10.1980	83811.40	EADA, Ferozewala	08.09. 1980	11	11.10.1980
444289)	04.10.1980					
444290)	07.10.1980					
579711	31.08.1980	51516.52	EADA, Burewala	22.09. 1980	11	11.10.1980
579783	20.09.1980	41658.25	EADA, Burewala	22.09. 1980	11	11.10.1980
212142	28.09.1980	266082	EADA, Burewala	06.10. 1980	13	13.10.1980
002620	16.09.1980	6471.40	EADA, Lahore	08.10.1980	13.10.1980	13.10.1980
579801	29.09.1980	56123.58	EADA, Burewala	30.04.1980	06.10.1980	13.10.1980

002109	28.09.1980					
002110	28.09.1980	4080.00	EADA, Kasur	13.10.1980	13.10.1980	27.10.1980
002121	01.10.1980					
002509	29.09.1980					
002510	29.09.1980					
002508	28.09.1980	8465.00	EADA, Kasur	13.10.1980	13.10.1980	27.10.1980
002117	01.10.1980					
002107	28.09.1980					
002105	30.09.1980					
251232	27.09.1980	39917.16	EADA, Multan	01.10.1980	06	27.10.1980
707209	24.09.1980	34011.80	EADA, Minchinabad	24.09.1980	06.10.1980	27.10.1980
122991	14.09.1980	43001.00	EADA, Bahawalpur	29.09.1980		27.10.1980
305369	26.09.1980					

305406	04.09.1980	170261.63	EADA, Bahawalnagar	01.10.1980	06.10.1980	27.10.1980
305437	23.09.1980					
371040	16.09.1980					
371041	17.09.1980	158268.92	EADA, Kabirwala	30.09.1980	06.10.1980	27.10.1980
371042	18.09.1980					
371043	19.09.1980					
371044	20.09.1980					
371045	21.09.1980					
371046	22.09.1980					
122970	09.09.1980					
123022	23.09.1980	286745.44	EADA, Bahawalpur	28.09.1980	06.10.1980	27.10.1980
123023	24.09.1980					
251132	15.09.1980					

251211	22.09.1980	244326.54	EADA, Multan	29.09.1980	06.10.1980	27.10.1980
276514	23.09.1980	27213.13	EADA, Attock	27.09.1980	06.10.1980	27.10.1980
355032	20.09.1980	156394.47	EADA, Lodhran	28.09.1980	06.10.1980	27.10.1980
126005	08.09.1980					
126007	14.09.1980	2587301.79	EADA,Vehari	28.09.1980	06.10.1980	27.10.1980
126012	17.09.1980					
126013	22.09.1980					
126022	25.09.1980					
126025	28.09.1980					
192344	09.09.1980					
192346	13.09.1980	513704.99	EADA, Gujranwala	30.09.1980	06.10.1980	27.10.1980
192348	14.09.1980					
192355	18.09.1980					

192356	20.09.1980					
192362	21.09.1980					
192367	27.09.1980					
192368	27.09.1980					
193373	29.09.1980					
388255	15.09.1980					
388273	20.09.1980	152026.06	EADA, Sahiwal	28.09.1980	13.10.1980	27.10.1980
388281	21.09.1980					
388291	23.09.1980					
388293	23.09.1980					
388297	24.09.1980					
052697	22.09.1980	40.00	EADA, Balkaser	27.09.1980	06.10.1980	01.11.1980
198059	27.09.1980	464.51	EADA, Dhudial	28.09.1980	06.10.1980	01.11.1980

908121	23.09.1980	148.90	EADA, Choa Saidan	25.09.1980	06.10.1980	01.11.1980
003224	27.09.1980	9442.30	EADA, Depalpur	29.09.1980	06.10.1980	01.11.1980
984383	22.09.1980	33076.96	EADA, Alipur	23.09.1980	06.10.1980	01.11.1980
200930	29.09.1980	6516.25	EADA, Muzaffargarh	29.09.1980	06.10.1980	01.11.1980
155261	29.09.1980	367.68	EADA, Jhelum	30.09.1980	06.10.1980	01.11.1980
155254	27.09.1980	352.16	EADA,Sohawa	27.09.1980	06.10.1980	01.11.1980
130598	27.09.1980	15971.95	EADA, Kot Adu	27.09.1980	06.10.1980	01.11.1980
210246	22.09.1980	30680.27	EADA, Sargodha	30.09.1980	06.10.1980	01.11.1980
380275)	28.09.1980	11821.68	EADA, Mianwali	04.10.1980	13.10.1980	01.11.1980
380279)	30.09.1980					
449052	27.09.1980	298.02	AO, Pind Dadan Khan	04.10.1980	13.10.1980	01.11.1980
388322	29.09.1980	1934.00	DDA, Sahiwal	06.10.1980	13.10.1980	01.11.1980
970181	30.09.1980	1934.00	DDA, Ahmed Pur	01.10.1980	13.10.1980	01.11.1980

970181	30.09.1980	15782.98	EADA, Sheikhupura	01.10.1980	13.10.1980	01.11.1980
970179	24.09.1980	27055.58	EADA, Ahmed Pur	01.10.1980	13.10.1980	01 11.1980
123045	29.09.1980	57289.90	DDA, Bahalwalpur	04.10.1980	13.10.1980	01.11.1980
549952	25.09.1980	3400.00	EADA, Sheikhupura	28.10.1980	13.10.1980	01.11.1980
167131	04.10.1980	67622.56	EADA, Shujabad	07.10.1980	13.10.1980	01.11.1980
251410	05.10.1980	734.65	D.D.A. Cotton Multan	07.10.1980	13.10.1980	01.11.1980
616324	07.10.1980	11555.00	EADA, Mailsi	07.10.1980	13.10.1980	01.11.1980
549950	24.09.1980	6964.78	EADA, Sheikhupura	29.10.1980	13.10.1980	01.11.1980
135746)	07.09.1980					
135749)	09.09.1980	34010.97	EADA, Kasur	13.10.1980	13.10.1980	01.11.1980
135755)	13.09.1980					
135777)	23.09.1980					
135786)	29.09.1980					

388427	11.10.1980	5231.00	D.D.A. Sahiwal	11.10.1980	16.10.1980	01.11.1980
251242	28.09.1980	1356.00	D.D.A. Cotton Multan	08.10.1980	16.10.1980	01.11.1980
549998	05.10.1980	5685.45	EADA, Sheikhupura	11.10.1980	16.10.1980	01.11.1980
172224	07.10.1980	8469.73	EADA, Layyah	07.10.1980	16.10.1980	01.11.1980
924620)	02.10.1980	15285.25	EADA, Khanewal	05.10.1980	16.10.1980	01.11.1980
924626)	07.10.1980					
380305	09.10.1980	775.00	EADA, Mianwali	11.10.1980	16.10.1980	01.11.1980
268384	11.10.1980	668.10	EADA, Dera Ghazi Khan	12.10.1980	16.10.1980	01.11.1980
548142	12.10.1980	2887.50	EADA, Nankana Sahib	12.10.1980	16.10.1980	01.11.1980
3118547)	10.09.1980	50632.64	EADA, Liaqatpur	25.09.1980	16.10.1980	01.11.1980
3118555)	to					
3118557)	15.09.1980					

3118559)					
3118560)					
3118561)					
3118553)					
3118558)					
5116125					
959934					
614921					
614925	410000.00	DDA, (PP) , Lahore	01.11.1980	01.11.1980	01.11.1980
614935					
309086					
959939					
959940					

959941						
614933						
614934						
959966						
959977						
610217	23.06.1980	410000.00	DDA, (PP), Lahore	01.11.1980	01.11.1980	01.11.1980
195380	25.10.1980	16390.81	EADA, R/Pindi	28.10.1980	01.11.1980	01.11.1980
195383	27.10.1980					
756057	27.10.1980	27063.22	EADA, Lahore	28.10.1980	01.11.1980	01.11.1980
444291	13.10.1980	2858.75	EADA, Ferozewala	15.10.1980	28.10.1980	01.11.1980
588541	30.10.1980	145061.50	EADA, Hasilpur	16.10.1980	28.10.1980	01.11.1980
588547	15.10.1980					
588538	22.10.1980	125439.43	EADA, Hasilpur	16.10.1980	28.10.1980	01.11.1980

198062	15.10.1980	921.36	EADA, Chakwal	16.10.1980	27.10.1980	02.11.1980
924619	20.10.1980	20430.55	EADA, Khanewal	12.10.1980	23.10.1980	02.11.1980
311864	01.10.1980	13232.64	EADA, Liaqat Pur	13.10.1980	23.10.1980	02.11.1980
616327	26.10.1980	18454.13	EADA, Mailsi	27.10.1980	01.11.1980	02.11.1980
923931	18.10.1980	42032.48	EADA, Khanewal	22.10.1980	01.11.1980	02.11.1980
311868	22.10.1980	66611.62	EADA, Liaqatpur	22.10.1980	01.11.1980	02.11.1980
200970	09.10.1980	10871.72	EADA, Muzaffar Garh	22.10.1980	01.11.1980	02.11.1980
718108	14.10.1980	12790.00	EADA, Sheikhupura	25.10.1980	01.11.1980	02.11.1980
356694	22.10.1980	13514.59	EADA, Fortabbas	23.10.1980	01.11.1980	02.11.1980
850340	25.10.1980	18195.60	EADA, Bhalwal	25.10.1980	01.11.1980	02.11.1980
548143	16.10.1980	10655.85	EADA, Nankana	26.10.1980	01.11.1980	03.11.1980
251474	13.10.1980	3895.10	EADA, Multan	26.10.1980	01.11.1980	03.11.1980
557951	09.10.1980					

557951	14.09.1980	10213.41	EADA, Jampur	26.10.1980	01.11.1980	03.11.1980
38033	23.10.1980					
380337	25.10.1980	19638.96	EADA, Mianwali	26.10.1980	01.11.190	03.11.1980
548144	26.10.1980	6722.00	EADA, Nankana	27.10.1980	01.11.190	03.11.1980
920940	27.09.1980	41425.11	EADA, Jhang	27.10.1980	01.11.190	03.11.1980
920977	25.10.1980					
388492	26.10.1980	11699.38	DDA, Sahiwal		01.11.190	03.11.1980
850338	13.10.1980	11029.08	EADA, Bhalwal	14.10.1980	01.11.190	03.11.1980
949187	28.09.1980	29998.18	EADA, Gujrat	14.10.1980	01.11.190	03.11.1980
616325	09.10.1980	74185.25	EADA, Mailsi	12.10.1980	01.11.190	03.11.1980
718607	06.10.1980	28754.85	EADA, Khanpur	08.10.1980	01.11.190	04.11.1980
Cash	16.10.1980	7157.94	DDA, Lahore	16.10.1980	16.11.190	04.11.1980
388493	26.10.1980	1861.80	DDA, Sahiwal	27.10.1980	01.11.190	05.11.1980

192387	07.10.1980					
192394	09.10.1980					
192395	12.10.1980					
192396	12.10.1980					
192404	13.10.1980	412699.12	EADA, Gujranwala	29.10.1980	4.11.190	05.11.1980
192411	16.10.1980					
192412	18.10.1980					
192414	22.10.1980					
192415	23.10.1980					
192425	28.1-0.1980					
870186	12.10.1980	32821.25	EADA, Ahmadpur East	26.10.1980	04.11.1980	05.11.1980
218205	08.10.1980)					
218206	09.10.1980)					

631373	14.10.1980)					
631377	15.10.1980)	258975.43	EADA, Pakpattan	27.10.1980	04.11.1980	05.11.1980
218208	15.10.1980)					
218209	18.10.1980)					
218209	18.10.1980)					
924636	26.10.1980	40982.71	EADA, Khanewal	28.10.1980	04.11.1980	05.11.1980
861438	26.10.1980	1637.10	AD, Dina	28.10.1980	04.11.1980	05.11.1980
654574	26.10.1980	303.57	AD, Dina	28.10.1980	04.11.1980	05.11.1980
916612	15.10.1980)	8118.37	EADA, Shahpur	28.10.1980	04.11.1980	05.11.1980
916614	27.10.1980)					
513882	22.10.1980	947.32	EADA, Chakwal	27.10.1980	04.11.1980	05.11.1980
155341	29.10.1980	886.93	AD., Jhelum	30.10.1980	04.11.1980	05.11.1980
276667	27.10.1980	23582.19	EADA, Attock	03.10.1980	04.11.1980	05.11.1980

388484	23.10.1980					
388485	25.10.1980	82720.66	EADA, Sahiwal	03.10.1980	08.11.1980	09.11.1980
388486	29.10.1980					
388487	29.10.1980					
388488	29.10.1980					
388489	29.10.1980					
388490	29.10.1980					
449059	27.10.1980	554.13	AO, Jalal Pur	29.10.1980	08.11.1980	09.11.1980
513890	28.10.1980	1128.83	AO., Bulkasar	28.10.1980	08.11.1980	09.11.1980
304636	07.10.1980	09.45	EADA, Chishtian	29.10.1980	08.11.1980	09.11.1980
304638	25.10.1980	40877.94	EADA, Chishtian	30.10.1980	08.11.1980	09.11.1980
251599)	28.10.1980	30181.69	EADA, Chishtian	29.10.1980	08.11.1980	09.11.1198
251600)	27.10.1980	69514.84	EADA, Multan	01.11.1980	08.11.1980	09.11.1980

083840	28.10.1980	44054.57	EADA, Haroonabad	28.10.1980	08.11.1980	09.11.1980
002102	23.09.1980					
002103	28.09.1980					
002104	28.09.1980					
002105	28.09.1980					
002106	28.09.1980					
002108	28.09.1980					
002111	28.09.1980					
002112	29.09.1980					
002113	29.09.1980	49422.11	EADA, Kasur	02.11.1980	08.11.1980	09.11.1980
002114	30.10.1980					
002116	01.10.1980					
002118	01.10.1980					

002119	04.10.1980					
002120	05.10.1980					
135792	01.10.1980					
135813	12.10.1980					
135730	25.10.1980					
135838	25.10.1980					
135839	25.10.1980					
701826	22.10.1980	28263.10	EADA, Sheikhupura	01.11.1980	08.11.1980	11.11.1980
708147	27.07.1980	2358.65	EADA, -do-	01.11.1980	08.11.1980	11.11.1980
123195	23.10.1980	3044.00	EADA, Bahawalpur	01.11.1980	08.11.1980	11.11.1980
210372)	01.11.1980	1093.95	DDA, Sargodha	02.11.1980	08.11.1980	11.11.1980
210373)						
949223	27.10.1980	17068.70	EADA, Gujrat	02.11.1980	08.11.1980	11.11.1980

548145	29.10.1980	2142.28	EADA, Nankana Sahib	02.11.1980	08.11.1980	11.11.1980
845463	30.10.1980					
955984	02.10.1980					
728801	11.10.1980	90021.32	EADA, Sialkot	04.11.1980	10.11.1980	11.11.1980
615954	13.10.1980					
615958	14.10.1980					
960043	16.10.1980					
614963	16.10.1980					
614965	18.10.1980					
960045	18.10.1980					
309404	23.10.1980					
960067	25.10.1980					
	26.10.1980					

960074	27.10.1980					
970188	27.10.1980	9697.95	EADA, Ahmedpur East	28.10.1980	10.11.1980	11.11.1980
355033	28.10.1980	95861.88	EADA, Lodhran	30.10.1980	10.11.1980	11.11.1980
172233	30.10.1980	17189.23	EADA, Lieah	30.10.1980	10.11.1980	11.11.1980
850342	29.10.1980	13750.77	EADA, Bhalwal	29.10.1980	10.11.1980	11.11.1980
386984	06.10.1980					
386989	13.10.1980	98137.55	EADA, F/ Wala	28.10.1980	10.11.1980	11.11.980
274696	14.10.1980					
386992	1610.1980					
496625	18.10.1980					
274703	22.10.1980					
001420	14.10.1980					
195572	26.10.1980	9717.51	EADA, Rawalpindi	28.10.1980	10.11.1980	11.11.1980

Cash	03.11.1980	5361.62	DDA, Lahore	03.11.1980	13.11.1980	13.11.1980
276650	20.07.1980					
112539	21.08.1980					
112631	21.09.1980					
112632	21.09.1980	62888.62	EADA, Rahimyar Khan	04.11.1980	13.11.1980	15.11.1980
302020	07.10.1980					
302058	18.10.1980					
302065	22.10.1980					
302071	25.10.1980					
302074	27.10.1980					
116155	24.08.9180	17988.32	EADA, Sadiqabad	06.11.1980	13.11.1980	15.11.1980
116162	28.09.1980	42179.78	EADA, Sadiqabad	06.11.1980	13.11.1980	15.11.1980
116173	06.11.1980					

116157	08.09.1980	22522.90	EADA, Sadiqabad	06.11.1980	13.11.1980	15.11.1980
123125	07.10.1980	98312.04	EADA, Bahawalpur	06.11.1980	13.11.1980	17.11.1980
123218	28.10.1980					
934423	04.11.1980	1007.73	EADA, Taunsa	04.11.1980	13.11.1980	17.11.1980
305568	03.11.1980	817.05	EADA, Bahawalnagar	05.11.1980	13.11.1980	17.11.1980
130603	04.11.1980	7126.13	EADA, Kot Adu	05.10.1980	13.11.1980	17.11.1980
707211	27.10.1980	19428.32	EADA, Minchinabad	29.11.1980	13.11.1980	17.11.1980
078830	28.10.1980	14791.34	EADA, Okara	06.11.1980	13.11.1980	17.11.1980
312029	03.11.1980	5604.68	EADA, Muzaffar Garh	05.11.1980	13.11.1980	17.11.1980
861604	27.10.1980	19876.25	EADA, Rawalpindi	04.11.1980	13.11.1980	17.11.1980
219293	18.10.1980	161317.34	EADA, Faisalabad	06.11.1980	13.11.1980	17.11.1980
195539	29.10.1980	4032.91	EADA, Rawalpindi	06.11.1980	15.11.1980	17.11.1980
370193	06.10.1980	5560.20	EADA, Burewala	23.11.1980	17.11.1980	20.11.1980

002622	23.09.1980	3620.00	EADA, Lahore	15.11.1980	17.11.1980	20.11.1980
002625	29.09.1980					
892017	06.11.1980	29950.00	EADA, Mailsi	12.11.1980	17.11.1980	20.11.1980
828695	25.11.1980	1762560.00	Ciba Geigy	27.11.1980	27.11.1980	27.11.1980
616328	10.11.1980	154377.58	EADA, Mailsi	12.11.1980	20.11.1980	27.11.1980
126051)	23.10.1980	125146.61	EADA, Vehari	10.11.1980	15.11.1980	27.11.1980
126052)	25.10.1980					
126053)	26.10.1980					
126054)	28.10.1980					
916616)	02.11.1980	4783.87	EADA, Shahpur	10.11.1980	15.11.1980	27.11.1980
916618)	05.11.1980					
251749	05.11.1980	17581.67	EADA, Multan	15.11.1980	24.11.1980	27.11.1980
85 345	12.11.1980	5870.00	EADA, Bhalwal	12.11.1980	24.11.1980	27.11.1980

916620	09.11.1980	8209.87	EADA, Shahpur	16.11.1980	24.11.1980	27.11.1980
916621	11.11.1980					
924650	13.11.1980	25451.12	EADA, Khanewal	13.11.1980	24.11.1980	27.11.1980
917925	15.11.1980					
444294	15.11.1980	102811.80	EADA, F/ Wala	23.11.1980	26.11.1980	27.11.1980
444295	15.11.1980					
274750	16.11.1980					
917929	16.11.1980					
444296	22.11.1980					
558559	23.11.1980	43104.95	EADA, Hasilpur	23.11.1980	26.11.1980	27.11.1980
167129	24.09.1980					
167132	08.10.1980	5800.72	EADA, Shujabad	01.11.1980	27.11.1980	27.11.1980
167133	13.10.1980					

167134	29.10.1980					
167137	03.11.1980					
167138	04.11.1980					
167140	05.11.1980	50448.95	EADA, Shujabad	12.11.1980	27.11.1980	27.11.1980
167141	06.11.1980					
167142	08.11.1980					
167143	10.11.1980					
122541)	23.08.1980)					
122605)	09.09.1980)	32849.18	EADA, Rahimyar Khan	09.11.1980	15.11.1980	27.11.1980
122637)	24.09.1980)					
302023)	08.10.1980)					
122715)	05.11.1980)					
302076)	27.10.1980)					

588550	01.11.1980	11336.83	EADA, Hasilpur	09.11.1980	15.11.1980	27.11.1980
210337)	14.10.1980)	56703.89	EADA, Sargodha	10.11.1980	20.11.1980	27.11.1980
210357)	26.10.1980)					
268459	04.11.1980	7581.81	EADA, D. G. Khan	05.11.1980	20.11.1980	27.11.1980
276739	08.11.1980	7387.26	EADA, Attock	08.11.1980	20.11.1980	27.11.1980
371048)	15.10.1980)					
371049)	16.10.1980)	18898.51	EADA, Kabirwala	17.11.1980	24.11.1980	27.11.1980
371050)	18.10.1980)					
371051)	23.10.1980)					
371052)	08.11.1980)					
371054)	15.11.1980)					
311878)	13.11.1980)	8660.94	EADA, Liaquatpur	15.11.1980	24.11.1980	27.11.1980
311879)	15.11.1980)					

934426	16.11.1980	2335.76	EADA, Taunsa	16.11.1980	24.11.1980	27.11.1980
274721	01.11.1980	6572.28	EADA, F/ wala	10.11.1980	24.11.1980	27.11.1980
548144	17.11.1980	11409.37	EADA, Nankana Sahib	17.11.1980	27.11.1980	27.11.1980
198063	16.11.1980	532.43	AO, Dhudial	17.11.1980	27.11.1980	27.11.1980
916624	20.11.1980	12547.10	AO, Shahpur	23.11.1980	27.11.1980	27.11.1980
251848	23.11.1980	1629.52	DDA, Multan	23.11.1980	27.11.1980	27.11.1980
765086	24.11.1980	20830.13	EADA, Lahore	24.11.1980	27.11.1980	27.11.1980
Cash		5887.99	DDA, (SF), Lahore	-	29.11.1980	29.11.1980
Cash		5909.70	-do-	25.11.1980	-	30.11.1980
Cash		7129.49	-do-	-	30.11.1980	30.12.1980
155423	20.11.1980	711.70	AO, Dina	23.11.1980	29.11.1980	03.12.1980
155424	22.11.1980	398.21	AO, Dina	23.11.1980	29.11.1980	03.12.1980
356698	23.11.1980	10988.13	EADA, Fortabbas	25.11.1980	30.11.1980	03.12.1980

003228	15.10.1980	33581.64	EADA, Depalpur	24.11.1980	30.11.1980	03.12.1980
003235	17.11.1980	7244.66	EADA, Depalpur	24.11.1980	30.11.1980	03.12.1980
388641	24.11.1980	5712.90	DDA, Sahiwal	25.11.1980	30.11.1980	03.12.1980
924652)	23.11.1980	47920.94	EADA, Khanewal	23.11.1980	30.11.1980	03.12.1980
924653)						
850344)	23.11.1980	14848.00	EADA, Bhalwal	24.11.1980	30.11.1980	03.12.1980
850348)	23.11.1980					
305502)	16.10.1980)					
305519)	16.10.1980)					
305545)	27.10.1980)	60320.72	EADA, Bahawalnagar	17.11.1980	30.11.1980	04.12.1980
305551)	29.10.1980)					
557953	20.11.1980	1605.70	EADA,.Jampur	23.11.1980	01.12.1980	04.12.1980
916627	25.11.1980	13770.04	EADA,.Shahpur	26.11.1980	01.12.1980	04.12.1980

3550357						
355036	26.11.1980	53932	EADA, Lodhran	27.11.1980	01.12.1980	04.12.1980
251873	26.11.1980	678.00	EADA, Multan	27.11.1980	01.12.1980	04.12.1980
573901	26.11.1980	365.74	EADA,.Chakwal	27.11.1980	01.12.1980	04.12.1980
195561	05.11.1980	952.50	EADA,.Rawalpindi	05.11.1980	30.11.1980	04.12.1980
212438	11.11.1980					
212505	26.11.1980	164627.49	EADA, Faisalabad	01.12.1980	06.12.1980	06.12.1980
2685020	26.11.1980	5180.88	EADA, D.G.Khan	28.11.1980	01.12.1980	06.12.1980
167144	25.11.1980	5185.25	EADA, Shujabad	28.11.1980	01.12.1980	06.12.1980
449065	24.11.1980	329.58	AO, Jalalpur	26.11.1980	01.12.1980	06.12.1980
921024	23.11.1980		EADA,	24.11.1980	02.12.1980	06.12.1980
921025	23.11.1980	54617.30	EADA, Jhang	24.11.1980	02.12.1980	06.12.1980
921026	24.11.1980		EADA,	24.11.1980	02.12.1980	06.12.1981

924654	25.11.1980	46053.00	EADA, Khanewal	29.11.1980	03.12.1980	06.12.1980
218214	08.11.1980		EADA,	29.11.1980	03.12.1980	06.12.1980
218218	16.11.1980		EADA,	29.11.1980	03.12.1980	06.12.1980
218219	17.11.1980	239461.77	EADA, Pakpattan	29.11.1980	03.12.1980	06.12.1980
218220	20.11.1980		EADA,	29.11.1980	03.11.1980	06.12.1980
218221	27.11.1980		EADA,	29.11.1980	03.11.1980	06.12.1980
218222	23.11.1980			29.11.1980	03.11.1980	06.12.1980
218223	24.11.192980			29.11.1980	03.12.1980	06.12.1980
218224	25.11.1980			29.11.1980	03.12.1980	06.12.1980
083846	27.11.1980	41861.82	EADA, Haroonabad	27.11.1980	03.12.1980	06.12.1980
155455	29.11.1980	2117.11	A.O Jhelum	29.11.1980	03.12.1980	06.12.1980
708197	23.11.1980	3439.49	EADA, S/Pura	26.11.1980	03.12.1980	06.12.1980
708201	25.11.1708	2900.99	EADA, S/Pura	26.11.1980	03.12.1980	06.12:1980

167145	26.11.1980	3776.30	EADA, Shujabad	03.12.1980	03.12.1980	06.12.1980
850349	26.11.1980	9274.40	EADA, Bhalwal	29.11.1980	03.12.1980	06.12.1980
251890	30.11.1980	61529.05	EADA, Multan	22.11.1980	06.12.1980	07.12.1980
513899	22.11.1980	147.55	A O, Balkasar	22.11.1980	06.12.1980	07.12.1980
708196	22.11.1980	16298.51	EADA, S/Pura	25.11.1980	06.12.1980	07.12.1980
380346	28.11.1980			02.12.1980	06.12.1980	07.12.1980
380408	24.11.1980	33888.32	EADA,Mianwali	02.12.1980	06.12.1980	07.12.1980
380442	29.11.1980			02.12.1980	06.12.1980	07.12.1980
707214	30.11.1980	19163.28	EADA, Minchinabad	01.12.1980	06.12.1980	07.12.1980
276822	30.11.1980	10514.21	EADA, Attock	01.12.1980	06.12.1980	07.12.1980
Cash	30.11.1980	9069.92	DDA, Lahore	07.12.1980	07.12.1980	07.12.1980
819151	29.11.1980			01.12.1980	06.12.1980	09.12.1980
819160	29.11.1980	702.79	CMLA R/Pindi	01.112.1980	06.12.1980	09.12.1980

11007	07.11.1980	203220.00	DDA, (PP) Lahore	12.12.1980	09.12.1980	09.12.1980
475825	02.12.1980	6123.75	DDA, Lahore	13.12.1980	15.12.1980	15.12.1980
03579	30.12.1980	1253750.00	DDA, (PP) Lahore	16.12.1980	16.12.1980	16.12.1980
131242	16.12.1980	305891.00	DDA, (PP) Lahore	17.12.1980	17.12.1980	17.12.1980
195677	30.11.1980	7169.72	EADA, R/Pindi	03.12.1980	13.12.1980	17.12.1980
195664	28.11.1980	3243.60	DDA, Rawalpindi	03.12.1980	13.12.1980	17.12.1980
718613	28.11.1980	19409.46	EADA, Khanpur	03.12.1980	13.12.1980	17.12.1980
934428	02.12.1980	4115.00	EADA, Taunsa	03.12.1980	13.12.1980	17.12.1980
934429	03.12.1980			03.12.1980	13.12.1980	17.12.1980
274766	26.11.1980	16861.60	EADA, Ferozewala	03.12.1980	13.12.1980	17.12.1980
274775	30.11.1980			03.12.1980	13.12.1980	17.12.1980
380446	03.12.1980	1779.64	EADA, Mianwali	03.12.1980	13.12.1980	17.12.1980
617331	01.12.1980	8988.16	EADA, Mailsi	03.12.1980	13.12.1980	17.12.1980

416330	17.11.1980	8578.36	EADA, Mailsi	03.12.1980	13.12.1980	17.12.1980
616309	24.08.1980	90151.53	EADA, Mailsi	03.12.1980	13.12.1980	17.12.1980
311890	01.12.1980	12692.50	EADA, Liaqatpur	03.12.1980	13.12.1980	17.12.1980
388634	22.11.1980					
388637	23.11.1980					
388655	25.11.1980					
388653	25.11.1980	208467.55	EADA, Sahiwal	04.12.1980	13.12.1980	17.12.1980
388650	25.11.1980					
388654	25.11.1980					
388681	29.11.1980					
388688	30.11.1980					
210465	26.11.1980	14224.39	EADA, Sargodha	30.11.1980	30.12.1980	17.12.1980
135849)	02.11.1980					

135876)	10.11.1980	62180.90	EADA, Kasur	03.12.1980	13.12.1980	17.12.1980
135899)	25.11.1980					
192438)	04.11.1980					
192439)	05.11.1980					
192441)	09.11.1980					
192449)	13.11.1980					
192454)	17.11.1980	117230.58	EADA, Gujranwala	02.12.1980	13.12.1980	17.12.1980
192456)	22.11.1980					
192467)	24.11.1980					
192476)	29.11.1980					
192477)	29.11.1980					
251932	01.12.1980	33107.38	EADA, Multan	06.12.1980	13.12.1980	17.12.1980
311880	16.11.1980					

311881	17.11.1980					
311883	20.11.1980	18487.93	EADA, Liaqatpur	26.11.1980	13.12.1980	17.12.1980
311884	23.11.1980					
311885	24.11.1980					
949254	24.11.1980	52729.47	EADA, Gujrat	30.11.1980	13.12.1980	17.12.1980
172260	02.12.1980	32539.00	EADA, Layyah	02.12.1980	13.12.1980	17.12.1980
126093)	25.11.1980					
126102)	29.11.1980	110835	EADA, Vehari	06.12.1980	13.12.1980	17.12.1980
126101)	29.11.1980					
126105)	01.12.1980					
984389	04.12.1980	21399.82	EADA, Alipur	04.12.1980	13.12.1980	17.12.1980
388682	30.11.1980	87.00	DDA, Sahiwal	06.12.1980	13.12.1980	17.12.1980
130607	07.12.1980	11231.43	EADA, Kot, Adu	07.12.1980	15.12.1980	17.12.1980

444298)	01.12.1980	7550.00	EADA, Ferozewala	09.12.1980	15.12.1980	18.12.1980
444303)	07.12.1980					
708242	04.12.1980	1674.95	EADA, Sheikhupura	11.12.1980	15.12.1980	18.12.1980
708237	03.12.1980	130462	EADA, Sheikhupura	07.12.1980	15.12.1980	18.12.1980
312119)	06.12.1980	3348.74	EADA, Muzaffargarh	07.12.1980	16.12.1980	18.12.1980
312123)	07.12.1980					
268554	11.12.1980	3224.65	EADA, D.G. Khan	11.12.1980	16.12.1980	18.12.1980
218227	03.12.1980	2740.90	EADA, Pakpattan	09.12.1980	16.12.1980	18.12.1980
355040	10.12.1980	25767.87	EADA, Lodhran	13.12.1980	18.12.1980	18.12.1980
218229)	07.12.1980					
218230)	09.12.1980	9584.20	EADA, Pakpattan	11.12.1980	16.12.1980	18.12.1980
218231)	10.12.1980		EADA,			
557954	06.12.1980	5603.97	EADA, Jampur	06.12.1980	16.12.1980	18.12.1980

916607	25.12.1980	21460.45	EADA, Shahpur	09.12.1980	19.21.1980	21.12.1980
268553	10.12.1980	1981.40	EADA, D. G. Khan	10.12.1980	18.12.1980	21.12.1980
388767	08.12.1980	87.00	EADA, Sahiwal	10.12.1980	18.12.1980	21.12.1980
304643	26.11.1980					
304645	09.12.1980	236164.28	EADA, Chishtian	10.11.1980	18.12.1980	21.12.1980
970192	30.11.1980	8446.07	EADA, Ahmadpur East	30.11.1980	18.12.1980	21.12.1980
970191	19.11.1980	21687.61	EADA, Ahmadpur East	30.11.1980	18.12.1980	21.12.1980
449057)	26.10.1980					
449066)	24.11.1980	519.39	A.O, Pind Dadan Khan	30.11.1980	21.12.1980	21.12.1980

گوشوارہ "ب"

(بابت اسمبلی سوال نمبر 2512)

نمبر شمار	آفیسر کا نام	عہدہ اور گریڈ	تبدیلی کی وجہ
1-	جناب محمد زمان	ایگریکلچرل پبلیکیشنز آفیسر گریڈ-18	اس آفیسر کا تعلق زرعی توسیع سے تھا اور انہیں ایگریکلچرل پبلیکیشن آفیسر حکومت کے حکم سے عارضی طور پر لگایا گیا محکمہ پنجاب کونسل آف آرٹ ملک محمد عمران کو ایگریکلچرل پبلیکیشن آفیسر تعینات کرنے پر محمد زمان کو واپس زرعی توسیع میں بھیج دیا گیا انہوں نے نظامت زرعی اطلاعات میں 30.04.1983 تا 16.07.1985 کام کیا-

2- جناب محمد عمران	ایگریکلچرل پبلیکیشن آفیسر	گریڈ-18 حکومت کی جانب سے انہیں نظامت زرعی اطلاعات میں 17.07.1985 کو پنجاب کونسل آف آرٹ سے ڈیپوٹیشن پر بطور ایگریکلچر پبلیکیشن آفیسر تعینات کیا گیا ان کی خصوصی نوعیت کی درخواست پر انہیں حکومت کے حکم سے محکمہ پنجاب کونسل آف آرٹ میں 31.03.1986 کو واپس لے لیا گیا-
3- جناب عبدالحمید	اسسٹنٹ اینٹومالوجسٹ	عوامی مفاد(بمطابق ہدایات از وزیر زراعت)
4- جناب حبیب احمد	اسسٹنٹ اینٹومالوجسٹ	عوامی مفاد (بمطابق ہدایات از وزیر زراعت)
5- جناب فیاض احمد	اسسٹنٹ ہارٹیکلچرسٹ	عوامی مفاد (بمطابق ہدایات از وزیر زراعت)
6- جناب محمد رفیع	اسسٹنٹ ہارٹیکلچرسٹ	عوامی مفاد (بمطابق ہدایات از وزیر زراعت)
7- جناب نثار محمود الحسن	اسسٹنٹ ایگریکلچرل کیمسٹ	عوامی مفاد
8- جناب عبدالباری	اسسٹنٹ ایگریکلچرسٹ کیمسٹ	عوامی مفاد

9- جناب بشیر احمد	پلاننگ اینڈ پروگریسنگ آفیسر	عوامی مفاد
10- جناب محمد اسلم	اسسٹنٹ ایگریکلچرل کیمسٹ	عوامی مفاد (بمطابق ہدایات از وزیر زراعت)
11- جناب مقبول احمد	اسسٹنٹ باٹنسٹ (فوڈز)	عوامی مفاد (بمطابق ہدایات از وزیر زراعت)
12- ڈاکٹر غلام مصطفےٰ	اسسٹنٹ ڈائریکٹر پلانٹ پروٹیکشن	عوامی مفاد (بمطابق ہدایات از وزیر زراعت)
13- جناب محمد رزاق احمد	اسسٹنٹ اینٹومالوجسٹ	عوامی مفاد (بمطابق ہدایات از وزیر زراعت)
14- جناب محمد رفیق	اسسٹنٹ باٹنسٹ (فوڈز)	عوامی مفاد (بمطابق ہدایات از وزیر زراعت)
15- جناب خالد حمید حسانی		عوامی مفاد (بمطابق ہدایات از وزیر زراعت)
16- جناب علاؤ الدین	اسسٹنٹ باٹنسٹ (کاٹن)	عوامی مفاد (بمطابق ہدایات از وزیر زراعت)
17- جناب مشتاق احمد	اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر	عوامی مفاد
18- جناب لیاقت علی چوہان	اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر	تراحم آمیز بنیادوں پر
19- جناب محمد افضل	اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر	عوامی مفاد
20- جناب سلامت علی	اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر	عوامی مفاد
21- جناب عبدالرؤف	اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر	تراحم آمیز بنیادوں پر
22- جناب منیر احمد	اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر	تراحم آمیز بنیادوں پر
23- جناب عبدالرزاق	اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر	عوامی مفاد

24- جناب آصف بختیار مرزا	اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر	عوامی مفاد (بمطابق ہدایات از سیکرٹری زراعت)
25- جناب محمد اشرف میاں	اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر	انتظامی بنیادوں پر
26- جناب چودھری احمد سعید	ڈپٹی ڈائریکٹر ایگریکلچر (منیجر)	پی اے ڈی اینڈ ایس سی کے مفاد میں
27- جناب محمد صابر منیجر	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (منیجر)	پی اے ڈی اینڈ ایس سی کے مفاد میں
28- راجا حق نواز	ڈسٹرکٹ منیجر	پی اے ڈی اینڈ ایس سی کے مفاد میں
29- محمد صابر منیجر	ڈسٹرکٹ منیجر	پی اے ڈی اینڈ ایس سی کے مفاد میں
30- جناب مشتاق احمد	ڈسٹرکٹ منیجر	پی اے ڈی اینڈ ایس سی کے مفاد میں
31- جناب علی رضا خان	افیسیئنگ آر ایم	پی اے ڈی اینڈ ایس سی کے مفاد میں
32- جناب محمد افزا	منیجر	پی اے ڈی اینڈ ایس سی کے مفاد میں
33- جناب مقبول احمد مقبول	افیسیئنگ ڈسٹرکٹ منیجر	پی اے ڈی اینڈ ایس سی کے مفاد میں
34- جناب علی رضا خان	ماہر شماریات	عوامی مفاد (مطابق سیکرٹری زراعت)
35- چودھری عبدالرشید	ماہر شماریات	ماہر شماریات کی ترقی پر
36- جناب محمد صدیق قریشی	سٹیٹ آفیسر	عوامی مفاد وزیر زراعت کی ہدایت پر
37- جناب شوکت اقبال		

38-	جناب محمد شفیق شاہ	سٹیٹ آفیسر	عوامی مفاد وزیر زراعت کی ہدایت پر
39-	جناب غلام مرتضےٰ بلوچ	سٹیٹ آفیسر	عوامی مفاد وزیر زراعت کی ہدایت پر
40-	جناب محمد صدیق قریشی	سٹیٹ آفیسر	عوامی مفاد وزیر زراعت کی ہدایت پر
41-	جناب اعظم علی	سٹیٹ آفیسر	عوامی مفاد
42-	جناب غلام مرتضےٰ بلوچ	سٹیٹ آفیسر	عوامی مفاد (مطابق سیکرٹری زراعت)
43-	جناب محمد اسرالحق	انسپکٹر سٹیٹ انو۔ سٹیکیٹر	عوامی مفاد
44-	جناب غلام محمد	ڈپٹی ڈائریکٹر ایگریکلچر	عوامی مفاد
45-	جناب محمد سلیم	ڈپٹی ڈائریکٹر ایگریکلچر	عوامی مفاد
46-	رانا محمد اجمل خان	ڈپٹی ڈائریکٹر ایگریکلچر	عوامی مفاد
47-	جناب عبدالستار	ای اے ڈی اے	عوامی مفاد
48-	جناب غلام یٰسین	ای اے ڈی اے	عوامی مفاد
49-	جناب محمد صادق حسین	ای اے ڈی اے	عوامی مفاد
50-	جناب ملک عطا محمد	اے ایچ او	عوامی مفاد
51-	جناب عبدالمجید	ای اے ڈی اے	عوامی مفاد

52-	جناب غلام حسین	ای اے ڈی اے	عوامی مفاد
53-	راؤ شفیق الرحمٰن	اے ایچ او	عوامی مفاد
54-	جناب مختار احمد	ای اے ڈی اے	عوامی مفاد
55-	جناب بشیر احمد	اے ایچ او	عوامی مفاد
56-	رانا جاوید اقبال انجم	ای اے ڈی اے	عوامی مفاد
57-	جناب عبدالحمید	ای اے ڈی اے	عوامی مفاد
58-	جناب راؤ شفیق الرحمٰن	ای اے ڈی اے	عوامی مفاد
59-	جناب عبدالحمید	ای اے ڈی اے	عوامی مفاد
60-	جناب محمد اشرف	ای اے ڈی اے	عوامی مفاد
61-	چوہدری عبدالحمید	ای اے ڈی اے	عوامی مفاد
62-	سید محمد سبتان حیدر	ای اے ڈی اے	عوامی مفاد
63-	جناب محمد رشید احمد	ای اے ڈی اے	عوامی مفاد
64-	غلام حسین چٹھہ	ای اے ڈی اے	عوامی مفاد
65-	جناب محمد شریف	ای اے ڈی اے	عوامی مفاد

66-	جناب خدا یار	ای اے ڈی اے	عوامی مفاد
67-	جناب شریف الحسین رندھاوا	ای اے ڈی اے	عوامی مفاد
68-	جناب خالد محمود	ایگریکلچر آفیسر	عوامی مفاد
69-	جناب محمد قیصر افتخار	ایگریکلچر آفیسر	عوامی مفاد
70-	جناب غلام علی	ایگریکلچر آفیسر	عوامی مفاد
71-	جناب خالد محمود خالد	ایگریکلچر آفیسر	عوامی مفاد
72-	جناب ریاض ممتاز	ایگریکلچر آفیسر	عوامی مفاد
73-	راؤ جمشید علی	ایگریکلچر آفیسر	عوامی مفاد
74-	جناب پرویز اختر	ایگریکلچر آفیسر	عوامی مفاد
75-	جناب محمد انور	ایگریکلچر آفیسر	عوامی مفاد
76-	جناب افتخار احمد	ایگریکلچر آفیسر	عوامی مفاد
77-	غلام رسول	ایگریکلچر آفیسر	عوامی مفاد
78-	جناب منظور احمد	ایگریکلچر آفیسر	اپنی درخواست پر
79-	جناب چراغ احمد	ایگریکلچر آفیسر	عوامی مفاد

80- جناب نیاز محمد	ایگریکلچر آفیسر	عوامی مفاد
81- جناب محمد اسلم نجم	ایگریکلچر آفیسر	اپنی درخواست پر
82- جناب احمد بخش	ایگریکلچر آفیسر	اپنی درخواست پر
83- جناب افتخار احمد	ایگریکلچر آفیسر	عوامی مفاد
84- جناب محمد رفیق	ایگریکلچر آفیسر	اپنی درخواست پر
85- جناب ظہور الحق	ایگریکلچر آفیسر	عوامی مفاد
86- جناب جلال الدین	ایگریکلچر آفیسر	عوامی مفاد
87- جناب شوکت علی	ایگریکلچر آفیسر	عوامی مفاد
88- جناب نیاز احمد	ایگریکلچر آفیسر	عوامی مفاد
89- سید عباس رضا	ایگریکلچر آفیسر	عوامی مفاد
90- جناب محمود الحسن	ایگریکلچر آفیسر	عوامی مفاد
91- جناب محمد منشاء	ایگریکلچر آفیسر	اپنی درخواست پر
92- راؤ جمشید علی	ایگریکلچر آفیسر	عوامی مفاد
93- جناب شوکت علی	ایگریکلچر آفیسر	عوامی مفاد

94- جناب محمد اکرم	ایگریکلچر آفیسر	انسانی ہمدردی کی بنیاد پر
95- جناب عبدالغفار	ایگریکلچر آفیسر	اپنی درخواست پر
96- جناب عبدالغفور	ایگریکلچر آفیسر	اپنی درخواست پر
97- جناب حبیب اختر جیلانی	ایگریکلچر آفیسر	اپنی درخواست پر
98- جناب منظور احمد	ایگریکلچر آفیسر	عوامی مفاد
99- جناب مشتاق احمد کیفی	ایگریکلچر آفیسر	عوامی مفاد
100- جناب مشتاق احمد	ایگریکلچر آفیسر	اپنی درخواست پر
101- جناب محمد یعقوب	ایگریکلچر آفیسر	عوامی مفاد
102- جناب عبدالخالق	ایگریکلچر آفیسر	انتظامی اقدامات
103- جناب بشیر احمد	ایگریکلچر آفیسر	اپنی درخواست پر
104- جناب نذیر حسین	ایگریکلچر آفیسر	عوامی مفاد
105- جناب محمد یعقوب	ایگریکلچر آفیسر	عوامی مفاد
106- جناب عبدالستار	ایگریکلچر آفیسر	عوامی مفاد
107- جناب عبدالغفور	ایگریکلچر آفیسر	عوامی مفاد

108- جناب مقصود احمد	ایگریکلچر آفیسر	اپنی درخواست پر
109- جناب امتیاز اللہ	ایگریکلچر آفیسر	عوامی مفاد
110- جناب عبدالروف احمد	کاٹن انسپکٹر	عوامی مفاد
111- جناب محمد سلیم	کاٹن انسپکٹر	انسانی ہمدردی کی بنیاد پر
112- جناب محمد عثمان حیدر	کاٹن انسپکٹر	عوامی مفاد
113- جناب عبدالملک	کاٹن انسپکٹر	اپنی درخواست پر
114- جناب محمد ارشد	کاٹن انسپکٹر	اپنی درخواست پر
115- جناب محمد طارق شمشی	کاٹن انسپکٹر	عوامی مفاد
116- جناب بوٹا مسیح	کاٹن انسپکٹر	انتظامی اقدامات
117- جناب فیض اللہ فیض	کاٹن انسپکٹر	عوامی مفاد
118- جناب لیاقت علی		اپنی درخواست پر
119- جناب منظور احمد		ڈائریکٹر فیلڈ اصلاح آبپاشی ملتان کی شکائیت پر
120- جناب افتخار احمد		اپنی درخواست پر
121- جناب محمد وارث		انتظامی بنیادوں پر

122- جناب محمد ارشد	اپنی درخواست پر
123- جناب سیف الرحمٰن	عوامی مفاد میں وزیر زراعت کی ہدایت کے مطابق
124- جناب حفیظ الحق	اپنی درخواست پر
125- جناب محمد خالد	اپنی درخواست پر
126- جناب محمد اسلم	انتظامی بنیادوں پر
127- جناب ادیب ارشد	عوامی مفاد میں وزیر زراعت کی ہدایت کے مطابق
128- جناب ثناء اللہ ڈھلوں	اپنی درخواست پر
129- جناب محمد سرور جاوید	عوامی مفاد میں وزیر زراعت کی ہدایت کے مطابق
130- جناب محمد شفیق	اپنی درخواست پر
131- جناب ظفر خان	اپنی درخواست پر
132- جناب محمد رفیق	اپنی درخواست پر
133- جناب خالد خان	اپنی درخواست پر
134- جناب انعام اللہ	عوامی مفاد میں وزیر زراعت کی ہدایت کے مطابق
135- جناب منیر احمد خان	عوامی مفاد میں وزیر زراعت کی ہدایت کے مطابق

136-	جناب ارشاد احمد		وزیر زراعت کے حکم پر عوامی مفاد میں ظفر عباس کی جگہ پر جو کہ دو سال کے لئے امریکہ روانہ ہوئے۔
137-	سید محمود احمد		اپنی درخواست پر۔
138-	جناب انعام اللہ		عوامی مفاد میں وزیر زراعت کے حکم پر باہمی تبادلے کی بنیاد پر
139-	جناب محمد اکرام پاشا		عوامی مفاد میں وزیر زراعت کے حکم پر باہمی تبادلے کی بنیاد پر
140-	جناب عبدالغفور		عوامی مفاد میں وزیر زراعت کے حکم پر باہمی تبادلے کی بنیاد پر
141-	جناب اکرم معین الدین		عوامی مفاد
142-	جناب محمد اشرف ندیم		عوامی مفاد میں وزیر زراعت کی ہدایت کے مطابق
143-	جناب بشیر احمد سیوا		انتظامی بنیادوں پر
144-	جناب محمد اقبال	سٹور آفیسر	عوامی مفاد
145-	میاں محمد رفیع	اسسٹنٹ ایگریکلچرل انجینئر	عوامی مفاد
146-	جناب محمد ادریس	سٹور آفیسر	عوامی مفاد
147-	جناب محمد یوسف	سٹور ویریفیئر	عوامی مفاد
148-	جناب محمد اقبال	اسسٹنٹ ایگریکلچرل انجینئر	عوامی مفاد میں وزیر زراعت کی ہدایت کے مطابق
149-	رانا محمد شریف	اسسٹنٹ ایگریکلچرل انجینئر	عوامی مفاد

150-	جناب عبدالمجید	اسسٹنٹ ایگریکلچرل انجینئر	عوامی مفاد میں خالی آسامی کو پر کرنے کی وجہ سے
151-	جناب اصغر علی	اسسٹنٹ ایگریکلچرل انجینئر	عوامی مفاد
152-	جناب شاہد پرویز	اسسٹنٹ ایگریکلچرل انجینئر	عوامی مفاد میں خالی آسامی کو پر کرنے کی وجہ سے
153-	رانا محمد انور	اسسٹنٹ ایگریکلچرل انجینئر	عوامی مفاد میں خالی آسامی کو پر کرنے کی وجہ سے
154-	جناب محمد ایوب	اسسٹنٹ ایگریکلچرل انجینئر	عوامی مفاد میں خالی آسامی کو پر کرنے کی وجہ سے
155-	جناب احمد یار	اسسٹنٹ ایگریکلچرل انجینئر	عوامی مفاد میں خالی آسامی کو پر کرنے کی وجہ سے
156-	جناب مشتاق احمد	سائیل کنزرویشن اسسٹنٹ	عوامی مفاد میں خالی آسامی کو پر کرنے کی وجہ سے
157-	جناب محمد انور شاہین	ڈائریکٹر سائیل کنزرویشن	ڈیپوٹیشن پر
158-	جناب ظفر احمد	ڈائریکٹر سائیل کنزرویشن	عوامی مفاد
159-	جناب انوار الحق ندیم	اسسٹنٹ ایگریکلچرل انجینئر	عوامی مفاد
160-	جناب جاوید اقبال	ڈپٹی ڈائریکٹر سائیل کنزرویشن	عوامی مفاد
161-	جناب خالد محمود	اسسٹنٹ ایگریکلچرل انجینئر	عوامی مفاد
162-	جناب ظفر علی علوی	اسسٹنٹ ایگریکلچرل انجینئر	عوامی مفاد
163-	جناب علی اصغر	ڈائریکٹر سائیل کنزرویشن	خالی آسامی کو پر کرنے کیلئے

164- جناب محمد رفیق	ایڈمن آفیسر	عوامی مفاد
165- جناب ملک عبدالستار	ڈائریکٹر سائیل کنزرویشن	خالی آسامی کو پر کرنے کیلئے
166- جناب محمد بشیر	پروگریس آفیسر	عوامی مفاد
167- جناب علی اصغر	اسسٹنٹ ایگریکلچرل سپیشلسٹ	عوامی مفاد
168- جناب ارشاد احمد بھٹی	اسسٹنٹ ایگریکلچرل انجینئر	عوامی مفاد
169- جناب محمد یونس	ڈپٹی ڈائریکٹر سائل کنزرویشن	عوامی مفاد
170- جناب جاوید اختر	ڈپٹی ڈائریکٹر سائیل کنزرویشن	عوامی مفاد
171- جناب علی اصغر	ڈائریکٹر سائیل کنزرویشن	ڈیپوٹیشن پر
172- جناب محمد انور شاہین	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	خالی آسامی کو پر کرنے کیلئے
173- جناب فرزند علی بھٹی	اسسٹنٹ ایگریکلچرل انجینئر	عوامی مفاد
174- جناب ظفر اقبال	ڈائریکٹر سائیل کنزرویشن	عوامی مفاد میں وزیر زراعت کی ہدایت پر
175- جناب محمد حسن	ڈائریکٹر سائیل کنزرویشن	عوامی مفاد میں وزیر زراعت کی ہدایت پر
176- جناب بشیر حسین ملک	سپرنٹنڈنٹ	اپنی درخواست پر
177- جناب ظفر احمد	ڈائریکٹر	اپنی درخواست پر

178- جناب مبشر احمد	سائیل کنزرویشن آفیسر	اپنی درخواست پر
179- جناب اصغر علی	سائیل کنزرویشن آفیسر	اپنی درخواست پر
180- جناب فرزند علی بھٹی	اسسٹنٹ ایگریکلچرل انجینئر	عوامی مفاد
181- جناب عبدالرشید ملک	اسسٹنٹ ایگریکلچرل انجینئر	عوامی مفاد
182- جناب محمد شریف کسانا	ایگریکلچرل انجینئر	اپنی درخواست پر
183- جناب محمد افضل خان	ای اے ڈی اے	عوامی مفاد
184- جناب محمد اکرم	ای اے ڈی اے	عوامی مفاد
185- جناب شوکت علی	ای اے ڈی اے	عوامی مفاد میں وزیر زراعت کی ہدایت کے مطابق
186- جناب محمد انور	ای اے ڈی اے	عوامی مفاد میں وزیر زراعت کی ہدایت کے مطابق
187- جناب اشفاق حسین	ای اے ڈی اے	عوامی مفاد میں وزیر زراعت کی ہدایت کے مطابق
188- جناب محمد سلیم وڑائچ	ای اے ڈی اے	عوامی مفاد میں وزیر زراعت کی ہدایت کے مطابق
189- جناب نثار علی ملک	ای اے ڈی اے	عوامی مفاد میں وزیر زراعت کی ہدایت کے مطابق
190- جناب راؤ محمد افضل	ای اے ڈی اے	عوامی مفاد میں وزیر زراعت کی ہدایت کے مطابق
191- جناب محمد نواز چودھری	ای اے ڈی اے	خالی جگہ پر بحالی

192-	جناب محمد سعید ہاشمی	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد میں وزیر زراعت کی ہدایت کے مطابق
193-	جناب اسلم سلطان	ایگریکلچرل آفیسر	انسانی ہمدردی کی بنیاد پر
194-	جناب عاشق حسین بھٹی	ای اے ڈی اے	خالی آسامی کو پر کرنے کے لئے
195-	جناب طالب حسین	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (پی پی)	
196-	جناب غازی خان	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (پی پی)	
197-	جناب محمد صادق	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (پی پی)	
198-	جناب علی احمد گورایا	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (پی پی)	
199-	جناب ظفر اقبال	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (پی پی)	
200-	جناب سلما سلیم	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (پی پی)	
201-	جناب پرویز احسان	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (پی پی)	
202-	جناب محمد عباس موسوی	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (پی پی)	اپنی درخواست پر
203-	جناب شفقت محمود	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (پی پی)	
204-	جناب غلام مصطفےٰ	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (پی پی)	
205-	جناب چاند حسین جعفری	ایگریکلچرل آفیسر	اپنی درخواست پر

206- جناب عبدالحمید ڈوگر	ایگریکلچرل آفیسر	خالی آسامی کو پر کرنے کے لئے
207- جناب محمد فاروق	ایگریکلچرل آفیسر	خالی آسامی کو پر کرنے کے لئے
208- جناب محمد ارشد	ایگریکلچرل آفیسر	
209- جناب طارق محمود	ایگریکلچرل آفیسر	
210- جناب محمد نواز	ایگریکلچرل آفیسر	
211- جناب عبدالغفور بھٹی	ایگریکلچرل آفیسر	خالی آسامی کو پر کرنے کے لئے
212- جناب بشیر احمد خان	ایگریکلچرل آفیسر	اپنی درخواست پر
213- جناب امداد علی	ایگریکلچرل آفیسر	
214- مرزا شفیق الرحمان	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد میں ممبر نیشنل اسمبلی کی سفارش پر
215- جناب حبیب الرحمٰن	ایگریکلچرل آفیسر	انتظامی اقدامات
216- جناب امجد حسین اشرف	ایگریکلچرل آفیسر	انتظامی اقدامات
217- جناب تجمل جاوید	ایگریکلچرل آفیسر	انتظامی اقدامات
218- زید صدیق ذکی	ایگریکلچرل آفیسر	انتظامی اقدامات
219- جناب ھاشم رضا	ایگریکلچرل آفیسر	انتظامی اقدامات

220- جناب امتیاز علی زید	ایگریکلچرل آفیسر	انتظامی اقدامات
221- جناب محمد انور	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد
222- جناب محمد نواز	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد
223- جناب افتخار علی خان	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد
224- جناب محمد امین	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد
225- جناب مقبول احمد	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد
226- جناب مقبول احمد	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد
227- چودھری محمد نواز	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد
228- جناب نعمان بشیر	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد
229- میاں محمد مختار	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد
230- چودھری نشاط احمد	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد
231- جناب شیر حبیب افضل	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد
232- جناب محمد نواز	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد
233- جناب محمد صدیق	ایگریکلچرل آفیسر	اپنی درخواست پر

234-	جناب عمر الدین	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد
235-	جناب عبدالستار شاہ	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد
236-	رانا احمد منیر	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد
237-	جناب جاوید اقبال	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد
238-	جناب محمد اشفاق	ایگریکلچرل آفیسر	انتظامی اقدامات
239-	جناب لیاقت علی	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد
240-	جناب نثار احمد خان	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد
241-	جناب ملک محمد اسحاق	ایگریکلچرل آفیسر	بوجہ ذاتی حالات
242-	جناب عبدالغفور	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد
243-	جناب نور حسن	ایگریکلچرل آفیسر	انتظامی اقدامات
244-	جناب اصغر علی ڈوگر	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد
245-	جناب اصغر بھوانا	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد
246-	جناب ظفر علی اقبال	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد
247-	جناب محمد اشرف	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد

248- جناب محمد اسلم چیمہ	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد
249- جناب محمد افضل	ایگریکلچرل آفیسر	بوجہ گھریلو حالات
250- جناب احمد نوید	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد
251- جناب محمد وارث	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد
252- جناب افتخار علی	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد
253- جناب محمد رفیق	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد
254- جناب محمد اسحاق	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد
255- جناب طارق حسین	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد
256- جناب اصغر علی ڈوگر	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد
257- جناب غلام دستگیر	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد
258- جناب اللہ رکھا	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد
259- جناب محمد اسلم چیمہ	ایگریکلچرل آفیسر	اپنی درخواست پر
260- جناب طاہر جمیل	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد
261- جناب محمد اسلم	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد
262- جناب انوار الحق	ایگریکلچرل آفیسر	عوامی مفاد

اسمبلی سوال نمبر2512 (بی)

نمبر شمار	نام آفیسر جن کے تبادلہ کے احکامات منسوخ ہوئے	ماہ سال	حکم منسوخی بمعہ وجوہ
1-	قریشی محمد صدیق شریک مینجر بہاولپور۔	7.86	احکامات تبادلہ بہاولپور سے تونسہ بذریعہ چٹھی نمبری پی اے ڈی اینڈ ایس سی - ایف ڈی- ایڈمن 10100-9080-86-5650 مورخہ 23.07.1986 منسوخ کر دیئے گئے اور قریشی محمد صدیق کو بہاولپور میں شریک مینجر تعینات کیا گیا تاکہ انکے وقت میں جو کرم کش ادویات فروخت ہوئی تھیں ان کی وصولی کی جائے۔
2-	مسٹر عبدالحمید ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر بہاولنگر	20.03.86	عوامی مفاد کے پیش نظر
3-	مسٹر منظور احمد زراعت آفیسر شاہ کوٹ	05.01.87	عوامی مفاد کے پیش نظر
4-	مسٹر مقبول احمد زراعت آفیسر پتوکی	21.10.85	عوامی مفاد کے پیش نظر

5-	سید حبیب افضل زراعت آفیسر اوکاڑہ	14.01.86	گھریلو ناگزیر حالات کی بناء
6-	مسٹر عبدالستار زراعت آفیسر قصور	22.02.86	عوامی مفاد کے تحت
7-	چودھری محمد اصغر زراعت آفیسر بھوانہ	20.10.86	عوامی مفاد کے پیش نظر
8-	میاں ظفر علی اقبال زراعت آفیسر چنیوٹ	20.10.80	عوامی مفاد کے پیش نظر
9-	چودھری غلام دستگیر زراعت آفیسر شورکوٹ	03.03.87	عوامی مفاد کے پیش نظر

صوبائی اسمبلی پنجاب
مباحثات

جمعرات 8 اکتوبر 1987ء
(پنجشنبہ 14 صفر 1408ھ)

جلد 11 - شمارہ 6

سرکاری رپورٹ

مندرجات

جمعرات 8 اکتوبر 1987ء

(جلد 11 بشمول شمارہ جات 1 تا 18)

	صفحہ نمبر
تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ	865
اراکین اسمبلی کی رخصت	866
مسئلہ استحقاق:-	
حکمت عملی کے اصولوں کی پابندی و عمل درآمد کے بارے میں رپورٹ کی اردو نقل مہیا نہ کرنا	872
تحاریک التوائے کار:-	
صوبہ پنجاب میں افغان مہاجرین کا پھیلاؤ	883
حکمت عملی کے اصولوں کی پابندی اور عملدرآمد کے بارے میں رپورٹ 1985ء پر بحث (جاری)	897

صوبائی اسمبلی پنجاب

صوبائی اسمبلی پنجاب کا گیارہواں اجلاس

جمعرات 8 اکتوبر 1987
(پنجشنبہ 14 صفر 1408ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں صبح 9 بجے منعقد ہوا۔ جناب سپیکر میاں منظور احمد وٹو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری علی حسین صدیقی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ ۖ وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ ﴿٧٦﴾ وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ ۖ وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا ۖ وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ ۖ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ﴿٧٧﴾ قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِنْدِي ۚ أَوَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهِ مِنَ الْقُرُونِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَأَكْثَرُ جَمْعًا ۚ وَلَا يُسْأَلُ عَنْ ذُنُوبِهِمُ الْمُجْرِمُونَ ﴿٧٨﴾ فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ ۖ فَمَا كَانَ لَهُ مِنْ فِئَةٍ يَنْصُرُونَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِينَ ﴿٨١﴾ سورۃ قصص آیت ۷۶-۷۷-۷۸-۸۱

بیشک قارون موسیٰ کی قوم میں سے تھا اور وہ ان پر ظلم و زیادتی کرتا تھا۔ اور ہم نے اس کو خزانے دیئے تھے کہ انکی چابیاں ایک بہت بڑی طاقتور جماعت کو اٹھانی مشکل ہوتیں۔ جب اس سے اس قوم نے کہا کہ اتراؤ مت کہ اللہ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

اور جو بے پناہ مال و دولت تم کو اللہ نے عطا فرمائی ہے اس سے آخرت کی بھلائی طلب کرو اور جس طرح تم پر اللہ نے احسان کیا ہے تم بھی لوگوں پر احسان کرو اور ملک میں فساد کے طالب نہ ہو کیونکہ اللہ فساد کرنے والوں کو بالکل پسند نہیں کرتا۔

بولا کہ یہ مال اور دولت علم اور میری دانش کے زور سے ملی ہے۔ کیا اس کو معلوم نہیں کہ اللہ نے اس سے پہلے بہت سی قومیں جو اس سے قوت میں بڑھ کر اور تعداد میں بہت زیادہ تھیں ہلاک کر ڈالی ہیں اور کیا گنہگاروں سے ان کے گناہوں کے بارے میں پوچھا نہیں جائے گا؟

پس ہم نے قارون کو اور اس کے محلات و خزانوں کو زمین میں دھنسا دیا تو اللہ کے مقابلے میں کوئی جماعت اس کی مددگار نہ ہو سکی اور نہ وہ بدلہ لے سکا۔ وما علینا الا البلاغ

اراکین اسمبلی کی رخصت

جناب سپیکر! اب اراکین کی رخصت کی درخواستیں لی جائیں گی۔

مخدوم زادہ سید محمد احسن

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست مخدوم زادہ سید محمد احسن صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔۔

I am going out for one day. So I am unable to attend the session on Thursday 8/10/87. Kindly grant me leave and oblige.

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

سردار خضر حیات خان سیال

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست سردار خضر حیات خان سیال صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔۔

گذارش ہے کہ بندہ کسی ضروری کام کی وجہ سے اجلاس میں مورخہ 8/10/87 کو حاضر نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا مہربانی فرما کر رخصت عنایت فرمائی جائے۔

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جمشید عباس تھیم

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست جمشید عباس تھیم صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔۔

میں ایک ذاتی کام کے سلسلے میں 6/10/87 کو حاضر نہیں ہو سکا رخصت عنایت فرمائیں۔

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

سردار حسن اختر موکل

سیکرٹری اسمبلی۔۔ مندرجہ ذیل درخواست سردار حسن اختر موکل صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔۔
میں بوجہ ضروری کام فیصل آباد جا رہا ہوں۔ اس لئے اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا ایک یوم 8/10/87 کی رخصت منظور فرمائی جائے۔
جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مولانا منظور احمد چنیوٹی

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔۔

Busy in connection with Qadiani Case. Trying to reach by 15th. Leave kindly be granted.

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

جناب محمد رفیق

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست محمد رفیق صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔۔
مورخہ 4 اکتوبر اور 5 اکتوبر 1987ء کو ناسازی طبع کی وجہ سے غیر حاضری ہو گئی ہے۔ رخصت کی منظوری کے لئے درخواست ہے۔

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

سید طاہر احمد شاہ

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست سید طاہر احمد شاہ صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

I submit that my colleague, Syed Tahir Ahmed Shah, MPA is ill and is unable to attend to the Assembly Session. He has requested for leave for 7-10-87.

Submitted for information.

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اختر رسول

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست جناب اختر رسول صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔۔

گذارش ہے کہ 4 قومی ہاکی ٹورنامنٹ میں پاکستان ہاکی ٹیم کی کارکردگی دیکھنے کے سلسلے میں مجھے لندن سرکاری طور پر جانا ہے۔ لہٰذا مورخہ 7 اکتوبر تا 15 اکتوبر تک رخصت عنایت فرما دیں۔ یہ ڈیوٹی سرکاری طور پر لگائی گئی ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

صاحبزادہ سید محمد اقبال احمد شاہ بخاری

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست صاحبزادہ سید محمد اقبال احمد شاہ بخاری صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔۔

مودبانہ گذارش ہے کہ میں کسی ذاتی کام کی وجہ سے مورخہ 1/10/87 بروز جمعرات کو اسمبلی میں شرکت نہ کر سکا۔

برائے مہربانی 1/10/87 کی رخصت عطا فرمائی جاوے۔

عین نوازش ہو گی۔

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب پیٹر گل

سیکرٹری اسمبلی۔۔ مندرجہ ذیل درخواست جناب پیٹر گل صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔۔

I am required to attend the Federal Minority Council meeting at Islamabad on 5/10/87. I may please be granted leave for one day i.e 5/10/87.

Thanking you, with regards.

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

ذیلدار ملک احمد یار وارن

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست ذیلدار ملک احمد یار وارن صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔۔

گذارش ہے کہ میں یکم اکتوبر 1987ء کو اجلاس میں بوجہ بیماری شرکت نہ کر سکا تھا۔ براہ کرم میری رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

سید محمد اصغر علی شاہ

سیکرٹری اسمبلی۔۔ مندرجہ ذیل درخواست سید محمد اصغر علی شاہ صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔۔

ایک ضروری کام کے سلسلہ میں لاہور سے باہر چلے گئے ہیں۔ اس لئے اسمبلی کے اجلاس 8'7 ماہ سال میں شرکت نہیں کر سکتے۔ ان دو دن کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک محمد الطاف

سیکرٹری اسمبلی۔۔ مندرجہ ذیل درخواست ملک محمد الطاف صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔۔

گذارش ہے کہ میری سرگودھا مقدمہ میں حاضری ہے۔ اس لئے مورخہ 4/10/87 اور 5/10/87 کی رخصت منظور فرمائی جائے۔ مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مخدوم زادہ سید محمد احسن

سیکرٹری اسمبلی۔۔ مندرجہ ذیل درخواست مخدوم زادہ سید محمد احسن صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔۔

Due to illness I am unable to attend the session.

Please grant me leave from 10-10-87 to 15-10-87, and oblige.

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سعید احمد خان منیس

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست جناب سعید احمد خان منیس صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

The undersigned has just received a message on telephone that Mr Saeed Ahmed Khan Manais, Minister for Food and Transport, Punjab is still not feeling well and is not in a position to attend the House today, the 8th October, 1987. It has been requested that his absence from the House may kindly be excused. This refers to the previous leave applications dated 6th, and 7th October, 1987.

Submitted for kind information of the Speaker, Punjab Provincial Assembly.

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

جناب سپیکر۔ میاں ریاض حشمت جنجوعہ صاحب کی طرف سے تحریک استحقاق نمبر7 ہے۔

میاں محمد افضل حیات۔ وہ ایک میٹنگ کے سلسلے میں اسمبلی کے اندر ہی ہیں۔ ابھی تھوڑی دیر میں آ جائیں گے مؤخر کر لیں۔

جناب سپیکر۔ تو اس کو تھوڑی دیر کے لئے مؤخر کر لیتے ہیں۔

میاں محمد اسحاق صاحب کی طرف سے تحریک استحقاق نمبر8 ہے۔

حکمت عملی کے اصولوں کی پابندی اور عمل درآمد کے بارے میں رپورٹ کی اردو نقل مہیا نہ کرنا

میاں محمد اسحاق - بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری معاملے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں نے حکمت عملی کے اصولوں کی تعمیل و عمل درآمد کے بارے میں حکومت پنجاب کی جاری کردہ رپورٹ 1985ء بزبان انگریزی کی اردو کاپی اسمبلی سیکرٹریٹ سے طلب کی مگر مجھے مہیا نہیں کی گئی۔ جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا اس پر بحث کی جائے۔ اور اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ عذر یہ پیش کیا گیا کہ اردو ترجمے کی کاپی ایس اینڈ جی اے ڈی سے وصول نہیں ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ قواعد انضباط کار کے قاعدہ 192 کی طرف مبذول کرواؤں گا جس کے تحت آپ نے ہمیں پابند کیا ہے کہ ہم اسمبلی میں آپ سے یا معزز اراکین سے مخاطب ہوں تو ہمیں اپنی اردو زبان کو اختیار کرنا ہو گا اور ہمیں اپنا مافی الضمیر اپنی اردو زبان میں بیان کرنا ہو گا۔ چالیس سال کے بعد آپ نے آج دیکھا کہ اردو زبان اپنانے اور دفاتر میں رائج کرنے کے لئے کتنی میٹنگیں اور کتنے طریق کار ہوتے رہے لیکن آج تک کی یہ کارروائیاں صرف فائلوں اور کاغذوں کی حد تک موجود ہیں اور اس کو عملی جامہ پہنانے کی شکل' ابھی تک کسی جگہ بھی نظر نہیں آ رہی۔

جناب والا! جس دفتر نے یہ حکمت عملی کی رپورٹ بنائی ہے' میں سمجھتا ہوں کہ ان کی تربیت اور تعلیم باہر کے ملکوں میں ہوئی ہے۔ انہیں پاکستان کی زبان یا خطہ پاکستان سے کوئی ہمدردی یا محبت نہیں۔ ہم ان سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا وہ پیدا ہی انگلینڈ میں ہوئے' کیا پاکستان سے بھی ان کا کوئی تعلق ہے' کیا انہیں اردو نہیں آتی؟ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ پہلے یہ رپورٹ اردو میں دی جاتی اور پھر اس کے بعد اس کو انگریزی میں شائع کیا جاتا۔

جناب والا! آزاد قوموں میں ایسا نہیں۔ میں آپ کو حوالہ دیتا ہوں۔ سعودی عرب

میں اگر آپ کوئی درخواست کسی غیر ملکی زبان میں دیتے ہیں' تو وہ درخواست فوراً پھاڑ دیتے ہیں۔ درخواست کے اوپر پہلے عربی زبان میں لکھا جاتا ہے اور اس کے نیچے دوسری زبان میں لکھا جاتا ہے۔ یہ غیور اور آزاد قوموں کی نشانی ہے کہ وہ اپنی قومی زبان کو اولیت دیتے ہیں۔ ہمارے ہاں یہ ہونا چاہیے کہ بے شک اگر انگریزی لکھنی بھی ہو تو پہلے اردو لکھا جاتا' اس کے بعد اس کو انگریزی میں شائع کیا جاتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرا ہی نہیں' تمام معزز اراکین کا استحقاق ہے کہ اگر آپ ہمیں اردو میں بولنے کو کہتے ہیں تو پھر ہمیں ایجنڈا اور دوسرے کاغذ جو آپ ہمیں یہاں مہیا کرتے ہیں' اردو میں ہونے چاہئیں۔

تب آپ ہمیں مجبور کر سکتے ہیں کہ ہم اردو میں بات کریں ورنہ یہ کہنے اور عمل میں بڑا تضاد ہے۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ تاکہ اس کی چھان بین کی جائے کہ کون صاحب ہیں جنہوں نے اس کو اردو میں کرنا نہیں چاہا تاکہ تمام دفاتر کو آئندہ کے لئے ہدایات جاری ہو سکیں اور آئندہ اس کے متعلق کچھ نہ کچھ باز پرس ہو سکے۔ کیوں نہ اس کو پہلے اردو میں شائع کیا جائے چاہے کوئی بھی رپورٹ ہو' اس کے بعد انگریزی میں اس کا ترجمہ کیا جائے۔ شکریہ جناب۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب۔

وزیر قانون (چودھری عبدالغفور) جناب سپیکر! میں میاں صاحب کے جذبات کی قدر کرتا ہوں اور وہ ہمیشہ مسکراتے رہتے ہیں لیکن جب بولنے پہ آتے ہیں تو اس وقت جو ان کے ماتھے پر تیوریاں ہوتی ہیں وہ واقعی بڑی خوفناک ہوتی ہیں۔ جناب والا! میں ان کے جذبات کی قدر کرتا ہوں اور یہ واقعی صحیح بات ہے کہ اردو ہماری قومی زبان ہے اور جناب والا! ہمیں سوچنا اردو میں ہو گا لکھنا اردو میں ہو گا اور عمل بھی اس کے مطابق کرنا ہو گا۔ ویسے میں تسلیم کرتا ہوں میاں صاحب کی طرح ہم میں سے بہت سے لوگ انگریزی دور کی پیداوار ہیں یہ ظاہر بات ہے کہ اس وقت انگریز کا دور تھا اس لئے میں عرض کرتا ہوں کہ انگریزی دور کے وہ لوگ جو پیدا ہوئے ہیں وہ اب بھی

انگریزی بولتے ہیں۔ اور انگریزی زبان کے بولنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے یہ صحیح ہے کہ اردو زبان کو قومی زبان بنانا ہمارا قومی فریضہ ہے اور اس کے لئے آئین کی آرٹیکل 251 جو ہے اس میں صفحہ نمبر 174۔

جناب سپیکر۔ سید اقبال احمد شاہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

سید اقبال احمد شاہ۔ جیسا کہ چودھری صاحب نے فرمایا ہے کہ میاں اسحاق صاحب انگریزی دور کی پیداوار ہیں۔

وزیر قانون۔ جناب 40 سال سے جن کی عمر زیادہ ہے وہ سب ہی انگریزی دور کے ہیں۔

سید طاہر احمد شاہ۔ انگریزی دور کی پیدائش کی بات کر رہے ہیں یا معاشی اور مالی حالات کی بات کر رہے ہیں۔ یہ کس قسم کی پیداوار ہے۔

بیگم ذکیہ شاہنواز نیازی۔ جناب سپیکر! میں یہ چاہتی ہوں کہ اردو زبان ہماری قومی زبان ہے ہمیں اس کو بولنا چاہئے۔ لیکن جو لوگ انگریزی زبان میں بات کرتے ہیں وہ بھی پاکستانی ہیں اور پاکستان سے پیار کرتے ہیں۔ اور قائد اعظم کی بہت ساری تقاریر انگریزی میں تھیں اور ایسا بھی دور آیا تھا کہ ہمارے تعلیمی ادارے ایسے تھے کیونکہ دیہاتوں میں بچے تعلیم حاصل نہیں کر سکتے تھے اس لئے ان کو شہروں میں بورڈنگ ہاؤسز میں بھیج دیا جاتا تھا اور وہاں انگریزی زبان سکھائی جاتی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ ان کو اپنے وطن کے ساتھ محبت بھی سکھائی جاتی تھی۔ میں یہ کہوں گی کہ جو لوگ انگریزی بولنے والے یا پنجابی بولنے والے یا اردو بولتے ہیں ان کو اتنی محبت ہے۔ زبان سے آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ جو زبان یہ بولیں اس سے ان کو پیار ہے اردو زبان کو اب سے آئندہ کے لئے بیشک اپنی ماں کی زبان بنائیں لیکن ساتھ ساتھ انگریزی بھی ضروری ہے کیونکہ Modern World میں میں یہ کہوں گی کہ جتنی Technology ہے یا Professions ہیں ڈاکٹری ہے ان کے لئے اس زبان کا ہونا بھی ضروری ہے۔ ورنہ ہم لوگ ترقی نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر۔ شکریہ بیگم صاحبہ! جی چودھری صاحب۔

وزیر قانون۔ جناب سپیکر! یہ بات درست ہے اور میں بھی یہی بات کہنے والا تھا کہ اگر میاں صاحب نے یہ جاری رکھا کہ جو لوگ انگریزی بول لیتے ہیں یا انگریزی زبان میں بات کر لیتے ہیں وہ پاکستانی نہیں ہیں یا وہ پاکستان کے متعلق سوچتے نہیں ہیں۔ تو یہ غلطی ہو گی البتہ یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ اردو ہم بطور قومی زبان جاری و ساری کریں اور اس کو رائج کریں اور اس کے مطابق عمل کریں۔ اس کے لئے آئین میں 15 سال دیئے گئے ہیں۔

Article 251 (1) The National Language of Pakistan is Urdu, and arrangements shall be made for its being used for official and other purposes within fifteen years from the commencing day.
(2) Subject to clause (1), the English Language may be used for official purposes until arrangements are made for its replacement by Urdu.

جب تک اس کے لئے تمام دفاتر میں انتظام نہیں کر دیا جاتا تو اس کو 15 سال تک استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ویسے بھی کوئی ایسی ممانعت نہیں ہے۔ لیکن اس کی اہمیت اپنی جگہ مسلّم ہے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اس کے 15 سال 1988ء میں بنتے ہیں۔ میاں صاحب تھوڑا سا پہلے ہیں۔ 15 سال تک کوشش کی جائے گی اور اس میں 7 سال جو آئین زیر التوا رہا اگر یہ سات سال کا عرصہ نکال دیا جائے تو پھر یہ 1985ء تک بنتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ اس کو اس سے علیحدہ نہ کیا جائے۔ لیکن ابھی تک یہ کوشش کی جا رہی ہے اردو رسم الخط کے مطابق تمام انتظامات دفاتر میں ہوں اور اس کے مطابق تمام انتظامات ہوں تب ہی یہ ممکن ہو سکتا ہے۔ لیکن اس سے کسی کا استحقاق نہیں بنتا میں اس سلسلے میں میاں صاحب سے معذرت چاہتا ہوں ویسے میاں صاحب کبھی کبھی انگریزی کے فقرے بولتے ہیں اور اچھی خاصی انگریزی بولتے ہیں۔ اس تحریک کا ابھی کوئی جواز نہیں بنتا۔ اس لئے میاں صاحب اس پر اتنا زور نہ ہی دیں تو اچھا ہے۔

میاں محمد اسحاق۔ جناب والا! میری تحریک استحقاق کا یہ مقصد نہیں ہے کہ انگریزی

کی مخالفت ہے۔ یا یہ کہ انگریزی نہ بولی جائے یا دفتروں میں انگریزی کو ختم کر دیا جائے۔ میرا یہ مقصد ہے آپ جس کی ٹرانسلیشن آسانی سے اردو میں کر سکتے ہیں اس میں کونسا امر مانع ہے کہ اس کا ترجمہ نہ کیا جائے اور چودھری صاحب کیوں غور فرمانے کے لئے تیار نہیں۔ یہ آج 15 سال فرما رہے ہیں جس میں سے 14 سال گذر چکے ہیں ایک سال یا چھ مہینے باقی رہ گئے ہیں۔ تو کیا یہ وثوق سے فرما سکتے ہیں کہ یہ 6 مہینے میں تمام اردو کے تراجم کرا لیں گے۔ جب کہ ساڑھے چودہ سال گذر چکے ہیں یہ ایک اہم محکمہ جو ایک چھوٹے سے حکمت عملی کے اصول ہیں انکا اردو میں ترجمہ نہیں کر سکتا تو باقی جو ہماری دوسری مشکلیں حائل ہو رہی ہیں ان کو یہ کیسے دور کریں گے۔ میرا مقصد بات کرنے کا یہ ہے۔ کہ چودھری صاحب ایک چیز کو مانتے بھی ہیں اور اس کا انکار بھی کرتے ہیں۔ جب کسی چیز کا اقرار کیا جاتا ہے یا مان لیا جاتا ہے تو پھر اس کو فراخدلی سے قبول کرنا چاہئے۔ چودھری صاحب سے میری درخواست ہے کہ اگر آپ کسی چیز کی تائید کرتے ہیں تو پھر آپ اس کو مانیئے پھر آپ انکار نہ کیجئے۔ اگر آپ یہ مانتے ہیں کہ میں نے یہ تحریک استحقاق صحیح دی ہے تو پھر اس کو استحقاق کمیٹی کے پاس جانے میں آپ کو کیا اعتراض ہے۔ اس میں آئندہ کے لئے جو بھی طریقہ کار وضع کیا جائے جن میں تمام دفاتر کے لئے ہدایات بھی ہوں گی اور یہ بھی کہا جائے گا۔ آئندہ جو بھی رپورٹیں دوسرے دفاتر سے آئیں وہ اردو میں بھی آنی چاہئے۔ بلکہ میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کروں گا اردو پہلے لکھا جائے اس کے بعد انگریزی لکھی جائے۔ مجھے اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اولیت اپنی زبان کو دینی چاہئے۔

وزیر قانون۔ جناب سپیکر! میں یہ کہوں گا کہ زبان اردو کی ترقی کے لئے ایک بورڈ قائم ہے اور ہماری کوشش جاری ہے۔ حکومتی سطح پر انگریزی الفاظ کے تراجم اور اردو رسم الخط کے لئے بھی' تاکہ پڑھنے میں جو دشواری پیش آتی ہے اس کو دور کیا جائے ان تمام کو حل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس طرح کئی الفاظ ہیں جن کے ابھی تک تراجم ہو رہے ہیں۔ اسی طرح اسحاق نرسری کا بورڈ پڑھ کر مجھے خیال آیا نرسری کا ترجمہ ہو سکتا ہے۔ نرسری کا میاں صاحب کیا ترجمہ ہے۔ نرسری کو پودا وغیرہ لکھا جا

سکتا ہے اگر اسحاق نرسری بورڈ پر ابھی تک اردو نہیں آئی اور انہوں نے وہیں سے اردو کی ترویج شروع نہیں کی تو تھوڑی جناب غلطی ہم سے بھی ہوئی ہے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس کو رائج کیا جائے۔

میاں محمد اسحاق۔ جناب والا میں personal explanation پر عرض کروں گا کہ جو مال روڈ پر بورڈ بجے ہیں جن کو زیادہ گورنمنٹ کی طرف سے ابھی یہی ترجیح اور حکم دیا جاتا ہے کہ انگریزی میں بورڈ لگائے جائیں۔ چونکہ میری نرسری مال روڈ پر واقع ہے اور حکومت کی طرف سے زیادہ تر ہدایات یہ ہیں کہ اردو کی بجائے انگریزی میں بورڈ لگائے جائیں۔ اگر چودھری صاحب! آپ حکم فرمائیں اور حکومت کی طرف سے ایک ڈائریکٹو جاری کریں کہ تمام بورڈ پہلے اردو میں ہوں اور اس کے بعد انگریزی میں لکھے جائیں تو میں آج انشاء اللہ تعالیٰ اپنا بورڈ اردو میں کرواؤنگا اور سب سے پہلے میں ہوں گا جو اس میں پہل کروں گا اور نرسری کا اردو ترجمہ ہے ذخیرہ' پودہ جات۔ اب حکومت کی طرف سے جب حکم آئے گا تو ہم انشاء اللہ اردو میں لکھیں گے۔

جناب سپیکر۔ میاں صاحب! آپ کی جو تحریک استحقاق ہے اس کے بارے میں توجہ فرمایئے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ ایک تو اسے آئین کے مطابق ابھی پندرہ سال نہیں ہوئے۔ اس میں ابھی چند ماہ باقی ہیں۔ جس وقت وہ باقی چند ماہ گذر جاتے ہیں تو اس کے بعد آپ تحریک استحقاق move کرنے کی پوزیشن میں ہوں گے اور اس وقت لاء منسٹر صاحب نے یہ یقین دہانی بھی کرائی ہے کہ ہم بتدریج انگریزی سے اردو میں آ رہے ہیں اور اس سلسلے میں بھی آپ کوشش کریں گے کہ آئندہ یہ انگریزی کی بجائے اردو میں آئے؟ وہ اب یہ کہتے ہیں وہ اس کے لئے بھی کوشش کریں گے کہ وہ انگریزی کی بجائے اردو میں آئے تو اب آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

میاں محمد اسحاق۔ جناب والا! ہمارے یہاں جو اسمبلی کی سرکاری زبان ہے وہ اردو ہے۔ اگر آپ یہاں پر اردو پر پابندی لگاتے ہیں کہ ہم آپ سے اردو میں گفتگو کریں تو ہمیں دفاتر سے جو رپورٹیں دی جائیں وہ بھی اردو میں ہونی چاہئیں۔ دوسری بات جناب یہ ہے کہ حکمت عملی اسلامی جمہوریہ پاکستان جس پر آج کل ہم بحث کر رہے ہیں اس

کا باقاعدہ اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ آرٹیکل وغیرہ سب اردو میں دیئے گئے ہیں۔ ہر چیز آپ نے اردو میں تیار کی ہے اگر یہ پالیسی جو دفاتر کی طرف سے آ رہی ہے یا جس محکمہ کی طرف سے آئی ہے تو میرے خیال میں اس کا اردو میں ترجمہ کرنے میں کوئی ایسی مجبوری مانع نہیں ہے۔ یہ جان بوجھ کر انگریزی میں دی گئی ہے۔ یہ اردو میں ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر۔ لاء منسٹر صاحب کو آپ کی بات سے اتفاق ہے۔

میاں محمد اسحاق۔ ٹھیک ہے جناب! آپ جو فیصلہ کرتے ہیں مجھے منظور ہے۔ یہ قومی مسئلہ اسمبلی کا مسئلہ ہے اور میں اسے آپ پر چھوڑتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ میاں صاحب! یہ breach of privilege بنتا نہیں ہے۔ ابھی اس میں پندرہ سال گذرنے میں چند ماہ باقی ہیں۔ آئین کے مطابق آپ کو یہ استحقاق ہے۔

میاں محمد اسحاق۔ جناب والا میں اسے پریس نہیں کرتا۔

جناب سپیکر۔ میاں صاحب! اپنی تحریک استحقاق پریس نہیں کرتے۔ میاں عمر علی صاحب کی تحریک استحقاق ہے۔

میاں عمر علی۔ جناب سپیکر! مجھے میری تحریک کے بارے میں یقین دہانی کرا دی گئی ہے۔ اس لئے میں اسے واپس لیتا ہوں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر! میاں صاحب اپنی تحریک کو واپس لیتے ہیں۔ اب یہ میاں محمد اسحاق صاحب کی دوسری تحریک استحقاق ہے۔ یہ تو آج take up نہیں ہو سکے گی۔ جنجوعہ صاحب تشریف نہیں رکھتے ہیں لہٰذا ہم اب تحاریک التوا کو take up کرتے ہیں۔ تحریک التوا نمبر 3 اور 18- اس میں نہ چودھری اصغر علی گجر صاحب تشریف رکھتے ہیں اور نہ جنجوعہ صاحب تشریف رکھتے ہیں۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا وہ آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر۔ لیکن آ رہے ہیں' کا کیا کیا جائے۔ کیا اس تحریک التوا کو چودھری اصغر علی گجر صاحب کی عدم موجودگی میں take up کرنا چاہیئے؟ جنجوعہ صاحب آپ کی کیا

رائے ہے؟ یہ تحریک التوا نمبر18 آپ کی طرف سے ہے اور نمبر3 چودھری اصغر علی گجر صاحب کی طرف سے ہے۔ پہلے یہ جناب وائیں صاحب کی عدم موجودگی کی وجہ سے pending رہی اور آج گجر صاحب تشریف نہیں رکھتے ہیں۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا! وہ پیش ہو چکی ہے اور اسے take up کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر۔ جناب سپیکر پیش ہو چکی ہے اور اسے take up کیا جا سکتا ہے اس لئے میں جنجوعہ صاحب سے پوچھ رہا ہوں کہ آپ کی کیا مرضی ہے۔ آپ اور وائیں صاحب اگر اتفاق کریں تو میں take up کر لیتا ہوں۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا! اگر ان کی موجودگی ضروری ہے تو پھر آپ اس کو ایک دن کے لئے مزید pending کر لیں۔

جناب سپیکر۔ وائیں صاحب! آپ کی کیا رائے ہے۔

وزیر صنعت و معدنی ترقی۔ (جناب غلام حیدر وائیں) جناب والا! مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر۔ take up کر لیں یہ تحریک التوا پیش ہو چکی ہے۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جی ہاں۔

جناب سپیکر۔ جناب وائیں صاحب! آپ اس پر کچھ فرمانا چاہیں گے؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی۔ جناب سپیکر! یہ تحریک التوا نمبر3 اور 18 ایڈھاک لیکچررز کے بارے میں ہے اور اس میں جو واقعات بتائے گئے ہیں وہ ایک ہزار لیکچراروں کی برطرفی کے متعلق اس میں تشویش ظاہر کی گئی ہے یہ حقائق کے مطابق نہیں ہے۔ دوسرے اسمبلی کے قواعد کے مطابق یہ ایک حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والا واقعہ نہیں ہے adhoc appointments of lecturers جو ہے یہ گذشتہ دو تین چار سال کا مسولہ ہے۔ یہ آئندہ بھی adhoc appointments ہوتی رہتی ہیں۔ اس لئے اسے ایک فوری نوعیت کا مسئلہ قواعد کے مطابق قرار نہیں دیا جا سکتا۔ یہ اس سلسلے میں قواعد کے مطابق میرے ابتدائی اعتراضات ہیں اور یہ پیش رفت کے قابل

نہیں ہے۔ مگر جہاں تک اس کے واقعات کا تعلق ہے۔ میں اپنے فاضل دوست کو اس کے کوائف سے آگاہ کروں گا کہ پنجاب میں ایڈھاک لیکچرار کی تعداد آٹھ سو ہے جن کی قریباً گذشتہ دو تین سال میں تقرری ہوئی تھی۔ ان کی صحیح تعداد 787 ہے۔ ان کی مستقل تقرری اور خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لئے حکومت پنجاب نے محکمہ تعلیم میں ایک واضح پالیسی سروس رولز کے مطابق تعین کی اور ان لیکچرار کا مسئلہ پبلک سروس کمشن کی وساطت سے بھی اور اب حکومت پنجاب کی طرف سے تعین کردہ Selection Board کی جانب سے Education Policy اور Selection policy کے مطابق Merits پر بروئے کار لایا جاتا ہے۔ اس وقت تک ان 787 لیکچراروں میں سے جن کی سلیکشن ہو چکی ہے اور وہ اپنا ٹیسٹ دے چکے ہیں اور بورڈ میں بھی appear ہو چکے ہیں ان 787 میں سے 428 کے نتائج سامنے آ چکے ہیں اور ان 428 میں سے 302 لیکچرار Selection board میں اپنے امتحان کو clear کر چکے ہیں اور ان کو تقرری کے مستقل احکامات جاری کئے جا چکے ہیں۔ باقی لیکچرار کا مسئلہ بھی Selection board کے اس وقت زیر کارروائی ہے اور باقی کے امیدوار بھی Selection board کے معیار پر پورا اتریں گے ان کو حکومت ضرور انشاءاللہ regularize اور permanent کر دے گی۔ یہ بات خاص طور پر میں اس ایوان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ ad hoc lecturers کی سلیکشن کے وقت تعلیم اور سلیکشن پالیسی جو criteria مقرر کیا گیا ہے اس بات کو ذہن میں رکھنے کے لئے کہ تمام ہمارے پڑھے لکھے نوجوان لیکچرار کے امیدواروں کو سلیکشن پالیسی کے مطابق مکمل طور پر انصاف ملے اور merit کے مطابق جو ان کی academic qualification ہے ان کو نوکری کے مواقع فراہم کئے جائیں۔ تو حکومت بڑی سختی سے اس پالیسی پر عمل پیرا ہے اس سے ہمارے ملک کا نوجوان جو بے روزگار ہے اسے اپنی تعلیمی قابلیت' تجربے اور ذہانت کے مطابق حکومت محکمہ تعلیم میں ملازمت کی سہولتیں فراہم کر رہی ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس معاملے میں اس سے زیادہ منصفانہ اور کوئی پالیسی نہیں ہو سکی کہ ہم اس میں بھی میرٹ academic qualification اور تجربے کو فوقیت دیں۔ حکومت

نے Ad-hoc. lecturer کو خصوصی رعایت بھی دی ہے اور وہ selection policy جس کے تحت ایک ایم اے سبجیکٹ کا طالب علم اپنی academic qualification اپنی ذہانت اور اپنے تجربے کی بنیاد پر نمبر حاصل کرتا ہے Ad-hoc lecturer کو اگر ان کی معیاد مدت ایک سال ہے تو ان کو 6 marks grace دیئے گئے ہیں اگر ان کی مدت ملازمت ایک سے دو سال کے درمیان ہے تو ان کو 9 grace marks دیئے گئے ہیں اور اگر ان کی مدت ملازمت دو سال سے زائد ہے تو ان کو 12 grace marks دیئے گئے ہیں اور یہ اس selection policy سے ہٹ کر یہ grace marks دیئے گئے ہیں جس سے حکومت کی منشا اور مراد یہ ہے کہ Ad-hoc lecturer جو فائنل سلیکشن سے پہلے تقرری حاصل کر چکے ہیں ان کو accommodate کرنے کے لئے عام سلیکشن پالیسی سے بھی ہٹ کر کچھ رعایت دی جائے مگر ان ایڈھاک لیکچرار کو اب ایک' دو اور تین بار سلیکشن بورڈ کے سامنے appear ہونے کے مواقع بھی دیئے جا چکے ہیں محکمہ محسوس کرتا ہے کہ ان 797 لیکچرار میں سے تقریباً دو سو "ایک ہزار نہیں تقریباً" دو سو ایسے لیکچرار رہ جائیں گے جو کئی بار selection board کے سامنے پیش ہونے کے باوجود' ان کو selection policy سے ہٹ کر grace marks دینے کے باوجود وہ اس criteria اور معیار پر پورے نہیں اترتے کہ انہیں ان امیدواروں کے مقابلے میں جن کی ان سے بہتر تعلیم ہے جن کی ان سے بہتر academic performance ہے جن کا ان سے بہتر تجربہ ہے ان کو ان کے مقابلے میں نظر انداز کر دیا جائے اگر یہ کیا جائے تو آپ محسوس فرمائیں گے کہ نہ صرف تعلیم کے ساتھ انصافی نہیں ہو گی زیر تعلیم نسل کے ساتھ انصاف نہیں ہو گا بلکہ ان بے روزگار نوجوان کے ساتھ بھی انصاف نہیں ہو گا جو ان سے بہتر تعلیم رکھتے ہیں اور اگر انہیں سروس کے مواقع فراہم نہ کئے جا سکیں یہ اس کے منافی بات ہو گی اور پھر اس بات سے بھی آپ اتفاق فرمائیں گے کہ ایڈھاک' عارضی تقرری جو ہے یہ مستقل سروس کا استحقاق نہ قانون کے مطابق دیتی ہے نہ آئین کے مطابق ان کا کوئی حق بنتا ہے۔ ان حالات میں تقریباً ڈیڑھ سو اور دو سو کے درمیان ایڈھاک لیکچرار فائنل

سلیکشن سے رہ جائیں گے جن کو دو' تین بار سلیکشن کے مواقع فراہم کئے گئے لیکن وہ سلیکشن بورڈ کے سامنے grace marks حاصل کرنے کے باوجود بھی اس معیار پر پورے نہیں اترے میں یہ خیال کرتا ہوں کہ ایسے حالات میں ایسے لیکچرار صاحبان کو مستقل طور پر ملازمت میں رکھنا' آپ کے تعلیم کے معیار کو بھی نقصان پہنچائے گا اور ہماری وہ نوجوان نسل جو ان سے تعلیم حاصل کرے گی ان کا مستقبل بھی شاندار ہونے سے رہ جائے گا اور پھر ان کی صورت سے وہ آپ کا جو نوجوان جو better qualified ہے جس کی academic qualifications زیادہ ہیں اور جو competition میں آپ کی اس merit selection policy پر آتا ہے اس کے ساتھ بڑی سخت ناانصافی ہو گی۔ ان حالات میں میں یہ گذارش کروں گا کہ میرے فاضل بھائی کی فنی لحاظ سے بھی اور پوائنٹ آف آرڈر کے لحاظ سے بھی یہ تحریک التوا نہیں بن سکتی اور ان تفصیلات کے بعد میں امید کرتا ہوں کہ وہ اپنی تحریک التوا پر زور نہیں دیں گے اور اسے واپس لے لیں گے۔

چودھری محمد صدیق۔ جناب والا! میں جناب وائیں صاحب سے پوچھتا ہوں کہ جن خواتین لیکچرار کی کوہستانی علاقے فورٹ عباس سے تعیناتی ہوئی وہ ابھی تک اپنے اپنے گھروں میں بیٹھی ہیں اور ان کو اپنے اپنے گھر بھیج دیا گیا ہے تو جناب والا! وہ خواتین لیکچرار اب کدھر جائیں نہ وہ اب گھر کے لئے ہیں اور نہ ہی باہر جانے کے قابل ہیں۔ مجھے تو اس چیز کی سمجھ نہیں آتی۔ میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ وہ خواتین لیکچرار اپنے اپنے گھروں میں ابھی تک بیٹھی ہوئی ہیں۔ میں نے جناب وزیر اعلیٰ سے التماس کر کے کوہستانی علاقے فورٹ عباس میں خواتین لیکچرار کی تین ماہ کے لئے تقرری کروائی تھی لیکن وہ ابھی تک اپنے اپنے گھروں میں بیٹھی ہیں۔ جناب والا! ان کا حق ہے کہ ان کی تقرری پہلے ہونی چاہئے۔ مجھے تو سمجھ ہی نہیں آتی۔ یہ سب سفارشوں کی بات ہو رہی ہے اگر ان خواتین لیکچرار کی تعیناتی نہ ہوئی تو میں روزانہ آپ سے اور جناب وزیر اعلیٰ سے مطالبہ کرتا رہوں گا۔ خدا حافظ۔

رانا پھول محمد خاں۔ جناب سپیکر! میں نہایت ادب سے گذارش کروں گا کہ میں نے ایک تحریک التوائے کار بھیجی ہے جو نہایت ہی اہمیت کی حامل ہے اور ایک اخبار کی خبر کروڑوں انسانوں کی پریشانی کا باعث بن چکی ہے اگر آپ اسے فوقیت دے دیں اور یہ ایوان جائز سمجھے تو وہ لوگ جنہوں نے اپنے خون سے اس ملک کی تعمیر میں گارے میں پانی کا کام کیا جنہوں نے بچے ذبح کروائے جنہوں نے عصمتیں لٹائیں ان کے لئے آج ایک خبر چھپی ہے کہ ان کو کلیموں پر الاٹ ہونے والی اراضی نے بھی بے دخل کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر۔ رانا صاحب کیا آپ نے یہ تحریک التوائے کار بھیج دی ہے؟

رانا پھول محمد خاں۔ جناب والا۔ یہ بھیجی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر۔ اگر آپ نے بھیجی ہے تو یہ ہمیں پڑھانے بھی دیں۔ اس کے بعد میں ایوان کی رائے معلوم کروں گا۔

رانا پھول محمد خاں۔ ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر۔ جنجوعہ صاحب۔ وزیر صاحب کے بیان کے بعد اب آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب دائیں صاحب کی وضاحت کے بعد جناب والا! میں اپنی تحریک پر زور نہیں دیتا۔

جناب سپیکر۔ جناب ریاض حشمت جنجوعہ اگلی تحریک التوا نمبر 18 بھی آپ ہی کی ہے۔

صوبہ پنجاب میں افغان مہاجرین کا پھیلاؤ

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب سپیکر میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حال ہی میں صوبائی صدر مقام لاہور کے مختلف ہوٹلوں اور مکانات پر مجسٹریٹوں کی قیادت میں چھاپے مارے گئے اور

77 افغان مہاجرین کو پکڑ کر پشاور روانہ کر دیا گیا۔ یہ کارروائی ضلعی انتظامیہ نے ایک خصوصی مہم کے سلسلہ میں کی۔ ایک عرصہ سے پاکستان کے سیاسی حلقے اضطراب کا شکار ہیں کہ افغان مہاجرین رفتہ رفتہ مہاجر کیمپوں سے نکل کر غیر قانونی طور پر صوبہ کے مختلف علاقوں میں آباد ہو رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے کئی سماجی اور معاشی مسائل جنم لے رہے ہیں۔ خصوصاً دھماکوں' کلاشنکوف اور ہیروئن کی سوغات انہی لوگوں کی آمد کے ساتھ وابستہ ہے۔ پنجاب کے صدر مقام اور دیگر شہروں میں افغان مہاجرین کی آزادانہ نقل و حرکت اور موجودگی نے اس امر کی شہادت فراہم کر دی ہے کہ حکومت افغان مہاجرین کو کیمپوں تک محدود رکھنے میں ناکام ہو چکی ہے۔ صوبہ میں امن عامہ کی زوال پذیر صورتحال اور اندرون پنجاب افغان مہاجرین کے پھیلاؤ سے صوبہ کے عوام میں بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ اس سنگین مسئلہ پر صوبہ کے مقتدر ترین ایوان میں بحث کے لئے کارروائی کو کچھ وقت کے لئے ملتوی کیا جائے۔

جناب سپیکر۔ جی جناب لاء منسٹر۔

وزیر قانون (چودھری عبدالغفور) جناب والا! میں عرض کروں کہ ویسے تو اس مسئلے پر بحث ہو چکی ہے اور bomb blast کے سلسلے میں تقریباً subject یہی تھا لیکن میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ واقعی ملک کی جو مغربی سرحدیں ہیں ان کے پیش نظر ایک مسئلہ تو ضرور ہے اور اس ملک کے موجودہ حالات سے عہدہ براہ ہونے کے لئے حکومت پنجاب بھی اپنی طرف سے اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے پوری کوشش کر رہی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کے مطابق تو میرے فاضل دوست کو حکومت پنجاب کی اس سرگرمی سے اس کوشش میں حصہ لینے پر اور افغان مہاجرین کو کیمپوں تک محدود کرنے کے لئے جو طریق کار اپنایا گیا ہے اور جو Efforts کی گئی ہیں اس کو Appreciate کرنا چاہئے کہ ان کو یہ Round up نہ کیا جاتا' ان کو نہ پکڑا جاتا اور واپس کیمپوں میں نہ بھیجا جاتا تو پھر میرا خیال ہے کہ یہ بات اس تحریک کا Subject matter بنتی لیکن اب چونکہ پولیس نے اور حکومت کے محکموں نے اپنی کارکردگی کی بناء پر یہ قدم اٹھایا اور اس سے جس طرح کہ خبر میں بھی یہ بات بتائی گئی

ہے کہ افغان مہاجرین کو Round up کر کے واپس کیمپوں میں بھجوایا گیا اور ان میں سے 38 مہاجرین ایسے ہیں کہ جن کے خلاف Foreigners Act کے تحت کاغذات نہ ہونے کی بناء پر مقدمات قائم کئے گئے ہیں اور وہ ابھی تک گرفتار ہیں اور ان کے خلاف قانون کے تحت کارروائی ہو رہی ہے۔ اس طریقے سے اور پانچ آدمی ایسے ہیں جن کے خلاف criminal procedure code کی دفعہ 54 کے تحت کارروائی ہو رہی ہے۔ تب یہ سب کچھ حکومت کی Efficiency کو ظاہر کرتا ہے کہ ہم یہ کوشش کر رہے ہیں اور محکمانہ طور پر یہ تمام محکموں کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ وہ شہروں میں تمام جگہوں پر نظر رکھیں۔

میاں ممتاز احمد تمیانہ۔ جناب سپیکر! یہ بات آپ کے مشاہدے میں بھی آئی ہے اور آپ نے اس پر کئی دفعہ رولنگ بھی دی ہے کہ ہاؤس میں ممبران کی درخواستوں کا جو سلسلہ چلتا رہتا ہے اس سے پرہیز کیا جائے۔ جناب والا! ہوتا یہ ہے کہ اجلاس کے ختم ہوتے ہی تمام منسٹر صاحبان اپنے اپنے گھروں کو سدھار جاتے ہیں اور ہمارے کام کاج ادھورے رہ جاتے ہیں اور پھر ہم مجبوری کی بنیاد پر اس ہاؤس میں آ کر اس ہاؤس کے Decorum کو ختم کرتے ہیں۔

جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! سید افضال علی شاہ صاحب یہ آپ کے بارے میں بات ہو رہی ہے۔

میاں ممتاز احمد تمیانہ۔ نہیں جناب! میں تمام وزراء صاحبان کے بارے میں یہ گذارش کر رہا ہوں اور آپ سے یہ گذارش کر رہا ہوں کہ آپ تمام منسٹر صاحبان کو ایک گھنٹہ کے لئے پابند فرمائیں کہ اجلاس کے ختم ہوتے ہی وہ اپنے اپنے دفاتر میں تشریف رکھیں تاکہ ہمارے کام کاج ہو سکیں اور اس ہاؤس کے decorum کو بھی ہم بحال رکھ سکیں تو جناب والا! آپ منسٹر صاحبان سے اس چیز کی یقین دہانی لیں کہ وہ اجلاس کے ختم ہونے کے بعد ایک گھنٹہ کے لئے یہاں پر اپنے دفاتر میں تشریف رکھیں گے اور ہمارے کام کاج کریں گے۔

بیگم نجمہ تابش الوری۔ جناب سپیکر! میں تمیانہ صاحب کی تائید کرتی ہوں اور آپ

سے درخواست کرتی ہوں کہ ان کی باتوں پر جو انہوں نے کہی ہیں ان پر غور کیا جائے اور ان پر عمل کیا جائے کیونکہ ہمیں بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

فریب وقت نے گہرا حجاب ڈالا ہے
وہاں بھی شمع جلا دو جہاں اندھیرا ہے

جناب سپیکر۔ جی ملک صاحب

ملک عبدالقیوم اعوان۔ (وزیر محنت) جناب سپیکر! تیانہ صاحب نے یہاں جو کچھ فرمایا ہے میں اس کے بارے میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ ممکن ہے کہ کچھ دوست ہمارے وزراء صاحبان میں سے ان کے مطابق ایسا ہی کرتے ہوں مگر عملاً میں اس ہاؤس کے سامنے یہ کھل کر کہنا چاہتا ہوں کہ اجلاس کے بعد میں اپنے دفتر میں بیٹھتا ہوں اور اس حد تک جبراً بیٹھتا ہوں جب تک ہمارے پاس ایم پی اے صاحبان کی درخواستیں ختم نہ ہو جائیں۔ پھر سیکرٹریٹ میں اپنے دفتر میں بیٹھتا ہوں اور شام کے چھ سات بجے تک ہمارے کسی بھی ایم پی اے صاحب کا کوئی کام چاہے لیبر کا ہو' زکواۃ کا ہو ہم اس وقت تک ڈیوٹی کرتے ہیں تو اس لئے تمام وزراء کو یہ بات کہنا کہ دفتر چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں بھی تصحیح ہونی چاہیئے۔ مہربانی۔

جناب سپیکر۔ شکریہ ملک صاحب! جی بیگم صاحبہ کیا آپ کس پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتی ہیں؟

نجمہ تابش الوری۔ جی سر! میں یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ میرا اشارہ قیوم اعوان صاحب کی طرف نہیں ہے اور نہ ہی تیانہ صاحب کا اشارہ قیوم اعوان صاحب کی طرف تھا بلکہ یہ تو خود بخود وضاحت کے لئے کھڑے ہو گئے۔ ہمارا اشارہ تمام وزراء کی طرف ہے اور ہماری یہ سب سے اپیل ہے۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ چور کی داڑھی میں تنکا اور وہ اپنی طرف سے وضاحت کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے حالانکہ ان کی بات جائز ہے اور وہ بالکل کام کرتے ہیں۔ شکریہ۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب سپیکر! تھوڑی سی وضاحت کی اجازت دے دیجئے۔

جناب سپیکر۔ جی شاہ صاحب

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب سپیکر جیسا کہ ملک عبدالقیوم اعوان صاحب نے یہ فرمایا ہے میں ان کے بیان کی تائید کرتا ہوں یہ امر واقعہ ہے کہ جب تک خواہ مغرب کا وقت ہو جائے آخری سائل بھی ان کے پاس موجود ہوتا ہے تو یہ باقاعدہ طور پر کام کرتے رہتے ہیں۔ یہ ان کا اچھا اقدام ہے اور میں آپ کی وساطت سے دیگر وزراء کرام سے بھی یہی اپیل کروں گا کہ ان کے اس اچھے اقدام کی وہ تائید کریں تاکہ صوبے کے دور دراز سے آئے ہوئے لوگوں کے مسائل حل ہو سکیں۔

جناب سپیکر۔ جی بیگم صاحبہ آپ کچھ کہنا چاہتی ہیں؟

بیگم بشریٰ رحمٰن۔ جناب سپیکر میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ بار بار وزراء کرام سے یا ایوان کے اراکین سے یہ کہنا کہ آپ ہاؤس کے اندر decorrum رکھیں اور وزراء کرام کے اوپر شہد کی مکھیوں کی طرح نہ گریں۔ یہ کہنا وزراء کرام کے اوپر بڑا ظلم ہے جناب والا! اگر ہاؤس کے اندر لوگ ان کے اوپر اس طرح نہیں گریں گے تو ان کو اپنی اہمیت کا احساس نہیں ہو گا۔ یہ دل آنا بھی ان کے لئے بہت ضروری ہے۔ جناب اعوان صاحب نے جو کہا اور جناب شاہ صاحب نے اس کی تائید کی تو میں نے سمجھا کہ وہ اتنی دیر بیٹھے رہے کہ ان کو یہ کہنا پڑا کہ۔

وہ آ رہے ہیں وہ آتے ہیں آ رہے ہوں گے
شب فراق یہ کہہ کر گزار دی میں نے

آوازیں۔ وائیں صاحب' وائیں صاحب۔

جناب سپیکر۔ آرڈر پلیز' جی جنجوعہ صاحب آپ بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب سپیکر! میں اس بارے میں صرف اتنا عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ مسئلہ صرف آج کل کا ہی نہیں ہے جب سے یہ ایوان وجود میں آیا ہے جناب سپیکر! اس وقت سے وزراء کرام ایوان کے اندر بیٹھ کر اپنے دفتری کاموں کو نمٹاتے رہے ہیں جس کی وجہ سے اس ایوان کی کارروائی میں خلل پڑتا ہے اور بعض اوقات ایوان میں عجیب و غریب صورتحال پیدا ہو جاتی ہے۔ جناب سپیکر! میں آج آپ سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ اس بارے میں رولنگ دیں کہ آئندہ کوئی وزیر اس

ایوان کے اندر بیٹھ کر درخواستوں پر دستخط نہیں کریں گے البتہ اجلاس کے ختم ہونے کے بعد ان کو پابند کر دیا جائے کہ وہ اپنے دفتروں میں بیٹھا کریں گے جس طرح جناب سپیکر! ملک قیوم اعوان صاحب اپنے دفتر میں بیٹھتے ہیں اس طرح جناب والا! دوسرے وزراء سے بھی یہ کہا جائے' ان سے درخواست کی جائے کہ وہ بھی اپنے دفاتر میں بیٹھا کریں اور ملک قیوم اعوان صاحب اپنے دفتر میں بیٹھتے ضرور ہیں لیکن ان کی خدمت میں' میں ایک لطیفہ آپ کی اجازت سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔

کہ ایک شخص ایک بہت موٹے آدمی کے پاس گیا اور اس سے کہنے لگا کہ جناب آپ کا منہ کس طرف ہے۔ اس نے کہا کیوں۔ کہنے لگا جناب میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔ تو جناب والا! ملک عبدالقیوم اعوان صاحب کے ساتھ بھی کچھ ایسی صورت حال ہے کہ وہ اپنے دفتر میں بیٹھتے ضرور ہیں لیکن کسی کو پتہ ہی نہیں چلتا ہے کہ ان کا منہ کس طرف ہے۔

ملک عبدالقیوم اعوان۔ جناب والا! میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ لائٹ بھی ہے دن کا وقت ہے اور ہم بالکل آمنے سامنے ہیں۔ پھر جنجوعہ صاحب کو عینک کی ضرورت کیوں پڑی ہے۔ کہ میرا منہ کدھر ہے۔ اگر ضرورت ہو تو چشمہ لگ سکتا ہے۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا! جس دفتر میں اعوان صاحب بیٹھتے ہیں جو داخل ہونے والا راستہ ہے اس طرف ان کی پیٹھ ہوتی ہے میں ان سے یہ عرض کروں گا کہ اپنی نشست دفتر میں دوسری طرف کر لیں تاکہ ہر داخل ہونے والے کو ان کا چہرہ نظر آ جائے۔

رانا پھول محمد خاں۔ جناب اگر ملک صاحب ان کو منہ دکھائیں تو آیا یہ بھی منہ دکھائی دیں گے؟

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب جب وقت منہ دکھائی کا آئے گا ہم دگنی منہ دکھائی دیں گے۔

بیگم بشریٰ رحمٰن۔ جناب والا! جنجوعہ صاحب نے اچھا لطیفہ سنایا۔ میں بھی ان کی خدمت میں ایک لطیفہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ ایک سردار جی دوسرے سردار جی کو موٹر

سائیکل پر بٹھا کر جا رہے تھے۔ پیچھے والے سردار جی کو سردی بہت لگتی تھی۔ انہوں نے کوٹ الٹا پہن لیا۔ بٹن پیچھے لگا لئے اور کوٹ کا بیک کالم آگے کر لیا تاکہ بیچارے کو سردی نہ لگے۔ تو سردار جی تیز موٹر سائیکل چلا رہے تھے تو پچھلے سردار جی گر گئے۔ بہت آگے جا کر انہیں محسوس ہوا کہ جو صاحب پیچھے بیٹھے تھے وہ نہیں ہیں۔ موٹر سائیکل موڑا اور واپس آئے' تو دیکھا کہ سڑک پر لوگوں کا ہجوم ہے۔ تو انہوں نے پوچھا کہ "کی ہے یار کی ہویا اے" کہنے لگے "اتھے اک بندا ڈھے پیا سی بس میں ایدا منہ گھما کے سیدھا کر لیا اے۔"

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب سپیکر! کہیں ہماری بہن نے یہ لطیفہ سردار عارف رشید کو تو نہیں سنایا ہے۔ یہ سردار بھی ہیں اور عارف بھی ہیں۔

سردار عارف رشید۔ جناب والا! سردار جی اور سردار عارف میں بہت فرق ہے۔

جناب سپیکر۔ تو یہ معاملہ جو کہ ممتاز قیانہ صاحب نے اٹھایا ہے' یہ میں سمجھتا ہوں کہ اس سارے ایوان سے متعلقہ ہے۔ اور معزز اراکین کے متعلقہ بھی ہے۔ وزراء سے متعلقہ بھی اور سپیکر سے متعلقہ بھی ہے۔ اکثر اوقات یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ بہت ہی سنجیدہ معاملات ایوان میں زیر بحث ہوتے ہیں بہت سنجیدہ ملکی اور صوبائی معاملات زیر بحث ہوتے ہیں اور اکثر یہ ہوتا ہے کہ لاضسٹر حکومت کا پوائنٹ آف ویو پیش کر رہے ہوتے ہیں اور بعض دفعہ قائد حزب اختلاف اپنا موقف پیش کرتے ہیں اور ایوان میں نظم و ضبط نہیں ہوتا اور کچھ ممبران چیئر کی طرف پیٹھ کر کے وزراء صاحبان سے درخواستوں پر دستخط کروا رہے ہوتے ہیں۔ یہ میں سمجھتا ہوں کہ ممبران کی مجبوری ہے کہ وہ اپنے حلقہ نیابت کے لوگوں کے مسائل حل کریں' یہ ان کی ذمہ داری بھی ہے اور ان کی مجبوری بھی ہے۔ اور اس کا واحد طریقہ صرف یہی ہے کہ وزراء کرام اگر یہ مہربانی فرمائیں کہ وہ اجلاس کے بعد کچھ وقت اپنے دفاتر میں گزاریں باقاعدگی کے ساتھ اور خاص کر اجلاس کے دنوں میں' میں سمجھتا ہوں کہ یہ ممکن ہو سکتا ہے۔ گذشتہ اجلاس میں بھی ایسا ہوتا رہا ہے۔ میں یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں وزراء صاحبان سے کسی قسم کی اور بات کرنے کی بجائے کہ وہ براہ مہربانی اجلاس کے بعد اپنے دفاتر میں اگر

ایک ایک گھنٹہ بھی لگا لیا کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمارے معزز اراکین اسمبلی کو درخواستیں یا ان کے معاملات طے نہ ہو سکیں۔

بیگم نجمہ حمید۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ ان وزراء کرام سے یہ بھی کہہ دیں کہ اس قلم کا استعمال کریں اور اسی تحریر کا جس سے کام ہو جائے۔ یہ نہ ہو۔ صرف دستخط کر دیں اور ہم لوگ صرف ان لوگوں کو مطمئن کر دیں اور اس کے بعد کام ایک کا بھی نہیں ہوتا ہے۔ یہ خاص طور پر ان سے کہیں کہ وہی تحریر لکھیں جو سیکرٹریوں کی سمجھ میں آئے اور قلم بھی اور سیاہی بھی وہی استعمال کریں جو کہ انہوں نے خاص لوگوں کے لئے رکھی ہوئی ہے اور میں وائیس صاحب سے خاص طور پر' ان کو refer کر رہی ہوں۔

وزیر کالونیز (جناب محمد ارشد خان لودھی)۔ جناب والا! آپ نے بڑی اچھی بات کی ہے کہ حلقہ نیابت کے کام ہوتے ہیں لوگوں کے کام ہوتے ہیں۔ ہمارا اور ایم پی اے صاحبان کا چولی دامن کا ساتھ ہوتا ہے اور ہم اراکین کے ساتھی ہیں لیکن جب یہ بات ہوتی ہے تو اخبارات میں ایک علیحدہ impression ہوتا ہے۔ بات دراصل میں یہ ہے کہ جن وزراء کرام کے پاس کوئی دیگر مصروفیت نہیں ہوتی ہے وہ اجلاس کے بعد دفتر میں بیٹھتے ہیں اور اس کے علاوہ ہمارے ان بھائیوں سے اتنے تعلقات ہیں کہ وہ کسی وقت بھی شام کو یا صبح کو' یا رات کو وہ ہمارے پاس تشریف لاتے ہیں اور لوگوں کے کام ہو رہے ہیں۔ یہ اصولی بات ہے کہ سیشن کے بعد بیٹھنا چاہیے اور ہم بیٹھ بھی رہے ہیں۔ لیکن جب یہ آپس کی بات اخبارات میں جاتی ہے۔ آپ نے جب پچھلے سیشن میں یہ حکم فرمایا تھا' یہ ہمارے علم میں ہے اور ہم لوگ اجلاس کے بعد بیٹھتے ہیں۔ اور پھر جس کا بھی کام ہوتا ہے وہ کسی بھی وقت آ سکتے ہیں اور ہم ان لوگوں سے ملتے ہیں۔ اس سے یہ impression باہر جاتا ہے کہ وزراء نہیں بیٹھتے ہیں۔ یہ میری گذارش ہے کہ یہ درست نہیں ہے۔

جناب سپیکر۔ میرے خیال میں اب اس بحث کو ختم کیا جائے۔

بیگم نجمہ حمید۔ جن دنوں میں سیشن ہوتا ہے۔ وزراء کرام ذہن میں یہی رکھا کریں

کہ لوگوں کے کام آنا ہے۔ دوسری مصروفیات ملتوی کر دیں۔ functions وغیرہ نہ رکھا کریں۔ اس میں کیا حرج ہے۔ اگر یہ کچھ دن ہمارے کام کر دیں۔ ہم لوگ دو دو تین تین ماہ کا کام لے کر آتے ہیں۔ عوام کے بہت سے کام ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر۔ بیگم صاحبہ یہ درست بات ہے۔ آپ یہ بات پارٹی میٹنگ میں بھی اٹھائیے گا۔

حاجی جمشید عباس تھیم۔ جناب والا! لودھی صاحب کی بڑی فاضلانہ تقریر کے بعد میں یہ آپ سے درخواست کروں گا کہ مجھے ہیلتھ منسٹر صاحب سے ایک معمولی سا کام ہے کچھ وقت ان سے لے دیں' کسی روز اور کسی وقت' تاکہ میں انہیں مل سکوں۔

رانا پھول محمد خاں۔ جناب والا! ایک لطیفہ اس بات پر یاد آگیا ہے کہ مہاراجہ پٹیالہ کے پاس ایک آدمی جا کر کہنے لگا کہ مجھے ملازم رکھ لو۔ اس نے کہا جگہ تو نہیں ہے "تو جا گھس جا جتھے تھاں لبھدی اے" بندہ کوئی سیانا اور چودھری عبدالغفور وانگوں کوئی بہت قابل آدمی سی۔ او مہاراجہ دے دربار دی پوڑیاں وچ بیٹھ گیا۔ ہر درخواست گذار توں چونی لے کر پوڑی صاحب دی مہر لاندا سی۔ اینھے ایک مہر بنوا لئی۔ پوڑی صاحب دام کم چلدا رہیا۔ فیر اونے فیس ایک روپیہ کر دتی۔ مہاراج نوں شکایت ہوئی کہ جناب اے پوڑی صاحب کتھوں تعینات کر دتا۔ ایہ تاں روپیہ لیندا اے۔ اونے کیا کنے لگایا اے اینوں' اوناں نے دسیا اینوں اٹھ سال ہو گئے نے اونوں بلایا گیا کہ توں کون' اونے کہیا "پوڑی صاحب" مہاراجہ نے کہیا تینوں کنے لایا ہے' اونے کیا جناب نے لایا ہے۔ کدوں لایا ہے' جناب نے کہیا سی جتھے تھاں لبھدی اے گھس جا' مینوں ہور تھاں نئیں لبھی میں پوڑیاں وچ بہہ گیا۔ حقیقت اے وزیر صاحبان کم خوب کردے نیں اور اوہ مہر لا دیندے نے۔ لینے دینے کے سر میں خاک ڈالو محبت بڑی چیز ہے۔ کم کوئی نئیں ہوندا۔

جناب سپیکر۔ تحریک التوائے کار نمبر 18 زیر بحث ہے اور جناب وزیر قانون صاحب کے بیان کے بعد جنجوعہ صاحب کیا ارشاد فرماتے ہیں۔؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب والا میں نے ابھی اپنی بات مکمل نہیں کی۔

جناب سپیکر۔ ارشاد فرمائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب والا! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جہاں تک.....

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر۔ معزز اراکین کیا ساری بحث کے بعد یہ فیصلہ ہوا ہے کہ آپ ایوان کے نظم و ضبط کو تہہ و بالا کر دیں؟ مہربانی کر کے اس بات کا کچھ خیال کیجئے کہ ابھی ہم نے ایک بات کی ہے اور ابھی یہ بات آپ کے معزز اراکین کی طرف سے اٹھائی گئی ہے اور جس پر میں نے وزراء کرام کی خدمت میں یہ گزارش کی ہے کہ وہ اپنے دفتروں میں بیٹھیں اور مجھے یقین ہے کہ وہ اپنے دفاتر میں بیٹھیں گے۔ آپ ذرا تھوڑا سا حوصلہ کیجئے اور ان کے دفاتر میں جا کر اپنے کام کروائیے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب والا! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ حکومت کے ان اقدامات کا ایک حصہ ہے اور اس کی ایک مثال یہ ہے کہ ہم نے vigilance نہ صرف entry points پر بلکہ اپنے صوبے کے اندر بھی اور شہروں کے اندر بھی ان ایجنسیوں کو چوکس کر دیا ہے کہ ایسے تمام افراد چاہے وہ افغان مہاجرین ہوں یا دوسرے غیر ملکی ہوں ان کو چیک کیا جائے اور افغان مہاجرین کو اپنے کیمپوں تک محدود رکھا جائے۔ یہ ایک اچھا سسٹم ہم نے شروع کیا ہے' جس کی وجہ سے یہ لوگ گرفتار ہوئے ہیں اور آئندہ کے لئے بھی ہم نے یہ ہدایات جاری کی ہیں کہ اس کے مطابق عمل کیا جائے اور غیر ضروری افراد پر کڑی نظر رکھی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان واقعات کے بعد حکومت ان باتوں پر نظر رکھ رہی ہے۔ اس لئے میرے فاضل دوست اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس تحریک کو پریس نہیں کریں گے۔

رانا پھول محمد خاں۔ جناب والا! میری تحریک التوائے کار کے بارے میں کچھ فرمائیں گے۔

جناب سپیکر۔ اس کے بعد آپ سے بات کریں گے۔ جناب ریاض حشمت اب کیا ارشاد فرمائیں گے؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب سپیکر! جناب وزیر قانون نے میری اس تحریک

التوائے کار پر بڑی وضاحت کے ساتھ حکومت کی پالیسی بیان کی ہے۔ جناب سپیکر! میں نے یہ بات دیانت داری کے ساتھ محسوس کی ہے کہ جتنے بھی افغان مہاجرین ہیں' وہ اب کیمپوں سے نکل کر پانڈیوں کے روپ میں پنجاب کے مختلف حصوں میں پھیل رہے ہیں اور ان کی وجہ سے خصوصاً اسلحہ اور ہیروئن وغیرہ کا جو کاروبار ہے اس کے پھیلاؤ میں زبردست اضافہ ہو رہا ہے اور وہ لوگ جہاں جاتے ہیں پنجاب کے کاشتکاروں کی زمینوں پر بیٹھ جاتے ہیں۔ جناب سپیکر! پھر ان کو وہاں سے اٹھانا انتہائی سنگین مسئلہ بن چکا ہے' اس سلسلے میں اپنے حلقہ کی ایک مثال جناب چودھری صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ گذشتہ کچھ افغان مہاجرین' میرے علاقہ کے ایک موضع میں آئے اور وہاں پر ڈیڑھ ایکڑ زمین پر قبضہ کر کے بیٹھ گئے۔ سال کے بعد جب زمین کے مالک نے ان سے یہ کہا کہ میں نے اب یہاں پر فصل کاشت کرنی ہے اور تم یہاں سے چلے جاؤ تو انہوں نے تھانے میں جا کر اس زمین کے مالک کے خلاف یہ پرچہ درج کروا دیا کہ انہوں نے ہماری ایک بندوق جس کی مالیت ایک لاکھ روپے کی ہے وہ چرا لی ہے اور جناب والا گذشتہ دو تین ماہ سے اس کی تفتیش جاری ہے۔ حالانکہ نہ ان کے پاس اس اسلحے کا کوئی لائسنس ہے اور نہ ہی ان کے پاس اس اسلحے کا کوئی پرمٹ ہے اور نہ ہی وہ اس بات کا کوئی ثبوت پیش کر سکتے ہیں کہ ان کی کوئی بندوق چوری ہوئی ہے۔ صرف اس وجہ سے ان کے خلاف مقدمہ درج کروا دیا گیا ہے کہ انہوں نے ان افغانوں سے یہ کہا کہ ہماری زمین خالی کر دو۔ اس قسم کے اور بھی بہت سے واقعات ہوئے ہیں۔ وہ لوگ جہاں بھی جاتے ہیں قبضہ جما کر بیٹھ جاتے ہیں اور وہ بڑے واضح طور پر یہ کہتے ہیں کہ اگر آپ لوگوں نے ہمیں یہاں سے نکالنے کی کوشش کی تو ہماری کلاشنکوفوں کا رخ تمہاری طرف ہو جائے گا۔

جناب والا! یہ انتہائی سنگین صورت حال ہے جو اس وقت صوبہ میں پیدا ہو گئی ہے اور حکومت کو چاہیے کہ وہ اس کا سختی کے ساتھ نوٹس لے اور تمام اضلاع کی انتظامیہ کو متنبہ کیا جائے اور وہ اس قسم کا سروے کروائیں اور پولیس کی معرفت اور دوسرے محکمہ جات کی معرفت سروے کروائیں کہ جہاں جہاں یہ افغان مہاجرین موجود

ہیں ان کے کوائف جمع کریں اور ان کو پکڑ کر فوراً افغان کیمپوں میں، مہاجرین کیمپوں میں واپس پہنچایا جائے۔ ورنہ جناب سپیکر ایسی صورت حال پیدا ہو جائے گی جس کی وجہ سے امن و امان کی صورت حال کو خدشہ لاحق ہو جائے گا اور میں یہ بات پوری ایمانداری اور دیانت داری کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ افغانوں کی پنجاب میں آمد کی وجہ سے انتہائی سنگین انتظامی نوعیت کے اور سماجی نوعیت کے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ اس لئے اگر وزیر موصوف اس سلسلے میں کوئی واضح بیان دے دیں تو میں ان کی اس یقین دہانی کے بعد اپنی اس تحریک کو پریس نہیں کروں گا۔ لیکن اس بارے میں حکومت کی پالیسی اور ان کا بیان واضح طور پر آنا چاہیے۔

رانا پھول محمد خاں۔ جناب سپیکر! وزیر موصوف کے بیان سے پہلے میں جناب جنجوعہ صاحب سے یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ ایسے واقعات ہو ہی جاتے ہیں۔ ابھی کا واقعہ ہے کہ میرے ضلع کے تھانہ کنگن پور میں کچھ لوگوں کا پولیس والوں سے جھگڑا ہو گیا اور انہوں نے ان کے خلاف جھوٹے مقدمات بنانے چاہے کہ ایک آدمی کا سالا اس کے بیل لے کر ہل جوتنے کے لئے جا رہا تھا۔ اس کے خلاف بہنوئی کے بیلوں کی چوری کا مقدمہ درج کر کے اس کو اندر کر دیا گیا۔ مدعی نے کہا حضور یہ تو میرے ہل چلاتا ہے میں نے تو اس کو خود بلایا ہوا ہے کیونکہ میرا نوکر دوڑ گیا ہے۔ مجھے مدعی کیسے بنا دیا گیا ہے۔ وہ کہنے لگے جی اب تو مقدمہ درج کر دیا چلو اس کو چھوڑ دیں گے۔ ایسے واقعات بھی ہو جاتے ہیں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر۔ جناب وزیر قانون اس پر کچھ کہنا چاہیں گے کیونکہ جنجوعہ صاحب چاہتے ہیں کہ اس پر کوئی واضح بیان دیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب والا! یہ واقعہ جو یہاں بیان کیا گیا ہے وہ واقعی ایک اپنی نوعیت کا ایک انفرادی واقعہ ہے۔ اس کو اصولی طور پر دیکھ لیا جائے گا۔ لیکن میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم نے تازہ اور از سر نو ان باتوں کا جائزہ لے کر احکامات جاری کئے ہیں اور تمام ڈپٹی کمشنر صاحبان کو تحریری طور پر یہ ہدایات جاری کی ہیں اور تمام ایجنسیوں کو اس سلسلے میں چوکس کیا ہے کہ وہ ایسے واقعات کا فوری طور پر نوٹس

لیں اور ان تمام ایسے افراد کو جو غیر متعلقہ ہیں اور وہ پاکستانی شہری نہیں ہیں۔ ان کی نقل و حرکت پر نظر رکھ کر اگر کسی جگہ پر موجود ہیں تو انہیں اپنی جگہ پر واپس لایا جائے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی خاص وقوعہ ہے تو اس کو وہ بطور خاص deal کرلیں گے اور ہم یہ کوشش کریں گے کہ آئندہ اس قسم کے واقعات نہ ہوں اور یہ بھی جیسے میں نے عرض کیا ہے اس کا ہی ایک حصہ ہے جو تمام کارروائی ہو رہی ہے کہ ان کو پکڑ کر ان کے کیمپوں تک واپس بھجوایا جائے۔ آئندہ بھی یہ کوشش کریں گے کہ اس قسم کا کوئی واقعہ رونما نہ ہو۔ لیکن حالات آپ کے سامنے ہیں اور اس قسم کے واقعات حقیقت میں پنجاب کے اندر کے واقعات نہیں ہیں پنجاب کے باہر سے ایسے واقعات ہیں۔ ہر آدمی کو entry points پر چیک نہیں کیا جا سکتا۔ بہرحال حکومت حتمی طور پر یہ کوشش کر رہی ہے کہ ایسے واقعات کو چیک کیا جائے اور ایسی entry کو بھی چیک کیا جائے۔ لیکن جس طرح ایک آزاد ملک میں لوگوں کے چلنے پھرنے پر تو پابندی نہیں ہو سکتی۔ لیکن حتی الوسیع کوشش کی جا رہی ہے کہ غیر متعلقہ لوگ اور ایسے افغان مہاجرین یا دیگر غیر ملکی ہوں اور غیر قانونی طور پر ملک میں داخل ہوئے ہوں ان کو چیک کیا جائے اور ان کو واپس اپنی جگہ پر بھجوایا جائے اور ان پر مقدمہ قائم کر کے ان کو سزا دی جائے۔

میاں محمد اسحاق۔ جناب والا! اس سلسلے میں یہ گذارش کروں گا کہ والٹن ایئرپورٹ پر جیسا کہ سہراب گوٹھ کراچی میں واقعہ رونما ہوا ہے اسی طرح پٹھانوں نے وہاں پر ڈیرے ڈال رکھے ہیں اور میں اب بھی چودھری صاحب کو اس کی دعوت دیتا ہوں کہ ہم نے اس بات کی کئی دفعہ نشاندھی کی ہے وہ رات دن سمگلنگ کا کاروبار بھی کرتے ہیں اور بغیر لائسنس کا اسلحہ بھی وہاں پر فروخت کرتے ہیں اور بہت سی ایسی کارروائیاں جو پاکستان کے خلاف ہیں کی جاتی ہیں۔ کئی مرتبہ افسران اعلیٰ کے نوٹس میں یہ بات لائی گئی ہے لیکن ابھی تک ان کے خلاف کوئی تادیبی کارروائی نہیں کی گئی۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ لاہور میں جو واقعات رونما ہوتے ہیں ان میں 80 فیصد ان لوگوں کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اس لئے حکومت پنجاب کو اس سلسلے میں جلداز جلد کارروائی کرنی

چاہیے۔ اس سے کم از کم لاہور والے تو سکون کا سانس لے سکتے ہیں۔ جناب والا! میں اس وقت بھی یہ جگہیں ان لوگوں کو دکھا سکتا ہوں اور اس کی نشاندھی کر سکتا ہوں کہ انہوں نے اتنی زیادہ جگہ پر ناجائز قبضہ کر لیا ہے۔ اور یہ اہم جگہ جو کہ ایئر پورٹ اتھارٹی کی ہے۔ جناب والا! یہ بڑا اہم مسئلہ ہے اس لئے حکومت پنجاب کو جلد اور اہم فیصلہ کرنا چاہیے۔

جناب سپیکر۔ شکریہ میاں صاحب! جناب ریاض حشمت جنجوعہ صاحب۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ - جناب سپیکر! میں نے اپنی تحریک التوائے کار میں جس مسئلہ کی نشاندھی کی ہے وہ میں نے پوری سنجیدگی کے ساتھ اس مسئلے کی نشاندھی کی ہے۔ جس طرح وزیر قانون نے یہ فرمایا ہے کہ وہ ان تمام باتوں سے باخبر ہے اور vigilant ہے اور حکومت ان افغانوں کو جو غیر قانونی طور پر پنجاب میں موجود ہیں پنجاب سے باہر نکال کر کیمپوں میں پہنچانے میں سنجیدہ ہے تو ان کے اس بیان کے بعد میں اپنی تحریک کو پریس نہیں کرتا۔

جناب سپیکر۔ جنجوعہ صاحب اپنی تحریک کو پریس نہیں کرتے اور اس کے ساتھ ہی تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

رانا پھول محمد خاں۔ اگر رولز کو معطل کر کے' اور اس ہاؤس کی رائے بھی ہے کہ ایک کروڑ سے زائد انسانوں کے مسئلے کو زیر بحث لانے کی اجازت فرمائیں۔

جناب سپیکر۔ رانا پھول محمد خاں صاحب کی طرف سے ایک تحریک التوائے کار ابھی ابھی ہمارے پاس آئی ہے۔ اس کے متعلق یہ چاہتے ہیں کہ رولز کو معطل کر کے اسے آج ہی take up کیا جائے۔ مجھے اس بات کا خیال ہے کہ میں نے انہیں کہا تھا کہ اس کے بعد take up کرتے ہیں لیکن اس وقت تحریک التوائے کار کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ رانا صاحب' اگر ہم یہ معاملہ اگلے working day پر ہاؤس میں پیش کر دیں تو میرے خیال میں آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

رانا پھول محمد خاں۔ ہاؤس کی رضامندی سے آج ہی پیش کر دیں۔

جناب سپیکر۔ اس کے لئے وقت ختم ہو گیا ہے اور وقت بڑھایا نہیں جا سکتا اگلے

working day پر میں ہاؤس کے سامنے پیش کر دوں گا۔
رانا پھول محمد خاں۔ ہاؤس کے سامنے جناب والا! آج ہی پیش کر دیں۔
جناب سپیکر۔ آج وقت ختم ہو گیا ہے۔
رانا پھول محمد خاں۔ رولز معطل کر کے پیش نہیں کر سکتے؟
جناب سپیکر۔ وقت نہیں بڑھایا جا سکتا۔ رولز معطل کر کے ترتیب تبدیل ہو سکتی ہے لیکن وقت نہیں بڑھایا جا سکتا۔ اگلے working day پر میں اسے take up کر لوں گا اور ہاؤس کے سامنے پیش کر دوں گا۔
چودھری محمد صدیق سالار۔ جناب سپیکر! میری بحث کل جاری تھی کہ کورم ٹوٹ گیا تھا اور بقایا بحث ابھی میں نے کرنی ہے۔

حکمت عملی کے اصولوں کی پابندی اور عملدرآمد کے بارے میں رپورٹ 1985ء پر بحث (جاری)

جناب سپیکر۔ ٹھیک ہے' چودھری صاحب آپ ذرا تشریف رکھیں۔ میرے پاس یہ چار نام آئے ہیں جنہوں نے حکمت عملی کے اصولوں پر بحث میں حصہ لینا ہے۔ ان کے علاوہ جو صاحبان بات کرنا چاہتے ہیں ان کے بارے میں مجھے علم ہو جائے کیونکہ وزیر قانون آج بحث کو سمیٹنا چاہتے ہیں۔ میرے پاس جن صاحبان کے اسمائے گرامی کی چٹیں ہیں ان کے مطابق ہی ہم وقت کے بارے میں فیصلہ کر کے وزیر قانون کو بحث سمیٹنے کے لئے کہیں گے۔ مجھے ابھی پتہ چلا ہے کہ جناب صدیق سالار صاحب اپنی بات مکمل کر چکے تھے۔
چودھری محمد صدیق سالار۔ سر! میری تھوڑی سی بات بقایا ہے۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ کچھ لوگ یہاں ایسے بستے ہیں جن کو پاکستان کی ترقی ایک آنکھ نہیں بھاتی۔ انہیں ملک کے اندر جو انڈسٹری یا ڈیم یا سڑکیں یا باغات یا سکول کالج جو کچھ بھی اس حکومت

نے بنایا ہے وہ انہیں دیکھنا ہی نہیں چاہتے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ایسے بھیانک منظر پیش کئے جائیں کہ جو لوگ پنجاب کے دور دراز علاقوں میں رہتے ہیں وہ اخبارات میں ان کی خبریں پڑھ کر یہ اندازہ لگائیں کہ پاکستان کے صوبہ پنجاب میں شائد کوئی نظم و نسق ہی نہیں ہے اور شاید یہاں پر کوئی ترقی نہیں ہو رہی۔ سر ایک بات میں یہ بھی کہوں کہ کچھ دوستوں نے اسلام کے نام پر بڑی بحث کی حالانکہ اسلام کی بات جو زیادہ جانتے ہیں انہیں کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ تو یہ کہتے ہیں کہ میں جس کو چاہوں دوں اور جتنا چاہے دوں آپ کون ہیں جلنے والے۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ رزق اللہ ہی دیتا ہے۔ ہمیں اس پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ زیادہ تھا' امیر تھے غریب تھے۔ یہ پروردگار کی طرف سے عطا کردہ چیزیں ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے اصولوں پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ہم خود اسلام کے نام سے واقف ہی نہیں ہوتے لیکن اس پر بحث کرتے ہیں۔ اس کے بعد زکواۃ پر اعتراضات ہوئے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ حکمت عملی کے اصولوں کے بارے میں اتنا بہترین سسٹم ہے کہ جس کے تحت اس ملک کے اندر غربا کو کچھ نہ کچھ دیا گیا۔ میں حکومت سے یہ مطالبہ بھی کروں گا کہ مثال کے طور پر گذرے ہوئے دور میں کچھ ایسے لوگوں کو قطعات دیئے گئے جنہیں علم نہیں تھا کہ یہ قیمت پر دیئے گئے ہیں' جنہیں علم نہیں تھا کہ یہ سود پر دیئے گئے ہیں۔ آپ ذرا دیکھیں کہ فیصل آباد کے مدینہ ٹاؤن' علامہ اقبال کالونی' اور گلستان کالونی کے مکینوں کا سود اگر زکواۃ کی رقم سے ادا کر دیا جائے تو یہ بڑا احسان ہو گا۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ اپنی حکمت عملی میں اس بات کو لائے کہ وہ چھوٹے چھوٹے غریب آدمیوں کے قرضہ جات زکواۃ فنڈز سے ادا کرے۔ ان پر احسان کیا جائے جو لوگ اپنی طرف سے قرضہ جات ادا کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ اس کے بعد میں کہوں گا کہ کچی آبادیوں میں لوگوں کو پکے گھر بنا کر دیئے جائیں جبکہ فنڈز ایسے ہیں کہ جن سے لوگوں کو بسایا جا سکتا ہے۔ لوگوں کو چھوٹی چھوٹی صنعتیں دیہات میں لگا کر دی جائیں جہاں پر بیوہ عورتیں' یتیم بچے یا بچیاں کام کر سکیں' اس سے بھی غریب عوام کو بہت فائدہ ہو گا۔

اس کے بعد میں ایک بڑی اہم بات کروں گا سرکاری محکمہ جات کے اندر

تنخواہوں میں اضافہ کر دیا گیا۔ یہ بڑی اچھی بات ہے۔ میں اس پر اعتراض نہیں کرتا مگر میں آپ کی وساطت سے حکومت سے درخواست کروں گا کہ وہ حکمت عملی میں یہ بات بھی لائے کہ ملوں کے اندر جو مزدور ہیں ان کی تنخواہوں میں اضافہ نہیں ہوا بلکہ میرے شہر کے اندر کوہ نور مل کے مزدوروں میں بے چینی کی لہر ہے۔ آپ جلد از جلد اپنی حکمت عملی کے اندر یہ بات لائیں کہ ہر مزدور کو اس کی تنخواہ گورنمنٹ کے ملازمین کے برابر ملنی چاہیے تاکہ ان میں یہ بے چینی دور ہو۔ باقی یہاں ایک بات اور کہی گئی کہ اس حکومت کے دور میں پٹھان اور مہاجر کی تفریق پیدا ہوئی۔ سر' میں آپ کی وساطت سے ان لوگوں کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کے دور میں سندھی اور پنجابی کی تفریق پیدا ہوئی اور آج بھی آپ کے لیڈر سندھ کے اندر سندھی اور پنجابی کی تفریق پیدا کر رہے ہیں۔ ہماری مسلم لیگ کی حکومت جس کے اندر نہ پنجابی نہ پٹھان اور نہ کسی اور کی تفریق ہے نہ ہو گی بلکہ ہر آدمی پاکستانی ہے اور اسے پاکستانی بن کر ہی گذارا کرنا ہو گا۔ جو آدمی تفریق پیدا کرتا ہے حکومت کو چاہیے کہ اپنی حکمت عملی کے اندر ان لوگوں پر نظر رکھے جو اس ملک کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور اپنے چند مفادات کی خاطر وہ اس کی تباہی چاہتے ہیں۔ بلکہ میں حیران ہوں کہ وہ لوگ جو خود ہی اس ملک کے اندر بمباری کر رہے ہیں وہ خود ہی نکتہ چینی بھی کر رہے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ حکومت کے ساتھ مل کر اس ملک کی بہتری کے لئے' اس ملک سے ایسی جڑوں کو اکھاڑ پھینکنے کے لئے کام کریں۔ آئیں اور حکومت کے ساتھ ملیں۔ حکومت کے حصہ دار ہو کر ایسی تدابیر بتائیں جس سے یہ بلا اور یہ مصیبت جو ہمارے ملک پر منڈلا رہی ہے' اس سے ہم نجات حاصل کر سکیں۔ اس آزاد قوم کی زندگی چالیس برس ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

چالیس برسوں میں اس قوم نے جتنی ترقی کی ہے۔ آپ کی وساطت سے مرکزی حکومت سے سفارش کی جا سکتی ہے کہ اس ملک کے تاجر جو اس وقت انکم ٹیکس گذار ہیں وہ کہتے ہیں کہ دس کروڑ کی بجائے بیس کروڑ لے لو اگر تمہیں ٹیکس بیس ارب ملتا

ہے تو ہم سے پچیس ارب لے لو مگر ہمیں اس مصیبت سے نجات دلاؤ۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ تاجروں کی اس بات کو بھی سنیں اور مرکزی حکومت کے ساتھ میٹنگ کر کے وفاقی وزیر خزانہ سے ذاتی طور پر درخواست کریں کہ پنجاب میں اس لہر کو ختم کروانے کی کوشش کریں۔

آخر میں میں عدالتی نظام پر کچھ کہوں گا۔ کہ عدالتی نظام میرے پنجاب کے اندر اس قدر بوسیدہ ہے کہ اس کو درست کرنے کی کوشش کی جائے۔ اگر کسی عدالت میں جائیں تو مجسٹریٹ یا تو ریٹائرنگ روم میں ہے یا پھر وہ سڑکوں پر ہے اور سائل تاریخ لے کر چلے جاتے ہیں' نہ جانے سائلان کتنا خرچ کر کے اپنے گواہان کو عدالتوں تک لے کر آتے ہیں اور پھر ان کی شہادتیں قلمبند نہیں ہوتیں۔ میں جناب والا! اس بات پر بھی آپ کی وساطت سے حکومت کی توجہ دلاؤں گا کہ وہ ایسا نظام بنائے کہ جب کوئی سائل مدعی اپنے گواہوں کو لے کر عدالتوں میں آئے تو ان کی گواہی اس روز قلمبند کی جائے۔ اس سے پہلے میں کل بھی ایک بات کر چکا ہوں کہ سول عدالتوں کو یہ حکم دیا جائے کہ جب تک ایک پٹواری کی رپورٹ اس زمین کے مالک کی رپورٹ اس مالک کی جس کی جائیداد کا جھگڑا ہو' اس کا بیان قلم بند نہ ہو جائے اس وقت تک کوئی stay order جاری نہ کیا جائے اس کے ساتھ میں آپ کی توجہ اس طرف بھی دلاؤں گا کہ فیصل آباد شہر جو کہ اس وقت پاکستان کا تیسرا بڑا شہر ہے وہ اپنے بائی پاس سے محروم ہے۔ حکومت کی حکمت عملی میں بڑے شہروں کے اندر ٹریفک کو کنٹرول کرنے کے لئے بڑے بائی پاسوں کی ضرورت ہے۔ سیالکوٹ شہر کے لئے بائی پاس موجود ہے' گوجرانوالہ کے لئے بائی پاس موجود ہے اچھی بات ہے' مگر فیصل آباد جو ٹریفک میں سب سے زیادہ دشواریوں میں ہے اور آبادی تیسرے نمبر پر ہے تجارت بھی شاید نمبر 2 پر ہو۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ ہماری بائی پاس فوری طور پر بنوائی جائے تاکہ آئے دن جو وہاں پر حادثات ہوتے ہیں اور قیمتی جانیں ضائع ہوتی ہیں وہ بچ سکیں باقی زندگی اور موت تو پروردگار کے ہاتھ میں ہے۔ انسان کو کوشش تو کرنی چاہیے کہ وہ ایسے مواقع پیدا کرے کہ کم از کم لوگ حادثات سے تو بچ سکیں۔ آخر میں میں آپ کی

وساطت سے حکومت سے پھر گذارش کروں گا کہ عدالتی نظام کو بہتر بنایا جائے عوام کو انصاف سستا اور جلد مہیا کیا جائے تعلیم کا معیار بہتر کیا جائے اور کالجوں میں داخلوں کی سیٹیں بڑھا دی جائیں تاکہ وہ طلبا جو داخلوں سے محروم ہو جاتے ہیں انہیں بھی داخلہ مل سکے۔ ابھی لیکچراروں اور ایڈھاک ڈاکٹروں کے بارے میں بات ہو رہی تھی۔ حکومت کی حکمت عملی میں اگر حکومت نے دس ہزار یا بیس ہزار آدمی ایڈھاک کی بنیاد پر ملازمتوں پر لگا دیئے تھے تو ایک سال کے بعد ان کو فارغ کرنا اور ان کی جگہ نئے آدمی لے آنا حکومت کے خلاف ایک پوری فوج کو کھڑا کرنے والی بات ہے اور وہ لوگ صبح شام ان کو بد دعائیں دیں گے جو کہ ایک سال کے اندر ٹریننگ لے چکے ہیں اور وہ اب اپنے subject کے ماہر ہو چکے ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے عرض کرتا ہوں کہ حکومت کو اپنی اس حکمت عملی میں تبدیلی لانی چاہیے کہ جو بھی افراد ایڈھاک کی بنیاد پر تعینات کیے گئے ہیں انہیں اب مستقل کر دیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ وزیر صحت کی موجودگی میں عرض کر رہا ہوں کہ ایڈھاک ڈاکٹر صاحبان کی گذشتہ نو ماہ سے تنخواہ بند ہے انہیں پچھلے نو ماہ سے تنخواہیں نہیں ملیں اور آپ ان کا بھی خیال کریں۔ حکومت اپنی پالیسی میں اس بات کو بھی لائے کہ اگر کوئی پالیسی اختیار کی جائے تو اس میں ایڈھاک لوگوں کی وقت پر تنخواہیں بھی ملنی چاہئیں۔ آئے دن اخبارات میں یہ بات تو آتی ہے کہ کوئی ڈاکٹر بیکار نہیں رہے گا اور ان کی تقرریاں کر دی گئیں ہیں۔ اب نو ماہ سے انہیں تنخواہیں ہی نہیں ملیں یہ بھی حکومت کا فرض ہے کہ اپنی پالیسی کے اندر بیکاری کو ختم کرنے کے لئے ان کو فارغ نہ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ محترمہ ساجدہ نیر عابدی صاحبہ

سید حسنات احمد شاہ۔ مجھے بھی کچھ کہنے کا موقع عنایت فرمایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ محترمہ کی تقریر کے بعد آپ کو بھی تقریر کرنے کا موقع فراہم کیا جائے گا۔

محترمہ ساجدہ نیر عابدی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - جناب والا! میں آپ کی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موجودہ حکومت کی principal policies پر بحث کی اجازت

دی۔ حکومت کی بنیادی حکمت عملی پر بحث کرتے ہوئے میں عرض کروں گی کہ موجودہ حکومت جس میں اسلامی طرز زندگی اختیار کرنے کے بارے میں موجودہ حکومت جو نظام اسلام کے نفاذ کے لئے کوشاں ہے۔ میں یہ بات مانتی ہوں کہ ہر مسلمان اپنے آپ کو دائرہ اسلام میں رکھنے کا پابند ہے اور اصول دین اور شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے آپ کو عمل پیرا رکھنے کی کوشش میں ہے لیکن جناب والا! اس کے ساتھ ساتھ حکومت وقت اسلامی حکومت ہے اس کے بھی فرائض میں یہ شامل ہے کہ وہ اپنے وسائل کے پیش نظر جو بھی اقدامات کرے وہ ایسے ہوں جس سے اسلامی اقدار کو تقویت ملتی جائے۔ تو یہ حکومت کا انتہائی احسن قدم ہے کہ انہوں نے تعلیم کے رخ کو اسلامی اقدار کی طرف موڑ دیا۔ یہ ایسا عمل ہے جو پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ سنہری الفاظ سے لکھا جائے گا۔ پرائمری سے لے کر ہائی کلاسز تک دینی تعلیم کا نفاذ ذرائع ابلاغ سے اسلام کی نشرو اشاعت' سرکاری سطح پر نمازوں کی ادائیگی نظام صلوٰۃ کا نظام رائج کرنا۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ میں معزز ممبر سے التماس کروں گا کہ وہ اپنی سیٹ پر تشریف فرما ہوں۔

محترمہ ساجدہ نیر عابدی۔ میں سمجھتی ہوں کہ اسلامی حکومت میں مذہب سے بے بہرہ لوگوں کے لئے یا ایسے مزاج کے لوگوں کے لئے جن کی طبیعت جلد ہی دوسرے مذاہب کی چمک سے مرعوب ہو جاتی ہے اور وہ اپنی اچھی باتوں کو اس طرح بھلا دیتے ہیں کہ جیسے ان کے لئے اپنی مذہبی قیود کچھ معنی ہی نہیں رکھتیں۔ جناب والا! اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس میں انسانیت کی جلا اور بقا دونوں شامل ہیں۔ اسلام نے ہی انسان کو اشرف المخلوقات کہا ہے' عورت کے مقام کو سمجھا ہے' اسلام وہ مذہب ہے جو کسی دور میں بھی قدیم نہیں کہلایا جا سکتا' مذہب اسلام کے اصولوں کو آج دوسرے مذاہب کے لوگ اس طریقے سے اپنا رہے ہیں' شریعت محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دوسرے مذاہب کے لوگ ریسرچ کے ذریعے اس کے تمام اچھے اصولوں کو اپنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مولانا الطاف حسین حالی نے تو اس کو اس طرح کہا ہے کہ۔

شریعت کے جو ہم نے احکام توڑے
وہ لے جا کے سب اہل مغرب نے جوڑے

جناب والا! گذارش ہے کہ ہم مسلمان ہو کر اگر اسلام کے پیروکار ہو کر اس بات کا اعتراض کرتے ہیں کہ حکومت وقت ہمارے اوپر کونسا اسلام مسلط کر رہی ہے۔ کونسا اسلام ہمیں دے رہی ہے۔ یہ کہنا ہمارے لئے حق بجانب نہیں ہے۔ حکومت وقت بھی ایک مملکت اسلامیہ ہے اور اسلامی اصولوں پر عمل کرنے کی اگر حکومت اپنی طرف سے کوئی پیش رفت کرتی ہے تو وہ اقدام یقیناً قابل تحسین ہے اور ہم سب کے لئے ان اقدامات کے ذریعے ایسا ماحول پیدا ہو گیا ہے اور ہر انسان پر جو پاکستان میں قیام پذیر ہے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ یہ مملکت اسلامیہ ہے کیونکہ ہروقت جو اسلامی اصولوں کا پرچار' نماز کا شور اور اذانوں کی آوازیں ہمارے کانوں میں آتی ہیں یہ اس بات کا مسلمہ ثبوت ہے کہ یہ مملکت اسلامیہ ہے اور یہاں پر اسلامی نظام کا نفاذ جس تیزی سے عمل پیرا ہے میں سمجھتی ہوں کہ یہ انتہائی اچھا اور مثبت قدم ہے۔ جو ہمیں اپنے دینی و مذہبی مقاصد میں مدد دیتا ہے۔

جناب والا! میں ایک نمائندہ ہونے کی حیثیت سے یہ یقین دلاتی ہوں عوام حکومت کے ان اقدامات کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ حکومت اسلامی اصولوں پر عمل پیرا ہے۔

نظام زکواۃ کو مزید بہتر بنانے کے لئے کچھ میں تھوڑی سی اپنی طرف سے contribution کرنا چاہوں گی کہ اس نظام کے ذریعہ جو رحمت العالمین نے نافذ کیا تھا اس میں غریب کی مدد اور اس کی بہتر تربیت اور انسانی عزت ہے۔ لیکن انتہائی معذرت کے ساتھ جناب والا! عرض کروں گی کہ اس میں ہماری خاصی حد تک کچھ کوتاہیاں بھی ہیں اور ہمیں ان کوتاہیوں کو دور کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم انسانی مدد کے ساتھ ساتھ عزت نفس کا بھی احترام کریں اور زکواۃ کے ذریعہ جس کی مدد کریں اس کو اس قابل بنا دیں کہ وہ کسی کاروبار کے ذریعے آئندہ خود کفیل ہو سکے۔ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکے اور ہر چھ مہینے کے بعد یا چار مہینے کے بعد جب زکواۃ تقسیم کی جاتی ہے وہ شخص اسی

طرح لائن میں کھڑا نظر نہ آئے جس طرح وہ پہلے دن زکواۃ لینے کے لئے آیا تھا۔

جناب والا! میری گذارش ہے کہ زکواۃ کے نظام کو ان بنیادوں پر رائج ہونا چاہئے کہ ہم جس انسان کو ایک مرتبہ زکواۃ دیں اس کو اس طریقے سے کفیل کر دیں کہ وہ آئندہ زکواۃ مانگنے کے لئے چیئرمین زکواۃ کے پاس تشریف نہ لائے۔ اس کا طریقہ یہ ہے میں چونکہ دیہاتی نمائندہ ہوں اس لئے میں دیہاتوں کی بات آپ کی خدمت میں عرض کروں گی۔ علماء کرام سے ایسے فتوے حاصل کرنے چاہئیں کہ زکواۃ فنڈز کو اگر in kind تقسیم کر دیا جائے تو میں سمجھتی ہوں اس میں بہتری کی صورت نظر آ سکتی ہے۔ دیہاتوں میں زکواۃ اگر ہم کسی بیوہ یا کسی یتیم یا کسی بے روز گار کو رقم کی بجائے چند پولٹری یونٹ دے دیں۔ کیونکہ دیہاتی ماحول سے مطابقت رکھنے والا کاروبار ہی زکواۃ لینے والوں کو دیا جا سکتا ہے۔ اگر ہم کسی بیوہ یا بے روز گار کو یتیم کو کوئی پولٹری یونٹ دے دیں' ٹیڈی بکری کے یونٹ دے دیں' کوئی اچھی نسل کی گائے کی بچھڑی اس کو زکواۃ کی جگہ دے دیں تاکہ وہ اس کو پرورش کر کے اپنے روز گار کا ذریعہ اپنا سکے۔ آئندہ جب زکواۃ تقسیم کرنے کا وقت آئے تو ہم بجائے انہیں پرانے خاندانوں نئے لوگوں کو زکواۃ کے لئے Entertain کر سکیں گے۔ اور یہ زکواۃ کا عمل انہیں محدود افراد پر قائم نہ رہ جائے جو پہلے دن سے اس میں Enlist کئے گئے تھے۔ جناب والا! میری گذارش ہے کہ اگر کسی غریب کو وسیلہ روزگار مل جائے اس سے بڑی کوئی اور نیکی خدا کے نزدیک نہیں ہے۔

جناب والا! تعلیمی معیار کو بڑھانے کے لئے موجودہ حکومت عوامی حکومت جس طرح کوشاں ہے اور جس طرح تعلیمی پالیسیاں بنائی جا رہی ہیں یقیناً" ناخواندگی کی شرح فیصد کم ہو جائے گی۔ اس حکومت کو یہ کریڈٹ جاتا ہے کہ اس نے سفارشی داخلوں کو ختم کر کے میرٹ کی بنیاد پر جو داخلے کرانے شروع کئے ہیں اس سے ایک عام آدمی جو اپنے آپ میں ایک محرومی محسوس کرتا تھا ایک بے بسی محسوس کرتا کہ میرے پاس کوئی سفارش نہیں ہے گو کہ میرے اتنے اچھے نمبر بھی آئے ہیں لیکن میرا داخلہ نہیں ہو سکتا ہماری جوان نسل کے ذہن سے یہ احساس محرومی اور مجبوری کا احساس اس قدم

سے ختم ہوا ہے۔

جناب والا! کچھ محکمہ جات ایسے ہیں جن کا تعلق اس ملک کی 70 فیصد آبادی سے ہے ان کے لئے بھی پالیسی وضع ہو کر اسی طرح ایوان کے سامنے آنی چاہیے۔ میں سمجھتی ہوں معاشرتی برائیوں کو دور کرنے کے لئے بھی جو اقدامات کئے جا رہے ہیں ان کا اثر بڑی تیزی سے انشاء اللہ تعالیٰ بہت قریب وقت میں نظر آنا شروع ہو جائے گا۔ چونکہ موجودہ حکومت جس کی مضبوطی پر لوگ یقین نہیں رکھتے جس کے جمہوری عمل پر لوگوں کا ایمان نہیں تھا جو سمجھتے تھے یہ حکومت چند روزہ حکومت ہے یہ کچھ ہی عرصے تک جمہوریت پر قائم رہیں گے اور اس کے بعد ان کی جمہوریت تباہ ہو جائے گی۔ آج وہ لوگ اس حکومت کی مضبوطی اس کے جمہوری عمل پر عمل پیرا ہونے کی تائید کر رہے ہیں اور یقیناً میں سمجھتی ہوں کہ ایک عام آدمی جو اس ملک کا رہنے والا ہے عرصہ دراز کے بعد جنہیں جمہوری فضا میسر آئی ہے وہ اس فضا میں اس طرح سے سانس لے رہے ہیں کہ جس طرح اس سے پہلے کبھی انہیں زندگی گذارنے کا موقع نہیں ملا تھا۔

جناب والا! 70 فیصد آبادی کا جن محکمہ جات سے تعلق ہے ان میں سب سے اول نمبر پر محکمہ زراعت ہے۔ ایسے مقامات پر جہاں پر زراعت پیشہ لوگ آباد ہیں محکمہ زراعت کی بھی کوئی مکمل پالیسی اس ایوان کے سامنے آنی چاہئے تاکہ ہمیں یہ پتہ چل جائے کہ جو اس ملک کی بیشتر آبادی ہے اس آبادی کی بہتری کے لئے حکومت جو اقدامات کر رہی ہے وہ بھی اس طرح کتابچے کی شکل میں ایوان کے سامنے آنے چاہئیں۔ آج کل جن قباحتوں سے جن مشکلات سے کاشتکار دو چار ہیں تاکہ لوگ بحث و تمحیص کے ذریعہ ان تکالیف کو ایوان میں وزراء کرام کے قائد ایوان کے گوش گذار کر سکیں۔ اور اس ایوان کے توسط سے تمام کاشتکاروں کی نمائندگی ہو سکے۔

جناب والا! ہماری حکومت ایک اور بھی قدم اٹھاتی ہے مثال کے طور پر ایسے مقامات کی ترقی اور بہتری پر بے انداز توجہ دیتی ہے جہاں وہ کسی ہستی کی جائے پیدائش ہو یا جہاں پر کسی کا ابدی قیام ہو۔ جناب والا! میرا تعلق ایک ایسے انسان کے شہر سے

ہے جسے ہم مفکر اعظم کہتے ہیں جسے ہم پاکستان کے تخیل کی بنیاد سمجھتے ہیں جس کی فکر پاکستان کا وجود ہے گو کہ ابدی نیند یہ لاہور میں سو رہے ہیں لیکن ان کی جائے پیدائش سیالکوٹ ہے۔ اس اڑھائی سالہ دور میں ہم نے شہر اقبال کی بہتری کے لئے کوئی قدم نہ اٹھایا۔ میری یہ خواہش ہے کہ مفکر اعظم کے نام پر ایک لائبریری سیالکوٹ شہر میں قائم ہے لیکن وہ لائبریری نہ ہونے کے برابر ہے۔ بلکہ بعض دفعہ سر شرم سے جھک جاتا ہے جب میں اس کا نام اقبال لائبریری کے طور پر پکارتی ہوں۔ میری یہ گذارش ہے کہ اس لائبریری کو مزید توسیع دی جائے اور اس کو بڑھا کر ان کے شایان شان جس طرح سے ان کا شاندار نام ہے اسی طریقہ سے اس لائبریری کو بنایا جائے اور شہر اقبال پر اس طرح توجہ دی جائے جس طریقے سے ہم مفکر اعظم کو خراج تحسین پیش کریں ہم ان کے پیدائش کی جگہ کو بہتر سے بہتر سہولیات سے آراستہ کر دیں۔

شہر اقبال جناب والا! جو آبادی کے لحاظ سے 33 سے 35 لاکھ آبادی تک پہنچ چکا ہے۔ پانچ تحصیلوں پر مشتمل ہے۔ آبادی کے لحاظ سے سہولیات کا اس شہر میں فقدان ہے۔ گوجرانوالہ سے سیالکوٹ تک جو سڑک آ رہی ہے اس کی اس قدر ناگفتہ بہ حالت ہے اس کے علاوہ شہر میں اور بھی جتنی سڑکیں ہیں ٹوٹنے کے بعد اور مزید ٹوٹ کر ختم ہو چکی ہیں۔ جناب والا! شہر سیالکوٹ کا ایک انتہائی دیرینہ مطالبہ یہ ہے کہ وہاں پر ریلوے کراسنگ اس قدر زیادہ ہیں کہ حادثات میں سینکڑوں افراد دواؤں کے بغیر ہسپتالوں میں دم توڑ گئے۔ اس کی آبادی اس طریقے سے منقسم ہے کہ جب تک ان ریلوے پھاٹکوں کا انتظام نہ ہو کوئی اوور ہیڈ برج نہ بنایا جائے اس وقت تک وہاں کی آبادی سہولیات سے کسی طریقے سے بھی مستفید نہیں ہو سکتی۔ جناب والا! میری گذارش ہے اس شہر سیالکوٹ پر اس طریقے سے ہی توجہ دی جائے جس طریقے سے کسی یادگار جگہ کو سنبھالا جاتا ہے۔ کسی جگہ کو محفوظ کرنے کے لئے اقدامات اختیار کئے جاتے ہیں شہر سیالکوٹ میں پانچ تحصیلیں ہیں اور انتہائی یہ بڑی آبادی کی تحصیلیں ہیں جب تک ان تحصیلوں سے رابطہ سڑکیں اور ان تحصیلوں میں صحیح نظام قائم نہ ہو آبادی حکومت کے تمام کئے گئے اقدامات سے مستفید ہونے کے قابل نہیں ہے۔

جناب والا! میں ان گذارشات کے ساتھ ایک گذارش آپ کی خدمت میں زراعت پیشہ لوگوں کے متعلق کروں گی کہ موجودہ حکومت نے جو اقدامات زراعت پیشہ لوگوں کے لئے کئے ہیں ان میں کافی حد تک ہمیں سہولیات میسر ہیں لیکن اس وقت ایک کاشتکار جن مشکلات سے دوچار ہے ان کا ازالہ بھی کرنے کی انتہائی ضرورت ہے۔ جیسا کہ کھاد کے متعلق کئی پریولیج موشن بھی آئی ہیں اور کافی لوگوں نے اس کو بری طرح محسوس کیا ہے۔ فاسفورس کھاد کے اوپر 14 روپے فی بیگ قیمت بڑھائی گئی جبکہ گندم کے ایک من کے اوپر اڑھائی روپے قیمت بڑھائی گئی۔ جناب والا! میری گذارش ہے کہ اگر کھاد کا اضافہ حکومت اس وقت واپس نہیں لے سکتی تو ہم کاشتکار طبقہ اڑھائی روپے فی من جو گندم پر بڑھایا گیا ہے ہم یہ کہتے ہیں آپ اس اضافے کو بھی واپس لے لیجئے اور کھاد کی رقم میں جو اضافہ کیا ہے اس کو بھی واپس لے لیجئے۔

جناب والا! اس کے ساتھ ہی میں آپ کی توجہ ان کاشتکاروں کی طرف دلاؤں گی جو باغات کے مالک ہیں۔ جو باغات لگاتے ہیں۔ جناب والا! اس وقت ہمارے محکمہ زراعت میں باغات کو سنبھالنے کے لئے Horticulturists Experts کا بھی فقدان ہے اور ہمارے پھلوں کے درخت جن بیماریوں کا شکار ہو چکے ہیں ان کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ کسی زمانے میں پاکستان پھل ایکسپورٹ کرتا تھا لیکن اب میں سمجھتی ہوں اگر ہم نے اس طرف توجہ نہ دی تو ہمیں اپنی ایکسپورٹ پالیسی تبدیل کرنی پڑے گی۔ کنوں اور آم کو ایکسپورٹ کرنے میں مشکلات کا سامنا ہو گا۔

جناب والا! ان باتوں میں سب سے اہم نکتہ جو میں نے عرض کیا تھا کہ جن محکمہ جات کا 70 فیصد آبادی سے براہ راست تعلق ہے ان کے بارے میں حکمت عملی ہمارے ایوان میں ضرور بنا کر پیش کی جائے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ سید حسنات احمد۔

سید حسنات احمد۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گذار ہوں کہ آپ نے مجھے وقت عطا کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں قبلہ شاہ صاحب' اپنے ہیلتھ منسٹر کا بھی بے حد شکر گذار ہوں کہ وہ یہاں تشریف رکھتے ہیں۔ اگر وہ یہاں نہ

ہوتے تو غالباً آدھا ہاؤس خالی ہو گیا ہوتا۔ بہرصورت گذارش یہ ہے کہ موجودہ رپورٹ آرٹیکل 29' پارٹ 3 کے متعلق ہے۔ یہ حکومت نے آئین کے تحت چند ایک پالیسیاں مرتب کی ہیں اور اس کے بعد ایک رپورٹ پیش کی ہے کہ 1985ء کے دوران جو جو کام اس پالیسی کے تحت کئے ہیں' وہ یہاں تک بتانے کی کوشش کی گئی ہے۔ میں نے حتی المقدور کوشش کی ہے کہ اس رپورٹ کو جہاں تک ہو سکے' پڑھوں۔ لیکن میری ناقص رائے میں اس رپورٹ کو زیادہ جامع ہونا چاہئے تھا۔ کیونکہ چند امور کے متعلق تو رپورٹ میں ذکر ہے۔ لیکن چند ایک نہایت ضروری امور ہیں جن کے متعلق صرف دو چار سطریں لکھ کر بات کو ختم کر دیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جن محکموں نے اس میں کام کیا ہے اور اس میں دلچسپی لی ہے' انہوں نے تو ساری رپورٹیں بھیجی ہیں اور ایسے ضروری محکمے جنہوں نے اپنا کام صحیح کیا ہو لیکن جنہوں نے اپنی رپورٹیں نہیں بھیجیں' ان کے متعلق ذکر بہت ہی مختصر قسم کا ہے۔ میں ٹیکسٹ پر نہیں جانا چاہتا۔ وہ بالکل وقت کا ضیاع ہو گا۔ میں کوشش کروں گا کہ اس میں جو جو چیزیں ضروری ہیں' ان کے متعلق گذارشات کر سکوں۔ سب سے پہلے میں یہ عرض کروں گا کہ بڑی مشہور کہاوت ہے: Hell is paid with good intentions مطلب یہ ہے کہ آدمی کی Intention تو بہت اچھی ہوتی ہے۔ لیکن جب تک اس پر عمل نہ کیا جائے' اس وقت تک اس Intention کا فائدہ نہیں ہوتا۔ یہاں بھی آپ دیکھیں گے کہ Principles of policy تو نہایت اچھے ہیں اور بہت سوچ سمجھ کے بنائے گئے ہیں۔ لیکن جہاں تک ان پر عمل کا تعلق ہے' اس میں بہت سی ایسی خامیاں ہیں جو میں آپ کے گوش گزارش کروں گا۔ سب سے پہلے میں Islamic Way of life پر آؤں گا۔ اس کے متعلق گذارش یہ ہے کہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا۔ پاکستان میں رہنے والے باشندوں کی بہت بڑی اکثریت مسلمان ہے۔ ہر آدمی جانتا ہے کہ اسلام کے اصول کیا ہیں۔ لیکن اس وقت فرق یہ پڑ گیا تھا کہ چونکہ حکومت انگریزوں کی تھی اور ایک دو صدی تک انگریزوں کی حکومت رہی تو ہم نے اپنا طرز زندگی چھوڑ کر ان کی طرز زندگی اپنانے کی کوشش کی اور اسی وجہ سے ہماری نوجوان نسل اور ہمارے

بچوں کو یہ معلوم ہی نہ ہو سکا کہ اسلام کیا ہے' یا رسول پاک کیا ہیں یا قرآن پاک کیا ہے۔ اس سلسلے میں گذارش کروں گا کہ میرا تھوڑا سا تجربہ بھی ہے۔ خاص طور پر انگریزی سکولوں میں جہاں طریقہ تعلیم صرف انگریزی ہی تھا' وہاں بچوں کو کھڑا کر کے ایک قسم کی پریڈ کی جایا کرتی تھی اور قرآن شریف کے بجائے بائبل سے شروع کیا کرتے تھے اور مسلمان اور ہندو بچوں کو بھی وہاں بائبل پڑھائی جاتی تھی۔ اب اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے کہ اس سلسلے میں کچھ نہ کچھ کام ہو رہا ہے۔ اب ہر سکول میں قرآن شریف پڑھایا جاتا ہے۔ ہر مسلمان بچہ کم از کم یہ تو جانتا ہے کہ ہمارا خدا کون ہے' ہمارا رسول کون ہے اور ہمارا ایک قرآن ہے تو اس سمت میں کام شروع ہو گیا ہے اور مجھے امید ہے کہ اگر اسی طرح کام ہوتا رہا تو انشاء اللہ تعالیٰ اس سے بہت زیادہ فائدہ ہو گا جہاں تک مذہبی کاموں کا تعلق ہے۔

اب دوسرے نمبر پر میں اس طرف آؤں گا کہ یہاں جن محکموں کا ذکر ہے' ان میں ایک اوقاف کا محکمہ ہے جس کے متعلق بڑا تفصیلاً" ذکر کیا گیا ہے۔ یہ بڑی اچھی بات ہے کہ جو اوقاف کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ یہ کام کر رہے ہیں اور یہ کام کر رہے ہیں۔ آج سے مہینہ ڈیڑھ مہینہ پہلے وزیر اوقاف سے میری بات چیت ہوئی تھی تو میں نے ان سے چند ایک گذارشات کی تھیں۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ کسی وقت اکٹھے بیٹھ کر اس کے متعلق تفصیلات طے کر لیں گے۔ مثلاً میں نے ان سے یہ گذارش کی تھی کہ آپ کی بہت سی مساجد ایسی ہیں جو اوقاف کے ماتحت ہیں۔ آپ کی جو پالیسی ہے' اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ وہاں مساجد میں ایسے آدمی لگائے جائیں جو مسلمانوں میں یک جہتی پیدا کریں۔ تو میں نے کہا کہ بجائے یکجہتی پیدا کرنے کے آپ کے بہت سے علماء ایسی ایسی تقاریر کرتے ہیں جن کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ دوسرے فرقے کے خلاف بات کی جائے۔ اس کے علاوہ اور کوئی بات نہیں کرتے۔ تنخواہ وہ آپ سے لیتے ہیں اور پھر کام آپ کی پالیسی کے بالکل خلاف کرتے ہیں۔ تو وزیر اوقاف نے کہا کہ آپ نے یہ بالکل ٹھیک کہا ہے۔ انشاء اللہ اس کے متعلق بیٹھ کے پالیسی وضع کریں گے۔ مجھے امید ہے کہ وہ اس سلسلے میں کام

کر رہے ہیں۔

اب اگلی بات اس بارے میں ہے کہ بہت سی گدیاں تھیں جو کافی دیر سے آ رہی تھیں اور جن کے گدی نشین موجود ہیں۔ ایک حکومت نے ان کو قومیا لیا۔ جس طریقے سے باقی چیزیں بغیر سوچے سمجھے قومیائی گئیں اسی طریقے سے یہ کام بھی بغیر سوچے سمجھے کئے گئے۔ تو میں نے عرض کی تھی کہ جہاں سجادہ نشین موجود ہیں، جہاں اچھے آدمی ہیں، کام بھی کر سکتے ہیں اور کام کر بھی رہے ہیں تو ان کے لئے آپ کیوں وقت ضائع کرتے ہیں اور اپنے آدمی لگاتے ہیں وہاں Corruption ہوتی ہے اور خرابیاں ہوتی ہیں۔ آپ مہربانی کر کے ایسی جگہیں حکومت کے پاس رکھنے کی بجائے واپس کر دیں۔

اس کے بعد زکواۃ کمیٹیوں کے متعلق میری یہ گذارش تھی کہ زکواۃ کمیٹیوں کو بنے ہوئے کافی عرصہ ہو گیا ہے۔ انہوں نے اچھے کام بھی کئے ہیں اور کئی جگہیں ایسی بھی ہیں جہاں ان کے متعلق بہت سی شکایات بھی ہیں۔ تو میں نے یہ گذارش کی تھی کہ آپ مہربانی کر کے زکواۃ کمیٹیوں میں ایسے آدمی رکھیں جن کی شخصیت اچھی ہو، جو ایمان دار ہوں اور اس قسم کے آدمیوں کی قلت نہیں ہے۔ صرف چھان بین کی ضرورت ہے۔ اگر آپ تھوڑا سا خیال بھی کریں تو آپ کو بہت سے اچھے آدمی مل سکتے ہیں۔ اب وقت آ گیا ہے کہ زکواۃ کمیٹیوں کی تنظیم نو کی جائے۔

اس کے بعد یہاں تعلیم نسواں کا ذکر ہے۔ یہ ایک بہت اہم موضوع ہے۔ جب تک آپ اپنی بچیوں کو صحیح طریقے سے تعلیم نہیں دیں گے، وہ اچھی مائیں نہیں بنیں گی اور اگلی نسل کو اس کا بہت زیادہ نقصان ہو گا تو میں نے گذارش کی تھی جس طریقے سے دوسرے محکموں نے کچھ پالیسیاں بنائی ہوئی ہیں، مثلاً محکمہ صحت نے ایک پالیسی بنائی ہوئی ہے کہ ہر یونین کونسل کے ہیڈ کوارٹر پر ایک ہیلتھ یونٹ ہو گا اور اس سلسلے میں کام تقریباً مکمل بھی ہو چکا ہے۔ لیکن جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے، اس میں بہت سا کام نامکمل ہے۔ بہت سی ایسی یونین کونسلیں ہیں جہاں میٹرک تک لڑکیوں کے سکول موجود نہیں ہیں۔ اس جگہ میں یہ بھی گذارش کر دوں، حالانکہ یہ ذاتی بات ہے

کہ میری اپنی یونین کونسل میں، جہاں تھانہ بھی ہے، ہائی سکول بھی ہے اور ہر قسم کی سہولت ہے۔ لیکن وہاں بچیوں کے لئے ہائی سکول نہیں ہے۔ حالانکہ میں دو تین سال سے اس کے پیچھے لگا ہوا تھا اور میں نے کوشش کی بھی ہے۔ لیکن معلوم نہیں کیا وجہ ہے۔ بچیوں کو تیس تیس چالیس چالیس میل دور جانا پڑتا ہے۔ وہاں تقریباً ایک ہزار بچیاں پڑھ رہی ہیں۔ ایک طرف تو حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ بچیوں کی تعلیم کا خاص خیال رکھا جائے اور دوسری طرف اس پالیسی کی نفی اس طرح ہوتی ہے کہ جہاں سکولوں کی ضرورت ہے، وہاں سکول مہیا نہیں کئے جاتے۔ اس کے متعلق میری گذارش یہ ہے کہ جس طریقے سے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے فیصلہ کیا ہے، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ بھی یہ فیصلہ کرے کہ جہاں جہاں یونین کونسل ہے، وہاں بچیوں کے لئے کم از کم ہائی سکول مہیا کئے جائیں۔

اس کے بعد Homes Destitute کا ذکر ہے۔ یہ بہت ہی اہم مسئلہ ہے۔ زکواۃ فنڈ کی وجہ سے کافی غریب عورتوں کو فائدہ پہنچا ہے۔ کئی خواتین کو صحیح طریقے سے اور کئی کو غلط طریقے سے فائدہ پہنچا ہے۔ لیکن فائدہ پہنچا ضرور ہے۔

لیکن اب بھی آپ گاؤں میں جائیں لیکن میں ان دیہات کا ذکر نہیں کرتا جہاں نہری زمینیں ہیں یا جہاں زمینیں ذرخیز ہے۔ میں اس علاقہ سے تعلق رکھتا ہوں جو بالکل پسماندہ ہے اور جہاں زمین بہت ناقص ہے۔ وہاں ایک نہیں بلکہ بیسیوں ایسی عورتیں ملیں گی جو اپنے بچوں کو دودھ نہیں پلا سکتیں جو دو وقت کی روٹی نہیں کھا سکتیں جن کا اپنا کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ میری یہ تجویز ہے کہ ہر تحصیل سطح پر نادار عورتوں کے لئے کم از کم ایک ادارہ قائم کیا جائے۔ تاکہ جتنی زکواۃ کی رقم ہوتی ہے اس کا صحیح طریقے سے مستحق لوگوں کو فائدہ پہنچ سکے اور کوئی ایسی غریب عورت نہ رہے یا یتیم بچے نہ رہیں جن کو اس چیز کا فائدہ نہ پہنچ سکے۔

اس کے بعد یہاں جہیز کا ذکر آیا تھا۔ جہیز بہت بڑی لعنت ہے۔ اس کو Crush کرنا چاہئے۔ اس سلسلے میں یہ عرض کروں میں کوئی دینی آدمی تو نہیں ہوں لیکن جو مثال ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کی تھی اگر ہم سب اس پر عمل

کریں تو اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے۔ لیکن ہوتا یہ ہے کہ جو امیر آدمی ہیں وہ اپنی لڑکیوں کو لاکھوں کروڑوں روپے کا جہیز دیتے ہیں اور اس کے بعد اتنی اتنی بڑی پارٹیاں کرتے ہیں اور یہ پارٹیاں فائیو سٹار ہوٹلوں میں ہوتی ہیں۔ اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ غریب گھرانوں کی بچیاں محرومی کا شکار ہو جاتی ہیں۔ جو آدمی فائیو سٹار ہوٹلوں میں شادیوں کے لئے اخراجات کرے ان پر ایک ٹیکس لگایا جائے اور اس ٹیکس سے ان غریب بچیوں کی شادی کی جائے جو اس کی استطاعت نہ رکھتی ہوں۔ اس طریقے سے آپ کو بھی تکلیف نہیں ہو گی کیونکہ جو امیر آدمی ایک شادی پر دو لاکھ روپے خرچ کر سکتا ہے۔ اگر وہ 40 ہزار یا 50 ہزار روپے ٹیکس کے لئے دے دے تو یہ اتنی بڑی بات نہیں ہے۔ لیکن اس سے ان غریب بچیوں کا یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

میں آخر میں عدالتوں کی طرف آؤں گا۔ اس کے متعلق مجھے اتنا افسوس ہے کہ۔

12 (3) 12 (4) 12 (5) میں عدالتوں کا ذکر ہے۔ ان ساری قباحتوں کے متعلق جو بیان کیا گیا ہے وہ کہا گیا ہے کہ چند ایک وکیل رخنہ اندازی کرتے ہیں اور چند ایک فریقین بھی رخنہ اندازی کرتے ہیں اور اس طرح سے مقدمات طول پکڑ رہے ہیں۔ میرے خیال میں جن صاحبان نے یہ رپورٹ لکھی ہے۔ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ انہیں Administration of Justice کا اے بی سی کا بھی پتہ نہیں ہے۔ جو یہ شروع میں چیز لکھی ہے یہ بالکل نہیں ہے۔ اصل بات میں عرض کرتا ہوں اور اس سلسلہ میں دو چار منٹ لوں گا وہ اس لئے کہ میرا اس سلسلہ میں کافی تجربہ ہے کیونکہ میں 25/20 سال مجسٹریٹی کسی نہ کسی جگہ کی ہے اور میں ان کی وجوہات کو سمجھتا ہوں کہ مقدمات میں کیوں تاخیر ہوتی ہے اور انصاف اتنا مہنگا کیوں ہو گیا ہے۔ میری سب سے بڑی گذارش یہ ہے ہماری ایڈمنسٹریشن بالکل Lose ہو گئی ہے۔ بعض ہماری ایڈمنسٹریشن کا جو پہلے جیسے کنٹرول تھا اب بالکل نہیں رہا۔ اس کی وجوہات یہ ہیں کہ آپ ہائی کورٹ کے Rules and Orders ملاحظہ فرمائیں اس میں پہلی بات یہ لکھی ہوئی ہے جب کوئی چالان ہو گا تو 14 دن کے اندر اندر عدالت میں پیش ہونا ہوگا۔ جمع گواہان کے اور

مجسٹریٹ صاحب پر یہ لازمی تھا جو گواہ عدالت میں آئیں ان کا باقاعدہ معائنہ کیا جائے اور بغیر معائنہ کے واپس نہ بھیجا جائے۔ اب یہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی چالان ہوتا بھی ہے تو کئی کئی سال عدالت ہی میں لگ جاتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گواہ بھاگ جاتے ہیں اور جس کسی نے کیس رجسٹر کیا ہوتا ہے وہ وہاں سے چلا جاتا ہے۔ ایس پی تبدیل ہو جاتا ہے Prosecution تبدیل ہو جاتی ہے۔ گواہان بھی چلے جاتے ہیں اور اس کے نتائج کا سب کو پتہ ہے۔ میری گذارش یہ ہے کہ جو احکامات یا آرڈرز ہوں ان پر عمل کرایا جائے۔ دوسری بات عدالتوں کے متعلق یہ ہے کہ مجھے چیف منسٹر صاحب نے فرمایا تھا میں نے ان کو سارا پروگرام لکھ کر دیا تھا اس وقت میں نے گذارش کی تھی کہ آپ براہ مہربانی یہاں سپیشل کورٹس بنائیں یہاں روز گڑ بڑ ہو رہی ہے روز ڈاکے پڑ رہے ہیں میں دس سال لاہور میں رہا اور ان دس سالوں میں لاہور میں ڈاکہ ہوا تھا۔ میں یہاں سٹی مجسٹریٹ تھا۔ صرف ایک ڈاکہ ہوا ملزم پکڑے گئے ان پر مقدمہ چلا اور ان کو 14-14 سال سزائیں ہوئی۔

جناب جاوید اقبال چیمہ۔ جناب سپیکر! ایوان میں کورم نہیں ہے۔

سید حسنات احمد۔ جب ایوان میں کورم ہوتا ہے تو ممبر صاحبان تمام وقت لے لیتے ہیں میں ان کے نام نہیں لیتا جب ہمارا وقت آتا ہے تو کورم کا سوال پیدا ہو جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ چیمہ صاحب کیا آپ کورم کے معاملہ میں سنجیدہ ہیں؟

جناب جاوید اقبال چیمہ - جی جناب! ایوان میں کورم نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ گنتی کی جائے۔ گنتی کرنے پر معلوم ہوا کورم نہیں ہے۔

گھنٹیاں بجائیں جائیں (گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر - دوبارہ گنتی کی جائے (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) چونکہ کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر ہاؤس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد کارروائی زیر صدارت جناب سپیکر شروع ہوئی)

جناب سپیکر۔ گنتی کی جاتی ہے۔ کورم کا سوال اٹھایا گیا تھا اس کے جواب میں 15

منٹ ہاؤس Adjourn ہوا تھا اور اب اس کی حتمی گنتی ہوتی ہے۔
(گنتی کی گئی)

The House is in quorum now. I would request Syed Hasnat Ahmad to continue his speech.

(معزز رکن ہاؤس میں موجود نہیں تھے)

جناب سپیکر۔ شاہ صاحب تشریف نہیں رکھتے ہیں۔ چودھری محمد خان جسپال صاحب۔

چودھری محمد خان جسپال۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گذار ہوں کہ آپ نے مجھے اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا۔ حکمت عملی کے اصولوں پر عملدرآمد کی رپورٹ برائے سال 1985ء ہاؤس میں پیش ہوئی۔ آرٹیکل 29 کے تحت یہ رپورٹ پیش ہونی تھی۔ رپورٹ واقعی بڑی مفصل ہے لیکن آرٹیکل 29 کے تحت اگر پڑھا جائے تو پتہ یہ چلتا ہے کہ اس رپورٹ کو صرف 1985ء کے لئے ہی پیش کیا جانا تھا جو Implementation 1985ء میں ہوئیں ان کے متعلق زیادہ ذکر ہونا تھا لیکن چونکہ اس صوبائی اسمبلی میں یہ اپنی نوعیت کی پہلی رپورٹ ہے اس لئے شاید گورنمنٹ نے یہ محسوس کیا ہو کہ تمام وہ کام جو انہوں نے پہلے کئے ہیں ان کی مفصل رپورٹ دی جائے تو مجھے توقع ہے کہ آئندہ ہر سال کی خاص طور پر اس سال میں جو کارروائی ہوئی ہے اس کے متعلق رپورٹ پیش کی جائے گی۔ آرٹیکل 31 کے تحت اسلامی طرز زندگی کے متعلق ذکر ہے تو جناب سپیکر موجودہ گورنمنٹ نے واقعی اسلامی طرز زندگی کو اپنانے کے لئے بہت کام کیا ہے۔ اسلامیات کو لازمی مضمون قرار دے دیا گیا ہے۔ قرآن شریف کو ناظرہ پڑھنے کے لئے ساتویں اور آٹھویں جماعت تک ضروری قرار دے دیا گیا ہے لیکن اس میں میں ایک تجویز پیش کروں گا کہ جب آٹھویں جماعت تک قرآن شریف ہر طالب علم کے لئے ناظرہ پڑھنا لازمی ہے تو اس کے بعد گیارہویں کلاس سے یہ شروع ہونا چاہئے کہ ہر طالب علم کو باترجمہ قرآن پڑھانے کے لئے ایک پیریڈ رکھا جانا چاہئے۔ میری رائے تو یہ بھی ہے کہ ہر ادارے میں 15، 20

منٹ کے لئے تلاوت قرآن پاک کا ایک پیریڈ ہونا چاہئے تاکہ بچے کو ہمیشہ قرآن شریف پڑھنے کی عادت پڑ جائے اور وہ اس راہ پر چل جائے۔

جناب سپیکر! اس آرٹیکل 31 کے تحت زکواۃ کا مسئلہ ہے۔ آج ہمیں خوشی ہے اور موجودہ حکومت کی یہ فخریہ پیشکش ہے کہ 23194 زکواۃ کمیٹیاں کام کر رہی ہیں اور یہ تمام کمیٹیاں بغیر کسی معاوضے کے' بغیر کسی تنخواہ کے بڑی محنت اور جانفشانی سے کام کر رہی ہیں۔ 36 ہزار ناظم صلواۃ مقرر ہیں جو یہ اقدامات اس حکومت کی غمازی کرتے ہیں کہ یہ اسلامی طرز زندگی کو اپنانے میں کس قدر کوششیں کر رہی ہے۔ جناب سپیکر! آرٹیکل 32 کے تحت فروغ لوکل گورنمنٹ ادارہ کے متعلق ذکر ہے جہاں کسانوں' مزدوروں اور مستورات کو نمائندگی دینا فرض ہے۔ آپ نے محسوس کیا کہ لوکل گورنمنٹ اداروں کے متعلق ہماری گورنمنٹ کس قدر محنت سے کام کر رہی ہے اور اپنے اپنے وقتوں میں الیکشن پر زور دے رہی ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ اب جو انتخابات ہیں وہ بھی عین وقت پر اور صحیح انداز میں ہوں گے۔ آرٹیکل 34 کے تحت قومی زندگی میں مستوارت کی شمولیت کا ذکر ہے اور آرٹیکل 37 کے تحت پسماندہ علاقہ کی معاشی اور تعلیمی حالت کا ذکر ہے تو جناب سپیکر اس آرٹیکل کے تحت موجودہ گورنمنٹ کا یہ بہت ہی بڑا کارنامہ ہے۔ ہمیں آج دیکھنا ہو گا کہ آج سے قبل جتنی بھی حکومتیں آئیں ان میں کس قدر سکولوں' تعلیم ' ہسپتالوں' سڑکوں اور بجلی کا کام ہوا ہے۔ آج تک اس قدر نہیں ہوا۔ یہ تمام کارروائی ہمارے قائد ایوان جناب میاں محمد نواز شریف صاحب کی قیادت میں ہوئی۔ جن کی بھرپور صلاحیتوں پر ہمیں ناز ہے۔ ہمیں امید ہے کہ آئندہ بھی قائد ایوان اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے پنجاب کی معاشی حالت کو درست کریں گے اور خاص طور پر دیہاتی علاقوں میں جہاں کہ انہوں نے رات دن ایک کیا ہوا ہے اور محنت سے وہاں کام کروا رہے ہیں وہاں کی جو معاشی حالت ہے وہ انشاء اللہ ہر صورت میں بہتر ہو کر رہے گی۔ جناب اس مسئلہ میں ایک گذارش ہے کہ دیہاتوں میں گرلز پرائمری سکول' مڈل سکول ہائی سکول کافی بن گئے ہیں لیکن ہر تھانہ میں' ہر مرکز کونسل میں ایک ماڈل سکول ہونا چاہئے جس میں وہ تمام

سہولیات میسر ہوں' جس میں وہ تمام ہاسٹل کی سہولیات ہوں جو ایک لاہور کے اچھے سکول کو ہوتی ہیں تو اس لحاظ سے ہمارے ان سکولوں کے پڑھے ہوئے بچوں میں بھی وہ Confidence آ جائے گا' ان میں وہ Complex نہیں رہے گا جو ایک بہتر سکول میں اور اچھے شہروں میں ہوتا ہے۔ جناب سپیکر! اس آرٹیکل کے تحت فوری اور سستا انصاف ہے۔ موجودہ گورنمنٹ نے فوری اور سستا انصاف دینے کے لئے نہایت کوشش کی ہے۔ لیکن ہم ابھی تک اس مسئلہ میں مکمل طور پر کامیاب نہیں ہوئے ہیں اور موجودہ قیادت اپنے بھرپور انداز میں اس مسئلہ کو زیر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ آج کل ہر سب ڈویژنل لیول پر ایڈیشنل سیشن جج جا رہے ہیں۔ نئے اضلاع بنائے جا رہے ہیں لیکن رپورٹ میں یہ بتایا گیا ہے کہ ممبر بورڈ آف ریونیو اکثر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر جا کر فیصلہ کرتے ہیں۔ تو اس ضمن میں میری تجویز یہ ہے کہ وہ بہت کم دنوں کے لئے جاتے ہیں۔ انہیں تمام ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر جا کر مزید دورے کرنے چاہئیں اور اپنے اکثر و بیشتر فیصلے وہیں جا کر کرنے چاہئیں۔

جناب سپیکر! فوری اور سستا انصاف کے سلسلہ میں میں یہ گذارش کروں گا کہ ہمارے ہاں سزا کا تصور ختم ہوتا جا رہا ہے۔ آپ نے اپنے اپنے علاقوں میں سنا ہو گا کہ آج فلاں جگہ دو قتل ہو گئے' آج فلاں جگہ چار قتل ہو گئے ہیں۔ لیکن کبھی آپ نے یہ بھی سنا کہ آج فلاں قاتل پھانسی لگ کے آ گیا ہے۔ فلاں قاتل کی لاش آ گئی ہے۔ تو میری گذارش یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں جو سزا کا تصور ختم ہوتا جا رہا ہے تو ہمیں دیکھنا یہ ہو گا کہ اسلام میں سزا کا تصور کس قدر ہے۔ آپ نے محسوس کیا ہو گا کہ اسلامی معاشرہ میں بہت کم لوگ ایسے ہیں کہ جن کے ہاتھ کٹے ہوئے ہوں' بہت کم لوگ ایسے ہیں جو سنگسار ہوئے ہوں لیکن وہاں پر سزا کا تصور اتنا ہے کہ کوئی آدمی یہ جرات نہیں کر سکتا ہے کیوں کہ اسے خوف ہوتا ہے کہ کل کو یہ ہو جانا ہے۔ تو میں اس ضمن میں یہ تجویز دوں گا کہ سزا کے تصور کو بحال کیا جائے۔ جب تک یہ سزا کا تصور بحال نہیں ہو گا اس وقت تک یہ جرائم ہوتے رہیں گے اور یہ ہمیشہ کے لئے ختم نہیں ہوں گے۔ جناب سپیکر 37(ای) کے تحت بے حیائی' بد چلنی' جوا اور شراب کا

خاتمہ اس قسم کی بہت سی برائیاں ہیں جنہیں دور کرنا ہو گا تو میں اس ضمن میں بھی یہ گذارش کروں گا کہ ہمارے ہاں قانون تو بہت ہے لیکن ابھی تک مکمل طور پر اس آرٹیکل کے تحت ہمیں کامیابی نصیب نہیں ہوئی ہے۔ تو میں گذارش کروں گا کہ اس مسئلہ پر قانون پر مزید سختی سے عمل درآمد کیا جائے۔

آپ ملاحظہ فرمائیں کہ آج کے اخبار میں دیکھیں کہ بے حیائی کس قدر آگے آگے جا رہی ہے۔ وہاں فلموں کے اشتہارات آتے ہیں۔ یہ ایک اہم مسئلہ ہے کہ ہم بے حیائی کو روکنا چاہتے ہیں لیکن ہماری فلموں کے جو اشتہارات آتے ہیں وہ اتنے اشتعال انگیز ہوتے ہیں کہ معاشرے میں ہر پڑھنے والا آدمی اس سے اچھا تاثر نہیں لیتا ہے۔ میری تجویز یہ ہے کہ ان اشتہارات کو جو نیم عریاں اور اشتعال انگیز ہوتے ہیں انہیں بند کرنا چاہیے اور قانوناً انہیں روکنا چاہیے۔ آج کے نوائے وقت میں میں نے دیکھا کہ مبلغ اسلام محمد علی باکسر' جس کا ہم نے استقبال کیا ہے اور کہتے ہیں کہ یہ اسلام کا شیدائی ہے اور مبلغ ہے اس اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ جب آیا تو اس کو ایک رقص پیش کیا گیا اور عورت رقص پیش کر رہی ہے تو کیا ہی بہتر ہوتا اگر وہاں اس کی آمد پر سیرت کانفرنس ہوتی اور عورت ہی بجائے رقص کے نعت شریف پیش کر دیتی۔ میری یہ تجویز ہے کہ ہمیں اس پر مزید غور کرنا چاہیے تاکہ یہ عریانی' بے حیائی کو ہم ختم کر سکیں۔ میں جناب کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا شکریہ۔

سید حسنات احمد - جناب سپیکر! میں بات کر رہا تھا جب کورم ٹوٹا - اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں نے صرف دو چار منٹ مزید لینے ہیں۔

جناب سپیکر۔ ٹھیک ہے شاہ صاحب' آپ اختصار سے اپنی تقریر ختم کریں۔

سید حسنات احمد۔ جناب والا! پہلے بھی اختصار سے میں نے چار پانچ منٹ بات کی بہرصورت جس طرح آپ فرماتے ہیں میں آرٹیکل 12 کے متعلق یہاں ذکر کر رہا تھا۔ دیگر باتوں کا میں نے مختصراً ذکر کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں بات Administration of justice کی ہو رہی تھی۔ میں نے پہلے بھی یہ عرض کیا ہے کہ جن صاحبان نے یہ پیرا لکھا ہے غالباً انہیں Criminal Jurisprudence کا A.B.C.

بھی نہیں آتا ہے۔ انہوں نے صرف ایک یا دو فقرے لکھ دیئے ہیں اور جو وجوہات دی ہیں کہ یہ سارا کام جو خراب ہو رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کچھ وکلا اس کو خراب کرتے ہیں اور کچھ فریقین جان بوجھ کر مقدمات کو طول دیتے ہیں۔ حالانکہ اس کی اصل وجوہات یہ ہیں کہ جو احکامات حکومت کی طرف سے یا ہائی کورٹ کی طرف سے Issue ہوتے رہتے ہیں ان پر عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے اور اس کی بڑی وجہ یہی ہے کہ اتنے مقدمات کا ایک ڈھیر ہے جو کہ عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔ میں صرف ایک یا دو چیزیں اس کے متعلق عرض کروں گا۔ اس سلسلہ میں ہائی کورٹ کے جو Rules and Regulations ہیں وہ یہ ہیں کہ جو بھی جرم سرزد ہوتا ہے۔ اس کا چالان 14 دن کے اندر اندر عدالت میں پیش کر دیا جائے۔ اگر کسی وجہ سے چالان پورا نہ ہو سکے تو Incomplete challan عدالت میں پیش کر دیا جائے اور دوسرے احکامات یہ ہیں کہ جس وقت پولیس یا Prosecution چالان پیش کرے تو اس کے ساتھ تمام گواہاں Proseciution witnesses کو وہاں پر پیش کیا جائے اس کے بعد تیسرا حکم یہ ہے کہ مجسٹریٹ صاحبان پر یہ Incumbent ہے کہ جب بھی ان کے پاس گواہان پیش ہوں تو ان کو تمام گواہان کو سنیں اور اگر ان کے پاس وقت نہیں ہے تو وہ تمام گواہان وہیں رہیں تاوقتیکہ ان کی شہادتیں پوری نہ ہو سکیں۔ آپ خود ہی دیکھئے کہ اس وقت کیا ہو رہا ہے۔ پہلے پہل جب مقدمہ شروع ہوتا ہے تو پہلے تو دو دو تین تین سال چالان پیش کرنے میں لگ جاتے ہیں۔ اس کے بعد گواہان درمیانی عرصہ میں بھاگ جاتے ہیں۔ ان گواہان میں سے آدھے گواہان کو ملزمان قابو کر لیتے ہیں۔ جب گواہان کو لے کر عدالت میں جاتے ہیں تو وہاں مجسٹریٹ صاحب کی دیگر جگہ کسی دیگر فنکشن مین ڈیوٹی ہوتی ہے اور وہ گواہان کی شہادتیں نہیں لے سکتے ہیں اور ہوتا یہ ہے کہ آخر کار ان مقدمات کا کوئی Action ہو نہیں سکتا ہے۔ تو میری پہلی گذارش یہ ہے کہ جو پہلے احکامات حکومت نے جاری کئے ہوئے ہیں مجھے یاد ہے کہ انگریز کے وقت تک بلکہ اس کے بعد دس پندرہ سال تک بھی ان احکامات پر بڑی سختی سے عمل ہوتا تھا۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحبان جو تھے تو ان سے باقاعدہ میٹنگز میں پوچھا جاتا تھا کہ آپ کے

پاس اتنے گواہان آئے۔ تو آپ نے کتنے لئے ہیں اور کتنے واپس کئے ہیں۔ اگر واپس کئے ہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟ اگر وجوہات ٹھیک نہ ہوں تو ان کے خلاف اس وقت Disciplinary action لیا جاتا تھا۔ تو میری گذارش یہ ہے کہ پہلے جو ہائی کورٹ رولز ہیں یا حکومت کے قوانین ہیں۔ ان پر عملدرآمد ہونا چاہیے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہماری عدالتوں کا نظام بہت پرانا ہے۔ اس سلسلہ میں قبل ازیں میں نے ایک دفعہ چیف منسٹر صاحب سے معمولی سی عرض کی تھی کہ یہ ضروری نہیں کہ جو پرانا نظام ہے اس کو ہم چلاتے رہیں۔ جو چیز بری ہو یا جس میں کوئی خرابی ہو اس کو ٹھیک کر دینا چاہیے یا اس میں Improvements لانی چاہیے۔ اس ضمن میں چند ایک تجاویز جو میں نے پیش کی تھیں وہ میں پہلے بھی اس اسمبلی میں پیش کر چکا ہوں کہ مقدمات کا جلد فیصلہ کرنے کے لئے آپ پیپلز کورٹس بنائیں ان عدالتوں کا نام آپ جو مرضی آئے رکھ دیں۔ پیپلز رکھیں یا جو مرضی آئے رکھیں۔ اسلامی کورٹس رکھ لیں۔ لیکن عدالتیں ایسی بنائیں کہ جس میں موجودہ جو گواہان کی شہادتوں کا طریقہ کار ہے اس کو Cut short کر دیا جائے۔ یہ بہت سا Cut short ہو سکتا ہے۔ اور یہ ضروری بات تھی اور یہاں پر Judiciary علیحدہ ہورہی ہے Executive علیحدہ ہو رہی ہے۔ مجسٹریٹ صاحبان کہتے ہیں کہ ہم کس طرح کر سکتے ہیں۔ تو جہاں تک Judiciary کا تعلق ہے اس میں جو سیکشن 30 کے کیسز ہوں گے اور جو important cases ہوں گے' آپ ان کو judges کے پاس بھجوائیے۔ اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اگر فرض کیا کہ کوئی 323 کا کیس ہے۔ کوئی 109 کا کیس ہے۔ کسی نے کسی کو تھپڑ مار دیا ہے کسی نے کسی سے پچاس روپے لینے ہیں تو یہ ایسا کیس ہے کہ ایک عدالت میں پھر وہاں سے دوسری عدالت میں جائے اور پھر تیسری میں اور پھر ہائی کورٹ میں جائے اور پھر سپریم کورٹ میں جائے۔ تو اس سلسلہ میں آپ ایسی عدالتیں بنائیں جو کم از کم فرسٹ کلاس کے کیسز کو سن لیں اور اس کا لیول بھی یونین کونسل پر رکھ لیں تھانہ پر رکھ لیں۔ وہاں پر مجسٹریٹ صاحب بیٹھے ہوں ان کے ساتھ وہاں کے دو چار معتبر آدمی بیٹھے ہوں۔ وہاں پر جو یہ چھوٹے چھوٹے کیسز ہیں' جیسے آپ کے ریونیو کے کیسز آپ

کے judicial کے کیسز آپ کے criminal کیسز جو ہیں وہاں اسی سطح پر ہوں اور وہیں پر ان کا فیصلہ ہو سکتا ہے۔ صرف ایک اپیل کی جا سکتی ہے جو یا تو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سنے یا سیشن جج صاحب سنے۔ اس کے بعد میں نے یہ بھی گذارش کی تھی کہ یہاں پر جو دن رات ڈاکے پڑتے ہیں یا جیسے Rape کے کیس زیادہ ہو گئے ہیں اس قسم کی جو اور قباحتیں ہماری سوسائٹی میں ہیں اس کے متعلق آپ مہربانی کر کے سپیشل کورٹس بنایئے گا سپیشل کورٹس تو حکومت نے بنا دیئے ہیں لیکن ان کا لیول بہت اونچا ہے۔ وہ خصوصی عدالتیں ایک خاص مقصد کے لئے بنائی گئی ہیں۔ اس قسم کے مقدمات جو روزانہ ہوتے ہیں اور جن کے متعلق ہمارا معاشرہ تنگ آ چکا ہے تو ان کے متعلق بھی آپ خصوصی عدالتیں بنا لیں۔ اس کے لئے کسی قانون کی ضرورت نہیں ہے آپ صرف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو کہہ دیں کہ آپ پانچ چھ ایماندار مجسٹریٹ علیحدہ کر دیں وہ صرف اس قسم کے کیسز سنیں اور جب تک اس کیس کا فیصلہ نہ ہو جائے اس کیس کو نہ چھوڑیں اور Prosecution کو یہ ہدایت ہو' ان کیسز کے لئے آپ کو کم از کم ایک ایسی خصوصی Prosecution agency بنانی چاہیے جو صرف ان کیسوں کو عدالت میں لے جائے اور ملزموں کو جو واقعی ہی ملزم ہو ان کو باقاعدہ وہاں جا کر سزا دلائی جائے۔ جس طریقے سے ہم چل رہے ہیں۔ فرض کریں یہاں پر ایک ڈکیتی کا مقدمہ درج ہو جائے تو اسے اگر آپ دوسرے مقدمات کے ساتھ ساتھ چلائیں گے تو پھر اس پر چار پانچ سال تو لگ جائیں گے۔ پھر چار پانچ سال میں تو نہ Prosecutor رہے گا اور نہ ہی کوئی مجسٹریٹ رہے گا اور نہ ہی کوئی آدمی رہے گا خدا را! مہربانی کر کے آپ اسے ضرور دیکھیں اس طرح اس میں کافی Improvement ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر! ابھی آپ تشریف نہیں رکھتے تھے یہاں پر چند ایک ممبران نے یہ بات کی تھی جن کا رولز کے ساتھ بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔ ممبران نے یہ شکایت کی تھی کہ ہم جس وقت چیف منسٹر صاحب کو ملنا چاہتے ہیں ان کے پاس ٹائم نہیں ہوتا لہٰذا یہاں اسمبلی میں بیٹھ کر سارے کام کروائے جاتے ہیں۔

جناب چیف منسٹر صاحب بھی تشریف فرما ہیں میں یہ عرض کروں گا کہ میری عمر

اس قسم کی ہے کہ میرا تجربہ بھی تھوڑا سا زیادہ ہے اس لئے ایک حکومت نہیں کئی حکومتیں دیکھی ہیں۔ ان حکومتوں میں یہ ہوا کرتا تھا کہ انہوں نے باقاعدہ اپنا ایک ٹائم ٹیبل بنایا ہوتا تھا۔ مثال کے طور پر صبح 8 بجے سے 10 بجے تک دفتری کام کریں گے یا سیکرٹری صاحبان یا ڈپٹی سیکرٹری سے ملیں گے۔ 10 بجے سے 12 بجے تک کوئی میٹنگ نہیں ہوگی اور یہ وقت انہوں نے عوام کے لئے رکھا ہوا تھا کہ جو عام آدمی آئیں ان کو وہ ملیں گے۔ اس کے بعد 12 بجے سے 1 بجے تک ایم پی اے صاحبان یا ایم این اے صاحبان کے لئے رکھا ہوا تھا اور جو میٹنگیں ہیں ان کے لئے علیحدہ وقت طے کیا ہوا تھا ہمارے موجودہ وزیر اعلیٰ صاحب کو بھی اپنا شیڈول اس طرح ترتیب دینا چاہیے۔ میں نے کم از کم دو تین وزارتیں تو دیکھی ہیں۔ اس لئے میری یہ گذارش ہے کہ اگر اس چیز پر عمل کیا جائے تو کافی مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ چلو ہمارے وزیر اعلیٰ تو بہت مصروف ہوتے ہیں ہمارے وزراء صاحبان ہفتے میں دو تین دن ایسے رکھ لیں اور اس کیلئے باقاعدہ وقت لکھا ہوا ہو کہ 10 بجے سے لیکر 11 بجے تک ہم صرف ایم پی اے یا ایم این ایز کو ملیں گے اس طرح کوئی نقصان بھی نہیں ہوگا اور ہمارے ایم پی ایز بیچارے مارے مارے بھی نہیں پھریں گے اور نہ ہی آپ کو یہاں پر اسمبلی میں تنگ کریں گے۔ جن دنوں میں اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہو تو پھر یہ ہونا چاہیے کہ اسمبلی کے اجلاس کے فوراً بعد ایک گھنٹے کے لئے تمام وزراء اپنے اپنے کمروں میں بیٹھیں تاکہ ممبران اسمبلی اپنے حلقوں کے کام کروا سکیں۔

جناب والا! میں آخر میں یہ گذارش کروں گا کہ یہاں پر حکومت کی طرف سے حکمت عملی کی جو رپورٹیں پیش کی جاتی ہیں ان کا اصل مقصد یہ ہے کہ حکومت کی ایک سال کی جو کارکردگی ہے اس کو ممبران اسمبلی کے سامنے لایا جائے اور انہیں یہ بتایا جائے کہ ایک سال کے عرصہ میں حکومت نے یہ اچھے کام کئے ہیں اور اگر اس میں کوئی خامی ہو تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ خامی ہے لیکن اس کا اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ حکومت ایک سال کے عرصہ میں جو محنت کرتی ہے اپنی پالیسیاں بناتی ہے وہ ساری پالیسیاں ایوان کے سامنے لائی جائیں۔ اس لئے میں نے شروع میں کہا تھا کہ یہ

جو رپورٹ پیش کی گئی ہے یہ بہت Brief ہے یہ کم از کم تین چار سو صفحات پر مشتمل ہونی چاہئے تھی۔ اگر ہر ایک محکمہ اپنے ادارے کے بارے میں صحیح طرح سے رپورٹ تیار کرے تو وہ 50 یا 60 صفحے سے تو کم ہو نہیں سکتی۔ چونکہ اس پر محنت نہیں کی گئی ہے اس لئے میں یہ امید کرتا ہوں کہ اس رپورٹ کے بعد جو 1986ء کی رپورٹ آئے گی اور 1986ء میں ہماری یہی موجودہ حکومت بھی موجود تھی اس لئے انہوں نے جو کام کئے ہیں ان کا باقاعدہ اس میں شامل کیا جائے تاکہ سارے ممبران کو پتہ چل سکے اور اس کے بعد عوام کو بھی پتہ چل سکے کہ اس حکومت نے اس سال کے اندر کیا کیا کام کیا ہے۔ اگر ایک ایک دو لائنیں افسران اپنے محکموں کے لئے لکھیں گے تو عوام یہی سمجھیں گے کہ یہاں پر کوئی کام ہو ہی نہیں رہا۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر۔ شاہ صاحب شکریہ۔ جناب ریاض حشمت جنجوعہ۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم!

صدر ممدوح مکرم! آئین پاکستان کے باب حکمت عملی کے اصول کے آرٹیکل 3 (29) کے تحت صوبہ پنجاب کے گورنر کی طرف سے حکمت عملی کے اصولوں کی پابندی اور عمل درآمد کے متعلق رپورٹیں گذشتہ اجلاس میں اس ایوان کی میز پر رکھی گئی تھیں اور آج ہم آئینی ضرورت کے تحت ان رپورٹوں کو صوبائی اسمبلی پنجاب کے قواعد انضباط کار کی رو سے زیر بحث لا رہے ہیں۔ جناب سپیکر دو گذشتہ اجلاسوں میں سال 85-1984ء کی رپورٹیں بیک وقت اس ایوان میں پیش کی گئی تھیں۔ مگر بحث کیلئے صرف سال 1985ء کی رپورٹ کا انتخاب کیا گیا ہے۔ میں نے تقابلی جائزہ لینے کی خاطر ان دونوں رپورٹوں کا سرسری طور پر مطالعہ کیا ہے اور اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہ دونوں رپورٹیں اپنے نفس مضمون اور اعداد و شمار کے لحاظ سے ایک دوسری کا چربہ ہیں البتہ کہیں کہیں جناب سپیکر پیراگراف کو آگے پیچھے کر کے الفاظ کی شعبدہ بازی دکھانے کی کوشش کی گئی ہے۔

سید حسنات احمد۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ گذارش کروں گا کہ دوسری رپورٹ چونکہ

ہمارے پاس آئی نہیں اس لئے اس کا حوالہ دینا درست نہیں ہو گا۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ان رپورٹوں میں درج اعداد و شمار کا جہاں تک تعلق ہے۔ ان کے جعلی اور فرضی ہونے کے بارے میں احتمال پایا جاتا ہے۔ مگر وقت کی قلت کے پیش نظر میں بحث کے اس پہلو کو نظر انداز کرتا ہوں۔ جناب سپیکر! زیر بحث رپورٹ جو کہ سال 1985ء کی حکمت عملی کی رپورٹوں پر مشتمل ہے بڑی غیر ذمہ داری اور غیر سنجیدگی کے ساتھ تیار کی گئی ہے۔ اور شروع سے لے کر آخر تک ساری کی ساری رپورٹ بدیشی زبان میں ہے۔ اور اس کا قومی زبان میں ترجمہ تک پیش کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ اس بناء پر میں پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اس ایوان کے پچاس فیصد سے زیادہ ارکان ایسے ہوں گے جو اس انتہائی ضروری رپورٹ کے مطالعے سے محروم رہ گئے ہوں گے۔ جناب سپیکر اس مختصر سی تمہید کے بعد میں سال 1985ء کی حکمت عملی کی رپورٹ کے متعلق Article Wise اس کا تجزیہ پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! آئین کا آرٹیکل 31 اس امر کا تقاضا کرتا ہے کہ پاکستان کے مسلمانوں کی اجتماعی اور انفرادی زندگیوں کو اسلامی تعلیمات اور اسلام کے بنیادی تصورات کے مطابق ڈھالنے کے لئے قرآن پاک اور سنت رسول اللہ کے مفہوم کو سمجھنے کے لئے سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔ قرآنی تعلیمات اور اسلامیات کو اولیت دی جائے گی۔ قرآن کریم کی طباعت و اشاعت کا اہتمام کیا جائے گا۔ اسلامی اتحاد اور اخلاقی قدروں کو فروغ دیا جائے گا۔ نظام اوقاف اور نظام زکوٰۃ وضع کیا جائے گا۔ مسجدوں کی دیکھ بھال اور ان کی حرمت کا خیال رکھا جائے گا۔ آئیں جائزہ لیں کہ کیا ہماری حکومت 1985ء میں حکمت عملی کے ان اصولوں پر کار بند ہونے پر کہاں تک کامیاب رہی ہے۔

جناب والا! جب ہم مسلمانوں کی اجتماعی اور انفرادی زندگیوں کا ذکر کرتے ہیں تو جناب والا اس سے ہمارا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہم مسلمانوں کی زندگیوں کے سیاسی' سماجی' معاشی تمام پہلوؤں کی بات کر رہے ہیں۔ جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ

سال 1985ء میں قرآن کے معاشی نظام کو اسلام کے معاشی نظام کو' جو کہ عدل و انصاف پر مبنی ہے' اس ملک میں رائج کرنے کے لئے کس قدر قانون سازی کی گئی ہے۔ جناب سپیکر! عدل کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ تمہارے پاس اپنی ضرورت سے جو زیادہ بچے وہ ضرورت مندوں میں تقسیم کر دو اور احسان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ تمہارے پاس جو اپنی ضرورت کی چیزیں ہیں وہ بھی ضرورت مندوں میں تقسیم کر دو۔ جناب والا! کیا ہمارے تبلیغی مراکز ہمارے علمائے کرام ہماری زندگیوں کو خواہ انفرادی ہوں خواہ اجتماعی ہوں اسلام کے ان روشن اصولوں کے مطابق رائج کرنے کے لئے کوئی خدمات سرانجام دے رہے ہیں ہرگز نہیں۔

جناب سپیکر! ہمارا مذہب اسلام سماجی روح میں بھی یکسانیت کا علمبردار ہے اور حجتہ الوداع کا وہ فلسفہ جو کہ سماجی انقلاب کا آخری باب ہے اور دنیا کے مادیت پرست مفکر بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ اسلام غلاموں اور غریبوں کا انقلاب تھا کیونکہ اسلام کا یہ اٹل فیصلہ ہے کہ گورے کو کالے پر کالے کو گورے پر عربی کو عجمی پر' عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے اور اگر ہے تو محض تقویٰ کی بنیاد پر ہے لیکن جناب سپیکر ہمارے ملک میں تقویٰ معیار عزت نہیں ہے سرمایہ معیار عزت ہے۔ جناب سپیکر' ہمارے ملک میں اہلیت معیار سیاست نہیں کارخانے معیار سیاست ہیں۔ جناب سپیکر' ہمارے ملک میں دیانت معیار شرافت نہیں سرمایہ معیار شرافت بن گیا ہے۔ اسی طرح جناب والا! ہمارے معاشرہ میں سماجی اور پیداواری رشتے جو ہیں ان کو استحصال کی بنیاد پر استوار کیا جا رہا ہے۔ اور آج کارخانوں میں مزدوروں کی حسرتوں کا قتل عام کیا جا رہا ہے۔ آج کھیتوں میں کاشتکار انصاف طلب کر رہا ہے۔ آج ہمارے دفتروں میں کلرک اور نچلے طبقوں کے ملازمین جنہیں قلم کا مزدور کہا جاتا ہے' اپنے حقوق طلب کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر' کیا ہم نے ان مقہور و مجبور طبقوں کی معاشی اور سماجی بھلائی کے لئے کوئی قانون سازی کی ہے یا صرف ہم اسلام کے مقدس نام کا رس ان کے کانوں میں گھولنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر میں معذرت کے ساتھ عرض کروں گا.....

ایک معزز رکن - سر! کورم نہیں ہے۔
جناب سپیکر - گھنٹیاں بجائی جائیں۔
(پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)
جناب سپیکر - کورم نہیں ہے۔ ابھی کچھ صاحبان اس پہ بات کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ہم اس پر بحث کے لئے ایک اور دن مخصوص کر دیں گے۔ اس میں بحث بھی ہو جائے گی اور وزیر قانون صاحب اگر بحث سمیٹنا چاہیں گے تو وہ بھی ہو جائے گا۔ اب ہاؤس ہفتہ کو شام 4 بجے تک کے لئے ملتوی ہوتا ہے۔
(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی مورخہ 10 اکتوبر بروز ہفتہ بوقت 4 بجے شام تک کے لئے ملتوی کی گئی)

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

ہفتہ 10 اکتوبر 1987ء
(شنبہ 16 صفر 1408ھ)
جلد 11- شمارہ 7

سرکاری رپورٹ

مندرجات

ہفتہ 10 اکتوبر 1987ء
(جلد 11 بشمول شمارہ جات 1 تا 18)

صفحہ نمبر

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ — — — — — — 927

مسئلہ استحقاق:-

تحاریک التوائے کار:-

مہاجرین کو الاٹ شدہ جائیدادوں کی نیلامی — — — — — 931

محکمہ لائیو سٹاک کی غفلت کی وجہ سے مالکان مویشیان کی پریشانی — — 937

مسودات قانون:-

مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مصدرہ 1987ء — — 947

صوبائی اسمبلی پنجاب

صوبائی اسمبلی پنجاب کا گیارہواں اجلاس

ہفتہ، 10 اکتوبر، 1987ء

(شنبہ، 16 صفر، 1408ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں شام 5 بجے منعقد ہوا۔

جناب سپیکر میاں منظور احمد وٹو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری علی حسین صدیقی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٩﴾

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٤٦﴾

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۭ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ﴿٧﴾ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٨﴾

س انفال ۸۔ آیت ۲۹ ۔ ۴۶ س حجرات ۴۹۔ آیت ۷ ۔ ۸

مسلمانو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو وہ تمہارے لئے حق و باطل میں فرق کرنے والی ایک طاقت پیدا کر دے گا اور تم سے تمہاری برائیاں دور کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ تو بڑے فضل کا مالک ہے۔

اور تم اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلتے رہو۔ اور آپس میں نہ جھگڑنا ورنہ تم کمزور پڑ جاؤ گے اور تمہارا اقبال جاتا رہے گا۔ تم صبر و استقامت سے کام لینا۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ صبر و استقامت سے کام لینے والوں کے ساتھ ہے۔

اور جان رکھو کہ تم میں اللہ کے پیغمبر موجود ہیں۔ اگر بہت سی باتوں میں وہ تمہارا کہا مان لیا کریں تو تم مشکل میں پڑ جاؤ لیکن اللہ نے تمہارے لئے ایمان کو عزیز بنا دیا اور اس کو تمہارے دلوں میں سجا دیا اور کفر و گناہ اور نافرمانی سے بیزار کر دیا ہے۔ پس یہی لوگ ہدایت یاب ہیں۔ وما علینا الا البلاغ

رانا پھول محمد خان۔ جناب سپیکر' کارروائی سے پہلے میں پیپلز ہاؤس کے رہائشی ایم پی اے صاحبان کی ایک جائز تکلیف جناب کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ از راہ کرم ہمارے کمروں سے ٹیلی فون اٹھا لیے جائیں' کیونکہ وہ کام تو کرتے نہیں۔ اگر ہم باہر ملائیں تو کسی کمرے میں جا ملتا ہے اور کمرے میں ملائیں تو وہ بھی کبھی ڈیڑھ گھنٹے بعد ملتا ہے اور جس کمرے میں چاہے ملتا ہے' وہ Self start ہی ہے۔ (قہقہے)۔ بہر حال راجہ صاحب چونکہ وہاں نہیں رہتے اور ایسی جگہ رہتے ہیں کہ یہ بتاتے بھی نہیں کہ رہتے کہاں ہیں۔ ان سے بھی نہیں ملتا۔ جناب والا' گذارش یہ ہے کہ ہماری ایکسچینج کا کوئی انتظام فرما دیں۔ یا ہمیں Local calls کے لیے کمروں میں Direct telephone دلوا دیں۔ یہ بہت بڑی تکلیف ہے اور ہم پریشان ہیں۔

جناب سپیکر۔ شکریہ رانا صاحب۔ اس کا بندوبست ہو رہا ہے۔ یہ بات ہمارے علم میں ہے۔ انشاء اللہ اس تکلیف کا ازالہ جلد ہو جائے گا۔ تحاریک التوائے کار ہیں۔

میاں ریاض حسین پیر زادہ۔ جناب سپیکر' کیا ہماری اپوزیشن ہمارے ساتھ آج ناراض ہے یا انہوں نے بائیکاٹ کیا ہوا ہے؟

جناب سپیکر۔ میرے خیال میں وہ تیاری کر رہے ہیں۔

مہر محمد سلیم۔ جناب سپیکر' میں سید اقبال احمد شاہ صاحب کو دوسری شادی پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سید اقبال احمد (سیالکوٹ)۔ جناب سپیکر' میں نے تو ایسی کوئی بات نہیں کی۔ پتا نہیں' انہیں کیسے غلط فہمی پیدا ہوئی ہے۔

مہر محمد سلیم۔ پہلی شادی پر چھوہارے ہوتے ہیں اور دوسری شادی پر مصری ہوتی ہے (جو انہوں نے ہمیں دی ہے)۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب سپیکر' ابھی تو شرعی شرط پوری نہیں ہوئی۔ ابھی وہ پوری مبارک باد کے مستحق نہیں۔ میں جناب کی وساطت سے مہر صاحب سے یہ گذارش کروں گا کہ جب یہ چوتھی شادی کریں اور اسلامی شرطیں پوری ہو جائیں' پھر وہ مبارک باد کے مستحق ہوں گے۔ ابھی تو درمیان میں ہی ہیں۔ ابھی تو دوسری منزل پر

ہی ہیں۔

مسئلہ استحقاق

جناب سپیکر۔ میاں ریاض حشمت جنجوعہ صاحب کی طرف سے تحریک استحقاق ہے۔ میرے پاس بقایا جتنی بھی تحاریک استحقاق ہیں' ان کے محرک اس وقت موجود نہیں۔

میاں ریاض حسین پیرزادہ۔ جناب والا' ان کی طرف سے کوئی درخواست بھی نہیں آئی کہ ان کو بعد میں لیا جائے۔ اس صورت میں تو ان کو Dispose of ہی کیا جائے۔

جناب سپیکر۔ آپ کی اطلاع کے لیے صرف دو یا تین تحاریک استحقاق ہیں۔ رفیق صاحب' میاں ریاض حشمت جنجوعہ صاحب اور میاں اسحاق صاحب کی طرف سے استحقاق کی تحریکیں ہیں۔

چودھری محمد رفیق۔ جناب والا' وہ بل کے سلسلے میں مصروف مذاکرات ہیں۔

جناب سپیکر۔ پھر تو انہیں مؤخر کر دینا چاہیے۔

راجہ خلیق اللہ خان۔

وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے
کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

چودھری محمد خان جسپال۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ قواعد انضباط کار کی دفعات ۱۷۴' ۱۸۵ اور ۱۹۷ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں' جن کی خلاف ورزی کے متعلق روز نامہ "نوائے وقت" نے اپنے نمائندے جناب خالد کاشمیری کے حوالے سے ۹۔ اکتوبر کو خبر لگائی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ ۸۔ اکتوبر کو پنجاب اسمبلی میں ایک نہایت ہی اہم ملکی اور قومی امر پر بحث ہو رہی تھی۔ لیکن یہاں ماحول نہایت غیر سنجیدہ رہا۔ جناب سپیکر! اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ قومی

اخبارات کی تنقید حکومت عوام اور عوامی نمائندوں کے لیے رہنمائی بن جایا کرتی ہے۔ جناب سپیکر' یہ وہ ایوان ہے جس کی شاندار روایات ہیں۔ یہ وہ ایوان ہے جس نے بہترین پارلیمنٹیرینز کو جنم دیا اور یہی وہ ایوان ہے جس کی پچاس سالہ تاریخ کو اجاگر کرنے کے لیے جناب سپیکر! آپ خود اہم تقریبات منعقد کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ یہی وہ ایوان ہے جس نے پاکستان کے سب سے بڑے صوبے پنجاب میں نظم و نسق چلانا ہے۔ اس ایوان کے اندر نظم و نسق کے فقدان کے متعلق قومی اخبارات خبریں لگا رہے ہیں۔ جناب سپیکر! آپ ایک منجھے ہوئے اور efficient اور competent سپیکر ہیں آپ کی رہنمائی میں پنجاب کے پورے ایوان ہم سے یہ توقع کرنے میں حق بجانب ہیں کہ ہم اپنی شاندار روایات میں مزید اضافہ کریں گے یہ کہ وہ آنے والی نسل کے لئے مشعل راہ کا کام دے۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہے اگر ہم رولز آف پروسیجر پر سختی سے عمل کریں۔ شکریہ۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر۔ شکریہ۔ جناب جسپال صاحب۔ اب تحریک التوائے کار سید طاہر احمد شاہ صاحب کی طرف سے ہے وہ تشریف نہیں رکھتے ہیں مذاکرات میں مصروف ہیں میاں محمد اسحاق صاحب بھی مذاکرات میں مصروف ہیں۔ اگلی بھی میاں محمد اسحاق صاحب کی طرف سے ہے۔

چودھری محمد رفیق۔ وہ بھی مذاکرات میں مصروف ہیں۔

جناب سپیکر۔ اصغر علی گجر صاحب کی طرف سے تحریک ہے ان کی طرف سے کوئی اطلاع ہے۔

چودھری محمد رفیق۔ وہ بھی مذاکرات میں ہیں۔

جناب سپیکر۔ وہ مذاکرات میں نہیں ہیں۔ ان کی طرف سے کوئی اطلاع بھی نہیں ہے اس لئے یہ تحریک التوائے کار disposed of تصور ہو گی۔ یہ نمبر ۲۷ ہے۔ جنجوعہ

صاحب کی طرف سے ۲۸۔۲۹۔۳۰۔۳۱۔۳۲۔۳۳۔ نمبر ۳۴ سید طاہر احمد شاہ کی طرف سے ۳۵ جناب سردار الطاف حسین وہ بھی تشریف نہیں رکھتے۔ یہ صاحبان جو اس وقت تشریف نہیں رکھتے جو صاحبان موجود نہیں ہیں ان کی تحاریک مؤخر رکھنا چاہئے کیونکہ وہ سمجھتے ہوں گے کہ آج ہماری باری نہیں آئے گی اگر ہم ان کو dispose of کریں تو مناسب نہیں ہو گا۔ یہ رانا پھول محمد خان صاحب تحریک التوائے کار نمبر ۶۹ ہے ان کو لے لیتے ہیں۔

چودھری محمد رفیق۔ جناب والا جہاں آپ نے اتنی تحاریک کو موخر کیا ہے تو آپ اصغر علی گجر صاحب کی تحریک کو بھی موخر کرلیں۔ کیونکہ یہ آپ کا فیصلہ مناسب ہے۔

جناب سپیکر۔ بات یہ ہے کہ وہ شروع میں تھی آخر میں نہیں تھی اس کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ رانا پھول محمد خان صاحب آپ تحریک پیش کریں۔

مہاجرین کو الاٹ شدہ جائیدادوں کی نیلامی

رانا پھول محمد خان۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ جنگ کی اشاعت مورخہ ۸ اکتوبر ۱۹۸۷ء کے مطابق ایک خبر شائع ہوئی ہے کہ جن جائیدادوں پر مہاجرین کا قبضہ ناجائز قرار دے دیا گیا ہے اور ۱۹۴۷ء سے اب تک مہاجرین کے زیر قبضہ پراپرٹی کو نیلام کرنے کے نوٹس جاری کر دیئے گئے ہیں خبر میں مزید بتایا گیا ہے کہ صوبے میں ۱۹۴۷ء سے مختلف جائیدادوں پر قابض مہاجرین کو ناجائز قابضین قرار دے دیا گیا ہے اور ان جائیدادوں کی نیلامی کے نوٹس جاری کر دیئے گئے ہیں اگرچہ متعلقہ قابضین ۱۹۴۷ء سے رہائش پذیر ہیں اور ان کی Allotments بھی ہو چکی ہیں یا ان کے Claims متبادل کے طور پر یہ جائیدادیں Adjust کی جا چکی ہیں مگر اب ۲۸ اگست سے انہیں ناجائز قابضین قرار دے دیا گیا ہے حکومت کے اس فیصلہ سے کروڑوں کی جائیداد نیلام کی جائے گی۔ جس

سے لاکھوں مہاجرین متاثر ہوں گے۔

اس خبر کی اشاعت سے مہاجرین میں بالخصوص اور عوام الناس میں بالعموم غم و غصہ اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس معاملہ پر بحث کی جائے۔

جناب سپیکر۔ آپ اس کو پیش کر چکے ہیں میں وزیر متعلقہ سے کہوں گا کہ وہ اس پر بات کریں۔

وزیر کالونیز۔ (جناب محمد ارشد خاں لودھی) جناب سپیکر! رانا صاحب نے جس خبر کا حوالہ دیا ہے وہ روزنامہ جنگ میں چھپی ہے لیکن اس کی کوئی سرکاری حیثیت نہیں ہے وہ ایک رپورٹر کے ذریعے شائع ہوئی ہے سب سے پہلے تو میں یہ عرض کروں گا کہ یہ خبر بالکل من گھڑت اور بے بنیاد ہے۔ اس میں نہ تو کوئی اس قسم کا حکومت کا فیصلہ ہے اور نہ ہی حکومت کے یہ زیر غور ہے۔ جہاں تک متروکہ جائیداد کا تعلق ہے اس میں Repeal Act.1975 کے تحت متروکہ جائیداد کو dispose of کرنے کی دو سکیمیں بنائی گئی ہیں۔ اس کے ذریعے Notify Officer مقرر کئے گئے تھے یہ Areas Rural کے علیحدہ ہیں اور Urban Areas کے الگ ہیں۔ جہاں تک دیہی علاقوں کا تعلق ہے۔ وہ Notified Officer اے۔ سی اور اور جہاں تک شہری آبادی کا تعلق ہے۔ وہ اے ڈی سی جی ان کو deal کرتے ہیں۔ لیکن جو دو مختلف سکیمیں ہیں جس کے تحت وہ کام کرتے ہیں وہ جائیدادیں جو Repeal Act.1975 آنے کے بعد ۱۹۷۴ء تک زیر غور تھیں یا پینڈنگ مقدمات تھے یا کوئی فیصلے ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ سے ہوتے ہیں ان کو وہ deal کرتے ہیں وگرنہ Rehabilitation یا Settlement کا کام جیسا کے معزز ایوان کو علم ہے وہ بند ہو چکا ہے۔ لیکن جہاں تک رانا صاحب کی اس تحریک کا تعلق ہے۔ میں ان سے یہ گذارش کروں گا کہ جہاں تک گورنمنٹ لیول کی بات ہے ہمارے لیول تک یہ بے بنیاد اور غلط خبر ہے۔ اگر ان کے پاس اگر کچھ ثبوت ہے تو اس کو پینڈنگ کر لینا بہتر ہے۔ تاکہ میں بھی اس منسٹر انچارج کے طور پر اس کا تفصیلی جائزہ لے کر یہاں پر بیان کر سکوں۔ مگر فی الحال ایسا کوئی معاملہ نہیں ہے

اور نہ کوئی زیر غور ایسا مسئلہ ہے۔
جناب سپیکر۔ رانا صاحب! آپ اس معاملہ میں کیا فرماتے ہیں؟
رانا پھول محمد خان۔ جناب سپیکر! میں یہ گذارش کروں گا کہ اس ملک کے بننے میں اگر کسی نے قربانیاں دیں ہیں۔ اپنی بہنوں' بیٹیوں' ماؤں' اولاد' بھائیوں کی تو وہ مہاجر ہیں۔
جناب سپیکر۔ رانا صاحب لودھی صاحب فرما رہے ہیں اور وہ تجویز کر رہے ہیں کہ اگر آپ اس پر مزید بات کرنا چاہتے ہیں تو میں بھی تیاری کر لوں اس کو اچھی طرح دیکھ لوں کہ ایسی کوئی بات حکومت کے پاس ہے تو نہیں۔
رانا پھول محمد خان۔ جناب والا! میں یہ گذارش کروں گا کہ مجھے اس میں اعتراض نہیں ہے۔ میں ان کے علم میں لانے کے لئے ایک بات بتا دیتا ہوں جو میرے علم میں ہے۔
جناب سپیکر۔ اگر یہ تحریک التوا Pending کرنی ہے تو پھر اسی روز بتا دیں۔
رانا پھول محمد خاں۔ جناب والا۔ میں وہ عرض کرنا چاہتا ہوں جس پر وہ پڑتال کر سکیں گے ایک اتنے بڑے جلی حروف میں خبر لگے اور حکومت کو اس کا علم نہ ہو جس سے کروڑوں انسانوں کو بے گھر اور بے زمین کر دیا جائے۔
جناب سپیکر۔ ارشاد فرمائیے۔
رانا پھول محمد خاں۔ جناب والا! گذارش یہ ہے کہ ہم یہاں خود نہیں آئے بلکہ تبادلہ آبادی میں جو علاقہ جات تھے وہ ایک سمجھوتہ کے تحت مہاجرین یہاں آئے اور ہندو کی جائیداد پر ہم نے قبضے نہیں کئے بلکہ حکومت کے مقرر کردہ افسران اور اتھارٹی نے اور Custodian نے جن زمینوں اور مکانوں کو غیر مسلم کی ملکیت قرار دیا وہ ان مہاجرین کو ملے۔ اب سوال یہ ہے کہ جو مہاجر مشرقی پنجاب سے آئے ان کا پکا مکان تھا یا کچا مکان تھا یا جھگیاں تھیں وہ خانہ بدوش تو نہیں تھے۔ اب اس فیصلے نے ہم میں یہ بے چینی پھیلا دی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک سازش ہے۔ چونکہ پہلے یہ اختیار مرکزی حکومت کو تھا اور تمام غیر مسلم کی زمین کو سنٹرل گورنمنٹ کے ملکیت خانے

میں درج کر دیا گیا تھا لیکن اس کے بعد اب یہ صوبائی حکومت کی ملکیت قرار دے دیا گیا ہے۔ اور اس طرح سے کوئی فیصلہ اگر کسی عدالت کا کسی ایک آدھ کیس میں ہو تو وہ الگ بات ہے لیکن اس خبر نے لوگوں کے گھروں میں روٹیاں نہیں پکنے دیں۔ اور اگر اس پر فوری نوٹس نہ لیا گیا تو اس پنجاب کو بھی کراچی بنا دیں گے۔ اور سندھ کو بھی کراچی بنا دیں گے۔ مہاجروں کے ساتھ لڑائی جھگڑوں میں الجھا کر ایک سازش کی گئی ہے۔ یہ خبر میں بھی سمجھتا ہوں کہ بے بنیاد ہو گی لیکن اس تہہ میں کوئی چیز تو ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ اس کو دیت نام نہ بننے دے۔ اگر ہمارے ساتھ یہ سلوک کیا گیا تو میں اعلان کرتا ہوں کہ مہاجر جو مر کر اور کھپ کر آئے ہیں دیت نامی ثابت ہوں گے۔ ہم یہاں سے نکلنے کے بعد افغانستان نہیں جا سکتے کیونکہ افغان خود اس ملک میں آ رہے ہیں۔

میاں ریاض حسین پیرزادہ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر۔ جناب پیرزادہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتے ہیں۔

میاں ریاض حسین پیرزادہ۔ جناب والا! رانا پھول محمد خان صاحب اس اسمبلی کے بڑے معزز اور سینئر رکن ہیں۔ وہ اپنی تقریر سے منافرت پھیلا رہے ہیں جو کہ ان کو نہیں کرنا چاہئے۔

رانا پھول محمد خاں۔ جناب والا! جنہوں نے ہندوؤں کا مال کھایا ان کو منافرت ہی نظر آتی ہے۔ یہ ہمیں پتا ہے کہ ہم نے کیا قربان کیا ہے۔ ہم نے ناجائز قبضے نہیں کئے۔ فصلیں نہیں بیچی ہیں۔ لوگوں کے مویشیوں پر قبضہ نہیں کیا۔ ہم تو غریب مہاجر ہیں اور یہ تو ہمارے انصار بھائی ہیں۔ اگر یہ مہاجروں کی تاریخ دیکھیں کہ انصار نے ہر چیز میں سے اپنا آدھا بانٹ کر اپنے مہاجر بھائیوں کو دیا اور یہاں تک مدینے کے لوگوں نے کیا کہ جس کے پاس دو بیویاں تھیں اس نے ایک بیوی اپنے مہاجر بھائی کو دے دی۔ ہم تو آپ کے محتاج ہیں اور ہم امید کرتے ہیں کہ وہی جذبہ جو مدینے کا انصار میں تھا وہ آپ میں بھی موجود ہے اور ہم آپ کے ممنون ہیں۔ جناب والا! اس خبر سے مہاجرین میں بے چینی پھیل گئی ہے۔

میاں ریاض حسین پیرزادہ۔ جناب سپیکر! میں نے ایک نیک نیتی سے بات کی تھی۔ میرا مقصد خدا نخواستہ رانا صاحب پر کوئی تنقید کرنا نہ تھا کیونکہ ان کو شائد یاد نہیں کہ ایک مرتبہ میں بہاولپور کے مسئلہ پر بات کر رہا تھا تو انہوں نے فرمایا تھا کہ یہ منافرت پھیلا رہے ہیں۔ تو اس قسم کی باتوں سے جب کہ اس ملک میں اور بہت سی سازشیں ہیں تو رانا صاحب جیسے بزرگ آدمی کو زیب نہیں دیتا۔ کہ مہاجر ہمارے بھائی ہیں۔ بھائی کیا وہ اب مہاجر رہے نہیں بلکہ وہ اس ملک کے اتنے ہی حصہ دار ہیں جتنے کہ کوئی اور ہو سکتا ہے۔ ان کی قربانیاں کبھی رائیگاں نہیں جا سکتیں۔ اس کے ساتھ اگر اس بات کو اس طرح اسمبلی میں چمکایا گیا کہ سندھ بنا دیا جائے یا کراچی بنا دیا جائے گا۔ جناب والا۔ پنجاب میں ایسی کوئی صورت نہیں ہے۔ یہاں مہاجر بھائی ہمیشہ باعزت طریقے سے رہے ہیں اور آنے والے وقت میں بھی وہ مہاجر نہیں بلکہ اس ملک کے شہری ہیں۔ اور ان کو مہاجر نہ کہا جائے۔

رانا پھول محمد خاں۔ جناب والا! میں نے بھی کوئی منافرت والی بات نہیں کی۔ جہاں تک ان کی بہاولپور والی بات کا تعلق ہے وہ واقعی ایک لسانی جھگڑا پیدا کرنا چاہتے تھے۔ ریاست کو ایک الگ صوبہ بہاولپور بنانے کے لئے ایک تحریک وہاں چلی تھی میں نے اس کا حوالہ دیا تھا۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ ہم ان کے بھائی ہیں اور یہ ہمارے بھائی ہیں مہاجر لوکل کا کوئی مسئلہ نہیں۔ یہ حکومت کو پریشان کرنے کے لئے ایک شوشہ چھوڑا گیا ہے۔ اب اس پر اگر حکومت فوری نوٹس نہ لے اور وہ مہاجر بے قرار ہیں تو وہ کہاں جائیں گے؟ خانہ بدوش افغانستان میں نہیں جا سکتے کیونکہ وہاں سے تو مہاجر آرہے ہیں۔ وہاں سے آنے والے مہاجروں کے لئے ہم اپنی سالمیت کو داؤ پر لگائے بیٹھے ہیں۔ اور ہم جنہوں نے اپنے خون سے اس ملک کو بنایا اور ہمیں اگر یہ کہا جائے کہ یہ ناجائز قابض ہیں۔ ہمیں Inter divisional سمجھوتے کے تحت جائز حق ملا ہے۔ ہمارے تبادلہ آبادی میں ہم نے جو زمینیں اور گھر چھوڑے وہ یہاں چھوڑ کر گئے۔ اب ہمارے ساتھ یہ سلوک کرنا جیسے ایک نقلیئے نے کہا تھا بہاولپور میں کہ کشمیر کا فیصلہ ہو گیا ہے تو دوسرے نے پوچھا کہ کیا۔ اس نے کہا کہ کشمیر ہندوستان کا اور کشمیری

ہمارے۔ انہوں نے کہا وہ کیوں؟ اس نے کہا کہ وہ اکبری منڈی میں پلے داری کریں گے۔ اگر اب ہمیں پلے داری پر مجبور کر دیں گے تو اگر ایسا کوئی قانون یا حکم جاری ہوا ہے تو میں شاہ صاحب سے اپنے بھائی سے بھی یہ گذارش کروں گا کہ وہ ہمارے اس دکھ میں شریک ہوں۔ ہم ان کے سکھ میں شریک ہوئے ہیں۔ یہ منڈیاں۔ وہ فیکٹریاں۔ یہ بازار اور یہ انارکلی اور یہ مال روڈ تمام ہندو کی ملکیت تھی۔ وہ ہم سب مہاجر اور لوکل بھائیوں کو ملی۔ ہم خوش ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اللہ کرے یہ پھلے پھولے۔ ہم بھی ان کے زیر سایہ اپنا وقت گذاریں لیکن ہمارا وہ جائز حق ہم سے نہ لیں۔

جناب سپیکر۔ رانا صاحب! ذرا آپ تشریف رکھیے۔

رانا پھول محمد خاں۔ جناب والا! میں یہ گذارش کروں گا کہ لودھی صاحب کوئی ٹائم دے دیں میرا تو یہی کہنا ہے کہ اگر کوئی ایسا حکم جاری ہوا ہے تو ہم اسے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ یہ صوبائی Subject ہے۔

جناب سپیکر۔ رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں اور لودھی صاحب کو موقع دیں۔

وزیر کالونیز۔ جناب سپیکر! رانا صاحب کے جو جذبات ہیں میں ان کی قدر کرتا ہوں کہ یہ بات صحیح ہے کہ جب یہ مہاجرین کی بات کر رہے ہیں تو انہوں نے پاکستان بنانے میں بے شمار قربانیاں دی ہیں لیکن جہاں تک اس تحریک الٹوا کا تعلق ہے میں ابھی عرض کر چکا ہوں کہ اس کے بارے میں گورنمنٹ لیول پر کوئی آرڈر جاری نہیں ہوا اور جہاں تک اس تحریک الٹوا کا تعلق ہے میں یہ عرض کروں گا کہ اس کے دو حصے ہیں۔ یہ Self-contradictory ہے۔ ایک تو گورنمنٹ کے حوالے سے کوئی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر۔ جناب لودھی صاحب! اس میں آپ نے پہلے تجویز کیا ہے کہ مجھے موقع دیا جائے تاکہ میں اسے ذرا تفصیلاً" دیکھ لوں۔ تو میرا خیال ہے کہ اسے ہم pending کر لیتے ہیں۔ آپ اس کی تہہ تک پہنچ لیں اور اس کے بعد اپنی طرف سے Statement دے دیں۔

وزیر کالونیز۔ جناب والا! میں تو پہلے ہی یہ تجویز دے چکا ہوں کہ اگر آپ اسے

pending کرلیں اور میں مزید اسے دیکھ کر بیان دے دوں گا۔
جناب سپیکر۔ ہم اسے pending کر لیتے ہیں۔
چودھری محمد رفیق۔ جناب سپیکر! رانا پھول محمد خاں صاحب کی یہ تحریک نفس مضمون کے اعتبار سے اس قدر سنگین اور اہم ہے کہ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اس تحریک پر الگ وقت مخصوص کیا جائے۔ آپ رولز کو معطل کر کے اس پر وقت کا تعین کر سکتے ہیں تاکہ اس پر یہاں بحث کی جا سکے۔
جناب سپیکر۔ چودھری صاحب! یہ تو ابھی Admit نہیں ہوئی۔ Admit ہو گی تو اس پر ٹائم مقرر کیا جائے گا۔ ۔۔۔ سید طاہر احمد شاہ صاحب کی تحریک التوا ہے اسے ہم نے pending کر لیا تھا۔ یہ نمبر ۲۰ ہے۔

محکمہ لائیو سٹاک کی غفلت کی وجہ سے مالکان مویشیان کی پریشانی

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ کہ مرید کے میں چھ بھینسیں ایک خاص پراسرار بیماری سے مر گئیں جس کے نتیجہ میں علاقہ میں محکمہ لائیو سٹاک کی غفلت کی وجہ سے اس بیماری کا موثر بندوبست نہ ہو سکا اور علاقہ کے مالکان مویشیاں سخت پریشان ہیں اگر بروقت حفاظتی تدابیر اختیار نہ کی گئیں تو بیماری کے چاروں طرف پھیلنے کا شدید خطرہ ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے۔
وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ۔ (جناب محمد ارشد خاں لودھی) جناب سپیکر! اس پر میں گذارش کروں گا کہ میں بھائی شاہ صاحب انگریزی اخبار "پاکستان ٹائمز" مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۸۷ء کا حوالہ دیا ہے لیکن میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا

کہ مورخہ ۷۔ اپریل ۱۹۸۷ء کو ہی ہم نے اس کا نوٹس لیا تھا جس کے بارے میں خبر روزنامہ نوائے وقت میں چھپی تھی اس خبر پر ہمارے اسسٹنٹ ڈائریکٹر شیخوپورہ ڈاکٹر کے ہمراہ موقع پر تشریف لے گئے اور وہاں پر انہوں نے موقع ملاحظہ کرنے کے بعد یہ پایا کہ یہ جو چھ بھینسوں کی خبر ہے یہ بے بنیاد اور غلط ہے اور وہاں پر جو متعلقہ آدمی تھا اس سے جب رابطہ قائم کیا گیا تو اس نے یہ کہا کہ میرا صرف ایک کٹی اور ایک کٹا کی جو موت واقع ہوئی ہے وہ صرف گل گھوٹو کی بیماری میں مبتلا تھے اور ڈاکٹر صاحب نے اس کا علاج کیا لیکن اس کے باوجود بھی وہ جانبر نہ ہو سکے۔ اس کے بعد یہ بھی علم ہوا کہ یہ جو موجودہ حالات ہیں یہ صحیح طور پر اخبار میں نہیں آئے اس ضمن میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر لائیو سٹاک نے یہ تفصیلاً" جواب دیا ہے کہ اس سلسلہ میں عرض ہے کہ "پاکستان ٹائمز" میں خبر چھپنے سے پہلے یہ خبر روزنامہ "نوائے وقت" میں مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۸۷ء کو مویشیوں کے بارے میں چھپی تھی لائیوسٹاک کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر شیخوپورہ نے یہ خبر پڑھنے کے فوراً بعد ویٹری افسر مرید کے موضع وٹن کے گئے جہاں وہ منظور احمد اور اس کے لڑکے پرویز اختر سے ملے وہاں کا دورہ کرنے کے بعد یہ معلوم ہوا کہ اس علاقہ میں کوئی پراسرار بیماری نہ آئی۔ صرف منظور حسین کی ایک کٹی اور ایک کٹا چند روز قبل مرض گل گھوٹو میں مبتلا ہوئے جس کا علاج ویٹری افسر مرید کے نے کیا لیکن وہ جانبر نہ ہو سکے اس موسم میں برسات سے پہلے گل گھوٹو کے حفاظتی ٹیکے لگائے گئے تھے جن کی تفصیل کچھ یوں ہے۔ مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۸۷ء مرض گل گھوٹو ۱۲۶ جانوروں کو انجکشن لگائے گئے اور اسی طرح ۳ جولائی ۱۹۸۷ء اور ۱۳ جولائی ۱۹۸۷ء کو ۳۰۷ اور ۳۷۴ مویشیوں کو ٹیکے لگائے تھے جب ہسپتال کی پڑتال کی گئی تو وہاں پر یہ پایا کہ وہاں پر ویکسین .....

سید طاہر احمد شاہ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ ہماری بنچز کے ارد گرد ذرا خاموشی ہونی چاہیئے تاکہ میں وزیر موصوف کا وضاحتی بیان غور سے سن سکوں اور اگر مناسب سمجھوں تو اس کا جواب دے سکوں۔ کیونکہ میری توجہ ہٹ رہی ہے۔

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ۔ جناب والا! بات کٹی اور کٹے کی ہو رہی ہے اس لئے.....

راجہ محمد خالد خان۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب یہ بیماری تو بیگم ساجدہ نیئر عابدی صاحبہ کے وقت کی ہے اگر یہ جواب دیں تو بہتر۔ اگر یہ معقول جواب دے سکیں تو بہتر ہو گا جی۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا! فاضل وزیر جناب ارشد خان لودھی بڑے معقول طریقے سے جواب دے رہے ہیں۔ ان کی جگہ پر کسی اور ممبر کو جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ I myself am feeling satisfied.

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ۔ جناب والا! اس ضمن میں یہ بھی عرض ہے کہ پنجاب میں اکثر لوگ ٹیکے لگوانے سے گریز کرتے ہیں حالانکہ محکمہ لائیو سٹاک کا عملہ جانوروں کو ٹیکے لگانے کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔ دوسرے دن مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۸۷ء روز نامہ "پاکستان ٹائمز" میں جو خبر پر اسرار بیماری کے بارے میں شائع ہوئی وہ بیماری دراصل گل گھوٹو ہی کی تھی اور منظور حسین کی بجائے منظور احمد لکھا ہوا تھا اور ایک اور نام محمد عباس لکھا ہوا تھا جلال ٹاؤن موضع وٹن کے' کا شمولہ علاقہ ہے۔ اب جناب والا! جب میں نے عرض کیا ہے کہ یہ گل گھوٹو کی بیماری تھی اس کے لئے ہمارے پاس ویکسین موجود ہیں۔ اس کو برسات سے پہلے لگایا جاتا ہے جہاں تک تفصیل کا تعلق ہے یہ میں نے عرض کیا ہے کہ اس علاقے میں ویکسین کو لگایا گیا اور پوری پوری کوشش کی گئی کہ ایسی بیماری نہ پھیلے لیکن یہ دو جانور جو اس بیماری کا شکار بنے ہیں وہ علاج کے باوجود جانبر نہ ہو سکے جہاں تک ہسپتال کی چیکنگ کا تعلق ہے اسسٹنٹ ڈائریکٹر نے اس کی چیکنگ کی ہے اور اس کے بعد اس ہسپتال میں یہ پایا گیا کہ اس وقت بھی وہاں پر ویکسین کی کافی مقدار موجود تھی۔ وہاں پر پر اسرار بیماری والی کوئی بات نہیں ہے میں اپنے دوست کو یقین دلاتا ہوں کہ میں نے یہ احکامات جاری کئے ہیں کہ ایسی بیماری سے قبل از وقت ان تمام جانوروں کو ٹیکے لگائے جائیں تاکہ ان کا تحفظ کیا جائے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ لوگ ٹیکے لگوانے سے گریز

کرتے ہیں یہ بھی میں نے احکامات جاری کئے ہیں اور چونکہ اس کا بھی محکمہ لائیو سٹاک سے واسطہ ہے اور یہ ان کا فرض ہے کہ وہ لوگوں کو یقین دلائیں کہ اگر وہ ویکسین لگائیں گے تو اس سے ان کے جانوروں کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ تو جناب والا! میں اپنے دوست کو یقین دلاتا ہوں کہ آئندہ انشاء اللہ جو بھی اقدامات ہوں گے وہ پبلک کی خاطر اور پبلک کے مویشیوں کو بچانے کی خاطر ہوں گے۔

سید اقبال احمد۔ جناب سپیکر۔ نماز کا وقت ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر۔ شاہ صاحب۔ مجھے علم ہے۔

طاہر شاہ صاحب کیا آپ اس پر کچھ فرمانا چاہتے ہیں؟

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا۔ میں اتنا عرض کرنا چاہوں گا کہ اگر وزیر موصوف مجھے یہ یقین دھانی کرا دیں کے ان کے ماتحت عملہ نے میری تحریک التوائے کار کے بارے میں جو رپورٹ پیش کی ہے اگر وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں....

جناب سپیکر۔ یہ تحریک التوائے کار pending رہے گی تحریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے وقفہ نماز ہوتا ہے ہم دوبارہ پندرہ منٹ کے بعد یہاں آئیں گے۔

(۵ بج کر ۴۸ منٹ پر اجلاس کی کاروائی برائے نماز مغرب پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(وقفہ نماز کے بعد جناب سپیکر ۶:۱۳ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

MR SPEAKER : Now we take up legislation?

Minister for Local Government please.

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا۔ جو تحریک التوائے کار Pending ہوئی تھی اس کا کیا بنا کیا ٹائم ختم ہو گیا؟

جناب سپیکر۔ جی ہاں ٹائم ختم ہو گیا تھا۔

مسودات قانون

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی۔ جناب والا! اگر اجازت ہو تو یہ بل وزیر قانون

پیش کر دیں۔

جناب سپیکر۔ ٹھیک ہے۔

MINISTER FOR LAW (Ch. Abdul Ghafoor): I beg to move-

> That the requirements of Rule 78(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab be dispensed with in so far as the Punjab Local Government (Amendment) Bill, 1987, is concerned.

MR. SPEAKER: The motion is-

> That the requirements of Rule 78(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab be dispensed with in so far as the Punjab Local Government (Amendment) Bill, 1987, is concerned.

SYED TAHIR AHMAD SHAH: Opposed.

> Rule 78(2) of the Rules of Procedure lays down-
>
> "The day on which a motion under rule 79 has been included in the List of Business shall be such that at least three clear days shall intervene between the issue of copies of the Bill to members and the consideration of the motion."

جناب سپیکر۔ شاہ صاحب آپ اسے Oppose کر رہے ہیں۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جی۔ ہاں میں Oppose کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر۔ ارشاہ فرمائیں۔ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب سپیکر! یہ جو مسودہ قانون پیش کیا جانا مطلوب ہے جس پر غور کرنا مطلوب ہے۔ اس ہنگامی قانون کو گورنر پنجاب نے اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ۱۳ جولائی ۱۹۸۷ء کو جاری کیا جو کہ ہمارے اسمبلی سیکرٹریٹ میں ۲۸ ستمبر ۱۹۸۷ء کو یہ وصول ہوا۔ اور اسمبلی سیکرٹریٹ نے پہلے دن کے ایجنڈے یعنی ۸۷-۱۰-۱ کے ایجنڈے میں اسے شامل کیا گیا۔ مگر حکومت کی ہدایت پر ایجنڈے کو تبدیل کیا گیا

اور یہ مسودہ قانون اسمبلی میں ۵ اکتوبر کو پیش کیا گیا اور یہ اسی دن متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا گیا اور اس کی رپورٹ ۷ اکتوبر ۱۹۸۷ء کو ایوان میں پیش ہوئی اور آج چونکہ دس تاریخ ہے اور رول (۲) ۷۸ ہیں Mandatory Provision ہے Shall کا لفظ ہے یہ میں تسلیم کرتا ہوں کہ آپ کے پاس رولز کو معطل کرنے کے اختیارات موجود ہیں اور ایوان کے پاس بھی رولز کے معطل کرنے کے اختیارات موجود ہیں۔ مگر کیا یہ حکومت وقت کی نا اہلی سستی یا ناکامی نہیں ہے کہ انہوں نے اسے بروقت ایوان میں پیش نہیں کیا ہے۔ اس لئے اب چونکہ کل اگر یہ مسودہ قانون کی شکل اختیار نہیں کرتا' یعنی اسمبلی اس کی اگر منظوری نہیں دیتی تو اس کے بعد گورنر پنجاب اس پر مہر ثبت نہیں کر دیتے تو یہ مسودہ قانون یا ہنگامی قانون جو گورنر نے جاری کیا تھا یہ اپنی موت خود مر جاتا ہے۔ اس لئے جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حکومت کتنی اہلیت رکھتی ہے اور کس رفتار سے چل رہی ہے اصل میں واقعہ یہ ہے کہ حکومت خود بھی اس سلسلے میں گومگو کی کیفیت میں مبتلا تھی.....

یہ سوچ رہے تھے کہ اس مسودہ قانون کو ایوان میں پیش کیا جائے یا نہیں۔ بہر کیف

کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے

انہوں نے اتنی تاخیر سے یہ بل اسمبلی میں پیش کیا کہ اب انہیں ایک جائز قانون کو معطل کرانے کی ضرورت پڑ گئی ہے۔ اس لیئے جناب سپیکر! میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔ اور آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ رول کو معطل نہ کیا جائے اور کل ضابطہ کے مطابق اسے ایوان میں زیر غور لایا جائے۔

وزیر قانون (چوہدری عبدالغفور)۔ جناب والا! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ گذشتہ سے پیوستہ روز یعنی پرسوں جب working day تھا' اس دن ہم اس قانون کو یہاں ایوان میں پیش کرنا چاہتے تھے اور میرا خیال ہے کہ اس وقت میرے فاضل دوست ہاؤس سے جا چکے تھے۔ میاں افضل حیات صاحب' اپوزیشن لیڈر اور ان کے ساتھی میاں ریاض حشمت جنجوعہ صاحب اس دن ایوان میں موجود تھے۔ ان کی موجودگی میں یہ بات ہوئی اور ان کے ساتھ یہ بات طے ہوئی کہ آج یہ مسودہ قانون پیش نہ کیا جائے بلکہ

جمعہ سے اگلے روز یعنی ہفتہ کو working day رکھ لیا جائے اور اس دن یہ مسودہ قانون پیش کر دیا جائے۔ اور یہ بات بھی طے ہوئی کہ جیسے کہ جناب والا آپ کو علم ہے معزز ممبران گھروں کو جا چکے تھے' اس لیے اس دن بدھ کے روز پیش نہ کیا جائے۔ اس طرح ہمیں جمعرات اور جمعہ دو دن مل جائیں گے ہم اپنی ترامیم بھی تیار کر لیں گے یہ بات اتفاق رائے سے طے ہوئی کہ ہم ہفتے کا دن working day رکھ لیں اور ہفتے کو دو دن مکمل ہو چکے ہوں گے تیسرا دن آج ہے۔ Clear days تین نہیں بنتے۔ بل کی کاپیاں circulate ہوئے آج تیسرا دن ہے' تین دن مکمل نہیں ہوئے۔ میرا خیال ہے کہ اس لیے طے یہ ہوا تھا کہ فاضل اپوزیشن لیڈر موجود ہیں' ان کے کہنے پر آج ہم نے working day رکھا۔ اور اس بات پر بھی اتفاق رائے ہوا کہ رول ۷۸ کی دفعہ ۲ جو کہ Amendments بھی آ جائیں گی۔ میں نے کہا کہ ہم اتفاق کر جائیں گے تاکہ اس دوران پوری Amendments دینے کا موقع مل جائے۔ آپ جمعرات اور جمعے کو ان کی تیاری بھی کریں گے۔ میرا خیال ہے کہ اپوزیشن کی طرف سے Amendments آ چکی ہیں جو وہ دینا چاہتے ہیں اگر اب بھی کوئی اس وقت Amendments پیش کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ بلکہ آج ہی یہ میٹنگ میں طے ہوا تھا کہ جن جن باتوں پر بحث کرنی ہے ان کو بات کرنے کا موقعہ بھی مل جائے۔ کوئی خاص serious بات تو ہے نہیں' بات صرف اتنی ہے کہ ہم نے representation کو بڑھایا ہے۔ representation پہلے زیادہ آبادی پر تھی اب ہم نے اس کو کم آبادی پر کیا ہے بلکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو representation دینے کی کوشش کی ہے۔ اس میں کوئی خاص serious بات نہیں ہے جس سے گورنمنٹ کوئی مفاد حاصل کرنا چاہے۔ تو میں اپنے فاضل اپوزیشن لیڈر سے کہوں گا کہ وہ اس بات کی تصدیق کریں گے کہ واقعی یہ بات طے ہوئی تھی اور سرکاری بنچوں کی طرف سے ہم نے یہ ذمہ داری لی تھی کہ اس ضابطے کو amend کرنے میں oppose نہیں کریں گے بلکہ ساتھ دیں گے تاکہ آپ جو دو دن میں Amendments دینا چاہیں اسی حساب سے دے سکیں۔ میرے خیال میں میاں افضل حیات صاحب بیٹھے ہیں وہ

اس کی تصدیق کریں گے۔

میاں محمد افضل حیات۔ چودھری صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے وہ اس سلسلے میں فرمایا ہے کہ یہ ٹھیک ہے کہ آج گورنمنٹ کے لیے مجبوری بن گئی ہے۔ یہ بل اس سے پہلے بھی پیش کیا جا سکتا تھا۔ رولز کی معطلی کوئی ایسی بات نہیں ہوتی کہ اس کو قابل تحسین سمجھا جائے۔ اسے precedent نہیں بنانا چاہیے۔ اگر اس سے بچا جا سکے تو اس سے بچنا چاہیے۔ اور خاص طور پر اس قانون میں ہماری ترامیم شروع اس بات سے ہوتی ہیں کہ اس پر زیادہ سے زیادہ غور خوض ہونا چاہیے۔ اس لیے ہم آپ کے نوٹس میں لانا چاہتے تھے کہ یہ precedent نہیں بننا چاہیے۔ یہ کوئی اچھی روایت نہیں ہے کہ رولز کو بابا معطل کیا جائے۔ اور اس کو اس طریقے سے چلانا چاہیے کہ اس کے اوپر زیادہ سے زیادہ غور خوض ہو سکے۔ زیادہ سے زیادہ رائے عامہ معلوم کی جا سکے۔ ہم جو یہاں ترامیم پیش کرتے ہیں یا اس پر کئی دفعہ بحث کی جاتی ہے اس میں ایک بات تو یہ ہے اور جسے ہم اصولی سمجھتے ہیں کہ رائے عامہ کو بھی آپ کے سامنے پیش کیا جائے اور یہ صرف ہمارا ہی فرض نہیں ہے سارے ایوان کا یہ فرض ہے۔ اس لیے قانون پر آرام آرام سے بات کی جائے اور شاہ صاحب کا اعتراض بھی اسی سلسلے میں تھا۔ یہ ٹھیک ہے کہ آپ رولز معطل کر سکتے ہیں بلکہ پورا ایوان رولز معطل کر سکتا ہے۔ یہ نہیں کہ رولز کی معطلی نہیں ہو سکتی لیکن یہ روایات کے مطابق بات نہیں ہے۔

رانا پھول محمد خاں۔ جناب سپیکر! جیسے میاں صاحب نے فرمایا کہ جب کوئی آرڈیننس جاری ہو اور اس آرڈیننس کو بل کی شکل میں کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے' اس کی میعاد ختم ہونے والی ہو۔ اور اس میں مفاد عامہ کو خطرہ ہو کہ اس میں تاخیر کرنے سے عوام میں بے چینی پیدا ہو گی۔ اس وقت صوبے کے عوام بلدیاتی انتخابات کا انعقاد چاہتے ہیں' لوگ تیاریاں کر چکے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ جلد سے جلد یہ قانون منظور کر کے بلدیاتی انتخابات کی تاریخ متعین کی جائے۔ لہٰذا ان حالات میں کہ جب صوبے کے عوام کی امنگوں کے عین مطابق بل ہو ایک قانون بن رہا ہو تو اس

میں رولز کا معطل کیا جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ اس ہاؤس میں جب کہ لیڈر آف اپوزیشن وزیر بلدیات تھے' اس وقت بھی رولز کی معطلی ہوتی رہی ہے اور یہ عین عوامی تقاضے کے مطابق ہے کہ رولز معطل کر کے اسے زیر بحث لانا چاہیے۔

جناب سپیکر۔ جی شاہ صاحب

سید طاہر احمد شاہ۔ میں آپ کی وساطت سے معزز رکن سے یہ استدعا کروں گا کہ جب ہمارے لیڈر آف اپوزیشن وزیر بلدیات تھے انہوں نے رول ۷۸ (۲) کو معطل کروا کے کوئی مسودہ قانون اس ایوان میں پیش کیا ہو یا اسے زیر بحث لانے کے لیے تحریک پیش کی ہو۔ ایسے ہی کہہ دینا میں اتنے تجربہ کار اور سینیئر پارلیمنٹیرین سے یہ توقع نہیں کر سکتا کہ جو میرے لیے بہت ہی قابل احترام دوست ہیں۔

وزیر اوقاف۔ جناب سپیکر! جس وقت کا ذکر شاہ صاحب نے فرمایا ہے اس وقت کوئی ایسی کوشش نہیں کی گئی ان بلدیاتی اداروں کے لیے کہ ایسی نوعیت پیش آتی۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب سپیکر! میں آپ سے یہ رولنگ چاہوں گا کہ رول ۷۸(۲) میں business کے بعد "Shall" کا لفظ ہے۔ shall is mendatory provision کیا اس کی موجودگی میں بھی یہ رول معطل کیا جا سکتا ہے۔ آپ رولنگ دے دیں اس کے بعد جو مرضی ہو کر لیں۔

وزیر قانون۔ جناب والا' قبل اس کے کہ جناب والا اس پہ رولنگ دیں میں عرض کروں گا کہ شاید میرے فاضل دوست کو اس بات کا علم ہے کہ "shall" ہے تبھی رول معطل کرنے کی ضرورت پیش آئی اگر "shall" نہ ہوتا تو رول معطل کیئے بغیر ہی take up کیا جا سکتا تھا۔ پھر ضرورت نہیں تھی کہ تین دن کا نوٹس آپ کو دیا جاتا۔ پھر may کی بجائے ایک دن بھی دے سکتے تھے' دو دن بھی دے سکتے تھے۔ یہ اسی لیے رول معطل کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی کہ but shall ہے۔ دوسری بات جو میں عرض کرنا چاہوں گا۔ کہ آرڈیننس کو نافذ ہوئے تین مہینے ہو چکے ہیں۔ یہ ایسا نہیں ہے کہ کسی کو اندھیرے میں رکھا گیا ہو

Issuing ordinance in Gazette Notification is notice to all. تمام

دنیا کو علم ہے کہ آرڈیننس کی دفعات کیا ہیں اور یہ کیا چیز ہے۔ اس کو پھر سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا گیا اور اس نے بھی اپنی رپورٹ پیش کر دی۔ اس طرح تین مہینے سے یہ آرڈیننس موجود ہے۔ اپوزیشن کے ممبران کو بھی پتہ ہے۔ کاپیاں تقسیم ہوئے بھی تین دن ہو گئے ہیں The word "shall" کی وجہ سے جناب سے گذارش کی گئی کہ رولز کو معطل کر کے اس کو take up کیا جائے۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا! اگر آپ مجھے اجازت دیتے ہیں تو میں وضاحت کرتا ہوں اگر نہیں دیتے تو میں آپ کے حکم کی تعمیل کرتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ ارشاد فرمایئے۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا! ویسے تو ہمارے صوبہ کے ماشاء اللہ قابل ترین وزیر قانون ہیں وہ اپنی علمی بالا دستی کو ہمیشہ منوانے کی کوشش کرتے ہیں "shall" جو ہے اسے اگر وہ simply یہ کہہ دیتے کہ رولز میں چونکہ ہے۔ اگر Enactment میں "shall" کا لفظ آجائے تو وہ جناب والا! معطل نہیں ہوتا' چونکہ یہ ایکٹ نہیں ہے رولز ہیں اس لئے جناب والا! میں نے آپ کی اجازت چاہی تھی۔ میں اتنا تو ماہر نہیں ہوں مگر آپ لوگوں کے ساتھ بیٹھ بیٹھ کر تھوڑی سی انگریزی اور اس کے الفاظ اور تھوڑی سی معلومات اور علم کو سمجھتا ہوں عالی جاہ! ویسے میں آپ کی قابلیت کو مانتا ہوں مگر آپ ہمیں اب اتنے بھی بے علم نہ سمجھیں کہ ہم بے علم ہیں نیم خواندہ لوگ ہیں ہم اب اتنے بھی نہیں کہ روٹی کو چوچی کہہ دیں۔

جناب سپیکر۔ میں اس میں ایک بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایجنڈے کی فہرست پر جو بل آیا ہے اس کے بارے میں شاہ صاحب نے کہا ہے کہ یہ گورنمنٹ کی ہدایات سے آیا ہے۔ اس کی میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں منسٹر لاء منسٹر لوکل گورنمنٹ اور لیڈر آف دی آپوزیشن اور آپوزیشن کے معزز اراکین کی اس سلسلے میں اس بل کو پیش کرنے کے بارے میں اور اس کو Business میں لانے کے بارے میں ان کی آپس میں بات ہوئی تھی۔ اس بات کے لئے میں نے ہی یہ suggest کیا تھا کہ اس کے لئے افہام تفہیم کا ماحول پیدا کیا جائے اور آپس میں بات

کی جائے۔ تو اس بات کے نتیجے میں مجھے بتایا گیا کہ ایک بات طے ہو گئی ہے اور جو مجھے جناب ریاض حشمت جنجوعہ صاحب نے بتایا ہے کہ یہ بات طے ہو گئی ہے کہ ہفتہ کو ہم اپنی ترامیم دے سکیں گے اور ہفتے کو اجلاس ہو اور ہفتے کو List of Business accordingly تیار کر لی جائے ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ مجھے جنجوعہ صاحب نے بتایا اور اس کے مطابق ہم نے On List of Business اس بل کو رکھا اور آج یہ پیش ہے اور oppose کرنا ان کا حق ہے میں نہیں کہتا کہ یہ کوئی غلط بات ہوئی' لیکن شاہ صاحب نے مجھ سے جو رولنگ مانگی ہے میں ان کو صرف رولز ۲۰۲ Refer کرتا ہوں کہ وہ ذرا اس کو پڑھ لیں کہ اس میں یہ بات واضح ہے اور پہلے بھی یہ کئی دفعہ دیکھ چکے ہیں کہ۔

Rule 202; Any member may, with the consent of the Speaker, move that any rule may be suspended and if the motion is carried the rule in question shall stand suspended.

تو اس میں

MR. SPEAKER: The motion moved and the question is:-

"That the requirements of Ruls 78(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab be dispensed with in so far as the Punjab Local Government (Amendment) Bill, 1987 is concerned."

(The motion was carried)

مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مصدرہ ۱۹۸۷ء

Now, we take up the Punjab Local Government (Amendment) Bill, 1987.

Minister for Local Government Please.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT: I move:-

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill, 1987, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Auqaf, be taken into consideration at once."

MR. SPEAKER: The motion moved is:-

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill, 1987, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Auqaf, be taken into consideration at once."

MIAN MUHAMMAD AFZAL HAYAT:
MR. TAHIR AHMAD SHAH:
MIAN MUHAMMAD ISHAQUE:
MIAN RIAZ HASHMAT JANJUA:
} **Opposed.**

MR SPEAKER: There are two amendments in this motion. Now, we take up the first amendment moved by Mian Muhammad Afzal Hayat, Mr. Tahir Ahmad Shah, Mian Muhammad Ishaque, Mian Muhammad Rafique, Mian Riaz Hashmat Janjua, Mr. Fazal Hussain Rahi, Sardar Ghulam Abbas & Mr. Ghulam Sarwar Khan. Mian Muhammad Afzal Hayat to move his amendment please.

جناب سپیکر۔ جی میاں صاحب۔

MIAN MUHAMMAD AFZAL HAYAT: Sir, I move:-

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill, 1987 as recommended by the Standing Committee on Local Government and Auqaf, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st December, 1987.

MR. SPEAKER: The amendment moved is:-

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill, 1987 as recommended by the Standing Committee on Local Government and Auqaf be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st Dec. 1987.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT: Opposed.

MINISTER FOR INDUSTRIES: Opposed.

جناب سپیکر۔ جی میاں صاحب اس پر کچھ ارشاد فرمانا چاہیں گے؟

میاں محمد افضل حیات۔ جناب والا! یہ بل جو آج پیش کیا گیا ہے پہلے یہ ایک Ordinance کی شکل میں پیش کیا گیا اور آج اس کی تصحیح کے لئے بھی پیش کیا جا رہا ہے۔ جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ آئین کے بعد جو اس ملک میں چند ایک قوانین سب سے زیادہ اہم ہیں ان میں لوکل گورنمنٹ ایکٹ ہے۔ جناب والا! اس سے ہر کوئی متاثر ہوتا ہے اور اس کے متعلق ہر کسی کو پورا پتہ ہونا چاہئے۔ جو اسمبلی کے بل ہیں چاہیے وہ صوبائی اسمبلی کے ہوں یا قومی اسمبلی کے ہوں وہ اتنے عوام سے متعلقہ نہیں ہوتے جتنے کہ لوکل گورنمنٹ کے قوانین اور لوکل کونسلیں عام آدمی سے متعلقہ ہوتی ہیں۔ کیونکہ یہ قوانین عوام کے روز مرہ کے کام سے وابستہ ہوتے ہیں۔ اور اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ ان کو پورے کے پورے قانون اور پورے ضابطے کا پوری طرح علم ہو ان کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہو ان کو اپنے حقوق کا احساس ہو اور ان کو یہ پتہ ہو کہ ان کے اوپر پابندیاں کیا کیا ہیں اور وہ اس سے کیا فوائد حاصل کر سکتے ہیں؟ اگر ایک قانون پاس کر دیا جائے اور اس کے متعلق عوام کو پورا پتہ نہ ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کا صحیح فائدہ نہیں پہنچ سکے گا۔ جناب والا! ایک قانون پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ اس ایوان نے ۱۹۷۵ء میں پاس کیا تھا۔ یہ ایک ایوان کا پاس کردہ ایک اسمبلی کا پاس کردہ قانون تھا اسے ۱۹۷۹ء میں Repeal کر کے اس کی جگہ ایک Ordinance جاری کر دیا گیا اور اس Ordinance کی Amendment میں آج بھی ایک Ordinance جاری کیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں یہ چاہئے تھا کہ جو ۱۹۷۵ء کا ایک اسمبلی کا پاس کیا ہوا قانون ہے اس پر اگر ہم بحث کرتے اور اس میں

ترامیم لاتے تو وہ زیادہ بہتر تھا بجائے اس کے کہ ایک مارشل لاء کے دور کا قانون جس سے کہ عوام کا کوئی تعلق نہیں ہے اس میں ہم معمولی سی ترامیم لا رہے ہیں بہتر تو یہ تھا کہ ہم پورے کا پورا ضابطہ اس ایوان میں Discuss کرتے اور اس پر بحث کرتے اور عوامی امنگوں کے مطابق یہاں پر قانون بنایا جاتا۔ لیکن اس کے برعکس مارشل لاء کا لایا ہوا ضابطہ اور مارشل لاء ضابطے یا Ordinance ٹھونسے جاتے ہیں یہ عوام کی امنگوں کے مطابق نہیں ہوتے' اس لئے بہتر یہ تھا کہ ہم ایسا قانون بناتے جس پر یہ پورے کا پورا ایوان بحث کرتا کیونکہ اس میں بے شمار ایسی چیزیں ہیں جن پر غور و خوض ہو سکتا ہے اور اس وقت جو یہ Ordinance بنایا گیا یہ مارشل لاء حکومت نے اس لئے بنایا تھا کہ وہ باہر کی International opinions میں یہ بات منوا سکیں کہ وہاں پر جمہوریت موجود ہے۔ اور ان کا یہ مقصد نہیں تھا کہ عوام کو اس سے فائدہ حاصل ہو۔ اس لئے مارشل لاء حکومت کی یہ ordinance بنانے کی نیت مختلف تھی۔ آج ہم جو اس میں ترمیم کر رہے ہیں یا آج ہم اس پر جو غور و خوض کر رہے ہیں یہ ایک جمہوری حکومت کر رہی ہے اور ہماری نیت مختلف ہے۔ اس لئے بہتر یہ تھا کہ ہم پورے کا پورا ضابطہ ہی نیا لاتے اور اس کے اوپر بحث و مباحثہ کرتے غور خوض کرتے اور یہ بات کرتے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آج بھی یہ ضروری ہے کہ اس بل کی پوری طرح تشہیر کی جائے تاکہ اس پر عوام کو پریس کے ذریعے اور دوسرے جو ذرائع ابلاغ ہیں ان پر انہیں موقع دیا جائے کہ وہ ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر آکر عوام سے رائے طلب کریں اخبارات کے ذریعے بھی عوام کی رائے طلب کریں اور دیگر دوسرے ذرائع بھی ہیں جن سے عوام کی رائے طلب کی جا سکتی ہے۔ اور ان کی خواہشات اور امنگوں کے مطابق یہ ضابطہ یہ Ordinance پاس کیا جاتا تو تب یہ ان کے لئے بہتر ہوتا۔ نہ کہ یہ صرف اوپر سے ہی نافذ کر دیا جائے۔ ویسے بھی یہ Ordinance ۱۲ر جولائی کو اپنایا گیا اور اس پر اس کے بعد کئی مراحل آئے اور کئی ایسے وقت آئے اور آج بھی عوام کو اس کے متعلق پتہ نہیں کہ یہ Ordinance آرہا ہے یا نہیں آرہا ہے۔ ان کو صرف اسی وقت پتہ چلا جب ۴۔ یا ۵ تاریخ کو یہ بل

پیش ہوا اس سے پہلے یہ ایک نزاع کے عالم میں موجود تھا۔ کوئی بھی اسے سنجیدگی سے نہیں لے رہا تھا اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسے کم از کم ۳۱ دسمبر تک Circulate کیا جائے تاکہ اس کے اوپر رائے عامہ کا پتہ چل سکے۔

اس کے علاوہ جناب والا! لوکل گورنمنٹ ایکٹ میں کئی خامیاں ایسی ہیں جن کا ذکر کرنا یہاں پر ضروری ہے۔ جناب والا! پرنسپل آف پالیسی میں آرٹیکل ۳۳ میں جیسا کہ میں نے پہلے بھی یہاں پر عرض کیا ہے۔

Article 33. The State shall discourage parochial, racial, tribal, sectarian and provincial prejudices among the citizens.

جناب والا! میں نے کچھ دن پہلے یہاں پر عرض کیا تھا کہ غیر جماعتی الیکشن کروانے کی وجہ سے یہ جو تضادات ہیں گھٹنے کی بجائے بڑھ گئے ہیں۔ اور ہم پرنسپل آف پالیسی سے ہٹ گئے ہیں۔ آج بھی جب ہم غیر جماعتی بنیادوں پر لوکل باڈیز کا الیکشن کروائیں گے وہ صرف اور صرف ذات برادری کی بنیاد پر ہوں گے۔ اور ان سے یہ جو تعصبات ہیں یہ جو غلط فہمیاں ہیں یہ زیادہ بڑھیں گی۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جماعتی بنیادوں پر الیکشن ہونے چاہئیں تاکہ ہم کسی پروگرام کے مطابق چل سکیں۔ یہ نہ ہو کہ پھر ہم ذات برادری پر کام کریں۔

رانا پھول محمد خان۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ مجھے قائد حزب اختلاف کی تقریر میں کوئی اعتراض نہیں کرنا چاہئے کیونکہ ہم اور آپ سب غیر جماعتی بنیاد پر الیکشن لڑ کر آئے ہیں یہ ہمیں زیب دیتا ہے کہ ہم غیر جماعتی ممبر شپ سے مستعفی ہو کر پھر یہ مطالبہ کریں۔

میاں محمد افضل حیات۔ جناب سپیکر! رانا پھول خان صاحب ایک سینئر پارلیمنٹرین ہیں۔ چونکہ یہ پوائنٹ آف آرڈر تو بنتا نہیں تھا اگر ان کو کوئی ایسا اختلاف ہے تو ان کو اس کے بعد میں ایک تقریر کرنی چاہئے تھی اور ہو سکتا ہے کہ ہم ان کی اس بات سے اتفاق کر دیتے۔ یہ ٹوکنے کی بات نہیں۔

جناب طاہر احمد شاہ۔ جناب والا! قلیل احترام رکن رانا پھول خان صاحب نے یہ کہا

مزاحیہ میں نے تو یہ کہا۔ جناب ہم مزاحیہ پروگرام کے لئے یہاں حاضر ہوتے ہیں۔ کیا یہ مزاحیہ پروگرام یہاں لگا ہوا ہے؟

جناب سپیکر۔ یہ درست ہے۔

میاں محمد افضل حیات۔ جناب والا! اس لئے میں سمجھتا ہوں میں چند ایک مثالیں آپ کے سامنے دینا چاہتا ہوں۔ اس میں کئی ایسی غلطیاں ہیں جن کو دور کرنا ضروری تھا۔ میں صرف چند مثالیں آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں جن سے غیر جماعتی بنیادوں پر یہ انتخاب کرانے سے دوسری باتوں کے علاوہ ہم پرنسپل آف پالیسی سے بھی بھٹک جائیں گے اور ذات برادری کی بات ہم میں زیادہ بڑھ جائے گی۔ کیونکہ آپ بھی جانتے ہیں اور یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں جب ہم ووٹ لینے جاتے ہیں تو ایسی باتوں کو Exploit کیا جاتا ہے۔ اس سے بہتر یہ ہے کہ قومی سطح کی جو پارٹیاں ہیں سیاسی پارٹیاں ہیں ان کی اگر بات کریں تو پھر کم از کم ذات برادری کی بات کم ہو جائے گی۔

جناب والا! اس طریقے سے کوئی ایک ادراہ برائے ادارہ یا الیکشن برائے الیکشن نہیں ہوتے۔ اس کی کچھ اپنی ضروریات ہوتی ہیں اور جو ادارے قائم کئے جائیں ان کی اپنی ایک افادیت ہونی چاہئے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ پچھلے کچھ عرصے سے پچھلے دو سال سے جو ہماری Local Bodies کے ادارے ہیں ان کے پاس نہ کوئی فنڈز ہیں نہ وہ کوئی ایسا کام کر رہی ہیں۔ اس لئے جہاں یہ ضروری ہے وہاں ترامیم کر کے اس کا الیکشن کرایا جائے ان اداروں کو مضبوط اور مستحکم بنانے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ ان کے پاس کچھ اختیارات بھی ہوں۔ ان کے پاس ڈویلپمنٹ کے لئے فنڈز بھی ہوں تاکہ وہ مقامی سطح پر جو کام ہیں مثلاً گلیوں۔ نالیوں اور چھوٹی چھوٹی پلیوں کے جو کام ہیں وہ اسمبلی کے ایم این اے اور ایم پی اے کی بجائے خود کر سکیں۔ ایم این اے اور ایم پی اے اس سے کوئی بہتر اور ملکی مفادات کے مطابق کام کریں اور جو مقامی کام ہیں وہ لوکل ممبرز کر سکیں لیکن دیکھنے میں یہ آیا ہے اس وقت الیکشن ہم ان کے کروا دیتے ہیں لیکن ان کے پاس کوئی فنڈز نہیں ہیں۔ کوئی اختیارات نہیں ہیں آپس میں اسمبلی اور ان کے جو اختیارات اور کام ہیں وہ آپس میں ایک دوسرے پر Overlap کر گئے

ہیں۔ اور ان میں تضادات آگئے ہیں۔ اس لئے ضرورت اس چیز کی ہے کہ اس چیز کو بھی مد نظر رکھا جائے کہ جو Local Bodies کا ممبر ہے وہ Local Bodies کا کام کرے۔ ادھر دیہی علاقوں کے جو ان کے حالات ہیں ان کو وہ بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ ان کے پاس اس کے لئے فنڈز ہونے چاہئیں۔ چاہے ان کو خود اختیارات ہوں کہ وہ فنڈز خود raise کریں۔ جب تک یہ چیزیں پوری نہیں ہوں گی پھر ایک ادرہ بنا دینے سے وہ کام نہیں چلے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جتنی اہم نیشنل اسمبلی اور صوبائی اسمبلی ہے اتنے ہی اہم لوکل ادارے ہیں اور جمہوریت کو فروغ دینے کے لئے ضروری ہے کہ ان کو بھی مستحکم کیا جائے۔ جو ان کے کام ہیں وہ کریں۔ یہاں یہ ہو رہا ہے کہ ہر چیز Centralize ہوتی جا رہی ہے۔ جس طرح گورنمنٹ میں ہر چیز ہوتی جا رہی ہے۔ اسی لئے ایک ایم این اے کا کیا کام ہے کہ وہ ادھر جا کر چھوٹے چھوٹے لنک روڈ بنوائے۔ یا وہ ادھر جا کر گلیاں اور نالیاں بنوائے۔ یا وہ پانچ پانچ ہزار روپیہ بانٹتا پھرے۔ ان کو چاہئے کہ ہماری جو خارجہ پالیسی ہے دفاع ہے اس قسم کے کاموں کی طرف اپنی توجہ دے۔ وہ قانون سازی کی طرف توجہ دے۔ یہی کام ہمارا ہے۔ ہم ایک طرف قانون سازی پوری طرح کریں لیکن قانون سازی جب ہوتی ہے اس وقت تو یہ حال ہے کہ ادھر گورنمنٹ کو کورم پورا کرنے کے مصیبت پڑ جاتی ہے۔ لیکن اس کی طرف ہم پوری طرح توجہ نہیں دیتے۔ ادھر جو چھوٹے چھوٹے کام جو کہ لوکل باڈیز کے ممبران کو کرنے چاہئیں ان کی طرف ہماری توجہ زیادہ ہوتی ہے۔

اس لئے جناب والا! میری یہ گذارش ہے کہ یہ ایک اہم بل ہے۔ یہ ایک اہم قانون ہے۔ اس کے اوپر پورا غور و خوض ہونا چاہئے۔ اس کو اس طریقے سے پاس ہونا چاہئے کہ وہ عوام کی امنگوں اور خواہشات کے مطابق ہو تاکہ ہمارا جو آئین۔ قانون اور پرنسپلز آف پالیسی ہیں اس میں اس کے ساتھ تضاد پیدا نہ ہو۔ مہربانی۔

جناب سپیکر۔ طاہر احمد شاہ صاحب۔

جناب طاہر احمد شاہ۔ جناب والا! میں دوسری ترمیم پہ تقریر کروں گا کیونکہ یہ ایک جیسی ہیں۔ مقصد تو ایک ہی ہے۔

جناب سپیکر۔ میاں محمد اسحاق صاحب۔

میاں محمد اسحاق۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! ہمارے لیڈر نے جیسا کہ فرمایا ہے کہ یہ آرڈیننس مارشل لاء کے تحت بنتا ہے اور جمہوریت میں آخر اس میں ترامیم کی جاتی ہیں۔ آپ اگر اس کے متعلق ذرا غور فرمائیں اس سے پہلے جو مارشل لاء لگا تھا اس میں بھی اسی قسم کے نقائص یا اس قسم کے خامیاں رہ گئی تھیں جس کی وجہ سے اس کو بھی کالعدم کرنا پڑا تھا۔ اور وہ ایوب خان کے وقت بی۔ ڈی سسٹم تھا اور وہ مارشل لاء ہی کے دور میں بنا۔ جمہوریت جب آئی تو اس نے فوراً اس پہ احتجاج کیا اور اس کو کالعدم قرار دے دیا۔ یہی وجہ ہے کہ جب جمہوریت کے دور میں کوئی چیز پاس نہیں ہوتی اور نہیں بنتی وہ پایہ تکمیل کو نہیں پہنچتی۔ میں سمجھتا ہوں یہ آرڈیننس ۷۹ بنا ہے اس میں اتنی خامیاں ہیں کہ اس کو دوبارہ تشہیر کیا جائے حکومت پنجاب کو دوبارہ غور و خوض کرنے کے بعد اس جمہوری ادارہ کے سامنے رکھنا چاہئے اور اس کو اپنی امنگوں کے مطابق پیش کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہ ایک اہم جمہوری ادارہ ہے۔ یہ ہم سمجھتے ہیں جو ہماری میونسپل کمیٹیاں ہیں۔ ٹاؤن کمیٹیاں ہیں اور میونسپل کارپوریشنیں ہیں وہاں کیا کیا ہمیں دشواریاں ہیں یا وہاں یہ کیا کام ہوتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے بلدیاتی ادارے اس بنا پر آج کل کامیاب نہیں ہیں۔ بلکہ وہ افسران اعلیٰ کے رحم و کرم پر ہیں۔ مثلاً اگر کمشنر لاہور چاہے تو ایک سو کونسلرز کے چنے ہوئے میئر لاہور کارپوریشن کو 29 کے تحت یکدم ختم کر سکتا ہے۔ حالانکہ ہونا تو یہ چاہئے کہ اگر منتخب میئر جواب دہ ہو' تو اسے منتخب باڈی کے سامنے ہی جوابدہ ہونا چاہئے۔ نہ کہ اسے کسی افسر اعلیٰ کے سامنے پیش ہونا چاہئے' لیکن اس میں اتنی خامیاں ہیں کہ تمام منتخب لوگوں کو افسران اعلیٰ کے ماتحت کر دیا گیا ہے۔ چونکہ یہ 79 کا آرڈیننس مارشل لاء حکومت کا تیار کردہ ہے' اسلئے میں سمجھتا ہوں' جیسا کہ ہمارے قائد حزب اختلاف نے فرمایا ہے' اس کو 31 دسمبر تک تشہیر کیلئے ریڈیو' ٹیلی ویژن' اخبارات اور ماہرین قانون کے سپرد کیا جائے تاکہ وہ ہمیں اپنی موقر اور اعلیٰ ترین رائے سے نواز سکیں اور پھر چھان بین کرنے کے بعد ہم اس کو صحیح طرح رائج کر سکیں۔ ورنہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے' یہ

ترامیم برائے ترامیم ہیں' نہ اس کا نافذ العمل ہونا صحیح ہے اور نہ ہی یہ عوام کے لئے مفید ثابت ہوگا۔ جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس کو ملتوی کرکے مناسب وقت کیلئے برائے تشہیر بھیج دیا جائے تو مناسب ہوگا۔ PRINCIPLES OF POLICY کے تحت حکومت نے تحریر فرمایا ہے کہ ہم نے بلدیاتی اداروں کو فروغ دیا ہے۔ آئین کے آرٹیکل - 31 کے تحت یہ لکھا ہوا ہے کہ بلدیاتی اداروں کا فروغ بھی حکومت کے ذمے ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان اداروں میں ابھی تک کوئی ایسی ترقی کی راہ نظر نہیں آئی کہ ترمیم کرکے ان اداروں کو Independent کردیا گیا ہو اور نہ ہی ایسا کوئی قانون وضع کیا گیا ہے۔ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ جو چیزیں افسران اعلیٰ کے تحت ہیں یا جو Elected bodies حاکم اعلیٰ کے تحت ہیں' آئے ہی ان کو Indepedent کردیا جاتا - یہ نہیں ہوا' بلکہ ہم اسی طرح لکیر کے فقیر کی طرح چل رہے ہیں۔ حکومت کے اڑھائی تین سال گزرنے کو ہیں۔ میرے خیال میں انہوں نے بلدیاتی اداروں میں کوئی ایسی تجویز یا آئین میں ترمیم نہیں کی جس سے یہ ادارے مستحکم ہوتے اور انکو Independent کیا جاتا۔ میں اپنی اسی تجویز کو آپ اور معزز اراکین کے سامنے پیش کرتے ہوئے یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ اس کو 31 دسمبر تک برائے تشہیر ملتوی کردیا جائے۔ عام لوگوں کی رائے معلوم کرنے کیلئے انہیں دعوت دینی چاہیئے تاکہ اس میں کچھ نہ کچھ اچھے مشورے سامنے آسکیں۔ اسکے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! جیسا کہ مجھ سے پیشتر ہمارے لیڈر اور میاں اسحاق صاحب نے اظہار خیال فرمایا ہے' میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر حکومت کوئی ترمیم چاہتی تھی تو ایک منتخب حکومت کے بنائے ہوئے قانون کو بنیاد بناکر' جو کہ 1975ء میں بنایا گیا تھا' اس میں ترمیم کرتی یا ازسرنو نیا قانون لاتی۔ مگر افسوس کا مقام ہے اور میں یہ کہنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتا کہ چونکہ اس بل کو پیش کرنے والے خود مارشل لاء کی پیداوار ہیں' اسلئے وہ مارشل لاء کی باقیات کو قائم رکھنے پر مصر ہیں ---

سید ساجدہ نیر عابدی: پوائنٹ آف آرڈر! جناب والا! گذارش یہ ہے کہ مسلسل

مارشل لاء کی پیداوار ' مارشل لاء کی باتیں' مارشل لاء کے وقت کی بات وغیرہ کہا جارہا ہے۔ ہماری تو یہ روایات ہیں کہ اچھی بات کیلئے ہمارے بزرگ آج تک یہ کہتے ہیں اور اپنی مثالوں میں شامل کرتے ہیں کہ انگریز والا اچھا کام کر دیا۔ تو مارشل لاء حکومت تو پاکستان کی حکومت تھی' اور مارشل لاء کا تو یہ سنہری کارنامہ تھا کہ انہوں نے بلدیاتی انتخابات کروائے اور بلدیات کو قائم کیا۔ یہ کوئی اور بات کریں۔ جہاں تک ترامیم کا سوال ہے' موجودہ حکومت جو مناسب ترامیم سمجھتی تھی ' ہم نے اس میں کی ہیں۔ لیکن پتہ نہیں' اب یہ کیا ترامیم چاہتے ہیں؟ حالانکہ بلدیات کو مستحکم بنانے کی پوری کوشش کی گئی۔

جناب سپیکر: بیگم صاحبہ! مجھے افسوس ہے' یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

وزیر صنعت: پوائنٹ آف انفرمیشن۔ جناب سپیکر! میرے فاضل بھائی نے جو فرمایا ہے کہ چونکہ یہ ایوان خود مارشل لاء کا حصہ ہے' اس لئے اس ترمیم کو لائے ہیں۔ اطلاعاً گذارش ہے کہ میرے فاضل بھائی نے بھی مارشل لاء کی چھتری کے نیچے غیر جماعتی بنیادوں پر انتخاب لڑا ہے اور عملی طور پر وہ خود اس دور کا حصہ بن گئے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ وہی چیز جو آپ کو بُری لگتی ہے وہ ہماری طرف آتی ہے تو بری ہوجاتی ہے اور اگر آپ وہی چیز کریں تو وہ صحیح ہوجاتی ہے۔ تو میں بصد احترام یہ گذارش کرونگا کہ بات ایسی نہیں جیسی کہ آپ نے ارشاد فرمائی۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ وہی بات اگر یہاں آئے تو کچھ اور اس طرف آئے تو کچھ اور ہے۔ ایسی بات نہیں ہے۔ بات ایک ہی ہے اور وہ وہی ہے کہ جو واقعات ہیں کہ اس ملک میں جمہوری عمل کو لانے کیلئے آپ سب دوستوں نے الیکشن لڑکر جمہوری عمل کو تقویت پہنچائی۔

جناب سپیکر: اس بات پر ایک شعر بالکل درست ہے:

ہماری طرف جو آئی تو حسن کہلائی
وہ تیرگی جو تیرے نامۂ سیاہ میں ہے

وزیر قانون۔ جناب والا! اگر رفیق صاحب اس شعر کو من و عن صحیح انداز میں دہرادیں تو ہم انکی بات مان جائیں گے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: آپ دہرادیں۔
وزیر قانون: میں نے تو کبھی شعر کہنے کیلئے نہ اپنے آپ کو پیش کیا ہے' نہ کبھی دعویٰ کیا ہے لیکن رفیق صاحب ہمیشہ دخل در معقولات کرتے رہتے ہیں۔ وہ شعر دہرادیں۔ میں نے کبھی شعر نہیں کہا اور نہ میں دعویٰ کرتا ہوں۔
جناب سپیکر: ویسے یہ کتنا بڑا Incentive ہے کہ چودھری صاحب اگر شعر کو دہرا دیں تو وہ آپ کی ترمیم ماننے کو تیار ہیں۔
جناب محمد رفیق: جناب سپیکر! میں اس شعر سے کہیں زیادہ ان کا ذکر کرنا ضروری خیال کرتا ہوں۔ جناب سپیکر! میں نے یہ نہیں کہا جس کے بارے میں محترم دائیں صاحب نے یہ کہا۔ میں نے تو ایوان کے بارے میں کوئی اظہار خیال نہیں کیا تھا۔ فقط یہ بات کی تھی کہ اس بل کو پیش کرنے والے وزیر قانون صاحب یا اور وزراء صاحبان چونکہ مارشل لاء کی پیداوار ہیں' اسلئے وہ مارشل لاء کی باقیات کو قائم رکھنے پر مصر ہیں۔ میں اس بات کو اس بنیاد پر کرتا ہوں کہ مارشل لاء Based جو آرڈیننس 79 کا تھا یہ ترامیم اس میں پیش کی جارہی ہیں جس کو میں کسی طور پر بھی قابل تحسین نہیں سمجھتا۔ اگر ان کیلئے ترامیم پیش کرنا لازم تھا تو وہ کسی منتخب حکومت کا بنایا جو قانون یا بل تھا' اس میں ترامیم پیش کرتی یا اپنے طور پر ایک نیا بل اس ایوان میں پیش کرتی۔

جناب سپیکر! اس مسودہ قانون کو اس معزز ایوان میں پیش کیا جارہا ہے اور جسکو منظور کرنے کیلئے اس معزز ایوان کے معزز اراکین ہاتھ کھڑے کرکے منظور کرنے والے ہیں وہ ذرا اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر ایمان سے یہ کہیں کہ کتنے معزز اراکین نے اس بل کو پڑھا ہے۔ یا ان ترامیم کو جو حکومت کی طرف سے پیش کی گئیں ہیں انکو پڑھا ہے اسلئے میں یہ وثوق سے کہتا ہوں کہ اس وقت موجود حضرات میں سے 2 فیصد حضرات نے ان ترامیم کو نہیں پڑھا ہے۔ محض ایک آدمی کے کہنے پر وہ ہاتھ کھڑے کرنے والے ہیں۔ جناب سپیکر! اسلئے میں یہ ضروری خیال کرتا ہوں کہ قانون سازی میں یہ بات ہمیشہ لاگو ہوتی ہے بلکہ ترقی یافتہ ممالک میں آپ یورپ کی کسی ملک کی

مثال لے لیں امریکہ کی کسی ملک کی مثال لے لیں ایک ایک سال دو دو سال تک عوام کی رائے لینے کیلئے مسودہ قانون پر عوامی رائے معلوم کرنے کیلئے مشتہر کیا جاتا ہے۔ تب کہیں جاکر غور و خوض کے بعد اور اس پر بحث وہ تمحیص کے بعد یہ قانون پاس ہوتے ہیں اور ہمارے یہاں روایت بن چکی ہے کہ ہمیشہ ہنگامی طور پر قانون پیش کیا جارہا ہے اسکو 5 تاریخ کو مجلس قائمہ کی رپورٹ آئی اور اس کو آج بحث کیلئے پیش کیا گیا ہے اور وہ بھی قواعد کو معطل کرکے۔

میں یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں ان قوانین کو حکومت نے موم کی ناک سمجھا ہوا ہے جب یہ چاہیں جس طرف چاہیں اسکو موڑ لیتے ہیں۔ جناب سپیکر! یہ عرض کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ عوامی رائے کو معلوم کرنے کیلئے بل کو تشہیر کرنا لازم ہے اور اسکو 31 دسمبر تک عوامی رائے معلوم کرنے کیلئے تشہیر کرنا چاہئے' تاکہ اس میں اچھی اچھی باتیں شامل کرنے کیلئے یا ان ترامیم جو ناقص ہیں انکا دور کرنا لازم ہے۔ میں ان الفاظ کے ساتھ آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے اپنی ترمیم پر بولنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ اسلئے میں آخر میں یہ بات کہہ کر کہ اسکو 13 دسمبر 87 تک عوام کی رائے معلوم کرنے کیلئے مشتہر کیا جائے --- شکریہ ---

جناب سپیکر۔ میاں ریاض حشمت جنجوعہ صاحب

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب سپیکر! لوکل گورنمنٹ کے زیر نظر مسودہ قانون میں میں نے اپنے دوسرے رفقائے کار کے ساتھ جو ترمیم پیش کی ہے وہ یہ ہے کہ اس بل کو عوام کی رائے معلوم کرنے کے لئے اسے ۳۱ دسمبر ۸۷ء تک عوام میں مشتہر کیا جائے جناب سپیکر جیسا کہ میرے پیشرو مقررین نے اس بارہ میں بڑی وضاحت کے ساتھ یہ عرض کر چکے ہیں ۱۹۷۵ء میں ایک منتخب اسمبلی نے ایک لوکل گورنمنٹ آرڈیننس منظور کیا تھا جیسے مارشل لاء کے غیر آئینی اور غیر اخلاقی دور میں منسوخ کر دیا گیا اور مارشل لاء کے منہ زور حکام نے ۱۹۷۹ء میں ایک لوکل گورنمنٹ آرڈیننس منظور کیا اور اس انتخاب کی بنیادی شرط یہ تھی کہ یہ غیر جماعتی اور غیر سیاسی بنیادوں پر انتخاب ہو گا اس انتخاب میں امیدوار حصہ لے رہے تھے اور ان کے لئے یہ ضروری

تھا کہ وہ ایک حلف نامہ کاغذات نامزدگی کے ہمراہ منسلک کر کے پیش کریں کہ ان کا کسی سیاسی جماعت کے ساتھ تعلق نہیں ہے اور جب انتخاب مکمل ہو گئے اور حکومت نے یہ محسوس کیا کہ اس میں بہت سے ایسے لوگ منتخب ہو کر آگئے ہیں وہ نہ تو ذہنی طور پر مارشل لاء کو تسلیم کرتے ہیں اور نہ مارشل لاء کے کالے قوانین کو تسلیم کرتے ہیں تو جناب والا ان پر جماعتوں سے وابستہ ہونے کا الزام لگا کر نا اہل قرار دے دیا گیا اور اس سلسلے میں میں ایک مثال پیش کرنا چاہتا ہوں جناب سردار زادہ ظفر عباس جو آج وزیر اعلیٰ پنجاب کے مشیر ہیں عین اس روز جب جھنگ میں سیدہ عابدہ حسین کے خلاف ضلع کونسل کی چیئرمین شپ کا الیکشن لڑ رہے تھے تو کمشنر سرگودھا ڈویژن نے ایک ٹیلیگرام کے ذریعے ان کو نا اہلی کا نوٹس بھیجا اور اس طرح بلدیاتی انتخاب میں ایک منتخب نمائندے کو چیئرمین شپ کے الیکشن میں حصہ لینے سے روکا گیا اس کے بعد جناب سپیکر! ایک وقت ایسا بھی آیا اس حکومت نے لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں ترمیم کر دی اور تمام بلدیاتی ارکان صدائے عام دے دی کہ وہ چاہیں تو جس سیاسی جماعت میں شامل ہو جائیں جناب والا! جب حکومت نے دیکھا کہ کوئی بھی بلدیاتی رکن حکمران جماعت مسلم لیگ میں شامل نہیں ہوا آج پھر یہ نعرہ بلند کیا جا رہا ہے۔ اور آج پھر یہ پروگرام دیا جا رہا ہے کہ انتخابات غیر سیاسی بنیادوں اور غیر جماعتی بنیادوں پر ہوں گے جناب سپیکر! اگر بلدیاتی اداروں کو غیر جماعتی پر چلانا مقصود تھا تو ان لوگوں کو لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں گذشتہ سال ترمیم کرنے کی کیوں ضرورت پیش آئی؟ جناب والا! جب ان اداروں کو آپ نے غیر جماعتی اور غیر سیاسی بنیادوں پر چلانا ہے تو میں اس معزز ایوان کے سامنے یہ سوال کرتا ہوں کہ جب یہ ادارے غیر سیاسی ہوں گے غیر جماعتی ہوں گے تو ان کی حلقہ بندیوں کے کام میں ایک سیاسی جماعت کے ارکان کو شامل کرنے کا اس میں کیا اخلاقی جواز ہے جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ بلدیاتی ادارے غیر سیاسی بنیادوں پر چلائے جا رہے ہیں جناب والا! مارشل لاء کی تو ایک حکمت عملی تھی مارشل لاء نے تو سیاسی جماعتوں پر قدغن لگا رکھی تھی اس وقت تو ان کے پاس جواز موجود تھا لیکن جب کہ ہم ایک غیر جماعتی بنیادوں پر منتخب ہونے والی اسمبلی

کو ایک جماعتی شکل دے چکے ہیں اس کے بعد آج پھر ان اداروں کو غیر جماعتی بنیادوں پر چلائے جانے کا کیا جواز موجود ہے۔ جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ عوام جن کا وسیع تر مفاد لوکل گورنمنٹ کے ان ادروں کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے۔ جن کی شہری۔ جن کی تمدنی جن کی سماجی ضروریات یہ ادارے مقامی سطح پر پورا کرتے ہیں اپنے عوام کو اس قانون سے دور رکھنا اور ان کی رائے معلوم نہ کرنا ان کے درمیان اس قانون کو مشتہر نہ کرنا میں یہ سمجھتا ہوں اور بڑے غلط طریقے سے اس قانون کو عجلت میں پیش کرنا میں سمجھتا ہوں کہ یہ دانشمندی نہیں ہے۔ عوام کی جو صلاحیتیں ہیں ان کے اوپر اعتماد نہ کرنے کے مترادف ہیں جناب سپیکر! میں اپنی ترمیم کے حق میں اس قانون کے حق میں عوام کی رائے معلوم کرنے کے لئے اسے ۳۱ دسمبر تک عوام میں مشتہر کیا جائے شکریہ۔

جناب سپیکر۔ مسٹر فضل حسین راہی۔ (معزز ممبر موجود نہیں تھے)

سردار غلام عباس۔ (معزز ممبر موجود نہیں تھے)

جناب غلام سرور خاں۔ (معزز ممبر موجود نہیں تھے) ------

وزیر قانون اس پر کچھ کہنا چاہیں گے؟

وزیر قانون۔ (چودھری عبدالغفور)۔ جناب والا! میں آپ کی اجازت سے اس ترمیم کے خلاف کوئی جذباتی تقریر تو نہیں کرنا چاہتا لیکن چند حقائق ضرور ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ واقعہ یہ ہے کہ میرے فاضل دوست ممبران نے جن حقائق اور جن باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے ان میں چند باتیں ایسی ہیں جن کی اپوزیشن والے مجموعی طور پر اپنے نقطہ نظر کی تردید کرتے ہیں۔ ایک بات تو یہ ہے کہ یہ بل تین مہینے سے آرڈیننس کی شکل میں پہلے سے موجود ہے اور مجھے امید ہے تمام حضرات اس سے واقف ہوں گے جب اس Notify اور Publish کیا گیا اور اسے بطور لاء کے درجہ دیا گیا۔ اس کے بعد اسمبلی میں لایا گیا اور بنیادی طور پر ہمارے فاضل قائد حزب اختلاف نے اور ڈپٹی لیڈر نے جن باتوں کا اشارہ کیا کیونکہ ۱۹۷۹ء کا لوکل گورنمنٹ آرڈیننس جو ہے وہ مارشل لاء کے دور کا بنایا ہوا ہے تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں

کہ ۱۹۷۹ء کا آرڈیننس اس وقت زیر بحث نہیں ہے۔ اس آرڈیننس کو پاس کرنے یا اس کی تردید کرنے کے لئے ہاؤس کے سامنے کوئی بات یا جواز موجود ہے۔ وہ قانون اپنی جگہ موجود ہے۔ اس وقت تو ترمیمی مسودہ جو کہ اس سے قبل تقریباً تین ماہ قبل آرڈیننس کی شکل میں نافذ کیا گیا تھا جب کہ اسمبلی سیشن میں نہیں تھی۔ اور دستور کے قواعد و ضوابط اور آرٹیکل کے مطابق----

چودھری محمد رفیق۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! جناب وزیر قانون نے ابھی ابھی یہ فرمایا کہ ۱۹۷۹ء کا آرڈیننس زیر بحث نہیں ہے۔ میں آپ کے توسط سے ان کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ جو ترامیم وہ پیش کر رہے ہیں وہ ۱۹۷۹ء کے آرڈیننس کی ترامیم ہیں جو پیش کی جا رہی ہیں۔ اس لئے جب ترامیم ۱۹۷۹ء کے آرڈیننس میں پیش کی جائیں گی تو ظاہر ہے کہ ۱۹۷۹ء کا آرڈیننس بھی زیر بحث آئے گا۔

وزیر قانون۔ جناب والا! یہ ایک ایسا اعلیٰ قانونی نکتہ ہے جسے کم از کم میں سمجھنے سے قاصر ہوں۔ تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ۱۹۷۹ء کا قانون نہ تو اس sitting میں یا اس ترمیمی مسودہ میں منسوخ ہو سکتا ہے نہ اسے پاس کرنے کی ضرورت ہے۔ اور ویسے بھی جس عوامی قانون کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ ۱۹۷۵ء کا ایک عوامی حکومت نے قانون بنایا تھا لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کا اور مارشل لاء ۱۹۷۲ء سے لے کر ۱۹۷۷ء تک جو جمہوری حکومت اس ملک پر قابض رہی اس کی قسمت میں یہ نہ ہو سکا اور نہ انہوں نے Local bodies کے الیکشن کرائے اور اگر کہیں بھول چوک کر ایک قانون بنا بیٹھے تو اس پر عملدرآمد کرنے کی نوبت ہی نہ آئی اور اس کو انہوں نے خود ہی منسوخ کر دیا۔ اس لئے یہ بات کرنا کہ وہ جو ۱۹۷۵ء کا قانون ہے اس پر اس عوامی اور جمہوری حکومت نے کبھی عمل کرنے کی کوشش نہ کی۔ اور آج تک ان کی قسمت میں Local bodies کے الیکشن نہیں لکھے گئے۔ یہ جو سہرا ہے چاہیے زبانی طور پر یا جس قدر بھی مطعون کریں یا جس قدر بھی اسے برا بھلا کہیں یہ صرف مارشل لاء گورنمنٹ کے دوران ہوا کہ یہ قانون نافذ ہو کر دو دفعہ اس کے تحت الیکشن کرائے گئے اور یہ

بات آج بھی ریکارڈ پر موجود ہے کہ ان Local bodies کے اداروں نے عوامی سطح پر لوگوں کے مسائل پر توجہ دی دیہی ترقی جتنی آج ہوئی وہ پاکستان کی تاریخ میں کبھی لوکل گورنمنٹ کے اداروں نے نہیں کی اور اتنا اچھا کام کبھی نہیں ہوا جتنا ان الیکشن کے تحت ہوا۔ اور کسی اچھی بات کی تعریف نہ کرنا میں سمجھتا ہوں یہ بھی ایک انتہائی بخیلی ہے اور ہمیں کم از کم مسلمان ہوتے ہوئے اتنا بخل سے کام نہیں لینا چاہیے۔ اب رہ گئی جناب یہ بات کہ جو ترامیم اس ترمیمی مسودے میں پیش کی جا رہی ہیں اب میں اس ایک نکتے پر آکر اپنی بات ختم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا ضرورت ہے کہ اسے عوامی رائے کے لئے مشتہر کیا جائے یا یہ ضرورت ہے کہ یہ ہاؤس اسے پاس کر دے؟ اگر میرے فاضل ممبران نے دوستوں نے اسے پڑھا ہوتا اور یقیناً پڑھا ہے کیونکہ وہ لوگ پڑھ کر اس میں ترامیم لائے ہیں۔ تو میں عرض کر دوں کہ اس میں بڑی بے ضرر سی چند ترامیم ہم پیش کر رہے ہیں اور ترامیم یہ ہیں کہ ایک اس میں لاہور کے کارپوریشن کا cosmopolitan نام بدلنا اور دوسری ٹاؤن کمیٹی میونسپل کمیٹی———

سید طاہر احمد شاہ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! ہمارے وزیر باتدبیر جو علمی قابلیت پر بہت مانے جاتے ہیں یہ بتا دیں اور پڑھ تو لیں کہ یہ Cosmopolitan ہے یا metropolitan ہے اور یہ غالباً Cosmopolitan فرما گئے ہیں۔

وزیر قانون۔ جناب والا! میں تسلیم کرتا ہوں۔ آپ بجا فرماتے ہیں۔

چودھری محمد رفیق۔ جناب والا! ایک کہاوت ہے کہ اندھوں میں کانا راجا۔

وزیر قانون۔ چلیئے۔ آپ نے اپنے آپ کو اندھا تو تسلیم کیا۔

سید طاہر احمد شاہ۔ چودھری صاحب کی تو ماشاء اللہ چار آنکھیں ہیں۔

وزیر قانون۔ آپ کی طرح ہی ہوں۔ بس۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا! میں نے تو حقیقت کی بات کی ہے۔ کہ دو آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور دو چشموں سے دیکھتے ہیں۔ میں آپ کی اس Category میں شامل ہوں۔

وزیر قانون۔ جناب والا! بات یہ ہو رہی تھی کہ اگر ترامیم پڑھ لی جائیں تو اس میں

کچھ آبادی کو یعنی حکومت نے یہ سوچا کہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت لوکل گورنمنٹ کے اداروں کو زیادہ سے زیادہ نمائندگی دی جائے اور اس نمائندگی میں مثلاً ضلع کونسل کی آبادی کو چالیس ہزار سے کم کر کے ساڑھے بائیس ہزار پر لایا جائے۔ اس طرح ٹاؤن کمیٹی میونسپل کمیٹی اور کارپوریشن کی سیٹوں کو کچھ بڑھایا جائے۔ اس کے علاوہ اس آرڈیننس میں اور کچھ نہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا یہ تمام منتخب نمائندگان جس میں ہمارے اپوزیشن کے فاضل ارکان بھی شامل ہیں کیا ان کو اپنی ذات پر اعتماد نہیں ہے کہ وہ عوام کی نمائندگی نہیں کرتے۔ کیا ان میں اپنی صوابدید نہیں ہے کہ وہ فیصلہ کر سکیں کہ اس کے مطابق اسے پاس کیا جائے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہاؤس بڑا competent ہے اور عوامی نمائندگی کا Well represented ایوان ہے کہ اس پر فیصلہ کر سکے۔ ایک بات جو میں سب سے آخر میں کہنا چاہتا ہوں Last but not the least وہ یہ ہے کہ ایک طرف تو اپوزیشن الزام لگاتی ہے گورنمنٹ پر کہ ان اداروں کے الیکشن کو ٹال مٹول کر کے لمبا کرنا چاہتی ہے اور اپوزیشن ہے کہ اس کے جلد از جلد الیکشن ہوں اور دوسری طرف وہ اس قسم کی ترمیم لاتے ہیں کہ اس کو مشتہر کر کے دسمبر ۳۱ تک اسے مؤخر کیا جائے۔ ہماری یہ کوشش ہے کہ اس قانون کو پاس کر کے بے ضرر قانون کو پاس کر کے اور عوامی رائے کے حق میں پاس کر کے تاکہ عوام کو زیادہ سے زیادہ نمائندگی ملے اور جلد سے جلد الیکشن کروائے جائیں۔ اب اس سے عوام یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ اس الیکشن کو مؤخر کرنے میں اپوزیشن کا ہاتھ ہے یا کوشش ہے یا گورنمنٹ اس کو موخر کرنا چاہتی ہے۔ تو میں جناب والا سے گذارش کروں گا کہ اس ترمیم کو رد کر کے اس قانون کو پاس کیا جائے تاکہ حکومت جلد سے جلد الیکشن کرانے میں کامیاب ہو سکے۔ مہربانی۔ شکریہ۔

MR. SPEAKER: The amendment moved, the question is:-

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill, 1987, as recommended by the Standing Committee on Local

Government and Auqaf, be circulated for the purpose of eliciting opinion there on by 31st December, 1987

(The motion was lost)

MR. SPEAKER: Next motion is by Mr. Fazal Hussain Rahi, Sardar Ghulam Abbas, Mr. Ghulam sarwar Khan. The movers are not present. Next amendment has been given notice of by Mian Muhammad Afzal Hayat. Mr. Tahir Ahmad Shah, Khan Muhammad Ishaque, Mian Riaz Hussnat Janjua, Mr. Fazal Hussain Rahi, Sardar Ghulam Abbas and Mr. Ghulam Sarwar Khan.

MIAN MUHAMMAD AFZAL HAYAT: I am not pressing it because under the rules it cannot be moved by me. Syed Tahir Ahmad Shah will move it

MR. TAHIR AHMAD SHAH: I beg to move:-

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill, 1987, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Auqaf, be referred to the Select Committee consisting of the following with instructions to report by 31st December, 1987.:

1. Raja Khalique Ullah Khan, MPA
2. Ch. Muhammad Iqbal, MPA
3. Malik Ghulam Muhammad Noor Rabbani Khar, MPA
4. Syeda Sajida Nayyer Abedi, MPA
5. Sardar Muhammad Arif, MPA

MR. SPEAKER: The motion moved is:-

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill, 1987, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Auqaf, be referred to the Select Committee consisting of the following with instructions to report by 31st December, 1987:-

1. Raja Khalique Ullah Khan, MPA
2. Ch. Muhammad Iqbal, MPA
3. Malik Ghulam Muhammad Noor Rabbani Khar, MPA
4. Syeda Sajida Nayyer Abedi, MPA
5. Sardar Muhammad Arif, MPA

جناب سپیکر۔ اس میں دوسری ترمیم میاں محمد افضل حیات کی ہے اور جناب طاہر احمد شاہ' میاں محمد اسحاق' میاں محمد رفیق' میاں ریاض حشمت جنجوعہ' جناب فضل حسین راہی' سردار غلام عباس اور جناب غلام سرور خان۔ میاں محمد افضل حیات صاحب۔

جناب سپیکر۔ شاہ صاحب کیا آپ اس پر کچھ فرمائیں گے؟

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب سپیکر! لوکل گورنمنٹ امنڈمنٹ بل ۱۹۸۷ء اس وقت ایوان کے سامنے زیر غور ہے اور جیسا کہ آپ اور اس معزز ایوان کے ارکان جانتے ہیں کہ جس سیلیکٹ کمیٹی کے اپوزیشن کے بنچز کی طرف سے تجویز پیش کی گئی ہے آپ محسوس کریں گے اور یہ مبنی بر حقیقت ہے کہ یہ ایسے فاضل اور قابل احترام اراکین اسمبلی ہیں جو کہ آج سے تھوڑا عرصہ قبل ماشاء اللہ حکومت کے وزراء کی حیثیت رکھتے تھے حکومت نے انہیں Surplus pool سمجھ کر انہیں فاضل سمجھ کر Surplus pool کی بجائے انہیں وزراء سے اراکین اسمبلی بنا کر واپس اگلی نشستوں کی بجائے Back Benchers بنا دیا ہے چونکہ ہمارے ساتھ ان لوگوں کا رویہ بہت ہی مشفقانہ رہا ہے اور پھر ہم ان کی پارلیمانی قابلیت سے بھی بہت زیادہ متاثر رہے ہیں اس لئے ہم نے یہ مناسب سمجھا کہ اگر حکومت کو ان کے پاس دینے کے لئے کوئی کام باقی نہیں ہے تو کم از کم ہم ان مہربانوں اور محسنوں کی خدمت کرنے کے لئے ان کے ذمے قانون سازی کا تھوڑا سا کام جو ہم تجویز کر سکتے ہیں ان کی خدمات قوم کے مفاد کے لئے حاصل کریں۔ اب اس بات کا ان احباب پر مکمل طور پر انحصار ہے کہ.....

(اس مرحلہ پر چوہدری محمد اقبال' ایم۔ پی۔ اے کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔)

رانا پھول محمد خان۔ جناب سپیکر! شاہ صاحب نے جو ترمیم پیش کی ہے اس میں جناب کا نام بھی شامل ہے اس لئے میں جناب کی وساطت سے استدعا کروں گا کہ اب جو نام وہ تجویز کر رہے ہیں یہ نام دوبارہ پڑھ کر سنائیں اور آپ کا نام نہ لیا جائے کیونکہ سپیکر کی ذات کو زیر بحث نہیں لایا جا سکتا۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب چیئرمین۔ یہ حسن اتفاق ہے...

ملک اللہ یار خان۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین! جہاں تک پارلیمانی روایات اور پالیمانی تاریخ کا تعلق ہے مجھے یاد نہیں کہ کبھی ایسا ہوا ہو کہ اس ایوان کے سپیکر اس ایوان میں موجود ہوں اور ان کی موجودگی میں کسی اور رکن اسمبلی کو اس ایوان کی صدارت کے لئے کہا جائے اس لئے میں جناب والا سے یہ درخواست کروں گا کہ کیا ہمارے قواعد میں کوئی ایسا قاعدہ موجودہ ہے جس کی رو سے "سپیکر" جو ایوان کے سپیکر ہیں ان کی موجودگی میں کسی اور رکن کو سپیکر کی کرسی پر بیٹھنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین (چوہدری محمد اقبال)۔ جناب ملک اللہ یار خان صاحب کا پوائنٹ آف آرڈر valid ہے۔ اگر اس معزز ایوان کے سپیکر اس معزز ایوان کے اندر تشریف رکھتے ہیں۔ واقعی ان کا اعتراض درست ہے کہ ان کے ہوتے ہوئے کوئی دوسرا آدمی preside نہیں کر سکتا۔ چونکہ انہوں نے پینل میں میرا نام ڈالا ہوا تھا اور انہوں نے مجھے حکم دیا ہے اس لئے میں ان کی کرسی پر آخر بیٹھا ہوں۔ واقعی ان کا پوائنٹ آف آرڈر valid ہے۔ میں ان سے استدعا کروں گا کہ اگر وہ اس وقت ایوان میں تشریف رکھتے ہیں تو وہ اپنی کرسی صدارت پر تشریف لائیں۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر معزز ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب فضل حسین راہی۔ جناب سپیکر! میں آپ سے پوائنٹ آف آرڈر پر صرف اتنا پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ سپیکر صاحب ایوان میں موجود تھے اور چیئر کی طرف سے رولنگ یہ تھی کہ اگر وہ ایوان میں موجود ہیں تو وہ اپنی نشست پر تشریف لائیں انہوں نے اس رولنگ کو میرا خیال ہے کہ Obey نہیں کیا۔ انہوں نے

Disobey کیا ہے۔ وہ اپنی ہی سیٹ کی بجائے وہ آپ کی رولنگ کے خلاف آپ کے حکم کے خلاف ایوان سے باہر چلے گئے ہیں اس بات پر میں ایک رولنگ چاہوں گا...

رانا پھول محمد خان۔ جناب سپیکر! سپیکر صاحب تو ہاؤس سے تشریف لے جا رہے تھے کوئی بات کرنے کے لیے بیٹھ گئے اور وہ پھر رولنگ کے بعد فوراً باہر تشریف لے گئے۔ اب یہ تو نہیں آپ روک سکتے کہ وہ نہ جائیں۔

جناب چیئرمین۔ جناب سپیکر! کا یہی Prerogative ہے کہ وہ اپنی مرضی سے ہاؤس میں بیٹھ سکتے ہیں اور اپنی مرضی سے ہاؤس سے باہر بھی جا سکتے ہیں۔ انہیں کوئی روک نہیں سکتا۔

جناب فضل حسین راہی۔ لیکن جناب سپیکر! آپ نے ایک رولنگ دی ہے اور آپ نے ایک حکم جاری کیا ہے اور جناب سپیکر نے بڑے غور سے اس کو سنا ہے لیکن اس پر عمل کرنے کی بجائے وہ ہاؤس سے باہر چلے گئے ہیں...

جناب چیئرمین۔ جناب راہی صاحب یہ ان کا حق ہے۔ میں نے انہیں Offer کی ہے یہ ان کا اپنا حق ہے کہ وہ چاہتے تو کرسی پر بیٹھ سکتے تھے لیکن انہوں نے باہر جانا پسند کیا ہے۔ یہ ان کا Prerogative ہے انہیں روکا نہیں جا سکتا۔ میں نے اس پر Decision دے دیا ہے آپ تشریف رکھیں....

میاں ممتاز احمد تمیانہ۔ جناب سپیکر! میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ ایک تو آپ کے Conduct کو زیر بحث نہیں لایا جا سکتا آپ بحیثیت سپیکر جو بھی فرمائیں اس کو زیر بحث لانا ہمارے لئے مناسب نہیں ہے۔ دوسری بات ہمارے سپیکر صاحب کے متعلق بار بار اس طرح سے اظہار رائے کرنا میرے خیال کے مطابق موزوں نہیں ہے اس لئے اس سلسلے کو ختم کیا جائے اور بات کو آگے بڑھایا جائے۔ انہوں نے اگر پارلیمانی روایات کی پاسداری فرماتے ہوئے اپنی پوزیشن کو جس طریقے سے بھی واضح کیا ہے میرا خیال ہے کہ اس میں ان کی عظمت ہے اور انہوں نے ایک ایسی مثال چھوڑی ہے جو کہ واقعی بہت عظیم ہے لہٰذا اس معاملے کو اب ختم کیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ تمیانہ صاحب نے صحیح فرمایا ہے۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب والا! میں صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان کا جو نام لیا گیا تھا وہ صرف محبت سے لیا گیا تھا۔

جناب چیئرمین۔ مہربانی شاہ صاحب آپ کچھ فرما رہے تھے۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب چیئرمین! یہ حسن اتفاق ہے یا ایک حقیقت ہے کہ جو پیش کش حزب اختلاف کے ارکان کی طرف سے پیش کی گئی تھی اور جو نیک خواہشات سابق وزراء کی خدمات کو سراہتے ہوئے میں نے اپوزیشن کے ارکان کی ترجمانی کرتے ہوئے کہی تھیں۔ حکومت اور حکومتی بنچز پر بیٹھنے والے سرکاری ارکان اس اچھی پیشکش کو یقین ہے کہ وہ کسی صورت میں بھی قبول نہیں کریں گے مگر آفرین ہے ہمارے ایک عظیم سپیکر پر کہ انہوں نے ہماری پیش کش کو قبول فرماتے ہوئے ہمارے ایک سابق وزیر کو اپنی نشست پر بٹھا کر انہوں نے اپنی عظمت کا ثبوت فراہم کیا ہے اور دوسری عظمت انہوں نے اس طریقے سے منوائی ہے کہ جب ایک بہت ہی سینئر پارلیمنٹیرین جن کی قابلیت میرے علم و یقین کے مطابق اس ایوان میں سب سے زیادہ ہے اور ان کا تجربہ بھی ہے۔ وہ عمر کے لحاظ سے بھی بہت سیانے مانے جاتے ہیں ان کے جائز پوائنٹ آف آرڈر کو Raise کرنے پر پھر بھی آپ کے چیئرمین یا صدارت کے اعزاز کو برقرار رکھتے ہوئے انہوں نے ایوان سے باہر جانے کو مناسب سمجھا اور آپ کو اس کرسی پر مزید متمکن رہنے کے لیے موقع دیا۔ جناب چیئرمین! یہاں پر میں وہ بات نہیں کرنا چاہتا تھا مگر چونکہ "جواب آں غزل" کے طور پر جب بات ہو جاتی ہے تو بات سے بات نکلتی ہے۔ ہمیں پھر بات کرنے پر اور جواب دینے پر مجبور کر دیا جاتا ہے۔ یہاں پر بات چھڑ گئی مارشل لاء کی یہاں پر بات چھڑی جمہوریت کی یہاں پر ماضی کی حکومت کا ذکر آیا یہاں پر لوکل گورنمنٹ آرڈیننس ۱۹۷۹ء کا ذکر چھیڑا گیا۔ میں یہ نہیں کہنا چاہتا۔ میں کس دور کو بھی برا نہیں کہنا چاہتا کیونکہ "ہر عروج را زوال" آج سے قبل جب سے اس ایوان کی تشکیل معرض وجود میں آئی ہے۔ کئی آئے اور کئی گئے اور ایک شعر کہوں گا کہ۔۔

یہ چمن یونہی رہے گا اور ہزاروں جانور
اپنی اپنی بولیاں سب بول کر اڑ جائیں گے

ماضی میں یہاں پر بیٹھنے والے نہ آج یہاں پر موجود ہیں نہ آنے والے وقت میں آج کے حکمران یا ہم لوگ.....

چودھری محمد رفیق۔ پوائنٹ آف آرڈر سر.....

Mr. Chairman: Rafiq Sahib is on a point of order.

چودھری محمد رفیق۔ جناب سپیکر! کیا چوہدری عبدالغفور صاحب بتائیں گے کہ انہوں نے جو شعر پڑھا ہے صحیح پڑھا ہے یا غلط پڑھا ہے؟..

وزیر زراعت۔ جناب! انہوں نے یہ بولی صحیح بولی ہے..

جناب چیئرمین۔ جی! شاہ صاحب..

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب سپیکر! یہ ایک مسلمہ امر ہے ویسے بھی انسان جو دنیا میں آتا ہے جو پیدا ہوتا ہے طبعی طور پر ایک نہ ایک دن اس کو اپنے خالق حقیقی کے پاس لوٹ کر جانا ہوتا ہے۔ یہ تو عارضی phases ہیں کہ ہم لوگ آپ لوگ وقت کے حکمران وقت کے جابر حکمران وقت کے قوم کے خادم آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ پھر ان کی داستانیں باقی رہ جاتی ہیں۔ اس لئے میں کسی کو برا نہیں کہتا اور میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان میں ہر رکن اسمبلی سے یہ التماس کروں گا کہ ماضی کو چھوڑ دیجئے۔ اگر اپنے ملک کو اپنے صوبے کو اپنی سوسائٹی کو اپنے عوام کو خوشحالی سے ہمکنار کرانا چاہتے ہیں جناب چیئرمین تو پھر ہم ماضی کی فرسودہ روایات کو بھول جائیں۔ ہم جب اس ایوان میں کوئی نہ کوئی گفتگو کرتے ہیں تو ہمارے ایک ایک لفظ سے پنجاب کی تاریخ جو ہے وہ مرتب ہو رہی ہوتی ہے۔ ہمیں اس ایوان کی کارروائی کو مذاق نہیں بنانا چاہئے۔ ہمیں ایسی روایات کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ ہم ماضی کے لوگوں کو اگر برا کہیں گے تو یقین مانیئے میں نہایت ادب کے ساتھ آپ کی وساطت سے جناب وائیں صاحب سے جن کا میں اس لئے دل سے احترام کرتا ہوں اور میرا خدا گواہ ہے کہ وہ میرے طبقے کے انسان ہیں اس لئے کہ وہ بنیادی طور پر سیاسی کارکن ہیں ان کی سیاسی سوچ ہونی چاہئے۔ مخالفوں کو اپنے اخلاق سے قائل کیا جانا چاہیئے نہ کہ ان پر تنقید کر کے

ان کو کیچڑ کی دلدل میں پھنسا دینا چاہتے ہیں کیونکہ ایسا نہ ہو اگر آپ اجازت دیں تو میں ایک ماضی کی روایت اس ایوان میں جاری کرنا چاہتا ہوں۔ یہ اب اس دور کا مجھے نام بھول گیا ہے کہ عرب کے کسی علاقے میں ایک دستور تھا کہ جب کوئی شخص کسی خاندان کا بزرگ طویل عمر پا کر زیادتی [illegible] ہو جاتا تھا تو اس کے عزیز و اقارب اس کے بیٹے اس کے بھائی اس کو اٹھا [illegible] پہاڑ پر لے جاتے تھے اور پھر اس کو وہاں سے لڑھکا دیتے تھے اور اس سے چھٹکارا حاصل کرتے تھے۔ یہ ایک حقیقت ہے میں افسانہ نہیں سنا رہا ہوں۔ ایک مرتبہ [illegible] محمد خان جیسے دانشور نے یا میں کہتا ہوں کہ ملک اللہ یار ٹھٹھا جیسے قابل [illegible] نے جب خدانخواستہ انڈیا سے ایک انسان کو اس پہاڑ پر لے جایا گیا تو لڑھکانے سے پہلے انہوں نے اپنے بچے کے ہاتھ کو پکڑ لیا انہوں نے کہا کہ میری بات سنو [illegible] مجھے یہ وقت یاد ہے کہ جب میں یہاں اپنے آباؤ اجداد کو اس طریقے سے لڑھکایا [illegible] آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کو بھی وقت کے تقاضوں کے ساتھ ساتھ پہاڑ کی اونچائی سے جب [illegible] ملک یا ملک صاحب کے علاقے میں فلک بوس پہاڑوں کی چوٹیاں ہیں تو وہاں سے لڑھکا کے موت کے حوالے کر دیا جائے تو آپ دیر نہ کیجئے مجھے بھی لڑھکائیے اور اپنی روایت کو جاری رکھیے اگر آپ یہ نہیں چاہتے تو آپ ایسی روایات کو بند کر دیں [illegible] آپ یقین مانیئے یہ ایک تاریخی واقعہ ہے۔ میں اپنی طرف سے من گھڑت افسانہ نہیں سنا رہا ہوں اور انہوں نے اس کو اٹھایا گھر لے آئے اور اس کے بعد وہ روایت جو عرب کی کسی سٹیٹ میں چل رہی تھی وہ ختم ہو گئی۔

تو جناب والا! میرا کہنے کا مقصد [illegible] کہ یہ روایت اب بند ہونی چاہیے جو کہ ہر حکومت سوائے اس کے کہ وہ اپنے اقتدار کو طول کرنا چاہتی ہے اپنے اقتدار کو طول اور اس کو دوام بخشنے کے لئے وہ ہتھکنڈے [illegible] جائز اور ناجائز ہتھکنڈے استعمال کرتی ہے۔ مگر میں یہ کہتا ہوں کہ ہر دور چاہے وہ مارشل لاء کی حکومت ہو یا وہ حکومت عوامی نمائندوں پر مشتمل ہو [illegible] حکومت ہو' اس کا اصل مقصد یہ [illegible] کہ وہ عوام کے مسائل کو حل کرے اور

عوام کو خوش حالی سے ہم کنار کرے اور علاقہ میں ملک میں صوبے میں ترقی کے جال بچھائے۔ لوگوں کو خوشحالی کے راستے پر متعین کرے۔ مگر آج جو ہمارے سامنے مسودہ قانون زیر بحث ہے میں کہتا ہوں کہ آیئے اور کیجیئے ہم بغیر کسی دلیل کے اس پر آتے ہیں ہم بھی اس نظام کا حصہ ہیں۔ آپ اس بات سے انکار نہیں کر سکتے ہیں کہ ٹریژری بنچ کے ارکان اور اپوزیشن کے ارکان ایک گاڑی ہیں۔ اور آپ کے قانون میں یہ چیز موجود ہے کہ اپوزیشن بھی ہو گی حالانکہ غیر جماعتی بنیادوں پر انتخابات ہوئے۔ مگر آج اگر ہم اپوزیشن میں ہیں تو ہم گاڑی کے ایک پہیئے کا کام کرتے ہیں اور کوئی ذی شعور انسان اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا ہے کہ اگر ایک پہیہ ناکارہ ہو جائے تو گاڑی نہیں چل سکتی ہے۔ اسی لئے روایتی طور پر پارلیمانی روایات کے تحت اصولوں کی پاسداری کرتے ہوئے ہمیں ایوان میں بیٹھ کر تنقید کرنے کا موقع ملتا ہے۔ ہم کوشش کرتے ہیں کہ ہماری جو بھی معلومات میں جو ہمارے تجربات ہیں جو ہمارے مشاہدات ہیں اور جو ہماری بریفنگ کی جاتی ہے کہ ہم اگر تنقید کریں تو وہ مثبت تنقید ہونی چاہیے، تعمیری تنقید ہونی چاہیے بہتری کے لئے تنقید ہونی چاہیے۔ ہم کوئی ایسی تنقید کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں، جو کسی کی کا باعث ہو، یہ وقت کا تقاضا ہے، کل مجھے یاد ہے کہ جب ماضی میں یہ ایوان تھا، جب سال ۱۹۷۰ء کی صوبائی اسمبلی موجود تھی۔ میں اس وقت خود حزب اقتدار کا رکن تھا اور ان بنچز پر میاں افضل حیات جو کہ ہمارے آج لیڈر ہیں، یا جو ہمارے مرحوم لیڈر تھے، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب، وہ ان بنچز پر بیٹھا کرتے تھے اور میں ان بنچز پر بیٹھا کرتا تھا، تو یہ کوئی عجب بات نہیں ہے۔ آج اگر ہم ان بنچوں پر بیٹھے ہیں تو کل کو ہم ان بنچوں پر بیٹھے ہوں گے۔

میاں ممتاز احمد قیانہ۔ جناب سپیکر! شاہ صاحب اپنے اچھے دنوں کی یادوں میں یہ بھول گئے ہیں کہ انہوں نے کوئی متعلقہ بات بھی کرنا ہے۔

جناب چیئرمین۔ پوائنٹ آف آرڈر ہے آپ متعلقہ بات کریں۔

سید طاہر احمد شاہ۔ یہاں پر تو جناب والا! مشاعرے ہوتے ہیں یہاں پر تو پوائنٹ

آف آرڈر پر ہماری بہن محترمہ ساجدہ نیئر عابدی صاحبہ نے تقریر گھڑدی ہے تو کسی کو تکلیف نہیں ہوئی۔ اگر میں اچھی باتیں کر رہا ہوں ایوان کی بہتری کے لئے کر رہا ہوں اگر یہ ایوان سنجیدہ ہو جاتا ہے تو ہمارے ان اداروں کی بہتری ہے۔ یہ پنجاب کا سب سے بڑا اور مقتدر ادارہ ہے۔ ہمارا یہ تجزیہ ہے۔ آج کے اخبارات کے اداریئے اٹھا کر دیکھ لیجئے۔

میاں ممتاز احمد تتیانہ۔ جناب میں آپ کی وساطت سے فاضل رکن سے یہ دریافت کرنا چاہوں گا کہ وہ اب انہوں جناب سپیکر کے Conduct پر تقریر کرنا شروع کر دی ہے یہ جناب سپیکر کے Conduct زیر بحث رہے ہیں اور یہ اپنے طور پر یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ آپ کے احکامات آپ کی رولنگ غلط ہے۔ ان کو یہ حق نہیں پہنچتا ہے وہ صرف اپنے آپ کو اپنی متعلقہ ترمیم پر لائیں۔

جناب چیئرمین۔ آپ نے صحیح فرمایا ہے۔ شاہ صاحب آپ Relevant بات کریں۔ جب ساجدہ نیئر عابدی نے پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر کی تھی' تو جناب سپیکر نے رولنگ دے دی تھی کہ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا ہے۔ شاہ صاحب میں آپ سے گذارش کروں گا کہ کسی ممبر سے براہ راست مخاطب نہ ہوں آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

محترمہ ساجدہ نیئر عابدی۔ جناب والا! ہو سکتا ہے کہ یہ بھی میرا پوائنٹ آف آرڈر نہ بن سکے جیسا کہ پہلے نہ بن سکا تھا۔ لیکن میں یہ گذارش کروں کہ جناب سید طاہر احمد شاہ صاحب نے اس قدر زور بیان میں وہ وزراء جو مستعفی ہوئے اور جو نہ بن سکے یا بن جائیں یا سرپلس پول یا جتنے حزب اقتدار کے لوگ ہیں سارے سرپلس پول ہیں اور میری اطلاع کے مطابق یہ تو اپوزیشن سے بھی سرپلس پول میں آنے کو تیار ہو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ بیگم صاحبہ یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا ہے۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب چیئرمین! بات یہ کہ ہم تو پہلے ہی ماشاء اللہ سرپلس پول میں موجود ہیں۔ سن لیں' ہم تو ایک ننھی منی اپوزیشن کے رکن ہیں' مگر اس کے باوجود ہم

یہ چاہتے ہیں کہ ہم Quantity نہیں Quality یہاں پر پیش کریں' ہماری تعداد کم ہو سکتی ہے' یہ سرپلس پول میں ہیں' اور پھر اگر میں یہ کہوں کہ ـــــــــــ

محترمہ ساجدہ نیرّ عابدی۔ جناب والا! انہوں نے تقریر کرتے ہوئے اپنی تعریف شروع کر دی ہے اور جو اپنی تعریف خود کرتا ہے۔ یہ خود سمجھ لیں کہ انہیں کیا کہا جاتا ہے۔ میں کہوں تو ـــــــــــ

سید طاہر احمد شاہ۔ میں نے کوئی تعریف کی بات نہیں کی ہے۔ جناب چیئرمین اگر پھر یہ سلسلہ شروع ہو گیا تو پھر میں نہیں رکوں گا' پھر میں آگے بڑھ جاؤں گا اور پھر اگر مجھے حدیں بھی کراس کرنا پڑ گئیں' تو میں کر جاؤں گا۔

جناب چیئرمین۔ شاہ صاحب' آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا! میں آپ کی وساطت سے بیگم صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہوں گا کہ ☆

جناب چیئرمین۔ شاہ صاحب No personal attack آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

سید طاہر احمد شاہ۔ ـــــــــــ ☆

ـــــــــــ

جناب چیئرمین۔ شاہ صاحب میں نہایت ادب سے یہ عرض کروں گا کہ آپ متعلقہ

☆ ☆ ☆ ☆ (بحکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے)

بات کریں آپ Personal attack نہ کریں۔

وزیر زراعت۔ جناب والا! میں یہ گذارش کروں گا کہ غیر متعلقہ باتوں کو ریکارڈ سے حذف ہونا چاہیے۔ یہ قطعی غیر متعلقہ باتیں ہیں۔

جناب چیئرمین۔ چودھری صاحب نے صحیح فرمایا ہے اس کو کاروائی سے Expunge کر دیا جائے۔

سید اقبال احمد شاہ۔ جناب چیئرمین' شاہ صاحب' ماشاء اللہ ہمارے اچھے ممبر ہیں اور بڑے سمجھ دار آدمی ہیں' ان کو ایسی باتیں زیب نہیں دیتی ہیں۔ وہ ٹھنڈے دل سے دس منٹ کا وقفہ لے لیں' جذبات میں نہ آئیں' ٹھنڈے دل سے اپنی تقریر شروع کریں۔

جناب چیئرمین۔ شاہ صاحب' آپ اپنی تقریر شروع کریں اور متعلقہ بات کریں۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب سپیکر میں نہایت دست بستہ ادب کی ساتھ آپ سے کہتا ہوں کہ میں کوئی ہیر تو نہیں پڑھ رہا ہوں' میں تو تقریری ہی کر رہا ہوں جناب سپیکر! اگر میرے ساتھ کوئی چھیڑے گا تو میں یہی کہوں گا کہ "نہ چھیڑ ملنگاں نوں" میں جناب والا آپ کے ارشاد کی تعمیل کرتا ہوں اور آپ سے یہ التماس کرتا ہوں کہ از راہ کرم میری عرض سنیں' میں کسی ذات پر اس وقت تک تنقید نہیں کروں گا جب تک ناجائز طور پر میرے رستے میں کوئی حائل ہونے کی کوشش نہیں کرتا ہے۔ جناب چیئرمین جو آرڈیننس لوکل گورنمنٹ کا سال ۱۹۷۹ء میں جاری کیا گیا اور جس کا Credit مارشل لاء حکومت کو جاتا ہے اور وہ کریڈٹ لیتے نہیں کہ ہم نے جمہوریت کے بنیادی اداروں یعنی لوکل گورنمنٹ کے الیکشن نہ صرف ۱۹۷۹ء میں بلکہ ۱۹۸۳ء میں بھی دو مرتبہ انہوں نے کروائے۔ مگر یہ وقت کے حکمرانوں کی ضرورت کے تقاضے ہوتے ہیں اس سے پہلے کی سویلین حکومت کے تقاضے یہ تھے کہ قومی اسمبلی کا ادارہ موجود تھا صوبائی اسمبلی کے ادارے موجود تھے سینٹ موجود تھی۔ انہوں نے ۱۹۷۵ء میں ایک ایکٹ بنایا اور ۱۹۷۶ء میں اسمبلیاں Dissolve ہو گئیں اور انہیں اس بات کا موقع نہ ملا کہ ۱۹۷۵ء

کے پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ کے تحت وہ بلدیاتی انتخابات کرواتے۔ مگر یہ مت بھولیئے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اس دور میں پنجاب کا یہ ادارہ معرض وجود میں نہیں لا سکے۔ پاکستان کی پارلیمنٹ کا قومی ادارہ معرض وجود میں نہیں لا سکے۔ یہ ان کی اپنی ضرورت تھی اور ان کے باہر بیٹھے ہوئے لوگ جو Planing کرتے ہیں جو کمپیوٹر پر پروگرام مرتب کرتے ہیں۔ میں ان کا نام لے کر پھر یہ Disputed issue پیدا نہیں کرنا چاہتا۔ ان کے ہدایات کے مطابق سوسائٹی میں سے ایک ایسا طبقہ جو کہ مقامی نمائندوں کے نام پر Create کرنے کے لئے۔ کیونکہ اگر کوئی لوکل کونسل کا رکن حکومت کی مرضی کے تابع حکومت کا ساتھ نہیں دیتا تو اس وقت کے بنائے ہوئے قانون آپ ہنگامی قانون کی دفعہ ۲۹ کو اٹھا کر دیکھ لیجئے۔ اس کے تحت غیر جماعتی بنیادوں پر انتخابات کروائے گئے ہیں بلکہ دو مرتبہ کروائے گئے ہیں۔ حکومت جو آج اپنی مقبولیت کی بہت بڑی دعویدار بنتی ہے جو اس بات کی دعویدار ہے کہ ہم نے جمہوریت کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ ہم نے جمہوری آزادیاں دی ہیں ہم نے شہری آزادیاں دے رکھی ہیں۔ جناب والا معاف کیجئے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ۱۹۸۳ء میں بلدیاتی انتخابات کون سے مہینے میں اور کون سی تاریخ کو ہوئے تھے؟ میرے اپنے یقین کے مطابق ستمبر ۱۹۸۳ء کو یہ انتخابات ہوئے تھے۔ اگر اس حساب کو سامنے رکھا جائے تو حکومت تمام تر مقبولیت کے دعوؤں کے باوجود بلدیاتی انتخابات سے اس قدر خائف ہے اور خائف ہونے کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ حکومت نے متعین وقت پر بلدیاتی انتخابات نہیں کروائے ہیں۔ آج میں اس بات کا دعویٰ کرتا ہوں اور یہ سائنس کی بات ہے یہ حساب کی بات ہے۔ اگر حکومت آج بھی الیکشن کے لئے اعلان کرتی ہے اور الیکشن کے لئے تاریخ مقرر کر دیتی ہے تو پھر بھی کم از کم دسمبر سے پہلے ہمارے صوبے میں بلدیاتی انتخابات ہونا بالکل قطعی طور پر ناممکن ہیں۔ اور ہو سکتا ہے پھر قرائین اس بات کی شہادت پیش کر رہے ہیں کہ انتخابات فروری یا مارچ تک ملتوی ہو جائیں گے اخباروں میں آتا رہا پہلے پارٹی کے اندر اختلافات تھے۔ میں اس بات پر نہیں جانا چاہتا میں کوئی ایسی بات نہیں کرنا چاہتا جس سے کسی فاضل رکن کی دل آزاری ہو۔ میں یہ

کہتا ہوں کہ میاں صاحب نے آئین کے آرٹیکل ۳۳ کا حوالہ دیا ہے اور آج اگر حکومت اپنی حکمت عملی میں آئین کے آرٹیکل ۳۳ کی مقتضیات کو اس کے تقاضوں کو اگر سامنے رکھتی تو حکومت پر یہ فرض عائد ہو جاتا ہے کہ حکومت بلدیاتی انتخابات اپنی سیاسی قوت اور مقبولیت کو اور اس کا لوہا منوانے کے لئے آئے اور جماعتی بنیادوں پر انتخابات کروائے۔ اس قسم کے ترمیمی بل کو ہم بسرو چشم قبول کریں گے۔ ان کی اگر مقبولیت ہے تو یہ ہر ادارے میں جائیں اور اپنی مقبولیت پیدا کریں ہمارا جو بھی مقدر ہو گا ہم اسے لیں گے ہم اس کو برداشت کر لیں گے۔ اس لئے نہیں کہ ہم نے سیاست تجارت کے طور پر اپنائی ہوئی ہے ہم اگر سیاست کرتے ہیں تو عبادت سمجھ کر کرتے ہیں ہم عوام کی خدمت کا جذبہ لے کر آتے ہیں غیر جماعتی بنیادوں پر منتخب ادارے خواہ وہ چھوٹے ادارے ہوں یا بڑے ادارے ہوں۔ مالدار لوگ منتخب ہو کر آتے ہیں اور مال و دولت کی بنیاد پر منتخب ہونے والے لوگوں کا بنیادی مقصد تجارت ہوتا ہے اور اس ملک کی بد قسمتی یہ ہے کہ چھوٹی سطح سے لے کر بڑی سطح تک سیاست کو تجارت کا مقام حاصل ہو گیا ہے اس سے پہلے جناب والا! یہ کسی دور میں نہیں ہوا ہے اس کی مثال میں آپ کو میونسپل کارپوریشن فیصل آباد کی دیتا ہوں ہماری اس میونسپل کارپوریشن میں میں نے جناب والا! اتنی جوتیاں نہیں بدلی ہیں جتنے کارپوریشن کے میئر تبدیل ہو چکے ہیں۔ ایک میئر کو ہٹانے کے لئے ۲۰ لاکھ روپے خرچ کئے جاتے ہیں ایک میئر کو بنانے کے لئے ۶۰ لاکھ روپیہ خرچ کیا جاتا ہے۔ اگر جناب سپیکر! یہ تجارت نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ اور میں یہ نہیں کہتا اور نہ ہی میرا دعویٰ ہے کہ میں موجودہ حکومت کو چیلنج کرتا ہوں کہ آپ فیصل آباد کے کسی عام شہری سے یہ پوچھ کر تو دیکھیں کہ فیصل آباد کی گلیاں نیلام ہو رہی ہیں فیصل آباد کے Green parks نیلام ہو رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آئندہ سال کے لئے منتخب ہونے والے ادارے کو کہیں کرائے کی بلڈنگ لینی پڑے اور وہاں کی کارپوریشن کی بلڈنگ بھی کہیں نیلام نہ کر دیں۔

آج میں حکمرانوں سے پوچھتا ہوں کہ غلام حسین شاہد جس کا نام ہے وہ کون ہے

جو کارپوریشن کے برسر اقتدار طبقے کے لئے ایک کروڑ روپے سے زائد اکٹھا کر کے جھولیاں بھر کر وہاں کے برسر اقتدار طبقہ کو پیش کرتا ہے۔

میاں ممتاز احمد قیانہ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب والا! جیسا کہ شاہ صاحب نے کہا تھا کہ "نہ چھیڑ ملنگاں نوں" لیکن میں یہ جرأت پھر بھی کر رہا ہوں کہ حضور والا! آپ کے اور ساتھیوں نے بھی تقاریر کرنی ہیں۔ اس لئے خدا کے لئے اپنے موضوع سے نہ ہٹیئے اور اس ایوان کے قیمتی وقت کا ضرور خیال فرمائیں۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب سانوں ٹائم نہ دی ملیا تے کوئی گل نئیں۔ کیونکہ جنی لمبی لٹ پئی اے انی لمبی تقریر اجے نئیں ہوئی۔ (قہقہے)

جناب چیئرمین۔ شاہ صاحب آپ اپنی بات ذرا مختصر کریں۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب سپیکر! مجھے قومی مفاد میں یہ بات کہنے دیجئے کہ میرا ایک صحافی دوست ہے اس کا نام ارباب خاور ہے اس نے مجھے چند روز پیشتر یہ بتایا کہ فیصل آباد شہر کے ایک سابق میئر سے یہ کہا کہ سبکدوش تو ہو گئے ہو لیکن مجھے تو بتا دو کیا کیا ہے۔ اس نے کہا یار فکر نہ کر "ایک کروڑ روپیہ میں بنے لا کے تے رکھ لیا اے"

راجہ خلیق اللہ خان۔ پوائنٹ آف آرڈر

جناب والا! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ جناب جو ترمیم ہے وہ کیا ہے اور جو تقریر ہو گئی ہے وہ کیا ہے؟ اس میں تو یہ ہے کہ

"....As reported by the Standing Committee on Local Government and Auqaf be referred to the Select Committee consisting of the following members...."

لیکن جناب والا! یہ جو تقریر کر رہے ہیں اس میں کبھی کوئی گلیاں آجاتی ہیں اور کبھی کوچے آ جاتے ہیں اور کبھی کچھ اور آجاتا ہے انہیں کم از کم یہ کہہ دیں کہ یہ Relevant تو رہیں۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب سپیکر! میں لوکل گورنمنٹ کی بات کر رہا ہوں اور میں کسی دیگر موضوع پر کوئی بات نہیں کر رہا۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں لوکل گورنمنٹ کے نظام

میں جو خامیاں موجود ہیں اگر میں ان کا یہاں پر ذکر نہ کروں۔ پنجاب کے سب سے بڑے اور مقتدر ادارے کے ریکارڈ پر یہ بات نہ لاؤں تو میں اپنے آپ کو قوم کا مجرم تصور کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ شاہ صاحب آپ اپنی تقریر کو مختصراً Wind up کریں۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب سپیکر مجھے کوئی قانون بتایا جائے کہ میری ترمیم پر کوئی ٹائم مقرر کیا جا سکتا ہے .....

جناب چیئرمین۔ آپ اپنی ترمیم کے بارے میں بات کریں اور مختصر بات کریں...

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا! میں اپنی ترمیم پر ہی بات کر رہا ہوں میں تو لوکل گورنمنٹ کے نظام کی خامیاں بتا رہا ہوں.....

جناب چیئرمین۔ شاہ صاحب آپ اپنی ترمیم کے بارے میں Relevant بات کریں اور اس کو مختصراً آپ Wind up کریں۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو بل پیش کیا گیا ہے اس کی مقتضیات کیا ہیں؟ اس کے تقاضے کیا ہیں؟ حلقہ بندیوں کے بارے میں حلقہ بندیوں کے طریق کار کے بارے میں لوکل کونسل کے ارکان کی تعداد کے بارے میں اربن لوکل کونسل کے ارکان کی تعداد کے بارے میں یا میونسپل کارپوریشن کے ارکان کی تعداد کے بارے میں یا میٹروپولیٹن کارپوریشن کا جو نظریہ لایا گیا ہے کہ ۲۵ لاکھ سے زیادہ نفوس کی جس شہر کی آبادی ہو گی وہ میٹروپولیٹن کہلائے گا اور اس کارپوریشن کو میٹرو پولیٹن کارپوریشن کہا جائے گا۔ اور پھر اس میں لوگوں کو سیاسی طور پر بلیک میل کرنے کے لیے Bribe کرنے کے لیے اور ایسے ناپسندیدہ سربراہان مقامی حکومت یا لوکل کونسل کو جسے حکومت پسند نہیں کرے گی یا وہ حکومت کی آنکھ میں کھٹکتا ہو گا اسے وہ وقتی طور پر منسٹر تعینات کر دیں گے اسے وہ سردار زادہ سید ظفر عباس کی شکل میں Advisor بنا دیں گے۔ ہمارے پاس آئین موجود ہے ماشاء اللہ ہمارے وزیر با تدبیر چودھری عبدالغفور صاحب بھی موجود ہیں' میں آپ کی وساطت سے یہ استدعا کروں گا کہ وہ مجھے کوئی علیحدہ Provision تو بتا دیں۔ ہاں ہے غالباً آرٹیکل

ہے۔ اس میں ہے کہ صدر، وزیر اعظم کے لئے Advisor مقرر کر سکتا ہے مگر اس کی تعداد بھی پانچ سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے۔ اس جگہ پر غالباً اگر میں بھولتا نہیں ہوں تو آئین کے آرٹیکل نمبر ۲۶۰ کا میں اس بات کا کہ ---- جو انہوں نے Remuneration سے Exempt کیا ہے اس میں تو ذکر ہے کہ سپیشل اسسٹنٹ ایڈوائزر اینڈ پارلیمنٹری سیکریٹری To the Chief Minister of a Province مگر آپ ماشاء اللہ وکیل ہیں آپ سابق وزیر ہیں آپ اس وقت ایوان کے Custodian کے فرائض ادا کر رہے ہیں۔ میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یا اس آئین کی کتاب میں جو ہمارے لیے ایک مقدس کتاب کا درجہ رکھتی ہے اس میں adviser کی Enabling provision تو بتایئے کہ پنجاب یا کسی دوسرے صوبے میں ایڈوائزر کی گنجائش ہے بھی یا نہیں۔ اور پھر کسی کو اگر لوکل کونسل کا چیئرمین کھٹکے گا تو اسے جناب ہمارے سردار زادہ صاحب کی طرح سے ترغیب دے کر کے Special Adviser اور پرچی ہاتھ میں "ایم" کی بجائے "اے" کی تھما دیں گے۔ "اے" Abbriviation ہے ایڈوائزر کے لیے اور "ایم" کی پرچی ہے منسٹر کے لیے۔ اور پھر اگر ماشاء اللہ ہمارے بھائی ضلع کونسل جھنگ کے سربراہ ہوں تو انہیں وہاں سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ اس میں تضاد بیانی کیا ہے حکومت کی دو عملی کیا ہے۔ ہم ان مشیر صاحبان کی تقرریوں کو قانون کی تسلیم نہیں کرتے۔ آپ کا زور چلتا ہے آپ کا حکم چلتا ہے آپ اس صوبے کے سیاہ و سفید کے مالک ہیں اس صوبے کے عوام کی قسمت آپ کے قبضہ قدرت میں ہے۔ "زور آور جانور چاہے انڈے دے چاہے بچے" اس کو کون پوچھ سکتا ہے۔ ہم تو نشاندھی کر سکتے ہیں، واویلا کر سکتے ہیں، سر پیٹ سکتے ہیں اور سر پھاڑ سکتے ہیں اس عددی اکثریت کے مقابلے میں ہم بالکل بے حال اور نڈھال سی حیثیت رکھتے ہیں۔

میاں ممتاز احمد خاں تمیانہ۔ جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب شاہ صاحب سے آپ کی وساطت سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ اس صف میں آنے کی کیوں خواہش کر رہے ہیں کہ زور والے خود بن رہے ہیں کہ وقت کی کوئی پابندی نہیں کر

رہے Relevent بولنے کی بجائے اپنا زور منوا رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر۔ شاہ صاحب ابھی آپ کی تقریر جاری ہے۔

سید طاہر احمد شاہ۔ عالیجاہ! آپ کا نیازمند حاضر ہے۔

جناب سپیکر۔ اور ارادے کیا ہیں؟

سید طاہر احمد شاہ۔ جی میں تو اپنا حق استعمال کر رہا ہوں۔ یہ میرا استحقاق ہے کہ میں اپنی ترامیم پر تقریر کروں۔

وزیر قانون۔ میں گذارش کروں گا کہ ماشاء اللہ آپ نے بہت بات کرلی۔ کافی ہو گیا ہم آپ کی تقریر سے متاثر ہیں۔

سید طاہر احمد شاہ۔ مجھے یقین ہے کہ یہ بل پاس ہو جائے گا۔ حکمرانوں کو خوفزدہ نہیں ہونا چاہیے۔ مگر بات یہ ہے کہ جب دھماکوں کی بات ہوتی ہے تو ہماری تقریر کو rule out کر دیا جاتا ہے کہ پتہ نہیں کیا بم پھٹے گا۔ بم تو پھٹتا ہے ملک میں کون بم مارتا ہے جب ہم یہاں آتے ہیں تو وہ سمجھتے ہیں کہ طاہر شاہ پتہ نہیں یہاں بھی بم بلاسٹ کر دے گا۔ تو ہمیں Principles of Policy کی Debate سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ کورم ٹوٹ جاتا ہے۔ ہمیں اپنی باتیں سنانا پڑتی ہیں تو دیواروں کو سنانا پڑتی ہیں۔ آج موقعہ ملا ہے کیونکہ قانون اور قواعد میرا ساتھ دے رہے ہیں تو میں اپنے دل کا غبار تھوڑا سا ہلکا کر رہا ہوں۔ جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے جناب ممتاز ممیانہ صاحب سے یہ عرض کروں گا کہ اگر حکومت انہیں امریکہ کی بجائے کسی دیگر ملک میں بھیجے تو ہم بھی رکن اسمبلی ہیں' آپ کے خادم ہیں' ہماری بھی سفارش کر دیجئے کہ ہم بھی آپ کے ہم سفر ہو کے باہر کی دنیا کی سرکاری خرچ پر سیر و سیاحت کر آئیں تاکہ ہم بھی تھوڑا سا نمک حلالی ادا کر آئیں۔

میاں ممتاز احمد ممیانہ۔ میں ان کی ضرور سفارش کروں گا کہ انہیں بھی بیرون ملک بھیجا جائے۔

جناب سپیکر۔ تو شاہ صاحب آپ کی تقریر ختم ہو گئی ؟

جناب فضل حسین راہی۔ جناب سپیکر! میں عرض کراں گا کہ شاہ صاحب کورم ٹوٹن دا نہ کہیا کرن ایتھے تے بندیاں دے وضو ٹٹ جاندے نیں۔

جناب سپیکر۔ شاہ صاحب آپ اپنی بات ختم کر چکے؟

وزیر قانون۔ جناب والا! میں عرض کروں۔ ویسے تو ہم شاہ صاحب کی تقریر کا کبھی برا نہیں مناتے جتنی دیر مرضی لمبی تقریر کریں۔ اس کے باوجود کہ ایک گھنٹے سے زائد ہو گیا ہے اور قاعدہ ۱۸۰ کے تحت کسی بل پر کسی سٹیج پر کسی تحریک کے بارے میں وقت مقرر کر سکتے ہیں لیکن میں نہیں کہوں گا کہ وقت مقرر کیا جائے میں بالکل نہیں کہوں گا۔ میں ویسے ہی شاہ صاحب سے درخواست کروں گا کہ جو بھی یہ کہنا چاہیں ہم سننے کے لیے تیار ہیں لیکن ان ناتواں جانوں پر تھوڑا سا رحم کھائیں کہ آپ نے کافی تقریر کی ہے۔ اس پر ہمیں اعتراض نہیں ہے۔ اس کے باوجود کہ ہم عرض کر سکتے ہیں کہ وقت مقرر کر کے بلکہ اسے Close کر کے ووٹنگ کے لیے پیش کیا جائے تاہم وہ اپنی بات مکمل کر لیں تو ہم مشکور ہوں گے۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب سپیکر! پارلیمانی روایات کے تحت اپوزیشن بنچز کا اور فاضل وزیر قانون اور فاضل وزیر صنعت و معدنیات اور ہمارے محترم خدا بخش ٹوانہ صاحب کے درمیان ہمارا ایک معاہدہ ہوا ہے' سودے بازی نہیں ہوئی بلکہ پارلیمانی روایات کے تحت معاہدہ ہوا ہے کہ آپ تقریر کریں گے اور ہم آپ کو اجازت دیں گے اور ہم سے انہوں نے یہ مطالبہ کیا کہ آج بل پاس کرنا ہے۔

ہمارا اصرار یہ تھا کہ اگر بل کل تک بھی جاتا ہے تو کل تک ٹائم ہے۔ ہم آپ کو یہ بل پاس کر دیں گے کیونکہ آپ کروا ہی لیں گے۔ تو جناب والا! اگر آپ حکم دیں گے تو میں نے نہ پہلے آپ کے حکم کی کبھی حکم عدولی کی ہے نہ آج کروں گا' مگر یہ معاہدے کی خلاف ورزی نہیں ہونی چاہئے۔ کیا یہ اس قسم کے قوم سے وعدے کرتے ہیں کہ ادھر وعدہ کچھ کیا اور بعد میں عمل کچھ کر دیا۔

دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا
موم ہو جا یا سنگ ہو جا

میرے یار اس طرح ساڈے نال نہ کر۔

چودھری محمد رفیق۔ کیا وزیر قانون یہ بتائیں گے کہ انہوں نے یہ شعر صحیح پڑھا ہے یا غلط پڑھا ہے؟

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا! نہ اے میرا شعر اے تے نہ میں شاعر آں۔ کہندے نیں خربوزے نوں ویکھ کے خربوزہ رنگ پکڑ دا اے' میرے تے وی ریاض حشمت جنجوعہ صاحب دا کچھ اثر ہو گیا اے۔ اوتھے اثر ہویا ای نیں وائیں صاحب دا۔ جناب والا! اس میں جو ایک مسئلہ ہے اس میں میں آپ کی وساطت سے وزرائے کرام کو نہایت ادب سے گذارش کروں گا کہ وہ میری اس گذارش کو نہایت غور کے ساتھ سنیں اور اگر میری یہ بات ان کے دل میں لگے اور ان کے ضمیر کے مطابق ہو تو وہ ہماری ان گذارشات پر غور ضرور کریں عمل کرنے میں اگر ان کی کوئی مجبوری ہو تو ہم گلہ نہیں کریں گے۔ جناب والا! یہ جو حد بندی کا مسئلہ ہے اور یہ جو Delimitation کا اصل میں ترمیمی بل ہے اور جو اس وقت سے قبل حکومت پنجاب نے حد بندیوں پر اعتراض کی سماعت کرنے کے لئے جو Delimitation Officers مقرر کئے ہیں اگر آپ ان کی فہرست اٹھا کر ملاحظہ کرتے ہیں تو ان میں یا تو کمشنر صاحبان ہیں یا پھر ایڈیشنل کمشنر صاحبان ہیں یا ڈپٹی کمشنر صاحبان ہیں یا وہ اسسٹنٹ کمشنر صاحبان ہیں یعنی کمشنر کے لفظ کو ادھر کرو یا ادھر کرو دم چھلا لگاؤ یا ٹوپی پہناؤ اس میں کمشنر کا لفظ آئے گا۔ اور پھر کمشنر کے خواہ آگے کوئی لفظ لگا دو خواہ اس کے پیچھے لگا دو وہ ہے انتظامی افسر اور حکومت کے براہ راست Administrative Control میں ہے اور وہ بیچارہ مجبور ہے کہ عوام کی خواہشات اور جائز مطالبات کے برعکس وہ اعتراضات کی سماعت کرنے سے قاصر ہے۔ اگر وہ سماعت کرے گا میں یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ وہ اشک شوئی ہو گی وہ سنے گا اور شکایات کو رد کر دے گا۔ اس لئے کہ حکومت میں آج کے افسران اس قدر خوف زدہ ہیں کہ ان میں اتنا دم خم باقی نہیں رہ گیا کہ وہ ان کے کسی حکم کی یا اشارے کی حکم عدولی کر دیں۔ ہاں البتہ اس قسم کے واقعات کی وجہ سے ماضی کے واقعات اس بات کی شہادت پیش

کرتے ہیں کہ جب بھی بیورو کریسی کے اختیارات کو' جب بھی اعلیٰ افسران کے اختیارات کو کسی بھی حکومت نے سلب کرنے کی کوشش کی ہے جب انہوں نے ان کو بے اثر بنانے کی کوشش کی ہے تو پھر سیاسی تنظیموں کے لوگ' سیاسی جماعتوں کے لوگوں کو جب کھلے میدان میں اظہار جذبات کی اجازت نہیں ہوتی تو پھر ground جا کر تخریب کاری کرتے ہیں وہ منصوبہ بندی اس طریقے سے کرتے ہیں۔ اگر آپ بیورو کریسی کے اور بااختیار افسران کے اختیارات کو سلب کرنا چاہتے ہیں تو آپ کر سکتے ہیں آپ سلب کرلیں ہم آپ پر اعتراض نہیں کرتے مگر اس کا ایک خوف ناک انجام اور بہت بھیانک انجام آپ کو خدا نخواستہ میں خدا نخواستہ کہتا ہوں آپ کو یہ انجام دیکھنا ہو گا۔ جو کہ اتنا طاقت ور طبقہ ہے خواہ فوجیوں کی حکومت ہو خواہ میاں نواز شریف کی حکومت ہو خواہ محمد خان جونیجو کی حکومت ہو خواہ ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت ہو خواہ ایوب خان کی حکومت ہو بیورو کریسی جب اس کا ساتھ چھوڑتی ہے جب اس کے خلاف سازش کرتی ہے تو پھر اس کو حکومت سے محروم کر دیتی ہے۔ یہ ایسے تلخ حقائق ہیں جن سے ہمیں سبق سیکھنا چاہیئے۔ میری تجویز یہ ہے نہیں مانیں گے تو نہ مانیئے ہم یہاں پر عوام کے جذبات کی صحیح ترجمانی کریں گے۔ ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ Delimitation Officer اس لئے کہ ان کے اختیارات اس طریقے سے نہیں ہیں مثال کے طور پر جناب سپیکر! میں ایک واقعہ پیش کرنا چاہتا ہوں ہمارے شہر میں میونسپل کارپوریشن جو پاکستان کا تیسرا بڑا شہر ہے وہاں پر میونسپل کارپوریشن کی حد بندی کا Delimitation Officer مخدوم مظہر حسین کو لگایا گیا۔ میں ایک ایسے حلقے کے بارے میں جو کہ اس Ordinance جو کہ لوکل گورنمنٹ کے سیکشن ۱۴ سب سیکشن II جو ہے میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں۔ آج Electoral Units خواہ مسلم سیٹیں

All electoral units on Muslim Seats, shall as far as practicable, be delimited having regard to the distribution of population including Non-Muslim geographical compactness.

اب کیا ہوا کہ ایک ایسی کالونی جس کا نام بابائے قوم' معمار پاکستان قائد اعظم محمد علی

جناح کے نام پر جناح کالونی ہے اس کے پورے یونٹ جس کا رقبہ چار مربع اراضی پر محیط ہے وہ فیصل آباد کی سب سے پہلی اضافی بستی ہے۔ ان کی دو آدھی گلیوں کو نکال کر ایک وارڈ نمبر سے نکال کے دوسرے وارڈ کے ساتھ شامل کر دیا گیا۔ میں نے پھر Delimitation Officer سے مطالبہ کیا کہ خدا کے بندے Proposed Delimitation مجھے دکھاؤ تو سہی' اس نے کہا شاہ صاحب کیا بات کرتے ہیں میرے پاس نہ آئی ہیں نہ کچھ میں نے مانگے ہیں مجھے دیتا ہی کوئی نہیں ہے جس دن آئیں گی ابھی میں کچھ نہیں کر سکتا بعد میں Delimitation آنے پر جو کر سکوں گا کر دوں گا' مجھے تو کوئی دکھاتا ہی نہیں ہے۔ Assistant Delimitation Officer کون ہے' میونسپل مجسٹریٹ اور میونسپل کارپوریشن انہوں نے تالا لگا کے رکھا ہوا ہے۔ فضل حسین راہی جو کہ میئر کارپوریشن کے ایک ہی محلہ آرچک پورہ میں رہائشی ہیں اور ایک گلی کا فاصلہ ہے اس کی دو گلیوں کو نکال کے دوسری طرف Propose کیا گیا ہے اس لئے کہ فضل حسین راہی نے اس کو 1979ء کے بلدیاتی انتخابات میں شکست سے ہم کنار کیا تھا۔ تو یہ کیا ہو رہا ہے اس لئے میں یہ تقاضا کرتا ہوں اور یہ مطالبہ کرتا ہوں اور میں آپ کی وساطت سے حکومت سے اپیل کرتا ہوں۔ اگر انصاف پر مبنی صحیح صحیح Delimitation کروانی ہے۔ اگر آپ مخلص ہیں' اگر آپ تاریخ میں اچھے الفاظ سے اپنی تاریخ کو رقم کروانا چاہتے ہیں تو پھر انتظامی افسران کی بجائے Judicial Officers کو ' ایڈیشنل سیشن ججوں کو آپ Delimitation مقرر کریں جو کہ عدلیہ کے ماتحت ہوں اور انتظامیہ کے ماتحت نہ ہوں۔ ورنہ ماضی میں ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں کہ لکیروں سے کچھ نہیں بنتا۔ ماضی میں ہم نے دیکھا ہے کہ حکمران جماعت اپنی مرضی سے Delimitation کرتی ہے مگر کسی نے بھی یہ مارشل لاء کا دور تھا جو اتنا طویل تھا مگر سول حکومت نے ایک Term سے دوبارہ دوسری Term نہیں لی ہے کیونکہ وہ اپنے اقتدار کو طول دینے کے لئے اتنی غلطیاں کرتے ہیں کہ وقت اور عوام ان کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں۔ ہم جو اس وقت تجاویز دیتے ہیں کاش کہ حکمران وقت اور حکومت ان کو پورے غور سے سنیں'

آپ انصاف کریں اور بلدیاتی انتخابات ہونے دیں' اور یہ انتخابات جلد سے جلد کروائیں' پارٹی کی بنیادوں پر کرائیں' کیونکہ اگر برادری کے تعصبات کی بنیاد پر' علاقیت کے نام پر جاگیرداری کے نام پر' بیوروکریسی کے نام پر جو لوگ آئیں گے وہ نہیں ہوں گے جب تک سیاسی جماعتوں کو مکمل طور پر اس ملک میں ہر چھوٹے بڑے انتخابات میں جماعتی سطح پر ان کی تنظیم کرنے کی کوشش نہیں کی جائے گی۔ ملک کا جو سیاسی ڈھانچہ ہے۔ ملک کا جو انتظامی ڈھانچہ ہے ملک کا جو معاشی ڈھانچہ ہے جو صوبے کا ؟ ڈھانچہ ہے جناب سپیکر! میرے احساسات یہ ہیں میرے خیالات یہ ہیں اس کو ہم بہتر نہیں بنا سکتے۔ آج اس موقع پر میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ ایک دور میں جب وہ جاتا ہے اس سے اگلے دور میں سسٹم میں رونما بہتر تبدیلی نہیں ہوتی اور سسٹم میں پہلے سے زیادہ Deterioration ہوتی ہے۔ ادارے جو Erosion کی طرف جا رہے ہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم سب مل کر سوچیں اگر ہم بھی نہیں کریں گے تو پھر خدانخواستہ ماضی کی طرح خدا نہ کرے میرے منہ میں خاک پھر مارشل لاء آ جائے گا۔ پھر ہم اپنے اپنے گھروں میں بیٹھے ہوں گے۔ پھر یہ بیوروکریٹس ہوں گے جو ہماری تقدیر کے عوام کی تقدیر کے اور ہمارے صوبے کی تقدیر کے مالک ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے اس موقعہ پر وزیر بلدیات تو ماشاءاللہ تشریف لے گئے ہیں کیونکہ ان کی ڈیوٹی تو وزیر قانون صاحب نے ادا کرنی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے ایک سوال دیا تھا جو چند دن پہلے آیا۔ دل تو میرا چاہتا ہے کہ اس پر تحریک استحقاق دوں۔ غلط جواب آیا۔ آپ بھی ماشاءاللہ ایک ضلعی کونسل کے سربراہ ہیں اور چودھری غفور صاحب بھی تھے اب پتہ نہیں ہیں یا نہیں۔

جناب سپیکر! یہ جو ضلعی برآمدی ٹیکس ہے یہ ایسے ڈکیٹ ہیں جو کہ حکومت نے پالے ہوئے ہیں۔ جنہوں نے اپنے شیڈول بنا رکھے ہیں۔ نان شیڈول آئٹم پر ہر آئٹم جو ضلع کی باؤنڈری سے باہر جاتی ہے۔ میرا یہ چیلنج ہے کہ میرے اس چیلنج کو نہ وزیر بلدیات نہ پوری حکومت غلط ثابت کر سکتی ہے کہ ضلعی باؤنڈری سے باہر جانے والی اشیا کو Bribe کرنا پڑتا ہے۔ یہ ہائی وے Highway Robbery کے مترادف ہے۔

اور حکومت اس پر ناکام ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر۔ شاہ صاحب! یہ بات آپ کی ترمیم سے متعلقہ نہیں ہے۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا! یہ لوکل گورنمنٹ کی بات ہے۔ لوکل گورنمنٹ کے بارے میں ہر بات نہیں ہو سکتی۔

سید طاہر احمد شاہ۔ میں کہتا ہوں کہ اس قسم کے لوکل گورنمنٹ کے سسٹم کو ٹھیک کریں۔ اس قسم کی ترمیم لائیں۔

جناب سپیکر۔ آپ اپنی ترمیم کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے ارشاد فرمائیے۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا! گذارش یہ ہے کہ یعنی اگر صوبہ میں ڈکیٹی ہو رہی ہو قانون کا سہارا لے کر تو اگر یہاں بات نہ کریں تو پھر کہاں جائیں۔ کس کے پاس جائیں کس کو سنائیں۔ عوام لٹتے رہیں اور ہم خاموش تماشائی بن کر دیکھتے رہیں۔ یہ ہم سے نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر۔ شاہ صاحب ضابطے اور قانون کے مطابق ہی بات کرنی ہے۔

سید طاہر احمد شاہ۔ ضابطے کی ہی بات ہے۔ میں تو بے ضابطہ ہوتا ہی نہیں ہوں۔ مجھے تو تقریر کا شوق ہی نہیں ہے۔ زندگی بھر میں نے اتنی تقریر کی ہیں۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! چلیں میں آپ کے جذبات کو بھی سمجھتا ہوں کچھ تھوڑا سا مجھے اپنے احباب کا جو ماشاء اللہ آج وزیر ہیں خدا کرے رہیں کہیں یہ بھی Surplus Pool میں جلد نہ پہنچ جائیں۔ بہرکیف انہوں نے شفقت فرمائی۔ ہم سے بات کی اب تھوڑا سا اس پر بھی آ جاتے ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے میں اپنے محترم دوست خدا بخش ٹوانہ صاحب سے یہ عرض کروں گا کہ وہ دو تین باتیں سن لیں اب میں آپ کی مزید سمع خراشی نہیں کرنا چاہتا اگر مناسب سمجھیں تو لکھ لیں۔

جناب سپیکر! میونسپل کارپوریشن میں ایک او ایس ڈی ہے اس کا نام بشیر چودھری ہے۔ پہلے وہ بیلدار تھا اس کو میرا چیلنج ہے۔ اور وزیر بلدیات کل طلب کریں اگر وہ Measurement Book پہ Entry کر دے۔ تو میں معافی بھی مانگ لوں گا۔ اپنا

الزام بھی واپس لے لوں گا۔ اس کو کہتے ہیں "بشیرا بجٹ" جہاں پہ وہ جاتا ہے پورے بجٹ کو جیسے ٹڈی دل فصلوں کو کھا جاتا ہے اس طریقے سے وہ لوکل گورنمنٹ کے ادارے کے بجٹ کو کھا جاتا ہے اس لئے اسے "بشیرا بجٹ" کہتے ہیں۔ نہایت افسوس کی بات ہے کہ میں نے اسمبلی میں سوال دیا اس کو بھی Turn Down کر دیا گیا۔ مجھے پتہ تھا کہ کیوں Turn Down ہوا۔ میں نے کہا چلو کبھی موقعہ آئے گا تو "بشیرا بجٹ" کی بات کریں گے۔ آپ کی اطلاع کے لئے آپ کی وساطت سے ایک سپرنٹنڈنٹ ہے جس کا نام ارشد چودھری ہے۔ وہ ہر دور میں فیصل آباد میں متعین ہوتا ہے۔ پوچھئے ان سے کہ ایک عہدے دار کو ایک ملازم کو چار قسم کے شعبہ جات کس حیثیت میں کس قانون کے تحت دئے گئے ہیں۔

پھر میں آپ کی وساطت سے یہ کہنا چاہوں گا کہ ۷۵ وارڈ میں میونسپل کارپوریشن فیصل آباد کے جو خاکروب ہیں گندگی کا یہ عالم ہے کہ آپ سڑکوں پر گزر کر دیکھئے بو اور تعفن سے آپ وہاں سے گزر نہیں سکیں گے اور وہاں پر خاکروب جو اصل میں لگے ہوئے ہیں ان کو جبراً" چھٹی پر کاغذوں میں بھیجا جاتا ہے اور عارضی طور پر دس دس خاکروب ایک ایک حلقے میں appoint کئے جاتے ہیں۔ وہی بیگار کرتے ہیں۔ آپ ایک خاکروب کی تنخواہ لگایئے دس خاکروب کا ماہانہ لگایئے اور اس کو ۷۵ سے ضرب دیجئے پھر دیکھئے کتنا پیسہ جا رہا ہے۔ پھر میں یہ کہوں گا کہ جو آپ نے فوڈ انسپکٹر قائم کئے ہوئے ہیں۔ ان سے پوچھئے کہ یہ پچاس ہزار روپے ماہانہ نذرانہ عقیدت کس کو پیش کرتے ہیں۔

جناب مہدی خان۔ جناب شاہ صاحب سے بڑے ادب کے ساتھ یہ گذارش کروں گا کہ وہ بڑی اچھی تقریر فرما رہے ہیں لیکن ہم مستفید اس سے اس لئے نہیں ہو رہے کہ اتنی اونچی آواز ہے وہ سنائی دینا تو درکنار پوری طرح سمجھ نہیں آتی۔ میں بڑے ادب سے گذارش کروں گا کہ یا تو مائیک بند کر دیں یا تھوڑا سا براہ مہربانی آہستہ بولیں تاکہ ہم آپ کی تقریر سے فائدہ اٹھا سکیں۔

جناب طاہر احمد شاہ۔ جناب سپیکر! میں ان کا احترام کرتا ہوں۔ ان کا تعلق میرے

ضلع سے ہے پھر ایک بات اور بھی ہے کہ یہ میرے سسرال کے علاقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ جناب سپیکر یہ انکار نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے میں سفارش کروں گا غلام حیدر وائیں صاحب کو چونکہ وہ پاکستان مسلم لیگ صوبہ پنجاب کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ یہ میرے بھائی کو وزیر تو بنا دیجئے۔ وزیر تو بن نہیں سکے۔ مٹھائیاں بھی بانٹی گئیں۔ مبارک بادیں بھی وصول کی گئیں اور کہیں ایسا نہ ہو اگر آپ نے ان کو وزیر نہ بنایا کہیں میرا اور آپ کا سر نہ پھاڑ دیں۔ میں ان کو جانتا ہوں مارشل لاء سے تعلق رکھتے ہیں۔ گوجر قوم سے ہیں۔

جناب مہدی خان۔ میں ان کی خدمت میں گذارش کروں گا خدا کرے آپ بھی وزیر بن جائیں آپ اس لئے اپوزیشن میں گئے تھے چار ماہ پوری کوشش کرنے کے بعد منتیں کرنے کے بعد جب یہ کام نہ ہوا تو جناب اپوزیشن میں چلے گئے۔

رانا پھول محمد خان۔ نکتہ وضاحت۔ کیا محترم شاہ صاحب یہ وضاحت فرمائیں گے کہ پہلے انہوں نے یہی رشتہ چودھری گل نواز صاحب کے ساتھ ظاہر کیا تھا اب جناب مہدی خان صاحب کے ساتھ ظاہر کر رہے ہیں۔ کیا وہی شادی ہے یا دوسری ہے؟

جناب طاہر احمد شاہ۔ رانا صاحب میرے بھائی ہیں قابل احترام ہیں۔ چسکے کے لئے بات کر دی ہے۔ گل نواز صاحب تو میرے چچا سسر ہیں۔ حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے۔ اتفاق کی بات ہے مگر میں نے یہ نہیں کہا کہ میری ان کے ساتھ رشتے داری ہے میں نے کہا کہ یہ میرے سسرال کے علاقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگر وہ انکار کرتے ہیں تو کر دیں۔

جناب مہدی خان۔ ٹھیک ہے میں نے عرض کی ہے کہ اگر یہ مہربانی کریں تو یہ میری درخواست مان لیں کہ ان کا تعلق ہے۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا میں نے تو ان کے علاقے میں ایک سڑک بھی بنوا دی ہے۔ جناب سپیکر! مجھے ذاتی وضاحت کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر۔ شاہ آپ میری بات سن لیں۔ کیا سسرال کا ذکر بھی آپ کی ترمیم کے

دائرہ کار میں ہے۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا! میری ان کے ساتھ جو تعلق داری یا نسبت ہے' وہ میں نے آخر بیان تو کرنی ہے۔ میں ان کا ادب و احترام کرتا ہوں۔ ویسے تو ماشاء اللہ میں اور بھی زیادہ بات کر سکتا ہوں۔ مگر میں ان کا احترام کرتا ہوں۔

جناب مہدی خان۔ وہ اس لئے بار بار نام لیتے ہیں کہ وہ ان کی Second love marriage ہے۔ اور اس لئے شاہ صاحب کے ساتھ ہمارا تعلق ہے اور اسی بناء پر میں نے ان سے گذارش کی تھی جس پر انہوں نے برا منایا ہے۔

جناب سپیکر۔ شاہ صاحب آپ اپنی ترمیم کے دائرہ کار میں رہئے۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب سپیکر! آپ یہ بتائیے کہ اگر Personal Conduct پر بات ہو تو آپ مجھے وضاحت کی اجازت نہیں دیں گے؟

جناب سپیکر۔ آپ تقریر کر رہے ہیں' اس میں پرسنل ایکسپلینیشن کی .....

سید طاہر احمد شاہ۔ وہ کہتے ہیں کہ میری love marriage ہے کیا انہوں نے نہیں کہا؟

جناب سپیکر۔ انہوں نے کہا ہے۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا' ویسے تو میری regular marriage ہے۔ اگر میری love marriage بھی ہو تو مجھے اس بات پر کوئی شرم نہیں کہ میں نے شادی کی ہے اور یہ سردار لوگ' یہ تو شادیاں بھی کرتے ہیں اور نکاح نہیں کرتے۔ اب میں کیا کروں؟ کیا کیا رونا روؤں؟

چودھری محمد رفیق۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ میں چودھری صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا ان کے علاقے میں مزید لوکرنے کی گنجائش ہے؟ کیونکہ جنجوعہ صاحب بھی خالی بیٹھے ہیں۔

جناب مہدی خان۔ وہاں پہ اب گنجائش نہیں رہی' کیونکہ وہاں پہ ہمارے معزز ممبر نے love marriage کرلی ہے۔ اب ٹوبہ میں گنجائش ہے۔

جناب سپیکر۔ چودھری صاحب' آپ تشریف رکھیں۔

سید طاہر احمد شاہ۔ ایک آخری بات میں آپ کی اجازت سے کرنی چاہتا ہوں۔ جب بھی آپ نے حکم دیا ہے' میں نے تعمیل کی ہے۔ آپ ایک بات کی اجازت دے دیجئے۔ یہ بلدیاتی اداروں کے مفاد میں ہے عالی جاہ! وہ آپ بھی سن لیجئے میں ان کو بھی سنانا چاہتا ہوں۔ اور حکومت کو بھی سنانا چاہتا ہوں۔ یہ جو پچیس پچیس ہزار کے تخمینے ہوتے ہیں وہ پچیس ہزار کے نام پر چھوٹے Petty contractors دیتے ہیں اور اس کا Premium بہت اوپر لے جاتے ہیں۔ اور اگر یہ بات مجھے چیلنج کریں تو میں ٹوانہ صاحب کو ثابت کر سکتا ہوں کہ تین لاکھ تک جو میئر کارپوریشن کی Final limit ہے تین گنا ریٹوں پہ پچیس لاکھ کو اوپر لے جا کے اگر تین گنا زیادہ ادائیگی ہو...

جناب سپیکر۔ شاہ صاحب یہ متعلقہ نہیں ہے۔

سید طاہر احمد شاہ۔ آج یہ موقع ہے۔ رانا صاحب تو پتا نہیں کیا کیا کہہ جاتے ہیں ہاتھ باندھ کے جناب میری مؤدبانہ اپیل ہے میں تو بلدیات کے بارے میں بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر۔ آپ کی ترمیم کے مطابق یہ بات متعلقہ نہیں ہے۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب سپیکر! میں پھر یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ترمیم میں یہ ہے کہ جب آخری ترمیم کو ہم دیکھتے ہیں تو اس میں انہوں نے وزراء کو مشیران کو جنہیں ہم غیر قانونی مانتے ہیں یہ ریکارڈ کی بات ہے اور پھر سپیشل اسسٹنٹس کو پرائم منسٹر کو چیف منسٹر کو تو انہوں نے کر دیا ہے کہ جب یہ ان عہدوں پر Appoint ہو جائیں گے تو انہیں پندرہ دن کے اندر اندر مستعفی ہونا پڑے گا۔ اور اگر نہیں ہو گے تو ان کا وہ عہدہ خود بخود خالی ہو جائے گا۔ جناب سپیکر! ویسے تو یہ جمہوریت کے بنیادی تقاضوں کے خلاف ہے۔ پھر اگر آپ اپنے ملک کے سربراہ کو دیکھیے تو ان کے پاس بھی دو عہدے ہیں۔ قابل احترام واجب الاحترام صدر جنرل محمد ضیاء الحق بیک وقت صدر پاکستان بھی ہیں اور وہ چیف آف آرمی سٹاف بھی ہیں۔ تو یہ تضاد کیوں ہے؟ یہ دو عملی کیوں ہے؟ کہ ایک طرف صدر پاکستان کے پاس تو دو عہدے رہ سکتے ہیں اور قوم کے

نمائندے اگر قوم دس دفعہ بھی انہیں منتخب کرتی ہے تو انہیں حق بھی ہے۔ پھر اگر یہ حق چھیننا چاہتے ہیں تو میں تو نہیں کہتا کہ چھین لیجیے۔

چودھری غلام احمد خان۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ شاہ صاحب کی اطلاع کے لیے میں گذارش کروں گا کہ اگر انہوں نے آئین کا مطالعہ کیا ہے

President is always the Supreme Commander of the Armed Forces

یہ کوئی تضاد والی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر۔ شاہ صاحب آپ اپنی بات کیجیے۔

سید طاہر احمد شاہ۔ میں جواب نہ دوں؟

جناب سپیکر۔ نہیں! متعلقہ بات کیجیے۔ آپ اپنی بات کیجیے اور یہ بات آپ کی ترمیم کے مطابق متعلقہ نہیں ہے۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب سپیکر!

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

ٹھیک ہے۔ میں آپ کے حکم کی تعمیل میں جواب نہیں دیتا۔ اب کوئی ممبر بھی اعتراض کرے گا میں جواب نہیں دوں گا۔ اس لیے کہ میں آپ کا دل سے احترام کرتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ شکریہ شاہ صاحب۔

چودھری محمد رفیق۔ جناب سپیکر! وزیر قانون صاحب ارشاد فرمائیں کہ شاہ صاحب نے شعر صحیح پڑھا ہے یا غلط؟

جناب فضل حسین راہی۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ میری ٹوانہ صاحب سے درخواست ہے کہ میرا خیال ہے کہ اب شاہ صاحب پھر متعلقہ ہو رہے ہیں۔ اگر وہ آج کا کھانا منگوا لیں تو بڑی مہربانی ہو گی۔ میرا اندازہ ہے کہ اب یہ کافی دیر تک متعلقہ رہیں گے۔

چودھری محمد رفیق۔ جناب سپیکر' حاضری لان والے بہت اوکھے بیٹھے آ۔

جناب سپیکر۔ شاہ صاحب' میرے خیال میں اب آپ کو ختم کرنا چاہیے۔

سید طاہر احمد شاہ۔ کیا اب میں غیر متعلقہ ہوں؟

جناب سپیکر۔ جب آپ بات کریں گے تو بتا چلے گا کہ آپ متعلقہ ہیں یا غیر متعلقہ۔

سید طاہر احمد شاہ۔ مجھے بات تو کرنے نہیں دیتے میں آپ کی وساطت سے انہیں بتا دوں کہ اگر یہ چاہتے ہیں کہ میں اپنی بات کو جلدی ختم کر دوں تو جتنی مداخلت کریں گے میں فوراً بیٹھ جاؤں گا پھر میں اپنے ذہین کو consolidate کر کے نیا نکتہ لے آؤں گا۔ مداخلت کرنی چاہتے ہیں تو کریں۔ مجھے تو فائدہ ہے۔ I don't mind جناب سپیکر! ایک اخلاقی تقاضا ہوتا ہے کچھ آف دی ریکارڈ باتیں ہوتی ہیں۔ آف دی ریکارڈ بات کو ریکارڈ پر لانا غیر اخلاقی بات ہوتی ہے۔ ورنہ میں اس کے پاس منظر کو اس کی مصلحتوں کو بھی سمجھتا ہوں۔ مگر دیکھیے۔ اس بل میں غور فرمائیے۔ یہ جو مسودہ انہوں پیش کیا گیا ہے اس بل میں وزراء کو' وزیر اعلیٰ کو' وزیر اعظم کو' مشیروں کو' سپیشل اسسٹنٹوں کو' سٹیٹ منسٹروں کو تو بیک وقت دو عہدے رکھنے سے منع کر دیا جائے گا' مگر دوسری طرف...

جناب سپیکر۔ شاہ صاحب' یہ متعلقہ بات نہیں ہے۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا یہ ہے۔

جناب سپیکر۔ قطعاً نہیں۔ یہ آپ کی اگلی Clause میں آئے گا۔

سید طاہر احمد شاہ۔ سر' اس بل میں تو ہے ناں۔

جناب سپیکر۔ اس پر آپ کی ترمیم ہے۔ اگر یہاں بات کریں گے تو اس ترمیم پر آپ کیا بات کریں گے جس میں آپ نے یہ ترمیم دی ہوئی ہے؟

سید طاہر احمد شاہ۔ چلیے' پھر میں اس کو اس پر ملتوی کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ اسی لیے میں نے کہا کہ یہ متعلقہ نہیں ہے۔

سید اقبال احمد۔ (سیالکوٹ) جناب والا! ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ شاہ صاحب کا آخیر دیکھنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے ڈیڑھ گھنٹہ تقریر فرمالی ہے۔ مجھے یہ محسوس ہوتا ہے کہ سپیکر صاحب آج دیکھنا چاہتے ہیں کہ شاہ صاحب کتنی دیر بولنا چاہتے ہیں۔

آوازیں۔ شیر آیا۔ شیر آیا۔ (قہقہے)

جناب فضل حسین راہی۔ ببر شیر یوریا۔ (قہقہے) یہ شیر نہیں' ببر شیر یوریا ہے۔ دیکھو' کتنی پھلی پھلی ہوئی اے۔ (قہقہے)

وزیر محنت (جناب عبدالقیوم اعوان)۔ جناب راہی صاحب آپ اس طبقے میں سے ہیں جس طبقے کی ہم نمائندگی کر رہے ہیں۔ ہم خود اس طبقے سے ہیں کم از کم آپ کو یہ زیب نہیں دیتا کہ کسی کو آپ ببر شیر یوریا کہیں یا شیر کہیں۔ آپ تو سارا دن یہی کام کر رہے ہیں کہ جی' میں کھوکھے پر بیٹھتا ہوں' یہ کرتا ہوں' وہ کرتا ہوں۔ اس لیے یہ اچھی بات نہیں۔

جناب فضل حسین راہی۔ ہم اپنا کام چلا رہے ہیں' آپ اپنا کام چلاتے رہیں۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب سپیکر! فاضل وزیر قانون نے اپنی تقریر کے شروع میں فرمایا ہے لیڈر آف اپوزیشن ہو یا ڈپٹی لیڈر آف دی اپوزیشن ہو جناب میں نے اپنی پہلی ترمیم پر تقریر نہیں کی تھی میں ریکارڈ کو درست کرنا چاہوں گا دوسری بات انہوں نے یہ فرمائی اور ہم پر الزام لگایا ہے کہ یہ انتخابات نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ جناب سپیکر! ایسا نہیں ہے ہم چاہتے ہیں کہ بلدیاتی انتخابات ہوں جتنی جلد ممکن ہوں۔ منصفانہ بنیادوں پر ہوں جماعتی بنیادوں پر ہوں مگر قانون جو ہیں ہم بیڈ لاز کے تحت بیڈ ایڈ منسٹریشن کے تحت ہم انتخابات کو یقینی طور پر پسند نہیں کرتے جناب سپیکر! میں آخر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس معزز ایوان کا آپ کی وساطت سے شکریہ ادا کرتا ہوں اگر میری کسی بات سے کسی کو ناگواری ہوئی ہو تو میں اس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر۔ ابھی کوئی اور صاحب اس ترمیم پر بولنا چاہتے ہیں۔ میاں محمد اسحاق صاحب بولنا چاہتے ہیں؟

میاں محمد اسحاق۔ راہی صاحب کو بولنے دیں۔

جناب سپیکر۔ راہی صاحب! کیا آپ بولنا چاہتے ہیں؟

جناب فضل حسین راہی۔ جنجوعہ صاحب کو بولنے دیں۔

راجہ خلیق اللہ۔ جناب سپیکر! راہی صاحب نے کہا تھا کہ میرا وقت بھی شاہ صاحب کو دے دیں۔

جناب سپیکر۔ میاں ریاض حشمت جنجوعہ صاحب کیا آپ بولنا چاہتے ہیں؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ یہ جناب دوسری ترمیم ہے۔

جناب سپیکر۔ جی ہاں! یہ دوسری ترمیم ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب سپیکر! میری یہ ترمیم ہے کہ لوکل گورنمنٹ ترمیمی مسودہ قانون کو اس ایوان کی منتخبہ مجلس قائمہ کے سپرد کر دیا جائے۔ جناب والا! جتنے بھی قانون کسی ایوان میں پیش کئے جاتے ہیں ان کی حسن و قبا کو دیکھنے کے لئے ان کے افادیت اور اہمیت کو جانچنے کے لئے یہ ایک پارلیمانی روایت ہے بعض اوقات ان کو منتخب کمیٹیوں کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ یا بعض اوقات انہیں رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے مشتہر کر دیا جاتا ہے۔ اس مسودہ قانون میں جو ترامیم پیش کی گئیں ہیں ان کی افادیت اور اہمیت جانچنے کے لئے میرے دو نقطہ نظر ہیں ان ترمیم کی روشنی میں اراکین کی تعداد بڑھا دی گئی ہے اور بعض صورتوں میں وہ دگنا سے بھی زیادہ کر دی گئی ہے جناب والا! یہاں اس امر کا جائزہ لینا انتہائی ضروری ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسلوں میونسپل کونسلوں میونسپل کمیٹیوں کے جو موجودہ ہال ہیں کیا وہ اس بات کے متحمل ہو سکتے ہیں آیا وہ اراکین کی اسقدر زیادہ تعداد کو اپنے دامن میں سما سکیں گے یا نہیں؟ جناب والا! جہاں تک میں نے لوکل کونسل کے ہالوں کو دیکھا ہے۔ میں یہ بات پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ان کونسلوں کی تعداد میں جس طرح اضافہ کر دیا گیا ہے۔ تمام ارکان موجودہ ہالوں کے اندر بیٹھ کر میٹنگ نہیں کر سکیں گے۔ اس لئے یہ ضروری ہو گا کہ ڈسٹرکٹ کونسل ہال میونسپل کارپوریشن کے ہال اور میونسپل کمیٹیوں کے ہالوں کی دوبارہ تعمیر کی جائے اور اس طرح جناب والا! عوام کے وہ فنڈز جو ایک تانگے والے سے لے کر ایک ریڑھی والے تک دیہات کے ایک عام آدمی سے لے کر ایک متوسط درجے کے آدمی تک سب کی جیبوں سے اکٹھے ہو کر آتے ہیں وہ ان ہالز کی تعمیر پر خرچ ہو جائیں گے اور اگر فنڈز کو بچانے کے لئے ان ہالز کی تعمیر نہ کی گئی تو

پھر اجلاس ان ہالز کے اندر منعقد کرنا ناممکن ہو گا اور پھر باہر لانوں میں خیمے لگا کر اجلاس کرنے پڑیں گے جو کہ بلدیاتی اداروں کے شایان شان نہیں ہو گا جناب والا! اس کے علاوہ فنڈز کی تقسیم کا مسئلہ پیدا ہو گا۔ عام طور پر ان لوکل اداروں میں جو صورت حال رہی ہے وہ یہ ہے کہ تمام ارکان اس کوشش میں ہوتے ہیں کہ ان کو ان کے حصے کے فنڈز ملیں لیکن ان ارکان کی تعداد کو اسقدر بڑھایا جا رہا ہے۔ اگر فنڈز کی تقسیم رسہ کشی شروع ہوئی تو پھر اس قلیل تعداد میں فنڈز حصہ میں آئیں گے جس سے کوئی بڑا منصوبہ مکمل نہیں کیا جا سکے گا اور دیہاتوں کی شکل میں ایک رکن ڈسٹرکٹ کونسل کو زیادہ سے زیادہ اس قدر فنڈ ملے گا جن سے چند پل یا سڑکیں فٹ پاتھ وغیرہ کی تعمیر بڑی مشکل سے ہو سکے گی جناب والا! اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ان کونسلوں کی افادیت کو ختم کرنے کے لئے اس قدر اراکین کی تعداد میں اضافہ کیا جا رہا ہے اور اس کے علاوہ جناب والا! لوکل کونسلوں کے فنڈز میں ان کے متعلق۔۔۔۔۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب والا! مجھے افسوس ہے کہ میں ان کی تقریر میں مداخلت کر رہا ہوں میری عرض یہ ہے کہ ماحول میں کچھ تلخی پیدا ہو گئی ہے شاہ صاحب نے ساجدہ نیئر عابدی کے متعلق کچھ باتیں کہیں ہیں کچھ انہوں نے باتیں کی ہیں۔ اس کی وجہ سے ہمارے ارکان کے درمیان کچھ تلخی پیدا ہوئی ہے اس کے لئے ہم نے شاہ صاحب سے عرض کی ہے آپ کی وساطت سے یہ کچھ بات کرنا چاہتے ہیں آپ کی مہربانی اگر آپ اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر۔ ہاؤس کے اندر تو کوئی بات نہیں ہوئی۔

جناب فضل حسین راہی۔ ہاؤس کے اندر کی جانے والی بات کو بنیاد بنا کر اس کو ملحوظ رکھ بات آگے بڑھائی گئی ہے اس کو واپس لینا چاہتے ہیں۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب سپیکر! میرا کسی کی دل آزاری کرنا مقصد نہیں ہوتا محترمہ سیدہ ساجدہ نیر عابدی صاحبہ میرے لئے وہ بہن کا درجہ رکھتی ہیں میرے لئے قابل احترام ہیں میں اپنے فاضل ارکان کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے بہن بھائیوں میں تلخ کلامی بھی ہو جاتی ہے اختلافات بھی پیدا ہو جاتے ہیں میں آپ کی وساطت سے اپنے

الفاظ بھی واپس لیتا ہوں اور ان سے معذرت کا خواستگار بھی ہوں۔

جناب سپیکر۔ بیگم صاحبہ! آپ بھی کچھ کہنا چاہتی ہیں؟

بیگم سیدہ ساجدہ نیر عابدی۔ جناب سپیکر! میں ان کی شکر گذار ہوں کہ انہوں نے جو کچھ کہا اس کا احساس کرتے ہوئے اسے واپس لے لیا۔ شکریہ۔

جناب سپیکر۔ جناب ریاض حشمت جنجوعہ صاحب!

جناب فضل حسین راہی۔ جناب سپیکر! انہاں تو پہلے ایس گل نوں Appreciate کر لیا جائے کہ بڑے ککھڑ بھانے وچارے سارے ممبر بیٹھے حاضری لان دے باوجود کورم انہانے پورا رکھیا ہویا اے۔ ایہ بڑی قابل تعریف گل اے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب سپیکر! یہ قانون سازی جو کہ اس منتخب ایوان کا اصل منصب ہے بڑے طویل عرصہ کے بعد اس ایوان کو یہ موقعہ ملا ہے کہ وہ قانون سازی کرے مگر اس اہم فرض کی طرف توجہ ہونے کی بجائے آج ہم اس بے قراری کا شکار ہو رہے ہیں کہ یہ قانون سازی پر اپنی بات ادھوری چھوڑ دیں۔ کوئی کہتا ہے کہ گھڑی کی سوئیوں پر نظر رکھیں۔ کسی کو بھوک ستا رہی ہے۔ جناب والا! میں اپنے معزز ارکان کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔ باقی میں یہ محسوس کر رہا ہوں کہ میں ان کی سمع خراشی کا باعث بن رہا ہوں اور کوئی آدمی بھی کوئی رکن بھی اس وقت قانون سازی میں دلچسپی نہیں لے رہا۔ اس لئے جناب والا! ان کے بے قراریوں کا احترام کرتے ہوئے اور ان کے بے چینیوں کا احترام کرتے ہوئے اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ چودھری محمد رفیق صاحب۔

چودھری محمد رفیق۔ جناب سپیکر! آج میرا دل پنجابی وچ گل کرن نوں کردا اے۔ اور میں توقع رکھدا واں کہ مینوں جناب خصوصی اجازت فرمائی جائے۔

جناب سپیکر۔ چودھری صاحب! ارشاد فرمایئے

چودھری محمد رفیق۔ جناب سپیکر! یہ ترمیمی بل جیہڑا اے مقامی حکومت دے وزیر قانون صاحب نے ایس معزز ایوان دے وچ پیش کر دیاں ہوئیاں ایہ گل کہی سی کہ

حکومت کوئی سیاسی فائدہ نئیں اٹھانا چاہندی۔ میں ایسے گل نوں بنیاد بنا کے ہن دی گل ایس ترمیم وچ کرنا چاہناں۔ اوہ ایہ ہے کہ جناب وزیر قانون صاحب نے بڑی دروغ گوئی تو کم لیا اے اور جیہڑی گل ایہدے وچ چھپی ہوئی اے پوشیدہ اے پنہاں ہے کہ حکومت خاص مقاصد حاصل کرنا چاہندی اے اور پورے کرنا چاہندی اے۔ جناب سپیکر ایہدے ثبوت دے وچ ایہ عرض کراں گا کہ پہلی گل ایہ دے کہ اپنے چھوٹے چھوٹے حلقے بنا کے گھٹ آبادی دے تے انہاں نوں کی ضرورت پیش آئی اے۔ ایہدا کی تک ہیسی۔ ایہدی کی logic ہیسی کہ اپنے چھوٹے بنا کے زیادہ تو زیادہ ممبر بنان دا جیہڑا مقصد اے اوہ جناب سپیکر! صاف طور تے واضح اے کہ آج ایہ معزز ایوان نوں جس طرح حکومت نے مسلم لیگ دے کھڑے دے وچ تاڑیا اے حکومت اوسے طراں انہاں ممبراں نوں اوحدے ممبر بنا کے مسلم لیگ دے کھڈے وچ بند کرنا چاہندی اے۔ جناب سپیکر! ایہدے نال نال ساڈیاں لوکل کونسلاں دا جیہڑا حال ہیگا اے مالیات دے حساب دے نال مالی نظام دے حساب دے نال اہناں دے جیہڑے جیہڑے فنڈز ترقیاتی منصوبہ جات دے ہیگا آج جتنے ممبر موجود ہیں انہاں دی اک تعداد مقرر اے اوہدے مطابق وی اوہ ممبر حضرات جیہڑے نیں اپنے اپنے حلقے دے وچ تے میں اپنے حلقے دی بات کرداہاں یا میرے ضلع دے وچ اک چھوٹی جئی ضلع کونسل اے غریب ضلع کونسل اے۔ اوہدے جیہڑے ممبر نیں اونہاں نوں فی کس ممبر جیہڑا حصہ اے آج اوہ ادھا میل سڑک نئیں بنا سکدے حالانکہ انہاں دے حلقیاں دے وچ دیہ دیہ بائی بائی پکی پکی پنڈ ہیں۔ اک ادھا میل سڑک اک سال دے بجٹ وچ اوہ نئیں بنا سکدے تے جس وقت ایہ دوگنے ممبر ہو جان گے میں حیران ہاں کہ اوہ اپنے اپنے حلقیاں دے وچ کی ترقیاتی کم کرن گے جد مڑہ جناب وزیر قانون نے ایس معزز ایوان دے وچ سنایا کہ بہتر ممبر بن کے بہتا ترقیاتی کم کرن گے۔ جناب سپیکر! وزیر قانون صاحب نے ترقیاتی کماں دا ذکر وی کیتا تے مارشل لاء دے اس دور دا وی ذکر کیتا کہ اس وچ ترقیاتی کم بہت زیادہ ہوئے نیں۔ میں ایہ تسلیم کرناں کہ ترقیاتی کم یقیناً ہوئے آ۔ ترقیاتی کم محض اینا کماں دا ناں نئیں اے کہ سڑکاں بنا دتیاں سکول بنا

دتے۔ ہسپتال بنا دتے یا پنڈاں دے وچ بجلی جا رہی اے۔ جس نوں آ کے جناب وزیر اعظم دا پنج نکاتی پروگرم بنا کے اوہدا ڈھنڈورا پیٹا جاندا اے۔ جناب سپیکر! ایہدے نال نال اک ہور کم دی وی بہت ترقی ہوئی اے جنہوں تسیں اوہدا چھواں نکتہ وی کہہ سکدے او۔ تے اوہ ایہ ہے اتھے قتل و غارت۔ ڈکیتیاں۔ نقص امن اور ہیروئن دی سمگلنگ۔ منشیات دی سمگلنگ۔ اسلحے دی سمگلنگ۔ اج اتھے انسان دی آواز تے انصاف دا فقدان ہو گیا اے۔ انصاف نئیں لبھدا۔ اور انسان نوں اپنے جان و مال دے تحفظ دا فکر پیا ہویا اے۔ چند دن ہوئے اک اخبار وچ اک کارٹون ویکھیا اے جنہوں میرے سارے دوستاں دی ویکھیا ہووے گا غالباً جنگ اخبار وچ اے۔ جیہدے وچ سارے لوکاں دے خوف و ہراس دے نال وال کھڑے ہوئے نیں۔

جناب محمد صدیق انصاری۔ جناب والا ۔ میرے فاضل دوست جو ترمیم کے لئے تقریر فرما رہے ہیں یہ relevant نہیں ہے۔

جناب سپیکر۔ یہ relevant نہیں ہے۔

چودھری محمد رفیق۔ جناب سپیکر! اگر میری تقریر relevant نئیں اے تے وزیر قانون صاحب دی تقریر وی Relevant نئیں سی گی۔

جناب سپیکر۔ چودھری صاحب! آپ اپنی ترمیم کے حق میں بولیے۔ اور اس کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے بولیے۔ آپ کو وزیر قانون کی تقریر کا جواب دینے کی ضرورت نہیں۔

چودھری محمد رفیق۔ جناب سپیکر!

راجہ خلیق اللہ خان۔ جناب والا۔ کیا وہ اس قابل نہیں ہیں کہ اس کا جواب دیا جا سکے۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب سپیکر! انہاں دی گل دی پھیر نئیں سمجھ لگدی شائد ایہ پھیر منسٹر بن جان۔ منسٹر بنن دی انہاں دی خواہش اے۔ ایمان نال اسیں ایہ چاہنیں آں کہ جتنا تسیں اچھا سلوک کیتا اے منسٹر بن کے ممبراں نال اسیں اوہدے پیش نظر چاہنیں آں کہ اللہ کرے تسیں منسٹر بن جاؤ لیکن بنانا ساڈے اختیار وچ

نئیں۔

راجہ خلیق اللہ خاں۔ جناب سپیکر نے فرمایا کہ تہانوں گل دا جواب دین دی ضرورت نئیں سی۔ میں تاں ایہ پچھ رہیا سی۔

جناب محمد صدیق انصاری۔ جناب والا۔ ویسے یہ Cross talk بھی رولز کے خلاف ہے۔

جناب سپیکر۔ شکریہ۔ انصاری صاحب آپ کا پوائنٹ آف آرڈر بڑا To the point ہے۔

چودھری محمد رفیق (ٹوبہ ٹیک سنگھ)۔ (پنجابی) جناب سپیکر۔ میں عرض کر رہا تھا کہ وزیر قانون صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ حکومت اس قانون میں ترمیم کروا کر کوئی سیاسی مفاد اٹھانا نہیں چاہتی اور میں عرض کر رہا تھا کہ حکومت کی نیت سراسر سیاسی مفاد اٹھانے کی ہے اگر اس کی ایسی نیت نہ ہوتی تو یہ جو ترمیمی بل پیش کیا گیا ہے اس کو پیش کرنے کی قطعاً ضرورت نہ تھی اور اس ترمیمی بل کو منظور کروانے یا آنے والے الیکشن کی بنیاد بنانے کی کوئی ضرورت نہ تھی کیونکہ چھوٹے چھوٹے حلقے کر کے اور آبادیاں کم کر کے پہلے سے دوگنی تعداد بنانا اس بات کی خاص طور نشاندھی کرتا ہے اور دوسرے نمبر جو حکومت کی بد دیانتی نظر آتی ہے اور جو Malafide intention ہے وہ یہ ہے کہ Delimitation کی حلقہ جات کے خلاف جو اپیلیں رکھی گی ہیں اس کے لئے انتظامیہ کا ایک آدمی مقرر کیا گیا ہے اور جو ہر ضلع کا ڈی۔ سی ہے۔ یہ بات خاص طور پر اس امر کی نشاندھی کرتی ہے کہ اس میں حکومت کا خاص طور پر نقطہ نظر یہ ہے.....

سید اقبال احمد۔ (سیالکوٹ) جناب سپیکر! وقت ختم ہو رہا ہے لہٰذا وقت بڑھایا جائے۔

MR SPEAKER: The time is extended for an hour.

چودھری صاحب۔ ارشاد فرمائیے۔

چودھری محمد رفیق۔ جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اگر حکومت کا اس ترمیمی

بل پاس کرانے کا کوئی مقصد نہ تھا یا کوئی سیاسی مفاد اٹھانے کا کوئی مطلب نہیں تھا تو پھر اس ترمیمی بل کو پیش کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہ تھی۔ دوسرے جو حلقہ بندی کے خلاف اپیلیں رکھی گئی ہیں ان کے لئے انتظامیہ کا آدمی کیوں رکھا گیا ہے اور ڈپٹی۔ کمشنر کو کیوں مقرر کیا گیا ہے جو کہ آج سے پیشتر جتنے بھی الیکشن ہوئے خواہ وہ مارشل لاء کے دور میں ہوئے یا اس سے پہلے بھی ہوتے رہے ہیں کبھی بھی انتظامیہ کے آدمی کو اپیلیں سننے کے لئے مقرر نہیں کیا گیا اور یہ ہمیشہ Judiciary کا آدمی ہوتا تھا یہ اپیلیں یا تو ایڈیشنل جج سنتا تھا یا سیشن جج سنتا تھا۔ جناب والا! مجھے اسی نکتہ پر اختلاف ہے اور اسی لئے ہم چاہتے ہیں کہ اس بل کو Select Committee کے پاس بھیجنا چاہیئے تاکہ وہ اس پر غور و خوض کرے اور وہ اس بل میں جو نقائص پائے جاتے ہیں وہ ان نقائص کو دور کر کے ایک اچھا بل اس ملک اور قوم کی بہتری کے لئے اس معزز ایوان میں پیش کیا جائے تاکہ آنے والے انتخابات اس قانون کے مطابق ہو سکیں۔

جناب سپیکر! Delimitations کے بارے میں میں نے عرض کی کہ ڈی سی کو اپیلیں سننے کے لئے مقرر کرنے پر شدید اضطراب پایا جاتا ہے اس لئے اس ترمیم کو پاس نہیں ہونا چاہیئے بلکہ حلقہ بندیوں کے خلاف اپیلیں سننے کا حق واپس Judiciary کو دینا چاہیئے یا اس کے لئے عدلیہ کا کوئی نہ کوئی آدمی ہو تاکہ وہ انتظامی طور پر وہ کسی پر اثر انداز نہ ہو سکے۔

جناب سپیکر! اگلی بات جو میں عرض کرنی چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ حکومت نے جماعتی اور غیر جماعتی کا مسئلہ پھر دوبارہ کھڑا کر دیا گیا ہے جب کہ ایک سال پیشتر حکومت نے اس معزز ایوان میں ایک بل پاس کیا تھا۔

جناب سپیکر۔ چودھری صاحب۔ اس بل میں تو جماعتی اور غیر جماعتی کا تو کوئی نکتہ نہیں ہے۔

چودھری محمد رفیق۔ جناب سپیکر! اس میں ہے۔ جناب والا! وہ اس طرح سے ہے کہ یہی معزز ایوان یہ قانون پاس کر چکا ہے کہ الیکشن جماعتی بنیادوں پر ہو گا۔

جناب محمد صدیق انصاری۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر!۔ آپ کی رولنگ

کے بعد معزز ممبر کو اعتراض نہیں کرنا چاہیئے کہ جناب سپیکر "ہے"۔
جناب سپیکر۔ نہیں میں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اس میں رولنگ کی کوئی بات نہیں ہے۔
جناب محمد صدیق انصاری۔ جناب سپیکر! آپ کے خیالات کا جو بھی اظہار ہے وہ رولنگ ہے۔
جناب سپیکر۔ نہیں۔ اس میں رولنگ کی کوئی بات نہیں ہے۔
چودھری محمد رفیق۔ جناب سپیکر! جماعتی اور غیر جماعتی بنیادوں پر الیکشن کرانے کا جھگڑا پھر شروع کر دیا گیا ہے....
جناب فضل حسین راہی۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ صدیق صاحب نے لاء بھی کیا ہوا ہے اور یہ قانون کو بہت ہی زیادہ سمجھتے ہیں تو میرے خیال میں ان کو کسی نہ کسی طرح سے لاء کالج میں لیکچرر لگوا دیں۔ یہ قانون اور آئین کو بہت سمجھتے ہیں۔
جناب محمد صدیق انصاری۔ جناب والا! جہاں پر مجھے لیکچرار لگوائیں وہاں پر ان کو میرا شاگرد ہونا چاہیئے۔
جناب سپیکر۔ ان دونوں کے لئے ہمیں اتفاق ہے۔ جناب چودھری محمد رفیق صاحب۔
چودھری محمد رفیق۔ جناب سپیکر! ایک سال پیشتر اس معزز ایوان نے ایک قانون پاس کیا تھا کہ بلدیاتی الیکشن جماعتی بنیادوں پر ہونگے۔ اس سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت کی نیت Malafide ہے اور وہ بد دیانتی پر مبنی ہے اور اس سے وہ ذاتی مفادات حاصل کرنے چاہتی ہے اور اس کا ایک اور ثبوت ہے کہ حلقہ بندیوں کے جو مسلم لیگ کے لوگ متعین کئے گئے یعنی مسلم لیگ کے ایم۔ پی۔ اے حضرات اور ایم۔ این اے حضرات کی مرضی سے ہی حلقہ بندیاں ہوں گی یہ بھی اس بات کا ایک ثبوت ہے جس سے حکومت کبی بھی انحراف نہیں کر سکتی کہ اس سے حکومت ذاتی مفاد نہیں اٹھانا چاہتی یا الیکشن غیر جماعتی ہوں گے۔ حکومت ذاتی مفاد نہیں اٹھانا چاہتی یا

الیکشن غیر جماعتی ہوں گے حکومت جو ہے وہ بھی مسلم لیگ کی ہے اور ایم۔ پی۔ اے حضرات جو ہیں وہ بھی مسلم لیگ کے۔ جو حلقہ بندیاں بنوا رہے ہیں وہ بھی مسلم لیگ کے حضرات ہیں۔ ان حالات کے تحت یہ امید رکھنا کہ الیکشن غیر جماعتی ہوں گے یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے اس سے بھی حکومت کی نیت Malafide نظر آتی ہے اور یہ بد دیانتی پر مبنی ہے اور آخر میں میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ حکومت کی منشا یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ ممبر بنا کر جیسا کہ میں نے اس ایوان میں پہلے بھی عرض کی تھی کہ مسلم لیگ کے ڈربے میں لے گئے تھے اسی طرح سے بلدیاتی ممبران کو بھی مسلم لیگ کے ڈربے میں داخل کرنے کا پروگرام ہے تو جناب والا! یہ جو مصیبتیں بڑھائی جا رہی ہیں کہ چھوٹے چھوٹے حلقے بنائے جا رہے ہیں اور زیادہ سے زیادہ ممبر بنائے جا رہے ہیں اس سے ان کا پروگرام یہی ہے کہ ان کو مسلم لیگ کے ڈربے میں داخل کر دیا جائے۔

جناب سپیکر۔ بہت بہت شکریہ۔ جناب فضل حسین راہی۔ آپ بولنا چاہیں گے۔؟

راجہ خلیق اللہ خان۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! جناب راہی صاحب نے اپنا وقت راہی صاحب کو دے دیا تھا۔ آپ نے اپنا وقت نذر کر دیا تھا۔

جناب فضل حسین راہی۔ جی انہوں نے کیا کہا ہے؟

جناب سپیکر۔ راہی صاحب۔ آپ اپنی بات شروع کیجئے۔

جناب فضل حسین راہی۔ بہت' بہت شکریہ۔ جناب والا! ہم نے یہ ترمیم پیش کی ہے کہ مسودہ قانون مقامی حکومت پنجاب مصدرہ ۱۹۸۷ء.....

رانا پھول محمد خان۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! فاضل ممبر نے کہا ہے کہ ہم نے۔ تو جناب والا! آپکے توسط سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کتنے آدمیوں نے ترمیم پیش کی ہے۔

سید طاہر احمد شاہ۔ رانا صاحب' خدا کا واسطہ ہے آپ کوئی غیر متعلقہ پوائنٹ آف آرڈر تو نہ کریں۔

جناب فضل حسین راہی۔ اگر میں تم کو آپ کہہ سکتا ہوں تو میں اپنے آپ کو بھی

آپ کہہ سکتا ہوں ہم کہہ سکتا ہوں رانا صاحب یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے اگر ہم آپ کی عزت کرتے ہیں تو ہم اپنی عزت کر سکتے ہیں۔ ہم سب۔ اس سے مراد ہم سب کی ہے اور یہ بہت اچھی طرح جانتے ہیں جیسا کہ وزیر قانون صاحب بھی یہ جانتے ہیں کہ ہم نے جو کچھ کیا ہے وہ gently کیا ہے اور نیک نیتی کے ساتھ کیا ہے لیکن انہوں نے اس کے باوجود ہمارے اوپر ایک الزام عائد کر دیا ہے کہ ہم الیکشن میں تاخیر چاہتے ہیں اور ہم نے تاخیری حربے استعمال کرنے کے لئے اس قسم کی ترامیم پیش کی ہیں حالانکہ یہ بات نہیں ہے ان کی دلیل اس طرح کاٹی جا سکتی ہے کہ جناب سپیکر۔ پہلے دن جب ہمارا اسمبلی کا سیشن شروع ہونا تھا تو اسی بل سے ہم نے پہلے دن آغاز کرنا تھا تو جناب والا۔ میں نے یہ بل اس دن ایجنڈے سے غائب نہیں کیا اپوزیشن کے لیڈر نے اس بل کو ایجنڈے سے غائب نہیں کیا اور ہم میں سے کوئی بھی اس بل کو ایجنڈے سے غائب کرنے کا ذمہ دار نہیں ہے اور اگر تاخیری حربے استعمال کئے جا رہے ہیں تو جناب سپیکر! حکومت کی طرف سے کئے جا رہے ہیں اپوزیشن کی طرف سے نہیں کئے جا رہے اور اگر اب یہ ہم پہ الزام عائد کرتے ہیں کہ ہم الیکشن میں تاخیر چاہتے ہیں تو یہ ان کے اپنے اختیار میں تھا کہ پہلے دن اس بل کو پیش کر لیتے پہلے دن ہی اکثریت کے ساتھ اس کو یہ پاس بھی کروا سکتے تھے اور ہمیں بھی موقع مل سکتا تھا کہ ہم کھل کر اظہار خیال کر سکیں اور ہمارے پاس کافی دن بھی ہوتے تو ہم ان دنوں کے اندر اس کی اچھائیوں یا برائیوں کو سمجھنے کے قابل ہو جاتے لیکن انہوں نے یہ بل آخری دن پیش کیا ہے۔ آخری دن اس لحاظ سے کہ اگر یہ آج بھی پیش نہ ہوتا تو یہ آرڈیننس Lapse ہو جاتا اور پھر Discontinuity جو ہے اس کے درمیان میں آجاتی تو پھر آپ کو اسمبلی روکنی پڑتی نئے سرے سے آرڈیننس جاری کرنا پڑتا پھر اسمبلی لگانی پڑتی اور پھر اس طرح سے آپ اس کو Introduce کرواتے۔ تو یہ تاخیری حربے اگر استعمال کئے گئے ہیں تو جناب سپیکر! حکومت کی طرف سے کئے گئے ہیں۔ اپوزیشن کی طرف سے قطعاً نہیں کئے گئے۔ اس لئے ہم پر یہ الزام عائد کرنا کہ ہم نے ترمیم بدنیتی بنیاد پر دی ہے تو یہ جناب سپیکر! ان کا اپنے استدلال ان کے اپنے رویے اور ان کے

اپنے عمل سے غلط ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے ان کے پہلے اعتراض کو میں رد کرتے ہوئے آگے چلتا ہوں جناب سپیکر! کہ اس میں ہم نے نیک نیتی کے ساتھ ایک منتخبہ کمیٹی کو Propose کیا ہے۔ ہم نے یہ کہا ہے کہ اب ۳۱۔ دسمبر تک اس بل کے بارے میں اس کی Scrutiny ہو جائے۔ اس کی اچھائیاں برائیاں دیکھی جا سکیں اور ہم نے یہ پوچھا ہے کہ آپ اس ہاؤس میں کن لوگوں کو معتبر سمجھتے ہیں کن لوگوں کو عالم فاضل سمجھتے ہیں تو ہم نے ان لوگوں کی متفقہ رائے پر سردار عارف صاحب کا نام دیا ہے کہ وہ اس ہاؤس کے بہت بڑے عالم ہیں راجہ خلیق اللہ صاحب کا نام دیا ہے حالانکہ ان کی بات بہت کم سمجھ آتی ہے اس کے باوجود ان کی دانش پر ہمیں اعتماد ہے۔ بہر حال ان کی بات جو ہے وہ بعد میں بھی سمجھ آ جاتی ہے۔ تو ان کی دانش پر ہمیں اعتماد تھا۔

چودھری محمد اقبال صاحب ہیں اور پھر غلام محمد نور ربانی کھر ہیں اور ان کی قابلیت' تعلیم اور علم پر کسی کو بھی میرا خیال ہے کہ شبہ نہیں جناب والا! سیدہ ساجدہ نیر عابدی ہیں۔ سب لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم نے اپنی طرف سے انتہائی کریم جو ہے ایم پی اے میں سے فارغ لوگوں میں سے جن کے پاس کام کرنے کے لئے جو کرنا چاہتے ہیں اور جن کو کام کرتے کرتے روک دیا گیا ہے ہم نے ان میں سے لوگ ڈھونڈے ہیں۔ دیکھیں ہمارے اختیار میں Maximum یہ تھا کہ ہم ان کو اپنی اسمبلی کے ذریعے کوئی کام دے سکیں اور ہم نے ان کے لیے ایک کام ڈھونڈا ہے تاکہ یہ قانون سازی کر سکیں اور ہم نے ان کی اہمیت کو پھر سے اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ ایک طرح سے ان کی Support بھی ہے اور ان کے علم و فضل کا ہم اعتراف بھی کرتے ہیں۔ تو جناب سپیکر! یہ ایک لمحے کے لیے میرے دل میں خیال آیا تھا کہ جناب سپیکر کا جو صدارتی پینل ہے صدر نشینوں کا جو پینل ہے اس میں چودھری محمد اقبال صاحب کا نام بھی دے رکھا تھا تو جب وہ ایک لمحے کے لیے سیٹ پر آ کر بیٹھے تھے تو میں نے یہ محسوس کیا تھا کہ یہ اب ان کا نام اس کے بیچ ہے تو لہٰذا ہمیں یہ Proposal پیش کرنی چاہیے کہ اگر کوئی رولز کو Suspend کر کے ہمیں یہ اجازت مل سکے کہ ہم نام

بدل دیں تو ہم شاہین عتیق الرحمٰن کا اس میں نام دینا چاہتے تھے کہ وہ وقتی طور پر اس جگہ تشریف رکھیں اور وہ دوسری جگہ مصروف ہو سکیں تو ہم نے ان کی مصروفیت کے لیے نہایت جائز کام نکالا تھا' قانونی کام تھا اور اس میں انہیں کھل کر اپنی صلاحتوں کو آزمانے کا موقع ملنا تھا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ حکومت شاید ان کو بالکل ہی کوئی کام نہیں دینا چاہتی۔ تو اس لئے یہ مخالفت کی جا رہی ہے کہ اس کمیٹی کے پاس اس کو نہ جانے دیا جائے حالانکہ اگر اس کمیٹی کے پاس یہ چلا جاتا تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں تھی۔ جناب سپیکر! اب ہمیں یہ حق نہیں پہنچتا کہ ہم ان باتوں کو یہاں Repeat کریں کہ یہاں چیف ایگزیکٹو صاحب نے قائد ایوان نے ایک بیان جاری کیا تھا ان کو نکالنے سے پہلے ان کو فارغ کرنے سے پہلے یہ کہا تھا کہ ہم بد دیانت وزراء کو فارغ کر دیں گے لیکن ان کو خارج کرنے کے باوجود ابھی تک ہمیں سمجھ نہیں آیا کہ ان کو فارغ کیا گیا ہے یا رکھا گیا ہے...

سید اقبال احمد شاہ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! یہ اپنی ترمیم پر بات کر رہے ہیں اور اس میں ان کو وزیروں کے متعلق نا اہلی یا دوسری بات کرنا زیب نہیں دیتا...

جناب فضل حسین راہی۔ جناب والا! میں تو کمیٹی کے لوگوں کے بارے میں عرض کر رہا ہوں کہ جن لوگوں کو ہم نے propose کیا ہے آخر ان میں کوئی نہ کوئی صلاحیت ہو گی جس کے اعتراف کے طور پر انہیں منسٹر نامزد کیا گیا تھا تو کوئی نہ کوئی ان میں ضرور صلاحیت ہو گی اور میں نہیں سمجھتا کہ وہ تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لا سکے ہیں یا نہیں لا سکے اگر کچھ رہ گئی ہیں تو اس میں وہ اپنی صلاحیتیں دکھا سکتے ہیں تو جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں آج ایوان کے اندر نیا قانون بن رہا ہے اور کل یہ نافذ بھی ہو گا تو جناب سپیکر! مجھے نئے قانون کو بنانے کے حوالے سے ایک واقعہ یاد آ رہا ہے کہ افغانستان کے ایک وزیر صاحب تشریف لائے انہوں نے یہاں کوئی بات کی۔ وہ ریلوے کے وزیر تھے تو ایک صاحب نے ان سے سوال کیا کہ آپ ریلوے کے منسٹر ہیں آپ کے ہاں بھی قانون کے منسٹر ہیں آپ نے بھی قانون کے منسٹر رکھے ہوئے ہیں اس کے باوجود کہ وہ محکمہ قانون آپ کے پاس بھی نہیں ہے۔ وہ پریکٹیکلی کہتے ہوں گے۔

مطلب کاغذوں میں تو ہو گا۔ لیکن جناب سپیکر! اب ایک اعتراض یہاں یہ کیا گیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس کا اظہار کیا گیا ہے کہ شاید ہمارے جیالے رکن اسمبلی جو ہیں اراکین اسمبلی یہ شیر دل اراکین اسمبلی جو ہیں شاید یہ اپنی بھوک کی وجہ سے اکتا گئے ہوں یا شاید یہ 10 بجے سے پہلے پہلے 9 بجے سے پہلے پہلے اس کو dispose of کرنا چاہتے ہوں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے اور میرا خیال یہ ہے کہ یہ اراکین اسمبلی کی توہین ہے کہ آپ یہ کہیں کہ یہ کام نہیں کرنا چاہتے۔ یہ اسمبلی میں نہیں بیٹھنا چاہتے۔ جناب سپیکر! اگر اس صوبے کے اندر اگر اس ملک کے اندر مارشل لاء کی عدالتیں تمام رات کارروائی کر کے گواہیاں بھگتا کے اور تمام رات بیٹھ کر صبح فجر کی نماز کے وقت فیصلہ سنا سکتی ہیں تو جناب سپیکر! وہ لوگ جو قانون سے آشنا تک نہیں تھے اگر وہ ساری رات جاگ کر قانون کی بظاہر جو Implementation ہے وہ جو بظاہر ان کے نقطہ نظر سے Implementation ہے وہ اپنے نقطہ نظر سے اگر تمام رات جاگ کر ایک قانون جو ان کو دیا گیا ہے جو ان کو کہا گیا ہے کہ اس کے مطابق وہ فیصلہ کریں یا وہ فیصلہ جو انہیں لکھ کر دیا گیا ہے اور انہیں صبح سنانا ہے تو اس کے لئے اگر وہ ساری رات بیٹھ کر کارروائی کر سکتے ہیں رات کے اندھیرے میں کارروائی کر سکتے ہیں تو جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ عوام کے منتخب نمائندوں کے اندر کم از کم اتنی جرات ضرور موجود ہے کہ اگر انہیں ایک بہتر قانون بنانے کے لیے ایک بہتر جو راہ عمل ہے اس کو Adopt کرنے کے لئے قانون کی اچھائیوں اور برائیوں کو جانچنے کے لیے کام کرنا پڑے تو ہمارے اراکین کے اندر کم از کم یہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ ساری رات جاگ سکتے ہیں۔ عوام کی بہتری کے لیے جاگ سکتے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ میرے اندر بھی یہ صلاحیت موجود ہے اگر میں Relevant رہوں تو میں کافی دیر تک انہیں یہاں رکھ سکتا ہوں انہیں جگا سکتا ہوں اور اللہ کے فضل و کرم سے میں ان کے حوصلے پست ہوتے ہوئے میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ کسی لمحے بھی نہیں دیکھوں گا۔ جناب سپیکر! آج قانون بن رہا ہے لیکن کبھی ایک نیا شہر بن رہا تھا۔ آج قانون بن رہا ہے تو اس نئے شہر کے بننے پر احمد فراز نے یہ

بات کہی تھی کہ۔۔

رفتہ رفتہ یہی زنداں میں بدل جاتے ہیں
اب کسی شہر کی بنیاد نہ ڈالی جائے

جناب سپیکر! رفتہ رفتہ جو ہم قانون بناتے ہیں ان کی بنیادی Sense جو ہوتی ہے وہ عوامی نمائندوں کے نزدیک کچھ اور Sense ہوتی ہے اور جب حکومت Introduce کرتی ہے تو ایسی Sense ڈھونڈتی ہے کہ جو عوام کی بہتری کے لئے ہوتی ہے لیکن جب جناب سپیکر! یہ قانون یہاں سے بن کر فیلڈ میں جاتا ہے اور ان لوگوں کے پاس جاتا ہے جہاں اس کی Implementation ہونی ہوتی ہے تو جناب سپیکر! پھر اس قانون میں سے لچک نکال لی جاتی ہے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ وہ لچک جو کل ان لوگوں نے نکالنی ہے وہ Midway جو کل ان لوگوں نے نکالنا ہے بیوروکریسی نے نکالنا ہے تو ہم اس Midway کو بھی ختم کر سکیں۔ اس درمیانی راستے کو بھی ختم کر سکیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ آج جب ہم ایک چیز بنا رہے ہیں تو اس کو ہم پوری ذمے داری کے ساتھ تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اس کو پرکھ سکیں اور اس کو Introduce کرا سکیں۔ اس کو تکمیل تک پہنچا سکیں۔ جناب سپیکر! ایک بات بڑی واضح ہے کہ یہاں اعتراض کیا جاتا ہے بار بار اعتراف کیا جاتا ہے کہ قوانین میں بیوروکریسی کو اختیارات دے دیئے جاتے ہیں اور اس بل کے اندر بھی بیوروکریسی کو یہ اختیارات موجود ہیں اس بل کے اندر یہ اختیارات موجود ہیں کہ میونسپل کارپوریشن کے میئر کو کمشنر سمن کر سکتا ہے اس کو بلا سکتا ہے اور اس کو اگر وہ نکالنا چاہے تو وہ نکال سکتا ہے اور اگر حکومت اشارہ دے دیتی ہے کہ آپ اس میئر کو اپنی سیٹ سے اتاریں گے۔ جناب والا! یہ ایک حقیقت ہے کہ میئر کو Disqualify کرنے کے لئے کمشنر کے پاس بھی اختیارات موجود ہیں سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کے پاس بھی اختیارات موجود ہیں ہم نے یہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ ایک میئر کو نوٹس جاری کرنے کے بعد اس کے خلاف ایک رات میں تمام کارروائی کی گئی' شام چھ بجے اس کے خلاف کارروائی کی گئی اس کو ہتھکڑیاں لگائی گئیں اور اس کو عدالت میں پیش کیا گیا اور صبح

سورج نکلنے سے پہلے اس میئر کو ایک سال کے لئے قید کر دیا گیا اور 20 لاکھ روپے جرمانے کی سزا بھی دی گئی اور وہ سزا اور قید میونسپل کارپوریشن فیصل آباد کے سابق میئر ریاض شاہد کو دی گئی۔ اس جرم کی پاداش میں کہ وہ مارشل لاء کے خلاف تھا' ذہنی طور پر مارشل لاء کے خلاف تھا اور وہ حکومت کو وارا نہیں کھاتا تھا۔ میں آج یہ بہ بانگ دھل کہتا ہوں کہ اگر وہ غلط تھا تو آج فیصل آباد کے اندر جو کچھ ہو رہا ہے۔ اس کو کیوں نہیں دیکھا جا رہا ہے۔ آج میں کہتا ہوں کہ یہ اختیارات صرف اس وقت استعمال کئے جاتے ہیں جب حکومت اپنے بیوروکریٹس کو یہ کہتی ہے کہ یہ آدمی ہماری نظروں میں کھٹکتا ہے اور اس آدمی کو میئر نہیں رہنا چاہیے۔ ایک منتخب آدمی کو میئر شپ کی سیٹ سے اٹھا کر' ایسے آدمی کو جس کو عوام نے منتخب کیا ہے اور اس کے بعد ایوان نے منتخب کیا ہے' اس کو آپ ایک ہی رات میں میئر شپ کی کرسی سے اتار کر جیل کے اندر قید کر سکتے ہیں اور یہ لچک ان قوانین کے اندر موجود ہے جن کو بنانے سے پہلے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اس لچک کو ڈھونڈھ سکیں۔ اور اس کو دیکھ سکیں' جناب والا! میں یہ کہتا ہوں کہ اگر ہم بیوروکریسی کو جتنے زیادہ سے زیادہ اختیارات دینا چاہتے ہیں ہم دے دیتے ہیں 'حکومت دینا چاہتی ہے' دے سکتی ہے' لیکن یہ ایک دوسری بڑی حقیقت کہ تمام تر اختیارات کے باوجود اگر کوئی اختیارات کا سپریم ادارہ ہے تو وہ پنجاب کی یہ اسمبلی ہے' پنجاب کی حکومت کی حد تک اور اگر ایک ڈپٹی کمشنر اپنے اختیارات کو مکمل طور پر اختیار کر سکتا ہے۔ اگر ایک آفیسر اپنے اختیارات کو مکمل طور پر استعمال کرتا ہے۔ تو میں یہ گذارش کرتا ہوں آپ کی وساطت سے کہ آپ کی اسمبلی کو اپنے پورے اختیارات استعمال کرتے ہوئے جس چیز کو آپ غلط سمجھتے ہیں اور جس چیز کا آپ رونا روتے ہیں کہ یہ بات غلط ہو گئی ہے اس کو آپ بہ یک قلم "ہاں" یا نہیں کے ذریعہ سے قوانین کے صفحوں سے اتار سکتے ہیں اور اس کے بعد آپ جو غلط قوانین ہیں ان کو ہٹانے کے بعد آپ ان کی جگہ پر بہترین قوانین بنا سکتے ہیں۔ لیکن مجبوری یہ ہے کہ ہمارے جو اختیارات ہیں ان کو ہم نے گروی رکھ دیا ہے' اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے اپنے مفادات کے حصول کے لئے' ہم نے اپنے

نظریات کو' ہم نے اپنے خیالات کو' ہم نے اپنے احساسات کو اور تمام اچھے جذبوں کو' حکمرانوں کے پاس صرف اس لئے گروی رکھ دیا ہے کہ ہم اپنے ذاتی مفادات چاہتے ہیں کہ ہم اس ملک کے لوگوں کی قسمت بدلنے کی بجائے ہم اپنی قسمت بدلنا چاہتے ہیں' ہم اس ملک کے لوگوں کی حالت بدلنے کی بجائے اپنی حالت بدلنا چاہتے ہیں' ہم غریب لوگوں کو ان کی چھابڑیوں میں ان کے لئے مدد گار ثابت نہیں ہوتے ہیں ہم کھوکھے والے کے لئے مدد گار ثابت نہیں ہوتے' ہم ریڑھی والے کے لئے مدد گار ثابت نہیں ہوتے ہیں' یہ میونسپل کمیٹیاں اور یہ میونسپل ادارے آئے دن ان ریڑھی والوں کے ساتھ' چھابڑی والوں کے ساتھ' تشدد کرتے ہیں' ان کو لمبے جرمانے کرتے ہیں' ان کو چالان کر کے ان کے خلاف کیسز عدالت میں بھیجتے ہیں اور جناب سپیکر! یہ عجیب بات ہے کہ ہم آج ان کا تحفظ کر سکتے ہیں اور آج ہم ان کا تحفظ کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں ہم نے اس دن یہ بل پیش کیا ہے جو کہ آخری دن ہے۔ اور اگر یہ بل آج پاس نہیں ہوتا ہے تو ایک مجبوری کی تلوار ہر ممبر کے سر پر لٹکا دی گئی ہے کہ اسے ہر حالت میں آج ہی اس بل کو پاس کرنا ہے ورنہ میں بہت اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ اتنی دیر تک بیٹھنے والے لوگ بڑی کم ہیں حاضری لگا کر جانے والے بہت زیادہ ہیں اور اب تک جو یہ بیٹھے ہوئے ہیں یہ ایوان اتنی دیر تک نہیں چل سکتا تھا' اگر ان کو مجبور نہ کیا ہوتا کہ آپ کو کورم رکھنا ہے۔ اس مجبوری کی حالت میں اس حکم کو نبھانے کے لئے' میرے بعض دوست یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں اگر آج یہ تمام دوست اپنے اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے یہ اس میجسٹریٹ کی عدالت سے آج اگر یہ چاہیں تو ان تمام غریب لوگوں کو بچا سکتے ہیں اور اگر یہ آج چاہیں تو چونگیوں میں ہونے والی ہیرا پھیری اور دھاندلیوں کو آج یہ لوگ روک سکتے ہیں' اگر یہ چاہیں تو میونسپل جائیداد کی نیلامی میں ہونے والے دھاندلیوں کو روک سکتے ہیں۔ جناب سپیکر! قوانین قطعی یہ اجازت نہیں دیتے ہیں کہ عوام کے مفاد کے خلاف کوئی حکمران یا کوئی حاکم مقامی یا عوام کا منتخب حکمران عوام کے مفاد کے خلاف چلے۔ کوئی قانون کسی جگہ پر کسی کو بھی اجازت نہیں دیتا ہے لیکن قانون پر عمل درآمدگی

کے وقت جب مشکلات پیدا ہوتی ہیں تو صرف اس لئے کہ وہ لوگ جو اپنی اس حیثیت کو استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ اور اپنی دولت میں اضافہ کرنا چاہتے ہیں اور اپنے دولت میں اضافہ کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ وہ پھر اپنا کام دکھانا شروع کر دیتے ہیں اس لئے میں یہ سمجھتا کہ وہ تمام درمیانی راستے جو کہ کل کسی بھی آدمی کو کوئی کسی Approach کی بنیاد پر ڈھونڈنے کی ضرورت پڑے آج ہمیں ان تمام درمیانی راستوں کو بند کر دینا چاہیے۔ جناب سپیکر! میں آپ کو ایک مثال دینا چاہوں گا' ہمارے فیصل آباد میں کھوکھے ہٹائے گئے میونسپل قانون یہ ہے کہ آپ جن لوگوں کو ہٹاتے ہیں' ان کو دوبارہ آباد کرنے کے لئے آپ ان کو دوسری جگہ لے جا کر Adjust کریں۔ اور وہ Adjust کرتے ہیں لیکن اس میں بھی جناب سپیکر! دھاندلی ہوتی ہے' جب قانون Implenent نہیں ہوتا ہے۔ ان لوگوں کو جن لوگوں کو مراعات دی جاتی ہیں ۔ ہمارے فیصل آباد میں جنرل بس سٹینڈ کا جب سروے کیا گیا تھا وہاں پر 187 دکانیں تھیں' 187 کھوکھے تھے۔ آج آپ موقع پر جا کر دیکھ لیں' آپ اس سلسلہ میں کوئی کمیٹی تشکیل دے دیں۔ آج مقامی حکومت کا لوکل گورنمنٹ کا آرڈیننس بن رہا ہے۔ لوکل گورنمنٹ کا قانون بن رہا ہے' آپ اس قانون کو دیکھیں کہ فیلڈ میں Implementation کیا ہے۔ اس وقت جب سروے کیا گیا تھا وہاں 187 کھوکھے تھے' ان کو دوبارہ آباد کرتے وقت 1100 سے زیادہ کھوکھے اس لئے لگائے گئے ہیں کہ 50 ہزار روپے فی کھوکھہ اس کی نیلامی کی گئی اور یہ 50 ہزار روپے کی رقم Un-officially طریقہ پر میئر کی جیب میں جانے کے لئے یا کسی اور آدمی کی جیب میں جانے کے لئے' وہ میئر جو کہ اس وقت میونسپل قوانین کا Custodian بنا ہوا ہے' اس کی جیب میں جانے کے لئے اور یہ واضح طور پر قانون کی جو خلاف ورزی ہے' اس پر کسی بھی آدمی کی نظر نہیں اٹھتی ہے۔ ماڈل سکول کی گلی میں راتوں رات دو لاکھ روپے کے حساب سے 104 کھوکھے لگانے کی کوشش کی گئی۔ اور میونسپل کارپوریشن کی پولیس ان کھوکھوں کو رکھوانے کے لئے جمعرات کے دن 4 بجے بعد دوپہر جب کہ عدالتیں بند ہوتی ہیں وہاں رکھوانے کے لئے گئی۔ 104 کھوکھے' دو

لاکھ روپے فی کھوکھہ کے حساب سے وہاں رکھوانے کے لئے عوام سے پیسے وصول کئے گئے۔ ایک کھوکھے کو لگوانے کے لئے انہوں نے دو لاکھ روپیہ لیا۔ ابھی انہوں نے 58 کھوکھے لگائے تھے۔ اس سکول کے ہیڈ ماسٹر نے یہ کہا کہ مجھے دنیا کی کوئی طاقت اس کے لئے مجبور نہیں کر سکتی ہے۔ میں جہاں بھی جاؤں گا مجھے بچوں کو پڑھانا ہے۔۔ آپ مجھے میانوالی بھیج دیں' لیکن اگر پرسوں تک اس جگہ پر کھوکھے رہے تو کمشنر صاحب ذمہ دار ہوں گے۔ ہم ان کو آگ لگوائیں گے اگر ہمارا سکول بھی جلتا ہے تو جلنے دیں۔ لیکن ہم ان لوگوں کے پیٹ نہیں بھرنے دیں گے جو عوام کی ساری کمائی اپنے پیٹوں میں منتقل کر رہے ہیں۔ جیسے ان کے پیٹ تجوریاں ہوں۔ جناب سپیکر! تیسری بڑی دھاندلی یہ ہوئی ہے کہ جھنگ روڈ پر ہزار روپے سے لیکر ایک لاکھ روپے فی دکان کے حساب سے وہاں پر دکانیں فروخت ہوئی ہیں جو ایک سو سے زیادہ ہیں۔ جناب سپیکر! لکڑمنڈی راجباہ کے اندر جس کو Dismentle کیا گیا تھا حکومت نے کہا تھا کہ یہاں سے کھوکھے اور دکانیں ہٹا کر یہاں پر سڑک بنائی جائے وہ کروڑوں روپے کی دکانیں ہٹا دی گئیں وہاں پر لوگوں کے کاروبار چلتے تھے ان کو مسمار کیا گیا اور اس کے بعد پھر اسی جگہ پر سینکڑوں کی تعداد میں کھوکھے رکھوا دیے گئے اور پھر اس میں سے 20 ہزار فی کھوکھہ کے حساب سے وصول کئے گئے۔

جناب سپیکر! فیصل آباد میں کی اور مدنی مارکیٹ ہے جو ریڑھی والوں کو rehablitate کرنے کے لئے دی گئی تھی۔ ان دکانوں کو ایک لاکھ روپیہ فی دکان کے حساب سے فروخت کر دیا گیا۔ جناب سپیکر! ہماری میونسپل کارپوریشن فیصل آباد میں چونگیوں پر ایک لاکھ روپے روزانہ کی دھاندلی ہو رہی ہے اور بعض لوگوں کا تو یہ خیال ہے کہ تین لاکھ روپے روز کے حساب سے دھاندلی ہوتی ہے لیکن میں محتاط ہو کر یہ کہہ رہا ہوں تاکہ اگر کل مجھے یہ ثابت کرنا پڑے تو میں کر سکتا ہوں اور وہاں پر حکومت کو ایسی رسیدیں بھی پیش کی گئی ہیں جو کہ ان کے ریکارڈ سے غائب تھیں جن کی انہیں ضرورت تھی اور وہ رسیدیں پیش کرنے کے باوجود چونگیوں میں دھاندلیوں کے متعلق کوئی ایکشن نہیں ہوا۔ اور جناب والا! ایک شخص جو وہاں پر Collection

پر لگا ہوا تھا جو پیسے اکٹھے کر کے اس طاقتور ہستی کو دیتا تھا.....

چوہدری محمد صدیق سالار (پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک)۔ جناب والا! یہ اپنی ترمیم پر بات کریں چونکہ یہ میئر کے الیکشن میں حریف تھے اس لئے .....

جناب فضل حسین راہی۔ جناب سپیکر! آپ ہم دونوں کے سر پر قرآن رکھ دیں میں کہتا ہوں کہ صدیق سالار اور میرے سر پر قرآن رکھ دیا جائے.....

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا! اگر فیصل آباد کی بات ہو گی تو ہم اور بھی کھلے بتائیں گے اور بہت سی دوسری باتیں بھی ہم شروع کر دیں گے.....

جناب سپیکر۔ جی! راہی صاحب

جناب فضل حسین راہی۔ جناب سپیکر! میں چیلنج کرتا ہوں میونسپل کارپوریشن کے اور اراکین بھی یہاں پر موجود ہیں یہاں پر جناب عبدالقیوم اعوان صاحب بیٹھے ہوئے ہیں جو ہمارے فیصل آباد کے کونسلر ہیں چوہدری محمد صدیق سالار بھی ہمارے فیصل آباد کے کونسلر ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ میں چیلنج کرتا ہوں اور ہم دونوں کے سر پر قرآن رکھ دیا جائے ان کو کہیں کہ اگر میں غلط بات کرتا ہوں تو ان کو کہیں کہ یہ قرآن اٹھا کر بات کریں میں اس ایوان میں کھڑے ہو کر یہ بات کر رہا ہوں کہ اگر کوئی اور آدمی ذمہ داری قبول نہیں کرتا تو میں یہ ذمہ داری قبول کرتا ہوں۔ اگر میں یہ الزامات ثابت نہ کر سکوں آپ مجھ سے آج ہی استعفیٰ لکھوا کر رکھ لیں۔ میں مستعفی ہوتا ہوں ابھی اسی وقت ایوان کے نشست چھوڑ دوں گا۔ اگر میری یہ باتیں غلط ثابت ہوں تو اپنی سیٹ چھوڑ دوں گا۔ اور جناب سپیکر! میں یہ بات اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ اگر حکمران یہ سمجھتے ہیں کہ فلاں منتخب آدمی ان کی نظروں میں کھٹکتا ہے تو اس کو ہٹنے کے لئے تمام قوانین پر عمل درآمد ہو جاتا ہے۔ مارشل لاء کی انکوائریاں شروع ہو جاتی ہیں۔ لوکل گورنمنٹ کی انکوائریاں شروع ہو جاتی ہیں۔ کمشنر انکوائریاں شروع کر دیتا ہے۔ سیکرٹری انکوائریاں شروع کر دیتا ہے لیکن جناب سپیکر! وہ بے گناہ لوگ ساری رات کارروائی کے بعد جیلوں میں چلے جاتے ہیں اور ہمارے فیصل آباد میں یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا ہے کہ وقت کا وزیر اعلیٰ پنجاب وہ ان کے رشتے میں بہنوئی لگتے ہیں جو یہ سب کچھ

ہمارے فیصل آباد میں کر رہے ہیں اور جن کے خلاف پورا فیصل آباد بیک زبان چیخ رہا ہے اور انہوں نے حلقہ بندیوں کے اندر بھی Rigging کی ہے.....

سید اقبال احمد شاہ۔ پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر! اگر راہی صاحب نے اس قسم کی تقریر کرنی ہے تو وہ جلسے میں کریں ہم سنیں گے۔ یہاں وہ اپنی ترمیم کے متعلق بات کریں۔ اگر ان کو تقریر کا شوق ہے تو ہم دس گھنٹے ان کی تقریر سن سکتے ہیں۔ مگر جلسے میں سن سکتے ہیں یہ جلسہ گاہ نہیں ہے بلکہ ایوان ہے اسمبلی ہے۔ لہٰذا معزز رکن کو اپنی ترمیم پر بات کرنی چاہیئے۔

جناب سپیکر۔ شاہ صاحب کی بات درست ہے۔ راہی صاحب آپ اپنی ترمیم پر بات کریں۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب میں اسی کے مطابق بات کر رہا ہوں.....

جناب سپیکر۔ راہی صاحب! یہ اس کے دائرہ کار میں بات نہیں ہے۔ اپنی ترمیم کے دائرہ کار میں بات کریں۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب والا! ہم نے جو دو نمبر ترمیم پیش کی ہے وہ یہ پیش کی ہے کہ اس پورے بل کو جو حکومت نے یہاں ایوان میں پیش کیا ہے۔ اس پورے بل کے لئے ہم نے جو عالم اور فاضل لوگوں کی کمیٹی قائم کی ہے اس کے پاس بھیج دیا جائے تاکہ وہ اس بات کو دیکھ سکیں کہ کل اگر اس پر Implementation ہوتی ہے تو وہ کس طرح سے ہو گی۔ اگر کوئی خامی رہ گئی ہے تو اس کو دیکھ سکیں۔

جناب سپیکر۔ اور یہی آپ کی ترمیم ہے اس کے دائرہ کار میں رہیں۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب سپیکر! میں یہی تو عرض کر رہا ہوں کہ ہمارے ہاں قانون بنتا ہے لیکن قانون بننے سے پہلے اس کی Implementation کے تقاضے پورے نہیں کئے جاتے اس لئے اس قانون کو بنانے سے پہلے ہی ہمیں دیکھ لینا چاہیے آج پورے شہر کے اندر کوئی سرکاری آفیسر اس لئے اپنی زبان نہیں کھول سکتا کہ وہ مجبور ہے اگر کسی نے اس کی دھاندلی کے بارے میں وزیر لوکل گورنمنٹ سے کہا سیکرٹری لوکل گورنمنٹ سے کہا مجاز اتھارٹی سے کہا تو کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارے فیصل

آباد میں جیسا کہ پہلے ہوا ہے کہ کمشنروں کو تبدیل کر دیا گیا ہے۔ شیر دل خان کو تبدیل کیا گیا ہے۔ امین اللہ صاحب کو تبدیل کیا گیا ہے۔ جاوید قریشی کو تبدیل کیا گیا ہے۔ وہ صرف اس وجہ سے تبدیل کیا گیا ہے یعنی اس شخص کی وجہ سے تبدیل کیا گیا ہے۔ اس کا رویہ اپنے افسروں کے ساتھ ایسے ہے جیسے نواز شریف صاحب کا بھی نہیں ہے۔ نواز شریف صاحب تو حلیم طبیعت کے آدمی ہو سکتے ہیں وہ اپنے اہل کاروں سے پیار کر سکتے ہیں۔ لیکن ایک ایسا آدمی جو سراپا بد دیانت ہے وہ کیسے کسی اور آدمی کی حیثیت کو تسلیم کر سکتا ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ میں آپ یہاں بیٹھ کر اگر ایسے قوانین نہیں بنا سکتے جن کا اطلاق ہر شخص پر یکساں ہو تو پھر ہمیں یہاں پر قوانین بنانے کا بھی فائدہ نہیں ہے ہمیں یہ ممکن بنانا ہو گا کہ ہم حکمرانوں کو بھی اسی قانون کی زد میں لے کر آئیں جس قانون کی زد میں ایک ریڑھی والے کو لاتے ہیں ہم حکمرانوں کو بھی اس قانون کی صف میں لا کر کھڑا کریں۔ جس قانون کی صف میں ایک پٹواری کو ایک سو روپے کے عوض کھڑا کیا جاتا ہے جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ایک شخص کی ڈیوٹی یہ لگی ہوئی تھی کہ وہ پیسوں کی Collection کر کے ان بااختیار لوگوں کو دیتا تھا۔ لیکن جناب سپیکر! ہوا یہ کہ اس شخص کو ایک دن رنگے ہاتھوں ایک اسسٹنٹ ڈائریکٹر انٹی کرپشن نے گرفتار کر کے اپنے دفتر میں لے گیا۔ اس کے خلاف پرچہ درج کیا اور اس میئر نے یہ کہا کہ یہ میرے گھر میں آکر تم نے گرفتار کیا ہے۔ وہ میونسپل کارپوریشن کو اپنا گھر سمجھتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ کوئی آدمی اس کی مرضی کے بغیر میونسپل کارپوریشن میں داخل نہ ہو.....

جناب سپیکر۔ راہی صاحب آپ کی ترمیم میئر فیصل آباد کے بارے میں ہے....

جناب فضل حسین راہی۔ جناب سپیکر! یہ لوکل گورنمنٹ کے بل کے بارے میں ہے۔

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا! یہ ادارے کے بارے میں ہے۔

جناب سپیکر۔ اس میں شاہ صاحب میں سمجھتا ہوں کہ Personal ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ راہی صاحب آپ کی جو ترمیم ہے اس کے دائرہ کار میں رہیے۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب سپیکر! میں نے یہ عرض کیا ہے کہ ایک بات کی سچائی کے لئے....

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا! ہم حقائق سے پردہ ہٹانے کی کوشش کر رہے ہیں تا کہ حکمرانوں کو پتہ چلے کہ کیا ہو رہا ہے؟.....

جناب فضل حسین راہی۔ جناب والا! میں جو باتیں کر رہا ہوں.....

جناب سپیکر۔ آپ کی جو بات طے ہوئی ہے اس میں یہ بات بھی شامل تھی کہ جو بات ترمیم کے دائرہ کار میں نہ ہو اور وہ بات بھی آپ کرتے جائیں.....

جناب فضل حسین راہی۔ نہیں جناب والا! میں یہ بات تو نہیں کہہ رہا....

جناب سپیکر۔ جناب وزیر قانون یہ فرمائیں گے کہ کیا بات طے ہوئی ہے...

جناب فضل حسین راہی۔ جناب والا! میں قطعاً ایسی بات نہیں کر سکتا میں تو لوکل گورنمنٹ بل پر بات کر رہا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب والا! افہام و تفہیم میں کوئی ایسی بات نہیں ہوئی یہ بات ضرور ہوئی تھی کہ اس پر عام بحث کر لیں گے اور وہ بھی متعلقہ بات کریں گے غیر متعلقہ بات کرنے کے متعلق تو بات ہی نہیں ہوئی۔ اس کے متعلق تو ویسے بھی آپ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ آپ غیر متعلقہ بات نہ کرنے دیں۔

جناب سپیکر۔ اگر کوئی ایسا Compromise ہے تب بھی یہ ہم پر Binding نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب کوئی Compromise نہیں ہے۔ جناب سپیکر! آپ کسی وقت بھی اس بحث کو ختم کر کے ووٹنگ کے لئے پیش کر سکتے ہیں تقریروں کی تو ضرورت ہی نہیں ہے یہ تو آپ کی مرضی ہے۔ اس سلسلے میں Compromise کی کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب والا! اگر تو یہی بات ہے تو آپ کے یہ اختیار میں ہے اور ان کے بھی اختیار میں ہے کیونکہ ان کے پاس عددی اکثریت ہے اور یہ بل کو پہلے لمحے میں ہی پاس کر سکتے ہیں۔ ہماری ترامیم کی کیا ضرورت ہے۔ آپ پہلے لمحے

میں اس ایوان کے سامنے پیش کر سکتے ہیں کہ آپ کو منظور ہے یا نا منظور ہے۔ پھر نہ ہی ہماری ترامیم کی ضرورت ہے اور نہ ہی ہمارے بولنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اس حقیقت کا علم ہے کہ اس بل کو پاس ہونا ہے اور ہر صورت میں ہونا ہے اور اسی کے لئے آپ نے روٹی چھوڑی ہوئی ہے اس بل کو پاس کرنے کے لئے آپ نے رات کا کھانا چھوڑا ہوا ہے۔ اگر ہمارے وزیر لوکل گورنمنٹ تھوڑے سے فراخدل ہوتے۔ جیسے بیگم ساجدہ نیر عابدی صاحبہ جب اپنے محکمے کی وزیر تھیں تو انہوں نے لسّی کے یہاں پر بڑے بڑے ڈرم منگوائے تھے اور یہاں آواز بھی اٹھائی گئی تھی کہ کیا ایوان کی لابی میں لسّی پی جا سکتی ہے آپ نے کہا تھا کہ انہوں نے بڑے پیار سے یہ لسی اراکین کے لئے منگوائی ہے اور یہ پینی چاہیے۔ کیا ہی بہتر ہوتا جیسا کہ انہیں علم تھا کہ ہم شام کا اجلاس کر رہے ہیں اس لئے ہمیں اراکین کو بھوکا نہیں مارنا چاہیے' میں تو یہ کہوں گا کہ اگر یہ بھوکے مار رہے ہیں تو میں اپنے تمام دوستوں سے یہ کہوں گا کہ بطور احتجاج اس بل کو پاس نہ کریں۔ اگر یہ روٹی ان کو نہیں کھلا سکتے۔ بھوکے پیاسے یہ بل پاس کروانا چاہتے ہیں۔

ایک معزز ممبر۔ اگر جناب والا! اجازت دیں تو ہم ممبران داتا دربار سے دو دیگیں اٹھوا لاتے ہیں۔

جناب فضل حسین راہی۔ بہر حال جناب والا! بات یہ ہے کہ میں نے اپنی پوری سیاسی زندگی میں جب سے یہ ہمارے دوست یہ میرے بزرگ جو اختر رسول کے بھی بزرگ ہیں یہ اٹھے ہیں اور انہوں نے کہا کہ میں ان کا بنیادی حریف ہوں اس لیے میں ایسے کرتا ہوں تو خدا بہتر جانتا ہے کہ میں نے اس ہاؤس میں آج پہلی مرتبہ میونسپل کارپوریشن فیصل آباد کی بات کی ہے ہاؤس سے باہر میں نے آج تک کبھی بات نہیں کی۔ آج میں میونسپل کارپوریشن کے متعلق پہلی مرتبہ بات کر رہا ہوں۔ مجھے یہ ضرورت نہیں ہے لیکن میں نے اس وقت یہ بات شروع کی ہے جب پورے پنجاب کی حکومت کو اس کی Corruption کا علم ہے۔ اور میونسپل کارپوریشن کے خالی خزانے کا علم ہے۔ عوام کا پیسہ ہوتا ہے۔ وہ ایک کمیٹی کی صورت میں ہی ان کو دیا جا سکتا ہے

کارپوریشن کی صورت میں بھی دیا جا سکتا ہے۔اور جو لوگ عوام کے پیسے کو بطور امانت استعمال نہیں کرتے' عوام کے حق میں استعمال نہیں کرتے وہ بد دیانت لوگ ہوتے ہیں وہ عوام کے دشمن لوگ ہوتے ہیں اور عوام کے مفاد کے خلاف انفرادی مفاد کو پالنے والے لوگ ہوتے ہیں اس اقربا پروری نے سابقہ حکومتوں کو بھی تہس نہس کر کے رکھا ہے۔ اس نے اس حکومت کو بھی تہس نہس کر کے رکھنا ہے۔ آج جتنے عزیزو اقارب ہیں آپ ان کو دیکھ سکتے ہیں کہ وہ کہاں کہاں اور کیا کیا وارداتیں کرتے پھرتے ہیں۔ ہمیں اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے یہ بات صرف ہم اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہمارے شہر کا ادارہ ہے' وہ شہریوں کا ادارہ ہے' ہم شہریوں کے نمائندے ہیں اور یہ ہمارا فرض ہے کہ کوئی شخص ہماری بات سنے یا نہ سنے ہم اپنے عوام کی ترجمانی کرتے ہوئے اپنے با اختیار ایوانوں میں آواز اٹھائیں۔ آج میں نے بات کرنے کی ضرورت اس لئے محسوس کی ہے کہ میں ہر ذمہ دار آدمی کو انفرادی طور پر عرض کر چکا ہوں کہ یہ یہ کچھ ہو رہا ہے لیکن آج تک کسی کے کان پر جوں تک رینگی۔ کیونکہ لوگ اپنے اختیارات استعمال اس وقت کرتے ہیں جب حکمران اشارہ دیتے ہیں اور یہاں حکمرانوں کے اشارے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! ضرورت اس بات کی ہے کہ جتنے بھی انتخابات کا ہم انعقاد کرنا چاہتے ہیں۔ ہم لوکل گورنمنٹ کے تحت بلدیاتی انتخابات کا انعقاد کرنا چاہتے ہیں' ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سیاسی بنیادوں پر تمام تر عوامی قوتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے آپ کو ذہنی طور پر تیار رکھیں اور ہمیں رضاکارانہ طور پر عوام کے فیصلے کو تسلیم کرنا چاہئے اور ہمیں وقت کی اس ضرورت کو پورا کرنا چاہئے کہ ہم تمام قوتوں کو دعوت دیں کہ جو بھی قوتیں عوام کی نمائندگی کی دعویدار ہیں یا وہ نمائندگی کرنا چاہتی ہیں ہم ان کے لئے تمام راستے کھلے چھوڑیں' کھلے دل کے ساتھ کھلے چھوڑیں اور اس الیکشن کو سیاسی بنیادوں پر منعقد کریں اور اس الیکشن کے جو بھی نتائج نکلیں ہم انہیں کھلے دل سے تسلیم کریں اور اگر ہم اس روایت کو جنم دے گئے اگر ہم منصفانہ الیکشن کی روایت کو جنم دے گئے' اگر ہم صحیح طور پر عوام کو یہ توقع دیں کہ وہ اپنے نمائندوں کو

چن کر ایوانوں میں بھیجیں تو ہمارے ملک کے اندر یہ اعتراض کہ سیاسی ادارے مستحکم نہیں ہوئے۔ ان اداروں کے ختم ہونے کے امکانات پیدا ہو سکتے ہیں۔ ہمارے یہ ادارے مستحکم ہو سکتے ہیں۔ ہمارے ہاں سیاست نکھر سکتی ہے۔ ہماری معیشت طاقتور ہو سکتی ہے' لوگوں کے اندر انتخابات سے گزر کر نکھری ہوئی سیاسی سوچ پیدا ہو سکتی ہے اور جب سیاسی سوچ پیدا ہوتی ہے لوگوں میں اپنے حقوق سے آشنائی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے تو لوگ اپنے ملک کے نظام کو سمجھتے ہیں' اس کی خرابیوں کو سمجھتے ہیں' ان کے ازالے کے لئے اپنی راہ متعین کرتے ہیں اور یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ اس الیکشن میں ہم نے جو غلطی کی ہے وہ اگلے الیکشن میں ہمیں نہیں کرنی چاہئے وہ اگلے الیکشن میں بہتر ماحول پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ہمارے ملک کی بہت بڑی بدقسمتی ہے ۔ ہم اس ملک کے شہری ہیں ہمیں اس ملک سے محبت ہے' ہمیں اس سے پیار ہے۔ ہم اس کے علاوہ کسی ملک کو جانتے بھی نہیں ہیں' ہم کسی ملک کو مانتے بھی نہیں ہیں' ہم تو صرف یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ اپنے ملک کی سرحدوں کے ارد گرد چادر ڈال دیں' آپ کو باہر دیکھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے آپ امریکہ کو بھی چھوڑ دیں' آپ روس کو بھی چھوڑ دیں' آپ افغانستان کے معاملات سے بھی نکل جائیں' آپ ایران کے معاملات سے بھی نکل جائیں' آپ خلیج کی جنگ کی صورت حال سے بھی نکل جائیں تو پھر ہمارا ملک طاقتور ہو سکتا ہے ہمارے اندر یہ جذبہ ہے ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم نے اس وطن کی سرزمین پر جنم لیا ہے' ہم اس کو طاقتور ہوتے ہوئے دیکھیں' تو یہاں جو قوانین بنیں گے اور ان پر عملدرآمد ہو گا تب کہیں جا کر یہ ملک طاقتور بن سکتا ہے کسی حکمران کے حکم کے تابع چلنے والی اسمبلیاں' کسی حکمران کی مرضی کے تابع چلنے والے انسان اس ملک کے عوام کی قسمت کو تبدیل نہیں کر سکتے۔ ہمیں اپنے مکمل اختیارات کو استعمال کرنا ہو گا۔ ہمیں یہ حق نہیں پہنچتا کہ ہم افسران پر تنقید کریں اس لئے کہ آپ کے اپنے اختیار میں ہے کہ جس فیصلے کو آپ غلط سمجھتے ہیں اس کو بیک وقت ختم کر سکتے ہیں۔ اس قانون کو ختم کر سکتے ہیں۔ آپ کے پاس طاقت ہے' آپ اس کی خرابیوں کو دور کرنے

کے لئے اس بات کی حمایت کریں کہ اس قانون کو جانچنے اور پرکھنے کے لئے اس کے صحیح یا غلط ہونے کے اسے عالم اور فاضل لوگوں کی کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور جس طرح ہم نے محنت کر کے ہم نے اپنے ذہن لڑا کر اتنے اچھے اچھے پیارے پیارے نام ڈھونڈھے ہیں اسی طرح وہ اپنی صلاحیتوں کو عوام کی بہتری کے لئے استعمال کر سکیں اور انہیں ایک موقع مل سکے تو جناب سپیکر' میں تقریباً" یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت جناب وزیر قانون کی مدد وزیر محنت بھی فرما رہے ہیں اور ہمارے چاچا صدیق سالار صاحب بھی فرما رہے ہیں۔

وزیر محنت۔ جناب سپیکر! میں ذاتی نکتے کی وضاحت پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ راہی صاحب میونسپل کارپوریشن کے 1979ء کے انتخابات میں ہمارے ساتھ کونسلر تھے اور جناب شاہ صاحب بھی ہمارے ساتھ کونسلر تھے۔ اس دفعہ راہی صاحب نے الیکشن میں حصہ نہیں لیا ہم دوبارہ اس مرتبہ بھی کونسلر ہیں۔

جناب فضل حسین راہی۔ میں گرفتاری دیتی سی۔

وزیر محنت۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ راہی صاحب نے جتنا بھی یہاں لیکچر دیا کہ پہلے میئر صاحب کو مارشل لاء کے تحت گرفتار کر لیا گیا' اس پر مقدمہ چلا اسے جیل بھیج دیا گیا۔ اس کے مدعی جناب سید طاہر احمد شاہ تھے۔ جناب شاہ صاحب اس وقت میونسپل کارپوریشن میں لیڈر آف ہاؤس تھے' ہم بھی اس وقت اپوزیشن میں تھے۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب سپیکر! یہ ذرا توجہ فرمائے۔ " یہ ہمارے طاہر احمد شاہ صاحب اس وقت ہماری اپوزیشن کے لیڈر آف ہاؤس تھے " اپوزیشن کے لیڈر آف ہاؤس تھے یہ منسٹر صاحب ارشاد فرما رہے ہیں۔ جناب میں تو پہلے ہی کہتا ہوں کہ آپ بڑے عادل ہیں اور آپ میں بڑے اوصاف ہیں۔

وزیر محنت۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ چونکہ میں بھی جناب طاہر شاہ کے گروپ میں تھا اس لئے میں واضح کر رہا ہوں کہ ہمارے گروپ کے اپوزیشن لیڈر تھے۔ راہی صاحب کے سمجھنے میں یہ بات نہیں آئی۔ راہی صاحب اس وقت میئر صاحب کے گروپ میں تھے جس پر یہ الزام تھا کہ اس نے دھاندلی کی۔ جس پر کیس ہوا اس کیس

کے مدعی جناب طاہر احمد شاہ صاحب تھے اور ان کی طرف سے وہ ساری کاروائی ہوئی۔ کاروائی ثابت ہوئی اور اس کے تحت ان کی گرفتاری عمل میں آئی۔ اور سزا ہوئی۔ وہ طاہر شاہ صاحب سے بات کر لیں کہ وہ بات درست تھی یا غلط تھی۔ ہمیں بھی پتہ ہے۔ یہ بات آپس میں زیر بحث لائی جا سکتی ہے لیکن یہاں تو صرف ترمیم کے بارے میں بات ہو رہی ہے میئر کے بارے میں تو کوئی بات نہیں ہے۔ جناب والا! آپ سپیکر ہیں' میں آپ سے گزارش کروں گا کہ راہی صاحب جو میئر پر بار بار الزام لگا رہے ہیں یہ اچھی بات نہیں یہاں تو صرف ترمیم کی بات ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر۔ جناب راجہ خالد خان۔

راجہ محمد خالد خان۔ جناب والا! میں ایک سوال پوچھنا چاہوں گا کہ کیا یہ پنجاب اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہے۔ یا فیصل آباد کارپوریشن کا اجلاس ہو رہا ہے؟

کیا پنجاب صرف فیصل آباد تک ہی محدود ہے یا اس میں کوئی اور بھی بسنے والے شہری اور لوگ ہیں؟ اس ایوان میں بحث صرف اور صرف فیصل آباد تک ہی محدود ہو چکی ہے اس پر وقت ضائع کیا جا رہا ہے اور یہ کیا معاملہ ہے؟

سید طاہر احمد شاہ۔ جناب والا! میں عرض کروں۔

جناب سپیکر۔ شاہ صاحب انہوں نے آپ سے تو سوال نہیں پوچھا یہ کس نکتہ پر آپ بات کر رہے ہیں کسی Personal explanation پر بات کیجئے۔

سید طاہر احمد شاہ۔ اعوان صاحب نے میرا ذکر کیا ہے۔ یہ درست ہے کہ 1979ء کے بلدیاتی انتخابات میں میں نے حصہ نہیں لیا تھا مگر 1981ء میں میونسپل کارپوریشن فیصل آباد کے ایک حلقہ میں ضمنی انتخاب ہوا تو اس میں میں نے حصہ لیا اور میں واضح اکثریت سے poll کو Sweep کر کے فیصل آباد میونسپل کارپوریشن کا رکن منتخب ہوا۔ اور میں اس وقت وہاں پر بھی حزب اختلاف کے بنچوں پر بیٹھا کرتا تھا۔ یہ بات غلط ہے کہ میں نے وہ الزامات لگائے تھے البتہ میرے رکن میونسپل کارپوریشن منتخب ہونے سے قبل وہاں پر اس وقت کی جو موجودہ حزب اختلاف تھی انہوں نے اس وقت کے میئر کارپوریشن کے خلاف کچھ الزامات لگائے تھے جس پر وہ اپوزیشن میئر کے ساتھ ساز

باز کر کے جب کوئی انکوائری کا مسئلہ آتا تھا تو وہ گول ہو جاتے تھے۔ سودے بازی کر لیتے تھے۔ اس سے عبد القیوم اعوان صاحب انکار نہیں کر سکتے۔ میں نے ان الزامات کو دیکھا' ان کو پڑھا اور میں نے ان الزامات کی پیروی شروع کرتے ہوئے اپنے کیس کو مارشل لاء حکام کے سامنے substantiate کیا اس وقت کے مارشل لاء حکام کا یہ دعویٰ تھا کہ تم اپنے اس کیس کو Substantiate نہیں کر سکو گے اور تمہیں اس کی پاداش میں سزا اٹھانی پڑے گی۔ میں نے کہا کہ مجھے منظور ہے میں انشاء اللہ اس بات کو ثابت کروں گا وہ تو بالکل صحیح بات ہے جب میں نے ضمنی انتخاب میں میئر کا امیدوار تھا تو عبدالقیوم صاحب نے شفقت کرتے ہوئے کیونکہ یہ میرے دوست ساتھی اور ووٹر کی حیثیت رکھتے تھے اور ان کا تعلق میرے گروپ کے ساتھ تھا اور فضل حسین راہی صاحب کا اس وقت کے میئر کے رولنگ گروپ کے ساتھ تھا۔ یہ بات اپنی جگہ پر حقیقت ہے مگر حقیقت حال یہ ہے کہ میری یہاں پر ایک مثال دینے کے بعد وضاحت ختم ہو جائے گی۔ کہ ایک گاؤں میں ایک شخص مر گیا اور وہ کیا کرتا تھا کہ مردے کا کفن اتار لیا کرتا تھا جب وہ خود مرنے لگا تو اس نے اپنے بچوں کو اکٹھا کیا اور ان کو کہنے لگا کہ لوگ مجھے برا کہتے تھے تو کہتے ہیں کہ اب میں مرنے لگا ہوں میرے بیٹو کوئی اچھا کام کرنا تاکہ لوگ مجھے اچھے نام سے یاد کریں تو ان کے بیٹوں نے سوچا؟ جو وارثان تھے انہوں نے یہ کیا کہ نہ صرف وہ مردے کا کفن اتار لیتے تھے بلکہ اس کے جسم میں (میں ذکر نہیں کرنا چاہتا تھا اراکین بخوبی واقف ہیں) وہ کیل بھی گاڑ دیتے تھے۔ تو ان کے گاؤں والوں نے یہ کہا کہ وہ بہشتی اللہ تعالیٰ اس کو غریق رحمت کرے وہ ان سے اچھا تھا۔ اب انہوں نے ایک ترکیب نکالی اب کیا ہوا ہے اب اس کے بعد آنے والا ایک میئر' دوسرا میئر' تیسرا میئر اس نے شہر کو اس طریقے سے لوٹا ہے کہ لوگوں کی ہمدردیاں اس سابق میئر کے ساتھ ہیں جو سودی بد دیانتی میں ملوث پایا گیا۔ اب تو جناب والا! حالت یہ ہے کہ

زخمی ہوا دل و جگر تو نا خدا کو جانے ہم

میں کہتا ہوں کہ پتہ نہیں کہ وہ کارپوریشن کی کی بلڈنگ کس وقت بیچ دیں گے اور میں

آپ کی وساطت سے عبد القیوم اعوان صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ قرآن پاک پہ حلف دے کے ہمیں یہ کہیں کہ ہمارے الزامات غلط ہیں یا ٹھیک ہیں۔

جناب سپیکر۔ یہ Personal explanation کافی نہیں ہے۔ ملک صاحب کیا آپ پھر کچھ کہنا چاہیں گے؟

جناب وزیر محنت۔ ایک سیکنڈ میری بات سنیں میئر صاحب نے مجھ سے پوچھا ہے اور جناب سپیکر صاحب نے بھی مجھے کہا ہے اس لئے میں عرض کروں گا۔

جناب سپیکر۔ آرڈر' آرڈر پلیز' ملک صاحب آپ ذرا میری بات سنیئے میں نے تو یہ ازراہ تفنن بات کی ہے کہ آپ کچھ اور کہنا چاہیں گے؟

جناب وزیر محنت۔ مہربانی ہے جی آپ کی' بس اتنا ہی کافی ہے جو میئر صاحب نے کہا ہے کہ کفن اتارنے والی بات ہے۔

جناب سپیکر۔ جی راہی صاحب۔

جناب فضل حسین راہی۔ یہ ملک عبدالقیوم اعوان صاحب کچھ ارشاد فرما رہے تھے میں سن نہیں سکا کہ انہوں نے کیا کہا ہے۔

جناب سپیکر۔ انہوں نے کچھ نہیں کہا۔

جناب فضل حسین راہی۔ اچھا بڑی مہربانی۔ جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں جو اصل بات ہے میں اس اصل بات کی طرف آنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ راہی صاحب ابھی آپ کچھ اور بھی کہنا چاہتے ہیں؟

جناب فضل حسین راہی۔ جی بالکل میں اصل بات کی طرف آنا چاہتا ہوں۔ جناب والا! اصل بات یہ ہے کہ جو بھی قوانین .....

جناب سپیکر۔ راہی صاحب ٹائم کتنا بڑھا لیں۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب والا! میں نے عرض کیا ہے کہ مارشل لاء کی جو عدالتیں ہیں وہ ساری رات کارروائی کرتی ہیں۔

جناب سپیکر۔ آپ اب اس Amendment کے آخری مقرر ہیں۔

جناب فضل حسین راہی۔ نہیں جی ہالے رھندے نئیں ایناں نوں تسی مار دیتا۔

اے جیندے نیں ہسن ڈئے نیں تہاڈے سامنے' ایناں نے بولنا وی اے۔ ایناں نو بولنا آنداں اے۔ تہاڈی مہربانی اے سر ساڈے سے بندے نوں اشارے تے نا لائیو۔

جناب سپیکر۔ پھر راہی صاحب کتنا ٹائم بڑھا دیں؟

جناب فضل حسین راہی۔ تہاڈی مرضی جی کل سہی۔

چودھری محمد صدیق۔ نہیں جی کل نہیں اج ہی "لگے رہو' لگے رہو"۔

Mr. speaker : The time is further extended for one hour,

جناب فضل حسین راہی۔ شکریہ ۔ جناب والا! اصل بات یہ ہے کہ ہمارا ہاؤس یہ ہے جناب والا! میری درخواست ہے ہاؤس کو ذرا In door کیجئے۔

جناب سپیکر۔ آرڈر پلیز۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب والا! ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم جو بھی قوانین یہاں بیٹھ کر بناتے ہیں' اب دیکھئے کہ رات کے دس بج چکے ہیں اور ہم عوام کے دکھ درد میں ڈوبے ہوئے ابھی تک یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور عوام کے دکھوں کی تکلیف ابھی تک ہمارے جس میں موجزن ہے اور وہ غوطے کھا رہی ہے۔ اس لئے ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اگر تو اس رات کے جاگنے کا عوام کو کوئی فائدہ نہیں ملے گا تو پھر آج ہی اس کو ختم کر دینا چاہئے۔ تو ضرورت اس بات کی ہے کہ جو بھی قوانین ہم یہاں پر بناتے ہیں ان کی Implementation جو ہے As it is ہونی چاہیئے۔ جس طرح عوامی نمائندوں کی Sense ہوتی ہے اس طرح اس کی implementation ہونی چاہئے۔ جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ قانون کی حکمرانی ہے کہ آپ کو اگر کسی چیئرمین ضلع کونسل میں کوئی چھوٹی سی بد دیانتی نظر آتی ہے آپ اس کو Trial کرتے ہیں آپ اس کے خلاف عدم اعتماد لاتے ہیں اور اس کو Trial کر کے علیحدہ کرتے یا پھر ان کو عدم اعتماد کر کے علیحدہ کرتے ہیں لیکن جناب سپیکر! یہاں پر چیف ایگزیکیوٹیو کے عزیزو اقارب دندناتے پھرتے ہیں' ان کے سامنے یہ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ یا ہمارے منسٹر لوکل گورنمنٹ جو ہیں خدا بہتر جانتا ہے کہ نہ تو کمشنر کی ان کے سامنے کوئی حیثیت ہے' سیکرٹری بلدیات کے اختیارات کی ان کے سامنے کوئی

حیثیت نہیں ہے اس لئے کہ یہ تینوں صاحبان ان کے مرہون منت ہیں جن کا نام نواز شریف ہے۔

جناب سپیکر۔ راہی صاحب۔ کیا یہ بات آپ کے ترمیم کے دائرہ کار میں ہے؟ آپ اپنی Amendment کو Confine کیجئے۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب والا! میں کوئی باتیں چھیڑ دوں گا انہوں نے بھی صوبے میں کافی کام دکھایا ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ جس طرح ان کے عزیز نے نام لیکر کارنامے بتائے ہیں اس طرح میں ان کو بھی بتانے شروع کر دوں تو مجھے کوئی تکلیف نہیں۔ مجھے تو سیدہ ساجدہ نیر عابدی صاحبہ کی طرف سے کوئی طعنہ نہیں ہے۔ اس لئے میں ادھر سے بھی شروع ہو جاؤں گا۔

جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ جب مجاز اتھارٹیاں موجود ہیں اور کرپشن بھی ان کے نوٹس میں ہے جناب سپیکر! پھر وہ مجاز اتھارٹیاں ان کے خلاف ایکشن کیوں نہیں لیتیں۔ ہم یہ کہتے ہیں میں اسمبلی کے فلور پر یہ کہتا ہوں کہ مجھ سے ان کی انکوائری کی جائے۔ اگر جو الزامات ہم لگاتے ہیں درست ہیں تو استعفےٰ اس سے لیا جائے یا مجھ سے لیا جائے یا وزیر صاحب استعفے دے دیں وہ ہاتھ جوڑ کر کہہ دیں کہ میں بے بس ہوں۔

جناب سپیکر۔ راہی صاحب آپ Repetition کر رہے ہیں۔

جناب فضل حسین راہی۔ Repetition تو ہے لیکن یہ کہ اصل Sense کیا ہے اگر ہم اصل Sense تک نہیں پہنچتے تو پھر بات کچھ اور ہو جاتی ہے جناب سپیکر! اب میں یہ چاہوں گا کہ جو کچھ میں نے اس ایوان میں کہا ہے ان کی تصدیق یا تائید موجودہ حکومت کے منسٹر صاحب پارلیمانی سیکرٹری صاحب اور تیسرے قرآن مجید ہے اور چوتھا میں ہوں اس کا فیصلہ ہاں یا نہ میں ہو سکتا ہے۔ اگر ان میں یہ ہمت ہے کہ یہ خدا کی کلام کو اٹھا کر یہ بات کہہ سکتے ہیں جو انہوں نے ہاؤس میں پہلے کہی ہے کہ یہ صرف بد دیانتی کی بنیاد پر ہی ان کے خلاف الزام عائد کر رہا ہے تو پھر قرآن اٹھا کر یہ بات کہہ دیں میں اسی وقت ہاؤس سے باہر نکل جاؤں گا اور باقی ساری زندگی آپ کارروائیں

کریں گے۔ مجھے اس پر ہچکچانے کی ضرورت نہیں۔ لیکن جناب والا! ایک بات میں ضرور عرض کروں گا۔ جو بات قیوم اعوان صاحب نے ارشاد فرمائی ہے اس وقت میئر کے خلاف جو ایکشن ہوا تھا پہلے میں نے صدیق سالار صاحب کا اسمیں نام نہیں لیا تھا۔ ہمارے ہاں دو مجرم تھے۔ دونوں کے خلاف Same الزامات میں انکوائریاں ہوئی تھیں ایک صدیق سالار تھا جو اس وقت ڈپٹی میئر تھا اور ایک میئر ریاض شاہد تھا۔ اب دیکھئے یہ اس وقت کی حکومت کا سرٹیفکیٹ وہ صدیق سالار کے حق میں آتا ہے دونوں کے خلاف ایک ہی قسم کے الزامات تھے۔ جو ان کے خلاف تھا وہی ان کے خلاف تھا۔ لیکن مارشل لاء کی حکومت صدیق سالار کو یہ کہتی ہے کہ تم بہت صاف ستھرے آدمی ہو تم Exist کرتے رہو اس کو یہ کہتی ہے کہ تم بہت گندے آدمی ہو تم بہت Corrupt آدمی ہو تمہیں جیل میں جانا چاہئے جب کہ عوام کی رائے دونوں سلسلوں میں متضاد ہے۔ عوام اس کو Corrupt کہتے ہیں جس کو مارشل لاء والے کہتے ہیں کہ تم صاف ہو عوام اس کو صاف ہو عوام اس کو صاف کہتے ہیں جس کو مارشل لاء والے کہتے ہیں کہ تم Corrupt ہو اب آپ اس فیصلے کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ دو مجرم تھے ایک کو سچا قرار دیا گیا اور ایک کو جھوٹا قرار دیا گیا۔ اب سچا آپ کے سامنے ہے جھوٹا آپ کے پس پردہ ہے۔ آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان کے خلاف بات صحیح تھی یا غلط تھی۔

جناب والا! میں اس کے ساتھ ہی اپنی بات ختم کرتا ہوں بڑی مہربانی۔ بڑا شکریہ۔

جناب سپیکر۔ میاں صاحب آپ تو کچھ نہیں کہنا چاہیں گے۔ کیا وزیر قانون کچھ کہنا چاہیں گے؟

وزیر قانون۔ (چودھری عبدالغفور) میں تو اس بارے میں کچھ نہیں عرض کرنا چاہتا کیونکہ ترمیم تو ایک چھوٹی سی بات ہے۔ ترمیم پر تو کوئی بات کہی نہیں گئی اور ترمیم یہ ہے کہ اس بل کو ایک سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب فضل حسین راہی۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! ہاؤس میں کورم نہیں ہے۔ کورم پورا کرایا جائے۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر۔ راہی صاحب اب آپ مطمئن ہو گئے ہیں۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب سپیکر! میرا خیال تھا ہو سکتا ہے ایک دو کی غلطی ہو جائے لیکن جتنے یہاں موجود ہیں ان سب کی موجودگی میں 55 ممبران ہوئے ہیں۔ آپ گنتی کروا لیں۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر۔ گنتی کی جائے..... (گنتی کی گئی)۔ کورم پورا ہے۔ چودھری عبدالغفور صاحب۔

وزیر قانون۔ جناب والا میں مختصراً عرض کروں گا کہ ترمیم یہ تھی کہ آیا اس بل کو Standing Committee سے واپس ہو کر آنے کے بعد ہاؤس میں پیش کیا گیا ہے اس کو مزید Select Committee کے سپرد کیا جائے اور اس Select Committee کے جن ممبران کے سپرد کیا جانا مقصود تھا ان کے عزت افزائی کے لئے بھی کچھ چند الفاظ کہے گئے۔ ان کو ایم پی اے کے الفاظ سے یاد کرنا شاید یہ خیال کیا گیا شاید ان کی تضحیک کے برابر ہو گا حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب ایم پی اے ہیں اور ہماری عزت اور فضیلت جو بطور ایم پی اے ہے ہم اول ایم پی اے ہیں بعد میں کچھ اور ہیں۔ تمام تر ہمارا جو کردار ہے بطور نمائندہ جو کردار ہے وہ بطور ایم پی اے کے ہے اس لئے اس بات کو کہہ کر کہ فلاں فلاں ایم پی اے کے سپرد کیا جائے اور کبھی وہ منسٹر تھے اور آج ان کو ایم پی اے پکارا گیا۔ میں سمجھتا ہوں یہ ایک غلط فہمی ہے یا یہ کہنا کہ وہ فرنٹ بنچوں پر یا اگلے بنچوں پر نہیں بیٹھے پچھلے بنچوں پر بیٹھے ہیں میرے لئے تو جناب افضل حیات صاحب.....

جناب فضل حسین راہی۔ جناب سپیکر! یہ مفروضے پر بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر۔ راہی صاحب میں آپ سے یہ کہوں گا آپ ان کو Interrupt نہ کریں آپ کی تقریر کو Interrupt نہیں کیا گیا۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب سپیکر میں ان کو Interrupt نہیں کر رہا ہوں یہ

مفروضے پر بات کر رہے ہیں۔
جناب سپیکر۔ آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہے ہیں۔
جناب فضل حسین راہی۔ میں نکتہ ذاتی وضاحت پر بات کر رہا ہوں۔
جناب سپیکر۔ براہ مہربانی آپ تشریف رکھیئے۔
وزیر قانون۔ میں ان کی بات نہیں کر رہا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کہنا کہ جو اگلے بنچوں پر بیٹھے ہیں ان کی عزت پچھلے بنچوں سے زیادہ ہے۔ میرے لئے تو جناب افضل حیات صاحب اور پچھلے بنچوں پر بیٹھنے والے چودھری رفیق صاحب ایک ہی برابر ہیں خواہ وہ کتنے ہی پیچھے کیوں نہ چلے جائیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس میں بیٹھنے والے ہم سب برابر ہیں۔ اس میں کسی تضحیک کا یا بے عزتی کا پہلو نہیں نکالنا چاہئے یہ ایک اپنی ذہن کی دلیل ہے جو ایک آدمی اس طریقے سے سوچے۔ جناب والا! دوسری بات یہ کہی گئی کہ شاید ستمبر میں الیکشن ہوئے۔ اور اس کے لئے یہ Delay ہو رہا ہے میں سمجھتا ہوں نومبر تک اس کی میعاد ہے اور انشا اللہ بروقت الیکشن ہوں گے اور یہ کہنا کہ حکومت اور اپوزیشن ایک ہی گاڑی کے دو پہیے ہیں۔ جناب والا! جو کچھ آپ نے سنا۔ اس فلور پر جو جو تقاریر ہوئیں وہ اس ترمیم سے کتنی متعلقہ تھی۔ ہم تو اسی کوشش میں ہیں کہ اس گاڑی کے دونوں پہیوں کو ساتھ لے کر چلیں' چاہے وہ پہیہ ایک ریڑی کا ہی کیوں نہ ہو۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہماری معصوم' ہماری پیاری اور ہماری بہت ہی لاڈلی اپوزیشن جو کچھ بھی ہمیں کہے اس کو بڑے تحمل اور اطمینان سے سنیں اور ان کی تمام کڑوی کسیلی باتوں کو اپنے دل پر جبر کر کے ہی نہیں' بلکہ انتہائی خندہ پیشانی کے ساتھ سنیں اور یہ بھی انہیں محسوس نہ ہونے دیں کہ وہ کہیں برا نہ مان جائیں۔ کہیں ان کی تیوری پر بل نہ پڑ جائیں۔ ہمیں یہ سب کچھ منظور ہے اور ہم اس کوشش میں ہیں کہ ہم اس چھوٹی سی اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلیں اور ہم پر یہ الزام نہ آئے کہ ہم نے ان کی باتیں نہیں سنیں۔ اور ہم یہ بھی نہیں کہتے حالانکہ یہ ہمیں قانونی حق پہنچتا تھا کہ ہم آپ سے درخواست کرتے کہ تقاریر کو محدود کیا جائے اور انہیں پابند کیا جائے اور تقاریر کے لیے وقت کی حد مقرر کی جائے۔ لیکن جتنی

متعلقہ باتیں ہوئیں' آپ سب جانتے ہیں۔ ان غیر متعلقہ باتوں کو ہم نے متعلقہ اس لیے جانا کہ کہیں وہ ہم سے منہ نہ موڑ لیں' کہیں وہ ناراض ہو کر ہمیں اپنی پیٹھ نہ دکھا جائیں' وہ کہیں روٹھ نہ جائیں۔ جس طرح سی آر پی سی میں Criminal Procedure code کے متعلق کہا گیا ہے:

Accused is the most favourite child of the Criminal Law.

جس طرح ایک accused کریمینل لاء کا most favourite child کے طور پر رکھا گیا ہے ہماری یہ اپوزیشن most favourite child ہے چاہے وہ بچہ بگڑا ہوا ہی کیوں نہ ہو۔ ہم انہیں most favourite child کے نام سے برداشت کرتے رہیں گے اور ہمیں اس پر قطعاً پشیمانی نہیں ہو گی اور نہ ہم اس پر برا منائیں گے۔ چونکہ یہاں کوئی متعلقہ باتیں ہی نہیں ہوئیں اس لیے میں ان کی تردید کیا کروں اس لیے میں اس پر اکتفا کروں گا۔ لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ یہ جو ترامیم ہیں مجھے امید تھی کہ آئندہ اس سیکشن میں جو ترامیم آرہی ہیں میرے فاضل دوست اس پر بات کر لیں گے۔ تاہم میں ان کا شکر گزار ہوں۔ اور ان کے خدشات کا یہ بھی اظہار غلط ہے کہ شاید ہمیں آج ہی اس کی ضرورت ہے کہ یہ سارا بل آج ہی پیش ہونا چاہیے۔ اور شاید ہم اس کے لیے مجبور بیٹھے ہیں۔ قطعی کوئی ایسی بات نہیں۔ اور شاید اسی لیے یہ اتنی باتیں لمبی اور غیر متعلقہ کہی گئیں کہ شاید ہم یہ کہتے ہیں کہ آج ہی یہ بل پاس ہو اور شاید کل کیا ہونے والا ہے۔ اس ترمیم کے بعد آپ پیش کریں۔ ہم آپ سے درخواست کریں گے کہ آج ایوان کو ملتوی کیا جائے۔ باقی بل ہم کل لیں گے۔ ہمیں ایسا کوئی خدشہ نہیں کہ آج بل پاس نہ ہو تو کل کیا ہونے والا ہے۔ کوئی ایسی بات نہیں۔ یہ بھی ذرا غلط فہمی ان کے ذہنوں میں تھی اور جس کی وجہ سے اتنی طوالت کی گئی۔ تو میں اس ترمیم کی تردید کرتے ہوئے ایوان سے گذارش کروں گا کہ اس ترمیم کو رد کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر۔ راجہ صاحب! کچھ ارشاد فرمانا چاہتے ہیں۔

راجہ خلیق اللہ خان۔ کیونکہ اس ترمیم میں کچھ ذکر میرا بھی ہے اس لیے ضروری

ہے کہ میں اس پر بات کروں۔
جناب سپیکر۔ ضرور ارشاد فرمائیے گا۔
راجہ خلیق اللہ خان۔ جناب والا! میں حزب اختلاف کے ممبروں کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے حکومتی پارٹی کے ممبران پر اعتماد کیا۔ انہوں نے جس انداز میں ہمیں خراج تحسین پیش کیا اس پر میں شکر گزار ہوں۔ انہوں نے ہماری قابلیت کو تسلیم کیا اور ہم پر اعتماد کیا میں شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اعتماد بھی کیا تو حکومتی پارٹی پر کیا۔ اور دکھ مجھے اس بات کا ہے کہ ان حزب اختلاف کے ممبران میں سے ایک بھی ایسا اہل آدمی نہیں کہ جو اس قابل ہو کہ اس کمیٹی میں آ سکے۔ یعنی ان کے پاس اس قابلیت کا کوئی آدمی نہیں اور انہوں نے اپنے آپ پر عدم اعتماد کا اظہار کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات میرے لیے افسوس اور دکھ کی ہے۔ مجھے اس سلسلے میں ایک لطیفہ یاد آگیا' اگر آپ مجھے اجازت دیں۔ جس طرح راہی صاحب نے آج ہمارے صبر کا امتحان لیا ہے ہماری قابلیت کا امتحان لیا ہے تو مجھے ایک لطیفہ یاد آگیا ہے۔ ایک سردار صاحب انسپکٹر سکولز تھے۔ ان کی پہلی تقرری تھی۔ وہ کسی سکول میں بچوں کی قابلیت کا امتحان لینے چلے گئے۔ وہ سکول میں داخل ہوئے اور ہیڈ ماسٹر سے کہا کہ دیکھیے میں آپ کے بچوں کی قابلیت کو جانچنے آیا ہوں اور یہ دیکھوں گا کہ آپ کے بچے کہاں تک قابل ہو چکے ہیں۔ اگر قابل نکلے تو میں آپ کو انعام بھی دوں گا۔
میاں محمد افضل حیات۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر' ہم راجہ صاحب کا بہت احترام کرتے ہیں اسی لیے ان پر ہر اعتماد بھی کرتے ہیں۔ اگر ان پر کسی نے اعتماد نہیں کیا تو ان کی اپنی پارٹی نے نہیں کیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب منسٹر انچارج اپنی تقریر wind up کرلیتے ہیں تو اس کے بعد کوئی ان کی پارٹی کا آدمی بات نہیں کرتا۔
جناب سپیکر۔ یہ درست بات ہے۔
راجہ خلیق اللہ خان۔ انہوں نے بچوں سے سوال کیا کہ اگر مجھے کراچی جانا ہے تو میں وہاں کس وقت پہنچوں گا؟ نہ فاصلہ بتایا نہ رفتار بتائی۔ بچے خاموش ہو گئے کہ ہم جواب کیا دیں۔ اس نے ہیڈ ماسٹر کو دیکھا اور کہا کہ اتنے نالائق بچے ہیں۔ اچھا میں

ایک اور سوال کرتا ہوں۔ یہ کہا کہ میں نے ہوائی جہاز پر لندن جانا ہے۔ تو بتائیں کہ میں لندن میں کس وقت پہنچوں گا۔ پھر بچے خاموش۔ نہ فاصلہ بتایا نہ ہوائی جہاز کی رفتار بتائی۔ اور پھر انہوں نے بچوں سے تیسرا سوال کیا کہ بتائیے' میری عمر کتنی ہے۔ اب بچے کیا بتاتے کہ ان کی عمر کتنی ہے۔ ایک بچہ کھڑا ہو گیا۔ اس نے کہا کہ جناب آپ کی عمر چھتیس سال ہے۔ وہ انسپکٹر بڑے حیران ہوئے کہ اس نے میری عمر کا کیسے علم حاصل کر لیا۔ انہوں نے بچے سے پوچھا کہ بتائیے' آپ نے یہ اندازہ کس طرح لگایا کہ میری عمر چھتیس سال ہے۔ وہ کہنے لگا کہ ایک میرا بڑا بھائی ہے۔ وہ آدھا پاگل ہے۔ اس کی عمر چھتیس سال ہے۔ (قہقہے)۔ تو قدرتی طور پر میں راہی صاحب سے یہی درخواست کروں گا کہ خدارا' ہم پر ترس کریں' ہمیں معلوم ہے کہ آپ کی عمر کتنی ہے۔

جناب طاہر احمد شاہ۔ جناب سپیکر! میں آپ سے استدعا کروں گا کہ راجہ صاحب نے جو لطیفہ سنایا ہے' از راہ کرم اس کا ترجمہ راجہ خالد صاحب فرما دیں۔ ہمیں تو ان کی کوئی بات سمجھ ہی نہیں آتی۔ لکھے موسیٰ پڑھے خدا ہمیں تو ان کی بات کا نہ سر ملا' نہ پیر۔ آپ بڑا بزرگی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ہم بچے ہی سہی' لیکن اتنے بچے بھی نہیں۔

MR. SPEAKER: The amendment moved and the question is:-

> "That the Punjab Local Government (Amendment) Bill, 1987, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Auqaf, be referred to the Select Committee consisting of the following with instructions to report by 31st December, 1987:-
>
> 1. Raja Khalique Ullah Khan, MPA
> 2. Ch. Muhammad Iqbal, MPA
> 3. Malik Ghulam Muhammad Noor Rabbani Khar, MPA
> 4. Syeda Sajida Nayyer Abedi, MPA
> 5. Sardar Muhammad Arif, MPA

(The motion was lost.)

جناب طاہر احمد شاہ۔ جناب سپیکر! راجہ خلیق اللہ خان صاحب کی حالت ایسی ہے' جیسے پنجابی میں کہتے ہیں "جنی کنگی میکے گئی' جنی نہ گئی"۔ (قہقہے)۔

جناب سپیکر۔ آپ Original Motion پر کچھ کہنا چاہیں گے۔
وزیر قانون۔ میں عرض کرتا ہوں کہ باقی کل کیجئے۔
جناب سپیکر۔ اس کو میں نمٹانا چاہتا ہوں۔ اصل تحریک پر آپ کچھ کہیں گے؟
وزیر قانون۔ میں عرض کرتا ہوں۔ اس کے بعد کلاز 2 کی نمبر دو ترمیم آئے گی۔
جناب سپیکر۔ اس کی First reading مکمل کرنی ہے۔ اصل تحریک پر تو آپ پہلے بات کر چکے ہیں۔ تو اب اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں سوال پیش کرتا ہوں۔
وزیر قانون۔ سوال پیش کر دیں۔

MR. SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That the Punjab Local Government (Amendment) Bill, 1987, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Auqaf, be taken into consideration at once."

(The motion was carried)

جناب فضل حسین راہی۔ جناب سپیکر! وزیر بلدیات کے پاس محکمہ او قاف بھی ہے۔ اوقاف کے محکمہ کے متعلق ہم نے یہ سنا ہے کہ اوقاف کے افسران کے ہاں جب کوئی شادی یا مرگ کا سلسلہ ہوتا ہے تو انہیں چاول گھر میں پکانے کی ضرورت نہیں پڑتی آپ کی بڑی مہربانی ہے اگر یہ حسب روایت جیسے اوقاف کے افسران کرتے ہیں تو یہ بھی داتا صاحب سے منگوا سکتے ہیں۔
سید طاہر احمد شاہ۔ اس سے پہلے جو وزیر اوقاف تھے جب بھی ہم ان کے گھر جاتے تو وہاں داتا دربار سے جو نیاز آتی تھی ہم بڑے گرما گرم اور بڑے مزے دار چاول کھایا کرتے تھے۔
جناب سپیکر۔ اس بل کو ہم Clause by clause لیتے ہیں بل کی کلاز نمبر 2 زیر غور ہے اس میں 6 ترامیم ہیں اس میں پہلی ترمیم میاں محمد اسحاق صاحب کی طرف سے دی گئی ہے لیکن یہ ترمیم بل کے بارہ میں نہیں ہے بلکہ یہ اس کے Principal act کے بارہ میں ہے اور Principal act کے بارہ میں کوئی ترمیم

move نہیں کی جا سکتی میاں محمد اسحاق صاحب کی جو ترمیم ہے نمبر1 میں اس کی اجازت نہیں لیتا نمبر2 بھی جو میاں محمد اسحاق صاحب کی ہے وہ بھی اس زمرے میں آتی ہے یہ بھی Principal Act کے بارے میں ہے جس پر ترمیم move کرنے کی اجازت نہیں ہے اس کو بھی میں disallow کرتا ہوں۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب سپیکر! میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ محترمہ سیدہ ساجدہ نیر عابدی صاحب جو ہیں وہ کوئی کام کرنے کے لئے وائس صاحب کے پاس گئیں ہیں۔

جناب سپیکر۔ کلاز نمبر2 پر ترامیم ہیں یہ میاں افضل حیات صاحب۔ سید طاہر احمد شاہ۔ میاں محمد اسحاق۔ چودھری رفیق صاحب۔ میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب فضل حسین راہی۔ سردار غلام عباس۔ چودھری غلام سرور خان کی بی کلاز 2 پر ترامیم ہیں تو ٹھیک ہے باقی کل کر لیں گے۔ اجلاس کل صبح ساڑھے نو بجے تک کے لئے ملتوی ہوتا ہے ساڑھے نو بجے کا مطلب ساڑھے نو بجے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی مورخہ 11 اکتوبر 1987ء 9.30 بجے صبح تک کے لئے ملتوی کی گئی)۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

اتوار 11 اکتوبر 1987ء

(یک شنبہ 17 صفر 1408ھ)

جلد 11 - شمارہ 8

سرکاری رپورٹ

مندرجات

اتوار 11 اکتوبر 1987ء

(جلد 11 بشمول شمارہ جات 1 تا 18)

صفحہ نمبر

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ — — — — — — — — — — — — 1033

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات — — — — — — — — — — — — 1034

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) — — — — — — 1065

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات — — — — — — — — — — — 1106

مسئلہ استحقاق :-

اسلحہ لائسنس کے اجراء کی ابتدائی فیس میں اضافہ کے بارے میں ایوان کو دانستہ طور پر اندھیرے میں رکھنا — — — — — — — — — — — — 1127

تحاریک التوائے کار :-

(i) حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی فرضی تصاویر کی اشاعت — — — — — 1130

(ii) فیصل آباد اور بہاولپور ڈویژن کے نائب تحصیلداروں کی برخاستگی — — — — — — 1134

(iii) فیصل آباد اور بہاولپور ڈویژن میں نائب تحصیلداروں کی بھرتی میں حکومت کا غیر مساویانہ سلوک 1135

مسودات قانون :-

مسودات قانون (ترمیم) مدت برائے ادائیگی معاوضہ کی توثیق و توسیع) مزارعت پنجاب بابت 1987ء 1172

صوبائی اسمبلی پنجاب

صوبائی اسمبلی پنجاب کا گیارہواں اجلاس

اتوار 11 اکتوبر 1987ء

(یک شنبہ 17 صفر 1408ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں صبح 10 بجے منعقد ہوا جناب سپیکر میاں منظور احمد وٹو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری علی حسین صدیقی نے پیش کیا۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ
إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ
أَنفُسَهُمْ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿١٩﴾ لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۚ
أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿٢٠﴾ لَوْ أَنزَلْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ
لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۚ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١﴾
هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۖ هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ﴿٢٢﴾

سورۃ الحشر آیت ۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور یہ ہر شخص کو دیکھنا چاہیئے کہ اس نے کل قیامت کے لئے کیا سامان بھیجا ہے - اور پھر ہم کہتے ہیں کہ اللہ سے ڈرتے رہو بلاشبہ اللہ تمہارے تمام کاموں سے خبردار ہے اور تم ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنھوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے انہیں ایسا کر دیا کہ وہ خود اپنے آپ کو بھول گئے - یہی وہ بدکردار لوگ ہیں -

اہل دوزخ اور اہل بہشت برابر نہیں ہیں اہل بہشت ہی فائز اور کامیاب ہیں اگر یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو آپ اس کو دیکھتے کہ اللہ کے خوف سے پسا جا رہا ہے اور پھٹا جا رہا ہے اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ اس پر غور کریں وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے -

وما علینا الا البلاغ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

جلال پور پیروالا روڈ کی کشادگی اور مرمت

☆ 775 سید فخرالدین شاہ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاڑ تا جلال پور پیروالا روڈ کی چوڑائی تھوڑی ہے اور حالت بھی خستہ ہے جو کہ عوام کی ضروریات پوری نہیں کر سکتی۔

(ب) اگر جز (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا سڑک کو کشادہ کرنے اور ضروری مرمت کروانے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ (سید افضال علی شاہ)

(الف) لاڑ تا شجاع آباد محکمہ ہائی وے کی ملکیت ہے اس کی چوڑائی دس فٹ ہے مگر سڑک اچھی حالت میں ہے شجاع آباد سے جلال پور پیروالا دس فٹ چوڑی ہے اور ضلع کونسل ملتان کی تحویل میں ہے اس حصہ کی حالت خستہ ہے۔

(ب) مذکورہ سڑک کا حصہ لاڑ تا شجاع آباد محکمہ ہائی وے کی ملکیت ہے۔ 1985 کی ٹریفک شماری کے مطابق اس پر گاڑیوں کی تعداد مطلوبہ سے کم ہونے کی بناء پر اس کی کشادگی فی الحال حکومت کے کسی پروگرام میں شامل نہیں ہے۔

جناب سجاد احمد چیمہ۔ جناب والا! کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ جواب کے جز (ب) میں انہوں نے فرمایا ہے کہ 1985ء کی ٹریفک کے مطابق اس پر گاڑیوں کی تعداد مطلوبہ سے کم ہونے کی بناء پر اس کی کشادگی فی الحال حکومت کے کسی پروگرام میں شامل نہیں ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ مطلوبہ تعداد سے کتنی کم ہے میرے اندازے کے مطابق 1987ء میں ٹریفک مطلوبہ تعداد سے بڑھ چکی ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات - جناب والا! یہ درست ہے کہ اس وقت ٹریفک مطلوبہ تعداد سے بڑھ چکی ہے اور 858 مشینی گاڑیاں چلتی ہیں .....

جناب سپیکر - چیمہ صاحب ضمنی سوال -

جناب سجاد احمد چیمہ - جناب والا! جب وزیر موصوف خود یہ تسلیم کر رہے ہیں کہ مطلوبہ تعداد بڑھ چکی ہے تو پھر آیا یہ اپنے پروگرام میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - جی ہاں - اس کے لئے تخمینہ لاگت 2 کروڑ 11 لاکھ 73 ہزار روپے لگایا گیا ہے اور یہ منصوبہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 88 - 1987ء میں شامل کر لیا گیا ہے - اس سال اس پروگرام کیلئے 20 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں -

جناب سپیکر - اگلا سوال جناب چودھری غلام رسول

منڈی بہاؤالدین ریلوے پھاٹک کی تعمیر

☆ 864 - **چودھری غلام رسول** - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ سال 82 - 1981ء میں محکمہ ہائی وے نے منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات میں ریلوے پھاٹک تعمیر کرنے کے لئے فنڈ مہیا کئے تھے

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ اس منصوبہ پر ابھی تک عمل درآمد شروع نہیں ہوا -

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک اس پر عمل درآمد کرانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سید افضال علی شاہ)

(الف) جی ہاں

(ب) محکمہ ریلوے نے پھاٹک کی تعمیر کا کام شروع کیا تھا مگر کام ادھورا چھوڑ دیا -

(ج) پاکستان ریلوے نے اپنا پہلا تخمینہ لاگت 420000 روپے سے بڑھا کر

10999836 روپے کر دیا ہے بقیہ رقم کے لئے محکمہ خزانہ کو تحرک کیا گیا فنڈز مہیا ہونے پر محکمہ ریلوے کو جمع کروائے جائیں گے اور انہیں کام مکمل کرنے کے لئے کہا جائے گا۔

جناب سجاد احمد چیمہ – جناب والا جواب کے جزو (ج) میں وزیر موصوف نے یہ فرمایا ہے کہ پہلا تخمینہ لاگت 4 لاکھ 20 ہزار روپے سے بڑھا کر 10 لاکھ 99 ہزار 836 روپے کر دیا گیا ہے میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ اس رقم کو دوگنا سے بھی زیادہ کر دیا گیا ہے آخر اس کی کیا وجہ تھی؟

جناب سپیکر – یہ تخمینہ محکمہ ریلوے نے تیار کیا ہے محکمہ مواصلات و تعمیرات نے تو نہیں کیا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات – جناب والا یہ تخمینہ محکمہ ریلوے نے تیار کیا تھا اور اس وقت 12 لاکھ 95 ہزار 285 روپے کا تخمینہ تیار کیا تھا اور بعد میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کی گزارش پر اسے 10 لاکھ 99 ہزار 836 روپے کیا گیا اور اگر آپ فرمائیں تو میں اس کی تفصیل بھی پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر – نہیں میرے خیال میں اس کی ضرورت نہیں ہے۔

چودھری غلام رسول – سوال نمبر 901

دریائے جہلم پر پل کی تعمیر

☆ 901 – چودھری غلام رسول – کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ دریائے جہلم پر چک نظام ضلع جہلم کے درمیان دریائے جہلم پر پختہ پل بنانے کا منصوبہ 1965ء کی جنگ کے بعد بنایا گیا تھا مگر وہ پل ابھی تک تعمیر نہیں ہوا۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس پل کو کب تک پختہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سید افضال علی شاہ)

(الف) جی ہاں۔

(ب) فی الحال یہ منصوبہ حکومت کے زیر غور نہیں ہے ۔البتہ Governors..directive کے تحت چک نظام اور ہرن پور کو ملانے کے لئے دریائے جہلم پر کشتیوں کا ایک پل 10ء 99 لاکھ روپے کی لاگت سے زیر تعمیر ہے اور تکمیل کے آخری مراحل میں ہے

جناب سپیکر۔ اگلا سوال جناب ریاض حشمت جنجوعہ۔

پراونشل بلڈنگ ڈویژن راولپنڈی میں سامان کا اندراج نہ کرنے کے ذمہ دار افسران کے خلاف کارروائی۔

جناب ریاض حشمت جنجوعہ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آڈیٹر جنرل کی رپورٹ بابت 84-1983 کے صفحہ نمبر 62 کی آئیٹم نمبر 22 کے مطابق سیکنڈ پراونشل بلڈنگ ڈویژن راولپنڈی میں مبلغ 10794 روپیہ مالیت کا سامان کہیں درج نہیں ہوا۔ اور مذکورہ رپورٹ کے مطابق بیس سال کا عرصہ گزر جانے کے باوجود محکمہ نے اس ضمن میں کوئی کارروائی نہیں کی جس سے محکمہ تعمیرات کے افسران مجاز کی غفلت شعاری نا اہلی اور فقدان ذمہ داری کا اظہار ہوتا ہے۔

(ب) اگر جز و (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس سلسلے میں اب تک کوئی کارروائی نہ کئے جانے کا سبب کیا ہے۔ کب تک یہ کارروائی عمل میں آئے گی نیز اس صورت حال کا کون ذمہ دار ہے اور کیا اس کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں آئیں گی نیز اس صورت حال کا کون ذمہ دار ہے اور کیا اس کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے اگر نہیں تو اس کی کیا

وجوہات ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - (سید افضال علی شاہ)

(الف و ب) مروجہ دستور کے مطابق اس قسم کے ڈرافٹ پیرا پنجاب اسمبلی کے ممبران پر مشتمل پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے دائرہ اختیار میں ہیں اس کمیٹی کے اجلاس باقاعدگی سے ہوتے رہتے ہیں اور ان پر محکمہ متعلقہ کے سربراہ فنانس اور آڈٹ کے افسران کی موجودگی میں بحث و تمحیص ہوتی ہے اور ہر ڈرافٹ پیرا پر کمیٹی فیصلہ صادر کرتی ہے اس کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق حتمی طور پر کسی افسر کو ذمہ دار ٹھہرانا یا بری الذمہ قرار دینا درست ہوتا ہے یہ ڈرافٹ پیرا پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے زیر غور ہے براین وجہ اس مرحلہ پر اس سوال کا جواب دینا مناسب نہ ہو گا۔

جناب سپیکر - سوال نمبر 1622 جناب ریاض حشمت جنجوعہ

محکمہ تعمیرات میں غبن کے ذمہ دار سرکاری ملازمین کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

☆ 1622 - **جناب ریاض حشمت جنجوعہ** - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ درست ہے کہ آڈیٹر جنرل نے رپورٹ حسابات بابت سال 1984 - 1983 کے صفحات 52 تا 56 پر تعمیرات محکمہ کے سٹور سے سامان مالیتی 140546 روپیہ کے غبن کی نشاندہی کی ہے

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس بارے میں محکمہ نے اب تک کیا کارروائی کی ہے

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ غبن کی نشاندہی کو بعض صورتوں میں 12/11 سال گزر گئے ہیں مگر رپورٹ کے مطابق ہنوز کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا ہے اس

صورت حال کی ذمہ داری کس افسر پر عائد ہوتی ہے نیز غبن کے مرتکب سرکاری ملازمین کو کیا سزا دی گئی ہے اور سزا یافتہ ملازمین کے نام اور ان کا موجودہ منصب کیا ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - (سید افضال علی شاہ)

(الف) جی ہاں ! درست ہے -

(ب) موجہ دستور کے مطابق اس قسم کے ڈرافٹ پیرا پنجاب اسمبلی کے ممبران پر مشتمل پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے دائرہ اختیار میں ہیں اس کمیٹی کے اجلاس باقائدگی سے ہوتے رہتے ہیں اور ان پر محکمہ متعلقہ کے سربراہ فنانس اور آڈٹ کے افسران کی موجودگی میں بحث و تمحیص ہوتی ہے اور ہر ڈرافٹ پیرا پر کمیٹی فیصلہ صادر فرماتی ہے - اس کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق حتمی طور پر کسی افسر کو ذمہ دار ٹھہرانا یا بری الذمہ قرار دینا درست ہوتا ہے یہ ڈرافٹ پیرا پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے زیر غور ہے براین وجہ اس مرحلہ پر اس سوال کا جواب دینا مناسب نہ ہو گا -

(ج) جواب جزو (ب) میں دیا جا چکا ہے -

جناب سپیکر - سوال نمبر 1634 - ملک شاہ محمد خاں جوئیہ

کہروڑ پکا دنیا پور اور کہروڑ پکا لودھراں سڑکات کی کشادگی

☆ 1634 - **ملک شاہ محمد خان جوئیہ** - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کہروڑ پکا دنیا پور پختہ سڑک اور کہروڑ پکا لودھراں مینڈ روڈ جو کہ نہایت ہی کم چوڑائی میں تعمیر کی گئی تھیں ان پر زیادہ ٹریفک کے سبب آئے دن حادثات رونما ہوتے رہتے ہیں اور اس ضمن میں وزیراعلیٰ کی خدمت میں میں نے تحریری طور پر درخواست گزاری تھی جس پر صاحب موصوف نے ان پر دو سڑکوں کا محکمہ ہائی وے سے تخمینہ طلب فرمایا تھا -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا مالی سال 87-1986 میں ان پر دو سڑکوں کو کشادہ کرنے کے لئے کوئی منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے چونکہ یہ اہم عوامی مسئلہ ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - (سید افضال علی شاہ)

(الف) یہ درست ہے کہ ان سڑکوں کی چوڑائی کم ہے مگر کم چوڑائی کی بناء پر ہونے والا کوئی حادثہ رپورٹ نہیں ہوا - اس ضمن میں وزیر اعلیٰ کی طرف سے موصولہ احکامات کی روشنی میں تخمینہ جات تیار کئے گئے تھے جن کے مطابق کہروڑ پکا دنیا پور اور کہروڑ پکا لودھراں روڈ کی اصلاح و کشادگی کے لئے بالترتیب 53ء 1 کروڑ اور 75ء 1 کروڑ روپے لاگت آئے گی اس سلسلہ میں ایک سمری وزیر اعلیٰ کو بھجوا دی گئی ہے -

(ب) ان سڑکوں کو کشادہ کرنے کا منصوبہ مالی سال 87 - 1986ء میں شامل نہیں ہے فی الحال وسائل کی کمی اور [illegible] کی وجہ سے ان سڑکوں کو کشادہ کرنے کا کام کسی پروگرام میں شامل نہیں ہے -

ملک شاہ محمد خاں جوئیہ - میں 1985ء سے یہ مطالبہ کر رہا ہوں کہ یہ سڑکیں کشادہ کی جائیں ان پر حادثات ہوتے ہیں اگر ان کو حادثات کے بارے میں علم نہیں ہے تو یہ تھانہ دنیا پور کہروڑ پکا اور لودھراں سے پوچھیں کہ ان سڑکوں پر کتنے حادثات ہوتے ہیں ہر سال ایسے ہی ٹال دیا جاتا ہے کہ فنڈز کی کمی ہے - تو میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ کب تک فنڈ مہیا ہو سکے گا۔

جناب سپیکر - جی شاہ صاحب -

وزیر مواصلات و تعمیرات - جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ ملک شاہ محمد جوئیہ کی پیشن پر جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے موصولہ احکامات مورخہ 4 - نومبر 1985ء کی روشنی میں سڑکوں کی اصلاح و کشادگی کے لیے تخمینہ لاگت تیار کیا - جن کے مطابق کہروڑ پکا دنیا پور اور کہروڑ پکا لودھراں روڈ پر بالترتیب 1.53 اور 1.75 کروڑ روپیہ لاگت آئے گی اس سلسلہ میں ایک سمری بذریعہ محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات وزیر اعلیٰ صاحب کو 17 جنوری

1986ء کو بھجوائی گئی تھی جس پر منصوبہ بندی نے کچھ اعتراضات لگا کر واپس کر دی ہے - 25 فروری 1986ء کو دوبارہ کیس بھجوایا گیا میں اپنے فاضل رکن کے گوش گزار کروں کہ حکومت کے مقرر کردہ معیار ے مطابق جب کسی سڑک پر گاڑیوں کی تعداد 800 روزانہ سے تجاوز کر جائے تو ایسی سڑک کو کشادہ کرنا مقصود ہوتا ہے - صوبے بھر میں ایسی سڑکوں کی کل لمبائی 4 ہزار میل ہے جس کی اصلاح و کشادگی کا کام مالی وسائل کی بنا پر ایک وقت میں شروع نہیں کیا جا سکتا - محدود مالی وسائل میں رہتے ہوئے ان سڑکوں کو باری آنے پر کشادہ کیا جائے گا 88 - 1987ء میں تا حال یہ منصوبہ جات شامل نہیں ہیں انہوں نے سوال کیا تھا کہ کب شامل کیا جائے گا - جناب والا! کروڑ پکا لودھراں روڈ پر ٹریفک اس وقت 1456 ہے جو کہ 800 سے کافی زیادہ ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اسے فوراً Take up کیا جائے - اس سے زیادہ ٹریفک والی سڑکیں ابھی بننے والی رہتی ہیں اور فنڈز کی کمی کی وجہ سے ان کو take up نہیں کیا جا سکتا - اس کے علاوہ سڑکوں کی تعمیر میں ترجیحات مقرر کی جاتی ہیں کہ کس کو کتنی ترجیح دی جائے - ترجیح دینے میں بھی یہ سڑک بہت پیچھے ہے کیونکہ ایسی سڑکیں جو اس سے پہلے بننی چاہئیں وہ ابھی تک التوا میں ہیں اس کو پہلے کیسے take up کیا جا سکتا ہے؟

جناب سپیکر - سوال نمبر 1694 جناب حاجی سردار خاں -

لاہور فیروز پور روڈ کی ناقص تعمیر کی تحقیقات

☆ 1694 - حاجی سردار خاں - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ کاہنہ سے ضلع قصور کی حد تک لاہور فیروز پور روڈ کا حصہ پچھلے سال نیا تعمیر ہوا ہے

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ سڑک جگہ جگہ سے اکھڑ رہی ہے اور موٹر گاڑیوں کے نقصان کے علاوہ مسافروں کے لئے تکلیف کا باعث بنی ہوئی ہے

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس نقصان کے ذمہ داران کے خلاف کوئی کارروائی کر رہی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - (سید افضال علی شاہ)

(الف) یہ درست ہے

(ب) سڑک کے کچھ نقائص محکمہ ہائی وے کے علم میں آئے ہیں جن پر ڈائریکٹر روڈ ریسرچ لیبارٹری کو تفصیلی جانچ پڑتال کر کے رپورٹ کرنے کو کہا گیا ہے۔

(ج) ڈائریکٹر روڈ ریسرچ کی رپورٹ کی روشنی میں مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی

(سوال پڑھا ہوا تصور کیا گیا)

جناب ریاض حشمت جنجوعہ - جناب والا! میرا ایک ضمنی سوال ہے کہ کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ لاہور فیروز والا روڈ کے نقائص کی جانچ پڑتال کا کام ڈائریکٹر روڈ ریسرچ لیبارٹری کے سپرد کر دیا گیا تھا اسے اپنی رپورٹ پیش کرنے میں مزید کتنا وقت درکار ہو گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - جناب والا! ڈائریکٹر روڈ ریسرچ کی تفصیلی رپورٹ موصول ہو گئی ہے اس کی روشنی میں متعلقہ ٹھیکیداران افسران اور اہلکاران کے خلاف ضروری کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔ ذمہ دار افسران کے خلاف ای اینڈ ڈی رولز کے تحت کارروائی کی جائے گی اور انہیں سخت سے سخت سزا دی جائے گی۔

جناب سپیکر - چودھری غلام احمد صاحب سوال نمبر 1716

ظفروال نارووال سڑک کی مرمت کی تفصیلات

☆ 1716 - **چودھری غلام احمد خاں** - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم

بیان فرمائیں گے کہ۔
ظفروال نارووال کی سڑک کس سکیم کے تحت بنائی گئی اور اس کی تعمیر کس سال میں مکمل ہوئی تھی نیز اس کی تعمیر سے لے کر آج تک اس کی کتنی بار مرمت کی گئی ہے ہر مرمت پر جو رقم خرچ ہوئی اس کی تفصیلات کیا ہیں؟
وزیر مواصلات و تعمیرات۔ (سید افضال علی شاہ)
ظفروال نارووال سڑک کی تعمیر قیام پاکستان سے پہلے ہوئی تھی حکومت کے مقرر کردہ "Yard stick" کے مطابق ہر سال مرمت کی جاتی ہے اور ہر پانچ سال اس کی Resurfacing کی جاتی ہے۔
ہائی وے ڈویژن سیالکوٹ (جو 68۔1967 میں قائم ہوئی تھی)
میں موجود ریکارڈ کے مطابق اس سڑک پر ہر سال مرمت کی تفصیل درج ذیل ہے

مالی سال	مرمت پر خرچ شدہ رقم
68۔1967ء	13360.00 روپے
69۔1968ء	16487.00 روپے
70۔1969ء	14690.00 روپے
71۔1970ء	20890.00 روپے
72۔1971ء	21534.00 روپے
73۔1972ء	87646.00 روپے
74۔1973ء	59749.00 روپے
75۔1974ء	22456.00 روپے
76۔1975ء	127094.00 روپے
77۔1976ء	37902.00 روپے
78۔1977ء	46404.00 روپے
79۔1978ء	86896.00 روپے

1979-80ء	85710.00 روپے
1980-81ء	257506.00 روپے
1981-82ء	181543.00 روپے
1982-83ء	372624.00 روپے
1983-84ء	448635.00 روپے
1984-85ء	271261.00 روپے
1985-86ء	153599.00 روپے

چودھری غلام احمد خاں - شاہ صاحب کے ہوتے ہوئے ہم نے کیا ضمنی سوال کرنے ہیں
جناب سپیکر - چودھری غلام احمد خاں صاحب - سوال نمبر 1717

ڈیک ندی کے پل کی مرمت کی تفصیلات

☆ **1717** - **چودھری غلام احمد خاں** - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) ظفروال چونڈہ بڈیانہ سڑک پر ڈیک ندی پر پل کس سال کی پہلی بار مرمت کب ہوئی تھی اور آج تک کتنی بار مرمت ہوئی ہے ؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ متذکرہ پل کی تعمیر ناقص ہوئی تھی علاوہ ازیں اسی ندی پر نارووال پسرور سڑک پر پل کی تعمیر کب ہوئی اور آج تک کتنی بار مرمت ہوئی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - (سید افضال علی شاہ)

(الف) ظفروال چونڈہ بڈیانہ کے میل نمبر 2 ، 13 سے گزرنے والے ڈیک نالہ پر متذکرہ پل 1976ء میں تعمیر ہوا تھا - اس کی سلیب کے مختلف حصوں میں معمولی نقص پیدا ہو گیا جس کی پہلی بار مرمت 1979ء میں کی گئی آج تک دوبار مرمت کی جا چکی ہے

(ب) یہ تمام تر درست نہیں ہے البتہ تعمیر کے دوران صرف سلیب میں بعض جگہوں پر معمولی نقائص پیدا ہو گئے تھے جو مرمت کر دیئے گئے ہیں

پسرور نارووال روڈ پر ڈیک نالہ کے پل کی تعمیر 68-1967ء میں ہوئی تھی جس کی تا حال کسی قسم کی مرمت نہیں کی گئی۔

چودھری غلام احمد خاں - میں نے یہ سوال موازنہ کرنے کے لیے کیا ہے - ایک نالہ ڈیک پر پل ہے جو 1965ء میں بنا تھا اور ایک پل ہے جو 1976ء میں بنا تھا اور اس کی مرمت 1979ء میں ہی شروع ہو گئی تھی اور اس پل کی آج تک مرمت نہیں ہوئی - کیا اس کی وجوہات وزیر موصوف بیان فرمائیں گے ؟

جناب سپیکر - جی شاہ صاحب -

وزیر مواصلات و تعمیرات - جناب والا ! صوبہ پنجاب میں اس نوعیت کی شکایات چند دوسرے پلوں کے ضمن میں بھی موصول ہوئی ہیں - اس کی ایک اہم وجہ ہماری سڑکوں پر بے حد بھاری گاڑیوں کی Uncontroled آمدورفت ہے - حکومت پاکستان کو کہا گیا تھا کہ ان گاڑیوں کی درآمد پر پابندی کیلئے جو موٹر وہیکل ایکٹ کی خلاف ورزی کرتی ہے پر پابندی عائد کی جائے - وقتی طور پر ہم نے نئے پلوں کے ڈیزائن کو زیادہ موء ثر طور پر تیار کیا ہے - جناب والا ! یہ جو گذارش کر رہے ہیں ایک پل 1968 میں بنا تھا جس کی مرمت ابھی تک نہیں ہوئی اب بھی اس پر اتنی ٹریفک نہیں ہے جس پل کا یہ ذکر کر رہے ہیں چونکہ اس پر ٹریفک کی زیادتی اور گاڑیوں کی آمدورفت زیادہ تھی اس لئے اس میں کچھ نقائص پیدا ہو گئے تھے جو کہ ٹھیک کر دیئے گئے ہیں -

چودھری محمد رفیق - جناب والا ! جس پل کا ذکر ہوا وہ 1976ء میں تعمیر ہوا اور اس کی پہلی بار مرمت 1979ء میں ہوئی گویا تین سال بعد ہی اس کی مرمت کی ضرورت پیش آ گئی - جناب آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے میرا یہ سوال ہے کہ اس پل پر جو slabs ڈالی گئی تھیں specification کے لحاظ سے اس کی کتنی Life ہے جبکہ عملی طور پر یہ ثابت ہوا کہ جو slabs پل پر ڈالی گئی تھیں ان کی زندگی صرف تین سال تھی -

جناب سپیکر - چودھری صاحب ضمنی سوال کیا ہوا ؟

چودھری محمد رفیق - جناب والا ! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جس specification کے تحت ٹھیکہ دیا گیا اور انجنیئروں نے specification کے مطابق وہ estimates بنائے specification کے مطابق ان estimates کے تحت پل پر ڈالی جانے والی slabs جو ہیں ان کی عمر کتنی تھی ؟ یا کتنی ہونا چاہیئے تھی ؟

جناب سپیکر - جنجوعہ صاحب آپ چودھری صاحب سے ضمنی سوال سمجھ کر ہمیں بتا سکتے ہیں

جناب ریاض حشمت جنجوعہ - بات یہ ہے جناب والا ! کہ جو پل کی تعمیر میں slabs استعمال کئے گئے تھے فنی طور پر ان کی معیاد کتنی ہونی چاہئے تھی جب کہ وہ تین سال کے بعد ہی ٹوٹ گئے -

جناب سپیکر - ہاں ! ٹھیک ہے -

وزیر مواصلات و تعمیرات - جناب والا ! جس پل کی slabs کا یہ ذکر فرما رہے ہیں ان slabs کے مختلف حصوں میں معمولی قسم کے نقائص ظاہر ہوئے تھے جن کی پہلی بار 1979 میں مرمت کی گئی اور اس طرح slabs کے مختلف حصوں میں مختلف نقائص کو دور کرنے کے لئے ان کی دو مرتبہ مرمت ہو چکی ہے لیکن پل کی تعمیر میں کوئی نقص نہیں ہے میرا فرض بنتا ہے کہ میں اس بارے میں کچھ بتاؤں بات یہ ہے کہ اس میں کنکریٹ mixing میں کمی بیشی ہو سکتی ہے axle پر جو وزن آتا ہے اس میں اضافہ کی وجہ بھی ہو سکتی ہے لیکن ان پلوں کی مرمت کے بعد ان میں کوئی نقص پیدا نہیں ہوا لیکن میں اس ایوان کی وضاحت کے لئے عرض کردوں کہ میں نے اپنے انجنیئرز کو کہہ دیا ہے کہ مزید تحقیقات کریں اور اگر ضرورت سمجھی جائے تو اس کی مکمل مرمت کی جائے

چودھری محمد رفیق - جناب والا ! انہوں نے پہلے سے لکھا ہوا جواب پھر سے پڑھ دیا ہے - سوال یہ تھا کہ specification کے مطابق اس slab کی جو اس پل پر ڈالا گیا تھا اس کی معیاد کتنی ہونی چاہیئے تھی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - جناب والا ! یہ سوال نیا ہے -

جناب سپیکر - شاہ صاحب ! سوال یہ ہے کہ ان specifications کے مطابق یہ جو

صلیب ڈالا گیا ہے اس کی میعاد کتنی ہونی چاہیئے تھی ؟

یہ آپ کے سامنے ہے اور اس کی میعاد بتائی جا سکتی ہے کہ اس کی میعاد اتنی ہونی چاہیئے تھی۔

وزیر مواصلات تعمیرات - جناب والا ! میں نے اپنے انجنیئرز کو کہا ہے کہ وہ دوبارہ جا کر دیکھیں اور پھر مجھے بتائیں یہ تو میں ان سے پوچھوں گا کہ ان کی میعاد کتنی ہونی چاہیئے تھی اور یہ کیوں خراب ہوئے اب میں یہاں پر کیسے کہہ دوں کہ جناب اس کی اتنی میعاد ہونی چاہیئے ؟

جناب سپیکر - یہ صحیح ہے آپ نے ابھی ان سے پوچھنا ہے۔

وزیر مواصلات تعمیرات - جی ٹھیک ہے۔

چودھری محمد رفیق - جناب والا ! یہ ایک common prudence ہے کہ جو slab ڈالی گئی تھی وہ ایک lintel ہی تھا عام lintels کی جو life ہے وہ کوئی پچاس سال یا سو سال ہوتی ہے یہاں پر ان کی میعاد صرف تین سال تھی میرا دوسرا ضمنی سوال جناب والا یہ ہے کہ کیا ان انجینئروں کے خلاف یا ان ٹھیکیداروں کے خلاف تادیبی کارروائی کی گئی ؟

جناب سپیکر - جی شاہ صاحب۔

وزیر مواصلات و تعمیرات - جناب والا ! میں پھر وہی عرض کئے دیتا ہوں کہ جب تک مجھے فائنل رپورٹ نہیں آئے گی میں کیسے بتا سکتا ہوں ؟

چودھری محمد صدیق - پل کی بنیاد اور میعاد جناب والا اس طرح ہو سکتی ہے جیسے کہ چودھری رفیق صاحب کا وزن کم ہے اس حساب سے پل بنایا گیا اپنے وزیر موصوف کا وزن زیادہ ہے ایک ٹرک کم وزن اٹھاتا ہے ایک ٹرک زیادہ وزن اٹھاتا ہے اب ٹرک نکلے ہیں ایک ٹرک 3 سو من کا ایک ٹرک 9 سو من کا ہے اس کی بنیاد کوئی معنی نہیں رکھتی وہ جس وقت مرضی بیٹھ سکتے ہیں

چودھری محمد رفیق - جناب والا ! سوال کا جواب نہیں آیا جناب والا میرا سوال تھا کہ پل اتنی جلدی ٹوٹ جانے پر ان انجینئروں اور ٹھیکیداروں کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی یا نہیں

کی گئی اگر نہیں کی گئی تو کیوں نہیں کی گئی ؟

جناب سپیکر - چودھری محمد صدیق صاحب نے جس فصاحت و بلاغت کے ساتھ آپ کو سمجھا دیا ہے اس کے بعد کیا اب کوئی اور ضمنی سوال کی گنجائش باقی رہ جاتی ہے ؟

چودھری محمد رفیق - جناب والا ! اس پر کمشن کا بوجھ زیادہ پڑا ہو گا۔

جناب سپیکر - اگلا سوال جناب سید طاہر احمد شاہ صاحب کا ہے -

محکمہ مواصلات و تعمیرات کے سپلائی ونگ کی جانب سے مہنگے داموں اشیاء کی خریداری کی تحقیقات -

☆ 1787 **جناب طاہر احمد شاہ** - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقع ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات کے افسران نے مقامی خرید کے ذریعے تعمیراتی مشینری اور موٹر گاڑیوں کے لیے جو کروڑوں روپے کے فاضل پرزہ جات خریدے تھے اس کے صحیح اعداد و شمار کیا ہیں

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب کے مندرجہ ذیل احکامات کی رو سے محکمہ کے کسی افسر کو فرد طلب (جملہ ضرورت) کو تقسیم کئے بغیر سٹور کا سامان یا اسی طرح کا سٹور کا سامان مقررہ حد سے زیادہ ہر ایک سال کے عرصہ کے دوران خریدنے کی اجازت نہیں ہے -

(اول) محکمہ خزانہ چٹھی نمبر ایس او ایس (914) / 77 مورخہ 15 اپریل 1977ء

(دوئم) محکمہ صنعت و معدنی ترقی چٹھی نمبر 16.8.11 / 78 حصہ دوم مورخہ 10 مارچ 1980 محکمہ خزانہ کی جانب سے تطہیر شدہ -

(ج) آیا یہ حقیقت ہے کہ تعمیراتی مشینری اور موٹر گاڑیوں کے فاضل پرزہ جات شعبہ خرید کی معرفت خرید نہیں کئے گئے تھے جس کا سربراہ افسر اعلیٰ برائے خرید ہوتا ہے جو چٹھی نمبر ایس او ایس آر. ای. جی (ایل آر) 33.1 ر 85

مورخہ 1985.6.26ء میں صراحت کردہ حکومت کے اغراض مقاصد حاصل کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

(د) آیا یہ بھی امر واقع ہے کہ افسر اعلیٰ برائے خریداری نے جان بوجھ کر کسی پوشیدہ مقصد کی خاطر اپنے محکمہ جاتی اور افسران کو مقامی خرید کی اجازت دی اور سامان کی فراہمی کے لیے نئے نظام کی کامیابی کے لیے سرگرمی سے اقدامات کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں لی۔

(ہ) آیا یہ حقیقت ہے کہ تعمیراتی مشینری اور موٹر گاڑیوں کے فاضل پرزہ جات مسابقت کی کمی اور مناسب تشہیر نہ ہونے کی وجہ سے ناقص نوعیت کے اور بہت زیادہ نرخوں پر خریدے گئے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ (سید افضال علی شاہ)

(الف) مختلف افسران نے مقامی خرید کے ذریعے سال 85-1984 اور 86-1985 میں گاڑیوں کی مرمت پر 70 ر 7569933 روپے خرچ کیے اور خرید کردہ پرزہ جات متعلقہ گاڑیوں میں لگا دیے گئے

(ب) جی ہاں یہ درست ہے

(ج) گاڑیوں کے پرزہ جات گورنمنٹ کے وضع کردہ قانون کے مطابق خریدے گئے ہیں

(د) کسی پوشیدہ مقصد کی خاطر محکمہ جاتی افسر کو مقامی خرید کی اجازت نہیں دی گئی اور کوئی فالتو پرزہ جات بھی نہیں خریدا گیا ماسوائے ان چند پرزہ جات کے جن کی مشین کی کارکردگی میں فوری ضرورت تھی

جناب سپیکر۔ کوئی ضمنی سوال۔

جناب طاہر احمد شاہ۔ جناب والا جو آخری جزو ہے اسکو With draw کرتا ہوں اسکو ریکارڈ میں لانے کی ضرورت نہیں ہے۔

دوسرا یہ ہے کہ جزو (الف) میں میں نے کہا ہے کہ جو اعداد و شمار ہیں وہ ایوان میں پیش کئے جائیں میں نے ان کی مجموعی قیمت کے بارے میں استفسار نہیں کیا تھا یہاں

جواب کے جزو (الف) میں 7569933.70 روپے اس کی مجموعی قیمت بتائی گئی ہے میں نے ان کی تفصیل اور اعداد و شمار مانگے تھے از راہ کرم وزیر موصوف اس وقت اگر مناسب سمجھیں یا بعد ازاں یہ محکمہ سے حاصل کر کے اس ایوان میں پیش کریں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات - جناب والا! میں سب سے پہلے اس پر معذرت کروں گا کہ محکمہ کو یہ مہیا کرنی چاہئے تھی - پھر بھی انشاء اللہ اس ایوان میں یا شاہ صاحب کو پیش کر دیا جائیگا۔

جناب ریاض حشمت جنجوعہ - جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ گاڑیوں کے پرزہ جات خریدنے کے لئے گورنمنٹ کے وضع کردہ قوانین کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - جناب والا! اس سوال کو ذرا دھرا دیا جائے۔

جناب سپیکر - گاڑیوں کے پرزہ جات خریدنے کے لئے گورنمنٹ کے وضع کردہ قوانین کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - ویسے تو یہ ضمنی سوال بنتا نہیں ہے لیکن میں اس کا جواب دیئے دیتا ہوں اب تقریباً ہر محکمہ میں ایک Purchase Cell قائم کیا گیا ہے جس کے ذریعہ سے محکمہ کی ہر چیز خریدی جاتی ہے - پہلے اس کا جائزہ لیا جاتا ہے پھر ٹینڈر طلب کئے جاتے ہیں اور جو بھی استحقاق کی بنیاد پر آتا ہے اس سے چیز خرید لی جاتی ہے پہلے خرید محکمہ صنعت کی معرفت ہوا کرتی تھی اب شعبہ خرید محکمہ کے لئے چیزیں خریدتے ہیں۔

جناب طاہر احمد شاہ - جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہوں گا کہ محکمہ صنعت و معدنی ترقی کے شعبہ سپلائی ونگ جو کہ ماضی میں حکومت پنجاب کے تمام محکمہ جات کی مجموعی خریداری کرتا تھا اسے کالعدم قرار دینے کے بعد حکومت پنجاب نے نئی حکمت عملی کے تحت تمام محکمہ جات کی مجموعی خرید کے لئے اور کثیر رقم کی اخراجات کی خرید کے لئے ہر محکمہ میں سیکرٹری کے زیر اثر ایک شعبہ خرید قائم کیا ہے جیسا کہ وزیر موصوف نے فرمایا ہے میں یہ پوچھنا چاہوں گا 75 لاکھ 69 ہزار تقریباً ساڑھے پچھتر لاکھ پونے کروڑ کی جو خرید کی گئی ہے یہ مقامی طور پر خرید کیوں کی گئی ہیں یہ شعبہ خرید کے ذریعہ کیوں نہیں کیں کیوں کہ یہ ایک خاصی کثیر رقم ہے مقامی خرید میں یہ میرا دعویٰ ہے کہ

نرخ زائد ادا کئے جاتے ہیں جبکہ شعبہ خرید کے ذریعہ جو خریداری کی جاتی ہے ان کے نرخ مقابلتاً بہت کم آتے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ! میں جواب عرض کئے دیتا ہوں لیکن اس سے پہلے میں ایک تفصیل بتانا چاہتا ہوں ۔ ا یکسین اور ایس ۔ ای اور اس سے اوپر ان کے لئے ایک خاص رقم مختص کی جاتی تھی جو کہ مقامی خرید کر سکتے تھے ۔

جناب سپیکر ۔ شاہ صاحب اسکی ضرورت نہیں ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ! میں اسکے جواب کی طرف آ رہا ہوں ۔ بہر حال اگر یہ کہیں تو میں جواب پہلے پڑھے دیتا ہوں ۔

جناب سپیکر ! ہنگامی حالات میں مشینوں کو چالو رکھنے کیلئے حکومت کے بذریعہ محکمہ خزانہ اعلیٰ گریڈ کے افسران کو ان کے منصب کے مطابق اختیار دیا گیا ہے کہ خاص حد تک سال متعلقہ میں ایک ہی نوعیت کے پرزہ جات کی خریداری کر سکیں یہ ان کی صوابدید پر منحصر ہے جس کیلئے وہ جواب دہ ہیں افسر اعلیٰ برائے خریداری نے خود مقامی خرید کی اجازت نہیں دی ۔

جناب ریاض حشمت جنجوعہ ۔ جناب والا ! سید طاہر احمد شاہ صاحب کے سوال میں جن پرزہ جات کی خریداری کا ذکر کیا گیا ہے میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ پرزہ جات خریدنے کیلئے تشہیر کے کون سے طریقے اختیار کئے گئے تھے ۔ اگر یہ پرزہ جات خریدنے کیلئے ٹینڈر یا کوٹیشن وغیرہ مانگی گئی تھیں تو کل کتنی فرموں نے اس عمل میں حصہ لیا تھا ۔

جناب سپیکر ۔ جنجوعہ صاحب ! ذرا آپ اپنا سوال دھرائیے گا ۔

جناب ریاض حشمت جنجوعہ ۔ جناب سپیکر ! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پرزہ جات کی خرید کے لئے تشہیر کے کون سے طریقے اختیار کئے گئے تھے اگر یہ پرزہ جات خریدنے کے لئے ٹینڈر یا کوٹیشن طلب کی گئی تھیں تو کل کتنی فرموں نے اس عمل میں حصہ لیا تھا ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ! گو یہ ایک نیا سوال ہے لیکن گذارش یہ ہے کہ ٹینڈر یا کوٹیشن جب بھی طلب کی جاتی ہیں اس میں یہ رکھا جاتا ہے کہ 50 ہزار سے کم جو

ٹینڈر ہوتے ہیں ان کو مقامی نوٹس بورڈ پر لگا دیا جاتا ہے یا بذریعہ ڈاک بھیج دیا جاتا ہے اور جو پچاس سے اوپر ہوتے ہیں وہ اخبارات میں آ جاتے ہیں میرا خیال ہے یہاں تفصیل کی ضرورت نہیں اخبار آپ نے پڑھ لیا ہو گا ویسے اس وقت میرے پاس وہ تفصیل نہیں ہے اگر جناب جنجوعہ صاحب کہیں تو میں ان کو پیش کردوں گا۔

جناب ریاض حشمت جنجوعہ - یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔

جناب سپیکر - شاہ صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ ان کے پاس اس وقت تفصیل نہیں ہے اگر آپ چاہیں وہ آپ کو پیش کر سکتے ہیں اگر آپ چاہیں تو وہ ایوان کی میز پر رکھ سکتے ہیں

جناب ریاض حشمت جنجوعہ - جناب والا! کیا یہ ضمنی سوال بنتا ہے یا نہیں۔

جناب سپیکر - آپ ارشاد فرمایئے کہ آپ کا ضمنی سوال کیا ہے۔

جناب ریاض حشمت جنجوعہ - جناب والا انہوں نے سوال کے جواب کے جزو (ھ) میں فرمایا ہے کہ۔

"یہ درست نہیں ہے مناسب تشہیر کے بعد صحیح نوعیت کے تمام پرزہ جات مناسب نرخوں پر خرید کئے گئے ہیں"

میں نے یہ پوچھا ہے کہ تشہیر کے کون سے طریقے اختیار کئے گئے ہیں وہ خود کہتے ہیں کہ تشہیر کرائی گئی - میرا سوال یہ ہے کہ اگر تشہیر کرائی گئی تھی تو تشہیر کے کون سے طریقے اختیار کئے گئے اس کا جواب بھی انہوں نے نہیں دیا۔

دوسرا یہ ہے کہ میں نے یہ سوال پوچھا ہے کہ جو قوانین ہیں حکومت کے وضع کردہ قوانین پرزہ جات کو خریدنے کیلئے ہیں اگر ان کے تحت ان کی خرید عمل میں لائی گئی تھی تو ان پرزہ جات کے خریدنے کیلئے ٹینڈر یا کوٹیشن طلب کی گئی تھیں اگر ایسا ہوا تو کل کتنی فرموں نے اس میں حصہ لیا تھا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - جناب والا! میں اس کے متعلق گزراش کر چکا ہوں کہ 50 ہزار سے کم رقم جو ہے اسکو مقامی نوٹس بورڈ پہ لگایا جاتا ہے - پچاس ہزار سے زیادہ مالیت کے جو ٹینڈر ہوتے ہیں ان کو اخبار میں دیا جاتا ہے جو بھی اس میں حصہ لیتا ہے اس کا محکمے کے پاس ریکارڈ ہو گا۔

چودھری محمد صدیق - جناب والا ! جس وقت پرزہ جات کے لینے کی ضرورت پڑتی ہے ان کی Quitations لی جاتی ہیں -

جناب سپیکر - چودھری صاحب ! کیا آپ محکمے کے پارلیمانی سیکرٹری ہیں ؟

چودھری محمد صدیق - نہیں جناب والا - میں فاضل رکن کی تسلی کرانا چاہتا ہوں - یا جنجوعہ صاحب پوچھیں کہ آپ نے چیک کتنے کا دیا وزیر موصوف کو کیا پتہ ہے کہ پرزے کہاں سے لاتے ہیں ان سے چیک کے متعلق پوچھ سکتے ہیں کہ آپ نے کتنے کا چیک کاٹ کر دیا ہے Quotations تو نئی چیز کی ہوتی ہیں لیکن وہ لنڈے سے پرزے جا کر لے آتے ہیں

جناب سپیکر چودھری صاحب شکریہ آپ تشریف رکھیں -

جناب طاہر احمد شاہ - جناب سپیکر ! اب میں فاضل وزیر سے ضمنی سوال نہیں کرنا چاہوں گا میرا سوال پیش کرنے کا مقصد یہ تھا کہ وزیر موصوف اور حکومت پنجاب کے علم میں یہ بات لائی جائے کہ Local purchases کے ذریعے افسران بہت زیادہ گھپلا (Bungling) کرتے ہیں میں آپ کی وساطت سے پھر ان سے یہ استدعا کروں گا کہ وہ اس بات کی تحقیقات کروالیں میں مانتا ہوں کہ ان کے افسران جو تیار کردہ ہدایات اور طریق کار ہے اس پر عمل کرتے ہیں مگر وہ سب کاغذی کارروائی ہوتی ہے وہ تحقیقات اپنے طور پر کروالیں کہ Codal formalities کاغذی طور پر تو پوری ہوں گی مگر عملاً جو اس کا مقصد ہے وہ پورا نہیں ہو گا میں سوال نہیں کرتا ان سے یہ کہوں گا کہ قومی اور صوبائی مفاد میں اور حکومت کے مفاد میں کہ وہ اس بات کی اپنے طور پر کسی غیر جانبدار دیانت دار افسر کے ذریعے تحقیقات ضرور کروالیں کہ زائد نرخوں پر Purchases ہوئی ہیں یا نہیں ہوئیں

جناب سپیکر - شکریہ شاہ صاحب - سوال نمبر 1827

دریائے جہلم پر متبادل پل تعمیر کرنے کے لئے اقدامات

1827 - **بیگم شاہدہ ملک** - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست کہ دریائے جہلم پر ضلع خوشاب میں جو پل واقع ہے وہ کافی حد تک ناکارہ اور شکستہ ہو چکا ہے اور یہ کہ تقریباً سارا سال ہی اس کے کسی نہ کسی ٹکڑے کی مرمت کا کام جاری رہتا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یک طرفہ ٹریفک کی وجہ سے مسافروں کو تقریباً پون گھنٹہ یہاں انتظار کی کوفت سے گزرنا پڑتا ہے نیز یہ کہ اپنا قیمتی وقت یہاں برباد کرنا پڑتا ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پل ڈیفنس کے نقطہ نظر سے بھی بہت اہمیت رکھتا ہے نیز یہ کہ راولپنڈی ہائی وے پر ہے اور ضلع سرگودھا خوشاب میانوالی اور راولپنڈی وغیرہ کی ٹریفک یہاں سے گزرتی ہے

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس پل کا متبادل بنانے کو تیار ہے تاکہ ہزاروں مسافروں کو پریشانی سے نجات حاصل ہو سکے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ (سید افضال علی شاہ)

(الف) جی ہاں! درست ہے۔

(ب) جی ہاں! یکطرفہ ٹریفک کی وجہ سے مسافروں کو انتظار کرنا پڑتا ہے

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے

(د) اس پل کا متبادل تعمیر کرنے کے لیے حکومت نے سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے 87-1986ء میں پچاس لاکھ روپے مختص کئے ہیں نئے پل کی تعمیر کے لیے تخمینہ لاگت 585.50لاکھ روپے ہے جسے حکومت پنجاب نے مورخہ 30.9.86 کو منظور کر لیا ہے حتمی منظوری کے لیے تخمینہ لاگت مرکزی حکومت کو بھیجا جا رہا ہے حتمی منظوری ملنے پر رقم کی فراہمی اور ٹینڈروں کی منظوری کے بعد انشاء اللہ اسی مالی سال میں اس پل کی تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا۔

بیگم شاہدہ ملک۔ ضمنی سوال میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ کیا اب تک صرف اس پل کا

تخمینہ ہی لگایا گیا ہے ؟ ہمیں وقت کی حد بتا دی جائے کہ اتنے عرصے کے دوران یہ پل تعمیر ہو جائے گا۔ ہمیں تو کچھ پتا نہیں کتنا عرصہ انتظار کرنا پڑے گا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ! حتمی منظوری مل چکی ہے اور انشاء اللہ اس سال اس پر کام شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر۔ آپ کا اور کوئی ضمنی سوال نہیں ہے ؟

بیگم شاہدہ ملک ۔ اور کوئی نہیں ہے۔

جناب طاہر احمد شاہ ۔ جناب سپیکر ! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ضلع خوشاب میں دریائے جہلم پر جو پل واقع ہے پانچ سال کے عرصے میں اس کی مرمت پر کتنا روپیہ خرچ کیا گیا ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ! پہلے تو میں اس پل کا نام بتا دوں اس پل کا نام ڈی مونٹ مورینسی برج ہے یہ خوشاب کے نزدیک دریائے جہلم پر موجود ہے اس کی تعمیر محکمہ ریلوے نے 31 ۔ 1930ء میں کی تھی پل کے درمیان گاڑیوں کے گزرنے کے علاوہ دونوں جانب موٹی موٹی فولادی چادروں پر ٹریفک آنے جانے کے لئے سڑک کی تعمیر کی گئی ہے تاکہ ریل گاڑیاں اور روڈ ٹریفک با آسانی گزر سکیں ۔ 1930 میں اتنی بھاری بھر کم گاڑیاں نہیں تھیں اور نہ ہی ٹریفک کا ہجوم اتنا تھا جتنا کہ آج کل ہے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ٹریفک بھی بڑھتی گئی اور بھاری وزن سے لدے ہوئے ٹرکوں اور ٹریلروں کے گزرنے سے پل کی دونوں جانب فولادی چادریں ٹوٹنا شروع ہو گئیں اس کی مرمت محکمہ ریلوے محکمہ شاہرات سے پیشگی رقم لینے کے بعد وقتاً فوقتاً کرتا رہا ۔ ٹریفک کی بڑھتی ہوئی تعداد اور بھاری بھر کم وزن گزارنے کے لیے محکمہ ریلوے نے پرانی فولادی چادریں تبدیل کر کے لگا دیں محکمہ ھائی ویز نے فرش بندی مکمل کر لی ہے دو طرفہ ٹریفک بحال ہو چکا ہے پرانی چادروں کو تبدیل کرنے اور فرش بندی وغیرہ میں تقریباً 2 کروڑ 39 لاکھ 24 ہزار روپے خرچ ہوئے حکومت نے اس مقام پر ایک نئے پل کی تعمیر کے لیے سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے 87 ۔ 1986ء میں پچاس لاکھ روپے کی رقم مختص کی ہے نئے پل کی لاگت کا تخمینہ 5 کروڑ 85 لاکھ 50 ہزار روپے ہے جس کی منظوری حکومت پنجاب نے مورخہ 30.09.86 کو دے دی ہے میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ حتمی منظوری حکومت سے مل

چکی ہے انشاء اللہ اسی مالی سال میں یہ کام شروع ہو جائے گا۔

جناب طاہر احمد شاہ - جناب سپیکر! معزز ایوان کے سامنے وزیر موصوف نے جو اعداد و شمار مرمت پر بیان کیے ہیں وہ نئے پل کی تعمیر کے تخمینے کا قریباً آدھا حصہ بنتا ہے۔ اس لیے میں عرض کروں گا کہ دن بدن قیمتیں بڑھتی جا رہی ہیں عوام کے مفاد میں جتنی بھی جلد ہو سکے نئے پل کی تعمیر کے منصوبے کا آغاز کر دینا چاہیے۔

جناب محمد رفیق - جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ مرمت کے نام پر جس قدر رقم ڈبوئی گئی کیا اس رقم کے بدلے میں نیا پل تعمیر نہ ہو سکتا تھا؟

جناب سپیکر! یہ بات ہو چکی ہے۔

سید چراغ اکبر - ضمنی سوال - جناب والا! کیا وزیر موصوف ارشاد فرمائیں گے کہ - دریائے جہلم پر ایک اور اہم مقام پر جو کہ چنڈ بھروانہ ہے وہاں پر ایک پل ہے جو کہ سنگل ہے - کیا حکومت کوئی ایسا پروگرام رکھتی ہے کہ وہاں بھی نیا پل تعمیر کیا جائے گا؟

وزیر تعمیرات و مواصلات - یہ تازہ سوال ہے۔

سید چراغ اکبر - یہ بڑی اہمیت کا مسئلہ ہے - یہ کوئی چھوٹا موٹا منصوبہ نہیں ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ میرا سوال جائز ہے۔

جناب سپیکر - شاہ صاحب اس کے لئے تو آپ کو تازہ سوال دینا ہو گا۔

سید چراغ اکبر - جناب والا! یہ ایسی سڑک پر واقع ہے جہاں سے National Highway گزرتا ہے اور اس کی لاگت بھی تقریباً خوشاب والے پل کے برابر ہوگی - یہ تو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ پل آئندہ سال دو سال یا تین سال میں تعمیر کیا جائے گا - یا ایسا کوئی منصوبہ ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر - شاہ صاحب کو کوئی اعتراض نہیں - آپ ان سے ویسے مل کر انہیں اس کی اہمیت بتا دیں - شاہ صاحب! آپ کا کیا خیال ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - وہ میرے چیمبر میں تشریف لائیں تو میں انہیں اس کے متعلق آگاہ کر دوں گا لیکن ابھی تک اس کا کوئی منصوبہ نہیں ہے۔

جناب ریاض حشمت جنجوعہ - میں جناب وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا یہ

درست ہے حکومت نے سالانہ ترقیاتی پروگرام 87 - 1986 میں 50 لاکھ روپے مختص کئے تھے وہ 87 - 1986 کے مالی سال میں خرچ نہیں کئے گئے ہیں -

وزیر مواصلات و تعمیرات - جناب والا ! میں یہ گذارش کروں گا کہ اس وقت واقعی منظوری حکومت کی طرف سے ملی تھی لیکن ECNEC سے منظوری ملنی تھی اور جب تک یہ منظوری نہ ملتی تو ہم کیسے شروع کر دیتے -

جناب سپیکر! صحیح جواب ہے -

روڈ انگوری گلہرہ گلی کی تعمیر

1831 - لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ نصیر احمد - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ نے اپنے دورہ میں مری اپریل 1986ء کے بعد روڈ انگوری گلہرہ گلی کی تعمیر کے لئے ایک ڈائریکٹو جاری کیا تھا - مگر ابھی تک چھ ماہ بعد بھی اس منصوبے کے لئے کوئی پیش رفت نہیں ہوئی اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں -

(ب) روڈ گھل تا چھجانہ کی تعمیر وزیر اعلیٰ کے ڈائریکٹو کے تحت شروع تو ہو چکی ہے مگر اس کی ایڈمنسٹریٹو اپروول ابھی تک کیوں جاری نہیں کی گئی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - (سید افضال علی شاہ)

(الف) تعمیر سڑک انگوری سے گلہرہ گلی سیکشن کلومیٹر 17.68 سے 27.80 کی منظوری بذریعہ چٹھی نمبر 86ر3 - 2 Sohiv (c e w) مورخہ 5.1.87 ایڈمنسٹریٹو اپروول جاری کر دی گئی ہے ڈائریکٹیو کے مطابق ایک سمری وزیر اعلیٰ کو بھیجی جا چکی ہے

(ب) تخمینہ لاگت بمعہ پی سی - 1 دفتر چیف انجینئر شاہرات (شمالی) سے موصول نہیں ہوا جونہی تخمینہ لاگت موصول ہوا اس کی ایڈمنسٹریٹو اپروول جاری کر دی جائے گی اس ضمن میں چیف انجینئر صاحب کو یاد دہانی کروا دی گئی ہے

کیپٹن عبدالقیوم ایگزیکٹو انجینئر ٹوبہ ٹیک سنگھ کے خلاف تحقیقات

☆ 1912۔ جناب طاہر احمد شاہ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ کیپٹن (ریٹائرڈ) عبدالقیوم ایگزیکٹو انجینئر کو متعدد شکایات کی بناء پر ٹوبہ ٹیک سنگھ سے تبدیل کر کے دفتر حائی وے لاہور میں مامور کیا گیا مگر اس نے اپنے ذاتی اثر و رسوخ کی بناء پر اپنا تبادلہ محکمہ شاہرات جھنگ میں کروا لیا۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ بالا آفیسر نے اپنے عرصہ تعیناتی ٹوبہ ٹیک سنگھ کے دوران دو ٹھیکداروں کے ٹرنناموں کا ٹینڈر اور ٹینڈر رجسٹر میں رد و بدل کیا اور اس طرح سے گورنمنٹ کو لاکھوں روپوں کا نقصان پہنچایا۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ آفیسر نے ٹوبہ ٹیک سنگھ کمالیہ سڑک کی مرمت کے لئے مختلف ٹھیکیداروں کو قریباً چار لاکھ روپیہ ادا کیا جب کہ اسی سڑک کی توسیع کا کام شروع ہونے والا تھا اس طرح مرمت کی رقم ضائع کی گئی۔

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ایکسیئن نے جھنگ ڈویژن کے متعدد کام جو کہ "بی" کیٹیگری کے تھے ناجائز طور پر "اے" کیٹیگری میں تبدیل کر دیئے تاکہ صرف اس کے پسندیدہ ٹھیکیداران اس میں حصہ لے سکیں نتیجتاً محدود ٹھیکیداروں نے اس میں حصہ لیا اور ریٹ بہت زیادہ آئے اس طرح لاکھوں روپوں کا سرکاری خزانہ کو نقصان پہنچا۔

(س) کیا یہ درست ہے کہ فیڈریشن آف پنجاب کنٹریکٹرز نے صوبائی کنونشن مورخہ 23 نومبر 1985ء کو آفیسر مذکور کے خلاف فوری تحقیقات اور تلاشی

اقدامات کا مطالبہ کیا تھا جس پر وزیر مواصلات نے وعدہ فرمایا تھا کہ اس کے خلاف الزامات کی فوری تحقیقات کروا کے عبرتناک سزادی جائے گی اس سلسلہ میں سیکرٹری مواصلات کو تحقیقات کا حکم دیا تھا سیکرٹری مواصلات و تعمیرات نے مسٹر محمد اقبال چیف انجینئر بلڈنگ کو تحقیقات سونپ دی چیف انجینئر کی تحقیقات کے نتائج تا حال کوئی برآمد نہیں ہوئے

(و) کیا درست ہے کہ ٹوبہ ڈویژن اور جھنگ ڈویژن کا سرکل مشترکہ طور پر فیصل آباد ہے ریکارڈ متعلقہ سرکل خرد برد ہونے کا قوی احتمال ہے جس کی ایک مثال نذیر شہید روڈ گروپ II کے ٹینڈروں کی (Comparative Statement) جسے ٹینڈر اور ٹینڈر رجسٹر کے ساتھ ہی (Temper) کیا گیا تھا سرکل آفس سے غائب کر دی گئی ہے اس کی جگہ ایک دوسری لگا دی گئی ہے۔

(ز) کیا یہ بھی درست ہے کہ مسٹر عبدالقیوم ایگزیکٹو انجینئر بری شہرت کا حامل ہے جس کے رویہ کی وجہ سے جھنگ کے بیشتر ٹھیکیدار ہڑتال پر چلے گئے اور وہاں کا ترقیاتی کام بری طرح متاثر ہوا ہے۔

(ح) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع جھنگ سے تعلق رکھنے والے ممبران قومی اور صوبائی اسمبلی اور وزیراعلیٰ کے مشیر نے کچھ عرصہ بیشتر متذکرہ آفیسر کو جھنگ سے تبدیل کرنے کے لئے ایک درخواست وزیر مواصلات و تعمیرات کو ارسال کی تھی مگر تا حال اس پر کوئی عمل در آمد نہیں ہوا۔

(ط) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ آفیسر کو ضابطہ کے تحت معطل کر کے اس کے خلاف تحقیقات کی روشنی میں قصور وار ثابت ہونے کی صورت میں تادیبی کارروائی کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اسکی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ (سید افضال علی شاہ)

(الف) کیپٹن (ریٹائرڈ) عبدالقیوم کا تبادلہ چیف انجینئر ہائی وے ڈیپارٹمنٹ ساؤتھ

زون لاہور نے 21 ستمبر 1985ء کو ہائی وے ڈویژن ٹوبہ ٹیک سنگھ سے پلاننگ اینڈ ڈیزائن ڈائریکٹوریٹ لاہور کیا بعد ازاں 4 اکتوبر 1985ء کو چیف انجینئر نے ہی یہ تبادلہ منسوخ کر کے کیپٹن عبدالقیوم کو ہائی وے ڈویژن جھنگ میں تعینات کر دیا جہاں انہوں نے 4 نومبر 1985ء کو چارج سنبھال لیا۔

(ب) ان الزامات کی بنا پر ایک مقدمہ بخلاف ایکسئین مذکورہ محکمہ انٹی کرپشن میں بحوالہ F.I.R نمبر 66 مورخہ 30.10.1986 درج ہو چکا ہے اس ضمن میں تحقیق و تفتیش جاری ہے متذکرہ آفیسر آج کل ضمانت پر ہے محکمہ انٹی کرپشن کی رپورٹ ملنے پر مزید رپورٹ ارسال کی جائے گی۔

(ج) ان الزامات کی بنا پر ایک مقدمہ بخلاف ایکسئین مذکورہ محکمہ انٹی کرپشن میں بحوالہ ایف آئی آر نمبر 66 مورخہ 30.10.1986 درج ہو چکا ہے اس ضمن میں تحقیق و تفتیش جاری ہے متذکرہ آفیسر آج کل ضمانت پر ہے محکمہ انٹی کرپشن کی رپورٹ ملنے پر مزید رپورٹ ارسال کی جائے گی۔

(د) محکمہ مواصلات و تعمیرات نے شکایت مذکورہ کی تفتیش چیف انجینئر شاہرات ساؤتھ زون کے سپرد مورخہ 19 فروری 1986ء میں کی چیف انجینئر مذکور نے 1986ء کو اپنی رپورٹ محکمہ مواصلات و تعمیرات کو پیش کی جس میں کیپٹن قیوم کے عمل Action کو حق بجانب قرار دیا گیا۔

ازاں بعد شکایت کنندگان جو کہ ٹھیکیدار بھی تھے اس کیس کو پہلے سول جج فرسٹ کلاس جھنگ اور پھر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج جھنگ کی عدالتوں میں لے گئے ہر دو عدالتوں نے ان کے کیس (Suit) کو خارج کر دیا ایڈیشنل سیشن جج جھنگ نے اپنے فیصلے میں لکھا کہ شکایت کنندگان نے افسر کی شہرت کو نقصان پہنچانے کے لئے غلیظ زبان استعمال کی۔

(س) افسر مذکورہ کے عرصہ تعیناتی بمقام ٹوبہ ٹیک سنگھ سے متعلق متعدد شکایات از قسم بدعنوانی اور ریکارڈ کی تحریف موصول ہونے پر چودھری محمد اقبال سابقہ

ڈائریکٹر بلڈنگز ریسرچ اسٹیشن لاہور موجودہ چیف انجینئر بلڈنگز نارتھ زون کو ابتدائی تحقیق (Probe) کرنے کے لیے مورخہ 4 دسمبر 1985ء کو کہا تھا ان کی رپورٹ ابھی تک موصول نہیں ہوئی اس تاخیر کی وجہ وہ انکوائری تھی جو ایڈیشنل ڈائریکٹر محکمہ انسداد رشوت ستانی فیصل آباد کرتے رہے متعلقہ ریکارڈ محکمہ انسداد رشوت ستانی کے پاس ہے چونکہ معاملہ انٹی کرپشن کے زیر تفتیش ہے اس کی دوسری محکمانہ انکوائری رولز کے تحت نہیں کی جا سکتی

یہ درست ہے کہ ہائی وے ڈویژن ٹوبہ ٹیک سنگھ اور ہائی وے جھنگ ایس ای فیصل آباد ہی کے زیر انتظام ٹینڈر اور ٹینڈر رجسٹر کی گمشدگی کے متعلق الزامات کی تحقیقات مسٹر محمد یٰسین ایکسئین ہائی وے ڈویژن فیصل آباد کے سپرد مورخہ 02.09.1986 کو کی گئی تھی رپورٹ ابھی تک موصول نہیں ہوئی

(ز) محکمہ مواصلات و تعمیرات کے نوٹس میں یہ نہیں ہے کہ افسر مذکورہ کے کسی عمل کی وجہ سے گورنمنٹ کا کوئی کام رک گیا تھا۔

(ھ) افسر مذکورہ کا تبادلہ جھنگ سے لاہور بطور ڈپٹی ڈائریکٹر پی اینڈ ڈی ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کر دیا ہے تاہم اس نے ابھی تک جوائن (Join) نہیں کیا اور طبی وجوہ کی بنا پر چھٹی کی درخواستیں بھیج رہا ہے اس نے جھنگ سے تبادلہ کے خلاف (Representation) کی ہوئی ہے وزیر اعلیٰ پنجاب کو ایک (Summary) مورخہ 18.01.1987ء کو اس استدعا کے ساتھ بھیجی ہوئی کہ مذکورہ (Representation) کو رد کر دیا جائے وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکامات کا انتظار ہے قصور وار ثابت ہونے پر محکمہ تادیبی کارروائی کرنے کو تیار ہے

سید طاہر احمد شاہ ۔ جناب سپیکر! میں کوئی ضمنی سوال تو نہیں کرنا چاہتا لیکن ایک وضاحت چاہتا ہوں جز (س) کے جواب میں ابتدائی تحقیق پی آر بی انگریزی میں دیا گیا ہے کیا یہ درست ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات - یہ لفظ پی آر او بی ای ہے -
جناب سپیکر- سوال نمبر1922-

محکمہ ہائی وے کے زونوں میں چیف انجینئروں کی تعیناتی

☆ 1922- میاں غلام فرید چشتی - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) صوبے میں محکمہ ہائی وے کے کتنے زون ہیں -

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ہر زون کے لئے علیحدہ علیحدہ چیف انجینئر متعین کئے جاتے ہیں -

(ج) اگر کسی زون میں چیف انجینئر نہیں ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں نیز کتنی دیر میں یہ آسامیاں پر ہو جائیں گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - (سید افضال علی شاہ) -

(الف) صوبے میں ہائی وے کے دو زون ہیں -

(ب) جی ہاں -

(ج) دونوں زونوں میں چیف انجینئر تعینات ہیں -

وحدت کالونی لاہور سے ناجائز تجاوزات ختم کرنے کیلئے اقدامات

☆ 1937- چودھری محمد اصغر - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ملازمین کی رہائشی کالونی وحدت کالونی لاہور میں کسی قسم کے تجاوزات خلاف قانون ہیں -

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ آئی بلاک وحدت کالونی کے کوارٹروں کے درمیان

چھوڑے گئے خالی پلاٹوں پر وحدت کالونی کے رہائشی لوگوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے جس سے اس بلاک کے مکینوں کو بے حد مشکلات کا سامنا ہے۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان تجاوزات کو ختم کرنے کے لئے اقدامات کرے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ (سید افضال علی شاہ)

(الف) جی ہاں۔

(ب) آئی بلاک کے کوارٹروں کے درمیان چھوڑے گئے خالی پلاٹ میں ارد گرد کے الاٹیوں کے صحن کے دروازے کھلتے ہیں اس گراونڈ میں کئی مکینوں نے اپنے اپنے دروازوں کے سامنے خاردار تار لگا کر اور کچھ مکینوں نے پودے لگا کر چھوٹے چھوٹے پلاٹ بنائے ہوئے ہیں تین چار مکینوں نے اپنی اپنی چار دیواری کے ساتھ بھینس باندھنے کے لئے تقریباً 3 x 2 کی ایک ایک کھلی بنائی ہوئی ہے محکمہ کے سٹاف کے بار بار کہنے کے باوجود وہ لوگ یہ تجاوزات نہیں ہٹاتے۔

(ج) وحدت کالونی لاہور سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ پنجاب کی ملکیت ہے بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ صرف اس کی تعمیر و مرمت کا ذمہ دار ہے آئی بلاک کے علاوہ بھی وحدت کالونی میں بہت سے ناجائز تجاوزات ہیں جن کے بارے میں یہ محکمہ وقتاً فوقتاً سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ اور پولیس کو مطلع کرتا رہتا ہے لیکن ابھی تک ناجائز تجاوزات کو اٹھانے کے لئے کوئی مثبت قدم نہ اٹھایا گیا ہے۔

جناب سپیکر۔ سوال نمبر 1953

ڈھڈمیر تا دھلہ روڈ کی ناقص تعمیر کی تحقیقات۔

☆ **1953۔ چودھری محمد اسلم۔** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ڈھڈمیر تا دھلہ روڈ کی تعمیر کے لئے کس فرم کو اور کس تاریخ کو ٹھیکہ دیا گیا تھا ٹھیکہ کل کتنی مالیت کا تھا اور مذکورہ سڑک کی تعمیر پر کتنا کام مکمل ہو چکا ہے مزید برآں محکمہ کی طرف سے ٹھیکیدار کو کتنی رقم کی ادائیگی ہو چکی ہے

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ سڑک کی تعمیر انتہائی ناقص اور غیر معیاری ہے

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سلسلہ میں وزیراعلیٰ کی انسپکشن ٹیم سے انکوائری کرانے کو تیار ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - (سید افضال علی شاہ)

(الف) ٹھیکہ چودھری مشتاق اینڈ کمپنی کو مورخہ 4.11.1985 مالیت 2974475 روپے کا دیا گیا اور سڑک کا ایک تہائی کام ختم ہو چکا ہے ٹھیکیدار کو کل 907156 روپے ادا کئے جا چکے ہیں -

(ب) یہ حقیقت نہیں ہے تعمیر محکمہ کے مطابق ہے

(ج) چونکہ ٹھیکیدار کام سست رفتاری سے کر رہا تھا اس کو Defaulter declare کیا جا چکا ہے اور اس کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے لہٰذا انسپکشن ٹیم سے انکوائری کروانے کی ضرورت نہ ہے

جناب سجاد احمد چیمہ - سوال نمبر 2018 کا جواب نہیں لکھا گیا اور نہ ہی میز پر رکھا گیا

جناب سپیکر - اس سوال کے محرک نے اس کو واپس لے لیا ہے -

چودھری محمد رفیق - اگر سوال کے محرک نے سوال کو واپس لیا ہے تو پھر جواب نہیں ہونا چاہئے تھا انہوں نے لکھا ہے جواب موصول نہیں ہوا یہ متضاد بات ہے جو سوال ایوان کی میز پر رکھا گیا اس میں ہے جواب موصول نہیں ہوا ہے جو وضاحت جناب کی طرف سے اس ایوان میں پیش کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ سوال واپس لے لیا ہے

اب ان دو باتوں میں سے کس بات کو صحیح تسلیم کریں -

جناب سپیکر - سوال نمبر 2018 اسکے محرک نے اس کو واپس لے لیا تھا اور متعلقہ محکمہ کو بھی اسکی اطلاع دے دی تھی کہ میں یہ سوال واپس لیتا ہوں اسلئے انہوں نے اس کا جواب نہیں دیا جب اسمبلی سیکریٹریٹ نے ان سے دریافت کیا انہوں نے یہاں بھی آ کر بتایا

کہ میں نے اس سوال کو واپس لے لیا ہے اور میں نے محکمہ متعلقہ کو بھی بتا دیا ہے اسلئے یہ جواب موصول نہیں ہوا جو یہاں درج ہے۔

جناب سپیکر۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھے گئے

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

دریائے سوان پر چونترہ کے مقام پر پل کی تعمیر

☆ 1954۔ **چودھری محمد اسلم۔** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ راولپنڈی، چکوال، تلہ گنگ روڈ ایک معروف سڑک ہے اور اس سڑک سے عوام کو آمد و رفت میں بہت سہولت ہے

(ب) کیا حکومت کے زیر غور کوئی ایسا منصوبہ ہے کہ دریائے سوان پر چونترہ کے مقام پر پل تعمیر کر کے اس فاصلہ کو مزید کم کیا جائے۔

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک دریائے سوان پر چونترہ کے مقام پر پل تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ (سید افضال علی شاہ)

(الف) یہ درست ہے راولپنڈی، چکوال، تلہ گنگ روڈ ایک معروف سڑک ہے اور اس سے عوام کو آمدورفت میں کافی سہولت ہے۔

(ب) عوام کے مطالبہ پر ابتدائی رپورٹ برائے تعمیر پل سوان نالہ بمقام چونترہ چیف انجینئر سے موصول ہوئی ہے۔ اس منصوبہ پر غور و خوض کیا جا رہا ہے۔

(ج) سکیم کی حتمی منظوری اور فنڈ مہیا ہونے پر عملی جامہ پہنایا جائے گا۔

محکمہ مواصلات و تعمیرات میں وزیر اعلیٰ کے حکم سے شروع کی جانے والی سکیموں کی تفصیلات

☆ 2066 ۔ جناب سردار نصراللہ خان دریشک ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) یکم مئی 1985 سے 30 نومبر 1986 تک ان کے محکمہ میں وزیر اعلیٰ کی جانب سے خصوصی ہدایات کے نتیجہ میں ترقیات کا کام صوبہ کے تمام اضلاع میں تحصیل وار کیا ہوا ہے۔

(ب) مندرجہ بالا کام کن ممبران قومی یا صوبائی اسمبلی کی سفارش پر ہوا ۔

(ج) مندرجہ بالا ترقیاتی سکیموں میں سے کتنی Under Process ہیں کتنی پر کام شروع ہو چکا ہے ۔ کتنی پایہ تکمیل کو پہنچ چکی ہیں تفصیل سے علیحدہ علیحدہ آگاہ فرمایا جائے۔

(د) مندرجہ بالا سکیموں کا علیحدہ علیحدہ سکیم وار خرچہ کا تخمینہ کیا ہے۔

وزیر تعمیرات و مواصلات ۔ (سید افضال علی شاہ)

(الف) محکمہ مواصلات و تعمیرات، مواصلات و تعمیرات کے لئے انتظامی محکمہ ہے ۔ یکم مئی 1985 سے 30 نومبر 1986 تک محکمہ مواصلات پنجاب میں وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر پنجاب کے مختلف اضلاع میں 149 سڑکات منظور ہوئی ہیں جن کی تفصیل منسلک فہرست میں درج ہے۔

(ب) منسلک فہرست میں سکیم کے سامنے متعلقہ ممبر قومی یا صوبائی اسمبلی کے نام درج ہیں

(ج) 149 ترقیاتی سکیموں میں سے 87 پر کام شروع ہو چکا ہے 59 انڈر پراسس ہیں اور 3 مکمل ہو چکی ہیں منسلکہ فہرست میں ہر سکیم کے بارے میں ذکر ہے ۔

(د) علیحدہ علیحدہ سکیم وار خرچہ منسلک فہرست میں درج ہے ۔

نمبر شمار	نام سکیم	خرچہ کا تخمینہ
1	اڈہ دینا ناتھ تا چک مہندا لمبائی 8 میل ضلع قصور	56.73 لاکھ
2	سڑک از نور پور تا سوڈیوال لمبائی 4.68 میل ضلع قصور	22.61 لاکھ
3	اڈہ بابک واں تا ریلوے سٹیشن بابک واں براستہ اس جگہ کا سکول ٹمل لمبائی 6 میل ضلع شیخوپورہ	68.11 لاکھ
4	سڑک از کرتو تا . ھڈوری لمبائی 4.50 میں ضلع شیخوپورہ	22.11 لاکھ
5	سڑک از میرووال تا منج گھگھڑ لمبائی 7 میل ضلع شیخوپورہ	43.00 لاکھ
6	رابطہ سڑک ازوارن تا جنڈیالہ شیر خاں لمبائی 4.05 میل ضلع شیخوپورہ	24.68 لاکھ
7	سڑک اعوان مسلم گاؤں تا پرائمری سکول اور عید گاہ لمبائی 1.98 میل ضلع شیخوپورہ	9.82 لاکھ
8	سڑک از بالیکیواں تا موضع ڈھولن نہر کے ساتھ لمبائی 9 میل ضلع اوکاڑہ	53.63 لاکھ
9	سڑک از حویلی پیر غنی تا چک باوہ لمبائی 6.50 میں ضلع اوکاڑہ	40.91 لاکھ
10	سڑک از شیر گڑھ تا منڈی ہیرا سنگھ لمبائی 24 میل ضلع اوکاڑہ	160.38 لاکھ
11	سڑک از اختر آباد تا چک 7/1 اے ایل لمبائی 3 میل ضلع اوکاڑہ	16.63 لاکھ
12	سڑک از بیل خانہ باہ بی ایس لنک تا کھاڑی لمبائی 2.50 میل ضلع اوکاڑہ	14.50

13	سڑک گھوڑی خشک بیاس تا چک 36 / 4 ایل چوک مو گمڈں براستہ چک نمبر 40 اے / 4 ایل لمبائی 5.50 میل ضلع اوکاڑہ	33.00 لاکھ
14	سڑک پل رانجیاں تا ماڑی کبوہ لمبائی 3 میل ضلع اوکاڑہ	18.00 لاکھ
15	سڑک دیپالپور بصیر پور براستہ منچریاں لمبائی 3 میل ضلع اوکاڑہ	18.00 لاکھ
16	سڑک بصیر پور بائی پاس لمبائی تین میل ضلع اوکاڑہ	24.00 لاکھ
17	سڑک از چوچک تا ملوپ لمبائی 8 میل ضلع اوکاڑہ	48.00 لاکھ
18	سڑک از مغل تا ہتوکے دیپال پور سب ڈویژن لمبائی 6 میل ضلع اوکاڑہ	36.00 لاکھ
19	سڑک از جونیا تا مکھن چوڈو براستہ مارگل لمبائی ساڑھے پانچ میل ضلع اوکاڑہ	32.14 لاکھ
20	اینٹوں کی سڑک از بہاولداس تا شجواڑ لمبائی دو میل ضلع اوکاڑہ	6.71 لاکھ
21	اینٹوں کی سڑک از کاہن سنگھ تا پیروال لمبائی 2.91 میل ضلع اوکاڑہ	9.73 لاکھ
22	سڑک از اوکاڑہ تا جیوکے لمبائی 7.50 میل ضلع اوکاڑہ	42.78 لاکھ
23	سڑک از بھیکا چھٹہ تا مدھن چک براستہ نائی والا اور کوٹ نواں لمبائی 4 میل	29.62 لاکھ
24	سڑک از میانوالی بنگلہ تا واہنڈو ساہوکے لمبائی 27 میل ضلع گوجرانوالہ	213.00 لاکھ
25	سڑک از وانڈو تا کالی سویا لمبائی 11 میل ضلع گوجرانوالہ	113.00 لاکھ
26	سڑک از خانکی تا جھنواں لمبائی 9 میل ضلع گوجرانوالہ	54.00 لاکھ
27	سڑک از رکن پور تا وپاں لمبائی 1.30 میل ضلع گوجرانوالہ	9.80 لاکھ

28	سڑک از چک بیک تا علی پور لمبائی تین میل ضلع گوجرانوالہ	9.80لاکھ
29	سڑک از کاموکے تا وانڈ و براستہ لالوپور لمبائی 6 میل ضلع گوجرانوالہ	36.00لاکھ
30	سڑک از شاہراہ سرگودہا تا چک گگیاراں براستہ منگووال لمبائی ساڑھے پانچ میل ضلع گوجرانولہ	33.11لاکھ
31	سڑک از دیویا تا پھاڑانوالی لمبائی ساڑھے پانچ میل ضلع گجرات	40.71لاکھ
32	سڑک از سنوترا تا جلال پور سوتیاں تا ڈوڈے نیر لمبائی 8 میل ضلع گجرات	51.88لاکھ
33	سڑک از لالہ موسی تا نوناوالی براستہ گنجا لمبائی 10 میل ضلع گجرات	73.53لاکھ
34	رابطہ سڑک بھکوواں ریلوے اسٹیشن تا میانہ گوندل لمبائی 2 میل ضلع گجرات	4.01لاکھ
35	سڑک از صبور تا صابا براستہ چک ناگریاں لمبائی 5 میل ضلع گجرات	27.82لاکھ
36	سڑک از قلعہ صوبہ سنگھ تا دھتل براستہ پیروالا لمبائی 8 میل ضلع گجرات	64.77لاکھ
37	رابطہ سڑک از چک کازیاں تا شارمہ قلعہ صوبہ سنگھ لمبائی 1.32 میل ضلع سیالکوٹ	5.75لاکھ
38	چار تا پانچ کلو میٹر لمبی سڑک تحصیل ڈسکہ میں ضلع سیالکوٹ	25.00لاکھ
39	رابطہ سڑک کرچنین ٹاؤن لمبائی 7 فرلانگ ضلع سیالکوٹ	5.92لاکھ
40	سڑک از اڈا آڈا تا موضع ہاپو گڑھا لمبائی 4 کلو میٹر ضلع سیالکوٹ	16.49لاکھ
41	اضافی سڑک سی او کے مینج گرائیاں تا شاہراہ جوڈالہ بڈانا چار کلو میٹر ضلع سیالکوٹ	22.95لاکھ
42	سڑک از 12کلو میٹر جیٹھا میتھیاں تا نوکرالی یونین کونسل تراکا لمبائی 7.5 میل ضلع راولپنڈی	31.42لاکھ

43	سڑک انگوری تا تاگو لیڑا گلی لمبائی 16 کلو میٹر ضلع راولپنڈی	96.00 لاکھ
44	سڑک گولڑا تا بجیانہ براستہ ڈانڈا مائل چار تا چھ میل ضلع راولپنڈی	73.47 لاکھ
45	سڑک از کلر سیداں تا دہان گلی لمبائی 9 میل ضلع راولپنڈی	82.43 لاکھ
46	سڑک کہوٹی تا تھون 9 میل ضلع راولپنڈی	120.19 لاکھ
47	سڑک از بجرانا تا چکری لمبائی 7.50 میل ضلع راولپنڈی	42.33 لاکھ
48	تعمیر گڑی ملہاراں رابطہ سڑک یونین کونسل لمبائی 2 میل ضلع راولپنڈی	13.61 لاکھ
49	سڑک از لادیاں تا سنگرال لمبائی 7.5 کلو میٹر ضلع راولپنڈی	29.34 لاکھ
50	سڑک از حبیب چوک تا جھانا موڑ لمبائی 4.36 میل ضلع راولپنڈی	55.56 لاکھ
51	سڑک دنوترا تا میاں لمبائی 2.4 کلو میٹر ضلع راولپنڈی	694.50 لاکھ
52	سڑک از لترڑ تا بیاگا لمبائی 9 میل ضلع راولپنڈی	93.84 لاکھ
53	تعمیر پل برنالہ کلنس کلر سیداں تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی	30.00 لاکھ
54	سڑک چوہا خالصہ تا بیوں لمبائی 7 میل ضلع راولپنڈی	50.00 لاکھ
55	تعمیر پل میل نمبر 2 گجر خاں پیر بلائی روڈ ضلع راولپنڈی	13.82 لاکھ
56	سڑک آوحل تا ڈھیونگ لمبائی 2.5 میل ضلع راولپنڈی	11.35 لاکھ
57	سڑک پوتھن تا بجال لمبائی 13.3 میل ضلع راولپنڈی	13.13 لاکھ

58	سڑک جونگل تا درکالی لمبائی 2.13 کلو میٹر ضلع راولپنڈی	13.13 لاکھ
59	سڑک جونگل تا منڈوٹ لمبائی 3.13 میل ضلع راولپنڈی	13.80 لاکھ
60	سڑک اڈاز تا سڑھ ضلع راولپنڈی	22.04 لاکھ
61	سڑک ٹھٹھی گوجراں تا بیگ پور برستہ لانگڑپور لمبائی 7.5 میل ضلع جہلم	63.81 لاکھ
62	رابطہ سڑک اڈا چیک چھڑتا سیداں 7 میل ضلع جہلم	39.50 لاکھ
63	سڑک پنڈ دادن خاں تا ٹھڈی 6.50 میل ضلع جہلم	36.00 لاکھ
64	سڑک ٹنڈونی تا بھتندر لمبائی 2 میل ضلع جہلم	5.97 لاکھ
65	سڑک سیدواں تا رفیق والا ریلوے اسٹیشن 1.20 میل ضلع جہلم	6.11 لاکھ
66	سڑک چھان تا گڑھ گڑپرال تحصیل و ضلع جہلم لمبائی 2.5 میل	9.87 لاکھ
67	سڑک از سراں تا سوا چکوال لمبائی 7 میل ضلع چکوال	49.00 لاکھ
68	سڑک بشارت تا مومن براستہ بھولانی لمبائی 5 میل ضلع چکوال	32.24 لاکھ
69	سڑک جاڑی تا ھتار نذر حسن ابدال لمبائی 6 میل ضلع اٹک	28.59 لاکھ
70	سڑک چونترا تا پیوٹ لمبائی 9.61 میل ضلع اٹک	50.32 لاکھ
71	سڑک ازدھے سیداں تا ہائی وے روڈ 1 میل تحصیل و ضلع اٹک	6.00 لاکھ
72	سڑک بلہار جوگی تا سبز پیر لمبائی 7 میل ضلع اٹک	35.43 لاکھ

73	چھوٹی باغ تا تالاب سوجندہ لمبائی 10 میل ضلع اٹک	67.25 لاکھ
74	تعمیر پل برفقیریاں سلانوالی سڑک نزد بجری نمبر 86.85 چک نمبر 142 این بی اور چک نمبر 99 این بی ضلع سرگودھا	15.00 لاکھ
75	ساہیوال شاہ پور سڑک کو صوبائی سطح پر لانا ضلع سرگودھا	80.00 لاکھ
76	تعمیر سڑک پڈواڑ تا چب لمبائی 5.40 میل ضلع خوشاب	25.83 لاکھ
77	سڑک از چشمہ ہیڈ تا احمد شاہ والی لمبائی 24 میل ضلع میانوالی	125.40 کروڑ
78	رابطہ سڑک کوٹلہ جام تا دریا خاں لمبائی 7.5 میل ضلع بھکر	45.00 لاکھ
79	سڑک کنجن ڈگر تا اکرا لمبائی 3 میل ضلع بھکر	18.00 لاکھ
80	رابطہ سڑک جہان والا تا شاہراہ میانوالی مظفر گڑھ لمبائی 1.5 میل تحصیل کلور کوٹ ضلع بھکر	7.43 لاکھ

نمبر شمار		سکیموں کی تعداد	تحصیل
1.	تحصیل قصور	1	کام شروع ہے
2.	تحصیل چونیاں	1	کام شروع ہونے والا ہے
3.	تحصیل اوکاڑہ	5	دو پر کام شروع ہے
4.	تحصیل دیپالپور	10	4 پر کام شروع ہے
5.	تحصیل شیخوپورہ	1	کام جاری ہے
6.	تحصیل ننکانہ	1	کام شروع ہونے والا ہے
7.	تحصیل فیروز والا	3	ایک پر کام شروع ہے دو پر کام شروع ہونے والا ہے
8.	تحصیل گوجرانوالہ	2	ایک پر کام شروع ہے
9.	تحصیل وزیر آباد	2	کام شروع ہونے والا ہے
10.	تحصیل حافظ آباد	1	کام شروع ہے
11.	تحصیل کاموکے	2	ایک پر کام شروع ہے
12.	تحصیل سیالکوٹ	2	دونوں پر کام شروع ہے
13.	تحصیل پسرور	1	کام شروع ہے

14.	تحصیل ڈسکہ	1	کام شروع ہونے والا ہے
15.	تحصیل نارووال	1	کام شروع ہے
16.	تحصیل شکر گڑھ	1	کام شروع ہے
17.	تحصیل گجرات	1	کام شروع ہے
18.	تحصیل کھاریاں	2	کام شروع ہے
19.	تحصیل پھالیہ	3	دو پر کام شروع ہے ایک پر کام شروع ہونے والا ہے
20.	تحصیل جہلم	2	کام شروع ہونے والا ہے
21.	تحصیل سوہاوہ	1	کام شروع ہونے والا ہے
22.	تحصیل پنڈ دادن خاں	3	ایک پر کام شروع ہونے والا ہے
23.	تحصیل چکوال	1	کام شروع ہونے والا ہے
24.	تحصیل تلہ گنگ	1	کام شروع ہونے والا ہے
25.	تحصیل راولپنڈی	1	کام شروع ہے
26.	تحصیل مری	6	دو پر کام شروع ہے
27.	تحصیل کہوٹہ	2	ایک پر کام شروع ہے
28.	تحصیل گوجر خاں	10	تین پر کام شروع ہے

29.	تحصیل اٹک	3	دو پر کام شروع ہے
30.	تحصیل فتح جنگ	1	کام شروع ہے
31.	تحصیل پنڈی گیپ	1	کام شروع ہے
32.	تحصیل سرگودھا	1	کام شروع ہونے والا ہے
33.	تحصیل شاہ پور	1	کام شروع ہونے والا ہے
34.	تحصیل خوشاب	1	کام شروع ہونے والا ہے
35.	تحصیل عیسیٰ خیل	1	کام شروع ہے
36.	تحصیل بھکر	2	کام شروع ہونے والا ہے
37.	تحصیل کلور کوٹ	1	کام شروع ہونے والا ہے

نمبر شمار	سڑک کا نام	تحصیل	تخمینہ	کیفیت
ضلع فیصل آباد				
1	تعمیر سڑک از فیصل آباد سند ھلیاں والی روڈ میل 33 تا چک 472 جی جی 2.8 میل	سمندری	13.42 لاکھ	کام شروع ہے
2	تعمیر سڑک از چکو موڑ دیگ نالہ برج چک نمبر 630 جی بی تا 564 جی بی 529 اور چک نمبر جی بی 647 جی بی نور پور پرائمری ہیلتھ سنٹر چک 510 جی بی 569 جی بی اور 568 جی بی لمبائی 12.00 میل	جڑانوالہ	56.94 لاکھ	کام شروع ہے
3	تعمیر سڑک از محلہ نصیر آباد منظور پارک کوٹ آمین سنت سنگھا والا تا گلستان کالونی لمبائی 1.32 میل	فیصل آباد	6.58 لاکھ	کام شروع ہے
4	تعمیر سڑک از اعوان موڑ تا باقر والا پتن براستہ چک 368 جی بی لمبائی 7.00 میل	سمندری	34.98 لاکھ	کام شروع ہے
5	تعمیر سڑک از نعمت کالونی یوسف آباد مدینہ ٹاؤن اور آبادی آر بی 213 لمبائی 3.50 میل	فیصل آباد	20.80 لاکھ	کام شروع ہے

6	تعمیر سڑک از چک جی بی 218 تا جی بی 221 پل راجباہ ترکھانی لمبائی 1.55 میل	سمندری	9.92 لاکھ	کام شروع ہے
7	تعمیر سڑک از چک جی بی 226 براستہ 227 جی بی 222 جی بی 221 جی بی 216 جی بی شوگر سیس سڑک تک لمبائی 6.83 میل	سمندری	33.88 لاکھ	کام شروع ہے
8	تعمیر سڑک از چک 33 جی بی تا 29 جے بی خورد کلاں چک 27 جی بی تا 55 جے بی خورد پور تحصیل و ضلع فیصل آباد	فیصل آباد	56.23 لاکھ	انڈر پروسیس
9	تعمیر سڑک از چک 47 آر بی تا 156 آر بی براستہ چک 137 آر بی اور 139 آر بی ضلع فیصل آباد لمبائی 13.40 میل	فیصل آباد	77.80 لاکھ	انڈر پروسیس
	ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ			
10	رابطہ سڑک از ٹوبہ ٹیک سنگھ جاتہ تا ٹوبہ ٹیک سنگھ کھکھا لمبائی 1.25 میل	ٹوبہ ٹیک سنگھ	6.78 لاکھ	کام شروع ہے

11	تعمیر سڑک از چک نمبر 714 جی بی تا چک 706 جی بی براستہ چک نمبر 707 جی بی لمبائی 3.50 میل	کمالیہ	18.77 لاکھ	انڈر پروسیس
12	تعمیر سڑک از چک نمبر جی بی 347 ٹوبہ ٹیک سنگھ کھکھا لمبائی 0.43 میل	ٹوبہ ٹیک سنگھ	2.33 لاکھ	انڈر پروسیس
13	تعمیر اضافی سڑک از چانگرانوالہ تا بھابھرانہ براستہ کلووال علی پور لمبائی 3.5 میل	چنیوٹ	16.87 لاکھ	انڈر پروسیس
	ضلع ساہیوال			
14	تعمیر سڑک از احمد یار تا 135 ای بی لمبائی 0.91 میل	پاک پتن	3.95 لاکھ	کام شروع ہے
15	تعمیر سڑک سعد اللہ پور کا چھوڑا ہوا حصہ تا احمد یار سڑک لمبائی 1.00 میل	پاک پتن	6.00 لاکھ	کام شروع ہے
16	تعمیر سڑک از ایس بی 50 تا ایس بی 61 براستہ چک ای بی 10 (ٹلی) لمبائی 6.50 میل	پاک پتن	39.78 لاکھ	کام شروع ہے
17	تعمیر سڑک از کوٹلہ ادیب شب تا چک اے ایل 13 / 119 اور اے ایل 13 / 120	چیچہ وطنی	39.49 لاکھ	کام شروع ہے

18	تعمیر سڑک از ملکا ہنس تا ڈھپائی براستہ سرول خود ملکا ہنس راجباہ کے کنارے کیساتھ لمبائی 1.00 میل	پاک پتن	5.66 لاکھ	کام شروع ہے
19	تعمیر رابطہ سڑک تا چک ایل 14 / 16 لمبائی 2 میل	چیچہ وطنی	9.88 لاکھ	کام شروع ہے
20	تعمیر سڑک از پل نتھا تا ڈی 92 براستہ ڈی 85 اور ڈی 99 لمبائی 3.00 میل	ساہیوال	16.90 لاکھ	کام شروع ہے
21	تعمیر سڑک از ملکا ہنس تا جوڑے راجباہ براستہ مال لمبائی 6.50 میل	پاک پتن	31.76 لاکھ	کام شروع ہے
22	تعمیر سڑک از چک جی بی 65 تا 4 آر 67 لمبائی 3 میل	ساہیوال	18.63 لاکھ	کام شروع ہے
23	تعمیر رابطہ سڑک تا چک ایل 12 / 100 لمبائی 1.00 میل	چیچہ وطنی	4.76 لاکھ	کام شروع ہے
24	تعمیر سڑک از ریلوے سٹیشن تا پل ایل 9 / 145 براستہ چک ایل 10 / 4 لمبائی 5.25 میل	چیچہ وطنی	29.96 لاکھ	کام شروع ہے
25	تعمیر سڑک از ہڑپہ تا مراد کے کا ٹھیہ (فیز ٹو)	چیچہ وطنی	18.81 لاکھ	کام شروع ہے
26	تعمیر سڑک از ملک پور تا ہوتا (فیز ون) لمبائی 7.00 میل	پاک پتن	43.08 لاکھ	کا کام جاری ہے

27	تعمیر سڑک از ترکھنی غازی آباد تا شیخ فاضل براستہ ای بی 80 لمبائی 9.00 میل	چیچہ وطنی	58.34 لاکھ	کام جاری ہے
28	تعمیر سڑک از پاک پتن تا کمیر براستہ سلیم کوت لمبائی 1.56 میل	پاک پتن	66.92 لاکھ	کام جاری ہے
29	تعمیر سڑک از ایل 9 / 113 بدھ ڈھکو لمبائی 1.56 میل	ساہیوال	6.08 لاکھ	کام جاری ہے
30	تعمیر رابطہ سڑک از پدھو بشارت تا سلیم شاہ بودلہ لمبائی 1.25 میل	پاک پتن	7.49 لاکھ	سڑک مکمل ہو چکی ہے
31	چک نمبر ایل 9 / 180 تا شیر والہ بنگلو لمبائی 8 میل	چیچہ وطنی	28.28 لاکھ	کام شروع ہے
32	تعمیر سڑک از چک نمبر ایل 14 / 17 (موڑ) تا بنگلو اکان والہ لمبائی 8 میل	چیچہ وطنی	45.29 لاکھ	انڈر پروسیس
	ضلع خانیوال			
33	تعمیر سڑک از اقبال نگر تا چک بی آر 8 / 2 لمبائی 5.1 میل	میاں چنوں	32.18 لاکھ	کام شروع ہے
34	تعمیر سڑک از آر 10 نہر پل قریب چک آر 10 / 104 تا رحیم شاہ روڈ لمبائی 4.50 میل	خانیوال	26.70 لاکھ	کام شروع ہے

ضلع ملتان

35	تعمیر سڑک از بسوں والا اڈہ مخدوم رشید تا درگاہ مخدوم رشید لمبائی 1869 فٹ	ملتان	2.33 لاکھ	سڑک مکمل ہو گئی ہے
36	تعمیر سڑک از وگال تا کروڑ پکا تا خیر پور تا ملن والی حصہ کروڑ پکا چبلی واہن تا وگال لمبائی 6.00 میل	لودھراں	36.62 لاکھ	کام شروع ہے
37	تعمیر سڑک از میلسی تا دنیا پور بوہڑ لنگا تا چوکی صوبے خاں لمبائی 9 میل	لودھراں	56.31 لاکھ	کام شروع ہے
38	تعمیر سڑک از پل 19 کیسی ملتان وہاڑی سڑک تا چک ایم آر 11 ملتان دنیا پور سڑک لمبائی 9 میل	ملتان	52.68 لاکھ	کام شروع ہے
39	تعمیر سڑک از ماڑی بھاگو خاں تا میلسی کروڑ پکا ہائی وے روڈ لمبائی 7 میل	لودھراں	50.33 لاکھ	کام شروع ہے
40	تعمیر سڑک از میراں پور نیاز تا بستی ملن ہاس لمبائی 7 / 3 میل	لودھراں	50.78 لاکھ	کام شروع ہے
41	تعمیر سڑک از بہاولپور روڈ تا ریلوے سٹیشن چک مجاہد لمبائی 5 میل	لودھراں	30.53 لاکھ	کام شروع ہے

ضلع وہاڑی

42	تعمیر سڑک از جویا بنگلہ چک نمبر 46 بی کے تا رد قبہ کھدر برانچ کیساتھ لمبائی 7 میل	بوریوالہ	57.77 لاکھ	کام شروع ہے
43	تعمیر سڑک از چک ڈبلیو بی 9 تا چک ای بی 230 براستہ چک ای بی 228 لمبائی 7.50 میل	بوریوالہ	51.31 لاکھ	کام شروع ہے
44	تعمیر سڑک از قبہ سلطان پور تا جمانیہ رحیم شاہ دینی واں سڑک لمبائی 6.00 میل	میلسی	41.95 لاکھ	کام شروع ہے
45	تعمیر سڑک از وہاڑی کچا کھوہ 9 کلو میٹر تا ٹیوب ویل چودھری اکرام الحق براستہ چک ڈبلیو بی 32 لمبائی 2.20 میل	وہاڑی	12.12 لاکھ	کام شروع ہے
46	تعمیر سڑک از چک نمبر 118 ای بی تا چک نمبر 166 / 9 ایل (نا مکمل لمبائی 2 میل) اور ضلع کونسل کی سڑک بہتری لمبائی 3.50 میل (کل لمبائی 5.50 میل)	بوریوالہ	09 لاکھ	کام شروع ہے
47	تعمیر سڑک از ککری کلاں تا ڈکوٹہ براستہ کوٹ کبیر اور چاندیو لمبائی 18.5 میل	بوریوالہ	116.27 لاکھ	انڈر پروسیس

48	ضلع کونسل روڈ کی پروو۔نسٹائزشن از دھلی ملتان سڑک میل 384 گڑہا موڑ تا ڈکوٹہ براستہ متروقطع کرتی ہوئی طبہ سلطان پور لڈن سڑک لمبائی 13.75 میل	بوریوالہ	55.34 لاکھ	کام شروع ہے
ڈی جی خان				
49	تعمیر سڑک ازشاہ قصور دین تا یارو سڑک لمبائی 14.83 میل	ڈی جی خان	68.60 لاکھ	انڈر پروسیس
50	تعمیر سڑک از بھارتی تا ذین لمبائی 7.50 میل (سروے کا کام)	تونسہ	2.40 لاکھ	انڈر پروسیس
51	تعمیر سڑک زین بھارتی لمبائی 8 میل	تونسہ		انڈر پروسیس
ضلع لیہ				
52	تعمیر سڑک از محصول چونگی پوسٹ لیہ شہر تا بستی شادو خاں براستہ کوٹلہ حاجی شاہ لمبائی 7 میل	لیہ	68.71 لاکھ	کام شروع ہے
53	تعمیر سڑک ازکروڑ فتح پور میل 4 چک نمبر بی 94 تا چک ایم ایل 87 سمیتہ ٹی ڈی اے 217 لمبائی 10 میل	کروڑ	57.58 لاکھ	کام شروع ہے
54	سڑک از چک نمبر ٹی 82 تا ٹی 87 (لمبائی 2 میل) اور موڑ ٹی 80 تا چک نمبر ٹی 88 (لمبائی 0.5 میل)	کروڑ	13.33 لاکھ	انڈر پروسیس

ضلع راجن پور

55	تعمیر سڑک از شاہ والہ تا ادھی والا لمبائی 3 میل	جام پور	18.00 لاکھ	کام شروع ہے

ضلع بہاولپور

56	تعمیر سڑک از پل پنجند نہر 32000 آر ڈی تا دفتر یونین کونسل بخاری لمبائی 2.05 میل	احمد پور شرقیہ	15.73 لاکھ	کام شروع ہے
57	تعمیر سڑک از چک ڈی بی 50 سوکر مائنر تا بہاولپور یزمان سڑک	یزمان	2.96 لاکھ	کام شروع ہے
58	تعمیر سڑک از قائم پور تا بستی عنایت لمبائی 5.75 میل	حاصل پور	40.99 لاکھ	کام شروع ہے
59	تعمیر سڑک از چنانوالہ تا چک ایم 203 براستہ چک ایم 182 لمبائی 2.25 میل (بقایا حصہ)	حاصل پور	15.68 لاکھ	انڈر پروسیس
60	تعمیر سڑک از دور کوٹ تا ہیڈ پنجند	احمد پور شرقیہ	47.03 لاکھ	انڈر پروسیس

ضلع بہاولنگر

61	تعمیر سڑک از عبداللہ تا صادق نگر تا کالیہ شاہ 3 تا 5 میل اضافی سڑک لمبائی 2 میل	بہاولنگر	9.10 لاکھ	کام مکمل ہے

62	تعمیر سڑک از ہارون آباد تا چک آر 3 / 25 میل 0 / 0 تا 0 / 8 میل لمبائی 8 میل	ہارون آباد	56.74 لاکھ	کام شروع ہے
63	تعمیر سڑک از کچی والہ تا چک آر 176 براستہ آر 185 لمبائی 6 میل	فورٹ عباس	45.38 لاکھ	انڈر پروسیس
64	تعمیر سڑک علی پور تا کالیہ شاہ میل نمبر 8 چشتیاں محتاجیدو سڑک لمبائی 2.348 (بقیہ حصہ)	چشتیاں	18.83 لاکھ	انڈر پروسیس
65	تعمیر سڑک از چنی گوٹھ تا لیاقت پور لمبائی 5 میل	لیاقت پور	36.76 لاکھ	کام شروع ہے
66	تعمیر سڑک از الہ آباد تا نالہ موشانی لمبائی 14.16 میل	لیاقت پور	85.29 لاکھ	کام شروع ہے
67	تعمیر سڑک از میل نمبر 2 اڈہ اقبال آباد براستہ تاج گڑھ لمبائی 7.75 میل	رحیم یار خاں	47.02 لاکھ	انڈر پروسیس
68	تعمیر سڑک از پی ایل تا بستی حاجی خاں محمد ماچھی گوٹھ لمبائی 1.08 میل	صادق آباد	7.63 لاکھ	کام شروع ہے
69	تعمیر سڑک از پی ایل کے روڈ تا بستی حمید اللہ بھٹی لمبائی 0.54 میل	صادق آباد	2.85 لاکھ	کام شروع ہے

	سڑک کا نام	تحصیل	تخمینہ	نام ممبران اسمبلی	کیفیت
فیصل آباد					
1	تعمیر سڑک از فیصل آباد سند حلیاں والی روٹ میل 33 تا چک نمبر 278 208 میل	سمندری	13.42 لاکھ	طاہر احمد شاہ MPA، پی پی 71	کام شروع ہے
2	تعمیر سڑک از چکو موڑ دیگ نالا بو چک نمبر 630 جی بی تا 564 جی بی 529 جی بی 647 جی بی اور چک نمبر 646 جی بی نور پور پرائمری ہیلتھ سنٹر چک 570 جی بی 569 جی بی اور 568 جی بی لمبائی 12.00 میل	جڑانوالہ	56.94 لاکھ	رائے محمد جعفر MPA، پی پی 80	کام شروع ہے

3	تعمیر سڑک از محلہ نصیر آباد منظور پارک کوٹ امین سنت سنگھ والا تا گلستان کالونی لمبائی 1.32 میل	فیصل آباد	6.58 لاکھ	محمد صدیق سالار MPA ' پی پی 68	کام شروع ہے
4	تعمیر سڑک از اعوان موڑ تا باقروالا پتن براستہ چک 368 جی بی لمبائی 7.00 میل	سمندری	34.98 لاکھ	رائے رب نواز MPA پی پی 89	کام شروع ہے
5	تعمیر سڑک از نعمت کالونی یوسف آباد تا مدینہ ٹاؤن اور آبادی آر بی 213 لمبائی 3.50 میل	فیصل آباد	20.80 لاکھ	چودھری محمد صدیق سالار MPA	کام شروع ہے
6	تعمیر سڑک از چک جی بی 218 تا جی بی 221 پل راجباہ ترکھانی لمبائی میل 1.55	سمندری	9.92 لاکھ	ایم آر مظہر علی گل MPA ' پی پی 83	کام شروع ہے
7	تعمیر ازچک جی بی 226 براستہ 227 جی بی 222 جی	سمندری	33.88 لاکھ	عبداللہ غازی MNA	کام شروع ہے

	بی 216 جی بی شوگر سیس سڑک تک لمبائی 6.83 میل				
8	تعمیر سڑک از چک 33 جے بی تا 29 جے بی خورد کلاں چک 27 جی بی تا 55 جے بی خورد پور تحصیل و ضلع فیصل آباد	فیصل آباد	56.23 لاکھ	محمد یوسف ملک MNA	کام شروع ہے
9	تعمیر سڑک از چک 47 ار بی تا 156 آر بی براستہ چک 137 آر بی اور 139 آر بی ضلع فیصل آباد لمبائی 13.40 میل	فیصل آباد	77.80 لاکھ	محمد سلیم باجوہ	کام شروع ہے
	ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ				
10	تعمیر رابطہ سڑک از ٹوبہ ٹیک سنگھ رجانہ تا ٹوبہ ٹیک سنگھ کھکھا (لمبائی 1.25 میل)	ٹوبہ ٹیک سنگھ	6.78 لاکھ	عبدالستار MNA	کام شروع ہے

11	تعمیر سڑک از چک نمبر 714 جی بی تا چک 706 جی بی براستہ چک نمبر 707 جی بی لمبائی 3.50 میل	کمالیہ	18.77 لاکھ	سردار الطاف حسین MNA	انڈر پروسیس
12	تعمیر سڑک از چک نمبر جی بی 347 جی بی ٹوبہ ٹیک سنگھ کھکھا لمبائی 0.43 میل	ٹوبہ ٹیک سنگھ	2.33 لاکھ	چودھری عبدالستار MNA	انڈر پروسیس
	ضلع جھنگ				
13	تعمیر اضافی سڑک از چانگوانوالہ تا بہابھرانہ براستہ کلووال علی پور لمبائی 3.5 میل	چنیوٹ	16.87 لاکھ	ملک غلام عباس نسوانہ MPA	کام شروع ہے
	ضلع ساہیوال				
14	تعمیر سڑک از احمد یار تا 135 ای بی لمبائی 0.91 میل	پاک پتن	3.95 لاکھ	اللہ یار چشتی MPA	کام شروع ہے

15	تعمیر سڑک سعدا اللہ پور کا چھوڑا ہوا حصہ تا احمد یار سڑک لمبائی 1 میل	پاک پتن	6.00 لاکھ	پیر اللہ یار چشتی MPA	کام شروع ہے
16	تعمیر سڑک ازالیس پی 50 تاالیس پی 62 براستہ چک ای بی 10 (ٹلی) لمبائی 6.50 میل	پاک پتن	39.78 لاکھ	محمد امجد جوئیہ MPA	کام شروع ہے
17	تعمیر سڑک از کوٹلہ ادیب شہید تا چک اے ایل 13/119 اور اے ایل 13/120	چیچہ وطنی	39.49 لاکھ	ملزی سیکرٹری ٹو پرائم منسٹر	کام شروع ہے
18	تعمیر رابطہ سڑک تا چک ایل 14/15 لمبائی 2 میل	چیچہ وطنی	9.88 لاکھ	رائے احمد نواز خان MPA	کام شروع ہے
19	تعمیر سڑک از ملکہ ہنس تا دھپائی براستہ سرول خورد ملکا ہنس راجباہ کے کنارے کیساتھ لمبائی ایک میل	پاک پتن	5.66 لاکھ	پیر محمد شاہ کھگہ محمد امجد جوئیہ MPA	کام شروع ہے

20	تعمیر سڑک از پل نتھا تا ڈی 92 براستہ ڈی 85 اور ڈی 99 لمبائی 3.00 میل	ساہیوال	16.90 لاکھ	محمد شاہ کھگہ MPA	کام شروع ہے
21	تعمیر سڑک از ملکا ہنس تا جوڑے راجباہ براستہ مال لمبائی 6.50 میل	پاک پتن	31.76 لاکھ	محمد شاہ کھگہ MPA	کام شروع ہے
22	تعمیر سڑک از چک جی بی 65 تا 4 آر 67 لمبائی 3 میل	ساہیوال	18.63 لاکھ	چودھری ممتاز حسین MPA	کام شروع ہے
23	تعمیر رابطہ سڑک تا چک ایل 12/100 لمبائی 1 میل	چیچہ وطنی	4.76 لاکھ	رائے احمد نواز خاں MPA	کام شروع ہے
24	تعمیر سڑک از ہڑپہ ریلوے سٹیشن تا پل ایل 9 / 145 براستہ چک ایل 10 / 4 لمبائی 5.25 میل	چیچہ وطنی	29.96 لاکھ	محمد ارشد خان لودھی MPA	کام شروع ہے

25	تعمیر سڑک از ہڑپہ مراد کے کاٹھیہ فیس ٹو	چیچہ وطنی	18.81 لاکھ	محمد ارشد خان لودھی MPA	کام شروع ہے
26	تعمیر سڑک از ملک پور تا ہوتا فیس ون لمبائی 7.00 میل	پاک پتن	43.08 لاکھ	میاں غلام احمد خاں مانیکا MNA	کام شروع ہے
27	تعمیر سڑک از ترکھنی غازی آباد تا شیخ فاضل براستہ ای بی 80 لمبائی 9.00 میل	چیچہ وطنی	58.34 لاکھ	راجہ شاھد سعید خاں MPA	کام شروع ہے
28	تعمیر سڑک از پاک پتن تا کیر براستہ سلیم کوٹ لمبائی 1.56 میل	پاک پتن	66.92 لاکھ	میاں غلام فرید چشتی MPA	کام شروع ہے
29	تعمیر سڑک ازایل 9 / 113 بد ڈھکو لمبائی 1.56 میل	ساہیوال	6.08 لاکھ	جلال دین ڈھکو MPA	کام شروع ہے
30	تعمیر رابطہ سڑک از بدھو بشارت تا سلیم شاہ بودلہ لمبائی 1.25 میل	پاک پتن	7.49 لاکھ	میاں غلام فرید چشتی MPA	سڑک مکمل ہو گئی ہے

31	چک نمبر ایل 9 / 180 تا شیر والہ بنگلو لمبائی 5 میل	چیچہ وطنی	28.28	محمد ارشد خاں لودھی MPA	کام شروع ہے
32	تعمیر سڑک از چک نمبر ایل 14 / 17 (موڑ) تا بنگلو اکانوالہ لمبائی 8 میل	چیچہ وطنی	45.29 لاکھ	چودھری سعید احمد MPA	کام شروع ہے
	ضلع خانیوال				
33	تعمیر سڑک از اقبال نگر تا چک بی آر 8 / 2 لمبائی 5.1 میل	میاں چنوں	32.18 لاکھ	پیر شجاعت حسین قریشی سینیٹر	کام شروع ہے
34	تعمیر سڑک از آر 10 نہر پل قریب چک آر 10 / 104 تا رحیم شاہ روڈ لمبائی 40.50 میل	خانیوال	26.70 لاکھ	ملک محمد ارشاد میتا MPA	کام شروع ہے
	ضلع ملتان				
35	تعمیر سڑک از بسوں والا اڈہ مخدوم رشید تا درگاہ مخدوم	ملتان	2.33 لاکھ		سڑک مکمل ہو گئی ہے

	رشید لمبائی 1860 فٹ				
36	تعمیر سڑک از وکامل تا کروڑ پکا تا خیر پور تا ملن والی حصہ کروڑ پکا چیلی واھین تا وکامل لمبائی 6.00 میل	لودھراں	36.62 لاکھ	شاہ محمد جوئیہ MPA	کام شروع ہے
37	تعمیر سڑک از میلسی تا دنیا پور بوھڑ لنگا تا چوکی صوبے خاں لمبائی 9 میل	لودھراں	56.31 لاکھ	شاہ محمد جوئیہ MPA محمد صدیق کانجو MNA	
38	تعمیر سڑک ازپل 19 کیس ملتان وہاڑی سڑک تا چک ایم آر 11 ملتان دنیا پور سڑک لمبائی 9 میل	ملتان	52.68 لاکھ	مخدوم شاہ محمود حسین قریشی MPA	کام شروع ہے
39	تعمیر سڑک ازماڑی بھاگو خان تا میلسی کروڑ پکا ہائی وے روڈ لمبائی 7 میل	لودھراں	50.33 لاکھ	ملک شاہ محمد جویا ایم پی اے	کام شروع ہے

40	تعمیر سڑک از میراں پور نیار تا مبتی ملن بار لمبائی 07 / 3 میل	لودھراں	50.78 لاکھ	احمد خاں MPA	کام شروع ہے
41	تعمیر سڑک از بہاولپور روڈ تا ریلوے سٹیشن چک مجاہد لمبائی 5 میل	لودھراں	30.53 لاکھ	باشندگان چک نمبر آر بی ایم 17	کام شروع ہے
	ضلع وہاڑی				
42	تعمیر سڑک از جوبا بنگلہ چک نمبر 46 بی کے تارڑ بٹہ کھدر برانچ کیسان لمبائی 7 میل	بوریوالہ	57.77 لاکھ	شاہد مہندی نسیم MNA	کام شروع ہے
43	تعمیر سڑک از چک ڈبلیو بی 9 تا چک ای بی 230 براستہ چک ای بی 228 لمبائی 0 میل	بورے والا	51.31	نذر محمد ڈوگر گل MPA	کام شروع ہے
44	تعمیر سڑک از قلعہ سلطان پور تا جھاتیاں رحیم شاہ وینی وال	میلسی	41.95 لاکھ	سعید احمد خان منہیس MPA	کام شروع ہے

	سڑک لمبائی 6 میل				
45	تعمیر سڑک از وہاڑی کچا کھوہ 9 کلومیٹر تا ٹیوب ویل چودھری اکرام الحق براستہ چک ڈبلیو بی 32 لمبائی 2.20 میل	وہاڑی	12.12	چودھری عبدالستار MNA	کام شروع ہے
46	تعمیر سڑک ازچک نمبر 118 ای بی تا چک نمبر 166 / 9 ایل (نامکمل لمبائی 2 میل) اور ضلع کونسل سڑک کی بہتری لمبائی 3.50 میل (کل لمبائی 50.50 میل)	بورے والا	18.09	مسٹر خوشحال محمد ڈوگر MPA	کام شروع ہے
47	تعمیر سڑک ازگکوی کلاں تا ڈکوٹہ براستہ کوٹ کبیر اور جاندیو لمبائی 18.5 میل	میلسی	116.27	میاں محفوظ احمد	کام شروع ہے

48	ضلع کونسل روڈ کی پروونشلائزیشن از دھلی ملتان سڑک میل 384 گڑھا موڑ تا ڈکوٹہ براستہ مترو قطع کرتی ہوئی ٹبہ سلطان پور لڈن سڑک لمبائی 13.75 میل میلی	میلی	55.34	چیئرمین ضلع کونسل وہاڑی	کام شروع ہے
ضلع ڈی جی خان					
49	تعمیر سڑک از شاہ صدر دین تا یارو سڑک لمبائی 14.83 میل	ڈی جی خان	68.60	سردار محمد امجد فاروق کھوسا MPA	کام شروع ہے
50	تعمیر سڑک ازبھارتی تا زین لمبائی 00.10 میل (سروے کا کام)	تونسہ	2.40	سردار خاں بزدار MPA	کام مکمل ہو گیا ہے
51	تعمیر سڑک زین بھارتی لمبائی 8 میل	تونسہ	2.40	فتح محمد MPA	انڈر پروسیس

ضلع لیہ

52	تعمیر سڑک از محصول چونگی پوسٹ لیہ شہر تا بستی شادو خاں براستہ کوٹلہ حاجی شاہ لمبائی 7 میل	لیہ	68.71	سعیدہ نگہت MPA	کام شروع ہے	
53	تعمیر سڑک از کہروڑ فتح پور میل 4 چک نمبر ٹی 94 تک چک ایم ایل 87 سمیتہ ٹی ڈی اے 217 لمبائی 10 میل	کروڑ	57.54	محمد افضل گوجر MPA	کام شروع ہے	
54	سڑک از چک نمبر 30 تا 82 (لمبائی 2 میل) اور موڑ ٹی 80 تا چک نمبر ٹی 88 کروڑ (لمبائی 0.5 میل)	کروڑ	13.33	محمد افضل MPA	کام شروع ہے	

راجن پور

55	تعمیر سڑک از شاہ والا تا ادھی والا لمبائی 3 میل	جام پور	18.00	غلام مجتبیٰ دریشک چیئرمین ضلع کونسل راجن پور	کام شروع ہے	

ضلع بہاولپور

56	تعمیر سڑک از پل پنجند نہر 32000 آر ڈی تا دفتر یونین کونسل بخاری لمبائی 2.05 میل	احمد پور شرقیہ	15.73	سردار احمد یار وارن MPA	کام شروع ہے
57	تعمیر سڑک از چک ڈی بی 50 سوکر مائنر تا بہاولپور یزمان سڑک	یزمان	2.96	لالہ مہرلال بھیل MPA	کام شروع ہے
58	تعمیر سڑک از پل قائم پور تا بستی عظمت لمبائی 5.75 میل	حاصل پور	40.99	عبدالرشید ایم پی اے	کام شروع ہے
59	تعمیر سڑک از چنا والا تا چک ایم 203 براستہ چک ایم 182 لمبائی 2.25 میل (بقیہ حصہ)	حاصل پور	15.68	عبدالرشید ایم پی اے	ملٹری نے سکیم کلیئر نہیں کی
60	تعمیر سڑک از دور کوٹ تا ہیڈ پنجند	احمد پور شرقیہ	47.03	سردار احمد یار وارن	انڈر پروسیس

ضلع بہاولنگر

61	تعمیر سڑک از عبداللہ تا صادق نگر تا کالیہ شاہ 3 تا 5 میل اضافی سڑک لمبائی 2 میل	بہاولنگر	9.10	عبدالستار لالیکا ایم این اے	کام مکمل ہے
62	تعمیر سڑک از ہارون آباد تا چک آر 3 / 25 میل 0 / 0 تا 0 / 8 میل لمبائی 8 میل	ہارون آباد	56.74	میاں عالم خاں ممبر ایگریکلچرل سوسائٹی	کام شروع ہے
63	تعمیر سڑک کچھی والا تا چک آر 176/ براستہ آر 184 لمبائی 6 میل	فورٹ عباس	45.38	محمد صادق ایم پی اے	لوکل گورنمنٹ کو منتقل ہے
64	تعمیر سڑک علی پور تا کالیہ شاہ میل نمبر 8 چشتیاں محتا جیدو سڑک لمبائی 2.48 میل (بقایا حصہ)	چشتیاں	18.83	محمد صادق ایم پی اے	کام شروع ہے

ضلع رحیم یار خاں

65	تعمیر سڑک از چمن گوٹھ تا لیاقت پور لمبائی 5 میل	لیاقت پور	36.76	سید احمد عالم انور ایم این اے	کام شروع ہے
66	تعمیر سڑک از آلہ آباد تا نالہ موغانی لمبائی 14.16 میل	لیاقت پور	85.29	حاجی سیف اللہ ایم این اے	کام شروع ہے
67	تعمیر سڑک از میل نمبر 2 اڈہ اقبال آباد براستہ تاج گڑھ لمبائی 7.75 میل	رحیم یار خاں	47.02	مسٹر سعید خاں ایم پی اے	کام شروع ہے
68	تعمیر سڑک از رتی تا بستی حاجی خاں محمد ماچھی گوٹھ لمبائی 1.08 میل	صادق آباد	7.63	مخدوم احمد محمود ایم پی اے	کام شروع ہے
69	تعمیر سڑک از پی ایل کے روڈ تا بستی حمید اللہ بھٹی لمبائی 0.45 میل	صادق آباد	2.85	مخدوم احمد محمود ایم پی اے	کام شروع ہے

نمبر شمار	سڑک کا نام	تحصیل	تخمینہ	نام اسمبلی ممبر	کیفیت
1	اڈہ دینہ ناتھ تا چک منگا لمبائی 8 میل ضلع قصور	چونیاں	56.73 لاکھ	رانا پھول خاں ایم پی اے	کام جاری ہے
2	سڑک از نور پور تا سوڈیوال لمبائی 4.68 میل ضلع قصور	قصور	22.61 لاکھ	رانا پھول خاں ایم پی اے	کام جاری ہے
3	اڈہ بابک وال تا ریلوے سٹیشن بابک وال براستہ اس جگہ کا سکول مڈل لمبائی 6 میل ضلع شیخوپورہ	فیروزوالا	68.11 لاکھ	عبدالرحمن خاں یونین کونسل فیروزوالا	کام مکمل ہو چکا ہے
4	سڑک از کرتو تا بھنڈوری لمبائی 4.50 میل ضلع شیخوپورہ	فیروزوالا	22.11 لاکھ	مسٹر گلفام اشرف ایم پی اے	کام جاری ہے
5	سڑک از میرووال تا منج کھکھڑ لمبائی 7 میل ضلع شیخوپورہ	فیروزوالا	43.00 لاکھ	مسٹر 1م اشرف ایم پی اے	کام جاری ہے

6	رابطہ سڑک از وان تا جنڈیالہ شیر خاں لمبائی 4.05 میل ضلع شیخوپورہ	شیخوپورہ	24.68 لاکھ	گورنر کی ہدایات	کام جاری ہے
7	سڑک اعوان مسلم گاؤں تا پرائمری سکول اور عید گاہ لمبائی 1.98 میل ضلع شیخوپورہ	فیروزوالا	9.82 لاکھ	لیفٹیننٹ جنرل صغیر حسین	کام جاری ہے
8	سڑک از بالیکواں تا موضع ڈھولن نہر کے ساتھ لمبائی 9 میل ضلع اوکاڑہ	دیپالپور	53.63 لاکھ	ملک محمد عباس کھوکھر ایم پی اے	کام جاری ہے
9	سڑک از حویلی پیر غنی تا چک باوہ لمبائی 6.50 میل ضلع ضلع اوکاڑہ	دیپالپور	40.91 لاکھ	میاں منظور احمد وٹو ایم پی اے	کام جاری ہے
10	سڑک از شیر گڑھ تا منڈی ہیرا سنگھ لمبائی 24 میل ضلع اوکاڑہ	دیپالپور	160.38 لاکھ	سید افضال علی شاہ ایم پی اے	کام جاری ہے

11	سڑک از اختر آباد تا چک 7 / 1 اے ایل لمبائی 3 میل ضلع اوکاڑہ	اوکاڑہ	16.63 لاکھ	چودھری ارشاد علی ایم پی اے	کام مکمل ہو چکا ہے
12	سڑک از خانواہ بی ایس لنک تا کھاڑی لمبائی 2.50 میل ضلع اوکاڑہ	دیپالپور	14.50 لاکھ		کام جاری ہے
13	سڑک گھوڑی خشک بیاس تا چک 36 / 4 ایل چوک مو لگمڈی براستہ چک نمبر 40 اے 4 ایل لمبائی 5.50 میل ضلع اوکاڑہ	اوکاڑہ	33.00 لاکھ		کام جاری ہے
14	سڑک پل رانجھاں تا ماڑی کمبوہ لمبائی 3 میل ضلع اوکاڑہ	دیپالپور	18.00 لاکھ		کام جاری ہے

15	سڑک دیپالپور بصیر پور براستہ منچریاں لمبائی 3 میل ضلع اوکاڑہ	دیپالپور	18.00 لاکھ		کام جاری ہے
16	سڑک بصیر پور بائی پاس لمبائی تین میل ضلع اوکاڑہ	دیپالپور	24.00 لاکھ	میاں منظور احمد وٹو ایم پی اے	کام جاری ہے
17	سڑک از چوچک تا ملوپ لمبائی 8 میل ضلع اوکاڑہ	اوکاڑہ	48.00 لاکھ		کام جاری ہے
18	سڑک از مغل تا ہتوکے دیپالپور سب ڈویژن لمبائی 6 میل ضلع اوکاڑہ	دیپالپور	36.00 لاکھ		کام جاری ہے
19	سڑک از جولیا تا مکھن چوڑو براستہ ملرگن لمبائی ساڑھے پانچ میل ضلع اوکاڑہ	دیپالپور	32.4 لاکھ	رائے نور احمد کھرل ایم پی اے	کام جاری ہے
20	اینٹوں کی سڑک از بہاول داس تا شجواڑ لمبائی 2 میل ضلع اوکاڑہ	دیپالپور	6.70 لاکھ	میاں منظور احمد وٹو ایم پی اے	کام جاری ہے

21	اینٹوں کی سڑک از کٹھا سنگھ تا ہنجووال لمبائی 2.91 میل ضلع اوکاڑہ	دیپالپور	9.73 لاکھ		کام جاری ہے
22	سڑک از اوکاڑہ تا جیوکے لمبائی 7.50 میل ضلع اوکاڑہ	اوکاڑہ	42.78 لاکھ		کام جاری ہے
23	سڑک از بھیکا چھٹہ تا مدھن چک براستہ نائی والا اور کوٹ نوا لمبائی 4 میل	وزیر آباد	29.62 لاکھ		کام مکمل ہو چکا ہے
24	سڑک از میانوالی بنگلہ تا وانڈو سادھوکے لمبائی 27 میل ضلع گوجرانوالہ	گوجرانوالا	213.00 لاکھ	ظفر اللہ چیمہ ایم پی اے	کام جاری ہے
25	سڑک از وانڈو تا کالی سویا لمبائی 11 میل ضلع گوجرانوالہ	گوجرانوالہ	113.00 لاکھ	ظفر اللہ چیمہ ایم پی اے	کام جاری ہے

26	سڑک از خانکی تا جھنواں لمبائی 9 میل ضلع گوجرنوالہ	وزیر آباد	54.00 لاکھ	کام جاری ہے
27	سڑک از رکن پور تا وریاں لمبائی 1.30 میل ضلع گوجرانوالہ	وزیر آباد	9.80 لاکھ	کام جاری ہے
28	سڑک از چک بیگ تا علی پور لمبائی 3 میل ضلع گوجرانوالہ	حافظ آباد	9.80 لاکھ	کام جاری ہے
29	سڑک از کاموکے تا وانڈو براستہ لالو پور لمبائی 6 میل ضلع گوجرانوالہ	گوجرانوالہ	36.00 لاکھ	کام جاری ہے
30	سڑک از شاہراہ سرگودھا تا چک گلیاراں براستہ منگووال لمبائی ساڑھے پانچ میل ضلع گجرات	گجرات	33.11 لاکھ	کام جاری ہے

31	سڑک از دیویا تا پھاڑانوالی لمبائی ساڑھے پانچ میل ضلع گجرات	گجرات	40.71 لاکھ	کام جاری ہے
32	سڑک از سنوترا تا جلال پور سوہتیاں تا ڈوڈے نیرے لمبائی 8 میل ضلع گجرات	گجرات	51.88 لاکھ	کام جاری ہے
33	سڑک از لالہ موسی تا نونا والی براستہ گنجا لمبائی 10 میل ضلع گجرات	کھاریاں	73.53 لاکھ	کام جاری ہے
34	رابطہ سڑک بھکووال ریلوے اسٹیشن تا میانہ گوندل لمبائی 2 میل ضلع گجرات	پھالیہ	14.01 لاکھ	کام جاری ہے
35	سڑک از صبور تا صابا براستہ چک ناگریاں لمبائی 5 میل ضلع گجرات	کھاریاں	27.82 لاکھ	کام جاری ہے

36	سڑک از قلعہ صوبہ سنگھ تا دھلل براستہ پیروالا لمبائی 8 میل ضلع سیالکوٹ	پسرور	64.77 لاکھ	کام جاری ہے
37	رابطہ سڑک از چک قاضیاں تا شارع قلعہ صوبہ سنگھ لمبائی 1.32 میل ضلع سیالکوٹ	پسرور	5.75 لاکھ	مکمل ہو چکی ہے
38	چار تا پانچ کلو میٹر لمبی سڑک تحصیل ڈسکہ میں ضلع سیالکوٹ	ڈسکہ	26.00 لاکھ	کام جاری ہے
39	رابطہ سڑک کرچنین ٹاون لمبائی 7 فرلانگ ضلع سیالکوٹ	سیالکوٹ	5.92 لاکھ	کام مکمل ہو چکا ہے
40	سڑک از اڈہ ' آڈا تا موضع ہاپوگڑھ لمبائی 1 کلو میٹر ضلع سیالکوٹ	سیالکوٹ	16.49 لاکھ	کام جاری ہے

41	اضافی سڑک سی او کے منچ گرائیاں تا شاہراہ جوڑالہ بڈانا چار کلو میٹر ضلع سیالکوٹ	ڈسکہ	22.95 لاکھ		کام جاری ہے
42	سڑک از 12 کلو میٹر جیٹھا میتھیاں تا نوکرالی یونین کونسل تراگا لمبائی 7.5 میل ضلع راولپنڈی	راولپنڈی	31.42 لاکھ		کام جاری ہے
43	سڑک انگوری تا گولہڑا گلی لمبائی 16 کلو میٹر ضلع راولپنڈی	مری	96.00 لاکھ	کرنل نصیر احمد ایم پی اے	کام جاری ہے
44	سڑک گولہڑا گلی تا بجیانہ براستہ ڈانڈامائل چار تا چھ میل ضلع راولپنڈی	مری	73.00 لاکھ	کرنل نصیر احمد ایم پی اے	کام جاری ہے

45	سڑک از کلر سیداں تا دھان گلی لمبائی 9 میل ضلع راولپنڈی	کہوٹہ	82.43 لاکھ	چودھری محمد خالد ایم پی اے	کام جاری ہے
46	سڑک کہوٹی تا تھون 9 میل ضلع راولپنڈی	کہوٹہ	120.19 لاکھ	کرنل محمد یامین ایم پی اے	کام جاری ہے
47	سڑک از بجرانا تا چکری لمبائی 7.50 میل ضلع راولپنڈی	گجر خاں	42.33 لاکھ	جاوید اخلاص ایم پی اے	کام جاری ہے
48	تعمیر گڑی لوھاراں رابطہ سڑک یونین کونسل لمبائی 2 میل ضلع راولپنڈی	راولپنڈی	13.61 لاکھ		کام جاری ہے
49	سڑک از لادیاں تا سنگراں لمبائی 7.5 کلو میٹر ضلع راولپنڈی	راولپنڈی	29.34 لاکھ		کام جاری ہے
50	سڑک از حبیب چوک تا جھانگا موڑ لمبائی 4.36 میل ضلع راولپنڈی	گجر خاں	55.56 لاکھ	چودھری محمد ریاض ایم پی اے	کام جاری ہے

51	سڑک دنوترا تا منیال لمبائی 2.4 کلو میٹر ضلع راولپنڈی	راولپنڈی	694.500 لاکھ	چودھری محمد اسلم ایم پی اے	کام جاری ہے
52	سڑک از لتراڑ تا بیاگا لمبائی 9 میل ضلع راولپنڈی	کہوٹہ	93.84 لاکھ	کرنل محمد یامین ایم پی اے	کام جاری ہے
53	تعمیر پل برنالہ کلنس کلر سیداں تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی	کہوٹہ	30.00 لاکھ	چودھری محمد خالد ایم پی اے	کام جاری ہے
54	سڑک چوھا خالصہ تا بیوں لمبائی 7 میل ضلع راولپنڈی	کہوٹہ گجر خاں	50.00 لاکھ	چودھری محمد خالد MPA	کام جاری ہے
55	تعمیر پل میل نمبر 2 گجر خاں پیرودھائی روڈ ضلع راولپنڈی	گجر خاں	13.82 لاکھ	راجہ جاوید اخلاص ایم پی اے	کام جاری ہے
56	سڑک آدمی تا ڈھونگ لمبائی 2.5 میل ضلع راولپنڈی	گجر خان	11.35 لاکھ		کام جاری ہے
57	سڑک پوتی تا بجاں لمبائی 13.3 میل ضلع راولپنڈی	گجر خان	13.13 لاکھ		کام جاری ہے

58	سڑک جونگی تا درکالی لمبائی 2.13 کلو میٹر ضلع راولپنڈی	گجر خان	13.13 لاکھ		ضلع کونسل نے کام کیا ہے
59	سڑک جونگل تا منڈوت لمبائی 3.13 میل ضلع راولپنڈی	گجر خان	13.80 لاکھ		ضلع کونسل نے کام کیا ہے
60	سڑک اڈاز تا سڑھ ضلع راولپنڈی	راولپنڈی	22.04 لاکھ	بشیر الحسن ایم پی اے	کام جاری ہے
61	سڑک ٹھٹھی گوجراں تا بیگ پور براستہ لانگڑپور لمبائی 7.5 میل ضلع جہلم	جہلم	63.81 لاکھ		مکمل ہو چکی ہے
62	رابطہ اڈا جیک چھڑ تا سیداں 7 میل ضلع جہلم	جہلم	39.50 لاکھ		کام جاری ہے
63	سڑک پنڈ دادن خاں تا ٹھڈی 6.50 میل ضلع جہلم	پنڈ دادن خان	36.00 لاکھ		کام جاری ہے

64	سڑک تنڈوئی تا پکھتر لمبائی 2 میل ضلع جہلم	جہلم	5.97 لاکھ	کام جاری ہے
65	سڑک سیووال تا رفیق والا ریلوے سٹیشن لمبائی 1.20 میل ضلع جہلم	پنڈ دادن خان	6.11	کام جاری ہے
66	سڑک چھان تا گڑھ گڑیرال تحصیل و ضلع لمبائی 1.5 میل	جہلم	9.87 لاکھ	کام جاری ہے
67	سڑک از سہراں تا سوا چکوال لمبائی 7 میل ضلع چکوال	چکوال	49 لاکھ	منسوخ ہو چکا ہے
68	سڑک بشارت تا مومن براستہ بھولانی لمبائی 5 میل ضلع چکوال	چکوال	32.24 لاکھ	کام جاری ہے
69	سڑک جاری تا ھتار نزد حسن ابدال لمبائی 6 میل ضلع اٹک	اٹک	28.59 لاکھ	کام جاری ہے

70	سڑک چونترا تا بیوٹ لمبائی 9.61 میل ضلع اٹک	پنڈی گیپ	50.32 لاکھ		کام جاری ہے
71	سڑک از دہے سیداں تا ہائی وے روڈ 1 میل تحصیل و ضلع اٹک	اٹک	6.00 لاکھ		کام جاری ہے
72	سڑک بلہار جوگی تا سبز پیر لمبائی 7 میل ضلع اٹک	اٹک	35.43 لاکھ	چودھری محمد اسلم ایم این اے	کام جاری ہے
73	چھوٹی باغ تا تالاب چونندہ لمبائی 10 میل ضلع اٹک	اٹک	67.25 لاکھ		کام جاری ہے
74	تعمیر پل بر فقیریاں سلانوالی سڑک نزد بجری نمبر 86.85 چک نمبر 142 این بی اور چک نمبر 99 این بی ضلع سرگودھا	سرگودھا	15.00 لاکھ		کام جاری نہیں ہوا

75	ساہیوال شاہ پور سڑک کو صوبائی سطح پر لانا ضلع سرگودھا	شاہ پور	80.00 لاکھ	کام جاری ہے
76	تعمیر سڑک پڈواڑ تا چب لمبائی 5.40 میل ضلع خوشاب	خوشاب	25.83 لاکھ	کام جاری ہے
77	سڑک از چشمہ ہیڈ تا احمد شاہ والی لمبائی 24 میل ضلع میانوالی	میانوالی	125.40 لاکھ	کام جاری ہے
78	رابطہ سڑک کوٹلہ جام تا دریا خاں لمبائی 7.5 میل ضلع بھکر	بھکر	45.00 لاکھ	کام جاری ہے
79	سڑک کنجن ڈگر تا اکرا لمبائی 3 میل ضلع بھکر	کلور کوٹ	18.00 لاکھ	کام جاری ہے

80	رابطہ سڑک جہانوا تا شاہراہ میانوالی مظفرگڑھ لمبائی 1.5 میل تحصیل کلور کوٹ ضلع بھکر	کلور کوٹ	7.43 لاکھ	تاج محمد خاں ایم پی اے	کام جاری ہے

دریائے جہلم پر کشتیوں کے پل کی تعمیر

☆ 2078 - سردار غلام عباس خان - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے ہرن پور اور چک نظام (ضلع جہلم) کے درمیان دریائے جہلم پر کشتیوں کا ایک پل تقریباً 99 لاکھ روپیہ کی لاگت سے سال 86 - 1985ء میں تعمیر کرنے کا پروگرام تھا -

(ب) اگر جز الف کا جواب اثبات میں ہے تو اس وقت کشتیوں کا یہ پل تعمیر کے کن مراحل میں ہے اور سال 86 - 1985ء میں اس پر کتنی رقم خرچ کی گئی اور کب تک مکمل کر کے ٹریفک کے لئے کھول دیا جائے گا -

وزیر مواصلات و تعمیرات - (سید افضال علی شاہ)

(الف) جی ہاں ! یہ درست ہے کہ دریائے جہلم پر ہرن پور چک نظام کے درمیان کشتیوں کے پل کی تعمیر کا پروگرام سال 86 - 1985 میں تھا -

(ب) اس وقت کشتیوں کا پل بذریعہ مشینری مینٹیننس ڈویژن لاہور مکمل ہو چکا ہے جس پر 73.8 لاکھ روپے لاگت آئی ہے تاہم مکمل سکیم کے ایک حصے کے طور پر دونوں اطراف کی رابطہ سڑکوں کی تعمیر ہائی وے ڈویژن جہلم کی ذمہ داری ہے جس کا تخمینہ 25.81 لاکھ ہے - اس میں سے سال 86 - 1985ء تک 15 لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں بقیہ کام جاری ہے اور سال رواں میں مکمل ہو جائے گا -

تاہم پل کشتیاں سال 1985ء سے موسم سرما میں ٹریفک کے لئے متواتر کھولا جاتا رہا ہے -

چوآسیدن شاہ ہیڈ رسول سڑک کی کشادگی کے لئے اقدامات

☆ 2085 - سید حسنات احمد - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان

فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چوآ سیدن شاہ ہیڈ رسول سڑک نہایت اہمیت کی حامل ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس واحد سڑک پر سے 3 عدد سیمنٹ فیکٹریوں کے سیمنٹ کوئلہ اور دوسری معدنیات کی ترسیل ہوتی ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ سڑک کی چوڑائی اندازاً بارہ فٹ کے قریب ہے جس سے ٹریفک میں انتہائی دشواری ہوتی ہے۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے ایسی تمام سڑکوں کو بیس فٹ چوڑا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

(ہ) اگر جزو (د) کا جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ سڑک پر ٹول ٹیکس عائد کر کے اسے چوڑا کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ (سید افضال علی شاہ)

(الف) درست ہے کہ چوآ سیدن ہیڈ رسول روڈ از حد اہمیت کی حامل ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست ہے۔

(د) حکومت نے ایسا کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے۔ بہرحال اس سڑک کو کشادہ کرنے اور بہتری کی تجویز آئندہ سال 88 ۔ 1987ء کے ترقیاتی پروگرام میں شامل کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔

(ہ) جزو (د) کا جواب نفی میں نہیں ہے۔

وزیر اعلیٰ کے حکم پر مسٹر شاہد سلیم کی بطور سب انجنیئر سول تقرری نہ کرنے کی وجوہات

☆ 2110۔ جناب سرفراز نواز۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان

فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ مئی 1986ء میں ایک شاہد سلیم نے سب انجنیئر (سول) کی آسامی کے لئے ایک درخواست ہائی ویز کلکٹر کو دی تھی۔ جس پر وزیر اعلیٰ نے حکم لکھا تھا کہ اگر آسامی خالی ہو تو درخواست دہندہ کو تعینات کر لیا جائے۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ محکمہ ہائی ویز میں مذکورہ شاہد سلیم کی درخواست کے بعد سب انجنیئر (سول) کی خالی آسامیاں پر کی گئیں مگر مذکورہ شاہد سلیم کی تعیناتی ابھی تک نہیں ہوئی۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ سلیم شاہد کی تعیناتی نہ کرنے کی کیا وجوہ ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ (سید افضال علی شاہ)

(الف) درست ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ شاہد سلیم کی درخواست پر وزیر اعلیٰ پنجاب نے مندرجہ ذیل احکامات صادر فرمائے۔

" Please appoint subject to vacancy."

یہ درخواست وزیر مواصلات و تعمیرات کی وساطت سے مورخہ 86-6-3 کو دفتر ہذا میں موصول ہوئی' اس درخواست کی نقل بذریعہ چٹھی نمبری 13-2EL / 76 / 537-4E مورخہ 86-6-25 کو برائے ضروری کارروائی ایس ای' ہائی وے سرکل لاہور کو ارسال کر دی گئیں' مسمی شاہد سلیم کی عمر مقررہ حد سے تقریباً ایک سال زائد تھی' نومبر 86ء تک حکومت کی طرف سے نئی تقرریوں پر پابندی تھی' 30 اکتوبر 86ء تک دفتر ہذا میں 11 عدد درخواستیں وزیر اعلیٰ 10 عدد وزیر مواصلات و تعمیرات کی سفارش کے ساتھ اور 5 عدد مزید درخواستیں برائے تقرری موصول ہوئیں' یہ تمام کی تمام درخواستیں برائے احکامات وزیر مواصلات و تعمیرات کے علم میں لائی

گئیں ' اور اس طرح واحد آسامی جو دفتر میں بطور سب انجنیئر پیدا ہوئی 'عارضی سب انجنیئر پیدا ہوئی اس پر مجید جاوید اقبال جو کہ محکمہ شاہرات میں دو سال بطور عارضی سب انجنیئر کام کرتا رہا تھا اور جس کا دو سال کا تجربہ تھا 'کی تقرری بطور عارضی سب انجنیئر عمل میں لائی گئی -

(ج) چونکہ دفتر ہذا میں صرف ایک ہی آسامی موجود تھی ' اس لئے ایک ہی امیدوار کی تقرری عمل میں آئی -

صوبائی حلقہ 92 گوجرہ میں نئی سڑکوں کی تعمیر

☆ 2165 - سردار دلدار احمد چیمہ - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

صوبائی حلقہ 92 گوجرہ میں 1985ء اور 1986ء میں کتنی نئی سڑکیں تعمیر ہوئیں اور اگر کوئی نئی سڑک تعمیر نہیں ہوئی تو اس کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سید افضال علی شاہ)

1985ء میں صوبائی حلقہ 92 گوجرہ میں 6.70 میل لمبی سڑک تعمیر کی گئی 1986ء میں کوئی نیا منظور شدہ پروگرام نہ ہونے کی وجہ سے کوئی نئی سڑک تعمیر نہیں ہوئی - لیکن ایشین ڈویلپمنٹ بنک کی امداد سے تحصیل گوجرہ (صوبائی حلقہ 92) میں 32.71 میل لمبی سڑکوں کی تعمیر کا پروگرام ہے - یہ منصوبہ ابھی تیاری کے مراحل میں ہے -

ٹیوب ویل آپریٹروں کی منتقلی

☆ 2181 - میاں محمد رفیق - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مختلف ہسپتالوں اور دیگر سرکاری عمارات میں ٹیوب ویل آپریٹر کئی سالوں سے ملازمت کر رہے ہیں -

اگر جواب اثبات میں ہے تو متذکرہ ٹیوب ویل آپریٹروں کے نام معہ تاریخ تعیناتی اور جائے ملازمت ایوان میں پیش کئے جائیں۔

(ب) کیا حکومت عارضی ٹیوب ویل آپریٹروں کو مستقل کرنے کو تیار ہے اگر جواب اثبات میں ہو تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سید افضال علی شاہ)

(الف) جی ہاں۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مختلف ہسپتالوں اور دیگر سرکاری عمارات میں ٹیوب ویل آپریٹروں کے نام / تاریخ تعیناتی آرڈر اور جائے ملازمت حسب ذیل ہیں۔

سلسلہ نمبر	نام	تاریخ	جائے ملازمت
1۔	اصغر علی ولد نواب دین	16-9-85	ڈسٹرکٹ کمپلیکس ٹوبہ ٹیک سنگھ
2۔	شفیق الرحمٰن ولد حبیب الرحمٰن	1-10-85	سول ہسپتال گوجرہ
3۔	عاشق علی ولد خورشید علی	1-3-85	پولیس سٹیشن لاہور
4۔	مطلوب حسین ولد غلام حیدر	1-12-85	تحصیل بلڈنگ کمالیہ
5۔	اسرار حسن ولد محمد بخش	20-4-86	رورل ہیلتھ سینٹر پیر محل

(ب) ایس۔ این۔ ای کے ذریعے ٹیوب ویل آپریٹروں کی منظوری کے لئے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو کیس بھیجا گیا ہے۔ جو زیر غور ہے۔

سبز پیر تا سید انوالی سڑک کی تعمیر

☆ 2241۔ **حاجی محمد افضل چن**۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ امر واقع ہے کہ وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر سڑک سبز پیر تا سید انوالی براستہ بنی سلوریاں چار دہ تحصیل پسرور کا تخمینہ تیار ہوا تھا۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس پر کیا پیش رفت ہوئی ہے

تفصیل بتائی جائے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - (سید افضال علی شاہ)

(الف) یہ درست نہیں ہے - وزیر اعلیٰ کی طرف سے سڑک کا تخمینہ تیار کرنے کے کوئی احکامات موصول نہیں ہوئے - البتہ وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کی طرف سے مورخہ 5 اکتوبر 1986ء کو احکامات جاری ہوئے کہ اس سڑک کی مجوزہ تعمیر کے لئے اس منصوبہ کا جائزہ لے کر ایک سمری وزیر اعلیٰ کو بھجوائی جائے - سمری کے لئے مناسب مواد موصول ہو گیا ہے اور سمری تیار کی جارہی ہے -

(ب) سمری تیار ہونے پر وزیر اعلیٰ کو برائے مزید احکامات بھجوا دی جائے گی

1986-87ء کے دوران میں منڈی سے کھیت تک سڑکوں کی تعمیر کی تفصیلات

☆ 2267 - سردار محمد امجد فاروق خان کھوسہ - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا مالی سال 87 - 1986ء کے بجٹ میں صوبہ بھر میں منڈی سے کھیت تک 864 میل لمبی سڑکوں کی تعمیر کے لئے مبلغ 57.10 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے - اگر ایسا ہے تو کیا اس پروگرام پر عمل درآمد شروع ہو چکا ہے -

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا ضلع ڈیرہ غازی خان کی ترقیاتی کمیٹی کی منظور شدہ سکیمیں اس پروگرام میں شامل ہیں اور کب ان سفارشات پر عمل درآمد ہو گا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سید افضال علی شاہ)

(الف) جی ہاں -

(ب) مالی سال 87 - 1986ء کے لئے ڈیرہ غازی خان کی ضلعی ترقیاتی کمیٹی کی

طرف سے کوئی منظور شدہ پروگرام نہ ہے ڈیرہ غازی خان کی ضلعی ترقیاتی کمیٹی کا منظور شدہ پروگرام برائے سال 1987ء 1990ء حال ہی میں موصول ہوا ہے۔ جو حکومت کے زیر غور ہے۔

حافظ آباد تا پنڈی بھٹیاں روڈ کی تعمیر

☆ 2373 - جناب انتصار حسین بھٹی - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

آیا یہ امر واقع ہے کہ حافظ آباد تا پنڈی بھٹیاں روڈ جو کہ بہت اہم ہے اس کی تعمیر کا کام ابھی تک مکمل نہیں ہوا اگر ایسا ہے تو اتنی تاخیر کیوں ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سید افضال علی شاہ)

یہ درست ہے - اس کی کشادگی اور درستگی کا تخمینہ 2 کروڑ 13 لاکھ ہے - یہ سکیم دسمبر 1982ء میں منظور ہوئی اور 29 میل کی کشادگی اور درستگی ہونا قرار پائی - دسمبر 1982ء میں ہی اس سڑک کی کشادگی اور درستگی کا کام شروع کرا دیا گیا - اور P - C - 1 کے مطابق اگر پورے فنڈز مل جاتے تو یہ سکیم 3 سال میں مکمل ہو گئی ہوتی - لیکن P-C-1 کے مطابق فنڈز نہ ملے - جس کی وجہ سے اب سڑک چھ مالی سالوں میں مکمل ہو گی -

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

محکمہ مواصلات و تعمیرات راجن پور کشمور روڈ کی تعمیر و مرمت

206 - سردار ریاض محمود مزاری - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ سال رود کوہی میں سیلاب آجانے کی وجہ سے ضلع راجن پور کی

اکلوتی سڑک جو کہ راجن پور کشمور روڈ کہلاتی ہے - ہر جگہ سے ٹوٹ پھوٹ گئی تھی اگر ایسا ہے تو اس سڑک کی مکمل تعمیر کے لئے حکومت کیا اقدام کر رہی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سید افضال علی شاہ)

یہ درست ہے کہ اگست 1986ء میں سیلاب آنے کی وجہ سے راجن پور کشمور روڈ کئی جگہوں سے متاثر ہوئی تھی - محکمہ نے ان متاثرہ حصوں کو عارضی بنیاد پر مرمت کر کے سڑک کو ہر طرح کی ٹریفک کے لئے بحال کر دیا ہے -

اس سڑک کی مکمل تعمیر' بحالی اور مستقل بنیادوں پر سیلاب سے محفوظ رکھنے کے لئے تفصیلی جائزہ لیا جا رہا ہے -

بنگلہ اچھا فیری روجھان میں لانچوں اور کشتیوں کی فراہمی

207 - سردار ریاض محمود مزاری - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ-

روجھان بنگلہ اچھا فیری سروس کتنے عرصہ سے قائم ہے - اس فیری میں کتنی لانچیں اور کتنی کشتیاں ہیں ان کی حالت کیسی ہے اور کیا نئی لانچیں اور کشتیاں دی جانی منظور ہوئی ہیں اگر ایسا ہے تو کب تک فراہم کی جائیں گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - (سید افضال علی شاہ)

روجھان بنگلہ اچھا فیری سروس 3 دسمبر 1968ء سے قائم ہے- اس پتن کے لئے دو عدد مسافر لانچیں اور پانچ عدد مسافر کشتیاں مخصوص ہیں لانچوں اور کشتیوں کی حالت تسلی بخش ہے - نئی لانچیں اور کشتیاں دی جانی منظور نہ ہوئیں ہیں -

منگرموٹھ براستہ کادگاہ تا فاضلہ کچھ سڑک کی تعمیر

252 - چودھری اصغر علی گجر- کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) ڈیرہ غازی خان کے قبائلی علاقہ میں منگروٹھ براستہ کاد گاہ تا فاضلہ کچھ سڑک کی منظوری کب ہوئی - اور اس سڑک پر ہر سال مرحلہ وار کتنی رقم خرچ ہوتی رہی

(ب) مذکورہ بالا سڑک پر 87 - 1986ء میں کتنی رقم خرچ کرنا منظور ہوئی اور کیا اس رقم کو دوران سال خرچ کیا گیا اور یہ سڑک کب پایۂ تکمیل کو پہنچے گی

(ج) قبائلی علاقہ میں آمد و رفت کی سہولتوں کے شدید فقدان کو پیش نظر رکھ کر متذکرہ سڑک کی تعمیر کو ترجیح کس درجہ دی گئی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - (سید افضال علی شاہ)

(الف) ڈیرہ غازی خان کے قبائلی علاقہ میں (jeepable track) سڑک برائے جیپ زنگروٹھ تا پھگلہ سڑک کی منظوری نومبر 1985 میں ہوئی - اس سڑک پر مرحلہ وار درج رقم خرچ ہوئی -

(i) خرچ برائے سال 86 / 1985ء - / 300000 روپے (تین لاکھ روپے)

(ii) خرچ برائے سال 87 / 1986ء - / 29608 روپے (انتیس ہزار چھ سو آٹھ روپے)

(ب) اس سڑک پر 87-1986ء میں ترمیم شدہ رقم 400000 روپے (چار لاکھ روپے) خرچ کرنا منظور ہوا- یہ رقم رواں مالی سال میں خرچ ہو جائیگی - موجودہ پروگرام کے مطابق اس سڑک کو سال 90-1989ء تک مکمل کرنا ہے -

(ج) یہ سڑک ڈیرہ غازی خان کے قبائلی علاقہ کے سپیشل ترقیاتی پروگرام کے تحت تعمیر کی جا رہی ہے -

مسئلہ استحقاق

جناب سپیکر- جناب ریاض حشمت جنجوعہ صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 7 ہے

اسلحہ لائسنس کی ابتدائی فیس میں اضافہ کے بارے میں ایوان کو دانستہ طور پر اندھیرے میں رکھنا

جناب ریاض حشمت جنجوعہ - جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری معاملہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو کہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے معاملہ یہ ہے کہ حال ہی میں حکومت پنجاب کے محکمہ داخلہ نے ایک نوٹیفکیشن نمبر- 86/8-5 (1 -so(Judi جاری کیا ہے جس میں نئے اسلحہ لائسنس کے اجراء کی ابتدائی فیس ایک بار پھر ایک ہزار روپے سے لیکر 3 ہزار روپے تک مقرر کر دی گئی ہے - جب کے صوبائی وزیر خزانہ نے اپنی بجٹ تقریر میں فیس برائے تجدید اسلحہ لائسنس کی شرح میں اضافہ کا اعلان کیا ان کی تقریر کے مطابق ممنوعہ بور کی اسلحہ فیس جو 150 روپے سے لے کر 200 روپے سالانہ تک تھی اس کو بڑھا کر 600 روپے سے لے کر1200روپے سالانہ تک کر دیا گیا ہے غیر ممنوعہ بور کی اسلحہ فیس جو 36 روپے سے لیکر 50 روپے سالانہ تک تھی اس کو بڑھا کر 100 روپے سے لے کر 300 روپے سالانہ تک کر دیا گیا اسی طرح ابتدائی فیس کی شرح میں بھی اضافہ کا ذکر تو کیا گیا ہے مگر اس معزز ایوان کو یہ نہیں بتایا گیا کہ ابتدائی فیس کی نئی شرح کس قدر مقرر کی گئی ہے اور ایسا دانستہ طور پر کیا گیا تاکہ اس ایوان کو اندھیرے میں رکھا جائے کیونکہ وزیر خزانہ کو اس امر کا تلخ تجربہ تھا کہ جب ایک بار پہلے بھی صوبائی حکومت نے ابتدائی فیس کی شرح ہزار روپے مقرر کی تھی تو یہ پورا ایوان سراپا احتجاج بن گیا تھا لاتعداد تحاریک التوائے کار اس ایوان میں پیش کی گئیں ان کو بحث کے لئے منظور کیا گیا اور اسی معزز ایوان کے ارکان کے رو برو جناب قائد ایوان نے ابتدائی فیس کی شرح میں اضافہ کا فیصلہ واپس لے لیا۔

جناب والا! جناب وزیر خزانہ کی طرف سے اپنی بجٹ تقریر میں ابتدائی اسلحہ لائسنس فیس میں اضافہ کی شرح کا واضح اعلان نہ کرنا اور گذشتہ سال قائد ایوان کی طرف سے اس

ایوان میں ابتدائی اسلحہ لائسنس فیس میں اضافہ کی منسوخی کے اعلان کے باوجود ایک بار پھر صوبائی حکومت کی طرف سے بذریعہ نوٹیفکیشن ایک ہزار سے لے کر تین ہزار روپیہ مقرر کر دینا اس معزز ایوان کے فاضل ارکان کے استحقاق کی پامالی کا موجب بنا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک استحقاق کو باضابطہ طور پر منظور کر کے مجلس برائے استحقاق کے ذریعے تحقیقات کرائی جائے۔

جناب سپیکر۔ جنجوعہ صاحب! آپ اس پر کچھ کہنا چاہیں گے؟

جناب ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب سپیکر! جناب وزیر خزانہ مجھے ملے تھے اور انہوں نے فرمایا تھا کہ میں نے آج نہیں ہونا اس لئے آج ملتوی کر دیا جائے۔

جناب سپیکر۔ اسے مؤخر کر دیا جائے۔

وزیر قانون۔ جناب والا! یہ صحیح بات ہے۔

جناب سپیکر۔ تحریک استحقاق نمبر 10 میاں محمد اسحاق صاحب کی طرف سے ہے۔

میاں محمد اسحاق۔ جناب والا! وزیر موصوف تشریف نہیں رکھتے اسے پیش کر دوں یا ان کے آنے پر پیش کروں اگر کوئی اور صاحب جواب دینے کے لئے تیار ہیں تو میں پیش کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ لاء منسٹر صاحب! اس سلسلے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں

وزیر قانون۔ جناب والا! اگر یہ چاہیں تو میں جواب پیش کر دیتا ہوں اگر ان کا انتظار کرنا چاہتے ہیں تو انتظار کر لیں۔ اگر ضروری ان کی طرف سے جواب چاہتے ہیں تو وہ آج موجود نہیں ہیں۔ اگر مجھ سے جواب چاہتے ہیں تو میں پیش کر دوں۔ جناب والا یہ مؤخر ہی کر لیں اور آج ذرا جلد بل take up کر لیں۔

جناب سپیکر۔ تو پھر اس کو مؤخر کر لیتے ہیں

میاں محمد اسحاق۔ صحیح ہے۔

جناب سپیکر۔ چودھری اصغر علی گجر صاحب۔ تحریک استحقاق نمبر 11

چودھری اصغر علی گجر۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

وزیر قانون۔ آج ہمارے جناب سعید احمد صاحب موجود نہیں ہیں لہٰذا اسے بھی کل تک

ملتوی فرما دیں۔
جناب سپیکر۔ کون نہیں ہیں چودھری صاحب۔
وزیر قانون۔ سعید احمد ظفر صاحب پارلیمانی سیکرٹری انفارمیشن اور کلچر ان کے پاس ہے۔
جناب سپیکر۔ چودھری صاحب! آپ کا کیا خیال ہے۔ اسے مؤخر کر لیا جائے؟
چودھری اصغر علی گجر۔ جناب والا! ظاہر ہے کہ اگر کوئی جواب دینے والا نہیں ہے تو اسے مؤخر کر لیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر۔ اسے مؤخر کیا جاتا ہے اب ہم تحاریک التوا شروع کرتے ہیں تحریک التوا نمبر 20 سید طاہر احمد شاہ صاحب کی ہے یہ پیش ہو گئی تھی وزیر متعلقہ نے اس کا جواب دے دیا تھا۔ شاہ صاحب کچھ کہنا چاہتے تھے کہ تحاریک التوا کا ٹائم ختم ہو گیا شاہ صاحب! اب آپ کیا فرما رہے ہیں؟
جناب طاہر احمد شاہ۔ جناب والا۔ تحریک التوا نمبر 20 جو کل take up ہوئی تھی آیا آپ نے اس کے متعلق ارشاد فرمایا ہے؟۔
جناب سپیکر۔ جی۔
جناب طاہر احمد شاہ۔ جناب والا! میں صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ فاضل وزیر صاحب اگر مجھے یہ یقین دہانی کرا دیں کہ جو ان کے محکمہ کے متعلقہ افسران نے انہیں رپورٹ پیش کی ہے کہ وہ وثوق سے یہ فرماتے ہیں کہ وہ رپورٹ درست ہے تو میں اس کو پریس نہیں کرتا
وزیر کالونیز۔ جناب سپیکر! جیسے کل میں نے گزارش کی تھی وہ میں اپنے بھائی کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اور ویسے بھی میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اگر میرے محکمے کے کسی افسر نے غلط رپورٹ دی

He will be in hot waters.

جناب طاہر احمد شاہ۔ جناب والا! میں نے یہ عرض کیا ہے کہ وہ یہ کہہ دیں میں یہ

وثوق سے کہتا ہوں کہ میرے ماتحت عملہ نے صحیح رپورٹ کی ہے تو میں پریس نہیں کرتا۔

جناب سپیکر۔ شاہ صاحب! انہوں نے کہہ دیا ہے۔

جناب طاہر احمد شاہ۔ شکریہ۔

جناب سپیکر۔ شاہ صاحب اپنی تحریک کو پریس نہیں کرتے۔ اگلی تحریک التوا نمبر 21 جناب طاہر احمد شاہ صاحب!

MR. TAHIR AHMAD SHAH: Sir I do not want to move this adjournment motion.

MR. SPEAKER: It will be taken as withdrawn.

جناب سپیکر۔ تحریک التوائے کار نمبر 22 میاں محمد اسحاق۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت فاطمۃ الزہرہؓ کی فرضی تصاویر کی اشاعت

میاں محمد اسحاق۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" لاہور مورخہ 15 جولائی 1987ء میں ایک اداریہ شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے "ولا زار ورسی کتاب" اس اداریہ کے شائع ہونے سے عوام میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی ہے۔ لاہور کے ایک نام نہاد ادارے کی طرف سے دوسری اور تیسری جماعت کی جو اردو ورک بک شائع کی گئی ہے اس میں امت مسلمہ کے جذبات سے کھیلتے ہوئے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت فاطمہ الزہرہؓ کی فرضی تصاویر شائع کی گئی ہیں جس نے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کر دیا ہے۔ حکومت ایسے اسلام دشمن عناصر کی سرکوبی کرنے میں ناکام رہی ہے اور ان کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے میں چشم پوشی سے کام لے رہی ہے لہٰذا اس اہم مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے اور اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر ۔ اس پر کیا وزیر قانون صاحب کچھ کہنا چاہیں گے یا غلام حیدر وائیں صاحب۔

وزیر صنعت (جناب غلام حیدر وائیں) ۔ جناب سپیکر! فاضل رکن نے جس معاملے کی طرف اس ایوان کی توجہ مبذول کرائی ہے اس کے متن میں ایک حساس مسئلہ شامل ہے اور اس کی صورتحال یہ ہے کہ جب نوائے وقت میں اس کا اداریہ شائع ہوا تو اس پر محکمہ تعلیم نے اور پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے اخبار کے اس اداریئے کے فوری بعد از خود اس معاملے پر کارروائی کا آغاز کیا اس کے تمام واقعات اور معاملات معلوم کئے گئے تو معلوم ہو کہ اس سلسلہ میں ایک شہری نے اس عرصہ کے دوران اس کتاب اور اس میں اس مواد کے شائع ہونے پر مقامی سول جج کی عدالت میں مقدمہ دائر کیا تھا اور اس ناشر نے اس عدالت میں پیش ہو کر غیر مشروط معافی بھی مانگی اس تمام مواد کو ختم اور تلف کرنے کا فیصلہ بھی ہوا اور اس کی اس یقین دہانی پر عدالت نے اس معافی نامے کو قبول کر لیا اس ناشر نے جس بات کی یقین دہانی کرائی تھی اس پر عمل درآمد بھی ہوا اور وہ کتاب جس کے ساتھ پنجاب ٹیکسٹ بورڈ کا کوئی تعلق نہیں اسے مارکیٹ سے اٹھا لیا گیا اور اس کارروائی کو ختم کیا گیا۔

جہاں تک دوسری جماعت کی ورک بک کا تعلق ہے محکمہ تعلیم کے لحاظ سے تو اس کی بھی وہی صورتحال تھی لیکن اس پر بھی فوری کارروائی کی گئی اور حکومت نے فوری طور پر یہ فیصلہ کیا کہ اس کتاب کو Ban کیا جائے اس کی تمام کاپیاں جو مارکیٹ میں آئی تھیں ان کو ضبط کیا جائے جس پر جناب والا! عمل درآمد کیا جا رہا ہے اور جو ناشر ہے اس کے خلاف کارروائی کا مسئلہ بھی حکومت کے زیر غور ہے یہ بڑا حساس مسئلہ ہے اور انشاء اللہ اس معاملے پر فاضل رکن کے احساسات کا ہمیں پورا احترام ہے اور اس سلسلے میں جو ہمارے مذہبی اور دینی جذبات ہیں ان کا بھرپور احترام بھی کیا جائے گا اور ان کا تحفظ بھی کیا جائے گا اس لئے مجھے امید ہے کہ اس تحریک کے فنی پہلو پر جانے کے بغیر ہی میرے فاضل بھائی کی اس یقین دہانی کے بعد اس تحریک پر زور نہیں دیں گے تاکہ ہم اس کو ٹیکنیکل گراونڈ پر اسے زیر بحث نہ لائیں کیونکہ یہ مسئلہ بڑا حساس ہے اور اس معاملے میں آپ کے جذبات کا بڑا احترام ہے اور حکومت اس میں انشاء اللہ کوئی کوتاہی نہیں کریگی۔ شکریہ۔

میاں محمد اسحاق - جناب سپیکر اس سے پہلے دوسری کتاب میں بھی ایسا ہوا اور اس کے بعد اب تیسری جماعت کی کتاب شائع ہوئی میں سمجھتا ہوں کہ اسلام کے دشمن عناصر بار بار مسلمانوں کے جذبات سے کھیل رہے ہیں - اور حکومت سے میں یہ اپیل کرتا ہوں کہ ان کے لئے کڑی سے کڑی سزائیں مخصوص کی جائیں اور جب تک کسی کو سخت سے سخت سزا نہیں دی جاتی وہ اسلام دشمن عناصر ایسی حرکات کرنے سے باز نہیں آئیں گے میں سمجھتا ہوں کہ حکومت نے اس کام میں ابھی تک کوئی پیش رفت نہیں کی جس کی وجہ سے اکثر لوگوں کے جو اسلامی جذبات ہیں ان کو بھڑکانے میں وہ اپنی ایسی کارروائیاں کر رہے ہیں جو کہ ہمارے لئے اہل اسلام کیلئے اور مسلمانوں کیلئے ناقابل برداشت ہیں -

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر صاحب کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

میاں محمد اسحاق - تو جناب والا ! میں پر زور اپیل کرتے ہوئے جناب وزیر موصوف سے یہ عرض کرونگا کہ وہ اس کی پوری طرح یقین دہانی کرائیں کہ اگر کوئی ایسا واقعہ خدانخواستہ رونما ہوا اس کیلئے اور یہ جو واقعہ ہوا ہے اس کے لئے وہ اپنی طرف سے سزا دینے کی یقین دہانی کراتے ہیں تو میں اس پر زور نہیں دیتا - میرا مقصد یہ ہے کہ ایسی تصویریں ہمارے خلفائے راشدین اور ہمارے صحابہ کرام جن پر ہماری جان نثار ہے ہم یہ قطعاً برداشت نہیں کر سکتے کہ ان کی تصویریں بنا کر پیش کی جائیں یہ اسلام میں قطعاً حرام ہے اور ہم سوچ بھی نہیں سکتے کہ توبہ نعوذ باللہ کہ حضرت ابوبکرؓ کی تصویر ہو یا کسی اور کی ہو جناب والا ! یہ معاملات جو اتنی تاخیر کر جاتے ہیں ان میں اسلام دشمن عناصر کو یہ حوصلہ ہوتا ہے پچھلے دنوں حضور اکرم کے نام پر ایک فلم بنائی گئی اور وہ حکومت کے شاید نوٹس میں نہیں آیا وہ فلم اکثر کئی گھروں میں چلتی رہی اس کے خلاف بھی کوئی ایکشن نہیں ہوا تو جناب والا میں پر زور اپیل کرتے ہوئے یہ ٹیکنیکلٹی کے علاوہ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے میں سمجھتا ہوں حکومت پنجاب کے وزراء صاحبان اور معزز اراکین بھی اسی طرح اپنے احساسات رکھتے ہیں تو میں ان سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ جلد سے جلد اس کی چھان بین کرانے کے بعد جو لوگ ایسی حرکات کر رہے ہیں ان کو سخت سے سخت سزائیں دلائی جائیں

تاکہ آئندہ کیلئے کسی کو مسلمانوں کی ایسی دل آزاری کرنے کیلئے جرات نہ ہو اور آئندہ کیلئے ایسی سزائیں تجویز کی جائیں تاکہ ہم اپنے اسلام کے اصولوں کی صحیح حفاظت کر سکیں۔ شکریہ۔

وزیر صنعت۔ (غلام حیدر وائیں) جناب سپیکر یہ بات واضح ہے کہ اس معاملے میں جو جذبات میرے فاضل رکن کے ہیں ان میں قطعاً کوئی ہمارا اختلاف نہیں ہے بلکہ اس معاملے میں ہم سب متفق ہیں پاکستان میں اور خاص طور پر پنجاب میں اسلامی اقدار اور اسلامی روایات کا تحفظ حکومت کی ذمہ داری بھی ہے اور ہم سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے اور انشاء اللہ حکومت اس سلسلے میں کوئی کوتاہی نہیں کرے گی اور ان اقدار اور روایات کے تحفظ کیلئے انشاء اللہ محکمہ تعلیم بھی اور حکومت بھی اپنی پوری ذمہ داریوں کو بروئے کار لائے گی اس مسئلے کو بھی میں انشاء اللہ مزید سنجیدگی سے دیکھوں گا کہ اس کی موجودہ قانونی صورت کیا ہے اور ہم اس قانونی ضرورت کا بھی جائزہ لیں گے کہ اگر اس میں کوئی ایسی چیز ہے جو ایسے ذہنی خلفشار پیدا کرنے والے لوگوں کو پوری طرح سے مؤثر نہ ہو انشاء اللہ اس معاملے پر بھی ہم بالکل غور کریں گے کیونکہ اس وقت اس ملک میں ایک طبقہ شعوری طور پر پہلے اسلام اور خاص طور پر ہماری نوجوان پود میں ابہام انتشار اور confusion پیدا کرنے کی ایک شعوری کوششوں میں لگا ہوا ہے اور اسلام کے معاملے میں اور نظریہ پاکستان کے معاملے میں ان کی ان کوششوں کو ہرگز کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ شکریہ جناب والا۔

میاں محمد اسحاق۔ جناب سپیکر! میں وزیر موصوف کی اس یقین دہانی کے بعد اپنی تحریک التوائے کار پر زور نہیں دیتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ کیا آپ اس پر زور نہیں دیتے۔؟

میاں محمد اسحاق۔ نہیں جناب والا۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ ٹھیک ہے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ اب تحریک التوائے کار نمبر 23 سید طاہر احمد شاہ صاحب کی ہے۔

فیصل آباد اور بہاولپور ڈویژن کے نائب تحصیلداروں کی برخاستگی

جناب طاہر احمد شاہ - آپ کی اجازت کے بعد میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ وفاق کی اشاعت مورخہ 8 جولائی 1987ء میں شائع ہونے والی خبر (تراشے لف ہذا ہیں) کے مطابق حکومت پنجاب نے بہاولپور اور فیصل آباد ڈویژن کے بالترتیب 19 اور 18 نائب تحصیلداروں کو برخاست کر دیا گیا جن کی سلیکشن 1983ء میں ہوئی تھی ان میں سے بہاولپور ڈویژن کے تمام 19 نائب تحصیلداروں کو حاجی محمد سیف اللہ خاں صاحب ایم این اے (وفاقی وزیر مملکت برائے مذہبی امور) کی مداخلت پر بحال کر دیا گیا فیصل آباد ڈویژن کے نائب تحصیلداروں میں سے ایک اے کلاس نائب تحصیلدار جاوید بشیر جو کہ ڈپٹی سیکرٹری کالونیز کا بیٹا ہے کو بحال کر دیا گیا جو کہ فیصل آباد کے اے کلاس نائب تحصیلداروں (برخاست شدگان) میں سے کئی ایک سے جونیئر تھا بعد ازاں آٹھ بی کلاس نائب تحصیلداروں کو بھی بحال کر دیا گیا ان بحال شدگان میں سے بھی اکثر برخاست شدگان نائب تحصیلداروں سے جونیئر ترین تھے - اس کے علاوہ حکومت پنجاب نے خالی آسامیوں کے پیش نظر 4 مزید نائب تحصیلدار بھرتی کئے ہیں جو ابھی ٹریننگ لے رہے ہیں جبکہ 9 تربیت یافتہ نائب تحصیلداروں کو جن کی تربیت پر حکومت کے لاکھوں روپے خرچ ہو چکے ہیں کو بحال نہیں کیا گیا - اس لیے جناب سپیکر صاحب میں استدعا کرتا ہوں کہ اسمبلی کی کارروائی روک کر معاملہ ہذا کو زیر بحث لایا جائے۔

جناب ریاض حشمت جنجوعہ - جناب سپیکر میری ایک تحریک التوائے کار نمبر 46 بھی اس سے مماثلت کرتی ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں بھی پیش کر دوں -

جناب ڈپٹی سپیکر - اجازت ہے -

فیصل آباد اور بہاولپور ڈویژن میں نائب تحصیلداروں کی بھرتی میں حکومت کا غیر مساویانہ سلوک

جناب ریاض حشمت جنجوعہ - جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کاروائی ملتوی کی جائے مسئلہ یہ ہے کہ فیصل آباد کے اخبار تاج کی 8 جولائی کی اشاعت اور روزنامہ وفاق لاھور کی 14 جولائی کی اشاعت میں فیصل آباد ڈویژن کے برطرف کئے جانے والے نائب تحصیلداروں کی ایک عرضداشت شائع ہوئی ہے جس کے مطابق کچھ عرصہ قبل فیصل آباد اور بہاولپور ڈویژنوں کے تقریبا چالیس نائب تحصیلداروں کو جنہوں نے ایک سالہ تربیتی کورس مکمل کر لیا تھا اور محکمانہ امتحانات بھی پاس کر لئے تھے اور خالی آسامیوں پر تقرری کے منتظر تھے کو حکومت پنجاب نے قانون اور انصاف کے فطری تقاضوں کا خون کر کے بغیر کسی وجہ اور نوٹس کے معطل کر دیا تھا مگر کچھ دیر بعد بہاولپور ڈویژن کے نائب تحصیلداروں کو حکومت پنجاب نے بحال کر دیا اور حال ہی میں فیصل آباد ڈویژن کے بی کلاس نائب تحصیلداروں کو بھی بحال کر دیا گیا ہے جبکہ فیصل آباد ڈویژن کے اے کلاس نائب تحصیلداروں کو ماسوائے ایک نائب تحصیلدار کے تا حال بحال نہ کیا گیا ہے بلکہ بعض خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لیے چار عدد نئے (اے) کلاس نائب تحصیلدار بھرتی کر لئے گئے ہیں حکومت پنجاب کے اس غیر مساویانہ اور امتیازی سلوک کی بدولت جو کہ دستور پاکستان کی بین خلاف ورزی ہے موجودہ حکومت کی ساکھ اور وقار کو سخت نقصان پہنچا ہے اور حکومت کی طرف سے کئے جانے والے اہلیت اور استحقاق کی بنیاد پر انتخاب اور بلا امتیاز مساوی سلوک کے بلند و بانگ دعووں کی قلعی کھل گئی ہے اخبارات کی زینت بننے والی اس عرضداشت میں یہ الزام بھی عائد کیا گیا ہے کہ بہاولپور ڈویژن کے برطرف شدہ نائب تحصیلداروں کو اس لئے بحال کیا گیا ہے کہ ان

میں رحیم یار خان کے ایک بہت بڑے پارلیمنٹیرین کا بیٹا بھی شامل تھا جبکہ فیصل آباد ڈویژن سے بحال کئے جانے والے واحد خوش قسمت (اے) کلاس نائب تحصیلدار کا باپ بورڈ آف ریونیو میں اعلیٰ سرکاری افسر ہے بہاولپور ڈویژن کے (اے) کلاس نائب تحصیلداروں کے مقابلہ میں فیصل آباد ڈویژن کے (اے) کلاس نائب تحصیلداروں کے ساتھ کئے جانے والا یہ غیر مساوی غیر آئینی اور ناروا سلوک فیصل آباد ڈویژن کے لاکھوں عوام میں زبردست احساس محرومی کو جنم دے رہا ہے اس صورت حال کے خلاف علاقہ میں نفرت' ہیجان' اضطراب اور اشتعال کے جذبات ابھر رہے ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ اس مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کاروائی ملتوی کی جائے۔

جناب محمد ارشد خان لودھی - (وزیر کالونیز) - جناب سپیکر! قابل احترام شاہ صاحب اور ریاض حشمت صاحب نے یہ جو دو تحریکیں پیش کی ہیں ان کا جواب میں حقائق Facts پر بھی عرض کروں گا اور ٹیکنیکلی بھی اس کا جواب پیش کرتا ہوں اس میں گزارش یہ ہے کہ 1983ء میں کمشنر فیصل آباد اور کمشنر بہاولپور نے بالترتیب 18اور 19 نائب تحصیلدار بھرتی کئے چونکہ یہ تعداد ان کی منظور شدہ آسامیوں کی تعداد سے زائد تھی اس لئے وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنے حکم مورخہ 2.2.1986 کے ذریعے ان دونوں ڈویژنوں کے زائد بھرتی شدہ نائب تحصیلداران کی Candidature ختم کر دی تھی اس امر کی اطلاع دونوں ڈویژنوں کے کمشنر صاحبان کو بذریعہ چٹھی مورخہ 11.2.86 کو کر دی گئی تھی بعد ازاں بہاولپور ڈویژن کے 19 امیدواروں کی Candidature جو منسوخ ہو چکی تھی کا حکم وزیر اعلیٰ پنجاب مورخہ 13.10.1986 کو بحال کر دی گئی ضلع بہاولپور میں گذشتہ 55 سال سے بندوبست نہیں ہوا وہاں کے حق داران اراضی کے ریکارڈ کی ناگفتہ بہ حالت کے پیش نظر ضلع کی دو تحصیلات یزمان اور بہاولپور میں ریکارڈ کی تجدید اور نظر ثانی کی شدید ضرورت تھی لہٰذا ان بحال شدہ امیدواروں کی خدمات اس خصوصی کام کے لئے استعمال کی جا رہی ہیں جہاں تک فیصل آباد کے جاوید بشیر نائب تحصیلدار کی امیدواری بحال کرنے کا تعلق ہے تو اس بارے میں رپورٹ یوں ہے کہ یہ ایک ریونیو آفیسر کا بیٹا ہے اور اس

ریونیو آفیسر کے دو ہی بیٹے تھے جن میں سے بڑا بیٹا ایک حادثاتی موت کا شکار ہو گیا تھا ریونیو آفیسر کی اچھی کارکردگی اور اس کے بڑے بیٹے کی ناگہانی موت کو مدنظر رکھتے ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب نے Compassaionate Grounds پر ان کے دوسرے بیٹے کی Candidature کو بحال کر دیا جہاں تک مزید 4 نئے بھرتی شدہ نائب تحصیلداران کا تعلق ہے انہیں وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم سے رکھا گیا ہے کیونکہ فیصل آباد سب ڈویژن کے انتظامی ڈھانچہ ' تشکیل نو اور دو سب ڈویژنوں کے قیام کی وجہ سے مزید آسامیاں ناگزیر تھیں اس معاملہ میں برخاست شدہ امیدواران نائب تحصیلداروں نے عدالت عالیہ ہائی کورٹ میں رٹ درخواستیں دائر کی ہوئی ہیں عدالت عالیہ کے زیر غور ہیں اور ان کی آئندہ تاریخ پیشی 19.10.87 ہے جناب والا !اس پر مختصر عرض یہ ہے کہ 19 نائب تحصیلدار بہاولپور ڈویژن میں اور 18 نائب تحصیلدار فیصل آباد ڈویژن میں بھرتی کئے گئے لیکن ان کو اس وقت 1983ء میں زائد آسامیوں کے پیش نظر بھرتی کیا گیا لیکن بعد میں جونہی موجودہ حکومت کے یہ نوٹس میں آیا تو انہوں نے ان کی Candidature کو ختم کر دیا - جہاں تک بہاولپور کے ڈویژن کا تعلق ہے وہاں پر جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ وہاں کا ریکارڈ ریاست کے وقت کا چلا آ رہا ہے اور اس ریکارڈ کو از سر نو ترتیب دینے کی ضرورت تھی ہم نے تمام 19 نائب تحصیلداروں کو وہاں پر بحال کر کے ان کی تقرری کر دی جہاں تک فیصل آباد ڈویژن کا تعلق ہے وہاں پر جتنی آسامیوں پر ہم نے ان کو adjust کیا اور جیسا کہ ایک ریونیو آفیسر کی بات آئی ہے وہ میں نے عرض کیا کہ وہ آفیسر He was a very competent officer اس کے دو بیٹے تھے جو کہ ایک driving accident میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنے خصوصی احکامات کے ذریعہ سے Compassionate grounds پر اس کے دوسرے بیٹے کی candidature کو بحال کیا ہے اور جہاں تک بقایا نائب تحصیلداروں کا تعلق ہے They had gone to the High Court اور وہاں پر انہوں نے رٹ درخواستیں دائر کی ہیں جو کہ میرے خیال میں

According to rule 87 .....

جناب ریاض حشمت جنجوعہ - جناب سپیکر! کیا وزیر موصوف اپنے لکھے ہوئے بیان کو دوبارہ دہرا نہیں رہے ہیں یہ ساری باتیں وہ ایک تحریر کی صورت میں پڑھ چکے ہیں اب ان کو دوبارہ دہرانے کی کیا ضرورت ہے ؟

جناب ڈپٹی سپیکر - وہ آپ کی تحریک التوائے کار کا فنی بنیادوں پر جواب دے رہے ہیں آپ ان کو بات کرنے دیں -

وزیر کالونیز - ریاض صاحب جیسے آپ نے اپنے تحریک کو پڑھا ہے تو میں نے آپ کی نقل کرتے ہوئے اسکو پڑھا تھا ویسے آپ کو پتہ ہے کہ میں زبانی بیان بھی کر سکتا ہوں - بہر صورت یہ ہے کہ چونکہ یہ معاملہ زیر سماعت ہے فنی لحاظ سے اس کو مسترد ہونا چاہیے اور اس سلسلہ میں مزید یہ عرض کر دوں کہ جو بقایا نائب تحصیلداران ہیں جونہی ہمارے پاس آسامیاں خالی ہوتی ہیں ہم انشاء اللہ ان کو بھی accommodate کریں گے -

جناب ڈپٹی سپیکر - شاہ صاحب وزیر موصوف کے بیان سے آپ مطمئن ہیں -

جناب طاہر احمد شاہ - جناب بندہ نواز میں کیسے مطمئن ہو سکتا ہوں جناب سپیکر وزیر موصوف جو کہ میرے لئے قابل احترام ہیں انہوں نے اپنے جواب میں یہ فرمایا کہ چونکہ جو Existing vacancies تھیں ان سے زائد امیدواران کی نامزدگی کی گئی اور اس وقت کی گئی جس وقت ہمارا یہ ادارہ معرض وجود میں نہیں آیا تھا اگر وہ مطلوبہ آسامیوں سے ان کی تعداد زیادہ تھی تو پھر حکومت کو انہیں ٹریننگ یا تربیت دینے کے لئے بھیجا گیا اور اس پر لاکھوں روپے کا زر کثیر خرچ ہوا وہ تمام تربیت یافتہ ہیں یہ حکومت کی اس وقت کی عین پالیسی کے مطابق ہوا کیوں کہ اس میں دو کیٹیگریز ہیں اس میں ایک "اے" کیٹیگری ہے اور دوسری "بی" کیٹیگری ہے - کیٹیگری "اے" کا ایک مخصوص کوٹہ ہے - اور کیٹیگری "بی" کا ایک علیحدہ مخصوص کوٹہ ہے - اور جو لوگ کیٹیگری "بی" کے ہیں وہ کلیریکل سٹاف ہے - اس میں سے ان کے تجربے کی بنیاد پر اور ان کی بہتر کارکردگی کی بنیاد پر اور ان کی تعلیمی اہلیت اور

قابلیت اور تعلیمی استعداد کی بنیاد پر اور ان سب چیزوں کو سامنے رکھتے ہوئے ان کا انتخاب کیا گیا تھا ۔ اب یا تو کسی بھی بر طرف شدہ تربیت یافتہ نائب تحصیلدار کو بحال نہیں کیا جانا چاہئے تھا ۔ جب حکومت وقت یا وقت کے بااختیار افسران نے جن تحصیلداروں کو بھرتی کر کے انہیں مستحق قرار دیا انہیں تربیت کے لئے تربیت گاہوں میں بھیجا لاکھوں روپے خرچ کئے ۔ جب حکومت کے پاس تربیت یافتہ افراد موجود ہوں اور ان کی موجودگی میں حکومت پنجاب اپنے خصوصی اختیارات کو جو کہ انتہائی ناگزیر صورت میں استعمال کرنے پڑتے ہیں جہاں تک انہوں نے مسٹر جاوید بشیر.....

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ شاہ صاحب آپ میرے خیال میں تقریر کے موڈ میں ہیں آپ اپنی بات اس تحریک تک محدود رکھیں آپ وقت کو بھی دیکھیں

جناب طاہر احمد شاہ ۔ جناب یہ میرا پر یو تیلج ہے میں بات ہی کر رہا ہوں کیا میں مسکرا رہا ہوں ہنس رہا ہوں یا راگ الاپ رہا ہوں اگر جناب تحریک التوائے کار کا وقت ختم ہو جائے گا تو ہم اس کو Wind up کر دیں گے گزارش یہ ہے کہ تربیت یافتہ نائب تحصیلداروں کی موجودگی میں نئے نائب تحصیلدار بھرتی کرنا حکومت کے خزانے پر مزید بوجھ ڈالنے کے مترادف ہے اور جو لوگ باقاعدہ پہلے منتخب ہوئے نامزد ہوئے ان کو تربیت دی گئی ان کے ساتھ بہت زیادہ یہ زیادتی ہے ناانصافی ہے اور اس ناانصافی کے خلاف ہم نے یہ تحریک التوائے کار پیش کی ہے چونکہ آپ سننے کے موڈ میں نہیں ہیں اس لئے میں لمبی بات نہیں کرنا چاہتا ہوں ہم اس جواب سے قطعاً مطمئن نہیں ہیں ، البتہ اگر یہ جو تربیت یافتہ مستحق اور منتخب شدہ نائب تحصیلداروں کو بحال کرنے کی یقین دہانی اگر وزیر موصوف کراتے ہیں تو پھر ہم مطمئن ہوتے ہیں ورنہ ہم قطعی طور پر مطمئن نہیں ہیں

جناب ریاض حشمت جنجوعہ ۔ جناب سپیکر ! ہم نے اپنی اس تحریک التوائے کار میں جو کہ شاہ صاحب اور میں نے اس ایوان کے روبرو پیش کی ہے ایک بہت بڑی غلطی کی طرف اس ایوان کی توجہ مبذول کرانا چاہی ہے بہاولپور ڈویژن اور فیصل آباد ڈویژن میں نائب تحصیلداروں کی بھرتی کی گئی ان کی محکمانہ تربیت کی گئی ان سے محکمانہ

امتحانات لئے گئے اور یہ محکمانہ امتحانات پاس کرنے کے بعد وہ اپنی تقریروں کے منتظر تھے کہ یہ حکومت برسر اقتدار آگئی اس حکومت کی اپنی سیاسی ضروریات تھیں انہیں بھی کچھ لوگوں کو ممنون کرنا تھا اس لئے جناب وزیر اعلیٰ نے .....

جناب ڈپٹی سپیکر۔ جنجوعہ صاحب یہ تحریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے اس کو ہم کل کے لئے مؤخر کرتے ہیں۔

راجہ خلیق اللہ خاں۔ جناب والا یہ تحریک آیا منظور ہو چکی ہے کہ نہیں تو اتنی لمبی چوڑی تقریر جنجوعہ صاحب کیسے کر رہے تھے؟

جناب ڈپٹی سپیکر۔ میں بھی یہی قبلہ شاہ صاحب کے گوش گزار کرنا چاہتا تھا۔ آپ تقریر کے موڈ میں نہ آئیں بہرحال یہ کل کے لئے مؤخر کرتے ہیں۔ تحریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

مسودات قانون

مسودہ قانون (ترمیم) (مدت برائے ادائیگی معاوضہ کی توثیق و توسیع) مزارعت پنجاب بابت 1987ء

جناب ڈپٹی سپیکر۔ میں معزز ممبران سے یہ التماس کروں گا کہ وہ اپنی نشستوں پر تشریف فرما ہوں اب ہم قانون سازی کی طرف آتے ہیں۔

ترمیم نمبر2۔

میاں محمد افضل حیات صاحب۔

سید طاہر احمد شاہ صاحب۔

میاں محمد اسحاق صاحب۔

میاں محمد رفیق صاحب۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ صاحب۔

جناب فضل حسین راہی صاحب۔

سردار غلام عباس صاحب۔

جناب غلام سرور خان صاحب

جناب ڈپٹی سپیکر۔ میاں محمد افضل حیات صاحب اپنی ترمیم پیش کریں گے

MIAN MUHAMMAD AFZAL HAYAT: Sir, I move:-

"That in sub-clause (5) of clause 2 of the bill as recommended by the Standing Committee on Local Government and Auqaf, in the proposed sub-section (1) of Section 12, the colon appearing after the word "Vice-Chairman" be replaced by a full-stop and the proviso be deleted.

(At this stage Mr. Speaker occupied the Chair)

Mr. SPEAKER: The amendment moved is:-

"That in sub-clause (5) of clause 2 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Local Government and Auqaf, in the proposed sub-section (1) of Section 12, the colon appearing after the word "Vice-Chairman" be replaced by a full-stop and the proviso be deleted.

MINISTER FOR LAW: Opposed.

MINISTER FOR INDUSTRIES: Opposed.

Mr. SPEAKER: Is there any body to oppose this amendment?

MINISTER FOR LAW: We have already opposed.

جناب والا میرے فاضل دوست اگر متفق ہوں تو ..... کیونکہ کل کے موڈ سے تو ظاہر ہوتا تھا کہ شاید ..... Every thing has been dropped

میاں محمد افضل حیات۔ ٹھیک ہے۔

وزیر قانون۔ جناب والا! کل جو بات ہوئی تھی میرے خیال میں .....

میاں محمد افضل حیات۔ جناب ہم اپنی بات پر قائم ہیں ....

وزیر قانون۔ میں سمجھتا ہوں کہ ... Still if you continue to argue

ہم بھی اپنی اس بات پر قائم رہنا چاہتے ہیں۔

آوازیں۔ ہم بھی قائم ہیں۔

وزیر قانون۔ شکریہ۔ جناب والا میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس میں ایک بات تو یہ

تھی کہ More than one Vice Chairman کی بابت .....

About more than one Vice-Chairman.....The field is left open to the discretion of the Government. The Government can notify as many Vice Chairmen as can be felt convenient. We withdraw this with exception and modification -

"The number of Vice Chairmen shall correspond to the number of Zones into which Metropolitan area may be divided by the Government"

اس میں لاہور کارپوریشن کیلئے جو Metropolitan area declare کیا گیا ہے اس کو جتنے زون میں ہم divide کریں گے اس کے مطابق اتنے وائس چیئرمین ہونگے لیکن باقی کو ہم Delete کرتے ہیں اور اس ترمیم کو منظور کرتے ہیں باقی گورنمنٹ کی Disretion کو Exercise کرنے کی ضرورت نہیں ہے

میاں محمد افضل حیات - ٹھیک ہے -

وزیر قانون - شکریہ -

"For the proposed proviso to sub-clause (1) of section 12 the following proviso shall be substituted :-

Provided that in the case of a Metropolitan Corporation the number of Vice Chairmen shall ....."

میرے خیال میں یہاں پر ڈپٹی میئر کا لفظ ہو گا -

Provided that in the case of a Metropolitan Corporation the number of Deputy Mayors shall correspond to the number of Zones into which a Metropolitan area may be divided by the Government.

میاں محمد افضل حیات - مجھے اس کی کاپی بھجوا دیں تاکہ میں بھی اسے پڑھ لوں -

وزیر قانون - یہ میں آپ کے پاس بھجوا رہا ہوں -

جناب سپیکر - جیسا کہ وزیر قانون صاحب نے فرمایا ہے....

میاں محمد افضل حیات - جناب والا ! مجھے بھجوا دیں تاکہ میں اسے پڑھ دوں تاکہ یہ بل کا حصہ بن سکے -

جناب سپیکر۔ ٹھیک ہے بلکہ اس کی ایک کاپی آپ مجھے بھی دیں۔
میاں محمد افضل حیات۔ جناب سپیکر میں پہلی ترمیم کی جگہ میں اپنی دوسری ترمیم پیش کرتا ہوں اور اپنی پہلی ترمیم واپس لیتا ہوں۔

For the proposed proviso to sub-clause (1) of section 12 the following proviso may be substituted:-
Provided that in the case of a Metropolitan Corporation the number of Zones into which a Metropolitan area may be divided by the Government.
MINISTER FOR LAW: No objection Sir. We accept it.

جناب سپیکر۔ پہلی ترمیم واپس لے لی گئی ہے اور دوسری ترمیم پیش کی گئی ہے ....

For the proposed proviso to sub-clause (1) of section 12 the following proviso may be substituted :-
Provided that in the case of a Metropolitan Corporation the number of Deputy Mayors, Vice Chairmen shall correspond to the number of Zones into which a Metropolitan area may be divided by the Government.

جناب سپیکر۔ اس بات پہ کس کو اعتراض نہیں ہے لہٰذا

The amendment moved and the question is :-
"That for the proposed proviso to sub-clause (1) of Section 12 the following proviso shall be substituted :-
"Provided that in the case of a Metropolitan Corporation, the number of Deputy Mayors, Vice Chairmen shall correspond to the number of zones into which a Metropolitan area may be divided by the Government".
(The motion was carried unanimously)

یہ Unanimously منظور ہو گئی ہے .....
اگلی امنڈمنٹ میاں افضل حیات۔ سید طاہر احمد شاہ صاحب۔ میاں محمد اسحاق صاحب۔ میاں محمد رفیق صاحب۔ میاں ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب فضل حسین راہی۔

سردار غلام عباس صاحب اور جناب غلام سرور خاں کی طرف سے پیش کی گئی ہے اس کو کون صاحب پیش کرنا چاہیں گے ؟

جناب طاہر احمد شاہ - جناب سپیکر اگر آپ اجازت دیں تو ہم نے جو ترمیم پیش کی ہے اس میں مزید ترمیم کرکے ہم یہ ترمیم پیش کرسکتے ہیں -

جناب سپیکر - آپ پیش کریں -

طاہر احمد شاہ - چونکہ قائد حزب اختلاف نے مجھے ابھی ہدایت کی ہے کہ نہ صرف میں بلکہ ہمارے ساتھی یہ امنڈمنٹ پیش نہ کریں اس لیے ہم اس امنڈمنٹ کو واپس لیتے ہیں -

جناب سپیکر - شکریہ شاہ صاحب - یہ ترمیم واپس لی گئی متصور ہوگی - اگلی ترمیم بھی میاں محمد افضل حیات صاحب ' جناب طاہر احمد شاہ ' میاں محمد اسحاق ' میاں محمد رفیق ' میاں ریاض حشمت جنجوعہ ' جناب فضل حسین راہی ' سردار غلام عباس ' جناب غلام سرور خاں کی طرف سے پیش کی گئی ہے اسے کون صاحب پیش کرنا چاہیں گے ؟

Mr. TAHIR AHMAD SHAH: Sir, I move :-

"That in sub-clause (5) of clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Auqaf, in the proposed proviso to sub-section (2) of Section 12. the words "or to the Chief Minister" be deleted.

Mr. SPEAKER: The amendment moved is :-

"That in sub-clause (5) of clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Auqaf, in the proposed proviso to sub-section (2) of Section 12, the words "or to the Chief Minister" be deleted.

MINISTER FOR LAW: Opposed.

میاں صاحب آپ اس پہ کچھ فرمانا چاہیں گے ؟

میاں محمد افضل حیات - اس ترمیم کو ہم نے فنی گراؤنڈ کی وجہ سے پیش کیا ہے کیونکہ اس میں Advisor to the Chief Minister اور Special Assistant to the Chief Minister کو شامل کیا گیا ہے کہ وہ

بھی چیئرمین یا وائس چیئرمین بنیں تو ان کا ایک آفس ختم ہو گا جناب والا! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آئین کے مطابق Advisor to the Chief Minister اور Special Assiatant to the Chief Minister کا کوئی وجود ہی نہیں ہے اس بنا پر کہ جن کا کوئی قانونی آفس ہی نہیں ہے ان کو اس میں شامل کرنے کی ضرورت نہیں تھی اس لیے ہم نے یہ پیش کیا ہے کہ اس میں اگر آپ "or to the Chief Minister" حذف کریں گے تو اس سے Advisor to the Prime Minister اور Special Assistant to the Prime Minsister رہ جائیں گے۔

Advisor to the Chief Minister and Special Assistant to the Chief Minister.

اس بل میں سے ختم کر کے یہ ثابت ہو گا کہ کیونکہ ان کی قانونی حیثیت نہیں ہے اس لیے اسے اس میں سے حذف کر دیا جائے ہم نے صرف اس وجہ سے یہ پیش کی ہے۔

جناب سپیکر۔ شاہ صاحب! آپ اس پہ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔؟

جناب طاہر احمد شاہ۔ جی اگر آپ اجازت دیں گے تو۔

جناب سپیکر۔ جی ارشاد فرمائیے۔

وزیر قانون۔ جناب سپیکر! اس سے قبل کہ شاہ صاحب کچھ فرمائیں اگر آپ اجازت دیں تو میں صرف یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ آپ کا قانونی اعتراض تو ریکارڈ پر پہلے سے موجود ہے اور آج بھی قائد حزب اختلاف کی طرف سے قانونی نکتہ ریکارڈ پر آگیا ہے لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ جہاں اور Office holder یا باقی لوگوں کو Exclude کیا جائے To hold office at a time اس میں گورنمنٹ نے To be very fair to یہ طے کیا تھا کہ Advisor to the Chief Minister جو مقرر ہوئے ہیں چیئرمین یا وائس چیئرمین کے طور پر Office hold کر سکتے ہیں اس لیے ریکارڈ پر آپ کا اعتراض آ گیا ہے I think that is already pending اس طرح آپ کا کیس اس سلسلے میں Weak نہیں ہو گا

With this objection if there is constitutional objection, تو آپ کو اعتراض نہیں ہونا چاہیے - میں گزارش کروں گا کہ آپ کا قانونی نکتہ ریکارڈ ہو گیا ہے اس کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ اسے Unamended form میں پاس ہونا چاہیے -

جناب طاہر احمد شاہ - جناب سپیکر! میں اس تحریک کے سلسلے میں فاضل وزیر قانون صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہوں گا کہ جب ہم فنی نقطہ نگاہ سے آئین کی خلاف ورزی کی بنیاد پر اگر ہم اعتراض کرتے ہیں اور پھر اسی بات کو متفقہ طور پر قبول کر لیتے ہیں تو پھر اس اعتراض کی قدر و قیمت باقی نہیں رہتی میں اس ضمن میں یہ عرض کروں گا اور میں یہ تجویز آپ کی وساطت سے محترم وزیر قانون صاحب کی خدمت میں پیش کروں گا کہ چونکہ آئین پاکستان کے کسی بھی آرٹیکل میں Advisor to the Chief Minister of a Province کی کوئی گنجائش نہیں ہے تو بہتر یہ ہے کہ جیسے کہ ہماری موجودہ پارلیمنٹ نے مارشل لاء کے تمام اقدامات کی توثیق کرتے ہوئے آٹھویں ترمیم کے ذریعے آئین میں ایک آرٹیکل نمبر 270 - اے کا اضافہ کیا ہے اگر حکومت وقت کی یہ مجبوری اور ضرورت ہے تو یہ کیوں نہیں پارلیمنٹ میں سفارش کر کے Enabling provision کروا لیتے اگر وہاں سے کروا لیں تو پھر یہ مسئلہ ہی ختم ہو جاتا ہے اور اگر یہ نہیں کرواتے اور اگر آپ یہ مناسب سمجھتے ہیں کہ ہم فنی نقطہ نگاہ سے مشیران کی تقرری پر ایک طرف تو اعتراض بھی کرتے ہیں یا فاضل وزیر قانون ہماری رہنمائی فرما دیں کہ اس اعتراض کے باوجود ہم اس ترمیم کو واپس لے لیں اور اس کلاز کو ہم متفقہ طور پر پاس کر لیں تو ہمارے اعتراض کا اخلاقی جواز باقی کیا رہ جاتا ہے ہماری یہ مجبوری ہے کہ چونکہ اس چیز کو ہم غیر آئینی تصور کرتے ہیں ہم یہ بات ریکارڈ پہ لانا چاہتے ہیں وگرنہ ہم اگر اپنی بات پہ مصر بھی رہیں گے تو یہ کلاز بل کا حصہ بن ہی جائے گی یہ بل پاس ہو ہی جائے گا ہم اپنے اس اخلاقی معاہدے پر قائم ہیں آج اس بل کو ہم لمبا نہیں کرنا چاہتے ہمیں پاس کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے مگر یہ ہے کہ یا وہ ہماری رہنمائی فرما دیں اگر وہ

ہماری رہنمائی نہیں فرماتے تو ہمارا اعتراض ریکارڈ پہ رہنا چاہیے -

میاں محمد اسحاق - جناب سپیکر! میرے اپوزیشن لیڈر اور ڈپٹی اپوزیشن لیڈر صاحب نے قانونی وضاحت کی ہے اس ضمن میں آپ کی توجہ آئین کی آرٹیکل 93 کی طرف دلاتا ہوں جس میں واضح طور پر Appointment of Advisor تحریر کیا گیا ہے اور اس بارے میں میری تحریک آپ کے پاس Pending ہے جس کے متعلق ابھی تک آپ نے اپنے جواب سے مطلع نہیں فرمایا اور آپ نے رولنگ نہیں دی ہم اس انتظار میں ہیں اور اس کے متعلق اس بل میں جو مشیران کو شامل کیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم اس کو منظور کر لیں تو ہماری جو تحریک آپ کے پاس Pending ہے اس کی ہم نفی کریں گے تو میں آرٹیکل 93 کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراتا ہوں -

Article 93: "The President may, on the advice of the Prime Minister, appoint not more than five Advisers, on such terms and conditions as he may determine"

جناب والا ! اس قسم کا اگر چیف منسٹر تو کجا پرائم منسٹر کے اختیارات اس میں درج کئے جا سکتے ہیں تو چیف منسٹر صاحب کے بھی اس طرح اس آرٹیکل میں اختیارات دئے جا سکتے تھے اگر وزیر قانون صاحب اس سارے آئین پاکستان میں ہمیں کہیں بھی دکھا دیں تو ہم اس ترمیم کو ابھی واپس لیں گے اور ہماری جو رولنگ آپ کے پاس Pending پڑی ہے ہم سمجھیں گے کہ جو مشیر مقرر کئے گئے ہیں وہ صحیح ہیں اور ہم غلط ہیں اس لحاظ سے جناب والا آپ کی طرف سے کوئی رولنگ نہیں آئی جناب والا ہماری گزارش یہ ہے کہ مشیر برائے وزیر اعلیٰ کو اس میں سے منہا کیا جائے ان کو اس بل میں شامل نہ کیا جائے جبکہ ان کا اس میں وجود ہی نہیں ہے آئین پاکستان میں ان کی ترمیم ہی نہیں ہے ان کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے کہ وہ ان کو Appoint کر سکیں ہم تو پہلے ہی یہ Explain کر رہے ہیں کہ گورنمنٹ پر بوجھ ہے اور یہ خزانہ حکومت پنجاب پر بوجھ ہے اور پیسہ کا ضیاع ہے جناب والا ابھی تک آپ کی طرف سے اس پر رولنگ نہ آنے سے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ جو پیسہ کا ضیاع ہو رہا ہے اگر آپ نے

ان کے خلاف رولنگ دی تو پھر ہم سمجھیں گے کہ یہ پیسہ کسی طریقے سے واپس لینا ہو گا اور پنجاب حکومت کو یہ واپس کرنا ہو گا میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہتر ہے کہ اس بل میں مشیران یا Special Assistant to the Chief Minister.

جو ہیں ان الفاظ کو یہاں سے Delete کیا جائے اور باقیوں کے اوپر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے یہ ایک فنی مسئلہ ہے میں آپ سے گزارش کروں گا کہ جناب والا مشیر کا جو لفظ ہے اس کو اس میں سے نکالا جائے۔ شکریہ!

جناب طاہر احمد شاہ۔ آپ یہ دیکھیں کہ آرٹیکل 93 جو ہے مرکزی حکومت یہ کہتی ہے کہ پانچ سے زائد مشیر نہ رکھے جائیں اور یہاں تو اس وقت صورت حال یہ ہے کہ مشیروں کی تعداد وزراء سے زیادہ ہے حکومت کو اس بات پر بھی غور کرنا چاہیئے کہ مشیروں کے ذمہ کام کیا ہے مشیر کیا فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر۔ اور کچھ کہنا چاہیں گے۔

چودھری محمد رفیق۔ جناب والا آئین نے ہمیں ایک اختیار نہیں دیا اور ہم اسے زبردستی استعمال کر رہے ہیں یہ صاف صاف اور سیدھی سی بات ہے جناب سپیکر! ہم یہ نہیں چاہتے کہ جو غلطی چیف منسٹر صاحب نے کی ہے وہ اسی طرح جاری رہے ہم چاہتے ہیں کہ یہ بات واضح طور پر صاف ہو جانی چاہئے کہ اس Amendment میں جو ہم چاہتے ہیں کہ Delete ہو جائے کہ Advisor to the Chief Minister والے لفظ اس میں سے Delete کر دیئے جائیں کیونکہ اس کا واضح مقصد یہ ہے کہ ایڈوائزر اور Special Assistant to the Chief Minister جو ہیں ان کو آئین نے بھی Advisor and Special Assistant بھرتی کرنے کا اختیار چیف منسٹر کو نہیں دیا اس لئے جو اختیار آئین نہیں دیتا ہم بھی وہ اختیار خود کس طرح استعمال کر سکتے ہیں اگر ہم استعمال کریں گے تو وہ غیر قانونی اور غیر آئینی ہو گا اس لئے جناب والا میں اس معزز ایوان کے سامنے آپ کی وساطت سے استدعا کروں گا کہ کم از کم ایک ایسا ریکارڈ ایک ایسا کام ایسی قانون سازی جو ہم یہاں کر رہے ہیں وہ غیر آئینی اور غیر قانونی نہیں ہونی چاہیے اس لئے یہ لفظ جو ہے چیف منسٹر کا اس میں سے Delete کر

دینا چاہئے اور یہ موجود نہیں رہنا چاہے اور جس طرح پہلے زبردستی اختیار استعمال کئے جا رہے تھے اب چاہیں تو استعمال کرتے جائیں لیکن ریکارڈ پر یہ آئینی اور قانونی ہونا چاہئے بہت بہت شکریہ جناب والا!

جناب سپیکر۔ جنجوعہ صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

جناب ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا! ہم نے جو ترمیم پیش کی ہے اس ترمیم کے ذریعے سے ہم جو بات ریکارڈ پر لانا چاہتے تھے اس کے بارے میں میرے فاضل پیش رو رفقائے کار نے تفصیل سے گزارش کی ہے۔ جناب والا! جب آئین اس امر کی اجازت نہیں دیتا کہ صوبے کا وزیر اعلیٰ کوئی مشیر کا تقرر کر سکتا ہے تو پھر حکومت نے گزشتہ تقریباً ڈیڑھ سال سے جو ایک غیر آئینی اقدام اٹھا رکھا ہے یہاں پر یہ ترمیم پیش کرنے کا مقصد یہ تھا کہ کسی شخص کے پاس دو سیاسی عہدے نہیں ہونے چاہئیں۔ اس لئے کہ اگر کوئی شخص چیئرمین بنتا ہے تو اسے وزارت چھوڑنی پڑے گی ہم مشیر کے سیاسی عہدہ کو تسلیم نہیں کرتے ہم اسے سرکاری ملازمت تو کہہ سکتے ہیں سرکاری عہدہ نہیں کہہ سکتے۔ جناب والا! مشیر ہوتا کیا ہے جناب والا! اس کے بارے میں ایک حقیقی طبع زاد لطیفہ مجھے یاد آ رہا ہے کہ جب مشیر مقرر کئے گئے تھے تو اتفاق سے میرے ضلع جھنگ سے دو ارکان اسمبلی کو بطور مشیر لیا گیا تھا اس وقت ایک آدمی جو کہ ہمارے فاضل رکن اسمبلی کا ملازم تھا اس سے اس کے دوسرے ملازم نے یہ پوچھا کہ آج تک ہم یہ تو سنتے آئے ہیں کہ وزیر ہوتا ہے یہ مشیر ہم نے پہلی دفعہ سنا ہے تو وہ ملازم جو اس وقت اس رکن اسمبلی کے حقے کی چلم بھر رہا تھا وہ کہنے لگا کہ مشیر اس طرح ہوتے ہیں جس طرح تو اور میں میاں عمر علی کے مشیر ہیں۔

جناب والا! کچھ ارکان میری بات کو سننے کے لئے اصرار کر رہے ہیں

جناب محمد سلیم باجوہ۔ جناب والا! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے صحابہ کرام سے مشورہ لیا کرتے تھے خلفائے راشدین کے وقت میں بھی مشیر ہوا کرتے تھے پتہ نہیں کس دور کی بات کر رہے ہیں۔

جناب ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا! کچھ اراکین کا ارشاد ہے کہ میں اپنی بات

کو دھراوں اگر کسی بھی طبع نازک پر گراں نہ گزرے اور آپکی اجازت سے یہ بات ہو جائے تو میں اپنی بات کو دھرائے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ کیا یہ اصرار ہے کہ بات دھرائی جائے۔ جنجوعہ صاحب! لوگ نہیں سننا چاہتے۔

جناب ریاض حشمت جنجوعہ۔ اچھا جناب والا! جناب والا مشیروں کی تقرری کا وہ عالم ہے کہ ہمارے ضلع سے جن دو ارکان کو بطور مشیر لیا گیا ہے جب ہمارے ضلع میں ان کی وزارت کی بات چل رہی تھی اور لوگوں نے یہ دریافت کیا کہ یہ ایک وزیر لینے کی بجائے یہ دو مشیر کیوں مقرر کر دیئے گئے ہیں؟ ایک صاحب کہنے لگے آپ کسی اشٹام فروش کے پاس جائیں اس سے کہیں کہ پچاس روپے کا ایک اشٹام دے دو۔ تو وہ اگر یہ کہے کہ پچاس روپے کا ایک اشٹام تو نہیں ہے پچیس پچیس روپے کے دو اشٹام لے لو۔

جناب والا! یہ ہے مشیروں کی کیفیت۔ یہ بچارے کسی موضوع میں سپیشلسٹ نہیں ہیں اگر یہ کسی موضوع میں سپیشلسٹ ہوتے .....

چودھری محمد رفیق۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر یہ خوشامد میں سپیشلسٹ ہیں۔

جناب محمد سلیم باجوہ۔ جو تعلیمی کمیٹی ہے میں اس کا چیئرمین ہوں اس کیلئے میں کام کر رہا ہوں۔ مشاورت کے لئے بھی جب وہ ہمیں بلاتے ہیں ہم پوری طرح سے ان کو مشورہ دیتے ہیں

جناب سپیکر۔ جناب جنجوعہ صاحب۔

جناب ریاض حشمت جنجوعہ۔ جناب والا! انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی مشیر ہوا کرتے تھے جناب والا! ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ان کی ایک مجلس مشاورت تھی وہاں شورائی سسٹم تھا اور جو مشیر مقرر کئے جاتے تھے ان میں کوئی علم منطق کا ماہر ہوتا تھا کوئی فقہ کا ماہر ہوتا تھا۔

جناب طاہر احمد شاہ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! کوئی رکن اسمبلی کوئی مشیر اپنی نشست پر بیٹھ کر مائیک کو on کر کے بات کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر - مائیک on کر کے کسی صاحب کو اپنی نشست پر بیٹھے بیٹھے بات نہیں کرنی چاہئے -

جناب ریاض حشمت جنجوعہ - جناب والا ! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ مشاورت کی بڑی اہمیت ہے لیکن جس مقصد کیلئے مشیر کا تقرر کیا جاتا ہے اس میں کوئی اہلیت بھی ہونی چاہئے اگر رسول خدا کے وقت میں مشیر تھے تو جناب والا ! کوئی علم منطق کا ماہر تھا کوئی علم فقہ کا ماہر تھا اور وہ بغیر تنخواہ کے کام کرتے تھے - وہ بیت المال سے ایک کوڑی تک وصول نہیں کرتے تھے یہ کیسے مشیر ہیں کہ جن کے پاس نہ کوئی اختیار ہے۔

جناب محمد سلیم باجوہ - پوائنٹ آف آرڈر - جہاں تک اس بات کا اعتراض ہے کہ کوئی علم نہیں رکھتا میں اپنے بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے ایم - اے (اردو) ایم - اے (عربی) ایم - اے (اسلامیات) اور دورہ حدیث اور دورہ فقہ پڑھا ہوا ہے مجھے ان میں سے کوئی بھی اتنا پڑھا ہوا دکھا دیں تو میں مستعفی ہوتا ہوں - جہاں تک ان کے کردار کا تعلق تھا میں نے ایک ٹیڈی پیسے کی کسی طرح کوئی بد دیانتی کی ہے تو میں ابھی مستعفی ہو جاتا ہوں تین سال میں اگر میں نے ایک ٹیڈی پیسے کا اپنے کسی کاروبار میں اپنے گھریلو کاموں میں یا اپنے مال میں اضافہ کیا ہے تو میں چیلنج کرتا ہوں میں ابھی مشاورت سے مستعفی ہوتا ہوں -

جناب فضل حسین راہی - جناب والا! کسی دوست نے ان کی دیانتداری کو چیلنج نہیں کیا ہمارے کسی دوست نے باجوہ صاحب کی دیانتداری کو چیلنج نہیں کیا - ہمارے کسی دوست نے ان کے کردار پر اعتراض نہیں کیا ان کے کم علم ہونے کی کوئی وجہ یا بات نہیں تھی انہیں ایسے ہی غلط فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہئے یہ اتنے اچھے ہیں اتنے اچھے ہیں کہ میں ان کی تعریف کرتا ہوں - اتنے اچھے ہیں کہ ایک چپڑاسی کو بھی جب یہ کام کہتے ہیں تو اسے انسان سمجھ کر کہتے ہیں اسے چپڑاسی سمجھ کر نہیں کہتے یہ باجوہ ہیں -

یہ اتنے اچھے ہیں میں ایک تجویز دیتا ہوں کہ آپ انہیں صوبے کا چیف منسٹر بنوا

دیں آپ کا معاملہ انشاء اللہ تعالیٰ ٹھیک ہو جائیگا اس لئے ان کی دیانتداری پر پورے فیصل آباد کے کسی گاؤں کو بھی شبہ نہیں ہے شاید کسی شخص کو بھی کوئی شبہ نہیں ہے یہ دیانتدار ہیں یہ اھل علم ہیں یہ اللہ والے ہیں یہ ملنگ آدمی ہیں اور ان سے توقع کی جا سکتی ہے کہ یہ سماجی خرابیوں کو دور کر سکتے ہیں اس لئے میری تجویز یہ ہے کہ آپ انہیں چیف منسٹر بنوا دیں کوئی ایسا طریقہ اختیار کریں ۔

Mr. SPEAKER: Please don't interrupt the speaker now.

میں ریاض حشمت جنجوعہ صاحب سے کہوں گا کہ وہ اپنی بات مکمل کریں

جناب ریاض حشمت جنجوعہ ۔ جناب والا ! میں اپنی گزارشات بڑی سنجیدگی اور دیانتداری کے ساتھ عرض کر رہا تھا لیکن جناب باجوہ صاحب جن کی دیانتداری کے متعلق نہ میں نے پہلے شک و شبہ کا اظہار کیا ہے نہ آئندہ مجھے ان کے متعلق کسی قسم کا شبہ ہے نہ جانے میری تقریر سے انہوں نے یہ بات کیسے اخذ کر لی ہے کہ میں نے ان کی دیانت پر کسی شبہ کا اظہار کیا ہے کیونکہ ان کو بار بار میری تقریر کے دوران نکتہ اعتراض پر کھڑا ہونا پڑتا ہے اور وہ اس ایوان میں کھڑے ہو کر کوئی بات کرنے کے عادی نہیں ہیں اس لئے میں ان کو زحمت نہیں دینا چاھتا اور میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں کیونکہ میں ان کا جناب والا ! بہت احترام کرتا ہوں اور ان کو بار بار یہ زحمت نہیں دینا چاھتا کہ وہ میری تقریر کے دوران نکتہ اعتراض اٹھائیں ۔

جناب طاھر احمد شاہ ۔ جناب سپیکر میں ایک بات عرض کرنی چاھتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ شاہ صاحب آپ تو بات کر چکے ہیں ۔

جناب طاھر احمد شاہ ۔ میں بات نہیں کرنی چاھتا میں ایک وضاحت کرنی چاھتا ہوں

جناب سپیکر ۔ ارشاد فرمائیے ۔

جناب طاھر احمد شاہ ۔ جناب سپیکر کل جب مسودہ قانون کی فرسٹ ریڈنگ کی بحث پر میں تقریر کر رہا تھا تو اس میں فیصل آباد میونسپل کارپوریشن کے میئروں کے اتار چڑھاؤ اور مدوجزر کے متعلق جو میں نے لاکھوں روپے کے لین دین کی بات کی تھی وہ میں نے مقامی طور پر استعمال کی جانے والی رقم کا ذکر کیا تھا جو کہ فیصل آباد سے ایک رکن قومی

اسمبلی جو کہ میونسپل کارپوریشن کا رکن بھی ہے اس نے لاکھوں روپے اتارنے کے لئے چڑھانے کے لئے لیئے ۔ حکومت پنجاب کیطرف میں نے کوئی اشارہ نہیں کیا تھا کہ حکومت پنجاب نے لاکھوں روپے خرچ کئے ۔ میں ریکارڈ کی درستگی کے لئے یا متعلقہ افراد کی درستگی کے لئے نشاندھی کیلئے میں یہ وضاحت کرنا ضروری سمجھتا تھا سو میں نے وہ وضاحت کر دی ہے

جناب سپیکر۔ شکریہ ۔ تشریف رکھیئے اس پہ جناب وزیر قانون کچھ کہنا چاہیں گے ؟

جناب فضل حسین راھی ۔ میں بات کرنی چاھتا ہوں

جناب سپیکر۔ آپ نے ابھی بات کرنی ہے ۔ فرمائیں ۔

جناب فضل حسین راھی ۔ جناب سپیکر میں یہ عرض کرنا چاھتا ہوں کہ جو ہم نے ترمیم پیش کی ہے اس کے حوالے سے آئین پاکستان سے بالا کوئی شخصیت پورے پاکستان میں نہیں ہے اس ملک کا کوئی فرد آئین سے بالا تر نہیں ہے جب یہ بات آئین میں طے کر دی گئی ہے تو میرا خیال یہ ہے کہ اسے ہمیں فائنل اتھارٹی سمجھنا چاھئے یہ آئین کا آرٹیکل 93 ہے اس میں لکھا ہے :

"The President may, on the advice of the Prime Minister, appoint not more than five Advisers, on such terms and conditions as he may determine"

جناب سپیکر پاکستان کا آئین ہے اور اس کے حوالے سے یہ بات میں عرض کر رہا ہوں کہ ہمارے پاکستان کے صدر کو بھی یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ آئین سے بالا تر ہو کر غیر آئینی یا غیر قانونی کوئی کام کرے Maximum یہ ہے کہ ہمارا آئین ہمیں یہ اجازت دیتا ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ پانچ مشیروں کی تقرریاں کر سکتے ہیں اور وہ مرکز کیلئے کر سکتے ہیں صوبوں کیلئے اس میں کوئی گنجائش ہی نہیں ہے آئین میں کہا ہی نہیں گیا لیکن یہ بھی ہے With the consent of the Prime Minister اگر پرائم منسٹر صاحب پریذیڈنٹ کو اجازت دیتے ہیں یا ان کی مرضی اس میں شامل ہوتی ہے تو پھر پانچ مشیر Maximum لگ سکتے ہیں ... لیکن میں اس لیے اس بات پر گلا نہیں کر سکتا کہ مجھے پریذیڈنٹ کی حیثیت کا بھی علم ہے اور مجھے پرائم منسٹر کی حیثیت کا

بھی علم ہے ☆
☆ ☆
☆ ☆

جناب سپیکر۔ راھی صاحب ' پرائم منسٹر آف پاکستان کے بارے میں یہ الفاظ غیر پارلیمانی ہیں آپ یہ الفاظ واپس لیں ۔

جناب فضل حسین راھی۔ ویسے میں نے صحیح عرض کیا تھا میں یہ الفاظ واپس لیتا ہوں

جناب سپیکر۔ یہ الفاظ کارروائی سے حذف کیے جاتے ہیں ۔

جناب فضل حسین راھی۔ جناب سپیکر ویسے کوئی بھی باشعور آدمی میرے اس نکتے سے بات کو آگے بڑھانا چاھے تو اس کو آگے بڑھا سکتا ہے ان کو مثالیں مل سکتی ہیں خارجہ پالیسی میں مثالیں مل سکتی ہیں داخلہ پالیسی میں مل سکتی ہیں ......

وزیر قانون۔ پوائنٹ آف آرڈر نہ یہاں خارجہ پالیسی متعلقہ ہے اور نہ داخلہ پالیسی یہاں جو مسئلہ زیر بحث ہے اس پر بات ہونی چاہیے ۔

جناب سپیکر۔ صحیح بات ہے پوائنٹ آف آرڈر درست ہے آپ اپنے آپ کو اپنی ترمیم کے دائرہ کار میں محدود کیجئے ۔

جناب فضل حسین راھی۔ جناب والا میں یہ عرض کر رہا تھا کہ آئین میں یہ طے ہے میں وہ بات نہیں دہراؤں گا جو میں نے یہاں کہی ہے اور جس کی بنیاد پر آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں وہ الفاظ واپس لوں میں اس بات کو واپس لے چکا ہوں لیکن پھر بھی یہ ایک حقیقت ہے کہ آئین میں جو چیز درج ہے اس سے پوری

حکومت کو باہر نہیں نکلنا چاہیے ضیاء صاحب کو بھی نہیں نکلنا چاہیے نواز شریف صاحب کو بھی نہیں نکلنا چاہیے اور جتنے بھی ہمارے ملک کے مقتدر لیڈر ہیں جن کی رہنمائی میں یہ ملک چل رہا ہے انھیں بھی نہیں نکلنا چاہیے ۔

وزیر قانون۔ میں اعتراض کرتا ہوں نہ تو ضیاء صاحب کو اور نہ نواز شریف صاحب کو ذاتی حیثیت میں زیر بحث لایا جا سکتا ہے ایک تو صدر پاکستان ہیں اور ایک چیف منسٹر پنجاب ہیں ان کے نام لے کر تقریر کرنا کسی طور پر مناسب نہیں ۔

****** بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے ۔

جناب فضل حسین راھی - جناب والا اس لڑکی کو اس کا نام نہیں لینا چاہیے جس کے ساتھ اس کی منگنی ہوئی ہو میں تو سیدھا سادہ آدمی ہوں ہمیں ان کے نام لینے چاھیں آپ بھی لیا کریں آپ روز ان کے نام لیتے ہیں تبھی اس مقام پر بیٹھے ہیں آپ روز نام لیتے ہیں رات کو نیند کے دوران بھی بعض اوقات آپ اپنے منہ سے نکالتے ہیں " میاں صاحب سلام علیکم " یہ ہو جاتا ہے -

جناب سپیکر - راھی صاحب کسی کا Personal conduct زیر بحث نہیں آ سکتا

جناب فضل حسین راھی - جناب والا آپ نے مجھے حکم دیا ہے میں تسلیم کرتا ہوں آپ مجھے جو حکم دیں گے میں مان لوں گا آپ کہیں گے بیٹھ جاوء تو میں بیٹھ جاؤں گا آپ انھیں بھی سمجھا سکتے ہیں کہ یہ ھاؤس ہے اور لیڈر آف دی ھاؤس کا نام تو لیا جا سکتا ہے وہ تو آئین سے بالاتر نہیں ہیں ہم تو چیف منسٹر کے Personal Conduct کو بھی زیر بحث لا سکتے ہیں لیکن ہم ایسا بھی نہیں کرنا چاہتے تو آپ انھیں بھی سمجھا سکتے ہیں کیا ہو گیا ہے اگر نام لے لیا ہے تو ؟ کوئی ایسی بات نہیں ہے آپ انہیں کہہ سکتے ہیں کہ آپ بیٹھ جائیں آپ کبھی انھیں بھی تو کہیں کہ یہ متعلقہ نہیں ہے جو آپ کہہ رہے ہیں جناب سپیکر میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ کوئی بھی شخصیت آئین سے بالا تر نہیں نام تو میں محمد حسین پکوڑے والے کا بھی لے سکتا ہوں وہ آئین سے بالا تر نہیں ہے نام تو میں چیف منسٹر صاحب کا بھی لے سکتا ہوں نام تو میں ضیاء الحق صاحب کا بھی لے سکتا ہوں اس لیے کہ انھوں نے نام رکھے ہوئے ہیں انہیں نام سے پکارا جا سکتا ہے میں ان کے پرسنل کنڈکٹ کو زیر بحث نہیں لا رہا یہی رولز میں ہے اور رولز کے مطابق جناب سپیکر میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ہمارے آئین سے کوئی شخصیت بالا تر نہیں ہے اگر ہم آئین پاکستان پر عملدرآمد کرتے ہوئے اور اس پر چلتے ہوئے تقریریاں کرتے ہیں تو ہم زیادہ سے زیادہ پانچ مشیر مرکز کے لیے رکھ سکتے ہیں صوبوں کے لیے وہ بھی نہیں رکھ سکتے -

جناب سپیکر ! جس طرح ہمارے دوست ریاض حشمت جنجوعہ صاحب نے ابھی یہاں سے ارشاد فرمایا تھا کہ ہمارے جھنگ سے دو مشیر رکھے ہوئے ہیں وزیر ایک بھی نہیں تو میں نے انھیں ابھی یہ عرض کیا تھا کہ مجھے بالکل وہی بات یاد آ گئی جیسے قانون شہادت کے

مسودے میں طے کیا ہوا ہے کہ ایک مرد اور دو عورتیں دونوں کی گواہی برابر ہے ایک مرد کے برابر دو عورتوں کی گواہی تو یوں بھی ہو سکتا ہے کہ ایک وزیر کے برابر دو مشیر۔ جناب والا انھوں نے کہا تھا کہ ان کے پاس اختیار نہیں ہے لیکن میں نے انھیں عرض کیا تھا کہ ان کے پاس کار ہے اور کار پر فلیگ بھی لگا ہوا ہے انھیں کوٹھیاں بھی ملتی ہیں تو اختیارات ملیں یا نہ ملیں Political compensation بھی تو کسی حکومت کا فرض ہے انھوں نے ان لوگوں کو سیاسی طور Accommodate کیا ہے اور Accommodate کا جو لفظ ہے جب ہمارے منسٹر کسی فائل پر لکھ کر دیتے ہیں Please accommodate تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ نہیں ہو گا تو ان لوگوں کو Accommodate کیا گیا ہے ظاہر ہے ہو سکتا ہے کہ کاغذوں میں ان کا Status یہ ہو کہ ان کی گاڑیوں پر فلیگ بھی لگے انھیں کوٹھی بھی ملے انھیں اور بھی سہولتیں ملیں جو وزراء کو ملتی ہیں وزراء کے برابر ملیں اور ملتی بھی ہیں یقیناً ملتی ہیں اور انھیں ملنی بھی چاہیں اگر ان کا تقرر کیا ہے تو انھیں سہولتیں ملنی بھی چاہیں ان کا کوئی قصور نہیں ہے لیکن جناب سپیکر یہ عجیب بات ہے کہ ہمیں ان کی ضرورت بالکل نہیں تھی اس کے باوجود ہم نے آئین سے بالاتر ہو کر انھیں مقرر کیا ہے Political compensation کے لیے اور Accommodate کرنے کے لیے ہم نے ان کو نامزد کیا ہے

جناب سپیکر جیسے جنجوعہ صاحب نے کہا تھا کہ ہمارے ہاں دو مشیر ہیں ایک وزیر نہیں ہے تو مجھے ان کی بات سے ایک بات یاد آئی ایک صاحب نے کسی سے کہا تھا کہ میرے بیٹے کی شادی ہونی ہے آپ میرے بیٹے کے لیے کوئی پچیس چھبیس سالہ دلہن تلاش کریں تو وہ محترم جو تھے انھوں نے عرض کیا اگر چھبیس سال کی ایک نہ ملے تو تیرہ تیرہ سال کی دو لے آئیں تو یوں لگتا ہے جیسے یہ تیرہ تیرہ سال کے ہوں۔

سید اقبال احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر یہ اسمبلی ہے تقریر کرنے کا کوئی ضابطہ ہوتا ہے کسی قانون کے تحت تقریر کی جاتی ہے یہ یونین کونسل یا کوئی ڈسٹرکٹ کونسل نہیں کہ جو مرضی آیا کہہ دیا راہی صاحب کو کم از کم یہ دیکھنا چاہیئے کہ پنجاب اسمبلی ہے ' اور تقریر وہ کرنی چاہیئے کہ جو اس کے مقام کے مطابق ہے یہ نہیں کہ جو مرضی میں آیا کہہ دیا

یہ تیرہ سال کی بات کوئی کرنے والی بات ہے اور وہ ایسی بے ہودہ بات پنجاب اسمبلی میں کر رہے ہیں تو انھیں یہ دیکھنا چاہیے کہ کسی ضابطے کے تحت تقریر کریں تمام ممبران پر آپ نہایت مہربانی فرماتے ہیں اور جو بات ہم کہہ جاتے ہیں آپ اس پر برا محسوس نہیں کرتے تو آپ کی شرافت سے ہمیں ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہیے کم از کم آپ کا احترام رکھتے ہوئے اس اسمبلی کا احترام رکھتے ہوئے ہمیں ضابطے کے تحت جو ہمارا مقام ہے اس کے مطابق تقریر کرنی چاہیے۔

جناب سپیکر۔ شکریہ شاہ صاحب۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب والا آپ ان کی بات کا کیا فیصلہ کرتے ہیں؟ میں نے ایسی بے ہودہ بات کون سی کی ہے مجھے آپ بتا سکتے ہیں رشتوں کی تلاش کی بات ہے شاہ صاحب میرا خیال ہے کہ جو بچوں والے ہوتے ہیں وہ اپنے بچوں کے لیے رشتے تلاش کرتے ہیں تو وہ بات میں نے کہی میں نے کوئی ایسی بات تو نہیں کہہ دی میں آپ کی وساطت سے انھیں عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ مشاورت کے امیدوار سرے سے ہی نہیں ہیں یہ وزارت کے امید وار ہیں تو وزارت کے لیے آپ کسی وزیر کو تلاش کریں ان کے پیچھے پڑیں مشیروں کے پیچھے پڑنے سے آپ کو کیا ملے گا؟ یہ وزارت کے امید وار ہیں اور انھیں کسی وزیر کو تلاش کرنا چاہتے اور اس کو Replace کرنا چاہیے۔

جناب سپیکر میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ایک آدمی نے کبھی یہ کہا تھا کہ جو لمبے قد والے ہوتے ہیں وہ سارے کے سارے بڑے زبردست ہوتے ہیں کسی نے کہا تھا کہ یہ لمبے قد کا آدمی ہے اس کی شکل بڑی زبردست ہے یہ بڑا حسین ہے وجیہ ہے وہ کہنے لگا بھائی اور کوئی بات بتائیں یہ با اختیار بھی ہے؟ انھوں نے کہا کہ اگر صرف لمبے قد والے ہی با اختیار ہوتے تو ہمارے ملک میں سارے اونٹ مجسٹریٹ لگے ہوئے ہوتے یا وہ ڈی سی لگے ہوئے ہوتے اونٹ کمشنر ہوتے تو جناب والا قد کا اختیارات سے کوئی تعلق نہیں۔ بنتا بھی نہیں ہے اور میرے بعض دوست ایسے ہی ان کو بنانے کی کوشش کرتے ہیں جس میں بالاخر وہ ناکام ہو کر خود ہی گر پڑتے ہیں جناب سپیکر! ویسے

بھی ایک اور بات ہے کہ ہمارے ہاں مشیروں کو کاردے دی گئی ہے کوٹھی دے دی گئی ہے اور انھیں سہولتیں دے دی گئی ہیں لیکن اگر ان کے پاس اختیار نہیں بھی ہیں تب بھی کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر۔ آپ کی ترمیم میں مشیروں کی کار اور کوٹھی زیر بحث ہے؟ راہی صاحب آپ اپنی ترمیم کے دائرہ کار میں رہئے۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب سپیکر میں اپنے آپکو Consolidate کرنے کی کوشش کر رہا ہوں ابھی جناب اتنی ترمیم پر باتیں کرنی ہیں یہ تو میں انکی بات پر عرض کر رہا ہوں وہ کہہ رہے ہیں کہ سب بے اختیار ہیں۔

جناب سپیکر۔ راہی صاحب آپ متعلقہ بات کریں۔

چودھری محمد اعظم چیمہ۔ جناب سپیکر! میں آپکی وساطت سے عرض کروں گا ہر معاملہ کی کوئی حد ہوا کرتی ہے جناب راہی صاحب آج اپنے مزاح اور اپنے انداز سے کچھ زیادہ ہی خوش ہیں چنانچہ جہاں تک مشیروں کا معاملہ تھا انہیں اپنے دائرہ اختیار میں بات کرنی چاہئے ۔ اور یہ بات بھی انہیں یاد رکھنی چاہئے تھی اس سے قبل وہ ہمارے بزرگ ہیں اللہ تعالی انہیں مغفرت دے انہوں نے مشیروں کی قانونی حیثیت کے بارہ میں کوئی تحریک بھی پیش کی تھی اور ایوان میں وہ باقاعدہ پیش ہوئی تھی۔

دوسرے آج وہ اتنا مزح جو پیدا کر رہے ہیں وہ اچھے پارلیمنٹرین کی صفت نہیں جو یہ کر رہے ہیں ان سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ آئندہ اچھے اچھے الفاظ بولیں جن سے ان کا قد و قامت اور بلند ہو انہیں اس طرح کی باتیں نہیں کرنی چاہئے

جناب سپیکر۔ جناب فضل حسین راہی صاحب۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب والا! میرا خیال یہ ہے جو اراکین اور ہمارے فاضل دوست مداخلت کرتے ہیں میں انکی اطلاع کے لئے آپکی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہوں گا interruption سے منسٹری نہیں ملے گی آپ براہ کرم قواعد کے مطابق اب دیکھئے چیمہ صاحب کو میں نے آج ہی اس صورت میں دیکھا ہے جو صورت آج اپنا کر آئے ہیں اس صورت حال میں میں نے آج ہی انہیں دیکھا ہے اور میرا خیال انکے دیکھنے کے فوراً بعد یہ

ہوا تھا کہ شاید آج منسٹری کا اعلان ہونے والا ہے اور چیمہ صاحب سوٹ پہن کر حلف اٹھانے کے لئے آئے ہیں اور اگر یہ ایسا کرتے ہیں تو کم از کم وہ جو لمبی لمبی اچکیں ہوتی ہیں ان سے تو جان چھوٹ سکتی ہے ویسے بھی جناب سپیکر! ان میں خوبیاں بہت ہیں۔ اگر اسمبلی ہو تو اس میں بات کرتے ہیں اگر سرکس ہو تو اس میں رنگ ماسٹری کرتے ہیں ان میں خاص خوبیاں ہیں انکی صلاحیتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں انکو announce کیا جائے یا نہ کیا جائے یہ حلف اٹھالیں۔

ایک معزز رکن - راہی صاحب! بات بات پر یہ اپنے ساتھیوں کے متعلق اپنے دوستوں کے متعلق اراکین اسمبلی کے متعلق یہ رنگ ماسٹری وغیرہ ایسی باتیں نہ کہیں اس میں سب کا استحقاق ہے اس میں سب کی عزت ہے کوئی مقام ہے اس طرح کے کہنے سے راہی صاحب کی عزت میں اضافہ نہیں ہو گا اگر راہی صاحب کو کوئی ایسی بات کہے یقیناً ہمیں تکلیف ہو گی اسلئے راہی صاحب سے درخواست کرونگا کہ وہ تھوڑا سا اپنی زبان پر کنٹرول کرلیں۔

جناب فضل حسین راہی - جناب سپیکر! یہ بھی اگلی فہرست میں شامل ہونگے

جناب سپیکر - جناب غلام حیدر وائیں صاحب۔

جناب غلام حیدر وائیں - جناب سپیکر میں نہایت افسوس اور معذرت کے ساتھ یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کل سے ہمارے اپوزیشن کے فاضل ارکان کا جو انداز ہے وہ یہاں کے بیٹھے ہوئے فاضل اراکین کی پگڑیاں اچھالنے کے مترادف ہے اس معاملے میں جتنی تحمل مزاجی اور برد باری کا ثبوت دیا گیا ہے اس بات کا انہیں احساس کرنا چاہئے تھا بلکہ احترام کرنا چاہئے تھا لیکن میں محسوس کرتا ہوں اس معزز ایوان کے وقت کو ضائع کرنے کے لئے ایسی باتیں کرنا جس کو اس ایوان کا ہر رکن سمجھتا ہے ان میں 99 فیصد ایسی باتیں ہوئیں ہیں جو موضوع کے بالکل خلاف تھیں لیکن میں استدعا کروں گا کہ اس ایوان کے لئے اچھی روایات اپوزیشن نے اور حکومتی پارٹی نے دونوں نے اختیار کرنی ہیں اور اگر کل کے اور آج کے حکومتی بنچز کی برد باری کی حدود کو چھونے کے باوجود اپوزیشن کے ہمارے بھائیوں کا رویہ یہی رہنا ہے تو میں بصد احترام یہ گزارش کروں گا کہ اس معاملہ میں جناب سپیکر! صاحب آپ سے استدعا ہو گی اس ایوان کو قوعد و انضباط کار کے مطابق سختی سے

چلانا ہو گا اور اس معاملہ میں اپوزیشن کے بھائی ہمیں از راہ خدا اس بات کے لئے مجبور نہ کریں کہ اس زبان میں اس کا جواب دیا جائے یہ بات اس ہاؤس کے وقار کو قائم کرنے کے لئے ضروری نہیں ہو گی میری آپ سے یہ استدعا اور اپیل ہے کہ ہم اس انداز کو بدلیں یہ بات ان کے ہمارے جمہوریت کے اور اس اسمبلی کی روایات کے شایان شان نہیں ہے -

مسٹر فضل حسین راہی - جناب والا ! میں انکی بات کا فیصلہ ہونے سے پہلے آپ سے یہ پوچھنا چاہوں گا غلام حیدر وائیں صاحب نے کونسے قاعدے کے تحت 5 منٹ لے لئے ہیں پوائنٹ آف آرڈر ایک یا ڈیڑھ منٹ کا ہوتا ہے پوائنٹ آف آرڈر پر لمبی چوڑی تقریر نہیں ہو سکتے یہ خود اپنے آپ رولز کے پرخچے اڑا رہے ہیں اور ہمیں یہ کہہ رہے ہیں -

جناب سپیکر - راہی صاحب میں نے ان کو اجازت دی ہے -

جناب فضل حسین راہی - آپ نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت دی ہے-

جناب سپیکر - اب آپ راست بات کرنا پسند کریں گے آپ بل سے متعلق بات کریں اور متعلق بات میں آپ سے عرض کئے دیتا ہوں رولز کا مطالعہ کیجئے رولز آف پروسیجر کے صفحہ نمبر 71 اور قاعدہ 176

Rule 176. (1) The subject matter of every speech shall be relevant to the matter before the Assembly.
(2) A member while speaking shall not--
(a) discuss any matter which is subjudice in a Court of Law in any part of Pakistan;

اور باقی کے علاوہ جو ہے وہ میں آپ کو یہ عرض کرنا چاہتا ہوں .....

جناب فضل حسین راہی - میں آپ کا مشکور ہوں ...

Mr. SPEAKER: He shall not-
(d) make a personal charge against a member, Minister or the holder of a public office,.....
(e) utter treasonable or defamatory or unparliamentary words, or make use of offensive expressions;

میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ آپ پارلیمانی آداب کا خیال کیجئے رولز آف پروسیجر کا

خیال کیجئے اور اس ایوان کی پارلیمانی پریکٹس کا خیال کیجئے اور براہ مہربانی آپ اپنی ترمیم کے دائرہ کار کے اندر رہئے -

جناب فضل حسین راہی - آپکا شکریہ میں آپکا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے میری توجہ رولز کے متعلق دلائی ہے اور جو آپ نے صاف ستھری اور بڑی خوبصورت انداز میں انگریزی بولی ہے اسکا بھی مشکور ہوں اسلئے وہ ہماری سمجھ میں آئی ہے ورنہ انگریزی تو چودھری عبدالغفور صاحب بھی یہاں بولتے ہیں جناب سپیکر جب حیدر وائیں صاحب یہاں کھڑے ہوئے تھے اور وائیں صاحب نے یہی بات کرنی شروع کی ہے اس وقت جناب سپیکر مجھے حسن محمود صاحب اللہ تعالی انہیں غریق رحمت کرے اور اللہ تعالی انہیں جنت میں اعلے مقام عطا کرے وہ مجھے بہت یاد آئے انکا ارشاد ہوا کرتا تھا اور اکثر یہ کہا کرتے تھے کہ مرکز میں اقبال احمد خان اور صوبے میں غلام حیدر وائیں یہ دونوں حکومتوں کا بھی اور مسلم لیگ کا بھی بیڑہ غرق کر دیں گے یہ میں انکی بات دھرا رہا ہوں

جناب سپیکر - کیا آپ ترمیم کے متعلق بول رہے ہیں راہی صاحب میں اسکی اجازت نہیں دوں گا -

مسٹر فضل حسین راہی - جناب والا میں یہ ریکارڈ کی بات کر رہا ہوں آپ اندازہ کیجئے یہیں یہ فیصلہ ہوا میں تو کہتا ہوں کہ ایم پی اے ایم این اے اور سینیٹرز انکو بھی دہرے عہدے نہیں رکھنے چاہئیں - اور میں نے پہلے دن جب یہاں اسمبلی کے اندر یہ معاملہ اٹھایا تھا جب نیا نیا الیکشن ہوا تھا اور اکثریت یہاں لوکل کونسل ممبران کی ہے کہ 260 میں سے 138 یہاں Existing کونسلرز ہیں اور کچھ سابق کونسلرز ہیں جیسے میں ہوں بشیر نابھے والا ہے اور کچھ ہیں - کچھ اور بھی ہاؤس میں ہوں گے - لیکن Existing کونسلرز 138 ہیں اور اس وقت جب یہ معاملہ پیدا ہوا تھا کہ اب ہمیں کونسی سیٹ چھوڑ دینی چاہیے تو اس وقت بھی میں نے یہ عرض کیا تھا کہ ہم اتنے مصروف لوگ ہیں کہ جس طرح کا حکومت نے الیکشن کروایا ہے اس الیکشن سے لے کر آج تک جب ہم سو کر اٹھتے ہیں ہمارے سامنے بیس چالیس پچاس آدمی بیٹھے ہوتے ہیں جو اپنے کام لے کر ہمارے پاس آتے ہیں جو اپنی مصیبتیں لیکر ہمارے پاس آتے ہیں ان کو دور کرنے کے لئے اگر ایک آدمی صحیح معنوں میں

عوام کی خدمت کرتا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں اگر وہ ایم پی اے ہے اگر وہ ایم این اے ہے اگر وہ سینیٹر ہے تو اس کو اسی نشست سے فراغت نہیں ملتی اب یوں ہے کہ صاحب یہاں منسٹر بھی ہیں اور لوکل کونسل کے چیئرمین بھی ہیں وہاں ایم این اے بھی ہے لوکل کونسل کے چیئرمین بھی ہیں نتیجہ یوں نکلتا ہے کہ جب انہیں ایم این اے سے اور کونسلر سے لوگوں کو کام ہوتا ہے تو ایم این اے کی صورت کونسلر بھی اپنی جگہ سے غائب ہوتا ہے وہ لوگوں کو نہیں ملتا تو ہماری استدعا یہ ہے کہ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ دونوں عہدے یعنی یا تو ایم پی اے - ایم پی اے رہے یا ایم پی اے کونسلر رہے اگر کونسلر اور ایم پی اے اکٹھا رہے گا تو پھر جناب سپیکر! میرا خیال یہ ہے کہ ایک تو لوگوں کو نچلی سطح پر ان کے اپنے کارکنوں کو نمائندگی نہیں ملے گی وہ نمائندے نہیں بن سکیں گے اور دوسرا یہ ہے جناب سپیکر!....

ایک معزز ممبر- جناب والا جو ترمیم انہوں نے پیش کی ہے اس میں انہوں نے کہا ہوا ہے کہ ایسا کرنا ہے۔

جناب سپیکر- جی! نہیں ہے راہی صاحب! آپ کی ترمیم میں یہ تجویز نہیں ہے جس کا آپ ذکر کر رہے ہیں تو اس فضول بات کرنے کا کیا فائدہ؟

جناب فضل حسین راہی- جناب والا! اگر میں پٹڑی سے اتر بھی جاؤں تو اپنے پیروں پر سیدھا سیدھا چلوں گا میں گز گز پر مہر لگا کر نہیں چلوں گا

جناب سپیکر- وہ بات کیجئے جس کا آپ نے اپنی ترمیم میں ذکر کیا ہے۔

جناب فضل حسین راہی- جناب سپیکر! وہ کہتے ہیں کہ پٹڑی سے اکھڑ گیا ہے میں کہتا ہوں کہ جب بھی پٹڑی سے اتروں گا پھر بھی سیدھا سیدھا چلوں گا اور گز گز پر مہر نہیں لگاؤں گا ایک طرف تو وزن ڈالتا ہے تو دوسری طرف ڈالتا ہی نہیں پس چلا ہی جا رہا ہے۔ جناب والا اسے نہیں ہو گا جناب والا! آخری بات یہ کرتا ہوں کہ کوئی شخص آئین سے بالاتر نہیں ہے اور آئین پاکستان اجازت دیتا ہے کہ ہمیں وہ کام کرنا چاہیے اور جس بات کی اجازت ہمارے پاکستان کے آئین میں نہیں ہے وہ کام ہمیں نہیں کرنا چاہیے اس لئے میں یہ کہتا ہوں کہ ہمارے ہاں آئین میں کوئی Provision نہیں ہے کہ ہم مشیروں کی تقرری وغیرہ کر سکیں اس کے ساتھ ہی جناب والا میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں بڑی مہربانی

جناب سپیکر۔ شکریہ۔
جناب طاہر احمد شاہ۔ جناب والا۔ اگر آپ اجازت دے دیں تو میں ایک چھوٹا سا لطیفہ سنا دوں۔
جناب سپیکر۔ شکریہ شاہ صاحب۔
جناب طاہر احمد شاہ۔ جناب! آپ روز اجازت دیتے ہیں یہ آپ کی نظر التفات مجھ پر کیوں نہیں آتی۔ جناب سپیکر! بالکل چھوٹا سا لطیفہ ہے مگر بڑا مزے دار ہے۔
جناب سپیکر۔ شکریہ شاہ صاحب۔ آپ تشریف رکھیں لاء منسٹر صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں۔
وزیر قانون۔ جناب سپیکر! میں مختصرا یہ عرض کرونگا میں ایسی باتوں کا جواب یہاں تو نہیں دے سکتا جو یہاں کی گئی ہیں لیکن بات صرف اتنی ہے کہ۔

When the Local Government Amendment Ordinance was moved and was debated in fact it was considered whether the MNAs and MPAs can hold two offices as local councilors or not. It was heartily debated...

جناب فضل حسین راہی۔ جناب سپیکر! میں آپ سے استدعا کرونگا کہ اگر یہ اردو میں بات کریں تو اچھی ہو گی تاکہ ہمارے سارے دوست سمجھ سکیں ورنہ انگریزی تو ہم ان کی سمجھتے ہیں ہم کوئی انگریز تو نہیں ہیں کہ ان کی انگریزی پر اعتراض کریں کہ ہماری زبان کو کیوں بگاڑ رہے ہو۔ لیکن یہ ہے کہ باقی لوگوں کی سمجھ میں آنی چاہیے
جناب سپیکر۔ راہی صاحب تشریف رکھیں
وزیر قانون۔ جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ جب یہ معاملہ زیر بحث آیا تو اس وقت یہ بات consider ہوئی کہ کیا جو اس وقت قانون رائج ہے اس میں پہلے یہ قدغن موجود تھی کہ گذشتہ جو Withdraw کیا گیا کہ جب کوئی لوکل کونسلر ایم این اے یا ایم پی اے منتخب ہو تو وہ اپنا ایک آفس چھوڑے گا اور اس کے لئے Time limit مقرر تھی جب ترمیم واپس کی گئی تو اس بات پر دوبارہ غور کیا گیا اور دوبارہ موجودہ لوکل باڈیز کے الیکشن کا

جب پلان ہوا تو یہ بات زیر بحث آئی حتیٰ کہ یہ طے ہوا کہ ممبر ایم پی اے یا ایم این اے یا لوکل کونسلر ہونے کے لئے قدغن نہ لگائی جائے کہ وہ ان اداروں کا ممبر نہ ہو سکے لیکن اس بات کا خیال رکھا جائے کہ وہ آفس ہولڈر نہ ہو یہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات حکومت کی نیک نیتی پر مبنی تھی ورنہ یہ قدغن اپنے ہی چیئرمینوں اپنے یہ ممبرز اپنے ہی منسٹرز اپنے ہی چیف منسٹر پر یہ قدغن لگانا کوئی ضروری بھی نہیں تھا لیکن اس حکومت نے نیک نیتی کا ثبوت فراہم کرتے ہوئے کہ کوئی عہدہ دار کوئی منسٹر' چیف منسٹر یا دیگر عہدہ دار اپنے عہدے کا استعمال نہ کرتے ہوئے یا استعمال کرتے ہوئے وہ کوئی چیئرمین بن جائیں یا ممبر بن جائیں تو ان کو دو عہدے نہیں رکھنے دئے جائیں گے بلکہ وہ ایک ایک عہدہ رکھے گا اس بات کی تو اجازت دی گئی کہ دو ممبر۔ لوکل کونسلر اور ممبر صوبائی اسمبلی یا قومی اسمبلی رہ سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ منسٹر' چیف منسٹر' ایڈوائزر یا معاون خصوصی کے عہدوں پر یا وزیر اعظم کے عہدے پر متمکن ہوتا ہے تو پھر اس کو ایک آفس چھوڑنا پڑے گا۔ چنانچہ یہ ایک شرط رکھی گئی۔ اس میں جو شق ڈالی گئی ہے اس کو میں پڑھ دیتا ہوں

A Chairman, a Vice Chairman of a Local Council shall be elected in the prescribed manner from amongst the Members of a Local Council provided that the Prime Minister, the Chief Minister, a Federal Minister, a Minister of State, a Provincial Minister, an Adviser or a Special Assistant to the Prime Minsiter or to the Chief Minister shall not be eligible to be elected as Chairman or Vice Chairman.

یہ ایک Embargo لگایا گیا

For the Minister Chief Minister Advisor Special Assistant...

کہ اگر وہ یہ عہدہ رکھنا چاہتے ہیں تو وہ چیئرمین یا وائس چیئرمین کا الیکشن نہ لڑیں اور نہ عہدہ رکھ سکتے ہیں اس میں ترمیم یہ پیش کی گئی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں

An Advisor or a Special Assistant to the Prime Ministr

یہ اس میں delete کر دی گئی اس میں جو تقاریر ہوئی ہیں وہ آپ کے سامنے ہیں جو کچھ بھی انہوں نے اس بارے میں کہا ہے میرے خیال میں ان میں بہت کم باتیں relevant تھیں

لیکن جو آئینی باتیں کی گئیں ان کا میں جواب دے دیتا ہوں اس میں دو ایک Constitutional..provision کی گئیں اور اس بارے میں میرا خیال ہے اگر وہ Recall کریں تو ابتدائی جو ایک دو سیشن تھے اس میں اس بات پر اتنی لمبی debate ہوئی جس میں Constitutional matters rulings اور بے شمار باتیں Refer کی گئیں اس کی اب ضرورت نہ تھی لیکن ایک آئینی اعتراض کے طور پر اس بات کو دہرایا گیا اس میں ایک بات تو نئے Constitution 1973 کے تحت کی گئی جس میں مشیر کی مشق تھی اس میں صدر پاکستان کو On the advice of the Prime Minister پانچ ایڈوائزر کے مقرر کرنے کے لئے On the terms and conditions جو کہ Determine ہو گی اس کے لئے ایک شق رکھی ۔ اس کے علاوہ یہ کہا گیا اگر کوئی مشیر رکھے جائیں گے یا سپیشل اسسٹنٹ رکھے جائیں گے تو وہ سول سرونٹ شمار ہونگے جس طرح کہ اس کے لئے آرٹیکل 250 کی پروویژن موجود ہے اور اس میں سروس آف پاکستان کی تعریف موجود ہے جناب میں ٹھیک کہتا ہوں آپ اس کو دوبارہ پڑھ لیں اگر آپ Constitutional Expert ہیں تو...

جناب طاہر احمد شاہ ۔ کیا آپ 250 کا حوالہ دے رہے ہیں ؟

وزیر قانون ۔ جی میں 250 کا حوالہ دے رہا ہوں میں 260 بھی Refer کرونگا آپ ذرا تشریف تو رکھیئے ۔

جناب طاہر احمد شاہ ۔ آپ دونوں کا حوالہ دیں ۔

وزیر قانون ۔ جی میں دونوں کا حوالہ دونگا آپ ذرا بیٹھئے تو سہی ۔ آپ سن تو لیں ۔میں اگر آپ کو کہہ دوں کہ 260 کا ہی حوالہ دونگا ۔ اگر آپ کہتے ہیں تو میں 181 کی طرف نہیں جاتا ہوں ۔

"Special Assistant to the Prime Minister, Adviser to the Prime Minister, Special Assistant to the Chief Minister..."

جناب فضل حسین راہی ۔ جناب سپیکر ۔ وزیر موصوف ارشاد فرما رہے ہیں کہ 250

بھی Refer کرونگا اور 260 بھی کرونگا تو یہ دونوں چھوڑ دیں 50-50 کرلیں -

وزیر قانون - جناب والا میں نہ تو یہاں اس لئے منتخب ہو کر آیا ہوں کہ میں کوئی مزاحیہ کردار ادا کروں اور نہ ہی میں یہاں مزاحیہ کردار ادا کرنے کیلئے بیٹھا ہوں دیکھیئے جو کام کی باتیں ہیں وہی میں کرونگا -

جناب فضل حسین راہی - جناب والا کچھ لوگوں کی صورت ہی ایسی ہوتی ہے رونی صورت ہوتی ہے ان کی -

وزیر قانون - کچھ لوگوں کی صورت ایسی ہوتی ہے اور کچھ لوگوں کی صورت مسخروں جیسی ہوتی ہے یہ ایک ہی بات ہے -

سید اقبال احمد - جناب سپیکر - کیا بات ہے کہ یہ آپ سے کنٹرول نہیں ہو رہے - یہ ہر بات کا جواب الٹا دیتے ہیں

جناب سپیکر - شاہ صاحب آپ تشریف رکھیئے -

وزیر قانون - اسلئے جناب والا میں عرض کرنا چاہتا ہوں سروسز آف پاکستان کی جو تعریف بیان کی گئی ہے

"Service of Pakistan" means any service, post or office in connection with the affairs of the Federation or of a Province, and includes an All-Pakistan Service, service in the Armed Forces and any other service declared to be a service of Pakistan by or under Act of Majlis-e-Shoora (Parliament) or of a Provincial Assembly,.....

یہ تو جناب والا - سول سروس کی تعریف ہوئی اب یہ کہا گیا ہے کہ ایڈوائزر یا سپیشل اسسٹنٹس سول سروٹس تو ہو سکتے ہیں لیکن آئینی طور پر وہ کوئی عہدہ Hold نہیں کر سکتے تو میں عرض کرونگا کہ اس سے آگے والی جو شق ہے

....but does not include service as Speaker, Deputy Speaker, Chairman, Deputy Chairman, Prime Minister, Federal Minister, Minister of State, Chief Minister, Provincial Minister, Attorney General, Advocate-General, Parliamentary Secretary or Chairman or member of a Law Commission, Chairman or member of the Council of Islamic Ideology, Special Assistant to a Chief Minister, or member of a House or a Provincial Assembly;

تو میں عرض کرنا چاہونگا کہ جو اعتراض اٹھایا گیا ہے اگر اس کیلئے کوئی provision Enbling نہیں ہے تو میں عرض کرنا چاہونگا کہ آئین میں کوئی ایسی پابندی موجود نہیں ہے اسلئے آئینی طور پر دو عہدے ہیں ایک ایگزیکٹیو کے تحت یہ چیف ایگزیکٹیو کا Prerogative ہے چاہے وہ پرائم منسٹر ہو یا چیف منسٹر ہو کہ اپنی Assistance کیلئے

Within the Parliament or outside the Parliament.

جس کو چاہے اپنی Assistance کیلئے

Under the constitutional provision or an executive order.

جس کو چاہیں وہ appoint کر سکتے ہیں اور اس کیلئے میں عرض کروں کہ اس کیلئے آئین میں کوئی قدغن یا کوئی Bar موجود نہیں ہے

جہاں تک ہمارے موجودہ مشیران کا یا معاونین خصوصی کا تعلق ہے اور آئینی طور پر ان کا عہدہ نہ ہونے کی بنا پر ان کی تنخواہوں اور ان کی مراعات کا تعلق ہے ان کیلئے یہ کہا گیا ہے کہ ملازم شمار ہونگے اور وہ آئین کے تحت وہ یہ عہدہ hold نہیں کر سکتے اور ان پر آنے والے اخراجات غیر قانونی ہیں تو جناب والا میں یہ عرض کرنا چاہونگا .....

جناب طاہر احمد شاہ - جناب والا - ہماری جتنی بھی تقاریر ہیں ان کی ٹیپ آپ دھرا کر سن لیجئے ہم نے یہ قطعاً" نہیں کہا ہے جناب والا ہمارا موقف یہ ہے کہ آئین پاکستان میں کہیں بھی صوبائی حکومت کو مشیر تعینات کرنے کی شق موجود نہیں ہے اس کے بارے میں ازراہ کرم ہماری تسلی کروا دیں آئین کے کسی آرٹیکل کا حوالہ دے دیں تو ہم ان کی بات مان لیں گے جو آئین کے آرٹیکل 260 میں ہے وہ ہمارے سامنے ہے

جناب سپیکر - شکریہ - شاہ صاحب تشریف رکھیے ان کو اپنی بات مکمل کرنے دیجیے -

وزیر قانون - جہاں تک آئین کا ' اور آرٹیکل کا تعلق ہے اس کا تو میں بھی پابند ہوں لیکن اس بات کا میں پابند نہیں ہوں نہ مجھ میں یہ ہمت ہے اس کی Interpretation کسی کو سمجھ آ جائے یہ ضروری نہیں ہے آئین کی interpretation کیلئے نہ تو آپ اتھارٹی ہیں اور نہ میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس کیلئے پابند ہوں کہ آپ کو اس کیلئے ضرور بتاؤں لیکن میں اپنی سمجھ کے مطابق ضرور یہ عرض کرنا چاہونگا کہ اس کیلئے کسی جگہ آئین

میں Barring..Provision موجود نہیں ہے اور پھر جو چیف ایگزیکٹیو کا جو Prerogative ہے اس پر کوئی پابندی لازم ہے اور enabling..provision کے متعلق سروسز آف پاکستان کی جو تعریف کی گئی ہے میں نے اس کے متعلق بتا دیا ہے کہ Advisors..to..the..Chief..Minister کا تصور آئین میں نہ ہوتا اور اگر آئین کا منشا مشیر appoint کرنے کے منافی ہوتا اور اگر یہ بات ہوتی کہ ایڈوائزر یا پرسنل اسسٹنٹس پرائم منسٹر یا چیف منسٹر appoint نہیں کر سکتے اور اس کیلئے آئین میں کوئی Bar لگانا مقصود ہوتا تو پھر یہ آرٹیکل 260 کے صفحہ 81 پر جو refer کیا گیا ہے کہ

Special Assistant to the Prime Minister
Adviser to the Prime Minister, Special Assistant to the Chief Minister addviser to the Chief Minister

کے الفاظ قطعاً" appear نہ ہوتے ان کے موجود ہونے کا مقصد اور مطلب ہی یہی ہے کہ آئین میں اگر ان کی سپیشل پروویژن نہ بھی موجود ہو تو ایگزیکٹیو آرڈر کے تحت پرائم منسٹر کی پاور اور چیف منسٹر کی پاور پر کوئی قدغن موجود نہیں ہے کہ وہ ان کو appoint کر سکیں اسلئے یہ بات تو قطعی اس اصول اور اس قاعدے کے خلاف ہے جس کے بارے میں یہاں argue کی گئی ہے اسلئے اس کو طوالت دینا میرا مقصد نہیں ہے میں اپنی argument ضرور کرتا ہوں کہ یہ جو ہم نے ان کے الیکشن لڑنے پر قدغن لگائی یہ تو خود...

چودھری محمد رفیق - پوائنٹ آف آرڈر جناب والا وزیر قانون صاحب اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ کہ ایگزیکٹیو آرڈر کے تحت ایڈوائزر وغیرہ کو appoint کر سکتے ہیں جب کہ میرا نکتہ اعتراض یہ ہے کہ ایگزیکٹیو آرڈر خواہ وہ چیف منسٹر صاحب کا ہو خواہ وہ پرائم منسٹر صاحب کا ہو وہ آئین پاکستان کی حدود کو تجاوز نہیں کر سکتا وہ ایگزیکٹیو آرڈر بھی آئین پاکستان کے تابع ہے۔

جناب سپیکر - چودھری صاحب! آپ تشریف رکھیئے آپ کی بات ہم نے سن لی ہے

وزیر قانون - تو میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔

رانا پھول محمد خان - جناب والا میں عرض کرتا ہوں کہ ہمارا کھانا آپ کی طرف لگ گیا ہے ہم نے بڑی خوبصورتی کے ساتھ آپ کو اس سے محفوظ رکھا ہے کہ سپیکر ڈپٹی سپیکر اس

کی زد میں نہیں آتے وہ چیئرمین خود ہوتے ہیں اگر ہم یہ درج کر دیتے کہ کوئی نفع بخش عہدہ تو پھر آپ بھی متاثر ہوتے الحمد اللہ آپ تو اس سے پاک ہیں۔

چودھری محمد رفیق۔ جناب سپیکر پیشتر اس کے کہ جناب وزیر قانون اپنی بات شروع کریں میں آپ کی رولنگ چاہونگا کہ میں نے جو نکتہ اعتراض اٹھایا ہے کہ وہ آئین پاکستان سے زیادہ Powerful ہے یا آئین پاکستان ہمارے لیے زیادہ powerful ہے؟

وزیر قانون۔ میرا خیال ہے کہ یہ بات آپ کی سمجھ سے بالا تر ہے آپ اس کو نہ ہی چھیڑیں تو بہتر ہے۔

جناب سپیکر۔ چودھری صاحب اس بات میں کیا کوئی confusion ہے آئین پاکستان کی contradiction میں ایگزیکٹیو آرڈرز کو valid قرار نہیں دیا جا سکتا۔

چودھری محمد رفیق۔ جناب والا۔ ان کی تقریر کا مرکزی نکتہ یہ ہے.....

جناب سپیکر۔ میں ان کی بات سن رہا ہوں اور آپ کی بات پر میں نے اپنی طرف سے فیصلہ دیا ہے آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون۔ جناب والا! میری آپ سے استدعا ہے کہ مجھے اپنی تقریر conclude کر لینے دیں یہ بار بار مداخلت کر رہے ہیں

جناب طاہر احمد شاہ۔ جناب میں نے پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا ہے

جناب سپیکر۔ پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے؟

جناب طاہر احمد شاہ۔ جناب والا! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ میں آئین کی اتھارٹی تو نہیں ہوں مگر میں آئین کا طالب علم ضرور ہوں....

MINISTER FOR LAW: Is this a point of order?
Mr. SPEAKER: This is not a Point of Order.

جناب طاہر احمد شاہ۔ جناب والا! انہوں نے کہا ہے آپ میری بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر۔ شاہ صاحب آپ کی...

جناب طاہر احمد شاہ۔ جناب والا! آپ میری بات تو سن لیں میں پوائنٹ آف آرڈر کرنے لگا ہوں کہ آئین کے آرٹیکل 260 میں جو سروسز آف پاکستان کی definition ہے اس کو ہم تسلیم کرتے ہیں اس پر ہم اعتراض نہیں کرتے ہیں یہ ازراہ کرم جو انہوں نے

interpretation کی ہے آئین کے آرٹیکل 93 کو لے لیں۔

Mr. SPEAKER: This is not a Point of Order . Please do not interrupt the Minister.

وزیر قانون - جناب والا تو میں اپنی بات کو ختم کرتا ہوں کہ اس امنڈمنٹ کا منشاء وہ نہیں ہے جو constitutional objection ہو کر ریکارڈ پر آ جائے بات صرف یہ ہے کہ ان کو ڈبل آفس hold کرنے کی قدغن لگائی گئی ہے relevant جہاں تک ایڈوائزرز کی appointment کا تعلق ہے نہ تو اس میں نہ ہی اس میں اس کا کوئی تعلق ہے اور نہ اس سے کوئی rights اخذ کئے جا سکتے ہیں اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ اس ترمیم کو مسترد کر دیا جائے اور اس کے مطابق جو اصل شق ہے اس کو پاس کیا جائے میں استدعا کرونگا کہ اس ترمیم کو جو پیش کی گئی ہے اس کو مسترد کر دیا جائے۔

Mr. SPEAKER: The motion moved and the question is :-

"That in sub-clause (5) of clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Local Gornment and Auqaf, in the proposed proviso to sub-section (2) of Section 12, the words" or to the Chief Minister"be deleted.

(The motion was lost)

The next amendment is moved by Mian Muhammad Afzal Hayat, Mr. Tahir Ahmed Shah, Mian Muhammad Ishaque, Mian Muhammad Rafique, Mian Riaz Hashmat Janjua, Mr. Fazal Hussain Rahi, Sardar Ghulam Abbas and Mr. Ghulam Sarwar Khan.

جناب سپیکر - کون صاحب یہ امنڈمنٹ موو کرنا چاہیں گے ؟

وزیر قانون - جناب والا اس پر کوئی compromise ہوا تھا میرا خیال ہے کہ ان سے بات کر لیں۔

جناب طاہر احمد شاہ - جناب سپیکر یہ امنڈمنٹ کون سی ہے ؟

جناب سپیکر - یہ امنڈمنٹ نمبر 5 ہے

جناب طاہر احمد شاہ - جی چودھری صاحب ذرا آپ وضاحت فرما دیجئے تاکہ اس کے بعد پھر ہم آگے چل سکیں...

وزیر قانون - اس پر میں عرض کروں گا کہ یہ ایک تو وہی امنڈمنٹ ہے جو آپ کی پہلے

ابھی reject ہوئی ہے کہ اس کے مطابق جو پندرہ دن کے لئے ہم نے یہ ٹائم دیا تھا کہ پندرہ دن کے اندر اندر وہ اپنا ایک آفس resign کرے ۔ منشاء یہ تھا کہ یہ پروویژن رکھی گئی ہے کہ جو آفس ہولڈر ہوں گے چیف منسٹر' پرائم منسٹر' منسٹرز' تمام ایڈوائزرز جو ہیں اگر وہ اس کے ہوتے ہوئے چیئرمین elect ہو جائیں تو وہ اپنا ایک آفس Resign کریں گے اور اگر نہیں کریں گے تو پندرہ دن کے بعد ان کا جو چیئرمین وائس چیئرمین کا عہدہ جو ہے وہ خالی ہو جائے گا تو امنڈمنٹ یہ پیش کی گئی ہے کہ With immediate effect تو With immediate effect یعنی ایک دفعہ ایک دن Elect ہوں اس کا کوئی مقصد سمجھ نہیں آتا تو میرے فاضل دوست نے اس پر Agree کیا تھا کہ پندرہ دن میرا خیال ہے کہ کوئی اتنا پیریڈ نہیں ہے کہ پندرہ دن Exercise کر لیں اور یہ چھوٹی سی بات ہے باقی ترمیم کا تو فیصلہ ہو ہی چکا ہے کہ وہ ڈبل آفس Hold نہیں کر سکتے جو آپ نے اس امنڈمنٹ میں 15 دن کا جو With immediate effect کا لفظ Add کیا ہے تو ان پندرہ دن کو ہم نے پندرہ ہی رکھا ہے ۔ پندرہ دن اس میں Reasonable ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس امنڈمنٹ کو Press نہیں کریں گے ۔

جناب طاہر احمد شاہ ۔ چونکہ ہمارا وزیر قانون صاحب کے ساتھ جو اخلاقی معاہدہ ہوا ہے ہم اس کی پابندی کرتے ہیں اور اس امنڈمنٹ کو ہم موو نہیں کرتے ...

Mr. SPEAKER: It will be taken as withdrawn.
Now, the question is :
"That clause 2 of the Bill as amended do stand part of the Bill"
(The motion was carried)

Mr. SPEAKER: Now, clause 3 of the Bill is under consideration. Since, there is no amendment -
The question is :-
"That clause 3 of the Bill do stand part of the Bill"
(The motion was carried)
Now, clause 1 of the bill is under consideration.
There is no amendment in it.
The question is :-
"That clause 1 of the Bill do stand part of the Bill"
(The motion was carried)
Now. the Preamble of Bill is under consideration. Since, there is no amendment-

The question is :-
"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill"
(The motion was carried)
Mr. SPEAKER: The long title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, it becomes part of the Bill. Minister for Law please.
MINISTER FOR LAW: I move:-
"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill, 1987 be passed"
Mr. SPEAKER: The motion moved is :-
"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill, 1987 be passed"
There is no one to oppose this motion so I put the question.

Mr. SPEAKER: The motion moved and the question is :-
"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill, 1987 be passed".
(The motion was carried)
The Bill was passed.

جناب سپیکر- چوہدری صاحب کیا خیال ہے کہ یہ **Tenancy Amendment Bill** کو اگلے ورکنگ ڈے پر ٹیک اپ کر لیں ؟

وزیر قانون - آج پیش کر دیتے ہیں اور اس کے بعد **Consider** کل کر لیں گے -

سید طاہر احمد شاہ - ٹھیک ہے کل کر لیں گے -

جناب سپیکر- ٹھیک ہے - شاہ صاحب پیش ہو جانے میں کیا حرج ہے ؟

مسودہ قانون (ترمیم) مدت برائے ادائیگی معاوضہ کی توثیق و توسیع مزارعت پنجاب مصدوہ 1987ء

MINISTER FOR LAW : Sir, I move:-
"That the Punjab Tenancy Validation and Extension of Period for Payment of Compensation (Amendament) Bill, 1987 as recommended by the Standing Committee on Revenue be taken into consideration at once.
Mr. SPEAKER: The motion moved is :-
"That the Punjab Tenancy Validation and Extension of Period for Payment of Compensation (Amendment) Bill, 1987 as recommended by the Standing Committee on Revenue be taken into consideration at once".

جناب سپیکر۔ ایوان کی کارروائی کل صبح 00 ۔ 9 بجے تک کیلئے ملتوی کی جاتی ہے

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی سوموار 12 اکتوبر 1987 صبح نو بجے تک کے لئے ملتوی کی گئی)